فہرست جلد اول ترجمۂ ذخیرۂ خوارزم شاہی

فہرست جلد دوم ترجمہ ذخیرۂ خوارزم شاہی

فہرست جلد سوم ترجمۂ ذخیرۂ خوارزم شاہی

فہرست جلد چہارم ترجمہ ذخیرہ خوارزم شاہی

بحسن صناعی حکیم مکین و فضل خلاق زمین و زمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے حد زیبا ہے اوس حکیم مطلق کو جو شفا بخش خلائق ہے اور سپاس لاتعد سزاوار ہے اوس شافی برحق کو جو حکیم
حاذق ہے ایسا قادر علی الاطلاق کہ منتہا اوسکی حکمت کی بیپایان ہے اور ایجاد و تکوین اوسکا ازل سے
ابد تک نمایاں ہے اختلاف طبائع وعناصر کمال قدرت پر اوسکی دلیل ہے قاطع اور حدوث امزجہ کا ارکان
مختلفہ سے وحدانیت پر اوسکی برہان ہے ساطع وہ خالق ہے کہ ظاہر کین نشانیاں اپنی قدرت کی ایجاد موجودات سے
بلا مواد اور ہیولا کے آثار صنائع بدائع اپنے کے احداث کائنات سے بلا استعداد اور خلق کیے جواہر مجردات
اور مادیات مفردات اصلیات اور مرکبات فرعیات کو اور تقسیم کیا اونکو ساتھ اجناس اور انواع کے
اور اشخاص کلیات اور جزئیات کو اور مخصوص کیا ہر واحد کو اونمین سے ساتھ منافع اور افعال کے اور
متحلی فرمایا اونکو ساتھ لباس صور اور الوان واشکال کے ہزار ہزار احسان ہے اوسکا کہ بزرگی دی انسان کو
تعلیم سے علم حکمت کے اور زائل کیے اوس سے اسقام جہالت کے بعدہ عالی ترین جواہر صلوات زاکیات
اور والاترین لآلی تحیات باربرکات نثار جناب فرادیس انتساب وایثار درگاہ عالی درجت فلک
قباب شافی امراض صدور مزیل آلام قلوب خلاصۃ العناصر نقاوۃ الجواہر جناب خاتم انبیا حضرت
احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ قانون شفا اونکا کلیات معالجات پر حاوی ہے اور
موجز تقویم اونکے اسباب اور علامات سے مغنی ہے اور درود ونا محدود اور تسلیم مع التعظیم اولاد طاہرین پر

اوس ممدوح کے کہ موثر ہے محبت اونکی بالخاصیت واسطے تحصیل اغراض کے اور مفید ہے متابعت اونکی واسطے
رفع اون امور کی جو مضر دارین ہین اعراض سے اما بعد ناچیز ترین بندگان وحقیر ترین جہان محمد ہادی حسین خان
طبیب مرادآبادی ولد حاجی محمد ہادی علیخان بخدمات اطبای عصر عالی درجت وحکمای بلند مرتبت التماس
رکہتا ہے کہ طبیب حاذق عزیز خلائق لائق وفائق فلاطون زمن ارسطو جاہ بقراط طبیعت سقراط خصلت
بوعلی ثانی اسمعیل بن الحسن محمد احمد الحسینی الجرجانی نے جو ایک کتاب لاجواب ترتیب اور تہذیب سے
آراستہ اور تکمیل جمیع فنون طبیہ سے پیراستہ کرکے موسوم بہ ذخیرۂ خوارزم شاہی تصنیف فرمائی
اس بی بضاعت نے حسب الارشاد فیض بنیاد امیر خورشید نظیر برج امارت بدر البدور سپہر ریاست
لولوی دریای سخاوت انجم فلک بینش اختر برج دانش سرچشمۂ جود واحسان سرو فیض بیابان تکمہ
گریبان حلم ارباب انجمن علم معدن اخلاق مخزن اشفاق شناور قلزم مروت طائی میدان شجاعت
طوطی بوستان فصاحت بلبل گلستان بلاغت نازک خیال ارسطو تمثال سپہر حشم بلند نظر فیض بخش عالیقدر
جناب منشی نولکشور صاحب بہادر مالک مطابع لکہنو وغیرہ دام دولتہ وثروتہ واسطے طلبا کے
سنہ ۱۲۸۷ بارہ سو ستاسی ہجری مین عبارت عجمی سے زبان اردو مین ترجمہ اوسکا کیا امر جواطبا کاملین
ہین کہ اس ترجمہ مین جو کوئی سقم پائین دامن عفو سے چھپا کر زبان قلم اصلاح فرمائین قال المصنف رحمۃ اللہ
علیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد جو تقدیر خدا تعالی کی اس طرح پر تھی کہ جمع کنندہ کتاب ہذا دعاگو
خداوند خوارزم شاہ الاجل العالم العادل المؤید المظفر المنصور ولی النعم قطب الدین نصرۃ الاسلام
جمال المسلمین قاہر الکفرۃ والمشرکین عماد الدولہ فخر الامۃ تاج المعالی امیر الامرای ارسلان تگین یمین الملوک
والسلاطین ابو الفتح محمد بن یمین الملک یمین امیر المؤمنین ادام اللہ دولتہ وحرس قدرتہ نے جو قصد خوارزم کا
کیا اور خدمت مین اوس بادشاہ کے پہونچا پانسو چار سنہ ہجری ۵۰۴ جس وقت آسودگی زندگی کی
اوس ولایت کی دیکہی اور عدل ومروت اور سخاوت اور نیک خصلت اوس بادشاہ کی دریافت کی
نیکوئی اور بیخطری سے جو اس ولایت مین بسبب ہیبت اور سیاست بادشاہ کے ہی لطف بے اندازہ
پایا اور بخوشی خاطر اوسی جگہہ سکونت اختیار کیا ہمیشہ سایۂ عدل ودولت سلطانی مین پرورش پاتا رہا اور نعمت او
حشمت سے متمتع رہا پس جبکہ آثار اوسکی نعمت کا احوال پر اپنے بخوبی دیکہے واجب جانا حق نعمت کا پہچاننا
اور شکر اوسکا ادا کرنا اور رسم خدمت کی بجا لانا اور سبیل اوس عمل کا جو مدتہای مدید عمر اپنی سے دانش صرف
کی ہے ولایت مین اوس خداوند کے انتشار کرنا اس نیت پر یہ کتاب بنام اوس بادشاہ کے جمع کی اور نام
اوسکا ذخیرۂ خوارزم شاہی رکہا کہ مثل نام اوس بادشاہ کے یہ کتاب بہی جہان مین مشہور ہو اور بہرہ مند

تدبیرقے کرنے اور دوای مسہل پینے اور تدبیر فصد اور حجامت اور حقنہ اور شیاف اور جونک لگانے میں
اور تدبیر میں اعراض نفسانی مانند خوشی اور رنج اور فکر و ن سب قسم کے اور تدبیر میں اون حالات کے
جو بدن انسان میں ظاہر ہوتے ہین اور اونکے سبب سے بیماریان ہوتی ہین کہ آیندہ مذکور ہونگے اور تدبیر
بچون اور بوڑہون اور ہر ایک عمر اور سن وسال کے آدمیون اور مسافرون کی سب اس کتاب مین ہے
اور اس کتاب کے دو حصے ہین ہر حصہ کی سات گفتار ہین کتاب چوتھی استخراج مرض مین ہے یعنے
تشخیص مین ہر مرض کی کہ کونسی بیماری ہے اور شناخت مین نضج اور بحران اور احوال بیمار کے کہ کس طریق
پر ہے ساتھہ طرح طرح کی دلیلون کے طبیب اوسکو تقدمۃ المعرفت کہتے ہین واللہ اعلم اور اس کتاب کی
چار گفتار ہین کتاب پانچوین ذکر مین تپون اور احوال اور علاج مین اونکے اور یہ گفتار چہہ گفتار پر
شامل ہے کتاب چہٹی علاج مین سب قسم کی بیماریون کے ہین جو اعضای انسان مین ہوتی ہین سر سے
پاؤن تک اور یہ کتاب اکیس[۲۱] گفتار پر حاوی ہے کتاب ساتوین علاج مین ورمون اور زخمون
اور تدبیر مین چیرنے اور داغ دینے اور علاج مین اون اعضا کے جو تباہ اور خراب ہوتے ہین اور تدبیر
مین توڑنے اور اوکہاڑنے اور اصلاح سب طرح کے زخمون کے اور اس کتاب کی سات گفتار ہین
کتاب آٹھوین تدبیر مین پاکیزگی اور آراستگی ظاہر جسم کے خارجاً اور داخلاً اور اس کتاب کا نام
کتاب الزینت ہے تین گفتار پر شامل ہے کتاب ۹ نوین بیان مین سب قسم کے زہرونکے ہی خارجاً اور
داخلاً اور ذکر مین فادزہر ون کے اور بیان مین منافع اعضای حیوانات کے اور اس کتاب کی چہہ گفتار ہین
کتاب ۱۰ دسوین ذخیرے سے ترتیب دی ہین ہے دواؤن مفرد اور مرکب کا اور اس کتاب کے
۲ دو مقالہ ہین مقالہ پہلا دسوین کتاب ہی مفرد دواؤن مین ہے اور اس مقالہ کے اڑتیس[۳۸] باب ہین مقالہ
دوسرا دسوین کتاب ہے کہ تتمہ ذخیرہ کا ہے ترتیب مین مرکب دواؤن کے ہے اور اس مقالہ کے اکتیس[۳۱]
باب ہین فہرست اول ہے اور فہرست جملہ کتاب کی علحدہ ایک جلد مین لکہی گئی ہے اور اس کتاب کی
چہہ[۶] گفتار ہین کتاب پہلی شناخت مین ہی تعریف اور حقیقت علم طب کے اور دریافت کرنے مین مزاجون
اور خلطون اور تشریح اعضا کے اور اس کتاب کی چہہ گفتار ہین گفتار پہلی بیان مین تعریف اور
منفعت علم طب کے اور ذکر مین ارکان کے اور اس گفتار کے تین باب ہین باب پہلا بیان مین
تعریف علم طب کے اور ذکر مین جزو علمی اور عملی کے علم طب سے باب[۲] دوسرا شناخت مین منفعت طب کی
ہے باب[۳] تیسرا شناخت ارکان مین ہے گفتار دوسری مزاج کے بیان مین ہے اور اس
گفتار کی آٹہہ باب ہین باب پہلا ذکر مین اس بات کے ہے کہ مزاج کیا شے ہے اور کس طرح اور کہان

ظاہر ہوتا ہے باب دوسرا شناخت مین مزاج سالمکا عمر اور مرگ طبعی کے باب ۳ تیسرا اصلی
مزاجونکی شناخت مین ہی باب چوتھا شناخت مین مزاج مرد اور عورت کی باب پانچوان شناخت
مین مزاج فربہ اور لاغر کے باب چھٹا عادتون کی شناخت مین ہی باب ساتوان شناخت
مین مزاج معتدل کے ہی بطرق کلی باب آٹھوان شناخت مین مزاج ہر عضو کے ہی اور اس
باب کی چھ فصلین ہین فصل پہلی شناخت مین مزاج دماغ کے ہی فصل دوسری آنکھون کے
مزاج مین ہی فصل تیسری دل کے مزاج کی شناخت مین ہی فصل چوتھی مزاج جگر کے پہچان مین ہے
فصل پانچوین معدہ کے مزاج کی شناخت مین ہی فصل چھٹی خصیون کی مزاج کی پہچان مین ہے
گفتار تیسری شناخت مین چارون خلطون کے ہی اور اس گفتار کے چھ باب ہین باب
پہلا شناخت مین اس بات کی کہ خلط کیا شے ہی اور کتنی خلطین ہین باب دوسرا شناخت مین
احوال خون کے باب تیسرا شناخت مین احوال بلغم کے باب چوتھا شناخت مین احوال صفرا کے
باب پانچوان شناخت مین احوال سودا کے باب چھٹا اس بات کی پہچان مین ہی کہ خلطین
آدمی کے جسم مین کیونکر پیدا ہوتی ہین اور ایک جگہ سے دوسری جگہ کیونکر جاتی ہین اور وقت باہر نکلنے کے جسم انسان سے
ساتھ مدد داون کے آپس سے کیونکر جدا ہوتی ہین اور کس طرح باہر آتی ہین گفتار چوتھی اعضای
یکسان کی تشریح مین ہے اور اس گفتار کے پانچ جزو ہین جزو پہلا شناخت احوال استخوان یعنی ہڈی
اور غضروف یعنی نرم ہڈی کے کہ جو چھوٹی ہڈی کہتے ہین اور یہ جزو بارہ باب پر شامل ہے باب پہلا
دریافت کرنے مین احوال ہڈیون اور نرم ہڈیون کے بطرق کلی باب دوسرا تشریح مین سر کی ہڈیون کے
ہی باب تیسرا نیچے اور اوپر کے کلہ کی ہڈیون مین ہی باب چوتھا دانتون کی تشریح مین ہے
باب پانچوان تشریح مین مہرہ ہای گردن اور پشت اور مہرہ ہای نشستگاہ مین ہی باب چھٹا
[illegible] کے ہی باب ساتوان سینہ کی ہڈیون مین ہی باب آٹھوان [illegible]
گردن کی ہڈیون [illegible] باب نوان شانہ کی ہڈیون مین ہی باب دسوان ہاتھ کی
ہڈیون مین ہی باب گیارہوان تہیگاہ کی ہڈیون مین ہی باب ۱۲ بارہوان پاؤن کی ہڈیون مین
ہی جزو دوسرا عضلون کی تشریح مین ہی اور اس جزو کے تیرہ باب ہین باب پہلا عضلہ مین
اور شناخت اور منفعت اوسکی اور جو کچہ اوس سے شامل ہے بطرق کلی باب دوسرا عضلون مین ہے
کہ جسم کی حرکت اونسے ہی باب ۳ تیسرا سر اور گردن کے عضلون مین ہی باب ۴ چوتھا چہرہ اور عظم
لامی کے عضلون مین ہی باب ۵ پانچوان حلقوم کے عضلون مین ہی باب ۶ چھٹا زبان کے عضلون مین

ہین بطریق کلی باب ۲ دوسرا قوت طبعی مین ہی باب ۳ تیسرا قوت حیوانی مین ہی باب ۴ چوتھا
قوت نفسانی مین ہی باب ۵ پانچوان بیان جسم کے افعال کا اور شناخت اس امر کی کہ ہر فعل افعال کی
کتنی قوت مین تمام ہوتا ہی گفتار پہلی علم طب کی تعریف مین ہی اور اس گفتار کے تین باب ہین

باب پہلا طب کی تعریف مین ہی اور بیان جزو علمی اور عملی کا علم طب سے

جاننا چاہیے کہ طب ایک صناعت ہی کہ طبیب اوسکے وسیلہ سے احوال جسم انسان مین تندرستی اور بیماری کو اوسکی
نگاہ رکھتا ہی کہ جب آدمی تندرست ہو تو صناعت طب سے تندرستی کو نگاہ رکھے اور جب بیمار ہو تو صواب
تدبیر و نسخے اوسکو حالت تندرستی پر پھیر لاوے اور جسطرح ممکن ہو سکے ساتھ نزدیک رکھنی چیزون فائدہ مند او
دور رکھنی چیزون نقصان دینے والیون کے بیماری کو دور کرے پس چارہ نہین ہی طبیب کو شناخت سے
اسباب تندرستی اور بیماری کے کہ کیا کیا سبب ہین اور کتنی ہین اور دریافت کرنے سے چیزون فائدہ پہنچانے والیون
اور نقصان دینے والیون کے پس ان چیزون کی شناخت کو جزو علمی کہتی ہین اور نیز چارہ نہین ہی طبیب کو اس بات سے
کہ جانے تندرستی کیونکر نگاہ رکھنی چاہیے اور بیماری کس طرح دور کرنی چاہیے اسکو جزو عملی کہتی ہین پس جبکہ
طبیب چاہے کہ جزو علمی طب کا تمام دریافت کرے تو چاہیے کہ جو کچھ آدمی کے جسم مین طبعی ہے معلوم کرے اور جو
کچھ کہ غیر طبعی ہے اوسکو بھی پہچانے طبعی چیزین آدمی کی چار گونہ ہین کہ پہلا اول وہ چیزین ہین کہ جسم آدمی کا
اونکے سبب سے قائم اور برپا ہی اور یہ چیزین ہین ایک مادہ ہا سے چہار گانہ ہی جنکو ارکان کہتی ہین کہ بدن
انسان کا اونسے ترکیب دیا گیا ہے اور اون چارون مین سے ایک آگ ہی اور ایک ہوا اور ایک پانی
اور ایک خاک دوسرا اعضاء یکسان ہین یعنی اعضای مفردہ اور وہ اعضا ہین جو اعضاء یکسان سے جمع کیے گئے ہین
اور باہم ملے ہوئے ہین اور اعضاء یکسان وہ اعضا ہین کہ اگر کوئی ٹکڑا اونمین سے لیا جاوے تو وہی نام
اور وہی صفت اوسکی ہوگی جو اور ٹکڑون کی ہے مثلاً ہڈی اور گوشت اور پوست اور سوای اوسکے
کہ واسطے کہ مثلاً گوشت سر کا وہی نام اور وہی صفت رکھتا ہے جو گوشت پاؤن کا اور ہڈی اور پوست
وغیرہ بھی اسی طرح اور وہ اعضا جو اعضاء یکسان سے جمع کیے گئے ہین اور باہم ملے ہوئے ہین نام اور صفت اور مزاج
ہر ایک کا اور طریق پر ہے مثلاً ہاتھ کا ایک جزو انگلی ہے اور دوسرا جزو ناخن ہی اور تیسرا شانہ ہے اور چوتھا کلائی ہے
اور نام ہر ایک کا اور کام ہر ایک کا اور ہی اس سبب سے اون اعضا کو غیر یکسان کہتی ہین اور ان اعضاء مفردہ کو
عربی مین اونکو بسیط یعنی مفرد اور متشابہ الاجزا بھی کہتے ہین اور ان اعضا کو مرکبہ کہتے ہین اور اعضا غیر متشابہ الاجزا کہتے ہین
تیسری خلطین ہین مانند بلغم اور خون اور سودا چوتھی روحون کی شناخت ہے مانند روح طبعی اور روح حیوانی
اور روح نفسانی اور شرح اونکی اپنی اپنی جگہ مذکور ہوگی پانچوین مزاج ہے ان چارون چیزون کا جو بیان ہو گئین

واسطے نگاہ رکھنے ان پیوندون کے اور کوئی اثر نہین ہے پس بضرورت ایک ایسی شے چاہیے کہ اس صورت کو
مدد دیوے باہر سے تو قوت اوسکی تمام ہو جاوے وہ علم طب ہے کہ اللہ تعالی جل شانہ نے عنایت فرمایا ہے اور
جس وقت اللہ تعالے نے مقدر کیا ہو کہ ایک جسم کو ایسا اتفاق پڑے کہ قوت صورت کی ساتھ تدبیر طبی کے
یار ہووے تو یہ پیوند دیر تک رہے اور جب تک رہے وہ جسم نیک حال رہے اور تندرستی حاصل رہے اور اگر ایسا شخص
بیمار ہووے تو اتفاق نادر ہے اوسکے بدن سے بیماری باہر نکلے ساتھ حکم خدای عز و جل کے

باب پہلا بیچ الگفتگو اول سے ماہیات چہار گونہ کی شناخت مین ہے

جاننا چاہیے کہ جسم آدمی کا اور
جانورون کا اور گھاسون کا سب جمع کیا گیا ہے اور گوندھا گیا ہے آگ اور ہوا اور پانی اور خاک سے اور مادہ سب
چیزونکا جو نیچے آسمان کے ہے یہ چارون چیزین ہین اور ان چارونکو عربی مین ارکان کہتے ہین اور عناصر بھی کہتے
ہین اور ہر ایک کا جسم یکسان ہے اور کوئی جزو اوسمین سے مخالف جزو دوسرے کے نہین ہے لیکن ہر ایک جزو اوسمین
کرو ہم کیا جاوے وہی طبیعت رکھے اور وہی فعل کرے جیسے اور جزو رکھتا سب چیزونکا ان مادون سے ساتھ
کمی اور بیشی کے ہے اور ہر چیز کی ایک دوسری سے جدائی ساتھ کمی بیشی انہین چارون مادون سے ہے مثلاً جس چیز مین
کہ مایہ آتشی زیادہ ہے وہ گرم اور خشک ہے اور جس چیز مین کہ مایہ ہوائی زیادہ ہے وہ گرم و تر ہے اور جس شے مین کہ
پانی کا مایہ زیادہ ہوا اوسکو سرد و تر کہتے ہین اور جس چیز مین کہ مایہ خاکی زیادہ ہوا اوسکا نام سرد و خشک ہے اور یہ
چارون مایہ ضد ایک دوسرے کے ہین یعنی دشمن ایک دوسرے کے اور ایک دوسرے سے ناموافق اور ناگنجیدہ ہین
پس اللہ تعالے جلشانہ نے ان چارون دشمنونکو باہم ملایا اور اونکی درمیان مین صلح ڈالی تاکہ اوس
مدت تک جو خدا کے علم مین ہے قیام اور موافقت تمام باہم ظاہر ہو اور بسبب اس ملاپ اور موافقت کے
کسی مایہ مین جو ملے ہوئے ہین اوس طبیعت کو یکسانی نہین رہی ہے اور قوتین سب ٹوٹ گئین ہین کہ کوئی
اون چارون مین سے جدا نہین ہو سکتی اور جاننا چاہیے کہ یہ چارون مایہ دو سبک ہین اور دو گران یعنی دو ہلکے ہین اور
دو بھاری سبک مطلق آگ ہے اور سبک اضافی ہوا ہے اور گران مطلق زمین ہے اور گران اضافی پانی ہے لیکن
زمین ایک جسم ہے یکسان جگہ اوسکی نیچے سب ارکان کے ہے اور اوس جگہہ بالطبع آرام سے ہے اور اگر کوئی ٹکڑا اوسمین
سے ہر جگہ اوسکی سے باہر لاوین تو ساتھ طبیعت اپنی کے پھر جاوے اور یہی اوسکے گرانی کی نشانی ہے اور اسی جہت سے
سب سے گران زیادہ ہے اور سب سے نیچے ہے اور طبیعت اوسکی سرد اور خشک ہے اور منفعت اوسکی ہر ایک جسم مین یہ
کہ اس جسم کو ہستی اوسکی سے پایداری ہے اور جس بنیاد پر کہ ہے رہے اور پانی ایک جسم ہے یکسان مقام طبعی
اوسکا یہ ہے کہ گرداگرد تمام روی زمین کے پھیلا ہوا ہے اور اوسکو ڈھکے ہوے ہے اس سبب سے کہ وہ سبک
زیادہ زمین سے ہے اونہون اوسکے ہلکی کے سوا ہے اسکے نہین ہین کہ اوپر زمین کے ہے اور گرداگرد اوسکے

پیدا ہوا ہے لیکن ایک سبب کہ ٹکڑا زمین کا پانی سے برہنہ کیا گیا ہے اور شناخت اس امر کی علم طب مین کام
نہین ہے لیکن اس کتاب مین ایک اشارہ اوسکی طرف کیا جاتا ہے تا کہ کلام تمام اور آراستہ ہو جاوے پس معلوم
رکھنا چاہیے کہ وہ خداے پاک کی عنایت کا سبب ہے کہ ٹکڑا زمین کا پانی سے برہنہ فرمایا ہے تا کہ آرامگاہ آدمیون
اور جانورون کی وہ ہو دے اور دوسری مہربانی اللہ تعالی کی یہ ہے کہ یہ جگہ جو پانی سے برہنہ کی ہے اکثر
اوسمین سے طرف شمال کے ہے کہ آرامگاہ خوشتر ہو اور ہوا اوسکی درست زیادہ اور صاف زیادہ ہو اور رہنے والے
اوس جگہ کے قوی اور تندرست ہوون اور اور عنایت یہ ہے کہ جو یہ جگہہ پانی سے برہنہ کی ہے علم ازلی پہلے سے تھا
کہ زمین کے رہنے والون کو پانی سے چارہ نہوگا اور اوپر اس ٹکڑے زمین کے جگہہ پانی اور جگہہ زمین کی ایک
مقرر کی ہے اور پانی کو اوس مین پراگندہ کیا کہ سب مقام پر پہونچا اور سب رہنے والے زمین کے اوس پانی سے
بہرہ یاب ہوون پس جہان کہ ملی پانی ہے پانی بیشک زیادہ زمین ہے اور مقام اوس کا زمین کے اوپر ہے اور خدا
مہربانی جو شاملحال بندون کی ہے اسواسطے اس زمین کا ٹکڑا ہے پر کہ جاندارون کی آرام کی جگہ ہے سبکی پانی سی طرف
ہو گئی ہے اور بحکم ربانی جگہ زمین اور جگہ پانی کی ایک کی گئی ہے اور سبکی اور گرانی دونون کی یکسان ہو گئی ہے
نہ وہ اس سے بھاری زیادہ ہے اور نہ یہ اوس سے ہلکا زیادہ ہے پس واسطے بہتری اور آرام جانورون کے
دونون آپس مین ملے ہوئے رہتے ہین اور طبیعت پانی کی سرد اور تر ہے اور خاصیت اوسکی یہ ہے کہ اوسکو پراگندہ
کر سکتے ہین اور واسطے ہر ایک کام کے مقام سے اوسکو جدا کر سکتے ہین پس ہیئت کو بآسانی قبول کرتا ہے
مگر اوس شکل کو نگاہ نہین رکھ سکتا اور اوس طریقہ پر نہین رہ سکتا اور منفعت اوسکی موجودگی اوسکی ہر چیز
مین یہ ہے کہ مادہ کو جلدی اور آسانی سے جس نہاد کچہ چاہین رہ سکتا ہے اور فرمانبردار ہوتا ہے اوسکا اسواسطے
کہ کوئی چیز تر اگر نہاد اپنی سے جلد پھر جاتی ہے لیکن جلد قبول کرنیوالی اوسکی ہوتی ہے جس طرح خشک چیز
دیر مین نہاد قبول کرتی ہے اور دیر مین ہے اوس نہاد سے پھرتی ہے پس اللہ تعالے جلشانہ نے اپنی حکمت
اور عنایت ازلی سے پانی کو زمین کے ساتھ ملایا تا کہ خاک بسبب اوس آمیختگی کے ساتھ پانی کے قبول
کرنیوالی ہر نہاد کی ہوتی ہے اور پیوستگی اوسمین ظاہر ہو جاتی ہے اور پانی مین خاک کے ملنے کی جہت سے
ایستادگی ہوتی ہے اور ہوا ایک جسم ہے یکسان اور مقام اوسکا پانی کے اوپر ہے اور آگ سے نیچے اس سبب سے
کہتے ہین کہ ہوا پانی سے ہلکی ہے اور آگ سے بھاری ہے طبیعت اوسکی گرم اور تر ہے اور منفعت اوسکی موجودگی
کی ہر چیز مین یہ ہے کہ چیزونکو لطیف اور سبک کر دیتی ہے اور ہر ایک جسم کے جزو مین اوسکے سبب سے کشادگی
ظاہر ہوتی ہے اور چیزے جلانے اور روشن کرنے اور بھڑکانے کے لائق ہے بسبب کشادگی اجزا کے
علاوہ تر اوسکو افروختہ کرتی ہے سوال اگر ہوا تر ہے تو کس واسطے وہ چیزین جو ہوا سے [illegible] مین [illegible] ہوتی ہین

جس طرح پانی سے تر ہوتی ہین جواب اوسکا یہ ہی کہ تر اوس چیز کو کہتی ہین جو آسانی سے پراگندہ ہو جاے
اور جدا ہووے اور باسانی پہر ملجاے اور شکلون کو جلد قبول کر لیوے اور جلد چھوڑ دیوے جیسا کہ حال پانی
معلوم ہے اور ہوا اس معاملہ مین لطیف زیادہ اور فرمانبردار ہے نہین دیکھتی ہین اس بات کو کہ ہوا کیونکر آسان
اور جلد ہو نہ ہی آواز نکالنی سے وقت کلام کے حرکت کرتی ہی اور موج مارتی ہے اور تقطیع اور شکل حرفون کی
قبول کرتی ہی اور پانی مین یہ لطافت کہان ہی پس اگر یہ کہا جاے کہ تری ہوا کی پانی کی تری سے زیادہ ہے
یہ بجا ہے الا سبب تر کرنے پانی کا یہ ہے کہ قوام پانی کا ہوا کے قوام سے غلیظ زیادہ ہی اور قوام غلیظ کا خواص
یہ ہی کہ جو اوسمین ملے اوس شی سے آلودگی اختیار کرے نہین دیکھتی ہین کہ اگر کوئی شخص انگلی روغن مین ڈبو دے
تو آلودگی اوس روغن کی ساتھ اوسکی انگلی کی زیادہ پانی کی آلودگی سی ہوگی اسواسطے کہ قوام روغن کا
پانی کے قوام سے غلیظ ہی گاڑھا زیادہ ہی اس بات سے معلوم ہوا کہ سبب تر کرنے پانی کا یہ ہی کہ قوام اوسکا قوام
ہوا سے گاڑھا زیادہ ہی اور سبب تر نکرنے ہوا کا یہ ہی کہ قوام اوسکا لطیف ہی اور جس چیز پر گذر کرتی ہی کچہ اوسکا اثر
اوسپر نہین ہوتا ہی واللہ اعلم اور آگ ایک جسم ہی یکسان اور سب سے اوپر ہے اور سبک بھی زیادہ سب سے ہی
اس سبب سے کہ جگہ اوسکی مقعر فلک قمر ہے یعنی چاند کے آسمان کی اودہر کے رخ کی طرف ہی اور طبیعت اوسکی گرم
اور خشک ہی اور منفعت اوسکی ہر چیزین موجود ہونے سی یہ ہے کہ سب چیزین بسبب اوسکی لطیف اور گھل جاتی
ہین اور پختہ ہو کر کامل ہو جاتی ہین اور اوسکی قوت سی جسم ہوا کا سب جسمون مین گذرتا ہے اور غایت سردی پانی
اور زمین کی بسبب اوسکی ٹوٹ جاتی ہی اور طبیعت یکسانی سے ساتھ طبیعت آہستگی کے ہو جاتی ہی اور چونکہ
تقدیر خدا تعالی کی یہ ہی کہ سب کائنات کی سواے ان چارون منفعتون کے کہ یاد کی گئین حاجت نہیں ہی
اور تکمیل سب کائنات کی ان چار چیزون سے حاصل ہی پس سمجھا گیا کہ ارکان سواے ان چار کے اور
نہین ہین اور جاننا چاہیے کہ سردی زمین کی پانی کی سردی سے کمتر ہے اور گرمی ہوا کی آگ کی گرمی سے
کم ہے اور یہ چارون مایہ کہ ذکر ہوے اعضا یکسان کے لیے مایہ اول ہین کہ باب گذشتہ مین ذکر
ہوئین آدمی کے جسم کیواسطے اور ان چارون کے جسم کیواسطے اور مایہ دوم اعضا یکسان ہین اور سب
اعضا یکسان مین مانند ہڈی اور گوشت اور پوست کی مایہ خاکی زیادہ ہے اور بعضی مین مانند خون اور دماغ اور
مانند صفرا اور سودا اور بلغم کے مایہ آبی زیادہ ہی اور روح مین مایہ ہوائی زیادہ ہے اور ہڈی مین مایہ خاکی زیادہ ہی
بہ نسبت پوست کی اور پوست مین زیادہ ہی ہڈی سے اسی طرح اور سب اعضا یکسان مین ہر مایہ باندازہ
دوسرے کی ہی اور اعتدال اور تندرستی ہر ایک اندام کی اوسی سے ہی اور معلوم کرنا چاہیے کہ آگ دشمن پانی
کی ہے دشمنی تمام اسواسطے کہ گرمی اور خشکی مین ضد اور برخلاف اوسکی ہے اور دشمن زمین کی ہی دشمنی

تمام اسواسطے کہ گرمی کی کیفیت مین تنہا ضد اوسکی ہو اور اسی طرح دشمن ہوا کی ہی نہ دشمنی تمام اسواسطے کہ تری کی کیفیت مین تنہا ضد اسکی ہو
اور ایسی ہی دشمن پانی کی ہی نہ دشمنی تمام اسواسطے کہ گرمی کی کیفیت مین تنہا ضد اوسکی ہو اور گرمی اور سردی دونون کی
فعل کرنیوالی ہی اور گرمی قوی زیادہ ہی اور خشکی اور تری فعل اونکے سے اثر قبول کرنیوالی ہین اور تری جلد اثر قبول
کرنیوالی ہی اور گرمی ہر چیز کے کام کرتی ہین اور تری ہر ایک چیز مین جلد اثر قبول کرنیوالی ہی اور پیدا ہونا چیزونکا یعنی
جمنا اور بڑھنا بوٹیون اور اعضا کا گرمی اور تری سے ہے تو جاننا چاہیے کہ ان مایہ نمین ہر ایک مین ایک قوت ہی فعل
کرنیوالی اور ایک قوت ہی فعل قبول کرنیوالی اور جسوقت گرمی آدمی کے جسم مین اثر کرتی ہی تو خشکی ظاہر ہوتی ہی اور جب
سردی اثر کرتی ہے تری ظاہر ہوتی ہے اور اسیطرح جب خشکی اثر کرتی ہی سردی ظاہر ہوتی ہے اور جب تری
اثر کرتی ہے سردی ظاہر ہوتی ہی اور سردی تری کو جلد زیادہ ظاہر ہوتی ہے بہ نسبت اوسکی کہ خشکی سے ہو
یہ سبب اس سبب سے ہے کہ یہ مایہ سبب دشمن ایک دوسرے کے ہین اور ایک دوسرے مین اثر کرنیوالی ہین
اور ایک دوسرے سے اثر قبول کرنیوالے ہین اور ہر عضو مین اعضا ریکسان ہے ہر مایہ باندازہ دیگر ہے اور مزاج
ہر عضو کا یعنی ساخت اسمین ہر اندام سے کے اور طرح پر ہے اور گرمی اور سردی ہر ایک اندام کی اور گرانی اور سبکی
اور کرنا اجزا کا اور باہم ملنا اور نرمی اور سختی ہر ایک کی اور [illegible] ہے جو پیدائش آدمی کی ان
باپ کے پانی سے ہی اور دونون پانی خون سے بنتے ہین اور خون غذا سے بنتا ہے اور غذا گھاس اور بوٹیون
یا حیوان سے تیار ہوتی ہے اور حیوان کی غذا گھاس ہے اور گھاس پانی اور زمین سے اوگتی ہے اور یہ سبب
اسیواسطے ہین اثر ہر مایہ کا ہر ایک گھاس اور بوٹی مین اور [illegible] ہے اور ہر بوٹی ہر ولایت مین اور ہر مقام
موافق طبیعت اور مزاج پانی اور زمین اوسجگہ کے ہوتی ہین ہر ایک غذا جو ہر ایک بوٹی سے تیار ہوتی ہے اور
جو خون کہ اوس غذا سے بنتا ہے اور جو پانی مرد اور عورت کا اوسکے خون سے بنتا ہے اور جو کوئی جسم کہ اوس
پانی سے پیدا ہوتا ہے دوسری طبیعت اور مزاج پر ہوتا ہے اسی سبب سے احوال اور طبیعت اور مزاج
جسمون کے موافق مزاج اور طبیعت باپ اور ماں کے ہوتے ہین اسیقدر جو بیان کیا گیا ہے احوال
آدمی کے جسمون اور احوال اونکے مایہ کا طبیب کو تمام اونکا حال جاننا چاہیے جیسا طبیب مشہور کیا جائیگا
و انشاء اللہ گفتار دوسری بیان [illegible] طبیعت اور مزاج جسم کے [illegible] اور اس
گفتار کے آٹھ باب مین باب پہلا دوسری گفتار کی شناخت مین اس بات کے
کہ مزاج کیا ہے اور کیونکر ظاہر ہوتا ہے جاننا چاہیے کہ ہر ایک جسم [illegible]
جو گذر گیا ہے چار مایہ سے کہ اونکو ارکان [illegible] اور عناصر کہتے ہین اور ہر مایہ کی ایک کیفیت ہی اور
کیفیت کو فارسی مین [illegible] کہتے ہین اور [illegible] اور طبیعت [illegible] کہتے ہین اور [illegible]

کیفیتین ضد ایک دوسرے کی ہین اور گوہر سبکا ایک ہی یعنے ہیولانی تمامی عناصر ایک ہی مگر چارون کیفیتومین مخالف ایک
دوسرے کی ہین اور کیفیتین اثر کرنیوالی ہین اور گوہر اثر قبول کرنیوالا ہے اور ہر ایک عناصر ساتھ کیفیت اپنی کے
ایک دوسرے کے گوہر مین اثر کرنیوالا ہے اور گوہر ہر ایک کا کیفیت سی ایک دوسرے کی اثر قبول کرنیوالا ہے اور
جسوقت وہ ضد ایک دوسرے مین اثر کرین اگر غلبہ ایک اونمین سے کرے اور قوی ہو جاوے
اوس غالب اور قوت کرنے والی کو کائن کہتے ہین اور جسپر غلبہ ہوا ہے اوسکو فاسد کہتے
ہین اور جو دونون کیفیتین ایک دوسرے مین کوشش کرین اور ہر ایک کیفیت گوہر مین ہر ایک کی اثر کرے اور
گوہر دونون کا اپنے حال سے متغیر ہوجاوے اور ایک کیفیت درمیانی ظاہر ہو اوسکو مزاج کہتے ہین اور جو چار
کیفیتون سے کہ ایک گرم ہے اور دوسری سرد اور تیسری خشک ہو اور چوتھی تر دو کیفیت ایک دوسرے مین کوشش
کرین اور برابر رہین اور دیگر دو کیفیتین کہ باقی ہین ایک قوی ہوجاوے اور ایک ضعیف ہو تو مزاج اون دونون
کیفیتومین جو برابر ہین معتدل ہوگا اور یہ دو کیفیت باقیماندہ کہ ایک قوی ہے اور دوسری ضعیف تو اوس کیفیت
قوی کے ساتھ نام مزاج کا ہوگا چنانچہ اگر سردی اور گرمی مین معتدل ہووے اور خشکی اوپر تری کے غلبہ کرے تو کہینگے
کہ یہ مزاج خشک ہے اور جو تری خشکی پر غلبہ کرے تو کہین گے یہ مزاج تر ہے اور جو تری اور خشکی مین معتدل ہو اور
گرمی اوپر سردی کے غلبہ کرے تو کہین گے یہ مزاج گرم ہے اور جو سردی گرمی پر غلبہ کرے کہین گے کہ یہ مزاج سرد ہے
اور اس طرح کے مزاجونکو مزاج مفرد کہتے ہین اور یہ چار مزاج مفرد ہین جو بیان کیے گئے اور زیادہ اس سے کوئی مزاج
مفرد اور نہین ہے اس سبب سے کہ ارکان چار سے زیادہ نہین ہین اور جسوقت کوئی دو کیفیت ہین سے
برابر نہووے لیکن دو کیفیت غالب ہون اور دو مغلوب تو چار مزاج مرکب ظاہر ہونگے گرم اور خشک اور گرم
اور تر سرد اور خشک اور سرد اور تر پس زیادہ اس سے ممکن نہین ہے کہ کوئی مزاج ہو اسواسطے کہ اگر مزاج پانچوان
ظاہر ہووے تو واجب کرے کہ اوس مزاج مین ایک کیفیت ایک حال مین غالب ہو اور نیز مغلوب اور یہ محال
اور دشوار ہے اسواسطے کہ ممکن نہین ہے کہ کوئی مزاج ہو گرم اور سرد یا کوئی مزاج ہو خشک اور تر اور ممکن ہے کہ
بعضے جسمونمین چارون کیفیتین ساتھ ایک دوسرے کے کوشش کرین اور چارون برابر رہین کہ ایک کیفیت راست
ظاہر ہووے اور معتدل راستی کہتے ہین پس اگر مزاجونمین نگاہ کیجاوے تو معلوم ہوگا کہ مزاج نو ہین ایک معتدل اور
چار مفرد اور چار مرکب جیسا کہ مذکور ہوا اور معتدل مزاج ازروی قسمت عقلی کے معتدل راستی ہے اور معتدل
راستی وہ شی ہے کہ ترکیب اجزا ارکان کی اوسمین بالکلیہ برابر ہو اور قوت کیفیتون کی ساتھ ایک دوسرے کے
برابر ہو اور یہ اعتدال جہانمین موجود نہین ہے اطبیون کے نزدیک معنی اعتدال کے حصہ ہر ایک اندام کا ہی ہر ایک
کیفیت سی اور یہ اس طرح پر ہے کہ ہر ایک اندام اعضای یکسان ہی جتنا کہ اوسکو درکار ہے ایک مزاج گرمی اور

ف ۱
مزاج معتدل ہی باعتبار
معتدل ازروی حقیقت
کے ارکان معتدل وہ
ہین کہ ترکیب اونکا
کیفیات اربعہ
سے یعنے حرارت
اور برودت اور
یبوست اور
رطوبت مین برابر
ہو اور اسی طریق کے
ترکیب عناصر کا

سردی اور تری اور خشکی جو حاصل کرے اور جیسا کہ لائق ہے ایک مزاج اوسمین ظاہر ہو اسواسطے کہ ہر ایک اندام کو
اندام یکسان سے جتنا کہ درکار ہے ایک مزاج اور اعتدال خاصہ ہے اور اگر مزاج کسی اندام کا پھر جائے اوس حد کو
مزاج دوسرے کسی اندام کا اختیار کرے اعتدال اوسکا باطل ہوگا چنانچہ اگر مثلاً مزاج ہڈی کا پلٹ جائے اور
مغز کا مزاج حاصل کرے یا مزاج جگر کا اختیار کرے تو اس حالتمین اعتدال ہڈی کا جاتا رہیگا اور اس سبب سے اعتدال
تمامی جسم کا باطل ہو جائیگا اسواسطے کہ اعتدال آدمی جسم کا یہ ہے کہ ہر ایک عضو اوسکا مزاج اعتدال خاص اپنی پر ہو جیسا کہ اس کو
آخرمین بیان کیا جائیگا اور ہر اندام کے مزاج کو ہر جسم مین ایک حد ہے کہ جسوقت اوس حد کو پہونچے معتدل ہوگا
اور جو اوس حد سے گذر جائے یا کمی یا زیادتی پر مائل ہو اعتدال اوسکا باطل ہوگا اور یہ اعتدال عضو کا جو اس وضع
پر کیا گیا ہے پیدا کرنیوالے کی نہایت بزرگی سے ہے اور مزاج کسی اندام کا کہ گرم و خشک ہے مثل دل کے
اگر وہ ساتھ مزاج اوس عضو کے جو سرد اور تر ہے مانند دماغ کے کوشش کرے اور برابری چاہے اور مزاج اوس
اندام کا کہ گرم اور تر ہے مثل جگر کے ساتھ مزاج اوس اندام کے جو سرد اور خشک ہے مانند ہڈی کے برابری کرے
یا مزاج سب اعضا کا ساتھ ایک دوسرے کے برابری کرے تو بھی مزاج ہر ایک کا معتدل ہوگا نہ معتدل
راستی لیکن یہ اعتدال جو جسم ساتھ اوسکے درست ہو دے اور معلوم کرنا چاہیے کہ جس طرح ہر ایک عضو کا ایک
مزاج خاص ہے ہر ایک جسم مزاج اور اعتدال خاص پر ہے اور چندین ہزار خلقت سے کہ حقتعالی نے پیدا کی ہین ہرگز
دو جسم ایک مزاج راستی پر نپائے جائینگے اسواسطے کہ چندین ہزار سے کہ ایک شہر مین رہتے ہین ہرگز دو جسم برابری
اور چوڑائی اور توانائی اور ناتوانائی اور بیدلی اور دلاوری اور کم خوردنی اور بسیار خوردنی اور موٹاپا اور لاغر
اور خوبی اور برائی اور تندرستی اور بیوقوفی اور تمناؤن اور عادتون اور آوازون اور رنگون مین ساتھ
ایک دوسرے یکسان نہونگے اور کامل ہونا ان سبکا موافق مزاجون کے ہوگا یہ کمال قدرت اور حکمت آفریدگار
سے ہے کہ ہر ایک آدمی دوست اور دشمن اور بیگانہ اور آشنا اور فرزند کو باپ پہچانتا ہے مثلاً حبشی کا جسم
نہین ہے سکتا اور اسی طرح مزاج ہر ایک ولایت کا مزاج اور اعتدال خاص ہے مثلاً ہندوستان کے
آدمیونکا مزاج اعتدال خاص پر ہو کہ ساتھ اوس مزاج کے تندرست ہون اور صقلاب کے آدمیونکا مزاج
اعتدال خاص پر ہو کہ ساتھ اوس مزاج کو تندرست ہوویں اور اگر ہندی کا مزاج پلٹ جاوے اور صقلابی کے
مزاج کی طرف پھر جائے تو اعتدال سے گر جائیگا اور بیمار ہو جائیگا اور جو صقلابی کا مزاج ہندی کے مزاج کی طرف
پھر جائے تو اعتدال سے خارج ہو جائیگا اور بیمار ہوگا اور معتدل کو ساتھ غیر معتدل کے آٹھ طرح سے قیاس
کرنا چاہیے ایک یہ کہ مزاج ایک نوع کا انواع موجودات سے ساتھ اوس مزاج کے جو خارج اوس نوع کے ہے
قیاس کرین جیسا کہ مزاج معتدل ساتھ مزاج آدمیون کے ہو دوسرے وہ کہ ایک شخص کو انواع انسان سے

ساتھ انواع اوسکی کے قیاس کرین اور اس قیاس مین اول معلوم کرین کہ اعتدال مزاج آدمیونکا عرضی فراخ ہے
اور اوسکی دو طرفین ہین ہر طرف کی ایک حد ہے کہ اگر کوئی شخص اوس حد سے باہر نکلے من حیث المزاج تو مزاج
انسانی سے خارج ہوگا اور احوال زندگانی پر نرہیگا اور ان دونون طرفونکے درمیان وجود وسط یعنی میانہ
حقیقی ضروری ہے اور یہ میانہ ساتھ قیاس اوس چیز کے جو مائل بطرف ہے معتدل ہوگا اور جو میل کسی طرف
نرکھے بنسبت ساتھ اس میانہ کی معتدل نہوگا تیسرے یہ کہ ایک صنف کو انواع سے ساتھ اصناف اوس نوع کے
قیاس کرین جیسا کہ اعتدال اشخاص کا عرضی ہے اعتدال اصناف کا بھی عرضی ہے لیکن یہ عرض ساتھ اوس
فراخ کے نہین ہے اور جو اصناف کو ساتھ ایک دوسرے کے قیاس کرین بیشک دو طرف مین ایک وسط ظاہر
ہوگا اور وہ صنف جو وسط مین ہوگی بقیاس ساتھ اطراف کے معتدل زیادہ ہوگی دونون طرف سے چوتھے
یہ کہ ایک شخص کو ایک صنف سے ساتھ اشخاص اوس صنف کے قیاس کرین اشخاص مین اسیطرح دو طرف اور
وسط ہوگا پس یہ وسط اس صنف سے قیاس باطراف اس صنف کے معتدل زیادہ ہوگا پانچوین یہ کہ ایک
شخص کو ایک صنف سے ساتھ دوسرے شخص کے صنف اوسکی سے قیاس کرین تو مزاج اس شخص کا بقیاس جسم
اوس شخص کے معتدل ہوگا اور بنسبت ساتھ شخص دیگر کے معتدل نہوگا اسواسطے کہ ہر ایک شخص کا ایک اعتدال
اور مزاج خاص ہے جیسا کہ بیان کیا گیا چھٹے یہ کہ اعضا کو ساتھ ایک دوسرے کے قیاس کرین تو مزاج ہر ایک عضو کا
لائق اپنے معتدل ہوگا اور ساتھ قیاس اندام دوسرے کے معتدل نہوگا مثلاً اعتدال ہڈی کا یہ ہے کہ سرد اور
خشک ہو اور خشکی اوسکی زیادہ سب اعضا کی خشکی سے ہو تو یہ مزاج ہڈی کا اوسکے حق مین معتدل ہوگا اور
بقیاس ساتھ اعضاء دیگر کے معتدل نہوگا اسیطرح اعتدال دماغ کا یہ ہے کہ سرد اور تر ہو اور تری اوسکی سب
اعضا کی تری سے زیادہ ہو یہ مزاج حق دماغ مین معتدل ہوگا اور ساتھ قیاس اور اعضا کے معتدل نہوگا
ساتوین یہ کہ ایک شخص ہو کہ مزاج تمامی اندام کا بطرز اعتدال ہووے اگر اس شخص کو اور اشخاص کے ساتھ قیاس
کرین تو مزاج اوس شخص کا معتدل زیادہ ہوگا آٹھوین وہ کہ یہ شخص جو اعتبار ہفتم مین بیان کیا گیا ہے صنف اپنی کا
معتدل زیادہ ہو اور معتدل زیادہ ہو ایک عمر مین روزگار عمر سے جیسا کہ مزاج سال ہاے عمر مین مذکور ہوگا
اور معلوم کرنا چاہیے کہ جسوقت مزاج انواع پتھرون اور بوٹیون اور جانورون کا باہم قیاس کرین تو مزاج
انسان کا معتدل زیادہ ہوگا اور جسوقت اصناف انسان کو ساتھ ایک دوسرے کے قیاس کرین تو خط
استوا کے رہنے والے آدمی معتدل زیادہ ہونگے بشرطیکہ مزاج اونکے مسکن کا کسی سبب اسباب
زمینی سے متغیر نہو جاے مانند پہاڑ اور دریا اور سواے اوسکے اور بعد اوسکے رہنے والے آدمی چوتھی
ولایت کے معتدل ہین اور اشخاص انسان سے بہ نسبت معتدل ترین صنفی کی معتدل ترین شخصی ہین اور

انسان کے اعضا مین پوست معتدل زیادہ ہے اسواسطے کہ پوست ساتھ اعتدال راستی کے نزدیک ہے اور
سب جگہ کے پوست مین پوست ہتیلی کا اور پوست ہتیلی سے پوست انگلیون کے پورونکا اور سب پوست
انگلیون کے پورون سے پوست سبابہ انگلی کے پورون کا ساتھ اعتدال راستی کے نزدیک زیادہ ہے
اس واسطے کہ پوست ایک جسم ہے لیف اعصاب یعنی پٹھون کے ریشہ اور باریک رگون سے بنا ہوا اور حرارت
اون رگون کی اور حرارت اونکے خون کی اور سردی پٹھون کی ریشون کی ایک دوسرے سے معتدل ہو گئی ہے
اور درمیان اونکے ایک مزاج معتدل ظاہر ہوا ہے پس بدین سبب ممکن ہے کہ آدمی پانی سرد اور پانی گرم کے
کو باہم ملادین اس طرح کہ کوئی ایک دوسرے پر غالب نہو تو چھونے سے اوس پانی کے ہرگز خبردار نہوگا جیسے اکثر ایسا
ہوتا ہے کہ آدمی کوئی زخم رکھتا ہے یا فصد کھلوائی ہے اور خواب مین اوس زخم یا فصد سے خون جاری ہو جاوے اور بدن
اوسکا آلودہ ہو جاوے تو اوس صورت مین آگاہ نہوگا مگر بعد ایک زمانہ کے کہ تری اوسکی سے مطلع ہو اور خون سے
ہوا اسوجہ سے کہ گرمی خون کی اور گرمی اوس چیز کی جو چیزون کے اندر سے نکلی موافق مزاج اوس آدمی کے ہوگی
اور جسم آدمی کا اوس شے کے چھونے کی جو موافق مزاج کے ہے حس نہین کرتا اور جب تک گرم زیادہ یا سرد زیادہ
اوس سے نہو چھونے اوسکے سے خبردار نہین ہوتا پس اسیواسطے حق تعالی نے پوست آدمی کا ساتھ
اعتدال راستی کے نزدیک کیا کہ چیزون کی حقیقت اور کیفیت مین شعور اور خبر جلد ہو اور یہ اسی جہت سے ہے کہ
انسان سب چیزون کی سردی اور گرمی اور سختی اور نرمی کو ہتیلی سے آزماتا ہے خصوصاً پوروے انگلیون سے اسوجہ سے
کہ بیچ انگلی کے پوست معتدل زیادہ ہے اور مثل حاکم کے ہے کہ کسی طرف میل نہین کرتا اور جس چیز کا میل کسی
طرف ہو اوسے جلد پہچانتا ہے اور حکم کرتا ہے کہ وہ چیز کس طرح کی ہے اور کیسی ہے اور کیا ہے اور اعتدال سے
کس طرف پر ہے اور یہ بھی خدا کی بڑی عنایت ہے کہ سردی اور گرمی ہوا کی جو اوسکے پوست کو پہونچتی ہے
دونون سے اپنے کو نگاہ رکھتا ہے اور تدبیر اوسکی کرتا ہے جیسا کہ اعضا گرم اور خلطون کو جو آدمی کے
جسم مین ہین ساتھ پوست پورون کے قیاس کرین دل اوسکا گرم زیادہ سب سے ہے پہر خون کہ شریانون
اندر ہوتا ہے پہر جگر پہر عضلہ پہر خون کہ اور رگون مین ہے پہر گوشت پہر رگین شریانون کی پہر اور رگین پہر پوست
اور جو اعضا سرد ہین اور آدمی کے جسم کی خلطونکو ساتھ اوسکے قیاس کرین بلغم سرد اور تر سب سے ہے پہر بال پہر
ہڈی پہر غضروف یعنی نرم ہڈی اور غضروف ایک شے ہے نرم زیادہ ہڈی سے اور سخت زیادہ پٹھے سے اور ساتھ
شانہ اور سینہ پہلو پر ملا ہے پہر رباط پہر وتر پہر جہلی پہر پٹھا پہر حرام مغز پہر دماغ اور تشریح ان اعضا کی دوسرے
جزو مین چوتھی گفتار سے مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالی اور جو اعضا اور خلطون تر کو ساتھ سر انگشت مذکور کے
قیاس کرین پہلے بلغم ہے پہر دماغ پہر پٹھا پہر جگر پہر تلی پہر گوشت عضلہ کا پہر گوشت دل کا پہر گوشت گردہ کا

اور جو اعضای خشک کو ساتھہ اوسکی قیاس کرین پہلے بال ہی پھر ہڈی پھر غضروف پھر رباط پھر وتر پھر جھلی پھر رگ
پھر عضلہ پھر دل پھر پھیپھڑا جس کے اس بیان سے سمجھ سکتے ہین کہ آدمی کے جسم مین دل گرم تر ہے اور بلغم سرد و تر اور بال
خشک ہی اور جسوقت بنا و اور پیوند اعضای مرکب کا مثل ہاتھہ پاؤن وغیرہ کے درست ہوا اور مزاج اعضا سے
یکسان کا باعتدال ہو تو قوت سب اعضا کی اور کام اونکا انجام کو پہونچیگا اور جسوقت بنا و کسی عضو کی یا مزاج
کسی کا پلٹ جاتے تو خلل قوت اور کام مین اوسکے ظاہر ہوگا اور بنا و اون اندامہا سے مرکب کی اوسوقت درست
ہوگی جب مزاج اعضای یکسان کا ساتھہ اعتدال کے ہوگا پس اس بیان سے معلوم کر سکتے ہین کہ تندرستی اور
درست اندامی کو واسطے تمامی کام ہر عضو کے سبب اول یہ ہی کہ مزاج سب اعضای یکسان کا معتدل ہو ساتھہ
اعتدال خاص کے کہ ہر ایک کو حاصل ہے اور جو کوئی اوس اعتدال سے پھر جاتے سستی اور نقصان اور بیماری
ظاہر ہوگی واللہ اعلم

باب ۲ دوسرا دوسری گفتار سی شناخت مزاج سالہاے عمر اور پہچاننے مین مرگ طبعی کے

انسان کی عمر کے چار حصہ ہین ایک حصہ زمانہ پلنے اور بڑہنے کا ہی
اور یہ پندرہ سولہ برس کی عمر تک ہی دوسرا حصہ زمانہ رسیدگی اور تازگی کا ہے یہ تیس۳۰ برس کی مدت ہی کہ
اس مدت مین بڑہنا اور پلنا ختم ہوتا ہے بعد اوسکے زمانہ کمی کا ہے کہ اوس زمانہ مین رسیدگی تمام ہو چکتی ہی
اور مدت اوسکی پینتیس۳۵ برس ہین اور بعضی کو چالیس۴۰ برس تک پس اس زمانہ تک ہنوز روزگار جوانی باقی رہتا ہے
تیسرا حصہ عمر کا زمانہ کہلی کا ہے اور کہل کو فارسی مین دوموی اور ہندی مین ادہیڑ کہتے ہین اور اس زمانہ مین
کچھہ بقیہ جوانی سی برقرار رہتا ہے مدت اسکی ساٹھہ برس ہی بعد اوسکے بڑاپا ہی اور اس زمانہ مین سستی قوتون کی
ظاہر ہوتی ہی آخر عمر تک جو کچھہ جناب باری نے مقدر کیا ہی اور فضیلت عمر پیری کی یہ ہے کہ بعضی آدمی ایسے ہوتے
ہین کہ مدت اونکے بڑاپے کی نہایہ ساٹھہ برس تک ہوتی ہے اور اسی مدت مین کودکی اور جوانی اور کہلی
اونکی ختم ہو جاتی ہے اور تمام عمر اونکی ایک سو بیس۱۲۰ برس تک پہونچتی ہے بحکم باری جلشانہ لیکن مزاج آدمی کے
جسم کا اندر مدت عمر کودکی اور طفلی اور نارسیدگی کے نزدیک روزگار رسیدگی تک گرم و تر ہوتا ہی اور نزدیک
مدت رسیدگی سی تری کم ہو جاتی ہی اور گرمی بحال رہتی ہی آخر سالہا جوانی تک بس روزگار جوانی مین مزاج
اوسکا گرم و خشک ہوتا ہے اور وہ گرمی جو عمر جوانی مین ہوتی ہی اوتنی قدر ہوتی ہے جتنی طفلی اور کودکی
کی عمر مین ہوتی ہی لیکن زمانہ کودکی مین بسبب زیادتی تری کے گرمی اونکی جسقدر ہی اوتنی ہی رہتی ہی اور جسوقت عمر جوانی کو
پہونچتا ہی تو اوس تری مین سی کچھ خرچ ہو جاتی ہے اور گرمی زیادہ بڑہ جاتی اور بایں سبب اس بات کے آدمی عمر جوانی مین
معتدل زیادہ سب عمروں سے ہوتا ہی لیکن بقیاس ساتھہ کودکی کے گرم اور خشک ہے اور بقیاس ساتھہ پیری کے گرم ہی اس
سبب سے کہ زمانہ طفلی مین تری مادرزادی زیادہ ہوتی ہی اور زمانہ پیری مین تری مادرزادی بہت کم ہو جاتی ہے اور

اونمین تری غریبہ غالب ہوتی ہے اور پینتیس ۳۵ برس کے سن سے گرمی کم ہوتی ہے اور جب روزگار کہلی پر پہونچتا ہے
تو گرمی اور تری دونون بہت کم ہوجاتی ہین اور بعد ساٹھہ برس کی عمر کہ بڑہاپے کے زمانہ کو پہونچتا ہے باقی
گرمی اور تری اصلی بالکلیہ کم ہوتی ہے آخر عمر تک اور یہ گہٹنا گرمی کا بعد پینتیس ۳۵ برس کے ضرور ہے اس سبب سے
کہ مایہ گرمی کا تری ہے جس طرح مایہ چراغ کی روشنی کا تیل ہے جب تیل کم ہوتا ہے تو چراغ کی روشنی بہی کم
ہوجاتی ہے بسبب اسکے کہ اصلی تری کو کچہہ ہوا اوڑا دیتی ہے اور کچہہ تری کو گرمی اصلی خرچ کرتی ہے جسطرح روشنی
چراغ کی تیل کو خرچ کرتی ہے اور کچہہ تری ساتھہ حرکتون اور کامون کے کہ آدمی کرتے ہین خرچ ہوتی ہے اور
کچہہ ساتھہ اندیشون اور غمون کے خشک ہوتی ہے اور کچہہ تری شادیون مین تحلیل ہوتی ہے اور پراگندہ
ہوجاتی ہے اور یہ خرچ ہمیشہ رہتے ہین اور غذاؤن سے بدل اوسکا نہین پہونچتا اس سبب سے کہ ہرچند عمر بڑہتی ہے
گوارا ہونا غذا کا کم ہوتا ہے اور جب گوارا بدن کم ہوتا ہے تو بدل اوس شے کا جو خرچ ہوگئی ہے حاصل نہین
ہوتا لیکن تری غریبہ غالب ہوتی ہے اور سردی غریبہ بہی ترقی کرتی ہے اور گرمی کمتر ہوتی ہے پس یکبارگی اوس
گرمی کو جو باقی رہی ہے اسوجہ سے کہ یہ تری بہت ہے اور وہ گرمی نہایت کم ہے اور نیز اس سبب سے کہ یہ تری اسقدر
زیادہ ہے کہ اوس گرمی کو کم کرتی ہے فنا کردیتی ہے اور اسی سبب سے جسم آدمی کا ہمیشہ پایدار اور زندہ نہین رہتا
آخر کو موت آتی ہے اور اس موت کا طبیبون نے مرگ طبعی نام رکہا ہے باب ۳ تیسرا گفتار دوسری
مزاج اصلی کی شناخت مین ہے جسوقت کہ مزاج اصلی یعنی مادرزادی گرمی سے خشکی کیطرف مائل ہو تو جسم تمام سالہا
عمر مین مثل جوانون کے ہوگا اور اگر یہ مزاج طرف سردی کے مائل ہو یا جانب تری کے تو جسم تمام سالہا سے
عمر مین بوڑہون کے مشابہ ہوگا اور ہر ایک جسم جو اپنی عمر مین اوس مدت کو پہونچے کہ مزاج اوسکا اوس سال
مین مانند مزاج اصلی کے ہو تو حال اوسکا بد ہوگا اور بیمار ہوجائیگا اسوجہ سے کہ جب وہ مزاج ایک گونہ سے اوپر
ایک جسم کے غالب ہو تو حد اعتدال سے خارج ہوگا مثلاً جو مزاج اصلی گرم اور خشک ہے جسوقت حد کودکی
سے باہر نکلے اور حد جوانی کو پہونچے تو بدحال ہوگا اسواسطے کہ مزاج جوانی کا بہی گرم و خشک ہے اور جسوقت
دو مزاج گرم اور خشک ایکبارا اوپر کسی جسم کے ظاہر ہون وہ جسم اعتدال سے نہایت دور ہوگا اور جو کوئی
جسم کہ اپنی عمر مین اوس سال تک پہونچے کہ مخالف مزاج اصلی کے ہو تو اوس سال مین نیک حال ہوگا چنانچہ اگر
مزاج اصلی سرد اور تر ہو جسوقت جوانی کی حد کو پہونچے تو معتدل ہوجائیگا اسواسطے کہ مزاج عمر جوانی کا گرم
اور خشک ہوتا ہے کہ ضد سردی اور تری کی ہے اگر مثلاً مزاج اصلی گرم اور تر ہو تو سالہا کہلی مین نیک حال
زیادہ ہوگا اسواسطے کہ مزاج سن کہلی کا بقیاس مزاج سن جوانی کے سرد اور خشک ہوتا ہے اس سبب سے معتدل
ہوگا باب ۴ چوتہا دوسری گفتار سے شناخت مین مزاج مرد اور عورت کی ہے معلوم کرین کہ مزاج مردونکا

اسی سبب سے کم ہین
مردون سے ازروے
طاقت کے اور طول سے
زیادہ ہین پس بسبب
سرد ہونے مزاج کے فضول
جسم مین بہت ہوتے ہین
اور بسبب کم کرنے ریاضت
کے جوہر دماغ کو نشو و نما
ضعف نہایت ہے ۱۲

بہ نسبت مزاج عورتون کے گرم اور خشک ہی اور اسی سبب سی قوت مردونکی سب کامون مین قوی زیادہ ہوتی ہے
اور جسوقت کہ مزاج گرم اور تر ہو کام قوت طبعی کے سب انجام کو پہونچتے ہین اور قوت طبعی قوت پالنے اور بڑہانے
اور غذا قبول کرنیکو کہتے ہین اور یہ قوت جگر سے متعلق ہی اور اس سبب سے کہ مزاج لڑکون کا طفلی اور گودکی مین گرم
اور تر ہوتا ہے تو وہ اوس عمر مین اچھی طرح پرورش پاتے ہین اور خوب بڑہتے ہین اور مزاج لڑکونکا سالہاے
جوانی مین گرم اور تر ہوتا ہی تو وہ اوس عمر مین زیادہ بڑہتے ہین اور سب عمر دن مین کام قوت حیوانی اور
نفسانی کا مردونسے زیادہ ہوتا ہی اور قوت حیوانی قوت حرارت اور رگون کی حرکت کی قوت کو کہتے ہین
اور یہ قوت دلسے متعلق ہے اور قوت نفسانی قوت حس حرکت اور قوت تفکر اور تدبیر کو کہتے ہین اور یہ قوت
دماغ سے متعلق ہی اور مزاج عورتونکا بہ نسبت مردونکے سرد اور تر ہوتا ہے اور اسی سبب سے کام قوت حیوانی اور
نفسانی کا عورتون سی کمتر ہوتا ہی اور رگین عورتونکی باریک زیادہ ہوتی ہین اور مسام اونکے بند ہوتے ہین
اور گوشت اونکا اعضا کا بیٹھا ہوا ہوتا ہے اور نازک زیادہ ہوتا ہی اسی سبب سی مایہ خام اونکے جسم مین بہت
ہوتا ہی اور کم تحلیل قبول کرتا ہے یعنی کم خرچ ہوتا ہے اور قوت حیوانی اور نفسانی مردونکی اسوجہ سی کہ مزاج اونکا
گرم اور خشک ہی بہت زیادہ ہوتی ہے اور رگین مردونکی کشادہ ہوتی ہین اور مسام اونکے کہلے ہوی ہوتی ہین
اور کام اور تدبیر اور راے اونکے بہتر اور درست زیادہ ہوتے ہین اور بدنین بہی سخت ہوتی ہین اور خلطین
خام اونکے جسم مین کم ہوتی ہین اور ساتہ تحلیل کے زیادہ خرچ ہوتی ہین واللہ اعلم بالصواب باب پانچوان
دوسری گفتار سے شناخت مین مزاج فربہی اور لاغری کے ہی جسم آدمی کا فربہ ہوتا ہی اور لاغر اور
معتدل درمیان فربہی اور لاغری کے اور اندام اونکے گندہ بہی ہوتی ہین اور گوشت اونکا سخت ہوتا ہے
اور بعضی ایسے ہوتے ہین کہ اوسقدر سخت اور گندہ نہین ہوتے لیکن فربہی دو قسم پر ہے ایک بہت گوشت سے
دوسرے بہت چربی سے اور جو بدن کہ بسبب زیادتی گوشت کے موٹا ہو تو مزاج اوسکا گرم اور تر ہوگا اور جو بدن
کہ بسبب زیادتی چربی کے موٹا ہو تو مزاج اوسکا سرد اور تر ہوگا اور لاغری بہی دو طرح کی ہوتی ہی ایک
کم گوشتی سے دوسری کم چربی ہونے سی لیکن جس بدنین کہ گوشت کم ہو سردی اور خشکی مزاج پر اوسکے غالب
ہوگی اور جس بدنین کہ سردی کم ہو تو گرمی اور خشکی غالب ہوگی اور فربہی یعنی موٹا پا اگر ہا در زاد ہو تو تری اوسکے
مزاج پر غالب ہوگی اور رگین اوسکے جسم مین باریک ہونگی اور خون اونمین تہوڑا ہوگا اور اسی سبب سے اس طرحکے
آدمی بہونک پر صبر نہین کرسکتے اور اسیطرح جسکا مزاج گرم ہو چربی اوسکے جسم مین کم ہوگی اور رگین اوسکی فراخ زیادہ
ہونگی اور خون اوسکے جسم مین کم ہوگا اور بہونک پر صبر کرسکیگا اسوجہ سی کہ چربی اوسکی بسبب گرمی مزاج کے
غذا اوسکی ہو جاتے گی اور بسبب غذا اوسکو پہونچیگی تو اگر طعام دیر مین ملیگا تو صبر کرسکتا ہی اور جو آدمی کہ رنج

یا غم سے چربی اوسکی پگہل جاتی اور رگین باریک ہوجائین اور خون تہوڑا ہو تو بہوک پر صبر نہ کرسکیگا اور جس شخص کے اندام آگندہ ہون اور گوشت سخت ہو تو مزاج اوسکا سردی کے جانب مائل ہوگا یا خشکی کیطرف یا دونون کی جانب اور جس کسی کا کہ گوشت نرم ہو اور سخت اور آگندہ یعنی ٹہنسا ہوا نہو تو گرمی اوسکی مزاج پر غالب ہوگی یا تری یا دونون اور معتدل جسمومین خون زیادہ چربی سے ہوتا ہی اور مزاج بہی معتدل ہوتا ہے اور گوشت سختی اور نرمی مین معتدل ہوتا ہی

باب چہٹا دوسری گفتار سے عادتومین سے

جسوقت کہ کوئی کام بہت دفعہ تہوڑا تہوڑا کیا جاسے یا غذا بہت دفع تہوڑی تہوڑی کہائی جائے تو وہ کام اور وہ غذا عادت ہوجائیگی کیونکہ بہت جسم ایسے ہوتے ہین کہ بسبب عادت کرنے کی وہ عادت اونکی مثل مزاج اصلی کے ہوجاتی ہی اور عادت مثل مزاج اصلی کے اس حد کو پہونچتی ہے کہ اگر کوئی کام بد یا کوئی غذای بدکی عادت کرین تو نقصان نہ پہونچیگا اور اگر نقصان بہی ہوگا تو دیر مین ہوگا اور بہت کم ہوگا اور نیک غذا اور نیک کام کی اگر عادت ہو تو منفعت اوسکی جلد ظاہر ہوگی اور عادت بد چیزون کی نقصان دیتی ہی اور ساتھ اوس عادت سے اوٹہانا اور اوس عادت پر رہنا بہی زیان رکہتا ہے لیکن رہنا اوس عادت پر اسواسطے برا ہے کہ وہ عادت بد ہی اور ساتھ اوٹہانا اوس عادت سے اسلیے نقصان رکہتا ہی کہ عادت ہی اور عادت کرنا نیک چیزونکی بہت مفید ہی اور ساتھ اوٹہانا اوس عادت سے بہت نقصان کرتا ہے اور معلوم کرین کہ جس طرح مزاج مادرزادی کا پلٹنا اور پہرنا دشوار اور خطرناک ہوتا ہے اسیطور پر عادت کا بہی یکبارگی پہرنا دشوار ہی لیکن اگر کسی جسم کو حاجت ہووے کہ عادت اوسکی پلٹنا چاہین تو بتدریج یعنی رفتہ رفتہ پہیرین اور جسوقت مزاج مادرزادی بد ہو تو وہ بہی اندک اندک بتدریج ساتھ غذاؤن اور کامون کے جو ضد اوسکی ہون پہیرنا چاہیے اور کام اور حرکتین جنسے آدمی کو ماندگی اور رنج پہونچے اور اسی طرح کام اور قوتین مثل الکہنے اور پڑہنے اور اور چیزون کی ہر ایک کو مزاج اور قوتومین اندر جسم کے اثر تمام ہے طبیب کو ان باتون سے غافل نرہنا چاہیے بابت نگاہ رکہنی تندرستی یا معالجہ کے واللہ اعلم

باب ساتوان دوسری گفتار سے شناخت مین مزاج معتدل اور غیر معتدل کی بطریق کلی

مزاج معتدل اور غیر معتدل پانچ طرق سے معلوم کرنا چاہیے ایک یہ کہ ہاتھ جسم پر کہین اگر نہایت گرم ہو بے سبب تو معلوم کرین کہ مزاج گرم ہے اور اگر سرد ہو مزاج سرد ہے اور جو معتدل ہو مزاج معتدل ہی دوسرے یہ کہ خیال کرین کہ اگر گوشت اعضا کا سخت ہی تو مزاج خشک ہوگا اور جو نرم ہے تو مزاج تر ہوگا اور جو معتدل ہے تو مزاج معتدل ہوگا تیسرے یہ کہ معلوم کرین کہ اعضا پر گوشت اور چربی برابر ایک دوسرے کے ہے تو جان لینا چاہیے کہ وہ مزاج سرد اور تر ہے مگر سردی اور تری بہی برابر ہوگی اور جو چربی زیادہ ہی تو سردی تری پر غالب ہوگی

اس بیان سے سمجھنا چاہیئے کہ زیادتی گوشت اور چربی کی نشانی تری مزاج کی ہے اور چربی کا تھوڑا ہونا نشان
گرمی مزاج کا ہے اور جسوقت گوشت اور چربی دونون قلیل ہون تو نشان گرمی اور خشکی کا ہے اور مادہ چربی
اور فربہی مین جزوی خون سے ہے اور مزاج سرد مین بہت ہوتی ہے اور گرم اعضا پر چربی کچھہ نہین ہوتی بیچ
مثل دل اور جگر کے اور جو کچھ ہوتی ہے سرد اعضا پر ہوتی ہے مانند غشا یعنے جھلی کے اور اوس گوشت مین
جسکا مزاج سردی مائل ہو فسردہ ہوتی ہی جیسے عورتون کے گوشت پر اور جانورونکی مادہ کے گوشت پر
چوتھے مزاج انسان کا بالونمین نگاہ کرین اور بال تین طریق سے نشان دیتے ہین اوپر مزاجون کے ایک بہت
اور موٹے ہونے سے دوسرے رنگ سے تیسرے موڑی ہونے اور سیدہی ہونے سے اگر بال بہت کثرت سے
ہین اور موٹے ہین تو مزاج انسان کا گرم ہوگا اور جو بال تھوڑے ہین اور باریک مزاج اوسکا سرد ہوگا اور
جو دونون صورتونمین معتدل ہے تو مزاج معتدل ہوگا اور جو موڑی ہوئے اور برہم شکستہ ہین مزاج خشک
ہوگا اور جو سیدہی ہین اور ناشکستہ مزاج تر ہوگا اور جو دونون صورتونمین معتدل ہین مزاج معتدل
ہوگا اور جو سیاہ ہین مزاج گرم ہے اور جو سرخ ہین یا بہورے مزاج معتدل ہے اور جو رنگ سرخ مائل بسفیدی
اور زردی کی ہو مزاج سرد ہوگا پانچوین رنگ پوست سے نگاہ کرین اگر سرخ ہے مزاج گرم ہے اور اگر پوست
انسان کا سفید ہے مزاج سرد اور جو رنگ تیرگی مائل ہے تو معلوم کرین کہ سردی کم غالب ہے اور جو سیاہ ہے
مزاج گرم اور خشک ہے اور جسوقت مزاج سب اعضا کا ساتھہ ایک دوسرے کی برابر ہو تو اعضا بھی کوچکی اور بزرگی
اور سردی اور گرمی اور خوبی اور برائی مین ساتھہ ایک دوسرے کے برابر ہونگے اور سینہ چوڑا اور رگین کشادہ اور استخوان عظیم
اور گوشت سخت اور وہ رنگ جو مائل بسیاہی ہو یا سرخی اور کثرت بالون کی اور لاغری یہ سب نشانیان
گرمی اور خشکی مزاج کی ہین اور جو کچھ برخلاف اسکے ہو نشان سردی اور تری کا ہے اور جو کچھ اس کے اور اوسکے
درمیان مین معتدل ہے تو مزاج معتدل ہوگا **باب آٹھوان دوسری گفتار سے شناخت**
مین مزاج صحیح ہر عضو کے ہے اور وہ چھہ فصل رکھتا ہے **فصل پہلی شناخت مین مزاج دماغ**
کی ہے دماغ معتدل اگر سر بڑا ہو اور شکل اوسکی طبعی ہو جیسا کہ تشریح مین مذکور ہوگا اور ساتھہ بزرگی سر گردن
موٹی ہو اور سینہ چوڑا اور ہڈیان پشت کی مہرونکی قوی ہون تو حال دماغ کا نیک ہوگا اور دماغ گرم کی نشانی
یہ ہے کہ رنگ چہرہ اور آنکھون کا سرخ ہوگا اور رگین آنکھون کی کہڑی ہوتی اور ظاہر ہونگی اور بال سر کے بعد
مادرزادگی کے جلد پیدا ہونگے اور رنگ بالونکا نیک ہوگا سرخ ہو یا سیاہ اور اگر سخت گرم ہو تو رنگ بالونکا
بہورا ہوگا اول اور جتنی عمر بڑہتی جائیگی بال سرخ ہونگے یہانتک کہ آخر درجہ سیاہ ہو جائینگی اور بڑہاپے مین دور
ہو جائینگی خصوصاً اگر حرارت غالب ہو اور صاحب دماغ گرم کو ہوای گرم اور سورج اور طعام اور شراب گرم سے

درد سر پیدا ہوگا اور خواب اوسکی سبک ہوگی اور نشانیان دماغ سرد کی یہہ ہین کہ بال سر کے سپید ہوجاتے ہین اور
ناشگفتہ اور رنگ چہرہ کا ساتھہ زردی اور سپیدی کے مائل ہوگا اور صاحب اوسکا ہوای سرد اور اوسکا سرد اطعام اور
شراب سرد سے رنجور ہوگا اور زکام اور نزلہ بہت ہوگا اور رنگ آنکھو کا سرخ نہوگا اور رگین باریک ہونگی اور
پوشیدہ اور نیند اچھی طرح آئیگی دماغ خشک کی علامت یہہ ہوکہ اوسکے سر مین کچھہ تری نہوگی اور حواس تیز ہونگے
مثلاً آواز آدمیون کی اور خوشبوئین اور بدبوئین اور مزہ سب چیزون کے جلد دریافت کریگا اور نیند اوسکو
کم آئیگی اور سر کے بال جلد نکلینگے اور موٹے ہونگے اور کچھہ موڑی ہوتے ہونگے اور جلد دور ہوجاتے ہونگے
دماغ تر مین حواس کند ہونگے اور تری بہت دماغ سے جاری ہوگی اور نیند بہت غالب ہوگی دماغ گرم اور خشک
مین دماغ سے کچھہ رطوبت نہ جاری ہوگی اور حواس تیز ہونگے اور نیند بہت کم آتی ہے اور بال بہت کثرت سے
اور سیاہ اور موڑی ہوتے ہونگے اور ولدے ہوتے ہین اور جلد نکلتے ہین اور رنگ چہرہ کا سرخ ہوتا ہے یا گندم گون
اور جلد بال دور ہوجاتے ہین دماغ گرم اور تر مین جو تری کہ دماغ سے جاری ہوگی قوام اوسکا اور رنگ اوسکا
سخت ہوگا اور چہرہ کا رنگ خوب ہوگا اور روشن اور رگین آنکھو نکی بھری ہوئی ہونگی اور ظاہر اور بال سر کے
ناشگفتہ ہونگے یا کم شگفتہ اور مائل بسرخی ہونگے اور گرم چیزون سے سر اوسکا اندر سے گران ہوگا اور تری دماغ
مین اتنی ہوگی کہ گرمی اور تری مین اعتدال سے باہر ہوگی اور جسوقت اعتدال سے دور ہو تو ہوای جنوب
اور دھوپ اور سب چیزین گرم اور تر سخت نقصان دیتی ہین اور سر کی بیماریان بہت عارض ہوتی ہین
اور بیداری کم ہوتی ہے اور اگر چاہے کہ خواب کرے نیند اچھی طرح نہ آویگی اور خیال اور خواب شوریدہ بہت
دیکھیگا اور حواس کند ہونگے اور جو حرارت غالب ہے تو نشانیان حرارت کی ظاہر ہونگی اور جو تری غالب ہے نشانیان تری کی
ظاہر زیادہ ہونگی اور دماغ سرد اور خشک مین رنگ چہرہ کا تیرہ ہوگا اور سب سرد چیزون سے [illegible] اگر قدر دماغ
اوسکا سبک ہوگا اور عمر جوانی مین حواس تیز ہونگے اور بڑھاپے مین بال سر کے ضعیف ہونگے اور رنگ
چہرہ کا زرد ہوگا اور جلد سفید ہوجائیگا اور جو خشکی سردی سے اوپر غلبہ کرے تو جلد بال دور ہوجائینگے اور
دماغ سرد اور تر مین وہ کیفیت ہوگی جو سرد دماغ کے مزاج مین اوپر کہا گیا ہے نشانیان سردی اور تری کی دونون
غالب ہونگی **فصل دوسری مزاج چشم کی شناخت مین** چشم گرم مین رگین
آنکھو نکی جلد جلد ہوتی ہین اور رگین ظاہر اور رنگ اوسکا سرخی مائل ہوتا ہے چشم سرد مین سب علامتین
برخلاف اوسکے ہونگی چشم خشک چھوٹی ہوتی ہے اور خشک اور آنسو اور میل چیپڑ نہین ہوتے اور حرکت اوسکی
سبک ہوتی ہے اور درد چشم کم ہوتا ہے اور رگین باریک ہوتی ہین چشم تر بزرگ ہوتی ہے اور میل بہت نکلتا ہے
اور آنسو باعتدال جاری ہوتے ہین **فصل تیسری دل کے مزاج کی شناخت مین**

دل گرم مین سانس اور نبض دونون عظیم ہوتی ہین اور سریع اور متواتر اور مرد شجاع ہوتا ہی اور کام کرنے مین
خوش ہوتا ہے سستی نہین کرتا اور کچھ کسل نہین رکھتا اور اگر سخت گرم ہو تو صاحب اوسکا جلد باز اور بہادر
اور غضبناک ہوگا اور سینہ اوسکا چوڑا ہوگا اور سینہ پر اور گرداگرد سینہ کے بال بہت ہونگے اور جو باوجود چوڑا
ہونے سینہ کے سر چھوٹا ہو تو نشان درست ہی اس بات کا کہ مزاج دل کا سخت گرم ہے اور چوڑا ہونا سینہ کا
ساتھ بزرگی سر کے نشان کامل ہے کہ مزاج دل کا سرد ہے اور جسوقت سینہ اور سر دونون لائق ایک
دوسرے کے ہون تو اعتماد اور نشانون پر کرنا چاہیے اور جسوقت دل گرم ہو تو تمام جسم گرم ہوگا اگر مزاج جگر کا
سرد ہوگا اور ساتھ دل کے مقابلہ کریگا کہ ساتھ گرمی دل کے بدن گرم نہووے اور دل سرد مین نبض صغیر ہوتی ہی
اور متفاوت اور سانس بھی اسی طرح پر ہوتی ہے اور صاحب اوسکا بددل ہوتا ہے اور سب کامون مین سستی
کرتا ہے اور سینہ بالون سے برہنہ اور فربہ ہوتا ہے اور جسوقت دل سرد ہووے تو تمام بدن سرد ہوگا مگر مزاج
جگر کا گرم ہوگا اور ساتھ سردی دل کے برابری کریگا اور دل خشک مین نبض صلب ہوتی ہی اور صاحب اوسکا
سب کامون مین آہستگی کرتا ہی اور کسیوقت اس مزاج کا آدمی جو غصہ کریگا تو مشکل سے خاموش ہوگا اور سب جسم
اوسکا خشک ہوگا اگر تری جگر کی ساتھ خشکی دل کے برابری نکرے اور دل تر مین نبض نرم ہوتی ہی اور صاحب
اوسکا جلد ہر ایک کام سے متغیر ہوگا اور جلد غصہ اختیار کریگا اور جلد ساکن ہوگا اور تمام جسم نرم ہوگا اگر خشکی جگر کی
ساتھ تری دل کے برابری نکرے اور دل گرم اور خشک مین نبض صلب ہی فی نفسہ اور عظیم اور سریع
اور متواتر اور سانس بھی اسی طرح پر ہوتی ہی اور سینہ پر اور گرداگرد سینہ کے بال بہت ہوتے ہین اور صاحب اوسکا سب کامون مین
سبک ہوتا ہی اور جلد باز اور جلد غصہ کرتا ہی اور جلد ساکن ہوتا ہی اور جس کسی کا سینہ چوڑا ہو تو دل گرم اور خشک ہوگا اور سانس عظیم اور
سرعت اور تواتر کی حد سے باہر ہوگی اور دل گرم اور تر مین نبض اور سانس دونون عظیم ہوتی ہین اور سریع اور
متواتر نہین ہوتین اور سبکی اور جلدی کامون مین بہ نسبت مزاج گرم و خشک کے کمتر ہوتی ہے اور بال سینہ پر کم ہوتے
ہین اور جلد غصہ اختیار کرتا ہے اور جلد خاموش ہوتا ہے اور دل سرد اور تر مین نبض نرم ہوتی ہی اور صاحب اوسکا
بددل اور کسلمند ہوتا ہی اور سینہ پر بال نہین رکھتا اور سب سے موافقت اور خوشامد کیا کرتا ہے اور دل سرد اور خشک
مین نبض صلب ہوتی ہی اور صغیر اور سانس معتدل ہوتی ہی اور سینہ پر بال نہین جمتے اور کسلمند رہتا ہی مگر اسقدر
نہین ہوتا ہے جیسا کہ مزاج سرد اور تر مین ہوتا ہے اور سبکی ہوتی ہی اور صاحب اوسکا نہایت جلد باز ہوتا ہے
اور دل مین خوشی کبھی نہین رکھتا اور غصہ کی کم کرتا ہے اور اگر کسی وقت غصہ کرتا ہے تو نہایت تیزی ہوتا ہو

فصل چوتھی مزاج جگر کی شناخت مین

سے معلوم کرنا چاہی کہ رگین جو جگر سے اوگی ہین
اونکو اوردہ کہتے ہین پس جسوقت کہ مزاج جگر کا گرم ہووے تو اوردہ فراخ ہونگے اور صفرا بہت پیدا ہوگا او

خون گرم ہوگا اور تمام جسم بھی گرم ہوگا اگر سرد دل اوسکے ساتھ برابری نکرے اور سن کہولت مین سودا
پیدا ہوگا اور ایسے مزاج والے کے شکم پر خصوصاً نصف شکم پر داہنی طرف بال بہت پیدا ہونگے اور جگر سرد مین
اور رگ تنگ ہوتے ہین اور باریک اور رطوبت اوسمین بہت ہوتی ہے اور خون سرد ہوتا ہے اور سب
اعضا بھی سرد ہوتے ہین اگر دل گرم ساتھ اوسکے برابری نکرے اور شکم پر بال مطلق نہین ہوتے اور جگر
خشک مین خون گاڑھا ہوتا ہے اور قلیل اور رگ اور وہ سخت اور بدن خشک ہوتا ہے اور جگر تر مین خون
بہت ہوتا ہے اور رگ اور وہ نرم اور سب اعضا بھی نرم ہوتے ہین اگر خشکی دل کے ساتھ اوسکی برابری نکرے
اور جگر گرم اور خشک مین بال شکم پر بہت ہوتے ہین اور خون سخت غلیظ اور تھوڑا ہوتا ہے اور صفرا بہت
پیدا ہوتا ہے سب مزاجون سے زیادہ اور عمر کہولی مین سودا پیدا ہوتا ہے اور رگ اور وہ فراخ ہو جاتے ہین اور
سخت اور سب اندام بھی ایسے ہی ہوتے ہین جاننا چاہیے کہ حرارت دل کی ساتھ سردی جگر کے برابری کر سکتی ہے
اور سردی دل کی ساتھ گرمی جگر کے برابری نہین کر سکتی اور جگر گرم اور تر مین خون سب مزاجون سے زیادہ ہوتا ہے اور بال
شکم کے بہ نسبت مزاج گرم اور خشک کے کم ہوتے ہین اور رگین چوڑی اور سب اندام گرم اور نرم ہوتے ہین اور کبھی دست تولد کرتا ہے اور
بہت بیماری عفونی ہی پیش ہوتی ہے گرمی تری پر غالب ہے تو کمی مین کمتر ہوگا جگر سرد اور تر مین شکم اور حوالی جگر بال سے برہنہ ہوتا ہے اور
خون ساتھ رطوبت کے ملا ہوا ہوتا ہے اور رگ اور وہ اور سب اعضا سرد ہوتے ہین اگر حرارت دل کی غلبہ
نکرے جگر سرد اور خشک مین خون کم پیدا ہوگا اور رگ اور وہ باریک ہونگی اور حوالی جگر اور شکم بالون سے برہنہ
رہتا ہے اور سب اعضا سرد ہوتے ہین اگر حرارت دل کی غلبہ نکرے **فصل پانچوین شناخت مین
مزاج معدہ کے** سبب معدہ گرم کی علامات یہ ہے کہ ہونک بھی زیادہ طعام ہضم ہوگا اور وہ غذا
جو اور کسی طرح کے معدہ مین ہضم نہوتی ہو ایسی گرم معدہ مین بخوبی ہضم ہو جائیگی جو طعام اور کسی طرح کے معدہ مین
ہضم ہوتا ہو اس معدہ مین سوختہ ہو جائیگا اور دہان سا اور تیکا اور درد سر پیدا ہوگا اور معدہ سرد مین ہونک طعام کی
زیادہ ہضم سے ہوگی اور کہانا ترش ہو جائیگا اور کبھی ڈکار پیدا کریگا اور ہونک سرد چیزونکی ہوگی اور اونکو
اونکو طرح صاحب اوسکا کہا سکیگا مگر اوسے ہضم نکر سکیگا اور معدہ تر مین پیاس کم ہوتی ہے اور تر چیزون کی
آرزو کرتا ہے اور معدہ خشک مین پیاس بہت ہوتی ہے اور قدرے پانی اوسکو کفایت کرتا ہے اور
اگر بہت پانی پیا جاوے تو اوسپر گران ہوگا اور صاحب اوسکا خشک چیزون کی آرزو کریگا اور وہ
خشک چیزین اگر نقصان دین کی اور فرق اصلی اور عارضی مزاج مین یہ ہے کہ صاحب مزاج اصلی
اون چیزون کی خواہش کریگا جو اپنے مزاج کے موافق ہونگی اور صاحب مزاج عارضی مخالف اپنے
مزاج کی چیزونکی آرزو کریگا مگر اگر ایک مدت گذر جاوے اور مزاج عارضی مثل مزاج اصلی کے ہو جاوے تو وہ بھی

چیزین شل مزاج کی خواہش کریگا ۔ **فصل چوتھی شناخت مین مزاج خصیون اور اوعیہ منی کے**

خصیے گرم مین پیڑو پر اور گرد اگرد پیڑو کے بال بہت ہوتے ہین اور صاحب اوسکا بہت جماع کرنیوالا ہوتا ہے اور فرزند نرینہ بہت اوس سے پیدا ہوتے ہین اور خصیہ سرد مین احوال اوسکا برخلاف اسکے ہوتا ہے اور خصیہ تر مین بہت منی پیدا ہوتی ہے اور خصیہ خشک مین منی گاڑہی ہوتی ہے اور جلد جلد خواب دیکھتا ہے اور جماع پر حریص ہوتا ہے اور بہت اولاد پیدا ہوتی ہے اور پسینہ زیر اور گرد پیڑو کے بال بہت ہوتے ہین لیکن جلد کام سے عاجز ہوتا ہے اور اگر زیادتی جماع پر زیادہ حرص کریگا تو نقصان سخت اوسکو پہونچیگا اور خصیہ گرم اور تر مین بہت منی ہوتی ہے اور قوام اوسکا نیک ہوتا ہے اور شہوت جماع کی زیادہ صاحب مزاج گرم و خشک سے ہوتی ہے لیکن کثرت جماع کی اوسکو نقصان کم دیتی ہے اور بال پیڑو کے گرد اگرد باندازہ ہونگے اور خصیہ سرد اور تر مین صاحب اوسکا دیر مین بالغ ہوگا اور دیر مین کام سے فارغ ہوگا اور جماع پر حریص نہوگا اور منی بہت رقیق یعنی تنک ہوگی اور گرد پیڑو کے بال نہونگے اور فرزند کم پیدا ہونگے مگر دختر بہت ہونگی اور خصیہ گرم اور خشک مین تھوڑی منی ہوگی اور پتلی اور صاحب اوسکا جماع پر حریص ہوگا اور بال پیڑو پر کم ہونگے اور دونون خصیے اوسکے نہایت چہوٹے ہونگے اور اکثر فرزند اوسکے ساقط ہو جاوینگے اور خصیہ سرد اور خشک مین منی گاڑہی اور تھوڑی ہوتی ہے اور باقی سب حال اونمین ساتھ مزاج خشک کے برابر ہوگا ۔ **گفتار تیسری شناخت مین خلطون کی** ہے اور اوسکے چھہ باب ہین ۔ **باب پہلا گفتار تیسری سے اس امر کے بیان مین ہے کہ خلط کیا ہے** اور کہتے ہین خلط ایک رطوبت ہے آدمی کے جسم مین روان اور مقام طبعی اوسکا رگین ہین اور وہ اندام جنکا درمیان خالی ہے مانند جگر اور تلی اور پتے کے اور یہ خلطین غذا سے پیدا ہوتی ہین پس بعض خلطین نیک ہین اور بعضی بد جو نیک ہین وہ ایسی ہین کہ جسم کے اندر کی تری جو خرچ ہو جاتی ہے یہ اوسکی عوض قائم ہو جاتی ہین اور بد خلطین ایسی کام کے لائق نہین ہوتین پس ایسی بد خلطون سے بدن کو پاک کرین ساتھ دواؤن کے اور خلطین جسم مین چار ہوتی ہین خون بلغم صفرا سودا ۔ **باب دوسرا شناخت مین احوال خون کے** سے طبیعی خون گرم ہے اور تر اور جو کہانے کی چیزین کہائی جاتی ہین اوسوقت غذا ہونگی جب خون بنجاینگی اور کہانے کی چیز لکن غذا اسواسطے کہتے ہین کہ آدمی کے جسم مین خون ہو جاتی ہین اور اعضا مین پہونچتی ہین اور جسم اوسنے پرورش پاتا ہے اور خون کی دو قسمین ہین ایک سخت اور بہت سرخ ہوتا ہے اور کچھ گاڑہا ہوتا ہے ایسا خون جگر مین رہتا ہے اور اون رگون مین جو جگر سے اوگین ہین کہ عربی مین اوردہ کہتے ہین اور دوسری قسم خون کی سرخ ہے اور روشن اور گرم اور روان زیادہ اوس سے اور یہ دل مین رہتا ہے اور اون رگون مین جو دل سے اوگی ہین اور اسی سبب

گرم زیادہ ہوتا ہے اور عربی مین اون رگونکو شرائین کہتے ہین اور ایک رگ کو شریان کہتے ہین
اور خون طبعی غلظت اور رقت مین معتدل ہوتا ہے اور سرخ اور میٹھا اور خوشبو پس ایسا خون جگر معتدل مین ہوتا ہے اور غذاے
معتدل سے اور سالہاے کودکی مین زیادہ پیدا ہوتا ہے اور فصل بہار اور بعد حرکتون معتدل اور بعد
شادیون کے بھی خون طبعی بہت ہوتا ہے اور منفعت خون کی یہ ہے کہ بدن کو پرورش کرتا ہے اور اعضا کو بڑہاتا
اور سردی کے موسم اور بڑہاپے کی عمر مین جسم کو گرم رکھتا ہے اور حرارت اوسکی سے قوتین طبعی اور حیوانی مدد
پاتی ہین کہ ہر قوت کام اپنا تمام کرتی ہے اور ایسا خون پوست کو روشن کرتا ہے اور چہرہ کا رنگ سرخ رکھتا ہے
اور خون غیر طبعی کی دو قسمین ہین ایک یہ کہ مزاج اوسکا بدلا ہو جیسا کہ گرم اور تر ہو یا سرد اور تر بدون اسکے کہ کوئی
اوسمین ملے دوسرے یہ کہ صفرا یا سودا یا بلغم افزونی اوسمین ملا اور اوسکو تباہ کرے اس سبب سے مزہ اور بو اور رنگ
اوسکا پلٹ جاتا ہے اگر صفرا ملجاے تو تلخ ہو جاتا ہے اور زرد شن اور اگر سودا ملجاے تو ترش ہو جاتا ہے اور سیاہ
اور گاڑہا اور جو بلغم ملجاے تو شیرینی کم ہوگی کچھہ مزہ ہوگا اور جو ساتھہ بلغم کے کچھہ حرارت غلبہ کرے اور خون مین ملے
تو وہ خون بہ نسبت خون طبعی کے کم رنگ زیادہ سب خون کی قسمون سے ہوگا اور گاڑہا بھی ہوگا اور جو حرارت
ضعیف ہو تو تمام پتلا اور مزہ کہٹا ہوگا **باب تیسرا گفتار تیسری سے شناخت مین احوال**
بلغم کے ہے بلغم دو طرح پر ہے قسم طبعی اور نا طبعی لیکن طبعی ایک غذا ہے کچی کہ حرارت اور قوت معدہ نے
اوسکو تمام نہ ہضم کیا ہو اور یہ قسم بلغم کی ہو سکتا ہے کہ جو حرارت اصلی اور قوت ہاضمہ کی یعنی قوت گوارندہ
قوی ہو تو ہضم ہو جاتیگی اور غذا ہوگی اسواسطے کہ وہ ایک خون ہے تمام ناپختہ اور رنگ اوسکا سفید ہوتا ہے
اور خون سے گاڑہا زیادہ اور کچھہ مزہ نہین رکھتا اور طبیعت اوسکی بقیاس اوسکے ساتھہ خون اور صفرا کے
سرد ہوتی ہے اور اللہ تعالی نے بلغم کے واسطے کوئی جگہہ خاص مقرر نہین کی ہے جسطرح صفرا اور سودا کی
جگہہ خاص ظاہر کی ہے اور تمام جسم مین آدمی کے بلغم کو پراگندہ چھوڑ دیا ہے مانند خون کے اسواسطے کہ
بلغم طبعی خون کے مشابہ ہے اور جسم کی احتیاج اوس سے ضروری ہے کئی طرح سے ایک یہ کہ جسوقت کوئی ایسا
سبب عارض ہووے کہ غذا اعضا مین دیر مین پہونچیگی تو نزدیک ہر اندام کے کچھہ اوسمین سے حاصل ہو کہ
حرارت اصلی اور قوت ہاضمہ جو ہر ایک اندام مین ہے اوسمین توجہ کرے اور اوسکو تمامہ پکاوے اور ہضم کرے
پس وہ غذا ہی بدن ہو جاوے اور یہ حاجت جو مذکور ہوئی ہے نہ صفرا مین ہے نہ سودا مین ہے کیونکہ یہ دونون ایسی کام کے لائق
نہین اسواسطے کہ یہ دونون پختہ ہین اور تمامی سے گذر گئی ہین اور قوت ہاضمہ اوسمین تمامی پختگی سے پھر نہین عمل
کر سکتی ہے دوسری مرتبہ پکا سکے اور ہضم کر سکے لیکن اس بلغم کو کہ ہنوز خام ہے قوت ہاضمہ اوسکو
پکا سکتی ہے اور حاجت دوسری بلغم طبعی سے یہ ہے کہ کچھہ اوس بلغم سے خون مین اگر ملے تو خون اوسکے

سبب سے لائق غذا اون اعضا کی ہوگا جنکا مزاج سرد اور تر ہے مانند دماغ کی حاجت تیسری یہ ہی کہ گانٹھون
اور گرہونکو بدن کی کہ حرکت بہت رہتی ہے تر رکھتا ہی تا کہ بسبب اوس حرارت کے جو حرکت سے پیدا ہوتی ہے
خشکی اوئین ظاہر ہونے پاوے اور معدن بلغم کا معدہ ہی جسوقت حرارت معدہ مین کم ہوتی ہی اور قوت
ہاضمہ سخت ضعیف ہوتی ہی تو بلغم بہت پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر کہانے کی چیزین سرد اور تر ہون اور موسم
سردی کا ہوا اور آدمی بہی ریاضت اور حرکت کم کرے اور کوئی اندیشہ دلپر نہو اور بلغم نا طبعی چار طرح پہ ہے
ایک قسم نہایت رقیق یعنی پتلی ہے اوسکا نام بلغم مائی ہے دوسری قسم نہایت غلیظ ہی اوسکو بلغم مخاط
کہتے ہین تیسری قسم مانند شیشہ پگہلے ہوئے کے ہی اوسکو بلغم زجاجی کہتے ہین چوتھی قسم گاڑہی سب سے ہی اوسکو بلغم
جصی کہتے ہین اور جصی اسواسطے ہوتا ہے کہ گانٹھون اور گرہون مین دیر تک رہتا ہی اور جو لطیف ہے
اوسمین سے خرچ ہوجاتا ہی اور باقی مثل گچ کے رہتا ہے کہ عربی مین گچ کو جص کہتے ہین اور مزہ ہر ایک کا ساتھ
سبب دوسرے کے پلٹ جاتا ہی لیکن جو بلغم کہ بہت رقیق ہی مزہ اوسکا میٹھا ہوتا ہے اور جو اندکے حرارت
اوسمین عمل کرے اور اوسکو جوش دیوے تو مزہ اوسکا ترش ہوجائیگا جس طرح میوونکا پانی اور دودہ کہ حرارت
ہوا سے جوش کہاتا ہی اور کہٹا ہوجاتا ہے اور پسینہ بو دار ہوگا اور اون آدمیونکا پسینہ جنکی جسم مین تری غالب ہے
اور مزاج اونکا از بس گرم ہو اور جسوقت حرارت قوی زیادہ اوسمین عمل کرے اور کوئی چیز سوختہ اوسمین ملے
تو اوسکو شور کردیگی چنانچہ پانی دریاؤن کے بہی اسی سبب سے کہاری ہوجاتی ہین اور جو بلغم کہ گاڑہا ہو اگر بسبب
گاڑہی ہونیکا خامی ہو تو کچھ مزہ نہوگا اور نہایت سرد ہوگا اور جو بسبب دیر رہنے کے گاڑہا ہو اور صفرای سوختہ
اوسمین ملے اور اوسمین دخل کرے تو مزہ اوسکا تلخ ہوگا اور جو سودا اوسمین ملے تو مزہ اوسکا ترش ہوگا اور عفص
یعنی کسیلا اور جو ویسی ہی خالص رہے تو سرد و تر سب قسمون سے ہوگا واللہ اعلم باب چوتہا تیسری گفتار سے

شناخت مین احوال صفرا کے

صفرا کی دو قسمین ہین طبعی اور نا طبعی لیکن صفرای طبعی
ایک خلط ہی تیز اور بہت گرم اور سبک زیادہ خون سے اسواسطے کہ وہ جہاگ ہی خون کا اور رنگ خاص اوسکا
زرد ہی اور مزاج گرم اور خشک اور مزہ تلخ اور تولد اوسکا جگر مین ہوتا ہے اور جسوقت جگر سے نکلتا ہی تو کچھ اوسمین سے
خون مین ملکر گوشت مین گذرتا ہی واسطے دو کام کے ایک یہ کہ اگرچہ خون ایک خلط روان ہی مگر صفرا اوس سے روان بادہ
اور جسم مین گذرگاہ تنگ اور رگین باریک بہت ہین اس صفرا مین بہی قدرے اوسمین ملتا ہی کہ خون بسبب اوسکی
تیزی کے اون گذرگاہون اور رگون باریک مین گذرتا ہی اور سب اعضا مین پہونچتا ہے دوسرے یہ کہ قدرے صفرا
خون مین ملکر غذا انشش کی ہوتا ہی اور شش کو عربی مین ریہ اور ہندی مین پہیپہڑا کہتے ہین اور غذا اوسکی صفرا سے
ہے کہ پہیپہڑا سبک ہوتا ہے اور درمیان مین اوسکے بہرا ہوا نہین ہوتا اور اوسکے اندر کشادگی بہت ہوتی ہی

اور ہمیشہ جنبندہ یعنی حرکت کرتا رہتا ہے بہت جلد جلد اور سبکی اور کشادگی اور حرکت جلد جلد اوسکی اسی سبب سے ہے
کہ غذا اوسکی خون صفراوی ہے مگر تفصیل اس امر کی کہ پھیپھڑا کیون سبک اور کشادہ ہی اور کسواسطے جلد جلد ہلتا
رہتا ہے مقام پر اپنے مذکور ہوگی اور بقیہ صفرا کے لیئے کہ ساتھ خون کے ملکر رگونمین باہر نہ پہیلے ایک خزانہ ہی
جگر سے ملا ہوا اور وہ زہرہ یعنی پتہ ہے کہ اوس خزانہ مین جمع رہتا ہے واسطے دو کام کے ایک یہ کہ زہرہ ایک عضو
ہی کہ غذا اوسکی صفرا ہونا چاہیئے کہ اول یہ خزانہ غذا اپنی ساتھ قدری خون کے کہ اوسمین ملا ہو حاصل کرتا ہی دوسرے
یہ کہ اسواسطے پتہ مین جمع رہتا ہی کہ تمام صفرا ساتھ خون کی تمام بدنمین پراگندہ ہووے کیونکہ اگر ایسا ہوتا کہ تمام صفرا
خون کے ساتھ تمام جسم مین جاتا تو وہ اعضا جنکی غذا صفرا نہین ہی اعتدال سے باہر ہوجاتے اور ہمیشہ آدمی کا
موںنھہ تلخ رہتا اور ہمیشہ بدن آدمیون کے یرقان کی علت مین مبتلا رہتا اور یرقان ایک بیماری ہی اسطرح
کی کہ وہ راہ جو درمیان جگر اور پتہ کے ہی بند ہوجاتی ہے اور وہ صفرا جو پتہ کے اندر داخل ہے خونمین بلکہ تمام
بدنمین پہیلتا ہی اس سبب سے جلد انسان کی اور سفیدی آنکھون کی زرد ہوجاتی ہے اور مریض اوسکا لاغر ہوتا ہے
اگر کوئی تدبیر اور علاج نکیا جائے تو جسوقت اوس صفرا سے مقدار زائد دل کے پاس پہونچیگا تو آدمی مرجائیگا
تیسرے یہ کہ وہ صفرا جو پتہ مین جمع رہتا ہی قدری اوسمین سے آنتونپر گرتا ہے اور آنتونکو بلغم اور خلطون غلیظ سے
دہوتا ہے اور تیزی اوسکی عضلہای مقعد کو خبر دیتی ہے کہ آدمی قضای حاجت کو اوٹھتا ہی اور جسوقت وہ
راہ جو آنتون اور پتہ کے بیچ مین ہے بند ہوجاتے تو کرم دراز اور خورد اور وہ قسم جنکو کدو دانہ کہتے ہین آنتونمین
پیدا ہونگے اور قولنج بھی عارض ہوگا اسواسطے کہ اون آنتون پر صفرا نہین گرتا اور اوس آدمی کے جسم مین
یہ دونون علتین یعنی قولنج اور پیدا ہونا کرم کا ہوگا جسکا مزاج سردی کیطرف مائل ہوا اور صفرا اوس جسم مین کم
پیدا ہوتا ہو اور اللہ تعالی نے کتنی منفعتین غلط صفرا مین رکہی ہین کہ آدمی کا جسم صحیح اور سالم رہی اور جاننا چاہیے
کہ پیدا ہونا اس خلط کا اکثر غصہ کے وقت ہوتا ہے اور گرمی کے موسم مین خصوصا جب آدمی جوان ہوا ور
کام فریح کرے اور چیزین گرم اور خشک کہاتے اور یہ صفرا اسقدر ہوتا ہے کہ قدری اوسمین سے ساتھ خون
رگونمین گذر کرتا ہے اور اندام مین پہونچتا ہے اور جو باقی رہتا ہے پتہ کے اندر جاکر جمع ہوتا ہے پھر اوسمین
قدری سے آنتون پر اوترتا ہے پس یہ صفرا طبعی ہے اور جو اس مقدار مذکورہ سے کم یا زیادہ ہوا ور بیماری
پیدا کرے وہ صفرا ہے ناطبعی ہے اور اسیطرح جب تک گرمی اور خشکی اندازہ سے باہر ہو یا کوئی چیز اوسمین
نملے تب تک وہ صفرا طبعی ہوگا اور جو اندازہ سے گذر جاتے اور اوسمین کوئی شے ملے تو ناطبعی ہوگا اور
حال اوسکا دگرگون ہوجائیگا اور جو صفرا مین کسی طرح کی رطوبت ملی اور رنگ اوسکا کم زرد ہو تو حرارت بھی
اوسکی کم ہوجائیگی اور اگر صفرا خون سے تمام جدا ہوا ہو تو رنگ اوسکا سرخ ہوگا طبیبون نے اوسکا نام مرۂ کیا ہے

اور یہ صفرا ناطبعی نہین ہی مگر اسقدر گرم بہی نہین ہے جسقدر صفرای خالص ہے اور اگر بلغم اوسمین ملے اور قوام بہی گاڑہا ہو تو حرارت اوسکی کم ہوجائیگی اور قوام اوسکا مانند انڈے کی زردی کے ہوگا طبیب اوسکو محی کہتے ہین اور ایک قسم صفرا کی ہے کہ معدہ گرم مین پیدا ہوتی ہے اور رنگ سبز رکہتی ہے مانند گندنا طبیبون نے اوسکا نام کراثی رکہا ہی کیونکہ گندنا کو عربی مین کراث کہتے ہین اور صفرا ے کراثی تپ نہین پیدا کرتا اس سبب سے کہ طبیعت اوسکو معدہ سے جلد دفع کرتی ہی یا قے کے وسیلہ یا دستون کی راہ اور نہین چہوڑتی کہ بہت دیر تک اتنی معدہ مین رہے کہ عفونت پیدا کرے اور کبہی ایسا ہوتا ہے کہ یہ کراثی ساتہہ اور کسی قسم صفرا کے جلجاتی اور سبز رنگ اور طبیعت زنگار کی ہو اوسکو طبیب زنگاری کہتے ہین اور بدترین قسمون صفرا کی یہ قسم ہے اور مثل طبیعت زہر کے ہی اور قتل کرنیوالا ہوتا ہے اور اگر کوئی قسم صفرا کی جلے اور گاڑہی ہوجاے تے اور سیاہ رنگ ہو تو اوسکو سوداے صفراوی کہتے ہین اور رنگ اوسکا سیاہ ہوتا ہے اور روشن اور تیز اور ترش اور مکہی گرد اوسکے نہین پہرتی ہے اور زمین کو جوش دیتا ہے اور ایسا صفرا جس جگہہ کہ گذر کرتا ہے جلا دیتا ہے اور جہان سے پیدا کرتا مگر با وجود اسکے صفرا ے زنگاری اس سے بہی تیز زیادہ ہوتا ہے اور حال ان قسمون کا اور حال زنگاری کا مانند حال اوس لکڑی کے ہی کہ جلائی جاے اور جلکر کوئلہ ہوجاے اور اوسوقت کہ جب کچی رہے اور قدری تری اسمین باقی رہی ہو اور جسوقت کہ سب جلجاے اور کچہہ تری اوسمین نرہے تو راکہہ سفید ہوجائیگی ایسا ہی نہایت سوختگی سے رنگ صفرا کا سبز رنگ زنگار کے ہوجاتا ہے واللہ اعلم **باب پانچوان تیسری گفتار سے** شناخت مین احوال سوداکے ہی جاننا چاہیے کہ سودا دو طرح پر ہے طبعی اور ناطبعی لیکن سوداے طبعی گاد خون کی ہی اور اسی سبب سے قوام اوسکا گاڑہا اور گران زیادہ قوام خون سے ہے اور طبیعت اوسکی مثل طبیعت زمین کے ہی سرد اور خشک اور رنگ سیاہ ہی اور مزہ اوسکا ملا ہوا ہے کہٹائی اور میٹہائی سے اور جگر کے اندر پیدا ہوتا ہے پہر جب جگر سے باہر نکلتا ہے قدرے اوسمین سے ساتہہ خون کے رگون مین جاتا ہے واسطے دو کام کے ایک یہ کہ بعضے اعضا ایسے ہین کہ اعتدال اونکا اوس صورت مین قائم رہتا ہی جب کہ غذا اونکی ایسا خون ہو جسمین حصہ تمام سوداسے اوسمین ملا ہوا ہو اور وہ ہڈی ہے دوسرے یہ کہ خون بسبب سوداکے قوی ہوجاتا ہے کہ جب اعضا مین پہونچے اور غذا ہووے تو اعضا برقرار رہین چنانچہ تیسرے باب مین گفتار اول سے مذکور ہوچکا ہے کہ ہستی زمین کی جسم کے اندر اسواسطے ہی کہ جسم مضبوط رہے اور جسمین بنیاد پر قائم رہے اور سودا طبیعت زمین کی رکہتا ہے اور منفعت اوسکی یہ ہے کہ خون ساتہہ اوسکے قوی ہووے تاکہ اوس خون سے ایسی غذا پہونچے جو بنیاد بدن کو قائم رکہے اور اوس سوداسے حصہ دیگر کہ ساتہہ خون کے رگون مین نہ پہیلجاے جس طرح صفرا کا خزانہ ہی کہ اوسمین جمع رہتا ہے

اسی طرح سودا کا بھی ایک خزانہ ہی کہ برابر جگر کے رکھا ہوا ہے اور وہ سپرز یعنی تلی ہے کہ اوسمین جمع رہتا ہے
واسطے تین کامون کے ایک یہ کہ تلی ایک عضو ہی کہ غذا اوسکی سودا ہونا چاہیے پس وہ عضو اپنی غذا پاتا ہی
دوسرے یہ کہ تمامی سودا سارے جسم مین پراگندہ نہو جاوے کہ اگر بھگی سودا ساتھ خون کے تمام جسم مین پراگندہ
ہوتا تو وہ اندام جنکی غذا سودا نہین ہی اعتدال سے خارج ہو جاتے اور ہمیشہ جسم آدمیون کا علت یرقان
سیاہ مین مبتلا رہتا اسواسطے کہ جسوقت وہ راستہ جو تلی اور جگر کے بیچ مین ہے اور سودا اوس راہ سے
تلی مین آتا ہی بند ہوجاوے تو سودا خون کے ساتھ تمام جسم مین پھیل جائیگا اور اوسکے سبب جلد انسان کی
سیاہ ہوجائیگی اگر تدبیر کھولنی اوس راستہ کی نکیجائے اور جسوقت سودا زائد دماغ کیطرف پہونچے تو مالیخولیا
پیدا کریگا اور جب دل تک پہونچیگا تو ہلاک کردیگا اور تیسری منفعت سودا کی تلی مین یہی ہے کہ قدرے اوسمین
معدہ مین گرتا ہے ساتھ اوس راستہ کے جو دونون کے درمیان ہے کہ اوسکے سبب سے معدہ قوی ہوتا
اور کہلاتا ہے اور بہوک کی خواہش انسان کو ہوتی ہے پس تدبیر اور تقدیر خدا تعالی سے یہ سودا اسقدر
ہوتا ہے کہ خون کو قوی کرتا ہے اور ساتھ خون کے غذا اندام کی ہوتا ہے اور اوسمین سے ایک حصہ اوسکا
تلی مین جمع ہوتا ہی اور کچھ اوسکا معدے مین گرتا ہی ایسے سودا کو طبعی کہتے ہین اور جو اس اندازہ سے بڑھے
یا گھٹے اور بیماری عارض ہو وہ سودا ناطبعی ہے اور فصل خریف مین اکثر سودا پیدا ہوتا ہے اور [illegible] اور
غم اور غذاؤن سرد اور خشک سے بھی ہوتا ہی خصوصا کامون مشقت اور رنج کی سے اکثر پیدا ہوتا ہی اور خون
بوڑھون کا اور خون اوس آدمی کا جو بہت اندیشہ کرے علمون مین اور تدبیر دنیا مین سیاہ ہوگا اور مشابہ سودا کے
ہوگا اور سوداے ناطبعی کی بہت قسمین ہین ایک یہ کہ کوئی خلط سوختہ ہوجاوے اور پھوک اور راکھ اوسکی
سودا ہوجاوے اور جاننا چاہیے کہ سواے خون کے اور خلطون سے ثفل یعنی پھوک جدا نہین ہوتا اور سواے
خون کے اور خلطون مین گاد نہین ہوتی کیونکہ بلغم ایک خلط ہی غلیظ اور لزج یعنی گاڑھی اور چسپندہ اوس سے کچھ
گاد جدا نہین ہوسکتی اور صفرا ایک خلط ہی رقیق یعنی پتلی کہ اوس سے بھی اتنی گاد نہین ظاہر ہوتی کہ اوسکی کچھ
قدر سودا ہو جو کچھ کہ جدا بھی ہوتی ہے تو طبیعت اوسکو جلد دفع کردیتی ہے اسواسطے خلط صفراوی اور گاد اوسکی
تیز زیادہ اور گزانندہ زیادہ سب خلطون سے ہے لیکن جو کوئی خلط کہ سوختہ ہوجاوے تو پھوک اور راکھ اوسکی
سودا ہوجائیگی اگر وہ خلط بلغم رقیق ہے تو مزا اوسکا ترش یا کسیلا ہوگا اور اگر خون سوختہ ہوگا تو مزہ اوسکا
مرکب ہوگا شیرینی اور شوریت سے اور جو سوداے طبعی سوختہ ہو تو مزہ نہایت ترش ہوگا اور زمین کو جوش
دیگا اور مکھی گرد اوسکے نجاوے گی اور اگر کوئی قسم صفرا سے سوختہ ہو تو اوسکا باب گذشتہ بیان ہوچکا ہی اور علتین جو
اوس سے پیدا ہون بدزیادہ سب علتون سے ہونگی جو سوختہ ہونے اور خلطون سے عارض ہون لیکن علاج

جلد قبول کرین گی یا جلد آدمی مر جائیگا اور جو بلغم سوختہ سی ہوگی وہ علاج بدیر قبول کرینگی لیکن مثل اوس براقی کے نہونگی جس طرح صفرا مین ہوگی کیونکہ مادہ اس بلغم کا نرم زیادہ اور آہستہ تر ہی اور مضرت سودائی کہ فرہ اوسکا ترش ہو نہایت عظیم ہی لیکن اسوجہ سی کہ ترش لطیف کنندہ ہی علاج جلد زیاد قبول کرنیوالا ہوتا ہی اور سوداے ناطبعی کی سب قسمون مین سی ایک ناطبعی سودا اسطرح کا ہوتا ہے کہ جسوقت سپرز یعنو تلی ضعیف ہو اور سودا کو کم نگاہ رکہی تو وہ سوداے تامی تلی سے نکلکر ہمراہ خون کے رگونمین گذریگا اور ساری جسم مین پہیلیگا اور سوداوی بیماریان پیدا کریگا مانند مالیخولیا اور یرقان سیاہ کے یا کسی عضو مین ورم سوداوی ظاہر ہوگا اور جو کوئی خلط دیر تک بدنمین رہی اور لطیف اوسکا تحلیل ہوجاے اور غلیظ اوسکا باقی رہے وہ سودا سے اور جسوقت بلغم سرد نسردہ ہووی تو وہ بھی سودا ہو جائیگا اور جسوقت بیماری بہت طول کھینچی تو ڈھال ہو خالی نہوگا یا تمام بدن خصوصًا جگر ضعیف ہوگا اور ہضم ثانی اور ثالث اوسکا باطل ہوگا اور وہ خلطین جو اعضا کے اندر رہینگی سب سودا ہو جائینگی اور جسوقت کہ جگر ضعیف ہو تو ہضم ثانی ضعیف ہوگا اور خون بلغمی پیدا کریگا اور آخر مین وہ خون سودا بن جائیگا اور اگر جگر گرم ہووے تو کیلوس اوسکا جل جائیگا اور لطیف اوسکا صفرا سے ناطبعی ہوگا اور غلیظ اوسکا سوداے ناطبعی ہوگا باب چہٹا تیسری گفتار سے شناخت مین اس امر کی ہی کہ خلطین جسم مین آدمی کے کیونکر ظاہر ہوتی ہین اور کیونکر رہتی ہین اور وقت باہر نکلنے کے ساتھ دواؤن کے کیونکر آپس مین جدا ہوتی ہین اور کیونکر باہر آتی ہین جاننا چاہیے کہ طعام جو نوش کیا جاتا ہے جب معدہ مین اوترتا ہے تو گرمی معدہ کی اوسکو ہضم کرتی ہی اور پانی جو بعد کہانا کہانے کے پیا جاتا ہے اوسمین شامل ہوتا ہے کہ حرارت معدہ کی اوس پانی کی جہت سے خوب پکاتی ہی اور اچھی طرح ہضم کرتی ہے پس وہ طعام مثل کشکاب کے بنجاتا ہے اوسکو کیلوس کہتی ہین اور اس ہضم کا نام ہضم اول طبیبون نے رکھا ہے مگر معلوم کرین کہ حرارت معدہ کی اس ہضم مین تنہا نہین ہے بلکہ حرارت اور اعضا کی بھی کہ گرد معدہ کے ہے مددگار اوسکے ہوتی ہے مانند جگر کے کہ داہنی طرف معدہ کی ہے حرارت اوسکی بھی مدد کرتی ہے اور بائین طرف سی حرارت شریانون کی کہ تلی مین ہی اور اوپر کے جانب سی حجاب سی ساتھہ اوس حرارت کی جو دلسی ساتھہ اوسکے پہونچتی ہے اور آگی کیطرف سی عضلہاے شکم سی ان اعضا سی مدد پہونچتی ہے تاکہ خوب پکجاے اور کیلوس ہوجاوے پس جب تمام پختہ ہوگیا تو جگر اوس کیلوس مین سے جو اچھا پختہ ہی اور لطیف زیادہ ہی اپنی طرف کہینچتا ہی اور بنیاد جگر کی اس طریق پر ہے کہ ایک رخ اوسکا داہنی طرف معدہ کی ہے اور گرد اوسکے ہی اسکا نام جانب مقعر ہے اور دوسرا رخ جگر کا جو اوس اندازہ پر ہے اوسکا نام محدب ہی اور دونون جانب جگر سے دو رگ بزرگ ہین اور جگر مین پراگندہ ہین مانند جڑون کے

اور یہ جڑین دونون آپسمین ملی ہوئی ہین اس طرح کہ دونومین سے ا راستہ ہی ایک دوسرے سے کہلا ہوا تا کہ جو کچھ
جانب مقعر سے جگر مین جاتا ہی اون رگونمین گذر کر جاتا ہی اور ساتھ اوس رگ کے جو جانب محدب سے اوگی ہے
باہر آتا ہے پس وہ رگ جو جانب مقعر سے اوگی ہے اوسکو باب کہتے ہین اور جگر کے باہر بھی ان رگونمین سے
اور رگین پہوٹی ہین اونکا نام زبان یونانی مین ماساریقا ہے اور بعضی ان رگونمین سے قعر معدہ سے ملی ہوئی
ہین اور بعضی رگین آنتونسے اوپر کی جانب ملی ہوئی ہین اور جگر ساتھ ان رگون کے جو کچھہ لطیف زیادہ ہے
کیلوس سے طرف اپنی کہینچتا ہے اور پکاتا ہے اور کیلوس جسوقت جگر مین آتا ہی تو اون رگونمین سے
جنکی جڑ وہ رگ بزرگ ہی پراگندہ ہوتا ہے اسواسطے کہ وہ کیلوس بالکلیہ ساتھہ ہمگی جگر کے پہنچ جاتے پہر حرارت
جگر کی تمامی کیلوس مین اثر کرتی ہے اور اوس حرارت سے پختگی اور ہضم بخوبی ہوتا ہے اوس ہضم کا نام کیموس ہے
اور ہضم دوم بھی کہتے ہین پہر جبکہ وہان بھی خوب پختہ ہوگیا تو اوس دوسری رگ سے جو جانب محدب اوگی ہے
بیرون جگر سے کہ اوسکو عربی مین اوردہ کہتے ہین اور ایک کو ورید کہتے ہین سب جسمونمین اون رگون سے
گذر کرتا ہے اور تمامی اعضا مین پہونچتا ہے اور سبکو غذا دیتا ہے اور یہ کیموس جگر کے اندر تین حصہ ہوتا ہے
ایک حصہ بعضی جہاگ ہین وہ صفرا ہی اور بعضی گاد ہین وہ سودا ہے اور بعضی خلط صاف ہی وہ خون ہی اور
جسوقت کہ جگر گرم بہت ہووی تو جہاگ اوسمین زیادہ ہونگے اور جو بہت گرم اور بھی ہو وہ صفرای سوختہ ہے
اور جو نہایت سوختہ ہو جاتے وہ سودا ہی اور کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ جگر از بس گرم نہین ہوتا اور کبھی
پکتی نہین کہ اوسکو ہضم دوم کہتے ہین کچھہ قصور ہوتا ہے اور کوئی شے اوسمین خام رہ جاتی ہی اوسکو بلغم کہتے ہین
پس اس بیان سے واضح ہوا کہ جسوقت مزاج جگر کا معتدل ہو تو اوسوقت خون صاف ہوگا اور صفرا
اور سودا جو اوسمین پیدا ہوگا طبعی ہوگا اور جو مزاج جگر کا مائل بگرمی ہو تو صفرا زیادہ پیدا کریگا اور جسوقت سخت
گرم ہو تو صفرای سوختہ پیدا کریگا کہ اوسکو سودا کہتے ہین اور جسوقت کہ مزاج جگر کا سرد ہوا اوسوقت بلغم پیدا
کریگا اور جب کہ مزاج اوسکا نہایت سرد ہو بلغم فسردہ پیدا کریگا اور اوسکو بھی سودا کہتے ہین اور مزاج سرد اور
خشک کے سبب تمام نہ ہضم ہونے طعام کے رطوبت غیر طبعی پیدا ہوگی جسطرح بوڑہون کے بدن مین بسبب
سردی اور خشکی اور تمام نہ ہضم ہونے طعام کے ہو اور تولد بلغم کا اکثر معدہ مین ہوتا ہی اور اوپر کی آنتونمین
اور جگر مین نادر ہوتا ہی اور صفرا اور سودا اکثر جگر مین پیدا ہوتا ہے اور معدہ مین شاذ و نادر ہوتا ہی اور رگونمین
بھی نادر پیدا ہوتا ہے اور یہ معلوم کرنا چاہیے کہ طعام کا معدہ سے جگر مین جانا اور رگون باریک مین جو اندر
جگر کے ہین گذرنا ممکن نہین ہی جب تک کیلوس نہو جاتے اور کیلوس ہونا ممکن نہین ہی جب تک کہ پانی
نہ پیا جاتے یا کوئی چیز تر جو بجاے پانی ہو نہ پی جاوے اسواسطے اللہ تعالی نے پیاس کو مقرر کیا تاکہ

آدمی کو بعد کہانا کہانے کی پانی پینے کی حاجت ہووی اور جب پانی پیا جاتا ہے تو معدہ مین ہمراہ طعام کے
اوترتا ہے اور طعام اوسکے سبب سے کیلوس بنتا ہی اور اون باریک رگونمین گہستا ہی اور پتا ہی پختہ ہوکر خون
ہوجاتا ہی پہر اوس رگ مین سے جو جانب محدب جگر سے اوگی ہے نکلتا ہی کہ اون رگون کو عربی مین الطالع
من الکبد کہتے ہین اور اوسجگہ حاجت پانی کی نہین رہتی اور وہ پانی اوس سے جدا ہوتا ہے ساتھ قدرے
خون کے اور اون دونون رگونمین سے کہ دو رگون بزرگ سے اوگی ہین اور دونون گردہ سے پیوستہ ہین
جاری ہوتا ہے اور گردہ اوسکو طرف اپنی کہینچتا ہی اور قوت کشندگی گردہ کی اللہ تعالیٰ نے دو کامون
کیواسطے اوسمین رکہی ہے ایک یہ کہ گردہ اوس اندک خون سے جو پانی کے ساتھ اوسکی طرف آتا ہے
غذا اپنی پاتا ہے اور دوسری منفعت یہ ہی کہ بسبب اوس قوت کی پانی کو خون سے جدا کرتا ہی اور اپنی
طرف کہینچتا ہے اور اپنی طرف سے مثانہ کی جانب پہنچتا ہے اور جاننا چاہیے کہ خون کو اور ہر ایک خلط کو
جو ساتھ خون کے رگونمین جاتی ہے اوسکو واسطے پختگی اور ایک ہضم دیگر ہے اوسکو ہضم سوم کہتے ہین اور
جب اعضا مین گذر ہوتا ہے تو وہان ہضم دیگر ہے اوسکو ہضم چہارم کہتے ہین اور ہر ایک ہضم مین کوئی
شی غیر منہضم یعنی تمام ناگوارندہ باقی رہتی ہے پس اگر ہضم اول سے کچھہ رہ جاوے کہ وہ ہضم پہلا معدہ مین
ہوتا ہی اور وہ شی آنتون کیطرف پہونچے تو اون آنتون سے باہر نکلجاتی ہے اور جو کچھہ جگر کے ہضم دوم
باقی رہی اکثر اوسمین سے پانی ہے اور پانی قابل غذا کے نہین ہو سکتا ہے کیونکہ استعداد نہین لیاقت رکہتا جو
ہمراہ طعام کے معدہ مین جاوے اور کیلوس ہو بلکہ وہ اسواسطے ہی کہ غذا کو معدہ مین پہونچا دیوے اور وہ طعام
اوسکے سبب سے جلنے نپاوے اور بخوبی کیلوس بنجاوے کیونکہ اگر پانی طعام کے ساتھ شامل نہووے تو کہانا
بعض گرم معدہ مین جلجاتا جسطرح اگر کسی دیگ مین گوشت اور چیزین ضروری ڈالین اور بغیر پانی کے آگ پر
رکہین تو کچھہ پختہ نہوگا اور سب جلجاویگا پس جسوقت کہ طعام ساتھ پانی کے پختہ ہوجاتا ہے اور جگر مین آیا
تو پہر پانی کی حاجت نہین رہتی اور وہ پانی فضول شے ہوجاتا ہی پس قوت کشندہ جو گردہ مین ہی اوسکو
خون سے جدا کرتی ہی اور طرف اپنی کہینچتی ہے اور وہ گردہ اوس فضول پانی کو مثانہ کیطرف پہنچاتا ہے
کہ باہر نکلے اور فضلہای ہضم دوم سے کچھہ صفرا ہے وہ پتہ مین جاتا ہے اور کچھہ حصہ سودا ہی وہ تلی مین
پہونچتا ہے اور جو کچھہ رگونمین رہجاتا ہے اوسکو فضلی ہضم سوم کہتے ہین اور جو اعضا مین رہجاتا ہے
اوسکو فضلی ہضم چہارم کہتے ہین اور یہ دونون فضلی مثل ناک اور کان کی راہ سے نکلتی ہین اور بعض
غذاے ناخن اور غذا بالون کی ہوتی ہین اور بعض مواد منی کا ہوجاتی ہین اور کچھہ اونمین سے مسام سے
باہر نکلتی ہے اور مسام ایک کشادگی ہے جو اندر پوست آدمی کی ہوتی ہی کہ بال اوسمین سے نکلتے ہین اور

اور جاننا چاہیے کہ یہ خلطین سب جو مذکور ہوئین رگون کے اندر خون مین ملی ہوئی رہتی ہین اور ایک دوسرے سے
جدا نہین ہو سکتین مگر بروقت دوا کے استعمال کے علحدہ ہو جاتی ہین کیونکہ دوا جو سنا سب ہر ایک خلط کو دوسری
خلط سے صاف جدا کر دیتی ہے اور جسم سے باہر نکالتی ہے اور اللہ تعالی نے واسطے ہر ایک خلط کے دوائین جدا گانہ پیدا
کی ہین کہ طبیب جس خلط کو چاہے اون دواؤن کے ذریعہ سے بدن سے خارج کرے اور جدا ایک کو دوسرے
سے کر دے اور با آسانی باہر نکالدے اور اگر سب خلطین ایکبار حد سے زیادہ ہو جائین تو فصد کرنی چاہیے
تاکہ ہر ایک خلط خون کے ساتھ باہر نکلے اور یہ خلطین اکثر وقتون مین جسم مین کام آتی ہین اور بدن اون سے
قائم اور برپا ہے اور اگر کبھی ایسا ہو کہ ایک خلط یا دو خلط حد سے زیادہ ہو وین یا تباہ ہو وین تو اونہین سے
کچھہ کم کرنا چاہیے اور اونہین سے اور خلطون کو جدا کرنا چاہیے اور اونکو باہر نکالنا چاہیے چنانچہ تیسری کتاب
مین کہ کتاب حفظ الصحت ہے تدبیر استفراغ کی بر جا ئے اصل مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالی اور مثال اوسکی
اور مثال اس آدمی کی اور مثال جدا کرنے اور باہر نکالنے کی اوسکی مانند اوس حصار کے ہے جسکے اندر بعضے
دوست ہون اور بعضے دشمن آور وہ خلط جو نکالنے کے قابل ہے مانند دشمن کے ہے اور وہ خلط جو نگاہ رکھنے کے
لائق ہے مثل دوست کے ہے اور بدن مثل حصار کے ہے اور طبیعت مانند خصم کے ہے حاصل اوس گروہ دشمن کے
بیچ مین جس طرح چاہین کہ حصار کے اندر سے پھیکین اور منظور یہ ہو کہ دوست محفوظ رہے اور دشمن پر زد پہونچے
اسیطرح طبیب کو چاہیے کہ واسطے ہر ایک خلط کے ایسی دوا کو استعمال کرے کہ وہ اوس خلط کو نکالتی ہے
اور دوسری خلط سے کام نہین رکھتی اور اگرچہ وہ دوا جو استعمال کی جاتی ہے بضرورت اور خلط کو بھی حرکت
مین لاتی ہے اس سبب سے کہ خلطین باہم ملی ہوئی ہین تو طبیب کو چاہیے کہ دوا ایسی ہی دے اور اسی اندازہ سے
دیوے کہ اور خلطونکو حرکت مین نہ لاوے اور یہ بات بعد تجربہ اور قیاس اور مشاہدہ کے معلوم کر سکتے ہین اور جسوقت
دوا نوش کیجاتی ہے اس طرح کہ اوسی خلط کو نکالے جسکا نکالنا منظور ہے تو وہ دوا پہلے اوس خلط کو جسکا نکالنا
مقصود ہے نکالیگی اور اگر ہنوز اوس دوا مین قوت باقی ہو تو اور کسی خلط کو بھی جو تنک ہے حرکت مین لاتی گی
اور باہر نکالیگی مثلاً ایسی دوا ہے کہ سودا نکالتی ہے تو پہلے سودا نکالیگی پھر صفرا پھر بلغم اور جو ایسی دوا ہے
کہ صفرا کو نکالتی تو پہلے صفرا نکالیگی پھر بلغم پھر سودا اور اگرچہ خون بہ نسبت بلغم اور سودا کے بہت پتلا ہے اللہ تعالی نے آدمی
کی طبیعت مین ایسی قوت رکھی ہے کہ اوسکو نگاہ رکھتی ہے اس سبب سے کہ بدن کو حاجت ساتھہ خون کے بہت ہے اور غذا ہی
اسی سے ہے کہ جسم اوسکے سبب سے قائم ہے اور جسوقت دوا کام اپنا حد سے زیادہ کرے اور اس حد کو پہونچے کہ طبیعت پر قہر کرے اور خون اوس
سے لیوے تو مقام خطرہ اور اندیشہ کا ہے چنانچہ مین ایک آدمی کو دیکھا ہے کہ واسطے درد اعضا کے قی کی دوا اوسنے
کہائی تھی اور مقصود کچھہ بھی حاصل ہوا نہ تھا مگر دوسرے دن دست سرخی آمیز آیا بیمار ڈرا اور وہ خوف کی جگہ تھی ہوا اوسکو

وہ سرخی خونکی تھی لیکن دوا نے خوب اپنا کام کرلیا تھا کیونکہ پہلے بلغم گاڑھا نکلا تھا اور اوسکے ساتھہ رقیق خلط صفرا
تھی اور معلوم کرین کہ ہمنے پہلے بیان کردیا ہے کہ صفرا جسوقت خون سے تمام جدا ہوا ہو اور رنگ اوس صفرا کا
سرخ ہو اوسکو حمرا کہتے ہین وہ سرخی جو اوس بیمار کے جسم سے نکلی تھی وہ حمرا خلط تھی یہ حال دیکھکر تخم بارتنگ
بریان کسی رُب کے ساتھہ اوسکو دیا گیا اور یہ فصل اس جگہہ اسواسطے مذکور ہوئی کہ اگر کوئی سرخی اس طریق کی
معاینہ کرے تو ہراسان نہووے **گفتار چوتھی شناخت مین اعضاء یکسان کے ہے اور اسکے**
پانچ جزو ہین جزو پہلا شناخت مین ہڈیون اور غضروف یعنی نرم ہڈیون کے ہے
اور اس جزو کے بارہ باب ہین باب پہلا شناخت مین ہڈیون اور نرم ہڈیون کے
بطریق کلی جسوقت اندام مطلق یعنی عضو مطلق کہتے ہین تو مراد اوس سے اعضاء مرکب بھی جاتی ہین
مثل سر اور گردن اور ہاتھہ اور پاؤن اور سینہ اور پشت اور شکم وغیرہ کے اور یہ اعضاء مرکب اعضاء
یکسان سے بنائے گئے ہین جیسا کہ باب دوم مین گفتار اول سے مذکور ہوچکا ہے اور اعضاء یکسان ہڈی اندام
مفردہ ہڈی ہے اور گوشت اور پوست اور سوا اسکے اوسکے اللہ تعالے نے تمام اعضاء یکسان کی ہڈی کو سخت
زیادہ پیدا کیا ہے اسواسطے کہ بنیاد جسم کی ہڈی ہے اور راستی اور مضبوطی اوسکی اوسی سے ہے اور قول ایک حساب کے
ہین وہ ہڈیان کہ اعضا کو نگاہ رکھتی ہین اور اونکو درمیان اعضاء کے پوشیدہ ہین اور نہایت الٹی وہ ہڈیان ٹکڑے
ٹکڑے پیدا کی گئین ہین آپس مین جدا واسطے دو مطلب کے ایک یہ کہ اگر تمام ایک ہڈی ہوتی اور کوئی آسیب
اوسکو کبھی پہونچتا اور ٹوٹ جاتی تو وہ آفت تمام جسم کو پہونچتی اور اب جو کہ ہر ٹکڑا ہڈی کا جدا جدا ہے اگر کسی اندام پر
آفت پہونچے تو اوس آفت کا تمام جسم کو خوف نہین ہے فقط اوسی اندام پر صدمہ ہوگا اور اعضاء سب سلامت رہینگے
اور دوسرا فائدہ پارہ پارہ ہونے خلقت ہڈی سے یہ ہے کہ اوسکے سبب سے اعضاء کو حرکت اچھی طرح مرود ہر طرف کے
اور جناب باری نے ہر ایک عضو کا اندر لیہ ہڈی قوی سے دو مضبوط باندھنے کا اعضاء آپس کے جوڑ ہوا
ہووین اور نیز ہر ایک عضو مین پیوستگی عنایت کی ہے اور ساتھہ ہڈی کے مستحکم کردیا ہے جسطرح جا ہین کسی
چیز کو پیچ سے باندہین اسی طرح سب جسم کے ٹکڑون کو بھی ساتھہ بندکشا عجیب کے پیوستہ کیا ہے اور بندکشا ن
سے مضبوط کئے ہین تاکہ ساتھہ اون بندکشا کے منفعت جدائی اعضاء کی او منفعت جدائی ٹکڑون کی ظاہر
ہوتی ہے اور باہم اون سب کو استوار کیا تاکہ منفعت پیوستگی کی بھی حاصل ہو اور ہر ایک اندام جس طرف سے
کہ حاجت ہو جدا گانہ حرکت کرسکے اور یہ ہڈیان بعضی چھوٹی ہین اور بعضی بڑی بڑی ہین اور بڑی ہڈیون کا درمیان
خالی ہے اور بعضی جنکا درمیان خالی ہے بعض کا درمیان بہت فراخ ہے اور بعضی کا نہایت تنگ ہے اور جن ہڈیون کا کہ درمیان بہت
فراخ ہے بعضی اونمین سے ایسی ہین کہ واسطے مضبوطی کے اونکے سرون پر سخت سخت ٹکڑے رکھے ہوئے ہین

اور اونکے سبب سے پیوند اونکا ہے اور بعضی ہڈیون کو پیوند نہین ہی کہ احتیاج نہتی اور درمیان ہڈیون کا اسواسطے
خالی ہی کہ وہ ہلکی و سبک رہین اور حرکت جلد باسانی کر سکین اور درمیان بعضی ہڈیونکا مغز سے بھرا ہوا ہے
کہ وہ بخوبی مضبوط رہین اور جسجگہہ مضبوطی چاہیے اونکا درمیان کچھ خالی نہین ہی اور جسجگہہ مضبوطی سبکی سے زیادہ
چاہیے درمیان اوسکا کم خالی ہی اور جس جگہہ کہ سبکی زیادہ مضبوطی سے چاہیے درمیان اونکا زیادہ خالی ہے
پس ہر چیز جہان جیسی چاہیے جناب باری نے باندازہ حاجت اوسی جگہہ پیدا کی ہے اور جو ہڈی کہ درمیان
اوسکا خالی ہے وہ پرمغز ہے دو مطلب ہوا ایک یہ کہ ہڈی غذا اوس سے پاتی ہے دوسرا فائدہ یہ کہ درمیان
اوسکا خالی نرہے اور بعضی ہڈیان متخلخل ہین یعنی پیوستگی اونکے اجزا کی محکم نہین ہے وہ ہڈیان تنگ ہین اور
درمیان اونکا خالی نہین ہے اور جاننا چاہیے کہ پیوند کشادہ دو قسم ہے ایک وہ پیوند ہین کہ ساتھ اونکے
حرکتین تمام ہوتی ہین اور اونکو پیوند کشادہ راستی کہتی ہین دوسرے وہ پیوند ہین کہ ساتھ اونکے حرکت نہین ہوتی
لیکن پیوند کشادہ راستی تین طرح ہوتی ہے ایک یہ کہ اندر سر ایک ہڈی کے گڑھا ہے اور اوپر سر ہڈی دوسری کے
حد ہے باندازہ اوس غار کے پس یہ حد اوس غار مین رکھا ہوا ہے اور اوسکی بہت سی حرکت حاصل
ہوتی ہے دوسرے یہ کہ بعضی ہڈیون کا غار گہرا ہے اور حد دوسری ہڈیون کا بھی باندازہ اوس غار کے
اور جسجگہ کہ غار گہرا نہین ہے اونکا ... اوس غار کے چھوٹی چھوٹی ہڈیان ہین جیسی ... ہین مثل دندانہ انگوٹھی
کہ تا کہ وہ ہڈیان اگر ... کنارون ... اور اوسکو اونکا ... اسطرح
دندانہ انگوٹھی کے نگین کو اونکا رکھتی ہین اور ان چھوٹی چھوٹی ہڈیون کو عربی مین السلامیات کہتی ہین تیسرے
یہ کہ سر ہڈیون کے ایک دوسرے مین پیٹھے ہوئے ہین مثل مہرہ ہائے گردن اور پشت کی اور وہ ہڈیان
جنکی مہرون پر غار ہے اور وہ ہڈیان جنکی سرون پر مہرہ ہے جو کچھ سخت زیادہ ہین نہ وہ جنکے غار ہین ہے
اور نہ وہ جنکے گرد اوسکی مہرہ ہے دونون اصل اوس استخوان سے اوگی ہین اور جو کچھ ضعیف زیادہ ہین باہر
اونکی قوی ہے اور کام اونکا سخت ہی یا بار گران اونپر ہے اسواسطے دوسری ہڈی سخت قسم کی ساتھ
اونکے پیوند لگی ہے تا کہ ہر وقت حرکتون سخت اور گرنے ہڈیون کے ساتھ ایک دوسرے کے صدمہ ان پر نا
پہونچے اور اصل پر کوئی آفت نہ پہونچے اور بعضی ہڈیون کے پیوند اوپر بھی ہین اور نیچے کی جانب بھی
ہین جیسی ہڈیان پنڈلیون کی اور ہڈیان رانونکی اور ہڈیان کلائیونکی اور بعضی ہڈیون کے اوپر ہی تنہا پیوند
ہین جیسی ہڈیان بازونکی اور ان پارہ ہاے پیوند کا نام عربی مین لواحق ہے اور اون بند کشادہ کا
دیگر بھی کہ ساتھ اونکی حرکت نہین ہے تین قسمین ہین ایک یہ کہ کنارون سے باریک دو ہڈیون کے دندانہ
باہر نکلے ہوتے ہین مانند ارہ کے اور وہ دندانہ باہم پیٹھے ہوئے ہین جسطرح آفتابہ گران بنانے مین تانبے کے تختون کے

کنارون کو برابر کرتے ہین اور جوڑتے ہین اور اوسمین درز رہجاتی ہے اسی طرح درزین ہڈیون کی ہوتی ہین جیسے
درزین سر کی ہڈیون کی دوسری ایسی ہین کہ وہ ہڈیان ہموار باہم رکھی ہوئی ہین مثلاً ہڈیان پنڈلیونکی اور ہڈیان
کلائیونکی اور تیسرے ایسی ہین کہ ہڈیون کے سر مانند میخ کے ہین اور یہ میخین دوسری ہڈیونمین پیوست کی گئی ہین مانند
دانتون کے اور اللہ تعالی نے جو چاہا کہ جسم مین آدمی کے پیوند ہونے چاہئین واسطے حرکتون کے پس سر پر ہڈی
کی ایک غضروف پیدا کی اور غضروف ایک شے ہے سفید نرم زیادہ ہڈی سے اور سخت زیادہ گوشت سے کہ اوسکو چپنی
ہڈی کہتے ہین اور وہ مثل میانجی کے ہے دونون کے درمیان ہین تاکہ پیوستگی نرم چیزون کی مانند پٹھے یا عضلہ کے یا ہڈیون کے
باسانی ہو کر بسبب ہر ایک آسیب کو پہنچا اور بعضے ہڈیون سے کوفتہ ہون اور جن عضوین کو حرکت بہت ہے
اون اعضا کی ہڈیون کے سرون پر ایک چپنی ہڈی بزرگ اور چوڑی زیادہ پیدا کی گئی ہے جیسے سر شانہ یا
دست کو تاکہ وہ حرکت کر سکے اور خوف ٹوٹنے کا ہو اور وہ اعضا جو بیرونی ہین مانند کان اور ناک کے
اونکو غضروف سے یعنی نرم ہڈی سے پیدا کیا اگر اوسمین ہڈی ہوتی تو کسی آسیب سے ٹوٹ جاتی اور کان سے اوپر
سونا دشوار ہوتا اور یہ حرکت کہ ناک کو ہے وقت سانس لینے کے راہ ناک سے نہو سکتی اور ناک پاک کرنی دشوار
ہوتی اور اگر کان اور ناک گوشت ہی بنائے جاتے یا پوست ہی تو سیدھے کھڑے نہو سکتے اور پڑے رہتے اور بری معلوم
ہوتی اور راستی سے اور سونگھنے کی بسبب افتادگی کے دونون بند ہوجاتی تو آواز سننے مین آتی اور نہ بو
سونگھنے مین کیونکہ کان ایسا چاہیے کہ مثل بادبان کے کنارہ ہو کہ جسوقت ہوا قوت آواز سننے کی سے حرکت کرے
اور موج مارے اوسکو بخوبی حاصل کرے کیا وا دین سے نہ بنائین اور یہ صفت نہ گوشت سے حاصل ہوتی اور نہ پوست سے اور راہ
گذر ہوا اندر گوشت سے پیدا ہے اوسمین ہوائین گھومتی ہین اور راہ اوسکی دماغ تک دراز ہے اسواسطے کہ تیزی آواز اون سخت
اور ہوا اوسکی یکبارگی دماغ تک نہ پہنچے اور ضرر نہ پہنچاوے اور باب دوسرا ہڈیون کی گفتگو میں جوکہ ہتھیلی سے نکلا ہے ہڈیون
سر کی ہڈیون کی سے آفریدگاری تعالیٰ نے سر کو ہڈی سے پیدا کیا کہ ایک سلاح ہو واسطے نگاہ رکھنے دماغ کے آفتون
سے اور شکل اوسکی گول پیدا کی دو سبب کے واسطے ایک یہ کہ آفتون کو کم قبول کرے کس واسطے کہ دور تر ہے شکلون کی
آفتون سے گول شکل ہے دوسرے یہ کہ سینہ اوسکی درمیان مین اچھی طرح سے حفاظت رہے اور زیادہ سماوے اگر دو شکل
کا محیط دونون کا یکسان ہو اگر دونون کے ایک اندازہ پر ہون ایک گول ہو دوسرے چار سو یا پانچ سو ساتھ اور کسی
شکل کے اور محیط سب کا یکسان ہے تو درمیان گول شکل کے زیادہ اوس سے سماوے جتنی اور شکل کے درمیان مین
اور گول سر اس طرح پر ہوتا ہے کہ جیسے موم سے گول شکل بنائین اور ساتھ دو انگشت کے پہلو پر اوسکے
قوت کرین اندر کے تاکہ دونون پہلو بیٹھ جائین اور درازی اوسکی اندر کے زیادہ ہوجاوے اس شکل کو مسقط
کہتے ہین اور شکل سر کی جو کہ طبعی ہے ایسی ہی ہے اور باقی شکلین بھی سرون کی ہین اگر طبعی نہ ہون لیکن شکل طبعی

پانچ درزین ہوتی ہین تین اون تمام مین سے درز ہاے راستین ہین اور دو وادسین سے اور درزین ہین اور شکل درزون کی اس طرح پر ہے کہ ایک درز سامنے سر کے ہی اوسجگہ کہ کنارہ ٹوپی کا جسپر جمتا ہی اوسکو درز اکلیلی کہتی ہین اور وہ اس شکل پر ہے ⌒ اور ایک درز اور ہے پیچھے سر کے مشابہ حرف دال عربی کے اور حرف لام یونانی کے اس طرح Λ طبیبون نے اسکا نام درز لامی رکہا ہے اور ایک درز اور ہی درمیان درز اکلیلی کے درمیان سر سے نکلی ہوئی ہے گوشۂ درز لامی تک اوسکا نام سہمی ہے اور سفودی کہتی ہین اس طریق پر شکل اوسکی ہے (لامی، سہمی، اکلیلی) اور ہر ایک ہڈی سر کی ہڈیون سے جدی ہین اور یہ دونون ہڈیان کہ ایک حد اوسکی درز اکلیلی کے سامنے کیطرف سی ہے اور درز لامی کے پیچھے کیطرف سے اور درز سہمی کے اوپر کی طرف سی ہیتی اور سر سے نیچے اوتری ہے بار یک زیادہ ہی اور مشل پوست کے معلوم ہوتی ہے اور پوست کو عربی مین قشر کہتی ہین اور جو اس حد پر پہونچے اوس ہڈی پر جو نیچے اوسکے پیوستہ ہی اور مانند ایک درز کے ظاہر ہوتی ہے کہ اوسکو درز قشری کہتی ہین اور یہ درز نیچے کان کی گزرتی ہی اور سب درزین اس شکل کی ہین (لامی، قشری) اور ابو علی سینا رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے کہ اس درز کو قشری اس سبب سے کہتے ہین کہ یہ درز ہڈیاون کے نیچے سے گئی ہے اور شکل ان دونون ہڈیونکی ٹکڑونکی کہ مذکور ہوئین چار طرف سی بہت زیادہ ہین آور چار ہڈیان اور بھی ہین مانند چار دیوار کی ایک استخوان پیشانی ہے اور شکل اوسکی نیم دائرہ ہے اور حد اوسکی درز اکلیلی کے اوپر کیطرف سی ہے اور اوس درز کے نیچے کیطرف سی ہے جو مقام ابرو پر گذری ہوئی ہے اور دونون کنارہ اکلیلی سے ملی ہوئی ہے اور دائین اور بائین دو ٹکڑے اور ہین کہ سوراخ کان کا اوسمین ہے اور یہ دونون ٹکڑے سخت زیادہ اور ٹکڑون سے ہین اس سبب سے ان دونون کو عظمان الحجریان کہتی ہین اور ہر ایک کی درز قشری کے اوپر کیطرف ہی اور اوس درز کے نیچے سے ہی جو کنارہ درز لامی سے آتی ہے اور ساتھ کنارہ درز اکلیلی کے ملتی ہے اور شکل ان دو ٹکڑون کی جسکے اندر سوراخ کان کا ہے ساتھ مثلث کی نزدیک زیادہ ہی اور پارۂ چہارم سر کے پیچھے کیطرف سے ہی حد اوسکی درز لامی کے اوپر کیطرف سی ہے اور اوس درز کے نیچے کیطرف سی ہے جو کنارہ درز لامی سے آتی ہے اور ساتھ اوسکی کنارہ دیگر درز کا ملا ہوا ہے اور یہ ایک درز ہی کہ حد اوسکی حد استخوان وتدی سے ظاہر ہوتی ہی اور استخوان وتدی ایک ہڈی ہے کہ قاعدہ دماغ ہی اور تمام سر کی ہڈیان اوسپر رکھی ہین اور اوس سے ملی ہوئی ہین اس مقام سے معلوم کرنا چاہیے کہ سر ہڈیون کی خاص چھ پارہ ہین اور وتدی ہڈی جو ساتوین ہے وہ حمال سر ہے اور حق تعالی نے آدمی کے سر کو چندین پارہ سے اسواسطے پیدا کیا ہے کہ اگر کوئی آفت پڑے تو سب ہڈیون پر صدمہ نہ پہونچے چنانچہ احوال اور ہڈیون کے سی معلوم کیا گیا ہے

دوسری یہ کہ بخاران درزون سے راہ باہر نکلنی کی پاوین اور دماغ مین نرہین تیسرے یہ کہ غشاء دماغ سے
اکثر اجزاان درزون مین سے باہر نکلین اوراون غشاءون سے ملین جو کاسہ سر کے اوپر ہین تاکہ اندرونی غشاکو
لٹکائے رکھین اور دماغ سے علحدہ اوٹہائے رہین کہ بوجہ اوسکا دماغ پر نہ پڑے چہارم تاکہ عصبہا یعنی
پٹھی ریشہ داران درزون سے باہر نکلین اور پوست سر مین پراگندہ ہوجائین اور استخوان وتدی کہ قاعدہ
دماغ کا اور سکے اوپر ہے سب ٹکڑون سی سخت زیادہ ہی واسطے چند منفعت کے ایک یہ کہ بنیاد اور بارکش چاہیے
کہ مضبوط زیادہ ہو دوسرے یہ کہ وہ راستہ جو کام سے دہن کیطرف آتا ہے اسی ہڈی مین سی ہے اور فضول جو
دماغ سے اوترتی ہین اسی راستہ سی آتی ہین حکمت الٰہی سے واجب ہوا کہ وہ مقام سخت زیادہ ہو کہ یہ فضول
اوسکو تباہ نکرین تیسرے یہ کہ اگر آدمی کو سامنی کیطرف سی کوئی آفت اور کوئی آسیب پہونچی تو آنکھ دیدبان
اوسکی ہے کہ اوس آفت کو دیکھی اور اوس سے پرہیز کرے اور پیچھے کی طرف سی کوئی دیدہ بان نہین ہی پس
از روی حکمت کے واجب ہوا کہ یہ ہڈی سخت زیادہ ہو کہ کسی آسیب سی شکستہ نہووے اور صدغ یعنی کنپٹیون کی
مقام پر دو ٹکڑے سخت ہڈیون کے ہین تاکہ اون پٹھون کو جو دماغ سے آتی ہین اور عضلۂ صدغ سے ملے
ہین پوشیدہ رکھین اور وہ ٹکڑے اوپر سے ہین ایک سرا اونکا پیشانی کی ہڈیون سے ملا ہوا ہے اور دوسرا
سر دنبال ابرو تک پہونچا ہے اور اون دونون ٹکڑونکو زوج کہتے ہین اور فارسی مین جفت اور عددان ہڈیونکی
گیارہ ہین **باب تیسرا پہلے جزو سے اور گیارھوین سے بیان مین اوپر اور نیچے کے**
فک یعنی کلے کے نیچے فک کو فارسی مین زفر کہتے ہین اور ہندی مین کلا اوپر کے کلہ کی ہڈیون مین
درزین ہین مشترک اور درزین ہین خاص اور دونون کے بیان سی مراد اوسکی ظاہر ہوگی اور تشریح اوسکی
معلوم ہوگی لیکن مراد اوسکی اوپر کی طرف کی درز سے ہی کہ مشترک ہے ساتھ استخوان پیشانی کے کہ کنارہ درز
اکلیلی سے آتی ہے اور مقام ابرو پر گذرتی ہے اور دوسرے کنارہ سی ملتی ہے اور نیچے کیطرف سی جگہ
... دندان کی ہے اور داہنی طرف سی اور بائین طرف سی ایک درز ہی کہ وہ بناگوش یعنی کنپٹیون تک آتی ہی
اور یہ درز مشترک ہی ساتھ استخوان وتدی کے دانتون کے پیچھے سی گیا اونکو دندان آسیا کہتی ہین لیکن درزین
خاص اوسکی یہ ہین کہ ایک درز اونمین سے درمیان دونون ابروون کے آتی ہے اور آگے کے دونون
دانتون اور اندرون دہن سے گذرتی ہے اور کام کو دو نیم کئے ہوئے ہے اور دو درزین اور ہین کہ دونون
ابروون کے بیچ مین سے آتی ہین ایک داہنی طرف سی ایک بائین طرف سی اور دانتون کے درمیان تک پہونچی ہین
کہ اونکو پیش دندان کہتی ہین اور وہ دانت کہ اونکو رباعیات کہتی ہین پیش دندان کو جدا کئے ہوئی ہین اور رباعیات
چار دانت ہین کہ بیچ آگے کے دانتون کے ہین اور دونون طرف سی دو دو دانت ہین ایک نیچے اور دوسرا اوپر

اس درز سے جو مذکور ہو چکی دو ہڈیان ظاہر ہوتی ہین دونون بشکل مثلث ہین اور قاعدہ اون دونون
مثلث کا ردوہ دندان ہے لیکن پہلے اوس سے کہ دانتون کے ردوہ پر پہونچے ایک چوڑی درز انمین سے آگئی ہے
اور دانتون کے ردوہ کے نیچے سے نزدیک موضع سوراخ ناک کے ایک درز ہے کہ قاعدہ مثلثون کا اس درز سے
ظاہر ہوتا ہے اور تینون درزون سے اس چوڑے درز کو کاٹتی ہے اور اوسپر گذرتی ہے دانتون کے پردہ تک
اور دونون قاعدون اون دونون مثلثون اور باقی تینون درزون اور ردوہ دندان سے دو ٹکڑے
ہڈیون کے ظاہر ہوئے ہین اور ہر ایک ٹکڑے کے درمیان کی درز کے نزدیک دو زاویہ ہین قائمہ نزدیک نیش
دندان کے زاویہ حادہ ہے اور نزدیک سوراخ ناک کے زاویہ منفرجہ ہے اور شکل دونون مثلثون کی اور اون دونون
ہڈیون کے ٹکڑون کی اور ان دونون درزون کی کہ مذکور ہوئے ہین یہ ہے اور خاص
اوسکی درزون مین سے ایک اور درز ہے کہ کنپٹی یعنی صدغ کے طرف سے اوس مقام سے کہ درز مشترک ہے درمیان کاسہ
اور درمیان ہڈی وتدی کے آتی ہے اور نیچے کا ٹکڑا خانہ چشم سے تین شاخ ہوا ہے ایک اونمین سے شاخ
گرد خانہ چشم کے آتی ہے اور ساتھ اوس درز کے ملی ہے کہ صدکلی کی ہے اوپر کی طرف سے اور شاخ دوسری
اندر کے خانہ چشم مین داخل ہے اور اوبہری ہوئی ہے اور نیز اوس درز سے جا ملی ہے اور شاخ تیسری چشم خانہ مین
بہی گئی ہے اور نیچا اوسکے سے گذر کر اوپر پہونچی ہے اور اوس درز سے ملگئی ہے پس ان درزون سے
معلوم کرین کہ عدد اوپر کی کلہ کی ہڈیون کے چودہ ہین اس تفصیل سے کہ اندر ہر ایک آنکھ کے تین ٹکڑے ہین
اور دو ہڈیان دونون رخسارون کی ہین کہ ردوہ دندان آسیا کا اونپر ہے اور یہ دو ٹکڑے بزرگ ہین اور
دو ٹکڑے وہ ہین کہ نیز ناک کی ہوئی ہے اور اندر ہر ایک کے ایک گذر ہے ناک سے طرف دہن کے اور یہ دونون
چھوٹی چھوٹی ہین اور دو ٹکڑے وہ ہین کہ دندان نیش اور رباعیات اونپر ہی ہوتی ہین اور دو ٹکڑے
ناک کی جڑ کے ہین اور نیچے کی کلہ کی ہڈیون کے عدد دو ہین اور یہ دونون ٹکڑے پیوندگاہ زنخدان کے ہین اور
ردوہ دندان زیرین انہین سے اوپر ہے پس عدد ہر دو فک یعنی دونون کلون کے سولہ ہین یا چھ تہا
پہلے جزو اور چوتھی گفتار سے اوپر اور نیچے کے دانتون کی تشریح مین یہ دانت بتیس
ہین سولہ اوپر اور سولہ نیچے پہلا اونکے چار دندان پیشین ہین دو اوپر اور دو نیچے اونکو عربی مین ثنایا کہتے ہین
اور بعد اوسکے چار دانت اور ہین دو اوپر اور دو نیچے اونکو رباعیات کہتے ہین یہ آٹھ دانت چوڑے ہین
اور سر اونکے تیز بہت ہین کہ کہانے کی چیزونکو آسانی کاٹسکین اور بعد ان رباعیات کے چار دانت
اور ہین وہ گول ہین اور سر اونکے تیز نوکدار ہین دو اوپر اور دو نیچے ہر ایک طرف سے کہ سخت چیزون کا
توڑنا اونسے آسان ہوتا ہے اونکو نیش دندان اور انیاب بھی کہتے ہین اور بعد انیاب کے آٹھ دانت

اور ہین چار نیچے اور چار اوپر دونون طرف سے سب گول ہین اور سر اونکے چوڑے ہین اونکو دندانہاے آسیا
کہتے ہین اور عربی مین طواحن لکھتے ہین اور اضراس بھی کہتے ہین اور بعد اضراس کے چار دانت اور ہین دو اوپر
اور دو نیچے ایک طرف سے اونکو نواجذ اور دندان خرد کہتے ہین اور خرد اس سبب سے کہتے ہین کہ بعد بلوغ کے
ظاہر ہوتے ہین اور دندان عقل بھی کہتے ہین یہ سب بتیس ۳۲ دانت ہین اور بعضے آدمیون کے یہ چار دانت اخیر کے
جنکو دندان عقل کہتے ہین نہین نکلتے ہین اور نہ نکلنا اونکا عقل کو کچھ نقصان نہین دیتا اور دندانہاے پیشین اور
رباعیات اور نیش دندان کے جڑ کی ایک شاخ ہے اور دندان آسیا جو اوپر کی ہین اونکی جڑ کے تین شاخین
ہین اور جو نیچے کی ہین اونکی دو شاخین ہین اور وہ دانت اخیر کے جنکو دندان عقل کہتے ہین بعضون کے
جڑون کی چار شاخ ہین اور بعضون کی تین شاخ اور کسی ہڈی کو حس نہین ہے مگر دانتون کی ہڈیون کو حس ہے
کہ سردی اور گرمی کو دریافت کرتی ہین اور سرد کو گرم سے تمیز دیتی ہین اور آفریدگار تبارک وتعالے نے نیچے کے
دانت اس سبب سے زیادہ کیے کہ سب لٹکے ہوے اور سرنگون ہین تاکہ سخت چیزون کے چبانے اور توڑنے
سے خوف گرجانیکا نہو باب پانچوان پہلی جزو اور چوتھی گفتار سے مہرہاے گردن اور پشت
کی تشریح مین ہے مہرہاے نشستگاہ تک عدد مہرون کے تیتیس ہین اور پانچ حصہ پہلا مہرہ
گردن ہے اور عدد اوسکے سات ہین دوم پشت کے مہرہ ہین عدد اوسکی بارہ ہین تیسرے کمرگاہ کے مہرہ ہین
اور عربی مین اوس مقام کو قطن کہتے ہین اور متن بھی کہتے ہین اور عدد اوسکے پانچ ہین چوتھے عجز کے مہرے
ہین اور عدد اوسکے تین ہین اور عجز کو فارسی مین سرین کہتے ہین پانچوین وہ مہرہ ہین کہ آدمی جنپر بیٹھتا ہے
اور عربی مین اونکو عصعص کہتے ہین اور عدد اونکے تین ہین اور یہ تیتیسون مہرہ نرم زیادہ ہڈیون مانند جپنی ہڈی کے
ہین اور جناب باری نے مہرونکو چار منفعتونکے لیے پیدا کیا ہے ایک فائدہ یہ ہے کہ یہ مہرہ تاکہ بنیاد
محکم ہو آدمی کے جسم کے لیے اور سب ہڈیان اور اعضا کی اونسے پیوست رہین دوسری منفعت یہ ہے تاکہ
گردن اور پشت کو ہر طرف سے موڑ سکے اور گرد اگرد اپنے دیکھ سکے تیسری منفعت تاکہ یہ مہرے سپر رہین
اعضاے نفیس اور نازک کی کہ اوسکے آگے رکھی ہوئی ہین اور واسطے اس کام کے ان مہرونکو ساتھ اون
خارون کے جو پشت پر ہین استوار یعنی مضبوط کیا کہ کوئی آسیب اون مہرون پر نہ پہونچے اور ان خارونکو
عربی مین سناسن کہتے ہین چوتھا فائدہ یہ ہے کہ نخاع یعنی حرام مغز جو مہرونکے بیچ مین سے اوترا ہے اونمین
پوشیدہ رہے کہ کوئی آفت اوسکو نہ پہونچے اور جاننا چاہیے کہ جو حکمت الٰہی نے واجب کیا کہ آدمی کو
حس و حرکت ہووے اور آغاز دونون کا دماغ سے ہے اور دماغ ایک چیز ہے نرم اور نازک اور آخر
حرکت پٹھے ہین اور پٹھون کو حرکت کو واجب کیا کہ سخت زیادہ ہوں اور سخت پٹھون کا دماغ نازک

اور نرم ہے اوگانا مصلحت نہی اسواسطے اللہ تعالی نے پہلے حرام مغز کو دماغ سے اوگایا پہر پٹھون کو حرام مغز
سے اوگایا اور حرام مغز کو دماغ سے قوی زیادہ پیدا کیا اور پٹھون کو حرام مغز سے قوی زیادہ بنایا اور پٹھونکو
حرام مغز سے تین فائدے حاصل ہین ایک یہ کہ حرام مغز مثل میانجی کے ہے درمیان پٹھے اور دماغ کے کہ
اگر حرام مغز درمیان مین نہوتا تو جو اندام کہ حرکت کرتا دماغ کو کھینچتا اور ہلا دیتا اور اوسکی مضرت کو کچھ
اندازہ نہوتا دوسرے یہ کہ اگر سب پٹھے دماغ سے اوگتے تو واجب کرتے کہ سر آدمی کا بڑا ہوتا کہ سب پٹھے
اوسمین سماتے اور جو اتنا بڑا ہوتا تو گردن پر گران گذرتا تیسرے یہ کہ اگر سب پٹھے دماغ سے اوگتے تو وہ پٹھے
جو اعضا مین پیوست ہین اور دماغ سے دور ہین ساتھ اون پٹھون کے دماغ سے اعضا کیطرف پہونچتے
مین خوف ٹوٹنے اور خطر اور کیطرح کی آفتون کا ہوتا اور قوت اوسکی ہلانے مین اعضای سنگین کی ضعیف
ہوجاتی پس اللہ تعالی نے اس حرام مغز کو مہرون کے بیچ مین دماغ سے نیچے اوتارا اور مانند نہر کے کہ دریا سے
نکالین اور اوس نہر سے شاخین نالیون کیواسطے زمین کے لیجاوین اسی طرح حرام مغز سے برابر ہر عضو کے
دونون مہرون کے بیچون سے دو پٹھے اوگائے ایک داہنے سے اور ایک بائین سے اور اون عضوونمین
پیوست کردیے تاکہ راہ پٹھون کی اون اعضا سے نزدیک ہو اور قوت اوسکی تمام پہونچے اور خوف
آفت نکانہے اور جس طرح سے کہ مہرونکے چوڑی زیادہ رکہنی چاہیے اسی طرح اللہ تعالی نے راہ حرام مغز
کی کہ مہرہ نخستین سے یعنی گردن کے پہلے مہرون مین سے ہی فراخ زیادہ پیدا کی تاکہ سر حرام مغز کا بزرگ
اوسمین سماوے اور اسی طرح بتدریج آخر تک پہونچی اور جس طرح کہ درخت زمین سے پہوٹے اور درخت
موٹا ہو اور سر باریک زیادہ اسی طرح اللہ تعالی نے نیچے کے مہرونکو بزرگ اور مستحکم پیدا کیا اور جو مہرے اوپر کے
ہین اونکو چابک اور سبک بنایا اور جو کہ مہرے گردن کے چہوٹے چہوٹے ہین اور سبک زیادہ اور
گذر حرام مغز کی کہ اوسمین ہی فراخ نہایت ہی تو یہ دونون سبب ضعیفی کا ہین اسلیے جناب باری نے
گوہران مہرون کے سخت زیادہ اور مہرے بنے ہی اور خار جو ان مہرون کے پشت پر ہین کوچک زیادہ
ہین اسواسطے جناح اوسکے بزرگ زیادہ کیے اور جناح دو ہڈیان ہین کہ مہرون کے پہلو سے نکلی ہوئی ہین
ایک داہنے سے اور ایک بائین سے اور جناح اونکو اسواسطے کہتے ہین کہ مانند دو بازو جانور کے ہین کشادہ
ہوتے ہین اور جو منفعت گردن کی حرکت کرنین اونکی بہت ہی اسواسطے بند کشادہ اوسکے مہرون کے
ایسی محکم نہین کیے گئے جیسی اور مہرون کے تاکہ تمام حرکتین اوسکی بآسانی ہون اور راہ پٹھون کی جو حرام مغز
سے نکلی ہے اور اعضا سے جا ملی ہے مشترک ہے درمیان دو مہرون کے اسواسطے کہ یہ راہ ناچار اون مہرون
ہونی چاہیے کیونکہ اگر راہ ایک مہرہ مین ہوتی اور جب رخنہ پڑتا تو وہ جگہہ کہلجاتی اور اوسکے سبب سے مہرونمین ضعف

حاشیہ: [illegible] حرام مغز [illegible] دماغ [illegible] اعضا [illegible]

حاشیہ: [illegible] دو حصے [illegible] محسوس نہین [illegible] دماغ [illegible] ایک بائین [illegible] ایک داہنی [illegible]

ظاہر ہوتا کس واسطے کہ بنیاد آدمی کی جسم کی یہ مہرے ہین اور مضبوطی بھی بدن کی اونہین سے ہی تو نہین چاہیے
کہ کوئی سبب ضعف کا اوسمین دخل کرنے پاوے پس خدا تعالی نے جس جگہہ کہ احتیاط کی حاجت تھی
یہ راہین بشرکت مقرر کین درمیان دو مہرون کے اس طرح کہ راہ پٹھے کی دو مہرون کے کنارون پر پڑے
کہ ایک نیمہ کنارہ پر ایک مہرہ کی پڑے مانند نیم دائرہ کے اور دوسرا نیمہ کنارہ پر دوسرے کی پڑے مانند
نیم دائرہ دیگر کے پس دونون کنارے مہرہ کی آپسمین جو ایک دوسرے پر رکھی ہوئی ہین مانند در کے ہین
تاکہ راہ بخوبی ظاہر ہوا اور ہر مہرہ مین نیمہ رخنہ سے زیادہ نہووے کہ ضعف نہ دخل کرے اور پیدا کرنیوالے نے
عدل و حکمت اور رحمت کو خلقت جسم مین ایسا دخل دیا ہے کہ شرکت ہر مہرہ کی کھلنے مین اس راہ کے
ساتھہ دوسرے مہرہ کے باندازۂ قوت اور مصلحت کی رکھی ہے اور یہ راہ دونون مہرون کے درمیان
مین کم اور بیش کھولی ہے چنانچہ راہ نیم دائرہ خورد کی ایک پر ڈالی اور راہ نیم دائرہ بزرگ کی اوسکے شریک ہے
تاکہ دونون سے راہ تمام حاصل ہوا اور کسی مہرہ پر ضعف آنے نہ پاوے اور یہ خاصیت دس مہرونمین ہے
مہرہای پشت سے اور یہ کم و بیش راہون اور پٹھون کا اس طرح پر ہے کہ حصہ زیادہ اوپر کے مہرے پر ہے
اور حصہ کم نیچے کے مہرے پر اسی طریق پر جو اوپر کا مہرہ ہے بتدریج بڑہتا گیا ہے اور جو نیچے کا مہرہ ہے گھٹتا گیا
دسوین مہرہ پر جب نوبت پہونچی ہے تو راہ تمام ہو گئی ہے یہ اسواسطے ہے کہ بوجہہ اوپر کے مہرونکا نیچے کے
مہرون پر ہے پس وہ مہرے جنپر بوجہہ دوسرون کا پڑتا ہوا اونکے وہ قوی ہونی چاہئین اسلیے بتدریج
نصب نیچے کے مہرونکا اس راہ سے گھٹتا گیا ہے تاکہ رنج بارکشی کا ساتھہ نقصان اس راہ کے اوٹھا سکین
لیکن اور مہرے جو دسوین مہرے سے نیچے ہین وہ دو مہرے ہین پشت کی مہرونمین سے اور تین مہرے
قطن کے ہین اور تین عجز کے ہین یہ راہ اندر ہر ایک کی بے شرکت ہے اسواسطے کہ حرام مغز جسقدر نیچے اوترا ہے
باریک زیادہ ہوتا آیا ہے اس سبب سے کہ پٹھے اوس سے پھوٹے ہین اور شاخ شاخ پھیلے ہین حرام مغز جسقدر
باریک ہوتا گیا ہے یہ راہ اوسکی کہ مہرون کے اندر ہے تنگ زیادہ اور باریک زیادہ ہونی چاہیے اور جسقدر
یہ راہ تنگ ہوتی گئی ہے مہرہ قوی زیادہ ہوتا گیا ہے واسطے دو سبب کے ایک یہ کہ جہان راستہ حرام مغز کا
تنگ ہے مہرہ اوس جگہہ کا موٹا زیادہ ہونا چاہیے تاکہ کوئی جگہہ خالی نرہے دوسرے یہ کہ مہرے جہان بزرگ زیادہ
ہین قوت بھی اونکو زیادہ ہے اور جب قوت اونکو زیادہ ہے تو از روے حکمت کے روا ہے کہ یہ راہ پٹھون کی
اونکے اندر بے شرکت ہوا اور اوپر کے مہرون کے پہلے مہرہ مین اکثر ایسی خاصیتین ہین کہ اور مہرونمین نہین
ہین ایک خاصیت یہ ہے کہ اوسمین دو راہین کھلی ہوتی ہین نہ بشرکت ہر دو نیمہ بالا نیچے کی طرف سے دوسرے
یہ کہ جس طرح اور مہرونکی پشت پر ہین اسکی پشت پر نہین ہین تیسرے یہ کہ جناح بھی اسکے نہین ہین اور یہ

سبب اسواسطے ہی کہ یہ مہرہ جو کہ عضلون اور پٹھون مین پوشیدہ ہی بہت گندہ ہی اور مضبوط اور جاننا چاہیے
کہ حرکتین بھی تین طرح کی ہین زیادہ نہین ہین ایک حرکت دیکھنی کی ہے دائین اور بائین سے دوسری حرکت
موڑنے کی ہے دائین طرف سی اور بائین طرف سی تیسری حرکت موڑنے کی ہے پیچھی اور آگے کی طرف سے
لیکن حرکت دیکھنی کی اور موڑنی کی دائین اور بائین بندکشا دمہرۂ اول سے ہی سر تک اور یہ بندکشا دو دو
ہڈیونکا ہی کہ سرا ونکے نوکیں باہر نکلی ہوئی ہین مانند دو سر پتانگی اور دو گڑہی ہین سر مہرۂ اول مین اور ہرایک ہڈی کا سرا وس غار
مین پیوست ہی اور مضبوط ڈورون سے بندہا ہوا ہے اور حرکت موڑنے کی آگے پیچھے بندکشا د مہرۂ دوم ہی
اور وہ ہڈی جو دوسرے مہرے کی سر سے نکلی ہے آگے کی طرف سی مانند دندانہ کے مہرۂ اول مین بیٹھی ہوئی ہے
اور مضبوط ڈورون سے بندہی ہے اور باہم پیوست ہی اور منفعت گردن کے مہرونکی یہ ہی کہ گذرگاہ نفس یعنی
مقام آنے جانے سانس کا کہ اوسکو عربی مین قصبۂ ریہ کہتے ہین اور گذرگاہ طعام اور شراب یعنی مقام غذا اور
پانی کے جانے کا جسم مین کہ اوسکو زبان عربی مین مری کہتے ہین دونون گذرگاہ اوسمین رکھی ہوئی ہین
اور ساتھ مضبوطی کے وہ آفتین جو پشت کی جانب سی پڑین اونکو باز رکھے ہوئے ہی اور گذرگاہ نفس آگے
کیطرف رکھا ہے اور گذرگاہ طعام وشراب اوسکے پیچھے اور جسوقت سر حرکت کرتا ہے آگے کیطرف سے
یا پیچھے کی طرف سی تو مہرۂ اول ساتھ سر کے حرکت کرتا ہی اور جسوقت سر حرکت کرتا ہے دائین اور بائین
طرف سی تو مہرہ پہلا اور دوسرا دونون حرکت کرتے ہین اور دونون مثل ایک مہرہ کے ہوجاتے ہین اور پشت کے
مہرونمین گیارہ مہرے ایسے ہین کہ اونکے پشت پر خار قوی ہین اور داہنی طرف ایک جناح ہی اور بائین طرف
بھی ایک جناح ہی اور اوسکو جناح اسلی کہتے ہین کہ مانند دو بازو مرغ کے ہین کہ کہلی ہوئی ہون اور بارہوین مہرہ
پر یہ دونون جناح نہین ہین اسواسطے کہ یہ مہرہ مہرہ ہاے قطن کے مہرۂ اول سے ملا ہے اور بندکشاد قطن
مہرون کے اور مہرون کے بند ونمین مضبوط زیادہ ہین اس سبب سے کہ اور مہرونکا بوجہہ اونپر ہے واسطے
مضبوطی اوسکے مہرون کے فرذنی اور خار کہ مہرون کی ہڈیون پر ہین اور اونکو طبیب زوائد المفصلی کہتے ہین اور
بند مہرون کے اونمین سے ہین اس بارہوین مہرہ کو بھی اوسکے ساتھ ملایا اور یا یہ کہ جناح مین درکار ہے
اس زوائد اور اس جوڑا وہین صرف ہوگیا تاکہ جوڑا تو اوسکا بجاے جناح کے ہووے اور زیادہ زوائد سے
مضبوطی زیادہ رہی اور پہلو کی ہڈیان ان بارہ مہرون سے پیوستہ ہین اور منجملہ ان بارہ مہرون کے سات مہرے
کہ اوپر ہین خار اونکی قوی زیادہ ہین اور جناح بھی اون کے چوڑی ہین اس واسطے کہ دل آلہ گا اون کے رکہا
ہوا ہی تاکہ یہ سپر دل کی رہین اور سران خارون کے سب نیچے کی طرف خمیدہ ہین مگر خار دسوین مہرے کا
کچھ خمیدگی نہین رکھتا اور سیدہا کھڑا ہی اور اور مہرے جو اوسکے نیچے ہین سرا اونکی خارون کا اوپر کی طرف خمیدہ ہین

چنانچہ وہ خار جو اوپر کے مہرون پر ہین دسوین مہرہ کی خار کی طرف رخ کیے ہوے ہین اور خار نیچے کے مہرونکی
اسیطرح اوسیطرف رخ کیے ہوی ہین اور خار دسوین مہرے کا بیچ مین سیدہا کہڑا ہوا ہے اور یہ مہرہ دسوان درمیان مین
ہی نہ از روے پہلو لیکن از روی پہلو و پشت کے اوپر ہی اور قطن کی مہرے بزرگ زیادہ ہین اور بند اونکے
مضبوط بہت ہین سب مہرون سے جو اوسکے اوپر ہین اور جناح اونکی چوڑی زیادہ ہین اور ہڈیان زہار یعنی
پیڑو کی ان مہرون سی ملی ہوی ہین اور عجز کے مہری تین ہین لیکن اندام مین سخت بیٹھی ہوی ہین اور خوب
پیوستہ ہین اور جناح بہی اونکی بہت چوڑی چوڑی ہین اور اوسکی بندون کی استواری سی ایک ہڈی
کی مانند معلوم ہوتی ہی اور اوسکی جناح کے اوپر دو گڑہی ہین اور ہڈیان تہی گاہ کی اون غارون کے اندر
رکہی ہوئی ہین اور مضبوط ڈورون سی پیوستہ ہین جسوقت کہ ہڈی عجز کی کاٹی جاوے اور بند اپنے
جدا ہون مہرونکو پہچان سکتی ہین اورا ہین پٹھون کی جو مہرونکے اندر ہین مہرونکی پہلوون پر ہین ہر ایک طرف سے
اور عجز کے مہرو نمین ایک ہی تیسر کی طرف سی اور ایک ہی پشت کی جانب سی تا کہ بندکشادہ اوس وضع کا ساتھ
پٹھون کے رخصت نکری اور بنیاد سب مہرونکی عجز کے مہرے ہین اور بوجہ سب کا اوسپر ہے اور لیکن عصعص کے
تین مہرے ہین اور پشت پر ان مہرون کے خار نہین ہین اور پہلوؤن پر جناح نہین ہین اور راہ پٹھون کی
ان مہرونمین بشرکت ہی جیسے کہ گردن کے مہرونمین اور اس تیسرے مہرہ سے باقی حرام مغز مانند جڑ کی نکلا ہوا ہے
اور وہ ایک پٹھا ہے کہ سب پٹھون کے سب جفت ہین ایک داہنی اور ایک بائین طرف سے
واللہ اعلم بالصواب باب چہٹا پہلے جزو اور گفتار چوتھی سے تشریح مین پہلو کی
ہڈیون کے ہڈیان پہلو کی مانند صندوق کی ہین اور خزانہ مضبوط واسطے اعضای شریف کے
کہ اندر اوسکے رکہی ہوئی ہین اور عدد اون ہڈیون کے چوبیس ہین ہر طرف سی بارہ ٹکڑے اور اون سب
مین سی چودہ ٹکڑے ہین کہ اونکو پہلو ہای سینہ کہتی ہین ہر طرف سی سات ٹکڑے اور بہت لنبے ہین اور
ٹکڑون سے اور یہ ہر ایک ساتھہ ہر ایک مہرہ کے پشت کی مہرونسے پیوستہ ہی ساتھہ اوس بندکشادہ کے
جو اوسجگہہ ہے اور سر ہر ایک ہڈی کی ٹکڑے کا سینہ کی ہڈیون سی ملا ہوا ہے تا کہ دل کہ معدن حرارت اصلی ہے
اور شریف زیادہ تمام اعضا سی ہے اور پہیپہڑا کہ آلہ سانس کا ہے درمیان مین رہے اور یہ سات پہلو
کہ ہر طرف سی ہین ایک ٹکڑا درمیان کا بہت لنبا سب اوسکے ٹکڑون سے ہی اور تین ٹکڑے جو نیچے
اوس سے ہین ہر ایک بتدریج کوتاہ زیادہ ہی اور تین ٹکڑے اور جو اوسکے بہی نیچے ہین وہ پیچ مین ہین
تاکہ سر سب پہلوؤن کے مانند ایک پارہ کے ہین دائرہ سی اور درازی ان پہلوؤن کی اس طریق پر ہے
کہ میانگاہ ہر ایک کی نیچا اوتری ہوئی ہے اور سر سینہ کی ہڈیون کی طرف نکلی ہوئی ہین اور ساتھہ

اوسکے ملے ہوئے ہین اور نفع اس مہاد سے یہ ہیکہ درمیان اوسکا بہت فراخ رہے کہ وہ اندام جو اوسکے
بیچ مین ہین حرکت کرسکین اور سکڑے نہین اور دس اور پہلو جو باقی ہین ہر طرف سے پانچ پانچ ٹکڑے ہین
کہ عربی مین اونکو اضلاع الخلف کہتے ہین یعنی پہلو ہای پشت اور مہاد اونکی اس طریق پر ہے کہ ہر ایک دوسرے سے
کوتاہ زیادہ ہے اور ہر ایک کی جڑ پشت کی مہرون سے پیوست ہے اور سرا اونکے حجاب کی غشا سے ملے ہوئے ہین
اور سر پر ہر ایک ان پہلوؤن کے ایک غضروف ہے یعنی نرم ہڈی تاکہ پیوستہ ہونا ہڈی کا ساتھ غشا اور گوشت
حجاب کی بتدریج ہو چنانچہ باب اول مین مذکور ہو چکا ہے اور یہ پہلو مانند ایک سپر کے ہے داہنے سے اور بائین سے
اعضا کیواسطے جو شکم مین ہین اور سامنے ان پہلوؤن کے رکھے ہوئے ہین اوس جانب کہ نگاہ اونہین [illegible]
کہ آفتون کو باز رکھو اور سامنے کے جانب سے جو آفت پہونچتی ہے ہاتھ سے رد کرسکتے ہین اور منفعت پیوستہ
ہونے پہلو کے سرون کے ساتھ ایک دوسرے کے پیشتر ہے اسواسطے کہ اگر سر پہلوؤن کے ساتھ ایک دوسرے کے
پیوستہ ہوتے اور پیش شکم کا ہڈیون سے استوار ہوتا تو جسوقت کہ معدہ طعام اور شراب سے سیر ہوتا یا ریح
شکم مین پیدا ہوتی تو ہڈیان تمام اعضا کو فشار دیتین اور خوب دلو دیتین اور مقام تنگ ہو جاتا اور سانس کھینچنا
دشوار ہوتا اور منفعت پہلوؤن کے چند پارہ ہونے سے یہ ہے کہ اگر کوئی آفت پڑے تو ایک ٹکڑے سے زیادہ نہ پہونچے
دوسرے جسوقت کہ آدمی سانس کھینچے عضلے جو پہلوؤن کے بیچ مین ہین کشیدہ ہون اور مقام فراخ ہوجاے

باب ساتوان جزو اول چوتھی گفتار سے تشریح مین سینہ کی ہڈیونکے

سینہ کی ہڈیون کے سات پارہ ہین بعدد پہلوؤن کے اور جو اونمین پیوست ہین اور منفعت سینہ کے
ہڈیون کے مانند منفعت پہلوؤن کے ہے تاکہ حرکت اندک کہ وقت کھینچنے کے اوسکو چاہیے کرسکے
اور سزاوار ہے کہ بند سینہ کے استوار ہون اور بسبب استواری بندون کے حرکت نہین ہوسکتی اسلیے
خداے تعالی نے ان ہڈیون کو نرم پیدا کیا اور نرم ہڈیون سے پیوست کیا تاکہ جسقدر حرکت اونکو چاہیے
کرسکین اور ان سینہ کی ہڈیونمین ایک غضروف یعنی نرم ہڈی پیوست ہے چوڑی اوسکو خنجری کہتے ہین
کہ شکل خنجر کے ہے اور یہ غضروف مانند سپر کے ہے سر معدہ کیواسطے کہ اوسکو طبیب فم معدہ کہتے ہین اور اوس
فم معدہ کو حس قوی ہے اور مقام اوسکا نازک ہے اسلیے اللہ تعالی نے اس غضروف کو سپر اوسکی
بنائی کہ کوئی رنج اور آسیب اوسپر نہ پہونچے واللہ الموفق

باب ۸ آٹھوان جزو اول چوتھی گفتار سے تشریح چنبر گردن مین ہے

معلوم کرین کہ چنبر گردن کو عربی مین ترقوہ کہتے ہین
اور وہ دو ٹکڑے ہڈی کے ہین ناہموار اور خمیدہ ایک داہنی طرف سے اور ایک بائین طرف سے سینہ کی
ہڈیون کے سر پر رکھے ہوئے اور ہر ایک پارہ کا ایک سر سینہ کی ہڈی کے سر سے ملا ہوا ہے اور دوسرا اوپر

۱۲ حجاب ... ہے اور وہ پردہ ہے جو پہلوؤن کے بیچ مین داہنے اور بائین سے ... اور وہ سینہ کا بطانہ ہے ۱۲
غشا بالکسر والمد جھلی و پوشش اوسکو ہندی مین جھلی کہتے ہین ۱۲
احشا بالفتح سواے حجاب کے وہ اعضا یعنی جو شکم کے اندر ہین جگر اور تلی اور اوجھڑی سے اور انتڑیان ... سبکا نام احشا ہے ۱۲

سر شانہ اور بازو کی ہڈی سے پیوست ہی اور ناہمواری ان دونون ہڈیون کی یہ ہی کہ یہ جگہہ سینہ کی ہڈیون سے ملی ہوئی ہے اور چوڑی اور موٹی زیادہ ہے اور گول پھر پتلی ہوتی گئی ہے مگر گول چلی گئی ہے جب شانہ کے پیوند پر پہونچی ہے تو کچھہ چوڑی ہو گئی ہے اور اوسجگہہ مضبوط ہو گئی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ سر ان ہڈیون کے ملے نہین ہین دونون کے بیچ مین کشادگی ہے اور پشت خمیدگی اس چنبر کی اوپر کیطرف ہی اور آگے کیطرف مائل ہے اور اندر اس خمیدگی کے گذرگاہ اون رگون کی ہے جو سر کیطرف گئی ہین اور گذرگاہ پٹھون کی ہے جو سر سی اوترے ہین اور ان ہڈیون کو چنبر بسبب خمیدگی کے کہتے ہین اور واسطے اوس گذر کے جو درمیان مین اوسکی ہے واللہ اعلم باب ۹ نوان پہلے جزو اور گفتار چوتھی سے تشریح کتف مین ہے کہ کتف کو فارسی مین شانہ کہتے ہین اور بنا اوسکی اس طریق پر ہے کہ سر چوڑا اوسکا جانب حجاب نگاہ ہی اور سر دوسرا اوسجگہہ ہی کہ اوس مقام کو عربی مین منکب اور فارسی مین دوش اور ہندی مین کاندھا کہتے ہین اور اس سر مین ایک غار ہی کہ بہت گہرا ہے اور بازو کی ہڈی پر ایک مہرہ ہے کہ اندر اوس غار کے رکہا ہوا ہے اور اس مہرے اور اوس غار کے گرد بند کشادہ ہین اور گرداگرد اوس غار کے لب کی چہوٹی چہوٹی ہڈیان ہین کہ اونکو عربی مین عظام السمسانیہ کہتے ہین اوس عرض سی جسطرح اس جنس کے باب اول مین بیان ہو چکا ہے اور کتف یعنی شانہ کے ہر طرف پیوند ہین کہ حرکتون کے سبب سے اپنی جگہہ سے باہر نہ نکلے پاوے مین ایک پیوند اوپر کیطرف سی ہے سر کے نیچے کی ہڈی کے ساتھہ بہیانجی عصب اور عضلہ اور رباط اور وترکے اور چوڑا اوس سر کا اوسکے نیچے کے گوشہ پر ہے اور پشت کی مہرون سے پیوست ہی بمیانجی اوس غضروف چوڑی کی ساتھہ اوسکے پیوست ہی اور بمیانجی رباط کے اور اس طرف سی کہ بند کشا د بازو کے سر کا ہے اوپر دو کنارون اوس غار کے کہ مہرہ بازو کا اوسمین رکہا ہی دو ہڈیان کہ باہر نکلی ہین مانند دو منقار خروسکے ایک اوپر کیطرف اور ایک نیچے کیطرف ہی ایک جو اوپر کیطرف ہی طبیب عربی مین اوسکو منقار الغراب کہتے ہین اور اس منقار کے سر سے ایک رباط اگا ہے اور گردوسینہ کے پیوستہ ہی اور استوار کیا گیا ہے اور یہ پیوند اسلیے ہے کہ بازو اوپر کیطرف نہ چڑہے اور اپنی مقام سے نہ گرے اور وہ منقار دوسرا جو نیچے کیطرف ہی ایک رباط اور اوسمین اوگا ہے اور مہرہ بازو سے ملا ہے اور استوار کیا گیا ہے اور یہ پیوند اسواسطے ہی کہ سر بازو کی ہڈیون کے شانہ کے گڑہے پر نہ چڑہین اور اپنے مقام سے نہ گرین اور اوس مقام کا نام کہ شانہ سے ساتھہ چنبر گردن کے پیوستہ ہی قلتہ الکتف ہی اور بعضے اصحاب تشریح یون فرماتے ہین کہ قلتہ الکتف تیسری ہڈی ہے جزو شانہ اور جزو چنبر گردن سے اور کہتے ہین کہ یہ تیسری ہڈی سوا ہی انسان اور کسی حیوان مین نہین ہی اور شانہ کی پشت پر ایک ہڈی دراز ہے سرتا سر شانہ مثل شکل کے کہڑی ہی یہ ہڈی

عصب ۱ ہڈی پٹھا ہے اور فارسی مین پے کہتے ہین ۱۲

عضلہ ۲ ایک جسم ہے مرکب پٹھے اور رباط اور گوشت سرخ اور جھلی سے ۱۲

رباط ۳ وہ چیز ہی کہ اوسکی ساتھہ کسی شے کو باندہین اور ...

شانہ کی بجاے غار ہے کہ مہرون کی پشت پر ہین تاکہ شانہ کیلیے بھی سلاح ہو کہ آفتون کو باز رکھے اور اس
ہڈی کا نام طبیبون نے زبان عربی مین عظم الکتف رکھا ہے یعنی خرک کتف اور یہ نام اوسکا اسواسطے ہے
کہ جو کچھ شانہ پر رکھا جاے بوجھ اوسکا اوسکے اوپر رہے انشاء اللہ تعالی جلشانہ نے شانہ کو دو منفعتون کے
واسطے پیدا کیا ہے ایک یہ کہ ہڈیان بازو کی ساتھ اوسکے پیوستہ ہون تاکہ حرکتین اور کام ہاتھ کے
ہر طرف سے تمام ہون اور اگر شانہ نہوتا تو ہڈی بازو کی سینہ کی پہلو کے ساتھ پیوستہ ہوتی اور حرکتین تمام
نہو سکتین اور ہاتھ فراخ نہو سکتے اور بغل نہ کھل سکتی اور دوسری منفعت یہ ہے تاکہ دل اور پھیپھڑ کیواسطے
اوپر پہلو کے دوسری سپر ہووے اور یہ احتیاط اسواسطے کی گئی کہ دل رئیس اور شریف ترین اعضا کا ہے
اوسکی حق مین احتیاط تمام کرنی واجب تھی اور مقتضی حکمت اور منفعت یہ ہے کہ دیدار چشم ایک دیدبان ہے
کہ آفتون کو جو اوسکی طرف رخ کرین دیکھے اور پشت کی طرف یہ دیدہ بان نہین ہے اس سبب سے حکمت الٰہی نے
اقتضا کیا کہ یہ سپر دل کی واسطے دوہری ہووے **باب دسوان پہلے جزو اور چوتھی گفتار سے**
ہاتھ کی ہڈیون کی تشریح مین ہے جالینوس اور اور محققین اور اصحاب تشریح نے اس طرح
بیان کیا ہے کہ ہر ایک ہاتھ مین چونتیس ۳۴ ٹکڑے ہڈیون کے ہین اس تفصیل سے کہ بازو کی ہڈی بصورت
ایک ہے اور بتحقیق دو ٹکڑے ہین ایک اصل ہے اور بزرگ اور ایک پارہ اوسکے سر پر پیوند ہے چنانچہ شرح
اوسکی کیجاتی ہے اور ہڈیان کلائی کی بصورت دو ٹکڑے ہین اور بتحقیق پانچ ٹکڑے ہین دو اصل ہین اور
بزرگ اور سر اور جز ہین اوپر کی جانب کلائی کے دو ٹکڑے پیوند ہین ایک اوپر سر کے اور ایک اوپر جز کے
اور نیچے کیطرف کلائی کے ایک پارہ ہے یہ سب پانچ پارہ ہین پس ان تینون پارہ پیوندی سے دو پارہ
رسغ کے نزدیک ہین اور ان دونون ٹکڑون سے ایک جو طرف انگوٹھے کے ہے اوسکو کوع کہتے ہین اور
دوسرا جو طرف چھوٹی اونگلی کے ہے اوسکو کرسوع کہتے ہین اور پشت دست کی ہڈیان چار ہین اور اونکو
عربی مین مشط کہتے ہین اور اونگلیون کی ہڈیون کے پندرہ ٹکڑے ہین ہر اونگلی کے تین ۳ ٹکڑے ہین اور ان
ہڈیون کو عربی مین سلامیات کہتے ہین اور بازو کی ہڈی کا درمیان پر مغز اور خمیدہ ہے اور خم اوسکا باہر کی
طرف ہے اور اوسکے نیچے کی سر پر کہ شانہ سے پیوست ہے ایک ہڈی گول مانند مہرہ کے پیوستہ ہے اور اس مہرہ
اور اوس غار سے کہ شانہ کے سر مین ہے ایک بند کشادہ بہتر اور مضبوط ظاہر ہے کہ وہ رباطات سے استوار کیا
گیا ہے اور دوسری طرف اوسکی دو مہرے ہین کہیں آل اوسکی سے ایک باہر کیطرف سے دوسرا اندر کیطرف سے
وہ ہڈیان جو اندر کیطرف ہین باریک اور دراز ہین اور وہ کسی اور ہڈی سے پیوند نہین کیگئی ہین اور ہم بیان
کر چکے ہین کہ ہڈیان کلائی کی جو اصل ہین وہ دو ٹکڑے ہین پہلو دونون کے باہم رکھے ہوتے ہین اور

(المفرح القلوب)

استوار کیے ہوئے ایک کو تو آخر اوسکی چہوٹی اونگلی کیطرف ہے زند الاسفل کہتے ہین یعنی ساعد فرودین اور ساعد
برسوین یعنی اوپر کی طرف کلائی مین ایک گڑہا ہے اور مہرہ کہ بازو کی ہڈی کے آخر مین ہے اس غار مین پیوست
ہے اور اوس مہرہ سے اور اس غار سے ایک بندکشاد ظاہر ہے اور وہ رباطات سے مضبوط کیا گیا ہے اور
موڑنا اور پہیرنا ہاتھہ کا آگے کیطرف سے اور پیچہے کی طرف سے بسبب اس بندکشاد کے ہے اور درمیان مین
ان دونون ہڈیون کے کہ آخر بازو سے پیوست ہین ایک رہگذر ہے اور اوس جگہہ یہ گذر تمام ہوگیا ہے اور
آخر مین اوسکی طرف سے ایک غار ہے ایک اوپر کیطرف ہے اور چہوٹا ہے اور آگی کیطرف سے ہے اور دوسرا پیچہے
کیطرف ہے اور نیچی کی جانب ہے اور بزرگتر اور اندر اس غار بزرگ کی کہ آخر مین اس گذر کی ہے میانگاہ اوپر
کیطرف کلائی کے نیچے کیطرف کی کلائی سے باندازہ اوسکا اوسمین پیوست ہے اور بندکشاد اور پہرنا اور اونچا ہونا پہنچے
کلائی کا اسی گذرگاہ پر ہے اور منفعت شکل غار بزرگ کی یہ ہے کہ کلائی جب پہرتی ہے ایک کنارہ سر کا اس کلائی
کا اوس گذر پر جاتا ہے اور اس غار مین پہونچتا ہے اندر اوسکے داخل ہوا اور جب کلائی اونچی ہوتی ہے تو دوسرا
کنارہ دوسرے غار مین پہنچتا ہے اور کلائی کو زیادہ اونچی ہونے سے باز رکہتا ہے اور بتہراوسے ان دونون
غارون کا نام عقبہ رکہا ہے فارسی مین آستانہ کہتے ہین اور جو منفعت ہم بیان کرچکے ہین کہ ہڈیان بازو کی
خمیدہ ہین اور پشت خم باہر کیطرف سے وہ اس سبب سے ہے کہ اگر اس شکل پر نہوتین تو جو چیز کہ آدمی بغل مین لیتا
اور نگاہ رکہنا چاہتا تو گرفت نکرسکتا اسیطرح سب چیزین بغل مین ٹہرنی دشوار ہوتین اور ہاتہون کا رخ ایک
دوسرے کیطرف ہونا دشوار ہوتا اور اس شکل پر ہونے اور جگہہ اس خم کے شکم کی پٹہون سے استوار کی گئی ہے
کہ اگر خم اس طریق پر نہوتا تو یہ جگہہ اور یہ مضبوطی نہوتی اور کلائی کی دونون ہڈیون کی پہلو باہم رکہے ہوئے ہین اور
خوب پیوست نیچے کی ہڈی باریک ہے اور دوسری موٹی اور درمیان کا مقام دونونکا باریک ہے اس سبب سے
کہ اس میانگاہ مین عضلہ بزرگ ہین اگر میانہ گاہ باریک نہوتی تو ہاتہہ سنگین ہوتا اور بدشکل معلوم ہوتا اور سرے
اور جڑ دونون ہڈیون کی موٹی ہین اسوجہ سے کہ سر اور جڑ کے اوپر اون کے بندکشاد ہین کہ اون دونون بندکشاد سے
حرکتین بہت اور کام سخت آدمی کرسکتا ہے اور عضلہ اوسجگہہ نہین ہین مگر بسبب اوس بندکشاد کے حاجت ہے
کہ سر اور جڑ مین اوسکو رباطات بہت اوگین اس سبب سے سر اور جڑ دونون ہڈیون کی بزرگ ہونا چاہیے اور
کلائی کی ہڈی سیدہی ہے اور اوپر کی جانب کلائی کی آگے کیطرف گونہ میل رکہتی ہے اسوجہ سے کہ ہلنا اور موڑنا اور
پہیرنا اور اوٹہانا ہاتہہ کا خوب اور آسان ہووے اور خردہ کی ہڈیان آٹہہ پارہ ہین اور خردہ لفظ فارسی ہے
عربی مین رسغ کہتے ہین اور اوسکی دو صف ہین صف پہلی کہ کلائی کے جانب ہے تین پارہ ہین اور صف
دوسری چار پارہ ہین اور آٹہوان پارہ وقایہ عصبی ہے کہ ہتہیلی سے پیوستہ ہے اور ہڈیان سخت اور پراگندہ ہین

اور درمیان کسی ہڈی کا ان ہڈیون سے خالی نہین ہے اور بندکشادہ ساتھ ایک دوسرے کے استوار ہے
اسوجہ سے کہ سب کام بوسیلہ ہاتھ کے کیے جاتے ہین اگر ایسی مضبوطی اونمین نہوتی تو ہر روز تھک جاتے اور
ناطاقت ہوتے اور آپس سے جدا ہوجاتے اور جو چیز کہ آدمی ہاتھ مین لیتا گرجایا کرتی اور تھم نہ سکتی اور صف
اول کی ہڈیون کے سر باریک نہایت ہین اور پیوستگی اونکی ایک دوسرے کے ساتھ استوار زیادہ ہے اور سر
دوسرا کہ صف دوسری سے پیوست ہے چوڑا زیادہ ہے اور پیوند اون ٹکڑون صف دوم کا بہتر ہے لیکن چوڑا
اس سبب سے ہے کہ پیوستگی اونکی ساتھ دوسری صف کے کہ چار پارہ ہین بہتر ہو لیکن بہتری اس سر کی بندون کے
ساتھ بندون صف دوسری کے اسواسطے ہے کہ جو کچھ ہتھیلی پر لیوین اوسمین ٹھہر سکے اور جو چاہین کہ قدرے
پانی اوٹھاوین تو چلو مین اوٹھا سکین پس ہر ایک ہین ان ہڈیون مین سے کچھ خم بھی ہے اور پشت خم طرف
پشت دست کی اور شکم خم طرف ہتھیلی کے اسواسطے ہے کہ گہراو ہتھیلی کا اچھی طرح ہووے اور جو سزاوار تھا کہ ہتھیلی
مین گہراو ہونا چاہیے اور نہین لائق تھا کہ بند خردہ کے ہڈیون کے شکست ہون اسلیے اللہ تعالی نے ساتھ
اس خمیدگی کے گہراو ہتھیلی کا تمام کیا کہ مضبوطی بھی بندون کی ہووے اور گہراو بھی ہتھیلی کا تمام ہووے
اور خردہ مین ساتھ کلائی کے دو بندکشادہ ہین ایک بہت تنگ زیادہ ہے اسواسطے کہ سر تینون ہڈیون کا کلائی
کی دونون ہڈیون مین بیٹھی ہین اندر ایک غار کے کہ مشترک ہے درمیان دونون کے کہ حرکت اونچا ہونے
اور موڑنے خردہ کے اس بندکشادہ سے ہے اور دوسرا بندکشادہ چوڑا ہے اور اسکی شکل یہ ہے کہ ایک ہڈی نوک
کیطرف کلائی کی چھوٹی اونگلی کیطرف سے نکلی ہے اور تیسری ہڈی کے غار مین کہ اسطرف ہے رکھی ہوئی ہے کیونکہ
حرکت لپیٹنا اور موڑنے خردہ کی آگے اور پیچھے کیطرف سے اوسی سے ہے اور درمیان خردہ اور انگلیون کے
چار ٹکڑے ہڈیون کے ہین کہ اونکو مشط کہتے ہین اور ان ہڈیون اور خردہ مین ایک بندکشادہ ہے مضبوط کہ اوسمین
کچھ حرکت ظاہر ہے اور انگلیو مین ایک بندکشادہ ہے استوار اور حرکت انگلیونکی اوسی سے ہے اور سر ہڈیون کے کہ خردہ سے ملے ہوے
ہین اونمین بھی بند لگا ہوا ہے اور سرہای دیگر کہ انگلیون سے ملی ہوئی ہین ایک دوسرے سے دور ہین اسواسطے کہ وہ بھی ساتھ
انہین کے پیوست ہین اور درمیان انگلیان پراگندہ ہین اور ہر ایک انگلی ہین مشط کی پیوستہ اسطرف ہتھیلی کی گہراو مثل گہراو
خردہ کی ہڈیون کا اور چار انگلیان [illegible] اور ہر [illegible]
پارہ ہڈیون کے ہین اور ہر ایک پارہ مانند مشط کی ہڈیون اور خردہ کے ہڈیون کے گہراو رکھتا ہے اور
ہر ایک دوسرے سے باریک زیادہ ہے اور چھوٹی ہے انگوٹھے تک اور ناخن تین کام کیلیے ہین ایک یہ کہ انگلیون
اونسے کھجاوین اور چیزین اوٹھاوین دوسری یہ کہ چھوٹی چھوٹی چیزونکو پورون سے اوسکی ذریعہ اوٹھا سکین
تیسرے یہ کہ جو کام پورون سے کرین پورین کس بچاوین اور وہ کام تمام ہوجاتے اگر ناخن نہوتی تو چیزین

چہوٹی چہوٹی زمین سے نہ اوٹہہ سکتیں اور گوشت پورون کا ہر ایک کام مین جوڑا ہوجایا کرتا اور نا طاقت
ہوجاتا اسواسطے کہ ناخن ہر ایک کام مین گہس جاتے ہین اللہ تعالی نے اسلیے اونکو بالیدہ پیدا کیا کہ
ناقص ہوجا ہین اور نرم پیدا کیا کہ ٹوٹ نجائین باب ۱۱ گیارہوان پہلے جزو اور چوتہی گفتار
سی تہی گاہ کی ہڈیونمین ہے مخفی نرہے کہ عجز مین دو پارہ ہڈیون سے پیوست ہین ایک داہنی طرف
اور ایک بائین طرف ہی اور یہہ دونون ہڈیان بزرگ جسم ہین مگر ان ہڈیون کے نام کچہہ نہین ہین لیکن اوس
ہڈی کو جو نیچا اوس سے ہی اور چوڑی زیادہ ہے عظم الخاصرہ کہتے ہین اور حرقفہ یعنی استخوان تہیگاہ بہی کہتے ہین
اور وہ ہڈی جو اوپر کیطرف ہی اور باہر کے جانب ہی اوسکو عظم الورک کہتے ہین یعنی استخوان سرین اور جو ہڈی
کہ آگے کیطرف ہی اور باریک زیادہ ہی اور اوسمین سوراخ بہی ہے اوسکو عظم العانہ کہتے ہین یعنی استخوان زہار
کہ جسکو پیڑو کہتے ہین اور پیوستگی دونون کے سرون کی زہار تک ہی اور جو کچہہ اندر کیطرف ہی پوشیدہ ہے
اور اندر اوسکے ایک غار ہے بزرگ اوسکو حقو اور حق الفخذ کہتے ہین یعنی حقہ ران اور مقعد اور مثانہ اور
اندام مخصوص مردون اور عورتون کے انہین دونون ہڈیون پر رکہے ہوتے ہین اور اونہین پیوست ہین

باب ۱۲ بارہوان جزو پہلے اور گفتار چوتہی پاؤن کی ہڈیون کی تشریح مین ہے

ہر ایک پاؤن مین تیس پارہ ہڈیون کے ہین اس تفصیل سے پہلا پارہ پاؤن کی ہڈیون مین سے ہڈی
ران کی ہے اور وہ ایک پارہ ہی اور دوسری ہڈی پنڈلی کی ہے اور وہ دو پارہ ہین اور زانون کے
سر پر کہ پیوندگاہ ران کی ہے پنڈلی تک ایک پارہ ہڈی کا ہے اوسکو رضفہ کہتے ہین اور شتالنگ یعنی
ٹخنہ ایک پارہ ہی اور پاشنہ یعنی ایڑی ایک پارہ ہے اور کف پا ایک پارہ ہے اوسکو عظم الزورقی
کہتے ہین اور رسغ یعنی خردہ پا چار پارہ ہین اور ہڈیان پاؤن کے پشت کی کہ عربی مین مشط کہتے ہین
پانچ پارہ ہین اور انگلیان چودہ پارہ ہین ہر انگلی کے تین پارہ ہین مگر پاؤن کے انگوٹہے کے دو پارہ ہین
یہ عدد بحسب صورت ہین اور جو تحقیق سے شمار کیا جاے تو چونتیس ۳۴ پارہ ہین اسواسطے کہ سر اور جڑ پر ران کے
اور سرا و جڑ پر پنڈلی کے ہڈیون کے ایک قسم سخت ہڈی کے پیوند لگی ہے چنانچہ باب اول مین اس
گفتار کے بیان ہوچکا ہے پس چار پارہ پیوندی سب مین شمار کر لینا چاہی جسطرح ہاتہہ کے ہڈیون مین شمار
کیا گیا ہے پس سب چونتیس ۳۴ پارہ ہوتے ہین لیکن سب سے بڑی ہڈی ران کی ہی اور خم ہیکا اوسمین
اور پشت خم آگے کیطرف ہی اور کچہہ باہر کیطرف مائل ہے اور سر زانو کا میل اندر کیطرف رکہتا ہی اور عضلے اور
رگین شکم مین اس خم کے گرد ہوتے ہین اگر اس شکل پر نہوتے اور عضلے اور پٹہے اور رگین باہر رکہی ہوتین تو
آسیب اور آفتون سے نزدیک ہوتے اور آدمی پاؤن پہیر کر نہ بیٹہہ سکتا اور راہ چلنا برا معلوم ہوتا اور دشوار

ہوتا اور مانند چال اوس آدمی کی معلوم ہوتی جسکے پاؤن مین بند ہووے اور ٹانگین پھیلا کر چل سکتا کیونکہ
اگر یہ خم ہوتا اور زانو میل اندر کیطرف نرکہتا تو زانو دور معلوم ہوتے اور مثل قیدیون کی چل سکتے اور ٹانگین موڑ کر
بیٹھنے مین قدم کو اور عضلون کو شکم ران مین گنجایش ہوتی اور بیٹھنے مین سرپا پر پنڈلی اور ران کے عضلونکو
کج ہوتا اور زانو پر بیٹھنے سے بھی ایسا ہی ہوتا اور ران کی ہڈی پر کچھہ اوبھرا ہوا ہے مانند گردن کے اور میل اندر کی
جانب رکھتا ہی اور اس گردن پر مہرہ بزرگ پیوستہ ہی اور اوس غار مین رکھا ہوا ہے کہ اوسکو حقہ ران کہتے
ہین اور اس مہرہ اور اوس غار مین ایک بندکشا و بہتر اور مضبوط لگا ہوا ہے اور حرکت ران کی اور چلنا
پھرنا اسی بندکشا وسی ہے اور نیچے اس گردن سے کہ اس مہرے سے اوسکے اوپر پیوست ہی دو ہڈیان کہ اوس سے
نکلی ہوتی ہین جو باہر کیطرف ہی بزرگ تر ہی اور ساتھہ اس سر کے کہ پنڈلی سے پیوست ہی دو مہری ہین اور یہ
ہڈی اس مقام کی کہ نزدیک اون دونون مہرون کے پہونچتی ہے چھوٹی زیادہ ہی آخر ہڈیان پنڈلی کی دو
پارہ ہین ایک بڑی اور موٹی زیادہ ہے اور دوسری پتلی اور کوتاہ ہے اور یہ دوسری زانو تک نہین پہونچی ہے
اور دونون سرے اوسکے اس بڑی ہڈی کے پہلو مین پیوستہ ہین اور استوار کیے گئے ہین اور درمیان دونوکا
ایک دوسری سے جدا ہے اور اوپر سر اس ہڈی بڑی کے ایک ہڈی اور سخت پیوند کی گئی ہے اور اون کے
اندر دو غار ہین اور وہ دو مہرے جو ران کی ہڈی کے آخر مین ہین ان دونون غارونمین رکھے ہوتے ہین
اور بندکشا د زانو کا یہ ہی ہی اور درمیان مین ان دونون غارون کے ایک شی اوبھری ہوتی ہے غضروف
یعنی چپنی ہڈی سے نرم زیادہ اور پٹھے سے سخت زیادہ اور درمیان مین اون دونون مہرون کے کہ
اون غارونمین کہی ہوئی ہین پیوند کی ہوتی ہے اور یہ بندکشا و رباطات سے مضبوط کیا گیا ہے اور وہ دو ہڈیان
جو ٹخنے کے مقام پر ظاہر ہین اکثر آدمیون نے گمان کیا ہے کہ وہ شتالنگ یعنی ٹخنہ ہے اور حالانکہ یہ
غلط ہی اسواسطے کہ شتالنگ کو نہین دیکھہ سکتے اور ہاتھہ اوسپر نہین پہونچ سکتا اور جو دیکھنے مین آتا ہے وہ
پیوند اوسکا ہے اور اندر اوسکے ایک گہراو ہے اور شتالنگ اوس گہراؤ کے اندر رکھا ہوا ہے اور ساتھہ
بندکشا د زانو کے سر پر دونون ہڈیون کے ایک ہڈی رکھی ہوئی ہے گول اور چوڑی اور اوس چوڑاو کے
اندر ایک گہراو ہے اور سر دونون ہڈیون کے اوس گہراو مین رکھے ہین اور اونکو ساتھہ رباطات کے
باندہا ہے کہ کچھہ حرکت بھی کر سکے لیکن اوس مقام سے علیحدہ اور اونچے نہووے یہ اسی سبب سے سخت اور
خشک مانند ہڈی کے ہی اور چپنی ہڈی سے نزدیک ہی اور منفعت بڑی اوسمین یہ ہی کہ جسوقت آدمی زانو
پر بیٹھے اور جسوقت کھڑا ہووے اور جسوقت معلق بیٹھے تو بوجھہ تمام جسم کا اوپر بندکشا د پر ہے اگر یہ اوس بندکشا د
کے سر پر نہوتی تو بیٹھنے اور کھڑے ہونے سے گر پڑتی اور اگر یہ سخت نہایت اور خشک ہوتی تو ہڈیان [illegible]

سر کو فتنہ کرتی اور آسیب اور آفتون سے جلد ٹوٹ جاتی ہے اور ہڈی پنڈلی کی بھی خم رکھتی ہے اور پشت
خم آگے کیطرف سی ہے اور کچھ خمی باہر کیطرف مائل ہے اور یہ سر کہ قدم سے پیوست ہے کچھ میل اندر کیطرف رکھتا ہے
اور منفعتین شکل پنڈلی اور منفعتین شکل ران کی ایک ہین اور راستی اسکی سی بھی آفت ظاہر ہوتی وہ راستی جسم
بیان ہو چکی ہے اور شتالنگ یعنی ٹخنہ پنڈلی اور ایڑی کی بیچ مین رکھا ہوا ہے اور بند کشاد پنڈلی کا قدم تک
اوسی سے ہے اور پنڈلی کے سر سے جس طرف کہ شتالنگ اوسمین رکھا ہوا ہے دو سر ہڈیون کے باہر
نکلے ہوئے ہین مانند دو دندانہ کے اور پاشنہ یعنی ایڑی کے اندر دو غار ہین کہ وہ دونون سر ہڈیون کے
اون غارونمین بیٹھے ہوتے ہین اور قدم کی بڑی ہڈیونمین سے ایڑی کی ہڈی ہے اور شکل اوسکی پیچھے سے
اور دونون پہلو سے گول ہے اور وہ مقام جو زمین پر رکھا جاتا ہے چوڑا ہے تاکہ سیدھی کھڑا ہو سکین اور
پیچھے کیطرف سے سر طرف پنڈلی کے نکلا ہوا ہے قدرے اور اسطرف سے برابر انگوٹھے کے مانند کٹی ہوئی کے ہے
اور برابر شتالنگ سے گذرا ہوا ہے تاکہ کف پا یعنی تلوا پاؤن کا خالی ہووے واسطے اوس کام کے جو بیان
ہوگا اور اسطرف سی جو برابر چھوٹی اونگلی کے ہے اوس جگہ تک پہونچا ہے کہ ایڑی سے اونگلی تک بیچ مین ایک
ہڈی معلوم ہوتی ہے اوسکو طبیبون نے نرد سے مشابہ کیا ہے اور عربی مین نام اوسکا عظم نردی رکھا ہے
اسواسطے کہ شش پہلو ہے اور دوسری ہڈی کو اوسکے زورقی کہتے ہین پیچھے کیطرف سی شتالنگ تک پیوستہ ہے
اور ایڑی پیچھے اوسکے رکھی ہوئی ہے اور دو دندانہ پاشنہ یعنی ایڑی سے باہر نکلی ہوئے ہین اور اس زورقی
مین بیٹھے ہوئے ہین تاکہ مضبوطی بخوبی ہو اور سامنی کیطرف سی رسغ یعنی خردہ کی ہڈیون سے پیوستہ ہین
اور وہ جگہ جو برابر چھوٹی اونگلی کی ہے ساتھ ہڈی نردی کے پیوستہ ہے چنانچہ مذکور ہوا اور ایک گروہ نے
ارباب تشریح سے اس ہڈی نردی کو خردہ کی ہڈیون سے شمار کیا ہے اور ایک گروہ نے اوس ہڈی کو
جداگانہ سمجھا ہے اور خردہ کی ہڈیون کے چار پارہ ہین اور پشت پا کی ہڈیون کے کہ اونکو مشط کہتے ہین پانچ
پارہ ہین بعدد اونگلیون کے اور عدد اونگلیون کی ہڈیون کے چودہ پارہ ہین ہر ایک اونگلی کے تین
پارہ مگر انگوٹھے کے دو پارہ ہین اور خردہ پا ایک حصہ ہے برخلاف خردہ دست کے اسواسطے کہ حرکتین اور
کام پاؤن سے بہت کم ہین اور اگرچہ پاؤن کے کام کم ہین مگر اکثر ایسے وقت ہین کہ ناہموار زمین پر چلنا ہوتا
اور سیڑھی پر چڑھنا ہوتا ہے اور چیزین کہ زمین سے اونچی ہوتی ہین مانند پتھرون اور ڈھیلون ناہموار کی
کف پا یعنی تلوون کے تلے آجاتے ہین پس اللہ تعالی پیدا کرنے واسطے خردہ اور مشط اور اونگلیون کی
ہڈیون کے بند کشاد ظاہر کیے اور زورقی ہڈی مین گہرا کیا تاکہ کف پا ان چیزونکو حاصل کرے اور چلنا
اور کھڑا ہونا آدمی کا اوس چیز پر آسان ہووے اور کف پا کو اندر کیطرف سے خالی کیا ہے اور زمین سے

اوٹھاہوا تاکہ چلنے مین زمین سے سبک پاؤن اوٹھا سکین اور دوڑ سکین تیس عدد آدمی کے جسم کی ہڈیون کے
از روے صورت دو سوا اڑتالیس ہین بیرون لامی ہڈی کے جو حنجرہ مین ہے اور بیرون ہڈی جنوبی کے کہ
اوسکو سمسانیہ کہتے ہین اور شرح استخوان لامی کے ساتھ شرح حنجرہ کی اپنے مقام پر بیان کی گئی ہے اور اگرچہ عدد
آدمی کے جسم کی ہڈیون کے مفصل مذکور ہو چکے ہین لیکن اب دوسری مرتبہ تفصیل ہر ایک اندام کی ہڈیون
کی بیان کیجاتی ہے پس معلوم کرین کہ سر کی ہڈی کے گیارہ پارہ ہین اس تفصیل سے کہ جو ہڈیان مغز کو ڈہکے
ہوے ہین اور عربی مین اونکو یافوخ کہتے ہین دو پارہ ہین اور چار وزر اکلیلی اور لامی اور سہمی اور قشری سے
چار حد ہر ایک کی ظاہر ہین اور چار پارہ دیوارون کے ہین اور ایک پارہ وتدی ہڈی ہے اور چار پارہ
استخوانہای زوج کے ہین یہ سب گیارہ پارہ ہین اور ہڈیان اوپر اور نیچے کے کلہ کی سولہ ہین اور بتیس
دانت ہین اور مہرے گردن اور پشت اور قطن اور عجز اور عصعص کے تیس پارہ ہین چنانچہ گردن دو پارہ
اور شانہ دو پارہ ہے اور سر شانہ کی ہڈی کا کہ اوسکو حلقہ الکتف کہتے ہین دو پارہ ہے اصلی ہڈیان دونون
ہاتھون کی ساٹھ پارہ ہین سواے پارہ ہاے پیوندی کے ہر ایک ہاتھ مین تیس عدد ہڈیون کے ہین
ایک بازو کی دو کلائی کی اور آٹھ خردہ کی اور چار مشط کی اور پندرہ انگلیون کی اور پہلون کی چوبیس ہین
ہر طرف سے بارہ پارہ اور سینہ کی ہڈیان سات عدد ہین اور تہیگاہ کی ہڈیان دو پارہ ہین اور پاؤن کی
ہڈیان سواے پارہ ہاے پیوندی کے ساٹھ پارہ ہین دو پارہ رانون کے اور چار پارہ پنڈلیون کے اور دو
زانو کے اور دو شتالنگ اور دو ایڑی کے اور دو زورقی کے اور آٹھ خردہ کی اور دس مشط کے
اور اٹھائیس پاؤن کی انگلیون کے اور اصحاب تشریح نے حق الفخذ کو پارہ سمجہا ہے جداگانہ اور ایک
گروہ نے حق الفخذ کو ساتھ ہڈی تہیگاہ کے ایک شمار کیا ہے پس اگر بقول اول شمار کیا جاے تو
تو اصلی ہڈیان دو سوا اڑتالیس پارہ ہین اور جو پیوندی ہڈیان کو بہی شمار کرین تو سب دو سو ساٹھ
پارہ ہوتے ہین واللہ اعلم بالصواب جزو دوسرا جو تہی گفتار سے عضلون کی شناخت
[illegible] باب پہلا دوسرے جزو چوتہی گفتار سے بیان مین عضل کی تشریح
[illegible] اور جو کچھ متعلق اوس سے ہو [illegible] کلی [illegible] سے معلوم کرنا [illegible]
[illegible] مشہور ہے اور اس پٹھی کی تین قسمین ہین
ہر ایک قسم کا ایک نام ہے [illegible] دماغ سے [illegible] حرام مغز سے کہ نلیفہ
دماغ کا ہے اوس [illegible] اوسکو رباط کہتے ہین
تیسری قسم عضل کی باہر سے [illegible] ہین کہ اس کتاب مین نام عصب

اور وتر اور رباط کا لیا جاوے تو چاہیے کہ یہ معنی یاد رہین کہ شرح سخن کی بخوبی معلوم ہو جایا کرے پس جو محل قوت
اور تفکر اور تمیز کا میانگاہ دماغ ہے اور آغاز حرکتون اختیاری کا قوت ممیزہ سے ہے کہ ساتھ میانجی پٹھون کے
طرف اعضای حساس کی اوترتی ہین اور دماغ ایک عضو ہے نہایت نرم اور نازک اور پٹھے جو اوس سے
اوگے ہین نرمی اور نازکی سے نزدیک ہین اگر ممکن ہوتا کہ میانجی ان پٹھون نازک کی اندامون کو حرکت
ہوتی تو وہ پٹھے رنج پاتے اعضا کا کھینچنے اسلیے اللہ تعالی نے ساتھ لطف اور تدبیر کے جس جگہہ کہ حاجت
حرکت کی ہے اوسکے واسطے عضلہ پیدا کیا ہے اور پٹھے ساتھ رباط کی ملائے اور آخر عضلہ کو اوس اندام سے
پیوستہ کیا تاکہ میانجی عصب یعنی بوسیلہ پٹھے کے قوت ممیزہ کام اپنا تمام کرے اور ساتھ قوت رباط اور
وتر کے حرکت ہوتی ہے وَذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ اور جاننا چاہیے کہ یہ رباط جو مذکور ہوئے بعضی ایسی ہین
کہ استواری بند کشادون کی اونسے ہے اور وہ کہ ہڈیون کے سرون سے اگا ہے اور کشیدہ ہے اور راست
معلوم ہوتا ہے اور درمیان اوسکی کچھہ راست بناوٹ ہے اور کچھہ مانند لیف یعنی ریشون کے شاخ شاخ پھیلا
ہوا ہے اور درمیان مین اون لیفون کی گوشت بھرا ہوا ہے اوسکو عضلہ کہتے ہین اور دوسری جگہہ ریشون کی کہ گوشت سے
علیحدہ ہین اور کچھہ راست بافتہ ہین اور آپسمین لپٹی ہوئی ہین اونکو وتر کہتے ہین اور وتر ہڈی سے ملا ہوا ہے اور غشا یعنی
جھلی عضلہ پر کھینچی ہوئی ہے اور حرکت سب اعضا کی عضلہ سے ہے جسوقت آدمی ساتھ قوت تمیز کے کسی حرکت کو اختیار
کرے اور چاہے کہ کسی عضو کو اپنی طرف کھینچے وہ عضلہ کہ مخصوص اوس عضو کے واسطے ہے حرکت کریگا یعنی کوتاہ ہوگا اور
موڑیگا تاکہ اوس اعضا کو جو اوس سے پیوستہ ہے اپنی طرف کھینچے اور جسوقت آدمی چاہے کہ کسی عضو کو اپنے سے دور کرے
یعنی پھیلاوے تو عضلہ اوس عضو کا دراز ہو جائیگا اور وہ عضو اپنی جگہہ لوٹ جائیگا پس ہر عضلہ باندازہ اوس عضو کے
کہ حرکت جس عضو کی اوس سے ہے اگر وہ بڑا ہے تو عضلہ بھی بڑا ہے اور جو عضو چھوٹا ہے تو عضلہ بھی چھوٹا ہے اور غشا یعنی جھلی ایک چیز پٹھون
اور رباطات سے بنی ہوئی ہے مانند ریشم کے اور عضلہ کے گوشت پر اور اعضا کے اوپر مانند دل اور تلی اور حجاب اور اندرون شکم
سب پر مانند استر کھینچی ہوئی ہے اور صفاق ایک قسم غشا کی ہے لیکن قوی زیادہ ہے باب دوسرا دوسری جزو اوس
چوتھی گفتار سے اون عضلون کے بیان مین کہ جنسے چہرہ کی اندامون کو حرکت ہوتی ہے
پس آگاہ ہونا چاہیے کہ اندامہای روی مین متحرک عضو پیشانی ہے اور پلک آنکھہ کی اور آنکھہ اور گال
اور ہونٹھہ اور نیچے کا کلّا اور سب عضلے ان اعضا کے پچپن ہین اس تفصیل سے کہ عضلہ ماتھے کا ایک
عضلہ گال کے دو عضلے ہونٹھ کے چار عضلے ناک کے دو اور عضلے آنکھہ اور آنکھہ کی پلک کے چوبیس ہین کہ
ہر ایک آنکھہ کے بارہ ہین اور عضلے نیچے کے کلّے کے بارہ اور اس باب مین سبکی شرح بتفصیل بیان ہوتی ہے
انشاء اللہ تعالے لیکن عضلے پیشانی کے عضلے ہین باریک اور چوڑے اور جلد پیشانی کے اندر ہین اور

اوس سے ملی ہین کہ پوست یعنی جلد اوس سے جدا نہین کر سکتے اور حرکت پوست پیشانی اور حرکت ابروونکی
اونہین سے ہی اور جہپکنا اور اوٹھانا آنکہہ کی پلک کا اونہین کی امداد سے ہے اور پیوستگی ان عضلون کی
ساتہہ ان اعضا کے بدون وتر کے ہی اسواسطے کہ ان اعضا مین ہڈیان ہین اور گال کے عضلے دو ہین
ہر طرف سی ایک اور بعضی لب کی حرکتین بھی انہین دو عضلون سے ہین اور یہ دونون عضلے چوڑے ہین عربی مین
عضلتان العریضتان کہتے ہین اور ہر ایک کے چار رباط ہین کہ اون چار ہڈیون سی اوگی ہین جو اوسکے دو ہین ایک
رباط حنبیر گردن سی اوگا ہی اور آخر اوسکا دونون ہونٹہ کے گوشون سی ملا ہوا ہی جسوقت کہ یہ شاخ تشنج کرتی ہی تو دہن کو جبا
نیچے کیطرف کہینچتی ہے اور رباط دوسرا حنبیر گردن سی اوگا ہی اور کچہہ سینہ کی ہڈی سی وہ رباط کہ داہنی طرف سی اوگا ہی آخر اوسکا
بائین طرف پہونچا ہی اور گوشہ دہن سی پیوستہ ہی اور وہ کہ بائین طرف سی اوگا ہے اور آخر اوسکا داہنی طرف آیا ہے
اور گوشہ دہن سی پیوستہ ہی پس جسوقت یہ دونون شاخین تشنج کرتی ہین تو ہونٹہ دونون باہر اوٹہہ جاتے
ہین مانند ہونٹہ ہتیلی کے وقت ڈورا کہینچنے کے اور رباط تیسرا دونون ہڈیون سے اوگا ہے جو پشت پر دونون
شانون کے ہین اور یہ شاخ کہ داہنی طرف سی اوگی ہے داہنی ہی طرف کو آئی ہے اور اوسی طرف سی ہونٹہ
گوشون سے ملی ہے جسوقت کہ دونون شاخین تشنج کرتی ہین تو ہونٹہ آپس سی کہینچتے ہین اور رباط چوتہا
گردن کے مہرونسے اوگا ہے ایک داہنی طرف سی اور ایک بائین طرف سی اور دونون کانون کے نیچے سی
گذرا ہی اور آخر اوسکا رخسار سے پیوستہ ہی کہ حرکت رخسار یعنی گال کی اسی شاخ سے ہی اور حرکت آپس سے
اوٹہنی اور باہم ملنے کی اسی سے ہی اور بعضی آدمیون کا کان ہلتا ہے اس سبب سی کہ یہ شاخ اونکی کان سے
نہایت نزدیک ہی ہے اور اس سے پیوستہ ہوتی ہے اور ہونٹہونکی چار خاص عضلون سے دو اوپر گال کے
پہونچی ہین اور نیچے کے ہونٹہ کے کنارہ سی ملے ہین اور دو عضلے اور زنخدان یعنی ٹہوڑی سے نیچے کے ہونٹہ کے
کنارہ سے ملی ہین پس تمامی حرکت ہونٹہون کی انہین چار عضلون سے ہی اور یہ چارون عضلے ہونٹہ کے
گوشت سے ایسے ملے ہوئے ہین کہ اونکو ایک دوسرے سی نہین پہچان سکتے ہین اور جدا نہین کر سکتے ہین
مانند اور عضلون کے اسواسطے کہ گوشت ہونٹہ کا نرم ہے اور ہڈیان اور غضروف یعنی نرم ہڈیان اوسمین
نہین ہین کہ بسبب اوسکی عضلے ہین وتر کوئی ہو اور اوسکے سبب سی یعنی وتر سے عضلے ظاہر ہو اور عضلے ناک کے
دو ہین ایک داہنی طرف سی اور ایک بائین طرف سی اور حرکتین ناک کے کنارون کی اونہین سے ہین
اور وہ رخسارہ سی اوگے ہین اور رخسار کے عضلے سی ملے ہین اور وتر اونکا غضروف یعنی سے پیوستہ
اور عضلے آنکہون کے اور آنکہون کی پلک کے چوبیس ۲۴ ہین ہر ایک آنکہہ کے بارہ عضلے ہین اور حرکت کہولنے
اور بند کرنے اور اوٹہانے آنکہہ کی نیچے کی پلک کو حاصل ہے اور عضلے خاص آنکہہ کی پلک کے تین ہین ایک

عضلہ آنکھ کے کنارہ سے اوگا ہے اوپر کیطرف سے اور وتر اوسکا سیاہ نگاہ پلک سے پیوستہ ہے اور حرکت آنکھ کے
کھلنے کی اسی عضلہ سے ہے اور دو عضلے اور ہین دونون گوشون مین آنکھ کے اور یہ دونون باریک زیادہ ہین
اون دونون پہلے عضلون سے اور وتر ان دونون کے برابر آئے ہین اور نیچے کی پلک کی سیاہ نگاہ سے ملگئے
ہین اور حرکت بند کرنے آنکھ کی حالت خواب یا بدون خواب مین انہین دونون سے ہے اور جسوقت کہ یہ دونون
عضلے تشنج کرتے ہین تو آنکھ کو بالکلیہ بند کردیتے ہین اور جسوقت ایک پر آفت پہونچے آنکھ بالکلیہ نہین بند
ہوتی ہے اور وہ گوشہ جسطرف سے آفت پہونچی ہے کھلا رہتا ہے اور عضلہ دوسرا آنکھ کے اندر عصبہ مجوفہ کو
نگاہ رکھتا ہے تاکہ جسوقت آدمی کسی چیز پر نگاہ کرے اور خوب اوسپر نظر کرے تو وہ عصبہ مجوفہ سست نہو جائے
اور آنکھ اوپر کو نہ اوٹھے اور حقیقت اس عصبہ کی پٹھون کی تشریح مین بیان کیجائیگی اور اسی سبب سے کہ یہ عضلہ
اور عضلونکی شکل پر نہین ہے بعضے اصحاب تشریح کہتے ہین کہ یہ دو عضلے ہین اور بعضے لکھتے ہین کہ یہ تین عضلے ہین
اور اسی جہت سے عضلون مین آنکھ کے اور آنکھ کی پلک کے اختلاف واقع ہے اور جوامع جالینوس مین عضلہ آنکھ کے
اونتیس ۲۹ لکھے ہوئے ہین چنانچہ عضلے خاص آنکھ کے چھہ ہین ان چھہ مین سے چار عضلے گرداگرد آنکھ کے رکھے ہوئے
ہین ایک اس گوشہ پر جو کان کیطرف ہے اور دوسرا اوس گوشہ پر جو ناک کیطرف ہے اور ایک اوپر اور ایک
نیچے ہر ایک عضلہ آنکھ کو اپنی طرف حرکت دیتا ہے اور دو عضلے ہین ترچھے رکھے ہوئے کہ آنکھ کو پھیرتے ہین
اور نیچے کے کلّے مین تین حرکتون سے زیادہ نہین ہین ایک حرکت کھولنے دہن کی دوسری حرکت بند کرنے
مونھہ کے تیسری حرکت چبانے کی اور حرکت کھولنے دہن کی دو عضلون سے ہے کہ بنا گوش کی ہڈی سے
اوگے ہین اور گذر اونکا گردن پر ہوا ہے اور وتر اونکا زنخدان سے ملا ہوا ہے جسوقت یہ عضلہ تشنج کرتا ہے
تو فک یعنی کلّہ کھچتا ہے اور مونھہ کھلجاتا ہے اور حرکت بند کرنے مونھہ کی چار عضلون سے ہے اون چار
مین سے دو عضلونکو عضلہ صدغ کہتے ہین اور یہ دونون عضلے نرم زیادہ اور عضلون سے ہین اور نازک
نہایت ہین اس سبب سے کہ دماغ سے اوگے ہین اور اوس سے بہت نزدیک ہین اور دماغ معلوم ہے کہ
ایک عضو نہایت نرمی اور نازکی کے ساتھہ ہے اور جو کہ یہ عضلہ ایسا نرم اور نازک ہے اور دماغ سے اسقدر
نزدیک ہے تو جو آسیب اوسکو پہونچتا وہ دماغ کو دیتا اور خلل طرح طرح کے متصور ہوتے اسلیے حقتعالی آفریدگار
اون دونون ہڈیون کو کہ مقام صدغ یعنی کنپٹی سے پیوستہ ہین اور نام اونکا زوج ہے دہلیز مقرر فرمایا مانند
ایک برج کے تاکہ یہ عضلہ اوسمین پوشیدہ ہے اور آسیب اور آفتون سے دور رہے اور وتر اس عضلہ کا
نیچے اوترا ہوا ہے اور کلّے کے کنارہ سے ملا ہوا ہے جسوقت کہ یہ عضلہ تشنج کرتا ہے کلّے کو کھینچتا ہے اور مونھہ بند
ہوجاتا ہے اور جو کہ یہ عضلہ اسقدر نازک ہے اور کلّے کی حرکت کو بہت بڑی قوت درکار ہے اور اوس

قوت سی کام نہ چل سکتا اسلیے اللہ تعالی نے واسطے مددگاری اس عضلہ کے دو اور عضلے دہن کے اندر
پیدا کیے ہر طرف سی ایک اور وتر بھی اس عضلہ کے زبردست بنائے تاکہ مدد خاطر خواہ اوسکو ملے اور چبانے
کی حرکت کیلیے ایک گروہ کہتا ہے کہ دو عضلے ہین اور ہر طرف سی ایک اور شکل ان عضلونکی تین طرفہ ہے
ایک طرف اوسکی گال کی ہڈی سے ملی ہے اور ایک سرا اوسکا اوپر کے کلّہ سے اور ایک سرا اوسکا زوج
ہڈی کے نزدیک ہی اور جناب باری نے اس عضلہ کو اسواسطے پیدا کیا کہ ہر ایک سرے سے ہر ون عضلہ سے
کلہ کو حرکت ہو وی طرح طرح کی تاکہ اون حرکتون سے چبانے کی حرکت بخوبی حاصل ہوا و بعضے گروہ نے یون
لکہا ہے کہ اس حرکت کے لیے چھہ عضلے ہین ہر طرف سی تین عضلے بشکل مثلث رکہے ہوئے ہین اور جوامع جالینوس
مین اسطرح مذکور ہی کہ عضلے نیچے کے کلہ کے بارہ ہین اور بارہ عضلے جب ہون گے اگر یہ عضلے چھہ شمار کیے جائین
اور معلوم کرنا چاہیے کہ سب جانورون کا نیچے کا کلہ ہلتا ہے مگر تمساح کا کہ اوسکا اوپر کا کلہ ہلتا ہے اور سبب
جانورون کے نیچے کے کلہ ہلنے مین تین حکمتین ہین ایک یہ کہ کلہ اوپر کا بزرگتر اور سنگین ہی اور نیچے کا کلہ چھوٹا اور
سبک ہی اور چھوٹی اور سبک شی ہلنے کیواسطے سزاوار ہے دوسرے یہ کہ اگر اوپر کا کلہ ہلتا ہوتا تو پیوند سر کا
ساتھہ گردن کے مضبوط نہوتا اور یہ پیوند لانا محکم ہونا چاہیے تیسرے یہ کہ اوپر کا کلہ مقام دو عضو شریف کا
ہی اور اون دو عضو سی پیوستہ ہی جو ان دونون سے شریف زیادہ ہین لیکن دو عضو شریف مین سے کہ کلہ اوپر کا
مقام اونکا ہے ایک آنکھہ ہے اور آنکھہ کو کہ آلہ بینائی کا ہے اوسین رکہا ہے اور دوسری ہڈی ناک کی ہے
اور منجملہ ہڈی اوسکی سے ہی اور راہ ناک کی کہ آلہ بویائی کا ہے اوسکے اندر ہے اور وہ دو عضو شریف کہ
یہ دونون اونسے پیوستہ ہین ایک ہڈی بناگوش کی ہے کہ راہ شنوائی کی اوسکے اندر ہی دوسری ہڈی کاسہ
سر کی ہے کہ موضع دماغ ہے اور محل بینائی اور مقام خیال اور وہم اور عقل اور تفکر اور تمیز اور حفظ کا
اور اصل سب حواسون کی وہ ہی اگر اوپر کا کلہ ہلتا ہوتا تو دماغ اور یہ سب عضو بھی ہلتے اور حواس شوریدہ
ہوجاتی اور دماغ کے ہلنے سے خطرے بہت اور نقصان طرح طرح کے وقوع مین آتے اور نیچے کا کلہ ان سب
مقامات سی بھی دور ہی اور اوسکے ہلنے مین کچھہ مضرت نہین ہی پس از روے حکمت کے ہلنے کے لیے نیچے کا کلہ
اولی اور انسب ہی اور جیسا اوپر بیان ہوچکا ہی کہ اوپر کا کلہ محل دو عضو شریف کا ہی اور [illegible] عضو شریف
کہ مقام سے پیوست ہی اون دو عضو کو شریف تر دماغ اور حس شنوائی بیان کیا ہی پس شرف دماغ کا
معلوم ہی لیکن شرف شنوائی کا اوپر بینائی اور بویائی کے اسوجہ سے ہے کہ جو علم مادر سے پیدا ہوتا ہے
بے عقل ہوتا ہی اور فضیلت آدمی کی ساتھہ عقل کے تعلیم پاتا ہے اور عقل تعلیم پانے کی شنوائی سے ہے
اگر آدمی کو آلہ شنوائی کا نہووی تو ہرگز کچھہ نہ تعلیم پا سکے اور ہمیشہ بدستور سادہ دل اور نادان رہے

اسی سبب سے ہے کہ جو آدمی شکم مادر سے کر یعنی بہرا پیدا ہووے تو کوئی بات نہ سیکھہ سکے اور نہ کچھہ کہہ سکے گونگا ہے
اور نابینائی اور نابویائی سے یہ نقصان نہین ہے اور معلوم کرنا چاہیے کہ آدمی کا نیچے کا کلہ سبک زیادہ ہے
اور چھوٹا ہے اور سب جانورون کے کلّون سے سبک ہے اور کلہ سب جانورونکا بھاری ہے اور بزرگ
اسواسطے کہ منفعت پہلی کلہ کی حرکتون سے چبانا اور کہانا ہے اور کہانے کی چیزین آدمی کی سب لطیف
ہین اور نازک مانند میوون پختہ اور گوشت پختہ کی اسواسطے حاجت نہین ہے کہ نیچے کا کلہ اوسکا بھاری
اور بڑا ہووے اور اور جانور بعضے ایسے ہین کہ ہڈیان توڑتے ہین اور بعضے بہائم ہین کہ علف اونکا گہاس ہین
سخت ہین مانند کاہ اور جَو کی اور مثل اوسکی اسلیے اونکو حاجت ہے کہ کلّہ نیچے کا بڑا ہو پیدا کرنیوالے نے
جس جانور کو جو حاجت تھی عطا فرمائی **باب تیسرا** دوسری جزو اور چوتھی گفتار سے شناخت
مین سر اور گردن کے عضلون مین سے حرکتین گردن کی تین طرح پر ہین ایک خاص سر کو
حرکت ہے بے حرکت مہرہ گردن کے دوسری حرکت ہے بشرکت ساتھہ مہرہ گردن کے تیسری حرکت ہے
خاص گردن کے مہرونکو اور یہ حرکت چار طرح کی ہے ایک حرکت ہے آگے کیطرف سے دوسری پیچھے
کیطرف سے تیسری حرکت مڑنے اور پھرنے کی داہنی اور بائین طرف سے چوتھی حرکت دیکھنی کی اور پھیرنے سر
اور گردن کی داہین اور بائین طرف سے اور عضلے ان سب حرکتون کے بتیس ہین اون سب مین سے
عضلے خاص سر کے اٹھارہ ہین اور اٹھارہ مین سے چار عضلے ہین کہ حرکت سر کی آگے کیطرف اونسے
ہے دو عضلے اونمین سے داہنی طرف سے ہین اور دو بائین طرف سے اور رباط اور عضلے اس مقام کی ہڈیان
چنبر گردن اور سینہ کی ہڈیون سے اوگے ہین اور باہر نکلے ہوے اور دو ہڈیان اونکے بنا گوش کی ہڈی سے پیوستہ ہین
اور ہر چند اوپر کو چڑہتے گئے ہین سب عضلے ایک دوسرے سے نزدیک ہو گئے ہین اور باہم ملگئے ہین اس لئے سے
ایک گروہ کہتا ہے کہ وہ دو عضلے ہین اس سبب سے کہ اون دونون عضلون سے کہ ہر طرف سے لگے ہوے ہین سر پر
ہر ایک کے دو شاخ ہین اور بعض گروہ کا مقولہ ہے کہ وہ تین عضلے ہین اور جوامع جالینوس مین دو لکھے ہوے ہین
الا یہ عضلون کو تین جفت شمار کرین اور جسوقت کہ سب عضلے ایکبار تشنج کرین تو سر آگے کی طرف میل کریگا اور
جسوقت ایک طرف تشنج کرین تو سر بھی اوسی طرف کو میل کریگا اور یہ گردش اسطرح کی ہے کہ جو چاہے
کسی چیز مین خوب نگاہ کرے اور معلوم کرین کہ چار جفت اور ہین کہ حرکت پیچھے کیطرف کی اون سے ہے اور دو
ان عضلونکا بیس سر کی ہڈی ہوا ہے اندک اوپر بندگاہ سر سے ساتھہ گردن کو اور رباط پہلی جفت کا چار
مہرہ دائم سے اوگا ہے مہرون گردن سے اور دوسرا ایک کا بیس سر کی ہڈی سے پیوستہ ہے اور رباط دوسری جفت
کا مہرہ اول کے پہلوون سے اوگا ہے اور وہ سے نکلکر سر کی آخر ہڈی مین پیوستہ ہوا ہے اور یہ جفت دوسرا۔

نیچے اوس جفت اول کے آیا ہی اور جسوقت کہ یہہ چار عضلے تشنج کرین سر کو اوندک اپنی طرف کھینچینگے اور جفت
پنجم سے اون دونون جفت کے نکلا ہی اور ہر طرف سے ایک عضلہ ہی اور رباط ہر ایک کا مہرہ اول کے پہلو سے
اوگا ہی اور ترچھا آیا ہی اور ہر طرف سے ایک عضلہ ہی اور سر کی ہڈیون کی آخر ہڈی کہ جسکی سیاہ نگاہ سے پیوستہ ہے کہ سر دونون
عضلون کے باہم ملگئے ہین جسوقت کہ ایک عضلہ ان دو سے تشنج کرے تو سر کو ترچھا پیچھے کی طرف کھینچیگا جسطرح
کہ شانہ کیطرف سر میل کرتا ہی اور جفت چوتھا رباطات سے مہرہ دوسرے سے اوگا ہے اور ترچھا آیا ہی اور مہرہ اول
کے پہلو سے جس سے رباط جفت دویم اوگا ہے پیوستہ ہی اور یہی اس جفت چہارم کی برخلاف جزو سیوم
کے ہی کہ جسوقت یہہ جفت چہارم تشنج کرے میل سر کا کہ تشنج جفت سیوم سے ہوا ہو سر راست ہو جاویگا اور
چار عضلے اور ہین کہ میل خاص سر کا داہنے اور بائین طرف سے اونہین سے ہے اور اون چار عضلون مین
سے دو آگے کی طرف آئے ہین ایک داہنے سے اور ایک بائین سے اور دو پیچھے سے جو ہین اونہین سے ایک
داہنے طرف سے اور ایک بائین طرف اور وہ دو عضلے جو آگے کی طرف ہین دوسرے مہرہ سے آخر ہڈی سے سر کی
پیوستہ ہین اور وہ دو عضلے جو پیچھے سر کے ہین مہرہ اول سے آخر ہڈی سے سر کی پیوستہ ہین پس جسوقت دو عضلے آگے
کے تشنج کرتے ہین اوس حرکت کی مددگار ہوتے ہین جو سر کو آگے کی طرف حرکت ہوتی ہے اور جسوقت
چارون عضلے ایکبار تشنج کرتے ہین تو سر کو سیدھا رکھتے ہین اور جب کہ ان چارون سے ایک عضلہ تشنج کرے تو سر اوسی
عضلہ کیطرف میل کریگا کچھ کے ساتھ لیکن عضلے اشترک حرکتون کو دس ہین اون مین سے دو عضلے ایسے ہین کہ
سر کو ساتھ گردن کے آگے کی طرف لاتے ہین اور یہ چنبری کے کوہے سے ہین اور چنبری گذرگاہ طعام اور شراب کی ہے اور
مہرہ اول اور دوسرے سے پیوستہ ہین پس اگر وہ سر عضلہ کا جو چنبری کی طرف ہی تشنج کرے تو سر کو تنہا آگے کی طرف لاویگا اور
جسوقت وہ سر عضلہ کا جو سینے کیطرف ہی تشنج کرے تو سر کو ساتھ گردن کے آگے کیطرف لاویگا اور چار جفت اور ہین
کہ سر کو ساتھ گردن کے پھیرتے ہین جفت پہلا سینے سے پیچھے ہی اور شکل اوسکی مثلث ہی اور قاعدہ مثلث سر کی آخر ہڈی
سے پیوستہ ہی اور تمامی مثلث گردن پر اوتر آیا ہے اور وہ تین جفت جو باقی ہین ایک جفت نزدیک مہرہ گردن کے
رکھا ہے ہر طرف سے ایک اور دوسرا جفت نزدیک چار مہرون کے ہے ہر طرف سے ایک اور تیسرا درمیان ان دونون
جفت کے رکھا ہوا ہی اور حرکت پھیرنے سر اور گردن کی اور حرکت موڑکر دیکھنے کی تشنج ان چارون جفت کے سے ہے
اور وہ عضلے جن سے خاص گردن کی حرکت ہوتی ہے چار ہین دو داہنی طرف سے اور دو بائین طرف سے اور ہر طرف
سے ایک آگے اور ایک پیچھے جسوقت ایک ان چار مین سے تشنج کرتا ہی تو گردن اوسی عضلہ کیطرف پھر جاتی ہے اور جسوقت
کہ دو عضلے داہنی طرف کے تشنج کرتے ہین تو گردن داہنی طرف میل کرتی ہی اور جسوقت دونون عضلے بائین طرف کے تشنج
کرتے ہین تو گردن بائین طرف کو میل کرتی ہی اور جسوقت چارون عضلے ایکبار تشنج کرین تو گردن سیدھی رہیگی

اور معلوم کرنا چاہیے کہ بندکشاد سر کو جو ساتھ گردن کے ہی اور بندکشاد پانچون مہرون کو گردن کی مہرون سی کہ حرکت کرنے والی ہین دو چیز کیطرف حاجت ہی دونون ضد ایک دوسری کی ہین ایک زیادتی احتیاط کی بندکشادون کی مضبوطی اور گردن کی مضبوطی مین دوسری سستی ان بندکشادون کی لیکن حاجت ساتھ زیادتی احتیاط کے بندکشادونکی مضبوطی اور گردن کی مضبوطی مین اسواسطے ہی تاکہ قاعدہ دماغ کا اپنی مقام پر قائم رہے اور بسبب سستی بندونکی اوپر پانچون سر کے اور بلند اور پست نہو جاوی کہ بسبب اوسکے حواس شوریدہ اور تباہ ہو جاوین اور تاکہ پٹھے بیچ دماغ اور حرام مغز سی اوگی ہین بسبب سستی بندون اور بسبب بیٹھنی اور اوترنی مہرون سے کھنچ نجاوین اور خوف اون آفتون کا جو اوسی پیدا ہوتا ہے نہو اور حاجت سستی ان بندکشادون کی اسواسطے ہی کہ سر اور گردن کو حرکتین طرح طرح کی ہووین اور سیر نجہ رہین کیونکہ آنکھ اور کان یہہ دو دیدہ بان آدمی کے ہین اونمین سی آنکھ سامنی کی خبر رکھتی ہی اور کان دونون طرف سی خبردار ہین اور حالانکہ دیدہ بان ایسا چاہیے کہ سب طرف کی خبر رکھے لہذا جناب باری نی ان بندکشادون کو استوار نہین بنایا بلکہ استواری یعنی مضبوطی اون عضلون اور رباطات سی کی ہی جو گرد ان بندکشادون کے آئی ہین اور ساتھ اون کے پیوستہ ہین اور اونکو اوپر لپیٹے ہوی ہین اور اونکو البتہ استوار پیدا کیا ہی تاکہ حاجت روائی دونون امر کی ظہور مین آوی ایک یہہ کہ بند بھی ساتھ ان عضلون کے مضبوط ہین اور گردن کی بیٹھنی اور اوترنی سی بھی بیپروائی حاصل ہو اور دوسری سر اور گردن کو بھی آدمی ہر طرف بخوبی پہیر سکے تا دیدہ بانون کو ہر طرف سی خبر رہے اور ایسا حال رہی کہ گویا بینائی آنکھ کی اور شنوائی کان کی سب طرف سے پاس پہنچتا دوسری جزو اور

چوتھی گفتار سے شناخت مین حنجرے کے عضلون کی تشریح اور علم الآلی کے عضلون کی تفصیل مین

ہے معلوم کرین کہ آلہ آدمی کی آواز کا حنجرہ ہی اور وہ تین غضروف یعنی نرم ہڈیان ہین ایک وہ ہی کہ اوسکو نیچے زنخدان کی مقابل حلقوم دیکھ سکتی ہین اور اونگلی سی دریافت کر سکتی ہین اوسکو درقی کہتے ہین اسواسطے کہ پشت اوسکی اوبہری ہوئی ہی اور اندر اوسکی گہرا او ہی مانند سپر اور ہر وقت بند ہونی حنجرہ کی سر اوسکا اوپری تک پہونچتا ہی اور اوسی پہنتا ہی کہ کہانے کی سب چیزین اوسکی پشت پر گذرتی ہین اور دوسری وہ غضروف ہی جو پشت اوسکی گردن سی ملی ہی برابر درقی کے اسکا کچہہ نام نہین ہے مگر اوسکو عربی مین الذی لا اسم لہ کہتی ہین اور ہر وقت بند ہونی حنجرہ کے سر اوسکا زبان کی جڑ سی ملتا ہے تیسری ایک غضروف ہی جو مانند مکبہ یعنی سرپوش کے کہ کسی شی پر ڈھکین اسی سبب سے اوسکو مکبی کہتی ہین اور طرجہالی بھی کہتے ہین اور اسمین اور الذی لا اسم لہ مین بندکشاد ہی اس طریق پر کہ الذی لا اسم لہ مین دو زائدہ ہین باندازہ دو غارون کے اور دونون زوائد اون دونون غارون مین رکھے ہوی ہین کہ مربوط اور استوار ہین ساتھ ایک رباط کی اور یہہ مکبی ساتھ اس بندکشاد کے حرکت کرتی ہے اور درقی غضروف بہ

پہنچتی ہے اور بند ہونا اور کہلنا حنجرہ کا ساتھ انکباب درقی اور لا اسم لہ کے ہے اور دور ہونے سے ایک دوسرے
کی اور وقت بات کہنے اور آواز دینے کے حنجرہ کہلجاتا ہے اور نلکی بھی دور ہوجاتی ہے اور وقت خاموشی اور ہنگام تناول غذا
کی حنجرہ بھی بند ہوجاتا ہے اور نلکی سر پر درقی اور لا اسم لہ کے پہونچتی ہے کیونکہ جسوقت نلکی اوسپر آتی ہے تو کہانا اور
پینا اوسکے اوپر گذرتا ہے اور مری میں پہونچتا ہے اسواسطے کہ حلقوم کہ راہ سانس لینے اور راہ آواز کا ہے آگے رکہا ہے اور
مری کہ راستہ کہانے اور پینے کا ہے اوسکے پیچھے رکہا ہوا ہے اور طعام اور شراب نلکی کے پشت پر گذرتا ہے اور مری کے اندر جاتا ہے
پس جسوقت درمیان کہانا کہانے کے اتفاقا کوئی بات کہی تو نلکیہ اوٹھ جاتا ہے اور حنجرہ کہلجاتا ہے اوسوقت اگر کوئی چیز
حلقوم میں داخل ہو جو کہ راہ سانس لینے کی ہے قوت دافعہ کہانسی سے اوٹہاتی ہے یہانتک کہ اوس چیز کو نکال دیتی ہے
اسلئے کہ جو چیز اس راہ میں جاتی ہے اوسکو کوئی گذر نہیں ہے کہ اوترے لہذا اوپر آجاتی ہے پس اللہ تعالی نے اسواسطے
نلکی کو پیدا کیا تاکہ راہ حلقوم اور حنجرہ کی بکٹر کر ہے کہ اوسمین کوئی شے نہ داخل ہو اور سامنے حنجرہ کے ایک ہڈی ہے کہ اوسکو
طبیب عظم لامی کہتے ہیں اسوجہ سے کہ یونانی خط میں حرف لام سے مشابہ ہے اس شکل پر ل اور منفعت اس ہڈی
کی یہ ہے کہ رباط اور عضلے حنجرہ کے اوس سے اوگے ہیں اور اس ہڈی کے کچھ عضلے خاص ہیں سواے عضلون حنجرہ کے اونہی
چھ عضلون میں سے دو عضلے اوپر کے کلہ سے آتے ہیں ایک داہنے سے اور ایک بائیں سے اور لامی ہڈی کی دونون شاخون
سے ملتی ہیں تاکہ اوسکو طرف کلہ کے اوٹھاتے ہیں اور عضلہ دوسرا زنخدان کے نیچے سے آیا ہے کہ زبان کے نیچے گذرا ہے اور اوس
ہڈی کے کنارہ سے جو درمیان دو شاخ کے ہے پیوستہ ہوا ہے تاکہ اس کنارے کو بھی کلہ کیطرف سے اوٹھاتے ہیں دو عضلے اور
بناگوش کی ہڈی کے کنارہ سے آتے ہیں ایک داہنی طرف سے اور دوسرا بائیں طرف سے اور اون دونون شاخون سے
اس ہڈی کے ملتی ہیں کہ نہ اوپر چڑہنے دیتے ہیں اور نہ اترنے اور لیکن حنجرہ کے سولہ عضلے ہیں منجملہ اون کے چھ عضلے ایسے
ہیں کہ حنجرہ کو کھولتے ہیں اور دس عضلے ایسے ہیں کہ حنجرہ کو بند کرتے ہیں منجملہ اون عضلون کے جو حنجرہ کو کہولتے ہیں دو
عضلے لامی ہڈی سے اوگے ہیں ایک داہنی طرف سے اور ایک بائیں طرف سے اور غضروف درقی سے پیوستہ ہیں کہ جسوقت یہ
دونون عضلے تشنج کرتے ہیں تو اوسکو آگے کیطرف لاتے ہیں اور اوس سے دو غضروف دیگر کو دور کرتے ہیں تاکہ حنجرہ کہلجاے اور
چار عضلے اور ہیں کہ الذی لا اسم لہ نلکی کے پاس سے کہنچتے ہیں تاکہ حنجرہ بہت فراخ ہوجاے اور منجملہ ان چار کے دو عضلے پیچھے
کیطرف رکھے ہیں تاکہ اوسکو پیچھے کیطرف کہینچیں اور دو عضلے اور دونون طرف سے ہیں تاکہ مدد دیویں ہلانے میں اس غضروف
کو کہ حنجرہ بالکلیہ فراخ ہوجاے اور منجملہ اون دس عضلون کے جو حنجرہ کو بند کرتے ہیں دو عضلے ایسے ہیں کہ لامی ہڈی سے آتے ہیں
اور درقی غضروف سے پیوست ہیں اور اوس سے گذر گئے ہیں اور الذی لا اسم لہ سے ملگئے ہیں چنانچہ یہ دونون عضلون
کو الذی لا اسم لہ کو پیچھے سے آتے ہیں اور ساتھ ایک دوسرے کے پیوستہ ہوگئے ہیں پس جسوقت یہ دونون عضلے
تشنج کرتے ہیں تو درقی اور الذی لا اسم لہ کو بند کرتے ہیں اور چار عضلے اور ہیں ساتھ ایک دوسرے کے ملے ہیں کہ کنارہ غضروف

درقی کو ساتھہ کنارہ الذی لا اسم لہ کے جمع کرتی ہین تاکہ حنجرہ تنگ ہو جاوی اور جو مناسب تھا کہ عضلہ جو حنجرہ کو بند کرے
اندرون حنجرہ کی ہو تاکہ جسوقت تشنج کری درقی اور الذی لا اسم لہ کو طرف اپنی کھینچے اسلئی اللہ تعالی نی دو عضلہ پیدا کئے
اندر حلقوم کی کو چپک زیادہ اور عضلون سی اور قوی تر سبب ہے لیکن کوچکی اون کی اس غرض سی ہی تاکہ اندرون حلقوم
کا تنگ ہووی اور قوت اونکی اس نظر سی ہی کہ جب تک آدمی چاہی سانس نہ لیوی اور دم روکے رہی تو روک سکے
پس یہہ عضلہ یہہ کام کر سکتا ہی چنانچہ جسوقت آدمی کسی چیز پر گذر کرے کہ وہ ناخوش بو رکھتی ہو تو البتہ دم روکے
اور سانس نہ لیوی تاکہ ہوای ناخوش اوسکی حلق مین نہ پہونچے اور دو عضلہ اور اندر کو نیچے غضروف ملکی کے پیدا کئے تاکہ ملکی
کو بھی اسیطرح پکڑی رہے

باب پانچوان دوسرے جزو اور چوتھی گفتار سے حلقوم

کی عضلون کی شناخت مین ہی عضلہ حلقوم کے چار ہین دو عضلہ سینہ کی ہڈی سی نکلی ہین ساتھہ ہڈی لامی کے اور
حلقوم کے سری پر پیوستہ ہین کام ان چارون عضلون کا یہہ ہی کہ حنجرہ کے غضروفونکو پکڑی ہوی ہین تاکہ جسوقت آدمی
آواز بلند کری تو اسقدر کشادہ ہوون کہ آواز نکل سکے اور نگاہ رکھین کہ سر حلق کا نیچے نہ اوترے اور نہ اوپر کو چڑھی اور دو
عضلہ اور ہین کہ حلقوم سی مخصوص ہین قانع عربی مین اونکو کہتے ہین حلقوم کی کنارہ پر لگی ہوی ہین کہ کھانا اور پانی جو
اپنی راہ سی اوترتا ہے اون کو بخوبی مدد دیوین کہ طعام اور شراب جلد اور آسان اوتر جاوی اور سانس لینی کی راہ
فراحمت نکری سبب اوسکی یہہ عضلے ہین

باب چھٹا دوسرے جزو اور چوتھی گفتار سے زبان کی عضلون کی تشریح مین

سے یہہ معلوم کرین کہ عضلہ زبان کے نو ہین منجملہ اونکی دو عضلہ ناگوش
کی ہڈی کی کنارون سی اوگی ہین ایک داہنی طرف سی اور ایک بائین طرف سی اور دونون پہلوون زبان سی پیوستہ
ہین اور یہہ دونون عضلہ چوڑی ہین اور حرکت زبان کی دہن کے دونون طرف انہین عضلون سی ہوتی ہی جسوقت
ایک عضلہ اون دو مین سے تشنج کرتا ہی تو زبان اوسی عضلہ کیطرف کھنچ جاتی ہی اور دو عضلہ اور لامی ہڈی سے
اوگی ہین نیچے سی اوسکی اور یہہ دو عضلہ درازی مین اور زبان کے درمیان مین پیوستہ ہین کہ حرکت باہر نکلنی اور اندر کھینچ
جانی زبان کی انہین دو عضلون سی ہے اور دو عضلہ اور لامی ہڈی کے دونون پہلوون سی اوگی ہین سبب
نیچے ایک داہنی طرف سی اور ایک بائین طرف سی اور یہہ دونون عضلہ درمیان اون پہلے دونون عضلون کی ساتھہ
زبان کی پیوست ہوئے ہین کہ حرکت پھرنے زبان کی گرد دہن کی انہین دونون عضلون سی ہے پس جسوقت
کہ ایک عضلہ تشنج کرتا ہی تو زبان کو ترچھی کھینچتا ہی اپنی طرف کو اور اس حرکت کجی سے حرکت گردش زبان کی بخوبی
ہوتی ہے اور دو عضلہ اور کلہ کی ہڈی کے کنارہ سی اوگی ہین اور نیچے ان تمام عضلون کے نکلی ہین اور چوڑی ہو کر زبان
کی نیچے پہچے ہوی ہین کہ حرکت اور دوسری ہونا زبان کا انہین دونون عضلون سے ہی اور نیا ایک عضلہ اور ہے کہ
اوسکو بھی زبان کے عضلون سی شمار کیا ہے اور لامی ہڈی کے کنارہ سی اوگا ہی منفعت اوسکی یہہ ہی کہ کبھی زبان

کو لامی کی طرف لاتا ہی اور کبھی لامی کو اندر کیطرف زبان کے لاتا ہے **باب ۷ ساتوان دوسرے جزو اور چوتھی گفتار سے شانہ کے عضلونکی تشریح مین ہے** شانہ کے عضلے تین قسم کے ہین ایک عضلے اس قسم کے ہین کہ خاص شانہ کو حرکت اونکی سبب سے ہے دوسرے وہ عضلے ہین جو حرکت بازو اور شانہ کی مشترک اونسے ہے تیسرے وہ عضلے ہین جنسے حرکت خاص بازو کو ہوتی ہے لیکن وہ عضلے کہ خاص شانہ کو حرکت جنکے سبب سے ہے وہ بارہ عضلے ہین چھہ واسطے حرکت داہنے شانہ کے اور چھہ واسطے حرکت بائین شانہ کے منجملہ ان چھہ عضلون کے دو گردن کے پیچھے سے آتے ہین ساتھ کچی کے اور ایک عضلہ خرک شانہ سے پیوستہ ہے اور سر شانہ تک پہونچا ہی چنبر گردن تک اور ایک عضلہ چنبر گردن کے نیچے سے آیا ہے اور آخر شانہ سے پیوستہ ہے اور عضلہ تیسرا مہرہ اول سے گردن کے مہرون مین سے اوگا ہے اور خرک شانہ کے سر سے پیوستہ ہی اور عضلہ چوتھا لامی ہڈی سے اوگا ہے اور اوپر کے پہلو سے شانہ کے پیوستہ ہے نزدیک سر شانہ کی ساتھہ اوس زیادتی کی کہ اوسکو منقار کہتے ہین اونکی حرکت سے شانہ طرف کان اور گردن کے میل کرتا ہے اور عضلہ پانچوان اور چھٹا ایک سرے بارہوین خار کے کہ مہرون کے پشت پر ہین اوگا ہے اور خرک شانہ سے پیوستہ ہی اور دوسرا پانچوین خار سے نیچے کے مہرون سے پشت کی مہرون مین سے اوگا ہے اور شانہ کے غضروف سے پیوستہ ہی سرتا سر پس جسوقت کہ دونون عضلے تشنج ایکبار کرتے ہین تو شانہ کو اپنی طرف کہینچتے ہین اور جسوقت پانچوان عضلہ حرکت کرتا ہی تو شانہ نیچے کیطرف پیچھے سے میل کرتا ہے اور جسوقت چھٹا عضلہ تشنج کرتا ہے تو میل شانہ کا اوپر کیطرف ہوتا ہے اور ایک عضلہ اور ہے مشترک درمیان بازو اور شانہ کے اور یہ عضلہ مہرہ قطن سے اوگا ہے اور وہان سے نکلکر شانہ کے نیچے کے پہلوون سے ملا ہے سر شانہ تک حرکتین اس عضلہ کی شانہ کو طرف اپنی کہینچتی ہین اور اندر کے میل طرف تجاشگاہ کی کرتا ہے اور بازو کو بھی کچھہ حرکت ہوتی ہے طرف پشت کی اور ان عضلونکو بازو کے عضلونکے ساتھہ بیان کیا گیا ہے **باب ۸ آٹھوان دوسری جزو اور چوتھی گفتار سے ہاتھہ کے عضلون کی شناخت مین ہے** ہاتھہ کی حرکتون مین پہلی حرکت بند کشادہ شانہ کی ہے کہ حرکت بازو کی اوس سے ہے اور ان حرکتون کے چھبیس عضلے ہین ہر طرف سے تیرہ اور اون تیرہ مین سے ایک عضلہ سر پستان سے اوگا ہے اور سینہ کی ہڈی تک آتا ہی اور بازو کی ہڈی کے سر سے ملگیا ہے آگے کیطرف نزدیک لب غار شانہ کے کہ سر بازو کی ہڈی کا اوسمین کہا ہے اور حرکت نزدیک آنے بازو کی ساتھہ سینہ کے ایسی ہے کہ میل اوسکا نیچے کیطرف ہوتا ہی اسی عضلہ سے ہے اور شانہ کو اندر کیطرف اپنی کہینچتا ہی اور عضلہ دوسرا سینہ کی ہڈی سے اوگا ہی اور بازو کی ہڈی کے سر سے پیوست ہی آگے کیطرف سے اور حرکت نزدیک آنے بازو کی ساتھہ سینہ کے اس طرح ہی کہ میل اوسکا اوپر کیطرف ہوتا ہی اسی عضلہ سے ہے اور عضلہ تیسرا عضلہ بزرگ ہی دوہرا یعنی دو تو کہ مثل دو عضلون کے ہی

که سر پر ایک دوسرے کے رکھا ہے اور سینہ کی ہڈی سے اوگا ہے اور بازو کی ہڈی ملا ہے آگی کیطرف سے نیچے اوس مقام
کو کہ جہان دوسرا عضلہ پیوستہ ہے پس جسوقت کہ لیف یعنے ریشہ توں بالائی حرکت کرتا ہے تو بازو سینہ کیطرف
آتا ہے اسطرح کہ میل اوسکا اوپر کیطرف ہوتا ہے اور جسوقت کہ لیف یعنی ریشہ توں زیرین حرکت کرتا ہے تو بازو سینہ
کیطرف آتا ہے راست اور اس عضلہ کو اگر دو عضلے کہیں تو زیبا ہے اور عضلہ چوتھا اور پانچوان دو عضلے ہین کہ
تہیگاہ اور پہلوؤں راست سے اوگے ہین اون دو مین سے ایک بڑا ہے اور تہیگاہ کی ہڈی سے اوگا ہے اور دوسرا
باریک ہے اور پوست تہیگاہ سے اوگا ہے اور وتر دونون کا بازو کی ہڈیون سے پیوستہ ہے اندر کیطرف سے اور
ساتھ وتر اوس عضلہ کے جو سینہ کی ہڈی سے آیا ہے اور ساتھ وتر اس عضلہ کے کہ جو دو تو یعنی دوہرا آیا ہے
اور ابھی مذکور ہو چکا ہے پیوستہ ہے پس جسوقت کہ بڑا عضلہ تشنج کرتا ہے تو بازو کو طرف پہلوؤں پیٹ کے
کہنچتا ہے اور عضلہ دوسرا مانند بارے کے ہے اس عضلہ پر اور پانچ عضلے اور شانہ سے اوگے ہین اور بازو کی
ہڈی سے پیوستہ ہین منجملہ ان پانچ عضلون کے ایک عضلہ شانہ کے اوپر کے کنارہ سے خرک شانہ تک پہنچا
اور وتر اس عضلہ کا بازو کی ہڈی کے سر سے پیوستہ ہے باہر کیطرف سے جسوقت یہ عضلہ تشنج کرتا ہے تو بازو کو
اوٹھاتا ہے اور میل اوسکا اندر کیطرف کرتا ہے اور دو عضلے شانہ کی ہڈی سے بھی اوگے ہین اور اوپر کے
کنارہ سے بھی اور لیف اونکی خرک شانہ کے اوپر سے آئے ہین اور خرک شانہ سے نیچے پہلو تک پہنچے ہین اور
وتر اونکا بازو کی ہڈی کے سر سے پیوستہ ہے باہر کیطرف سے جسوقت کہ یہ عضلے تشنج کرتے ہین تو بازو کو پہلو اور
سینہ سے دور کرتے ہین اور میل اونکا باہر کیطرف رہتا ہے اور عضلہ دوسرا اس عضلہ مین ملا ہے چنانچہ دونون
عضلے ایک ہوگئے ہین اور کام دونون کا ایک ہے اور دو عضلے اور ہین ایک وہ ہے کہ شامل ہوتا ہے مقام مشکم
شانہ کا ہڈی سے شانہ کی اور وتر اوسکا بازو کی ہڈی سے پیوستہ ہے اندر کیطرف اور حرکت پہرنے بازو کی پیچھے
کیطرف اسی عضلہ سے ہے اور عضلہ دوسرا شانہ کے نیچے کے کنارہ سے اوگا ہے اور وتر اوسکا بازو کی ہڈی سے پیوستہ ہوا ہے اوپر کیطرف
اور وتر اوسکا متصل ہے اوس عضلہ بزرگ سے جو تہیگاہ کی ہڈی سے اوگا ہے اور منفعت اوسکی یہ ہے کہ بازو کو باہر کیطرف کہنچتا ہے
عضلہ گیارہوان وہ ایک عضلہ ہے کہ جو بیچ گردن سے اوگا ہے اور خرک شانہ سے آیا ہے سر شانہ تک اور وتر
اوسکا نزدیک پیوندگاہ اور وتر عضلہ بزرگ کا کہ سینہ سے آیا ہے اندر کے باہر کیطرف پیوستہ ہے اور کام اس
عضلہ کا یہ ہے کہ بازو کو سیدھا کرتا ہے اور عضلہ بارہوان ایک عضلہ ہے کو چاپ شانہ کے اوپر رکھا ہوا ہے اور
کام اوسکا یہ ہے کہ بازو کو اوٹھاتا ہے پیچھے کے ساتھ اور معلوم کرین کہ اگر اوس عضلہ دو تو یعنی دوہرے کو
جو سینہ سے نکلا ہے ایک عضلہ شمار کرین تو عضلے بند کشا و شانہ کے بارہ ہونگے اور اگر اوسکو دو عضلے تصور
کرین تو تیرہ عضلے قرار دئے جائین گے اور بعضون نے کہا ہے کہ گیارہ عضلوں سے زیادہ نہین ہین اسوجہ سے

کہ عضلہ دو تو کو ایک شمار کرتے ہین اور اس بارہوین عضلے کو گیارہوین عضلہ کا ایک پارہ تصور کرتی ہین مگر
جالینوس کا قول یہی کہ یہ عضلے تیرہ ہین اور بعد بازو کے حرکتون کے کلائی کی حرکتین ہین اور حرکتین کلائی کی
چارقسم پر ہین ایک حرکت نزدیک آنے کی ساتھ بازو کے دوسری دور ہونے کی اوس سے اور تیسری
حرکت آنے کی طرف اندر کے چوتھی حرکت پھرنے کی طرف باہر کے اور ان حرکتون کے اٹھارہ عضلے ہین
اونمین دس عضلے ایسی ہین کہ کلائی کو بازو کی طرف لاتے ہین اور اوس سے دور کرتے ہین ہر ایک سمت مین
پانچ عضلے ہین اور یہ پانچ عضلے بازو کی ہڈی پر رکھے ہوئے ہین اون پانچ مین سے دو عضلے اسطرح کی ہین کہ
کلائی کو نزدیک بازو کے لاتے ہین اور ایک دوسرے پر گذرے ہین بشکل حرف حا کہ یونانی تحریر مین اسطرح
پر ہے ✕ پس ان دو عضلون سے ایک بڑا ہی اور اوسکے دو سر ہین ایک سرا اوسکا لب غار سر شانہ سے اوگا ہی
نیچے کی طرف سی اور سر دوسرا لب غار بالا سے اوگا ہے اوس فروقی سے جسکو منقار الغراب کہتے ہین اور یہ عضلہ
سر سے بازو کی ہڈی کے آیا ہے اور اندر کے جانب اوترا ہے اور کلائی کے آخر ہڈی سے جو اوپر کی ہے جسکو
زند الاعلی کہتی ہین پیوستہ ہی آگے کی طرف سی کام اس عضلہ کا یہ ہی کہ کلائی کو طرف بازو کے پھیر لاتا ہے کہ میل
بازو کا اندر کیطرف ہوتا ہی اور اونگلیان اندر کیطرف سی آخر شانہ تک پہونچ جاتی ہین اور جا بہنگام تک بھی پہونچتی
ہین دوسرا عضلہ بہت چھوٹا ہی اور بازو کی ہڈی کے سر سے اوگا ہی اور اس عضلے کے بھی دو سر ہین اور رباط اونکے
بسبب لطافت کی نہین دریافت ہوسکتی ہین اور ان دو سر مین سے ایک بازو کی ہڈی کے پیچھے سے اوگا ہی
اور سر دوسرا اوسکے آگے سی اوگا ہے اور کلائی کے نیچے کی ہڈی سے جسکو زند الاسفل کہتے ہین پیوستہ ہی آگے کیطرف سے
پس جسوقت کہ یہ عضلہ تشنج کرتا ہے تو کلائی کو نزدیک بازو کے لاتا ہے اور میل کلائی کا طرف باہر کے ہوتا ہے
اور سر اونگلیون کا آگے بازو کی ہڈی کے پہونچتا ہے اور جسوقت دونون عضلے ایکبار تشنج کرین تو کلائی
سیدہی نزدیک بازو کے آتی ہی اور کسی طرف میل نہین کرتی ہے اور وہ عضلے جو کلائی کو بازو سی دور کرتے ہین
تین ہین اون تینون مین سے دو عضلے مانند اون عضلون کی ہین جو نزدیک لانے والے ہین اور ایک
دوسرے پر گذری ہین اون دو مین سے ایک عضلہ بڑا ہے اور رباط اوسکا شانہ کے نیچے کے پہلوون سی اوگا ہی
اور بازو کی ہڈی کے پیچھے سے آیا ہے اور کلائی کی ہڈی کے اندر کے گوشہ سے ملگیا ہے پشت کلائی کی طرف سے
پس جسوقت کہ یہ عضلہ تشنج کرتا ہی تو کلائی کو بازو سے دور رکہتا ہی اور میل کلائی کا طرف اندر کے ہوتا ہے
اور عضلہ دوسرا بازو کی ہڈی کے پیچھے سے اوگا ہے اور پھر کلائی کی ہڈی کے باہر کے گوشہ سے ملگیا ہے
طرف پشت کلائی کی پس جسوقت یہ عضلہ تشنج کرتا ہی تو کلائی کو بازو سے جدا اور دور کرتا ہے اور میل کلائی کا باہر
کیطرف ہوتا ہی اور جسوقت کہ دونون عضلے ایکبار تشنج کرین تو کلائی کو بازو سی دور رکہتے ہین اور میل کلائی

باہر کی طرف ہوتا ہے اور کسی طرف میل اوسکا نہین ہوتا ہی اور کہچا ہے راست یعنی سیدہا اون دونون عضلون سے ایک عضلہ
اور ہی کہ جسوقت وہ تنہا حرکت کرتا ہی تو کلائی کو ہلا دیتا ہی کہ وہ کلائی کسی طرف میل نہین کرسکتی ہے بدستور سیدہی
رہتی ہے اور کچہہ میل بہی اگر کرتی ہے تو اندر کے جانب اندر کے میلان اوسکا ہوتا ہے اور خواجہ ابو علی سینا رحمۃ اللہ علیہ
کتاب قانون مین فرماتے ہین کہ شبہہ ہوتا ہی اس بات کا کہ وہ عضلہ تیسرا ایک جزو ہی اوس دوسرے عضلہ کا جو کلائی کو
بازو کے پاس پہیر لاتا ہے اور وہ عضلے جو کلائی کو اندر کیطرف لاتے ہین اور باہر کیطرف پہیرتے ہین آٹھ ہین ہر ایک
دست مین چار عضلے ہین اور کلائی کے اوپر موضوع ہین اون چار مین سے دو عضلے ایسے ہین کہ کلائی کے شکم پر رکہے
ہوتے ہین ایک اون دو مین سے کنارہ زند الاسفل سے اوگا ہے اور زند الاعلی سے پیوستہ ہوا ہی درمیانمین
اور کام ان دونون عضلون کا یہ ہی کہ کلائی کو اندر کیطرف آگے سے پہیرتے ہین اور دو عضلے کلائی کی پشت پر
موضوع ہین ایک زند اسفل سے اوگا ہے اور کلائی کے کنارہ سے ملگیا ہے اور عضلہ دوسرا آخر استخوان بازو سے
اوگا ہے اور وہانسے نکلکر اوس پہلے عضلہ پر گذرا ہے اور کلائی کے اندر کنارہ سے پیوست ہی کام ان دونون
عضلون کا یہ ہی کہ کلائی کو پہیرلیتے ہین باہر کیطرف اور سوای ان آٹھ عضلون کے جو مذکور ہوئے چہبیس عضلے اور کلائی
کے اوپر موضوع ہین ہر ایک کلائی پر تیرہ عضلے ہین اور تیرہ مین سے ایک عضلہ واسطے حس کے ہی اور باقی واسطے
حرکت کے ہین بس وہ ایک عضلہ جو واسطے حس کے ہے ایک عضلہ لطیف کلائی کے شکم پر رکہا ہوا ہے اور وتر
اوسکا نہایت لطیف ہی اور پوست ہتہیلی اور انگلیون کے نیچے بچہا ہوا ہے تاکہ ہتہیلی اور انگلیونکو حس ہووے اور ہتہیلی اور
انگلیون پر بال جمنے سے مانع ہو اور وہ عضلے باقی جو واسطے حرکت کے ہین بعضے اونمین سے واسطے حرکت خردہ کے ہین اور بعضے
واسطے حرکت انگلیون کے چنانچہ دونون قسم کے عضلے اب بیان کئے جاتے ہین لیکن پہلے اس سے یہ بہی معلوم کرین کہ ہر انگلی کا
جو عربی مین نام ہے کیونکہ ان عضلون کی تشریح مین نام ہر ایک کا عربی مین خوب یاد کرلینا چاہیے تاکہ ہر جگہ آسانی ہو
اور جو کہ ہر بار نام ہر ایک کا فارسی مین بیان کرنا دراز معلوم ہوتا تہا لہذا عربی مین نام ہر ایک کا مذکور ہوتا ہی بس آگاہ ہونا
چاہیے کہ خردہ دست کو الرسغ کہتے ہین اور پشت دست کی ہڈیون کو المشط اور انگوٹہی کو الابہام اور جو اوسکے پاس انگلی ہے نام
المسبحہ بہی اور السبابہ بہی اوسکو کہتے ہین اور درمیان کی انگلی کو الوسطی لکہتے ہین اور اوسکے پہلو کی انگلی کو البنصر اور چہوٹی انگلی
کو الخنصر کہتے ہین اور وہ تیرہ عضلے پشت کلائی پر جو موضوع ہین اونمین سے تو عضلہ ایک درمیان پشت کلائی پر رکہا
ہوا ہی اور بازو کی ہڈی کے سر زائد گاہی گوشہ بیرونی سے اور اوس مین سے چار وتر نکلے ہین اور چارون وتر انگلیون
پر پیوستہ ہین جسوقت یہہ تشنج کرتا ہے تو یہہ چار انگلیان کہلجاتی ہین اور ایک عضلہ اور عضلہ اول سے اوگا ہے
اور اوس سے دو وتر نکلے ہین ایک خنصر سے پیوست ہی اور دوسرا بنصر سے بس جسوقت یہہ عضلہ تشنج کرتا ہی تو ان دونون
انگلیون کو اندر کہینچتا ہی اور دو عضلے اور ساتھ ایک دوسرے کے پیوستہ ہین گویا دونون عضلے ایک ہین ایک

زندالاسفل سے اوگا ہے اور اوس سے دو وتر نکلے ہین ایک درمیان کی اونگلی کو اندر کہینچتا ہی اور دوسرے مسبحہ کو
اور عضلہ دوسرا جو زندالاعلی سے اوگا ہے وہ انگوٹھے کو یعنی ابہام کو اندر کہینچتا ہی اور ایک عضلہ اور زندالاسفل پر
رکھا ہوا ہی اور آخر استخوان بازو سے اوگا ہے پس حرکت سے اس عضلہ کی خردہ آگے کی طرف مڑتا ہے اور دو
عضلے اور زندالاعلی پر رکھے ہوئے ہین اور دونون ساتھ ایک دوسرے کے پیوست ہین ایک مبداگاہ زندالاعلی سے
اوگا ہے اور ساتھ ہڈی ہتھیلی کی خردہ کی ہڈیون سے پیوستہ ہی برابر ابہام یعنی انگوٹھے کے پس جسوقت وہ دونون
عضلے ایکبار تشنج کرتے ہین تو خردہ اوپر آتا ہے اور ہتیلی کہلجاتی ہے اندر کے اور جسوقت عضلہ پہلا تنہا تشنج
کرتا ہے تو ابہام مسبحہ سے دور ہو جاتا ہے اور جسوقت عضلہ دوسرا تنہا حرکت کرتا ہے تو خردہ طرف پشت کے
پہر جاتا ہی اور ایک عضلہ اور زندالاسفل پر موضوع ہی اور رباط اس عضلہ کا بازو کی ہڈی سے اوگا ہے اور اوسکے
وتر کی دو شاخین ہین وہ دونون شاخین مبداگاہ ہڈیون پشت دست پر نزدیک اونگلی وسطی اور مسبحہ کی ایک
دوسرے پر گذری ہین وہ شاخ کہ مسبحہ کی طرف سے آئی ہے طرف وسطی کے پیوستہ ہی اور وہ شاخ جو وسطی کی طرف سے
آئی ہے طرف مسبحہ کی پیوستہ ہی پس جسوقت یہ عضلہ تشنج کرتا ہے تو خردہ کو کہولتا ہے اور اصحاب تشریح کا ان
عضلون مین جو کلائی کے پشت پر موضوع ہین خلاف ہی ایک گروہ کہتا ہی کہ آٹھ عضلے ہین اسواسطے کہ اون دونون
عضلونکو جو وسطی اور مسبحہ کو ہلاتے ہین ایک عضلہ شمار کیا ہے اور اور دو عضلونکو کہ وتر ایک عضلہ کا دونون طرف سے
استخوان خردہ سے پیوستہ ہی نزدیک ابہام کے ایک عضلہ تصور کیا ہے اور ایک گروہ کا مقولہ ہی کہ نو عضلے
ہین اسواسطے کہ ان چار عضلون مین سے کہ اونہون نے دو عضلے شمار کیے ہین اون مین سے ایک کو یہ گروہ فرق
کرتا ہے اور بعض کہتے ہین کہ دس عضلے ہین اسواسطے کہ یہ دونون عضلونکو فرق کرتے ہین اور چار عضلے شمار کرتے
ہین مگر جالینوس نے اکثر کتابون مین دیکہکر نو عضلے قرار دیتے ہین پس اگر ان عضلونکو بموجب اون لوگون کے
قول کے جو ان عضلون کو دس شمار کرتے ہین شمار کیا جاوے تو عضلے دونون ہاتھون کے ایکسو چبیس ہونگے اور کلائی
کی شکم پر جو سات عضلے ہین اون سات مین سے ایک عضلہ واسطے حس کے ہے چنانچہ پہلی تشریح اوسکی مذکور
ہو چکی ہے اور دو عضلے جو واسطے حرکت کلائی کے ہین ذکر اونکا بھی ہو چکا باقی رہے چار عضلے اور اون چار مین
ایک عضلہ بڑا ہی اور درمیان مین کلائی کے رکھا ہوا ہی اور رباط اوسکا کلائی کے دونون ہڈیون سے اوگا ہے
اور اوس سے پانچ وتر نکلے ہین اور پانچون اونگلیون سے پیوستہ ہین ایک وتر جو انگوٹھے سے پیوستہ ہے
بندکشا دوم اور سوم انگوٹھے کو بلند کرتا ہی اور ایک اور عضلہ ہے بہت چہوٹا اور اوپر اوس عضلے کے ہے
رباط اس کا بھی دو ہڈیون سے اوگا ہے اور آخر ہڈی سے بازو کی نکلا ہے اوسکے چار وتر ہین ہر ایک
ساتھ ایک اونگلی کے پیوستہ ہی اور چار اونگلیون کے بندکشا درمیانی کی حرکت انہین عضلون سے ہے

اور دو عضلے اور ہین ایک بازو کی آخر ہڈی سے اوگا ہے اور مشط کی ہڈی سے پیوستہ ہے آگے کی طرف نزدیک
خنصر اور بنصر کے اور عضلہ دوسرا بازو کی ہڈی کے سر سے اوگا ہے اور اوسکا وتر اندر کیطرف سے مشط کی ہڈی سے
پیوستہ ہے آگے کیطرف نزدیک انگوٹھے کے بس جسوقت یہ عضلہ دوسرا تشنج کرتا ہے تو ہاتھ کو آگے کی طرف
اندر کو پھیرتا ہے اندر کے اور جو دونون عضلے ایک بار تشنج کرین تو ہاتھ کو بالکلیہ اندر کی طرف موڑتا ہے اور ہتھیلی کا
کھلنا اور موڑنا بھی انہین دونون عضلون سے ہے اور دونون کف دست مین چھبیس[26] عضلے رکھے ہوئے ہین
ہر ایک ہتھیلی مین اٹھارہ عضلے ہین دو صف پر ہین اونمین سے سات عضلے اوپر کی صف مین ہین بیس اون
سات مین سے چار عضلے چارون اونگلیونکو طرف سبابہ کی لاتے ہین اور عضلہ پانچوان انگوٹھے کو طرف سبابہ کے
لاتا ہے اور دو عضلے دو کنارون پر ہتھیلی کے رکھے ہوئے ہین ایک عضلہ اونمین کا انگوٹھے کو اور چارون اونگلیونکو
دور کرتا ہے اور دوسرا عضلہ اور اونگلیون سے خنصر کو دور کرتا ہے اور گیارہ عضلے نیچے کی صف مین ہین اون
گیارہ مین سے آٹھ عضلے بندکشا اول کو سبابہ اور وسطی اور خنصر اور بنصر کے ہلاتے ہین اور تین عضلے ابہام
یعنی انگوٹھے کے بندکشا دونکو ہلاتے ہین اونمین سے ایک عضلہ بندکشا اول کو ابہام کے ہلاتا ہے اور دو عضلے
اونمین سے بندکشا دوم ابہام کو ہلاتے ہین یہین عضلے ہاتھ کے یہ ہین جو بیان کیے گئے باب[9] نوان دوسرے
جزو اور چوتھی گفتار سے شناخت مین عضلہ ہاے دم زدن کے ہے کہ سینہ اور
پہلو کو حرکت مین لاتے ہین عضلہ ہاے دم زدن تین طرح کے ہین ایک طرح کے عضلے ایسے ہین کہ سینہ کو کھولتے
ہین کہ سینہ بسبب اونکے فراخ ہوجاتا ہے اور اعضاے تنفس بھی کشادہ ہوجاتے ہین اور ہواے خوش اور خنک کو
اندر کیطرف کھینچتے ہین اسطرح کے عضلون کو العضلات الباسطہ کہتے ہین اور دوسری طرح کے عضلے سینہ اور سانس کے
اعضا کو فراہم کرتے ہین تاکہ ہواے گرم اور حرارت دل سوختہ اور دود ناک باہر نکلے ان عضلونکو العضلات القابضہ
کہتے ہین اور تیسری طرح کے عضلے پہلوؤن کے بیچ مین ہین اور یہ عضلے البسط اور قبض دونون کرتے ہین لیکن
باسطہ عضلے بارہ ہین داہنے اور بائین طرف سے رکھے ہوے ہین ہر طرف سے چھ عضلے پس بارہ مین سے دو عضلے
حجاب کے ہین اور حجاب ایک پردہ ہے کہ شکم کو دو حصہ کیے ہوئے ہے اور سانس کے آلہ کو غذا کے آلہ سے جدا کیے ہوئے
اور جو آلہ سانس کا ہے حجاب کے اوپر ہے اوسکو شکم زبرین کہتے ہین اور جو آلہ غذا کا ہے نیچے حجاب کے موضوع ہے اوسکو
شکم زیرین کہتے ہین اور منفعت اور تشریح اس حجاب کی اس باب کے آخر مین بیان کی جائیگی انشاء اللہ تعالی
اور دو عضلے اوپر چنبر گردن سے اوگے ہین اور پہلوے اول سے ملے ہین اور کام ان دونون عضلون کا یہ ہے کہ پہلو ونکو
طرف اپنی کھینچتے ہین اور سب عضلے جو درمیان مین پہلوؤن کے ہین ہر ایک عضلہ اوس پہلو کو ہلاتا ہے اور کھینچتا ہے
کہ جسکے وہ نیچے ہے اور دو عضلے اور ہین دو ہرے یعنی ہر ایک کے دو جزو ہین اوپر کا جزو گردن سے پیوستہ ہے اور گردنکو

چار عضلے ہین تو اس حساب سے عدد پہلوؤن کے عضلون کے اٹھاسی ہوتے ہین اور عدد واسطے عضلون کے
بارہ ہین اور عدد قابضہ عضلونکے آٹھ ہین سب ایکسو آٹھ عضلے ہوتے ہین اور آگاہ ہونا ضرور ہے کہ شریف ترین
عضلون کا عضلہ ہای دم زدن مین حجاب ہے اسواسطے کہ آمد و رفت سانس کی بدون قصد اور بے تکلف جو
سوتے وقت اور جاگتے وقت اور مستی اور غشی اور بیہوشی کی حالت مین ہوتی ہے وہ اوسی کی حرکت کے
سبب سے ہے اور سب عضلونمین قوی بھی زیادہ وہی ہے اسواسطے کہ سب سے بڑا ہے اور بعد اوسکے وہ دو عضلے
جو چنبر گردن کے اوپر ہین اس غرض سے ہین کہ اگرچہ جانورون کے سب عضلونمین کوئی آفت پہونچے
جب تک یہ دونون عضلے سلامت ہونگے فرق تنفس مین نہ آئیگا یعنی سانس کی آمد و شد برابر رہیگی
اور جو کہ منفعتین اس حجاب کی بہت طرح پر ہین اسلیے پیدا کرنیوالے نے اندرون شکم کا ساتھ حجاب کے دو حصہ کیا او
اعضاء تنفس یعنی سانس کے اندامون کو غذا کے اندامون سے ساتھ اوسکے جدا کیا اور اوس حجاب کو درمیان
ان دونون کے رکھا تاکہ بخار غذا کے اندامون کا سانس کے اندامونمین جو بالای حجاب ہے نہ پہونچے اگر یہ حجاب
درمیان نہوتا اور یا اگر ایسا قوی نہوتا تو بخار غذا کے اندامون کا اور بخار ثقل کا سانس کے اندامون مین
پہونچتا اور روح تیرہ اور مکدر ہو جاتی اور بیشتر ناخوش ہوتا اور منفعت اور اوس سے یہ ہے کہ تنفس جسوقت کرتا
تو ثقل کو اور بچہ کو کہ شکم مادر مین ہو باہر نکلنے کی مدد دیتا ہے اور حجاب بنیاد پہلوؤن بالای سے اوگا ہے اور
پہلوؤن کے سرون پر آیا ہے اور گرد شکم کے اوترا ہے مانند دو کمان کے کہ باہم ہوین مانند دائرہ کے
اور جسوقت کہ وہ حجاب کھچتا ہے تو شکم اوسکا کم ہوتا ہے اور سینہ اور پہلوؤنکو باہر لاتا ہے اور بلند کرتا ہے اور یہ حجاب
ایک عجیب عضلہ ہے برخلاف سب عضلون کے اسوجہ سے کہ ہر ایک پٹھا ساتھ عضلہ کے جو پیوستہ ہے برابر اوس
عضلہ کے حرام مغز سے نکلا ہے اور اوسمین پیوستہ ہو گیا ہے اگرچہ پٹھا کہ حجاب سے پیوستہ ہے مہرہ گردن سے پیدا
اور اوترا ہے سر حجاب تک اور حجاب مانند ایک روان کے ہے کہ پھیلا ہوا گول اور جس مقام پر گوشت اوسکا پورا ہی
پٹھا ہے اور جھلی کے مانند چھوٹے دائرہ کے درمیان دائرہ بزرگ کے ہے اور سر حجاب کا مرکز اس چھوٹے دائرہ کا ہے
اور پٹھا جو مہرہ گردن سے نیچے اوترا ہے سیدھا اس مرکز مین آیا ہے اسواسطے کہ کام حجاب کا یہ ہے کہ سینہ اور پہلوکو
حرکت دیوے اور جو عضلہ کہ کسی عضو کو ہلاتا ہے چاہیے یہ کہ سر اوسکا برابر اوس عضو کے ہو کہ اوسکو ہلانا چاہے
پس واجب ہے کہ سر اوسکا مرکز اس دائرہ کا ہوتا کہ برابر سینہ اور پہلو کے ہووے اور جو کہ راہ اس مرکز کی اس
عصب یعنی پٹھے سے دور تھی اور نکلنا اور داخل ہونا اوسکا درمیان سینہ کے مثل ایک معلق کے ہوتا اسواسطے
اللہ تعالے نے اس عصب یعنی پٹھے کو ساتھ اوس غشا یعنے جھلی کے پیوستہ کیا جو سینہ کو دو حصہ کرتی ہے
اور غشا مذکور کو پناہ اوس عصب کی کیا کہ اوسپر اعتماد کرے اور معلق نرہے اور جو حاجت حیات کی ساتھ

حرکت حجاب کی ضروری تھی اسلیے واجب کیا کہ وقت اوترنے اس پٹھے کے اس حجاب مین پیوند ہے احتیاطاً تمام
کی جائے لہذا اوسکو چند جزون سے مدد دی ہے اور ساتھ اوسکے پیوستہ کیا ہے تاکہ اگر ایک جز مین کچھہ خلل واقع
ہو تو اور جزئین صحیح اور سالم رہین اور حرکت اوسکی ٹوٹ نجائے اور نیز یہ بھی چاہیے تھا کہ جس عضو کی حرکت دائمی
ہو تو پٹھا بھی اوسکا قوی ہونا ضرور ہے اسواسطے جناب باری عز اسمہ نے اس پٹھے کو تین جزون سے باہر نکالا ایک
عصب چہارم سے کہ درمیان مہرہ تیسری اور چوتھی کے حرام مغز سے باہر نکلی ہے مانند مکڑی کے تارون کے
اور جز دوسری پانچوین عصب سے اور جز تیسری چھٹی عصب سے ہے پھر ان تینون جزون کو ایک کر دیا اور بنا دیا ہین
اوس عضلہ کو کیا جو ابھی بیان ہو چکی ہے اور باوقار اونکو سر حجاب تک لیس جو کوئی اس صنعت الٰہی مین غور
اور تامل کرے رحمت جناب باری کی جو خلقت مین جانورون کے نازل ہوئی ہے عجیب دریافت کرے
فتبارک اللہ احسن الخالقین آور معلوم کرین کہ ان عضلون کی شمار مین بڑی مشکل پڑی ہے اور نہایت دشواری
واقع ہوتی ہے جو آسح جالینوس مین تفصیل ان عضلون کی ایک سو سات لکہی ہے اور مقام تعجب یہ ہے کہ
عضلے جفت ہین اور اوسمین کسی فرد کا ذکر نہین کرتا کہ ایک کم رہے یا زیادہ وہ بیان کرتا ہے اور خواجہ ابو القاسم
بن ابی صادق نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کہ سب سے پہلے لوگون کے متاخرین مین سے ہے اوسنے ایک کتاب تصنیف
کی ہے شرح کتاب تشریح منافع الاعضاء جالینوس کی اور اوسمین نہایت درجہ کو اس باب مین استقصا کیا ہے
وہ لکہتا ہے اپنی کتاب مین کہ اطباے متقدمین جس اعضا کو عضلے کہ جفت ہین اون عضلون کے عدد مین
ایک فرد بھی اضافہ فرماتے ہین اور کہتا ہے کہ مین نہین جانتا ہون کہ وہ تحریر اصحاب تشریح سے کیون علیحدہ ہے
اور شمار مین ان عضلون کے تفصیل کہتا ہے کہ عضلے باسطہ چھہ جفت ہین اور قابضہ چار جفت ہین اور جو پہلو کے
اندر ہین چوالیس جفت ہین بالاتفاق سب کی یہی تفصیل ہے اور نیز بالاتفاق سب کے عضلے جفت ہین برابر ایک دوسرے کے
رکھے ہوئے ایک داہنی طرف ہے اور دوسرا بائین طرف ہے آور کوئی فرد عضلہ نہین ہے تو اس صورت مین اولی یہ ہے کہ
اعتماد جفت عدد پر کیا جائے اور وہ ایک سو ساٹھ ہین اور دو حجاب ہین سب ایکسو دس عضلے ہین باب

دسوان دوسرا جزو چوتھی گفتار سے پشت کی عضلون کی تشریح مین ہے

معلوم کرین کہ عضلے پشت کی دو طرح کے ہین ایک یہ کہ پشت کو پیچھے کیطرف خم دیتے ہین دوسری عضلے ایسے
ہین کہ پشت کو آگے کیطرف خم دیتے ہین اور سب حرکتین پشت کی انہین دونون قسم کے عضلون سے
حاصل ہوتی ہین لیکن وہ عضلے جو پشت کو پیچھے کیطرف خم دیتے ہین دو عضلے ہین ایک داہنی طرف ہے اور ایک
بائین طرف ہے ان دونون عضلونکو خاصۂ پشت کہتے ہین اور یہ دونون عضلے تئیس عضلون سے جمع کیے گئے ہین
اسواسطے کہ ہر ایک مہرہ مین سے پشت کی مہرون سے ایک شاخ نکلی ہے مگر مہرہ اول ہے اور پشت کی مہرے چوبیس ہین

اور یہ ہر شاخ بھی ایک عضلہ ہے اور سب عضلے باہم پیوستہ ہین اور یہ عضلے ترچھے رکھے ہوئے ہین پس جسوقت ایک عضلہ تشنج
کرتا ہے تو پشت اوسی کی طرف میل کرتی ہے اور جسوقت کہ دونون عضلے ایکبار تشنج کرتے ہین باعتدال تو پشت سیدھی
رہتی ہے اور جسوقت تمام تشنج کرین تو پشت پیچھے کیطرف میل کرتی ہے اور وہ عضلے جو پشت کو آگے کیطرف خم دیتے ہین چار
ہین اون چار مین سے دو عضلے ایسے ہین کہ جو کنارون سر کے عضلون مین مذکور ہوچکے ہین اور وہ دو عضلے ہین کہ نیچے بالون کے
موضوع ہین اور ساتھ مہرۂ اول اور دوم کے گردن کے مہرون سے پیوستہ ہے اور نیچے سے اوسکا ساتھ مہرہ کے اور
اوسکا مہرہ لمبی پشت کی کہ اوسکو مہرہ سینہ کہتے ہین پیوستہ ہے اور اکثر آدمیون کے جسم مین ساتھ چار مہرون کے پیوستہ
جسوقت کہ اس عضلہ مین سے اوپر کا سر تشنج کرے تو سر کو ساتھ گردن کے ہلاتا ہے اور جسوقت نیچے کا عضلہ تشنج کرے
سینہ کے مہرونکو آگے کیطرف خم دیتا ہے اور دو عضلے اور ہین وہ دونون مہرہ گیارہوین اور بارہوین سے مہرہ ہا
پشت سے نیچے اوترے ہین پس جسوقت کہ یہ دونون عضلے تشنج کرتے ہین تو پشت کو آگے کیطرف سے خم دیتے ہین اور
جو عضلے پشت کو پیچھے کیطرف خم دیتے ہین چھیالیس ہین ہر طرف سے تئیس اور دو عضلے اور ہین جو پشت کو آگے کیطرف خم دیتے ہین سب
اڑتالیس عضلے ہین

باب گیارہوان دوسرے جزو اور چوتھی گفتار سے شکم کے عضلونکی شناخت مین ہے

واضح رہے کہ عضلے شکم کے آٹھ ہین اون آٹھ مین سے دو عضلے دونون طرف شکم کے
کھنچے ہوتے ہین اور سینہ سے اوترتے ہین درازی شکم مین نزدیک غضروف شرمی کے ہڈی زہار تک اور دو عضلے اور
ہین نیچے ان عضلون کے اور دونو شانہ پر کھنچے ہوئے ہین اور چوڑائی مین شکم کے موضوع ہین اور چار اور عضلے ہین نیچے
اون چارون کے جو مذکور ہوچکے ہین دونون طرف شکم کے کھنچے ہوئے ہر طرف سے دو عضلے ترچھے ایک دوسرے پر رکھے ہوئے
ہین ایک عضلہ کا سر طرف پہلو کی ہے اور جڑ طرف زہار کے اور دوسرے عضلہ کا سر طرف غضروف شرمی کی ہے
اور جڑ طرف تہیگاہ کی دونون طرف سے شکم کے اسی طرح اور ان عضلونمین تین منفعتین ہین ایک فائدہ یہ کہ شکم کو
فشار دیتے ہین کہ پیشاب اور گوہ نکلتا ہے اور عورتون کو بچہ پیدا ہونے کے وقت مدد دیتے ہین اور یہہ کام اکثر اوس
عضلہ کا ہے جو چوڑا رکھا ہے اور دوسری منفعت یہ کہ حجاب کے مددگار ہوتے ہین ہر وقت سانس لینے کے اور نکالنے
ہین ہوا ہونکنے کے وقت اور تیسری منفعت یہ ہے کہ معدہ کو گرم رکھتے ہین کہ طعام ہضم بخوبی ہو اور آنتون کو بھی گرم
کرتی ہین تاکہ ثفل یعنی گوہ اونمین بستہ ہو وے واللہ اعلم بالصواب

باب بارہوان دوسرے جزو اور چوتھی گفتار سے قضیب اور مقعد اور خصیونکی عضلونکی شناخت مین ہے

جاننا چاہیے کہ
عضلے قضیب یعنی ذکر کے چار ہین اون چار مین سے دو عضلے دونون طرف قضیب کے رکھے ہوئے ہین جسوقت
جماع کے یہ دونون کھنچتے ہین کہ گذرگاہ منی کا فراخ ہو جاتا ہے اور منی آسانی باہر نکلتی ہے اور دو عضلے اور استخوان
زہار سے اوگے ہین اور قضیب کی جڑ سے پیوستہ ہین ترچھے پس جسوقت کہ یہ دونون عضلے باعتدال کھنچے ہین تو قضیب

زہار کیطرف میل کرتا ہی اور جسوقت ایک عضلہ کہچتا ہی تو قضیب اوسی عضلہ کیطرف میلان کرتا ہی اور عضلہ مردون کے
خصیون کے چار ہین ہر طرف سی دو عضلے اور عورتون کے خصیون کے دو عضلے ہین ہر طرف سی ایک عضلہ اسوجہ سے
کہ مردون کے خصیہ لٹکے ہوئے ہوتے ہین اونہین چار عضلے ہونا ضرور تہا کہ وہ عضلے اون خصیون کو اپنے مقام پر رکہتے
ہین اور عورتون کے خصیہ اندر کیطرف ہین لٹکی ہوئی نہین ہین اس جہت سے اونکو دو عضلے کافی ہین اور دہنہ مثانہ پر
ایک عضلہ اور ہے اور لیف اوسکی چوڑی ہو کر اس دہنہ کے اندر اوترے ہین اور اوسکو فراہم کئے ہوئے ہین کہ پیشاب کو
آدمی روکے رہتا ہے اور جسوقت کہ چاہتا ہی کہ پیشاب کو باہر نکالے لیف اوس عضلے کی اوسوقت سست ہوجاتے
ہین اور دہنہ مثانہ کا فراخ ہوجاتا ہی اور عضلے شکم کے مدد دیتے ہین تاکہ قوت دافعہ پیشاب کو باہر نکالتی ہے اور عضلے
مقعد کے چار ہین ایک عضلہ گوشت مقعد ہی اوسکو تشنج کہتے ہین اور ساتھہ پوست کی ملا ہوا ہی مانند گوشت ہوتا ہے
اور کام اس عضلہ کا یہ ہی کہ مقعد کو یعنی لب رودہ یعنی آنت کو کہینچتا ہی اور دباتا ہے تاکہ بوقت حاجت ثقل یعنی گوہ کو
باہر نکالے اور عضلہ دوسرا بہی اس آنت کی لب پر رکھا ہوا ہی نیچے اوس پہلے عضلے کے کام اسکا بہی وہی ہے
کہ مقعد کو کہینچتی ہے اور دونون سر اس دوسرے عضلے کے قضیب کے درمیان مین پیوستہ ہین اور دو عضلے
اور نیچے رکھے ہوئے ہین سب عضلون کے اوپر اور کام ان دونون عضلون کا یہ ہی کہ مقعد کو اپنی مقام پر قائم رکھے
ہوئے ہین جسوقت یہ عضلے دونون سست ہوجاتے ہین تو مقعد باہر نکل آتی ہے **باب ۱۳ تیرہوان دوسرے
جزو اور چوتھی گفتار سے عضلہ ہای پاے کی شناخت مین** ہے آگاہ ہونا چاہیے
کہ اندامہای پاے ران ہی اور پنڈلی اور قدم حرکت پہلی اوپر کیطرف سی حرکت ران کی ہے اور یہ حرکت اوس
بند کشادگی سے ہے جو درمیان سرین کے ہی یعنی جوڑ کے بیچ مین ہے پس اون بند کشادون کی حرکتون کو باتیس
عضلے ہین انمین سے سرین کے گیارہ عضلے منجملہ اون گیارہ کے پانچ عضلے ایسی ہین کہ اوتر یا ران کا سینہ اور شکم کیطرف
اونہین کے سبب سی ہے اور اس حرکت کو حرکت بسط کہتے ہین اور ان عضلون کو عضلات باسطہ کہتے ہین
اور چار عضلے ایسی ہین کہ پہنچنا ران کا طرف شکم اور سینہ کے اونہین کے سبب سے ہی اور اس حرکت کو حرکت قبض
کہتے ہین اور ان عضلون کو عضلات قابضہ کہتے ہین اور دو عضلے ایسی ہین کہ حرکت گردش ران کی اونکے
وجہ سی ہے پس پانچ عضلون باسطہ سی ایک عضلہ بندگاہ سرین پر رکھا ہوا ہے اور اوسکے تین رباط ہین اسوجہ سے
کہ تین مقامون سی اوگے ہین اور دو وتر ہین اور رباطات مین سے ایک رباط سرین کی ہڈی سی اوگا ہی
اور ایک تہیگاہ سی اور ایک عصعص سے اون تینون مین سی دو رباط گوشتی ہین اور ایک مانند غشا کے ہی اور ہر دو
پیچھے کیطرف سی ساتھہ ہڈی ران کے پیوستہ ہی جسوقت کہ ایک وتر تشنج کرتا ہے تو ران نیچے اوترتی ہی اور میل
اوسکا اوسی وتر کیطرف ہوتا ہی اور جسوقت دو وتر ایکبار تشنج کرتے ہین تو ران سیدہی اوترتی ہی اور عضلہ

دوسرا تھیگاہ کی ہڈی سے اوگا ہے پیچھے کیطرف سے اور اوتر کر ساتھہ ہڈی ران کے اوس فرونی سے نیچے اوس مہرہ کے
کہ سر ران اوسکے اندر ہی پیوستہ ہی باہر کیطرف سے اور آگے کیطرف کچھہ اوترا ہی بس جسوقت کہ یہ عضلہ تشنج کرتا ہے
ران نیچے اوترتی ہے اور میل اوسکا اندر کیطرف ہوتا ہے اور عضلہ تیسرا مانند دوسرے عضلہ کے ہے اور اوسیطرح اوگا
اور پیوستہ ہوا ہے اور پیوستگی کچھہ زیادہ نیچے اوتری ہوئی ہے اور حرکت اوسکی سے بھی وہی حرکت ہے لیکن اوترنا
ران کا کچھہ کمی کے ساتھہ ہے اور میل زیادہ ہے اور عضلہ چوتھا اسی طرح اوگا ہے اور پیوستہ ہے اور وہی حرکت کرتا ہے
اور اوسی طرح میل اور عضلہ پانچوان سب عضلون سے جسم کے بڑا ہے اور سرین کی ہڈی اور ران کی ہڈی پر پھیلا ہوا ہے
پیچھے کیطرف سے اندر کیطرف اور زانو تک پہونچا ہے اور زہار کی ہڈی پر بھی پھیلا ہوا ہے اور اس عضلہ کے چار فعل ہین
اسوجہ سے کہ اوس کے چار سر ہین اور چار جگہہ سے اوگے ہین ایک سر اوسکا زہار کی ہڈی سے اوگا ہے اوس فرونی سے
کہ اوس سے اوٹھا ہے اور حرکت سے اس سر کی ران اندر کے اوترتی ہے اور میل طرف اندر کے رکھتی ہے اور سر
دوسرا بھی اوس ہڈی سے اوگا ہے مگر اوس سے برتر اور حرکت سے اس سر کی ران کچھہ اوپر چڑہتی ہے اور سر
تیسرا بھی اسی ہڈی سے اوگا ہے لیکن بہت اونچا اور حرکت سے اس سر کی ران اکثر باہر نکلتی ہے اور اندر کیطرف
میل کرتی ہے اور سر چوتھا سرین کی ہڈی سے اوگا ہے اور حرکت سے اس سر کی ران سیدہی اوترتی ہے
اور کسی طرف میل نہین کرتی اور عضلے قابضہ چار ہین اونمین سے پہلا عضلہ دو جگہہ سے اوگا ہے ایک تھیگاہ کی
ہڈی سے اور دوسری مہرہ قطن سے اور وتر اوسکا ایک ہے اور ران کی ہڈی سے پیوستہ ہے ساتھہ اوس فرونی کے
جو نیچے مہرہ ران کے ہے اور حرکت سے اس عضلہ کی ران اوپر کی طرف چڑہتی ہے اور میل اوسکا اندر کیطرف ہوتا ہے
اور عضلہ دوسرا استخوان زہار سے اوگا ہے اور اسی مقام سے پیوستہ ہے اور حرکت سے اوسکی بھی ران اوپر کو
چڑہتی ہے اور میل اوسکا اندر کیطرف بہت ہوتا ہے اور عضلہ تیسرا نہایت دراز اون دونون عضلون سے ہے
اور استخوان زہار سے اوگا ہے اور زانو تک اوترا ہے ساتھہ پہلو عضلہ دوسرے کے اندر کے ترچھا اور فعل اوسکا
بھی فعل دوسرے عضلہ کا ہے اور عضلہ چوتھا تھیگاہ کی ہڈی سے اوگا ہے اور دور اوترا ہے اور وتر اوسکا بندگاہ
زانو سے گذر گیا ہے اور حرکت اوسکی سے پنڈلی ساتھہ ران کے اوپر چڑہتی ہے اور لیکن وہ دو عضلے کہ حرکت
گردش ران کی اونکی وجہ سے ہے وہ دونون عضلے زہار کی ہڈی سے اوگے ہین اور دونون ترچھے اوترے
ہین اور باہم پیوستہ ہین اور ساتھہ مہرہ بزرگ کے کہ ران کی ہڈی کے سر سے پیوستہ ہین اندر کیطرف ہر ایک
عضلہ جسوقت حرکت کرتا ہے تو ران اوسی طرف میل کرتی ہے اور معلوم کرین کہ ان عضلون کی شمار مین
بھی دشواری واقع ہوئی ہے اور نہایت مشکل پڑی ہے چنانچہ خواجہ ابو القاسم بن ابی صادق نیشاپوری
رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ جالینوس کی کتاب عمل تشریح مین ابتدا پانچوین عضلہ سے

کی ہے باسطہ عضلونسی کہ اس باب مین مذکور نہین ہے وہ کہتا ہے یعنی جالینوس کہ بعضی نشان عضلہ کا پاتے ہین
اور بعضی نشان دو عضلون کا پاتے ہین اور بعضی تین عضلون کا نشان پاتے ہین لیکن ہوگی وہ ایک
عضلہ ہی اور فعل طرح طرح کے اسواسطے کرتا ہی کہ چند مقامات سے اوگا ہے اور اگر کوئی اس عضلہ کے
نشانونسی ہر ایک کو عضلہ شمار کرے تو روا ہی کہ کہی یہہ عضلے گیارہ ہین اور روا ہی کہ کہی بارہ ہین اور روا ہی کہ کہی تیرہ ہین یہہ
حکایت ابوالقاسم بیان کرتا ہے جالینوس سے اور مینے کتاب جامع جالینوس مین مطالعہ کیا ہی منجملہ قابض
عضلون کے مقام پر تیسری عضلے کے کہ اس کتاب مین بیان ہو چکا ہے وہ کہتا ہے کہ عضلہ تیسرا استخوان
سرین سے اوگا ہی اور رنگ اوسکا سبزی مائل ہے اور ساتھہ ہڈی فرقنی کو چاک کے کہ نیچے مہرہ سرین کے ہے
پیوستہ ہی اور حرکت اوسکی سے ران اندکے اوپر چڑھتی اور میل بہت کرتی ہے اندر کیطرف سے اور بعضے
تنہا اس عضلہ کو ساتھہ اور عضلون کے پیوستہ پاتے ہین کبھی ساتھہ ایک عضلہ کے اور کبھی ساتھہ دو عضلوں کے
اور کبھی ساتھہ تین عضلون کے پاتے ہین پس اسی سبب سے روا ہے کہ کہا جاے کہ عضلے ران کے گیارہ
ہین یا بارہ یا تیرہ چنانچہ بعینہ عبارت عربی کتاب جامع جالینوس کی لکھی جاتی ہے العضلة الثالثة
منشاءها من قاعدة عظم الورک وہی عضلة لونها الی الخضرة وتتصل بالجزء الاسفل فی الزائدة الصغری
فتقبض الفخذ قلیلاً وتمیل میلاً کثیراً من الجانب الایسر وقد یجدوا ہذہ العضلة المتصلة بعضلات اخر
حصہ فمرة تتصل بها عضلة واحدة ومرة عضلتان ومرة ثلاثة عضلات ومن اجل ذلک یجوز ان
یقال ان العضل المحرک للورک احد عشرة واثنی عشرة وثلثة عشرة فی الجملہ شمار مین ان عضلون کے
کلام مضطرب ہی اور جالینوس کی تصانیف سے معاملہ تشریح اعضا مین تین کتابین ہین مشہور ایک کتاب
تشریح الاعضا دوسری کتاب عمل تشریح الاعضا تیسری کتاب منافع الاعضا پس اون تینون کتابون
در باب شمار ان عضلون کے سخن مساوی ہے ایک دوسرے سے اور خواجہ ابوالقاسم کتاب منافع اعضا کی شرح
مین لکھتا ہی کہ مین کلام جالینوس کا در باب شمار عضلون کی جو ہر کتاب مین بیان کیا ہی ساتھہ ایک دوسری کے
برابر نہین کر سکتا ہون اور عبارت اوسکی یہہ ہے لم یمکن ان اطبق کل واحدة من ہذہ العضلات علی ظاہر فی العدد
الذی ذکرہ فی ہذا الکتاب لانہ یتجوز فیما یقولہ فی ہذا الکتاب تحت السہو وہذا لا یعرفہ الا من قابل کلامہ فی ہذا الکتاب
بکلامہ فی کتاب علاج عمل التشریح العضلة ولم اعتقد لشاء ما قالہ فی العضلة ہہنا دون الرجوع الی کتابین الآخرین
ولعل غیری یمکنہ ان یجمع بین ما قالہ ہہنا وبین ما قالہ فیہما اور جاننا چاہیے کہ یہ تشریح عضلون کی بہت دشوار
اور مشکل ہی ہڈیون کی تشریح سے اس سبب سے یہ اضطراب واقع ہی اور غرض اس بیان سے یہ ہی کہ اگر کوئی شخص
کسی اور کتاب مین ان عضلونکو شمار مین قول مطلق پاوے مخالف اس کتاب کے جو ذکر ان عضلونکا اسمین ہے

اوسوقت معلوم کریگا کہ قول مطلق مین اوراسمین خلاف کس مقام سے اور کسقدر ہی اور جو جوامع مین جالینوس لکہتا ہی
کہ عدد ان عضلون کے چھبیس ہین ہر طرف سی تیرہ تو چھبیس عضلہ جو شمار ہونگے اگر پانچوین عضلہ کو تین شمار کرین مصطلح
ابو القاسم بن ابی صادق اوس سے حکایت کرتا ہی اور اس تیسرے عضلہ کو جو بینچ حکایت کی ہے کہ مقام عضلہ
ثالث پر وصف کرتا ہی تب بہی اوسکو تین عضلے تصور کرتا ہی اوس صورت مین چھبیس شمار مین آتے ہین
اور معلوم کرین کہ اگرچہ شمار مین ان عضلون اور اور بعض اعضا کے عضلونمین اضطراب واقع ہی لیکن علاج مین
اعضا کے اوس اضطراب سی کچھہ نقصان نہین ہے اس جہت سی کہ فائدہ عضلون کی شناخت سی یہ ہے
کہ اگر حرکت مین کسی عضو کے خلل واقع ہو مانند تشنج یا سستی یا رعشہ کے اوسوقت طبیب معلوم کرے کہ حرکت
اوس اندام کی کون سے مقام عضلہ سی ہے اور کس عضلہ مین ہے پس علاج لائق اوس عضلہ کے جو مناسب ہے
فرمائے اگرچہ شمار مین عضلونکی اختلاف ہی لیکن کچھہ نقصان نہین ہی اور بعد ران کی حرکتون کے حرکت زانو کی
ہی کہ حرکت پنڈلی کی اوس سے ہی اور تعداد مین ان عضلونکی بہی اوسی طرح سی تفاوت اور اختلاف ہی مگر بیان سے
جملہ اقوال کے سخن دراز ہوتا ہی لاکن اکثرونکے کلام کے بموجب اٹھارہ عضلے اوسمین ہین ہر ایک ہین تو عضلے
پانچ اندر کیطرف ران کے رکہی ہوئی ہین پیچہے سے اور تین سر پر ران کے موضوع ہین اور ایک بندگاہ زانو پر یعنی
گہٹنے کے جوڑ پر رکہا ہوا ہے اور اون پانچ عضلونمین سی ایک عضلہ ہی دراز اور تہیگاہ کی ہڈی سے اوگا ہے اور
ران کے اندر اوترا ہے اور پنڈلی کی ہڈی کے اوپر کیطرف نصف مقام تک پہونچا ہی اوس جگہہ تک جو گوشت سے
برہنہ ہی اندر کیطرف ساتھہ اوسکے پیوستہ ہی اور حرکت سی اوس عضلہ کی پنڈلی اوپر آتی ہے اور میل اوسکا باہر
کیطرف رہتا ہی مانند پنڈلی رقاصون کے یعنی ناچنیوالون کے کہ ناچ کیوقت پاؤن اودہر تا ہی اور پنڈلی کی
حرکت کہ عضلونمین کوئی عضلہ کج اس عضلہ سی نہین ہی اور عضلہ دوسرا پیوندگاہ استخوان زہار سے یعنی پیڑو کے ہڈی کے
جوڑ سے اوگا ہے اور ران کے اندر اوترا ہے اور پنڈلی کی ہڈی سے پیوستہ ہی اوسی مقام پر کہ جہان عضلہ پہلا
پیوستہ ہی اور حرکت اس عضلہ کی پنڈلی پیچہ کیطرف میل کرتی ہے اور کچھہ میلان اندر کے جانب ہوتا ہی اور
حرکت سی دونون عضلون کی کہ ایکدفعہ تشنج کرین پنڈلی سیدہی رہتی ہے اور عضلہ تیسرا سرین کی ہڈی سی اوگا ہے
باہر کیطرف سی اور ران کے پیچہے سے اوترا ہے اور اوسیجگہہ پیوستہ ہی اور حرکت سی اس عضلہ کی پنڈلی اندر کیطرف
میل کرتی ہی اور پیچہے کے جانب بہی میلان اوسکا ہوتا ہی اور عضلہ چوتہا اور پانچوان وہ دو عضلے ایسے ہین کہ ران کے
پیچہ کیطرف سی درمیان مین اون دونون عضلون کے جو مذکور ہوچکے رکہے ہوئے ہین اور یہ دونون عضلے
قاعدہ استخوان سرین سے اوگے ہین ایک اندر کیطرف سی اوگا ہے اور ساتھہ پنڈلی کے اندر کیطرف سی پیوستہ
ہی اور دوسرا باہر کیطرف سی اوگا ہی اور اوسی طرف پیوستہ ہی اور حرکت سی ہر ایک کی پنڈلی کو کچھہ گردش

ہوتی ہے اور کچھ اوپر کو ابھرتی ہے اور تین عضلے اور جو ران کے سامنے رکھے ہوئے ہیں سر ران پر ایک عضلہ دو سرا ہے
یعنی دونو کہ مثل دو عضلون کے ہے ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے ہیں اور دو مقام سے اگے ہیں ایک افروفی بزرگ سے کہ مہرہ
سران میں ہے اور دوسرا نیچے اوترکر اوس سے سامنے ہڈی کی اور آخر بھی اوس عضلہ کا دو حصہ ہے ایک حصہ گوشتی
ہے اور زانو کی چپنی سے پیوستہ ہے اور حصہ دوسرا اغشائی ہے یعنی مثل پردہ یعنی جھلی کے ہے اور کنارہ اندرونی ران سے
پیوستہ ہے پس اس عضلہ کو اگر دو کہیں تو بعید نہیں ہے اور عضلہ دوسرا اور تیسرا دونوں اس پہلے عضلہ سے بڑے ہیں ایک
عضلہ انمین سے استخوان فروفی کے مہرہ سران کے نیچے سے اگا ہے اور دوسرا عضلہ تہی گاہ کی ہڈی کے سرے سے اگا ہے اور یہ
دونوں عضلے ساتھ ایک دوسرے کے پیوستہ ہیں اور دونوں سے ایک وتر نکلا ہے اور یہ وتر چوڑا ہے اور سب سر زانو کی ہڈی
کو گرفت کیے ہوئے ہے اور اوسکو مضبوط کیے ہوئے ہے اور وہان سے اوترکر اور زانو کے جوڑ سے گذر کر پنڈلی کی ہڈی کے آگے
سے پیوستہ ہے پس حرکت سے اس وتر کے پنڈلی نیچے اوترتی ہے اور ایک عضلہ جو بندگاہ زانو میں رکھا ہوا ہے کام اوسکا
یہ ہے کہ زانو کو ملنے سے باز رکھتی ہے یعنے اوبھارتا ہے کہ میل پنڈلی کا کچھ باہر کیطرف ہوتا ہے اور بعد پنڈلی کی حرکتون
کی قدم کی حرکتیں ہیں اور عضلے اوسکی حرکتون کی پنڈلی پر رکھے ہوئے ہیں شمار میں اٹھائیس ہیں ہر پنڈلی پر چودہ اور ان
چودہ میں سے سات عضلے آگے کیطرف رکھے ہوئے ہیں اور سات عضلے پیچھے کیطرف سے رکھے ہوئے ہیں پس سات
عضلے جو پیچھے کیطرف سے رکھے ہوئے ہیں اونمین سے تین عضلے ساتھ ایڑی کے پیوستہ ہیں اور ان تین میں سے
دو عضلے ران کے اوپر کے سرے سے اُگے ہیں اور دونوں باہم پیوستہ ہیں اور گوشت شکم پنڈلی کا اکثر اونہیں سے ہے
اور ان دونوں عضلون سے ایک وتر نکلا ہے اور ایڑی کے اوپر پیوستہ ہے اور کام اوسکا یہ ہے کہ قدم کو پیچھے کیطرف
کھینچتا ہے کہ میل اوسکا باہر کیطرف ہوتا ہے اور ساتھ قوت اس وتر کے قدم زمین پر ثابت ہوتا ہے اور عضلہ تیسرا
سر قصبہ بیرونی پنڈلی سے اوگا ہے اور رنگ اوسکا مثل رنگ بادنجان کے ہے اور اوس عضلے سے بھی ایک وتر
نکلا ہے اور ساتھ ان دو عضلون کے وتر سے نزدیک پیوندگاہ ایڑی کے اور ساتھ اوس مقام کے پیوستہ ہے
اور یہ عضلہ مددگار ان دونوں عضلون کا ہے کہ جسوقت ان دونوں عضلون کو کوئی آفت پہونچتی ہے یا وتر
کام سے باز رہتا ہے اگرچہ اور عضلے تیسرا سالم ہوں اور اگر سب عضلون پر آفت پہونچے اور یہ تیسرا [illegible]
سلامت [illegible] یا دو عضلے [illegible] سالم ہوں تو [illegible]
پاؤنکو اور انگلیون کو نیچے کھینچتے ہیں اور ان تین عضلون میں سے ایک عضلہ سر قصبہ بیرونی پنڈلی سے اوگا ہے
اور تینون عضلون میں یہ عضلہ بڑا ہے اور اوسکا ایک وتر [illegible] دو حصہ [illegible] اور [illegible] ایڑی اور گوشت
پنڈلی کی ہڈی کے داخل ہے اور قدم کے اوپر [illegible] پہونچا ہے ایک حصہ اوسکا ساتھ بند کشادہ پہلے اور [illegible]
[illegible] دوسرا ساتھ بند کشادہ پہلے اور دوسری انگلی [illegible] اور [illegible]

پیوستہ ہی اور یہ وتران چارون انگلیون کو نیچی کیطرف کھینچتی ہین اور عضلہ دوسرا بھی اسی قصبہ کی سر سے اوگا ہی
پنچہ اوسکے اور یہ عضلہ سب سی چھوٹا ہے اور وتر بھی اوسکا باریک ہی اور دو حصہ اوسکے ہین ایک حصہ ساتھہ بندکشا
پہلے اور تیسرے خنصر کے پیوستہ ہی اور دوسرا حصہ ساتھہ بندکشا پہلا اور تیسرے مسبحہ کی پیوستہ ہی اور دونون
وتر دونون انگلیونکو نیچی کھینچتی ہین اور سر سے ان دونون وتر کے کچھہ فرق نہین ہی ہے اور دونون فرقی
ایک ہوگئی ہین اور ساتھہ بندکشا ابہام کے پیوستہ ہین اور اوسکو بھی اسیطرح کھینچتا ہی اور عضلہ تیسرا سر قصبہ
اندرونی پنڈلی سے اوگا ہے اور درمیان ہین دونون قصبون کے اوترا ہے اور وتر اوسکا ساتھہ ہڈی
خردہ کے پیوستہ ہی نیچے انگوٹھی کے پس حرکت سی اس عضلہ کے قدم نیچے اوترتا ہے اور اس عضلہ کے وتر سے
ایک جزو ساتھہ بندکشا پہلا انگوٹھے کے پیوستہ ہی اور انگوٹھے کو نیچے اوتارتا ہے کہ میل اوسکا اندر کیطرف ہوتا ہے
اور عضلہ ساتوان ران کی ہڈی سے اوگا ہے اور ساتھہ اوس عضلہ بزرگ کی کہ وتر اوسکا نیچے ایڑی کی ہے
پیوستہ ہی پس اندرون شکم پنڈلی کا اوس سے جدا کیا گیا ہی اور وتر اوسکا اوترا ہے اور کف پا یعنے
پاؤن کے تلوے کے اندر چھپا ہوا ہے اور مثل استر کے ہی کہ خردہ اور مشط اور انگلیون کو اوسکی نگاہ کہتا ہے
اور معلوم کرین کہ متقدمین نے ان سات عضلونکو کہ مذکور ہوئے پانچ عضلے شمار کیے ہین اس تفصیل سے کہ دو
عضلے وہ ہین کہ دو وتر اوسنے نکلی ہوئے ہین کہ بیچ پاشنہ ہین اور کہتی ہین کہ ایک شاخ اوس وتر سی قدم کے
نیچے بچھی ہوتی ہے اور عضلہ تیسرا وہ کہ رنگ اوسکا مثل بادنجان کے ہی اور چوتھا وہ ہی کہ انگلی وسطی اور
بنصر کو نیچے کھینچتا ہی اور پانچوان عضلہ وہ ہی کہ ابہام اور مسبحہ کو خم دیتا ہی اور جالینوس نے کتاب منافع الاعضا
مین چھہ عضلہ لکھی ہین اور اوس عضلہ کو کہ رنگ اوسکا بادنجانی ہے اور اوس عضلہ کو کہ وتر اوسکا کف پا کے
اندر چھپا ہوا ہے ایک عضلہ تصور کیا ہی پس درمیان کلام مین یہ بھی کہتا ہی کہ ہوسکتا ہی کہ اونکو دو
عضلے شمار کرین اور کتاب عمل تشریح مین اندر تیسری مقالہ کے لکھتا ہے کہ وہ عضلہ کہ وتر اوسکا بیچ پاشنہ کی
باہر پاشنہ کے ایک وتر اوس سے نکلا ہی اور عضلہ ہو گیا ہی اور وتر اوسکا کف پا کے اندر چھپا ہوا ہے
یہ کلام دلالت کرتا ہی اس امر پر کہ یہ عضلہ ہی بذاتہ اور وہ کہ برنگ بادنجان ہی عضلہ علیحدہ نہین ہے اور
کتاب تشریح مین لکھتا ہی کہ یہ عضلہ جو وتر اوسکا کف پا کے اندر چھپا ہوا ہے عضلہ ہی کہ ران کی ہڈی سے
اوگا ہے باہر کیطرف سے اور وہ عضلہ کہ وتر اوسکا بیچ پاشنہ ہی جدا ہے اور یہ تفاوت جالینوس کی کتابونمین
اس سبب سی ہے کہ بعضے عضلات کو پہلا ماہر ہونے سے اوپر عمل تشریح کے بیان کیا ہی مگر اعتماد اخیر کی قول
کرنا چاہیے اور پھر یہ بھی کہتا ہی کہ یہ عضلے سات ہین وہ سب معلوم کرنا چاہیے پس اون سات عضلون
مین سی کہ سامنے پنڈلی کے رکھے ہوئے ہین ایک عضلہ بزرگ ہی اور سر قصبہ اندرونی پنڈلی سے اوگا ہے اور

اوسی قصبہ کے پہلو مین اوترا ہے اور وتر اوسکا قوی ہے اور انگوٹھے کے نزدیک پیوستہ ہے اور حرکت اوسکی سے
پاؤن اوپر آتا ہے اور عضلہ دوسرا اس قصبہ سے اوگا ہے اور ساتھہ پہلو دوسرے عضلہ کو رکہا ہوا ہے اور ساتھہ ہڈی
پہلی کے انگوٹھے کی ہڈیون سے پیوستہ ہے اور اوسکو کہینچتا ہے اور عضلہ تیسرا درمیان دونون قصبہ کے رکہا ہوا ہے
اور وتر اوسکا بہی ساتھہ انگوٹھے کے پیوستہ ہے اور کام اس عضلہ کا بہی کام دوسرے عضلہ کا ہے اور عضلہ چوتہا
سر قصبہ بیرونی پنڈلی سے اوگا ہے اندر کیطرف سے کہ ساتھہ قصبہ اندرونی کے پیوستہ ہے اور درمیان عضلونکے
اوترا ہے اور اوس سے چونتیس وتر نکلے ہین کہ چارون اونگلیون کو اوپر کو اوبہارتے ہین اور عضلہ پانچوان بہی
اسی قصبہ سے اوگا ہے اور وتر اوسکا انگوٹھے سے پیوستہ ہے اور انگوٹھے کو نیچے کہینچتا ہے اور عضلہ چہٹا بہی اسی قصبہ سے
اوگا ہے اور یہ عضلہ باریک ہے وتر اوسکا خنصر سے پیوستہ ہے پس جسوقت یہ عضلہ اور عضلہ پہلا ان ساتون عضلونسے
تشنج کرتا ہے تو قدم اوپر کیطرف آتا ہے اور جسوقت کہ ایک عضلہ کہینچتا ہے تو قدم اوسیطرف میل کرتا ہے اور دونون
قدم یعنی دونون پاؤن مین باون عضلے ہین ہر ایک پاؤن مین چہبیس عضلے رکہے ہوتے ہین منجملہ اونکے پانچ پشت پا
پر موضوع ہین نزدیک اونگلیون کے اور حرکت ہے ان پانچون عضلونکی سب اونگلیونکو حرکت پشت پا کیطرف
ہوتی ہے اور اکیس عضلے کف پا یعنی پاؤن کے تلوے پر موضوع ہین نزدیک استخوانہاے مشط کے پانچ عضلے انمین سے
پانچون اونگلیونکو اندر کیطرف موڑتے ہین اور دو عضلے ایک انگوٹھے کو اور ایک خنصر کو نیچے کیطرف کہینچتا ہے اور چار
عضلے اور نزدیک ہڈیون خرد کے رکہے ہوتے ہین یہ عضلے چار اونگلیون کے بندکشادون اول کو نیچے اوتارتے ہین
اور دس عضلے جو باقی رہے سامنے ہر ایک اونگلی کے دو عضلے رکہے ہوتے ہین جسوقت دو عضلے ایکبار تشنج کرتے ہین
تو بندکشاد اول نیچے کیطرف میل کرتا ہے اور جو ایک عضلہ تشنج کرے تو اونگلی طرف اوسی عضلہ کے میل کرتی ہے
یہ ہین سب عضلے ران اور پنڈلی اور قدم کے چنانچہ عضلے ران کی حرکتون کے چہبیس ہین اور عضلے پنڈلی کی
حرکتون کے اٹہارہ ہین اور عضلے قدم کی حرکتون کے کہ پنڈلی پر ہین اٹہائیس ہین اور عضلے کہ دونون قدم پر
موضوع ہین باون ہین پس سب عدد اونکے ایکسو چوبیس ہین اور تمام جسم کے سب عضلے پانسو ہین بروایت
جالینوس مین عدد سب عضلونکی تمام جسم مین پانسو انتیس ہین اور خواجہ ابو القاسم بن ابی صادق لکہتا ہے
کہ صاحب جوامع اور بعض متقدمین نے چند عضلونکو دوبارہ شمار کیا ہے اور چند عضلون کو زیادہ لکہا ہے پس اس
کتاب مین وہ عضلے جو دوبارہ شمار مین آئے ہین اور وہ عضلے جو زیادہ فضول کہے گئے ہین سب کی شرح بیان کی گئی
واللہ اعلم بالصواب جزو تیسرا چوتہی گفتار سے اعصاب کی شناخت مین ہے باب پہلا
تیسرے جزو اور چوتہی گفتار سے بیان اور منفعت مین پٹہون کی ہے بطریق کلی معلوم کرنا چاہیے
کہ حیوان کہاس لوتہیون اور پتہرون وغیرہ سے ساتھہ دو چیز کے جدا کیا گیا ہے ایک حس اور دوسری حرکت اختیاری

اور آغاز ان دونون کا دماغ سے ہی اور دماغ خاص اون دونون کیواسطے مانند ایک چشمہ پانی کے ہے
کہ پانی اوس مین سے ہر ایک زمین پر پہونچتا ہے اسیطرح قوت حس و حرکت کی معرفت اور توسط سے
پٹھون کے دماغ سے تمام اعضا مین پہونچتی ہے اور جس طور سے کہ دہقان لوگ واسطے بہرنے کہیتون کے
نہرین بناتی ہین اور نالیان ہر طرف کہود دیتے ہین کہ ہر نالی سے پانی زمینونکو بخوبی پہونچے لائق ہر ایک زمین
کی نالی بعضی بڑی اور بعضی چہوٹی کہودتے ہین اسیطرح جناب باری نے دماغ سے پٹھے جمائے ہین کہ
قوت حس و حرکت کی بہیا نچی اون پٹھون کے جسم کو پہونچتی ہے اور جو مصلحت تہی کہ سب پٹھے کہ سب اعضا
مین پیوستہ ہین دماغ سے اوگائے جائین جسقدر مصلحت تہی دماغ سے اگائے اور واسطے اون اعضا کے جو
دماغ سے بہت دور ہین مانند ایک بڑے چشمہ کے دریا سے نکالین اور اوس چشمہ سے شاخین اور نالیان کہودین
اور اون نالیون سے پانی دور دور مقامات پر پہونچائین خدا تعالی نے حرام مغز کو دماغ سے اوگایا ہے پس حرام مغز
سے برابر ہر اندام کے ایک پٹھا باہر نکالا اور ساتھ اوس اندام کے پیوستہ کیا تاکہ اون اندامونکو بہیا نچی پٹھون
حس و حرکت بخوبی پہونچے بحکم الٰہی اور اعصاب حس کو یعنی وہ پٹھے جن سے قوت حس کی پہونچتی ہے اسواسطے پیدا
کیا کہ اعضا بتوسط اونکے جو کچہہ اون پر پہونچے جلد خبردار ہوجائین اور یہ پٹھے حس کے نرم اور لطیف زیادہ اور اثر پذیرندہ
اور خبر دہندہ پیدا کیے تاکہ وہ جو کچہہ اثر کسی شے کا قبول کرین جلد اعضا کو خبر دیوین اور جو کہ پٹھے حرکت کے واسطے
ہلانے اندامونکی ہین اسلیے اونکو قوی اور سخت زیادہ پیدا کیا کہ اپنی کام سے عاجز نہین اور جملہ پٹھے دماغ سے سات
جفت ہین ایک داہنی طرف سے اور ایک بائین طرف سے برابر ایک دوسرے کے باہر آئی ہین اور اعضا مین پہونچ
ہوگئی ہین مگر ایک پٹھا سب سے اخیر کا کہ وہ فرد ہے پایٹ دوسرا تیسری جزو اور چوتہی گفتار سے اون پٹھونکو
شناخت مین ہی جو دماغ سے اوگے ہین آگاہ ہونا چاہیے کہ پٹھے جو دماغ سے اوگے ہین سات جفت
ہین مگر پہلے شرح سے ہر ایک جفت کے یہ بہی معلوم کر لینا چاہیے کہ ان پٹھون کی گذرگاہین ہین کہ ہر ایک پٹھا
اوس گذرگاہ سے دماغ سے باہر آیا ہے اور اون گذرگاہونکو عربی مین ثقبہ کہتے ہین اور جسقدر کہ مشہور کرکے
ہین کہ بالونکی اندر فکر او نکا اکثر آویگا اس لیے بیان کیا گیا کہ مطلع رہین پہلا جفت دماغ کی آگے سے اوگا ہے اور دماغ کی آگے سے
دو فرقی باہر نکلی ہین مانند دو سر پستان کے جس سے سونگہنے کی اونہین کے سبب سے عربی مین انکو
حلمتی الثدی کہتے ہین اور سہسا ہین ہر ایک فرقی کی ایک پٹھا باہر نکلا ہے مجوف یعنی درمیان اوسکا خالی
ہے اس پٹھے کو اسی نام سے مشہور کرتے ہین یعنی عصب مجوف اور خالی درمیان اوسکا اسقدر
باریک اوسمین داخل ہے پیوستہ پٹھا جو داہنی طرف سے اوگا ہے بائین طرف آیا ہے اور وہ پٹھا جو بائین
طرف سے اوگا ہے داہنی طرف آیا ہے اور ایک دوسرے پر پہونچا ہے اور باہم پیوستہ ہوا ہے اسیطرح کہ نالی درمیان

دونون کا آپسمین کشادہ ہوگیا ہی اور خلو دونونکا ایک ہوگیا ہی اور نہایت فراخ ہی کیونکہ جس جگہہ
دو تجویف کہلجاتی ہین تو بیشک ہر ایک تجویف فراخ ہوجاتی ہے اور اس مقام تجویف کو مجمع النور
کہتے ہین پہر وہ دونون پٹھے آپس سے علحدہ ہوکر دو شاخ ہوی ہین اس شکل پر X اور جو داہنی طرف سے
آیا ہے پہر داہنی طرف کو ہی پہر گیا ہے اور داہنی آنکہہ مین اوترا ہی اور جو بائین طرف سی آیا ہی پہر بائین
طرف کو ہی پہر گیا ہی اور بائین آنکہہ مین اوترا ہی اور دونون کے لب فراخ زیادہ ہوگئے ہین اور گرد
رطوبت جلیدی کے جو موضع بصر ہی اونری ہین یہ قول جالینوس کا ہے اور اور ون نے یون
بیان کیا ہی کہ پٹھا داہنا بائین آنکہہ مین پہونچا ہے اور پٹھا بایان داہنی آنکہہ مین داخل ہوا ہے
اور اس مجمع النور کی چار منفعت ہین پہلی یہ کہ نور نگاہ کا جو درمیان اس پٹھے کے آنکہہ کیطرف آتا ہے
اگر ایک آنکہہ پر کوئی آفت پہونچے تو اس مجمع نور مین جمع ہو وے اور پہر تمام نور دوسری آنکہہ مین چلا جاوے
اور نگاہ اس آنکہہ کی بہت قوی ہوجاتے تاکہ نور آنکہہ آفت رسیدہ کا ضائع ہنوا ور بینائی کم ہنو یہ
اسوجہ سے ہے کہ جسوقت ایک آنکہہ ضعیف ہوجاتی ہے تو دوسری قوی ہوجاتی ہے اور پہر معلوم
ہوتا ہی اور ثقبہ عنبیہ فراخ ہوجاتا ہے اور دوسری منفعت یہ ہی کہ دونون آنکہونکا ایک موضع ہو کہ
خبر اوس شی کی جسکو دیکہا ہے اوسی جگہ پہر پہونچائین تاکہ ایک شکل دو صورت نہ معلوم ہون اور وہ مقام
کہ یہ خبر جسجگہہ پہر پہونچائین مجمع نور ہی آگاہ ہین اس بات سے کہ حدقہ یعنی پتلی آنکہہ کی ایک اوپر کو جسوقت
چڑہتی ہی اور ایک نیچے اوترتی ہے اور بسبب بڑہنے حدقہ کے دونون پٹھے بھی بڑہ جاتے ہین تو دیکہنے والا
احول ہوجاتا ہی یعنی ایک صورت کو دو صورتین دیکہتا ہی یہ اسوجہ سے ہے کہ دونون پٹھے جو مجمع نور سے
گذرے ہین راہ راست سے ساتہہ ایک دوسرے کے گذر جاتے ہین اور خبر جو مجمع نور کیطرف پہر آتی ہے
اوسی طرح دو طرف سے پہر آوے گی گویا ایک پٹھا بلند مقام سے خبر لاتا ہی اور دوسرا پٹھا نیچے جگہہ
سے اسی سبب سے ایک چیز کو دو چیز دیکہتا ہی اور جبکہ ان پٹھونکو یہ برا فرق نہ پڑے تو دونون پٹھے
خبر ایک صورت کی لاوینگے اور براہ راست ایک زمانہ اور ایک حال مین مجمع نور مین پہر لا دینگے
اور منفعت تیسری یہ ہی کہ راہ پٹھون کی جو مجوف ہی مبدء سے حدقہ تک دور ہی جسوقت درمیان راہ کے
دونون پٹھے ملتے ہین تو اعتماد کرتے ہین جسطرح دو آدمی ہاتہہ ایک دوسرے کا پکڑتے ہین اور قوی
ہوتے ہین اسی طرح یہ مجمع نور ان پٹھون کے لیے مبدء دوم ہے نزدیک حدقہ کے تاکہ بسبب
دوری راہ کے پہنچنا اور اوترنا اونکا کم ہو وے اگر یہ مجمع نور ہنوتا تو اکثر اوقات ایک صورت کی دو صورتین
معلوم ہوتین اور منفعت چوتہی یہ ہی کہ یہ مجمع نور جو ہر نور کے لیے مبدء دوم ہے نزدیک آنکہہ کے تاکہ

آنکھہ قوی رہی اور بینائی بخوبی حاصل ہو جس طرح سے کہ واسطے کسی زمین بزرگ کے کہ سر چشمہ سے دور ہو اور راہ پانی کی باریک ہو اگر وہ پانی اوس زمین کیطرف لائین تو زمین ایکدفعہ سیراب نہو وے اور کچہہ زمین پانی اور کچہہ پیاسی رہے پس نزدیک زمین کے ایک گڑہا کہودلین اور پانی اوسمین کثرت سے جمع کرین جسوقت وہ گڑہا پانی سے بہر جاوے راہ پانی کی کہولدین تاکہ زمین ایکبار سیراب ہو جاوے پس وہ گڑہا پانی کو لیکر جو مبدا ہو وہم پانی اوس سے بہت کثرت سے جاری ہو گا اسی طرح یہ مجمع نور بہی نور بصر کو مانند مبدا دوم کے ہے ذٰلِكَ تَقْدِيرُ اللَّطِيفِ الْخَبِيرِ اور جفت دوسرا جفت اول کے پیچہے سے اوگا ہی اور ہر ایک کا ایک ثقبہ ہے کہ اسکے چشم مین اوس ثقبہ مین سے داخل ہوا ہی اور اوسکے اندر چہہ شاخ ہو گیا ہی اور ہر ایک شاخ ساتہ ایک عضلہ کے آنکہ کے عضلونسے پیوستہ ہی اور قوت حرکت کی ان عضلونمین پہونچاتی ہے اور جفت تیسرا اسیانگاہ دماغ کے کنارے اوگا ہی اس طرح کہ آدہا حصہ دماغ کا اوسکے آگے ہی اور آدہا حصہ دماغ کا اوسکے پیچہے ہی اور اولاً کہ دماغ سے اوگا ہے جفت چہارم سے ملگیا ہی اور پہر ساتہ جفت چہارم سے علحدہ ہو کر چار شاخ ہو گیا ہی ایک شاخ اوسکی کہوپڑی سے اوترتی ہے اور گردن پر پہونچکر حجاب سے بہی گذر گئی ہے اور احشا پر کہ نیچے حجاب کے ہی پراگندہ ہو گئی اور شاخ تیسری ثقبہ اور کنپٹی کی ہڈی کے باہر آتی ہے اور یہ شاخ جفت پنجم کی شاخ سے ملگئی ہے اور شاخ دوسری ثقبہ جفت دوم سے باہر آتی ہے اور تین حصہ اوسکے ہین ایک حصہ طرف گوشہ چشم کے میل کرتا ہی جو کان کی طرف ہی اور کنپٹی کے عضلے سے جاملتا ہی اور حصہ دوسرا طرف گوشہ چشم کے آیا ہی جو ناک کیطرف ہی اور اوس کا گوشہ کہ پہنچا اوس ثقبہ مین ہو کر ناک کے اندر اوتر آیا ہے اور اندرون ناک کے پوست سے ملگیا ہی اور حصہ تیسرا اوس منفذ مین جو مخصوص اوسکے لیے ہی داخل ہوا ہے اور گال کی ہڈی مین اوترا ہے اور اوسکے بہی دو حصہ ہو گئے ہین ایک حصہ دہن مین آکر اوپر کے جبڑے کے گوشت اور دانتون اور دانتون کی جڑ مین پہیلگیا ہے اور حصہ دوسرا باہر کیطرف میل کرتا ہی اور پوست رخسار اور سر بینی اور اوپر کے ہونٹہ مین پراگندہ ہو گیا ہی اور شاخ چوتہی اندر اوس منفذ کے کہ واسطے اوسکے مقرر ہے اوپر کے کلہ مین اوترتی ہے اور اکثر سے اوسکے طبقہ زبان پر پہنچی ہوئی ہی اور حس ذوق کی اوسکو پہونچاتی ہے یعنی شناخت کرنا مزہ چیزونکا اور باقی وہ شاخ اوترتی ہی نیچے کے دانتون کی جڑ و نمین اور مسوڑہونمین اور نیچے کے ہونٹہ مین جاکر پہیلگئی ہے اور جفت چوتہا بعد جفت تیسرے کے اوگا ہی اور کہوپڑی کے اندر تیسرے جفت سے ملگیا ہے اور پہر اوس سے جدا ہو کر تالو کی طرف اوترا ہے اور قوت حس کی اوسکو پہونچاتا ہی اور جفت پانچوان مضاعف ہی یعنی دو تہے ہی ایک گروہ نے کہا ہی کہ ہر فرد اس جفت کی دو تہی ہین اور بعضون کا یہ مقولہ ہی کہ ہر ایک فرد ساتہ دو شاخ کے ہی اوسمین سے ایک شاخ اوس غشا پر جو کان کے اندر ہی اور صماخ پر لپٹی ہوئی ہے پراگندہ ہی اور حس شنوائی کی اوسمین پہونچاتی

اور شاخ دوسری داخل ہے اوس ثقبہ مین جو جھجری ہڈی مین ہی اور پیچیدہ ہی اور اس ثقبہ کو اعور اور اعمی بھی کہتے ہین
بسبب پیچیدگی کے کہ سخت پیچیدہ ہی تاکہ راہ پٹھے کی اوسمین دراز ہووے مبادا سی دور ہیئت ہی کہ بسبب اوس دوسری
راہ کے پٹھا سخت زیادہ ہوتا ہے پس جسوقت وہ پٹھا اوسمین سی باہر نکلتا ہی تو جفت تیسری کے پٹھے سے ملجاتا ہے
اور اکثر اوسمین سی پھیلا اون دونون کے طرف رخسار کے پہونچا ہے اور ساتھ عضلہ چوڑی کے کہ اوسپر رکھا ہی پیوستہ
ہوگیا ہی اور قوت حرکت کی اوسکو دیتا ہی اور جو کچھ باقی رہتا ہی اون دونون سی عضلہ صدغین یعنی کنپٹیون کے
عضلون پر پہونچتا ہے اور معلوم کرنا چاہیے کہ پیدا کی گئی ہے حس ذوق کی چوتھی پٹھے مین اور حس شنوائی کی پانچوین
مین اس غرض سی کہ آلہ شنوائی کا احتیاج رکھتا ہی تا واضح ہو ذکی یعنی مسدود کہ اوسمین راہ ہوا کی کشادہ رہی اور
سماعت بخوبی حاصل ہو پس بسبب گسنی ہوا کے پس اس پٹھے کو واسبب کیا کہ نہایت سخت ہواسی وجہ سے یہ پٹھا موخر
دماغ سی اوگا ہے یعنی مغز کے پیچھے کیطرف سی نکلا ہے اور جفت چھٹا بعد پانچوین جفت کے اوگا ہے اور اوس سے
پیوستہ ہی اور رباطات اور غشاؤن سی ملگیا ہی گویا دونون پٹھے ایک ہوگئی ہین پھر اوس سے علیحدہ ہوکر تین حصہ ہوا
تینون حصے اوسکے اوس ثقبہ کے اندر سے جو آخر درز لامی کے اندر ہے باہر نکلے ہین ایک حصہ اوسکا عضلہ حلق
اور زبان کی جڑ مین ملگیا ہی واسطے مددگاری ساتوین جفت کے اور زبان کو حرکت دیتا ہی اور حصہ دوسرا
شانہ کے عضلون مین اترا ہی اور اکثر اوسمین سی ساتھ عضلہ چوڑے کے کہ اوپر شانہ کے ہی پیوستہ ہی اور حصہ تیسرا اوس
ثقبہ کے اندر سی نکلا ہے جسمین سے عرق سباتی نکلی ہے اور پھر احشا مین جا ملا ہے اور راستہ مین جسوقت حنجرہ
تک پہونچتا ہے تو اوس سے چند شاخین ظاہر ہوتی ہین اور ساتھ عضلون حنجرہ کے کہ اوپر کیطرف سر اونکا
ملگئی ہین اور جب حنجرہ سی وہ شاخین گذر گئی ہین تو سینہ پر آئی ہین اور چند شاخین اور اوسمین سی ہوتی ہین
اور پھیلکر اوپر چڑھ گئین ہین اس سبب سے اونکو العصب الراجع کہتے ہین پس بعض ان شاخون سی اندر پہونچا ہی اوپر
دل اور ھری اور قصبۂ ریہ اور رگون پھڑکنے والی اور رگون غیر جہندہ کے پراگندہ ہوا ہی اور باقی اوترکر اور حجاب
سی گذر کر ساتھ اوس شاخ کی کہ پہلا اس سے بیان ہوگیا ہی کہ جفت سوم سے احشا مین اوتری ہے ملگئی ہے
اور جفت ساتوان دماغ سے اوگا ہی اوس مقام سے کہ بعد اوسکے حرام مغز ہے چند حصہ ہوا ہے اکثر اوسمین کا
عضلہ زبان مین پراگندہ ہوا ہے اور باقی اوترکر اون عضلون مین پیوستہ ہوا ہی جو درمیان غضروف درقی
اور لامی کے مشترک ہی واللہ اعلم بالصواب باب تیسرا تیسرے جزو اور چوتھی گفتار سے
اون پٹھون کی شناخت مین ہی جو حرام مغز سے اوگے ہین اور مہرہ گردن سی باہر
نکلے ہین جو پٹھے کہ مہرہ گردن سی باہر آتی ہین وہ آٹھ جفت ہین جفت پہلا ثقبہ مہرۂ اول سے نکلا ہے
چنانچہ تشریح مین ان مہرونکا بیان مفصل ہوچکا ہے اور وہ جفت اول سر کے عضلون مین پراگندہ ہوا ہی

اور قوت حس کی پہونچاتا ہے اور پٹھے باریک ہین اسواسطے کہ احتیاط یہی تھی کہ یہ ثقبہ تنگ ہی اور جفت دوسرا
اوس ثقبہ سی نکلا ہے جو مہرہ اول اور مہرہ دوم مین ہی اور ترچھا ہوکر آیا ہے پیچھے سر کے اور پوست بیرونی
کان پر اور حوالی اوسکے پراگندہ ہوا ہی اس جہت سی کہ عصب اول باریک ہی اوسکی گرد سب پھیلا ہوا ہے
اور باقی ساتھ اون عضلون کے جو گردن کے پیچھے ہین پیوستہ ہی اور قوت حرکت کی پہونچاتا ہی اور جفت
تیسرا اوس ثقبہ سے باہر آیا ہے جو درمیان دوسری اور تیسرے مہرہ کے ہے اور ہر ایک فرد اوسکی دو شاخ
ہوتی ہی ایک شاخ اوسکی اون عضلونمین پیوستہ ہی جنسے حرکت موڑنے گردن کی متعلق ہی اور اوسی مقام سے
آگے ہی اور مہرہ گردن کے خارون کیساتھ پیوستہ ہی اور شامل ہوتی ہے ساتھ اون رباطات کی جو جہاں کی
شکل ہین اور شناسن سے اوگے ہین پھر ساتھ اون رباطات کی دونون کانون کیطرف بڑھ گئی ہے اور
گرداگرد اونکی پراگندہ ہوگئی ہے واسطے حرکت پہونچانے کی طرف کانون کے عضلون کے اور شاخ دوسری
رخسار کی طرف سی آئی ہے اور عضلہ عریضہ اور عضلہ کنپٹی پر پھیلگئی ہے اور بہاتم مین کانون کے عضلون تک
بھی پہونچی ہے اور قوت حرکت کی پہونچاتی ہے اور جفت چوتھا اوس ثقبہ سی باہر نکلا ہے جو درمیانین
تیسرے اور چوتھی مہرہ کے ہی اور ہر فرد اوسکی ساتھ دو شاخ کے منقسم ہی شاخ پہلی بہت بڑی ہی اور پیچھے کیطرف
آئی ہے اور عضلونمین سے ہوکر اور مہرون کے خارون کے نزدیک پہونچکر اوسی جا پیوستہ ہوتی ہے
اور اوس مین سے اور بہت شاخین نکلین ہین کہ بعضی اون شاخونمین سی اون عضلونمین پیوستہ ہین
جنکے سبب سی حرکت پشت کی مہرون کی ہے اور شاخ دوسری بہت چھوٹی ہے اور آگے کی طرف سے
آئی ہے اور پانچوین جفت سی ملگئی ہے اور جفت پانچوان اوس ثقبہ سی جو درمیان مہرہ پانچوین اور چوتھی
ہی باہر نکلا ہی اور اوسکی دو حصے ہین ایک بڑا اور دوسرا چھوٹا اور مثل شاخون جفت چہارم کے ایک حصہ آگے
کیطرف آیا ہے اور دوسرا حصہ پیچھے گیا ہی اور جو حصہ چھوٹا ہے شانہ کی نزدیک آیا ہی اور شانہ کی عضلون مین پھیل
گیا ہی اور حصہ دوسرا دو شاخ رکھتا ہے ایک شاخ اوسکی عضلہ چوڑی سی کہ رخسار کی اوپر ہی پیوستہ ہی اور اون
عضلون مین شامل ہے جو سر و گردن کو آگی کیطرف لاتی ہین اور شاخ دوسری ساتھ شاخون چھٹی اور ساتوین
جفت کی پیوستہ ہوکر درمیان مین پہونچی ہی حجاب جوامع جالینوس مین شرح اس جفت کی اوسی تفصیل سی ہے
جسطرح مذکور ہوچکی اور خواجہ ابو علی سینا قانون مین لکھتے ہین کہ اس جفت اعصاب کے دو حصے ہین
اونمین سے چھوٹا حصہ آگے کیطرف آیا ہی اور عضلہ رخسار سی پیوستہ ہوا ہی اور اون عضلونسی بھی ملا جو سر اور گردن کو آگے کیطرف
لاتی ہین اور حصہ دوسرا دو شاخ رکھتا ہے ایک شاخ اوسکی چھٹی اور ساتوین جفت سے ملی ہی اور وہان سے اوتر
کر حجاب مین پیوستہ ہوئی ہے اور شاخ دوسری درمیان مین اس شاخ اور حصہ اول کے [illegible] شانہ

آتی ہے اور نصف شانہ سی بھی پیوستہ ہے اور ابوالقاسم بن ابی صادق شرح جالینوس مین لکھتا ہے
کہ ہر ایک فرد کے دو حصہ ہین ایک حصہ پیچھے کیطرف آیا ہے اور سر اور گردن کے پوست اور عضلوں مین
پھیلا ہے اور حصہ دوسرا ساتھ دو شاخ کے منقسم ہے ایک شاخ اوسکی آگے کیطرف آتی ہے اور عضلہ چبانیکے
اور اوس عضلہ سے جو سر اور گردن کو آگے کیطرف لاتے ہین پیوستہ ہے اور شاخ دوسری بہت چھوٹی ہے
اور درمیان اس شاخ اور حصہ اول کے گذر کر نصف شانہ کے نیچے پیوستہ ہوتی ہے اور شاخہ
عضلہ پر پراگندہ ہو گئی ہے اور جو کچھ اس عصب باقی ہے ساتھ شاخون چھٹی اور چوتھی جفت کے
شامل ہو کر اور دو ہانسے اوتر کر حجاب مین پیوستہ ہے اور اوسی جگہ پراگندہ ہے اور جفت چھٹا اور
ساتوان اور آٹھوان تینون برابر ہین اور ایک دوسرے سے اوگے ہین اور تینون شامل ہین اور ہر ایک
فرد اونکی ایک شاخ رکھتی ہے اور ہر ایک شاخ عضلہ سر اور گردن اور حجاب کیطرف آتی ہے اور انہین
عضلون پر پھیلگئی ہے مگر ساتوین جفت سے کوئی شاخ ان عضلونکی طرف نہین پہونچی ہے اور ہر ایک
فرد سی ایک پٹھا خاص جدا ہوا ہے اور پشت کی مہرون کے اول مہرہ سے کہ برابر سینہ کے ہے ایک شاخ
باہر آتی ہے اور چارون شاخین بالکر ایک عصب ہو گیا ہے اور شانہ کے نشک کیطرف اوتر کر اور ہاتھ
طرف بازو اور کلائی اور کف دست کی آکر پھیلگیا ہے پس جو شاخ کف دست کیطرف آتی ہے وہ انہین
جفت سے ہے اور جو بازو کیطرف آتی ہے وہ ساتوین جفت سے ہے اور جو کلائی کیطرف آتی ہے وہ چھٹی جفت سے ہے اور
شرح ان تینونکی جوامع جالینوس مین بہت واضح اور روشن ہے باب چوتھا تیسرے جز اور چوتھی گنتا سے اون
پٹھون کی شناخت مین ہے جو حرام مغز سے اوگے ہین اور پشت کے مہرونسی
باہر نکلے ہین جو پٹھے کہ پشت کی مہرون سے باہر آئے ہین وہ بارہ جفت ہین جفت پہلا اوس
ثقبہ سی نکلا ہے جو درمیان دوسرے اور پہلے مہرہ کے ہے اور ہر ایک فرد کی اوسکی دو شاخین ہین
ایک شاخ جو بہت بڑی ہے درمیان عضلون پہلوون سینہ اور عضلون پشت کی پراگندہ ہوئی
ہے اور شاخ دوسری پہلو کے اوپر گئی ہے اور آٹھوین جفت سی کہ مہرہ گردن سی نکلا ہے پیوستہ ہوئی
اور وہان سے اوتر کے کلائی تک پہونچی ہے اور جفت دوسرا اوس ثقبہ سی نکلا ہے جو درمیان مہرہ
دوسرے اور تیسرے کے ہے اور جفت تیسرا اوس ثقبہ سی نکلا ہے جو درمیان مہرہ تیسرے اور چوتھے کے ہے
اور جفت چوتھا اوس ثقبہ سے نکلا ہے جو درمیان مہرہ چوتھے اور پانچوین کے ہے اور جفت پانچوان
اوس ثقبہ سی نکلا ہے جو درمیان مہرہ پانچوین اور چھٹے کے ہے اور جفت چھٹا اوس ثقبہ سے
نکلا ہے جو چھٹے اور ساتوین مہرہ کے درمیان مین ہے اور جفت ساتوان اوس ثقبہ سے

نکلا ہی جو ساتوین اور آٹھوین مہرہ کے درمیان مین ہی اور جفت آٹھوان اوس ثقبہ سی نکلا ہی جو آٹھوین اور
نوین مہرہ کے درمیان مین ہی اور جفت نوان اوس ثقبہ سی نکلا ہے جو نوین اور دسوین مہرہ کے درمیان مین
اور جفت دسوان اوس ثقبہ سی نکلا ہی جو دسوین اور گیارہوین مہرہ کے درمیان مین ہے اور جفت گیارہوان
اوس ثقبہ سی نکلا ہے جو گیارہوین اور بارہوین مہرہ کے درمیان مین ہی اور جفت بارہوان اوس ثقبہ سی
نکلا ہی جو نفس مہرہ بارہوین کے درمیان مین ہی لیکن جفت دوسرا دو حصہ ہو گیا ہی ایک حصہ اوسکا تو
بازو تک پہونچا ہی اور قوت حس کی اوسجگہہ پہونچاتا ہی اور دوسرا حصہ ساتھہ ہر ایک فرد کے دسوان جفت
سی کہ باقی ہین شامل ہوا ہے اور شاخ شاخ نکلکر بعض اوسمین سے پشت کلائی کی عضلون سی ملگیا ہی اور
بعض شانہ کے عضلونمین اور بعض پشت بازو کے عضلونمین اور بعض اون عضلونمین جو درمیان پہلوون کے ہین
اور بعض اون عضلونمین جو سرون پر پہلوون کے ہین پراگندہ ہو گیا ہے اور قوت حرکت کی پہونچاتا ہی اور جو
پٹھی کہ اوپر کے پہلوون کے مہرون سی نکلی ہین کہ اونکو پہلو ہای پشت کہتی ہین وہ پٹھی درمیان اون عضلون کے
جو پہلوون کے بیچ مین ہین اور شکم کے عضلونمین جاکر پہیلگئی ہین اور ہمراہ پٹھون کی شاخون کی گین پہونچی
اور رگین غیر پہڑکنی والی یعنی اوردہ اور شرائین جاری ہوی ہین اور اون سوراخون مین جن سے پٹھے نکلے ہین ساتھہ
حرام مغز کے جا ملے ہین اور قوت حیات اور غذا کی اوسکو پہونچاتی ہین باب پانچوان تفسیر سے جزو
اور چوتھی گفتار سے اون پٹھون کی شناخت مین ہی جو قطن کے مہرون سے باہر نکلی ہین
معلوم کرین کہ جو پٹھی کہ قطن کے مہرون سی نکلی ہین اوسکے پانچ جفت ہین ہر مہرہ سی ایک جفت اور سبب یہ پٹھی
ہین اس باتین کہ ہر ایک انمین سے باہر نکلا ہی ثقبہ مخصوصہ اپنے سے پس ہر ایک سی ایک شاخ پیچھے کیطرف جو گئی
ہی وہ پشت کی عضلونمین پراگندہ ہو گئی ہے اور جو شاخ آگے کیطرف آئی ہی شکم کے عضلونمین پہیلگئی ہے اور
ایک شاخ پشت بازو کی عضلونمین ہے اور تین جفت بالائی مین عصب دماغی شامل ہوا ہی اور دو جفت
باقی سے دو شاخین بزرگ نکلی ہین اور پنڈلیون تک اوترگئی ہین اور ایک شاخ اور بہت چہوٹی تیسری
اون شاخونمین ملی ہے اور ایک شاخ اور جفت اول عجز سے شامل ہوی ہے اور پہر دونون شاخین یعنی
شاخ جفت تیسری کی اور شاخ اوس جفت کی جو استخوان عجز سے نکلی ہے اونسے جدا ہوئی ہین اور مرین
عضلونمین پہیلگئی ہین اور وہ دو جفت پنڈلیون سی بھی اوترکر قدم تک پہونچی ہین اور پنڈلی اور قدم کے
عضلونمین پہیلگئی ہین باب چھٹا تفسیر سے جزو اور چوتھی گفتار سے اون پٹھون کی
شناخت مین ہی جو عجز اور عصعص کی مہرون سے باہر نکلے ہین جو پٹھے کہ عجز اور
عصعص کے مہرون سے نکلے ہین چھہ جفت ہین اور ایک فرد منجملہ تین جفت کہ جو عجز کے مہرون سی نکلے ہین جفت پہلا

پنڈلی کے عضلوں مین جا کر اوسی جگہ پہیل گیا ہی اور دو جفت باقی اور تین جفت جو کہ عصعص کے مہرون سے
نکلے ہین اور ایک فرد جو فقرہ آخرین عصعص سے اوگی ہی یہ سب پہنچتی درمیان مین عضلون قضیب اور عضلون
مثانہ اور عضلون مقعد اور عضلون رحم اور اون عضلون مین جو کہ عجز کی ہڈی سے اوگے ہین پراگندہ ہو گئی ہین
یہ ہین سب پہنچی اور عدد اون رگون کا تمام جسم مین اکتیس جفت ہین اور ایک فرد واللہ الموفق جزو چوتہا

گفتار چوتہی سے اون رگونکی شناخت مین ہی جو جگر سے اوگی ہین اور اونکو ورد کہتی ہین

باب پہلا چوتہے جزو سے شناخت مین اون رگونکی ہی جو جگر سے اوگی ہین

بطریق کلی جگر سے دو رگین اوگی ہین ایک شکم جگر سے اور دوسری پشت جگر سے پس وہ رگ کہ شکم
جگر سے اوگی ہے باب کہتی ہین اور وہ رگ جو پشت جگر سے اوگی ہی اجوف کہتی ہین اور جس رگ کا کہ باب
نام ہے اوسمین سے پانچ شاخین نکلی ہین اور جوامع جالینوس مین مسطور ہی کہ ہر ایک بخش کے پانچ بخش ہین
اور یہ سب بخش بہت شاخین بنتی ہین اور وہ سب شاخین شکم جگر پر پراگندہ ہین اور جگر کے کنارہ پر پہونچی
ہین اور باب رگ جو جگر سی باہر نکلا ہی تو آٹھ قسم پر منقسم ہوتی ہی ہر ایک حصہ ایک رگ ہے پس اون آٹھ رگون مین سے
دو رگین بہت چھوٹی ہین اور چھہ رگین بہت بڑی ہین لیکن وہ دو رگین جو چھوٹی ہین اونمین سی ایک رگ اثنا عشری
آنت پر پہونچی ہی اور غذا اوس سے کھینچتی ہے اور آنتون کی تشریح مین مفصل بیان کیا جائیگا اور رگ دوسری اون دو
چھوٹی رگونمین سی معدہ کے نیچے پہیلتی ہی تاکہ جو غذا کہ اوسجگہ موجود ہووے جذب کرے اور اون چھہ رگون بزرگ سی ایک رگ
باب کے نزدیک سی طرف معدہ کے آئی ہی اور ظاہر معدہ پر پراگندہ ہی داہنی طرف سی تاکہ اس ظاہر کو غذا دیوے اسواسطے کہ
باطن معدہ جو کچھ اوسکے اندر ہی خود اوس سے غذا پاتا ہی اور تشریح معدہ مین اپنے مقام پر مذکور ہوگا اور رگ دوسری اون
چھہ رگون سی طحال یعنی سپرز کیطرف کہ جسکو ہندی مین تلی کہتے ہین آئی ہے تاکہ اوس کو غذا دیوے اور راستہ مین ایک
شاخ اوسمین سی نکلی ہے اور معدہ کے بائین طرف آکر ظاہر معدہ پر پہیلتی ہے تا اوسکو غذا دیوے اور بعد پہونچنے کے
طرف طحال کے اوس رگ کے دو حصہ ہوئے ہین ایک اوپر کیطرف چڑہا ہے اور دوسرا نیچے کیطرف اوترا ہے
لیکن وہ حصہ رگ کا جو اوپر کیطرف چڑہا ہے اوسکی دو شاخین ہین ایک شاخ سپرز کے بالائی پر پہیلتی ہے
کہ اوسکو غذا دیتی ہی اور ایک شاخ پشت معدہ پر پہونچی ہے اور وہ شاخ ہو گئی ہے ایک شاخ ظاہر معدہ پر
پراگندہ ہی بائین طرف سی کہ اوسکو غذا دیتی ہے اور ایک شاخ فم معدہ پر آئی ہے اور معدہ کے اندر گئی ہے تاکہ
فضلہ غلیظ سودا تلی سے معدہ کیطرف پہونچے اور معدہ کو کہجلاوے اور بہوک غذا کی پیدا کرے چنانچہ تیسری گفتار
مین شناخت مین احوال سودا کے ذکر ہو چکا ہے اور لیکن وہ حصہ رگ کا جو نیچے کیطرف اوترا ہے اوسکی دو
دو شاخین ہین ایک شاخ نصف تلی کے نیچے پراگندہ ہوتی ہے اور اوسکو غذا دیتی ہے اور شاخ دوسری ثرب کے

نزدیک آئی ہی اور اوسی جگہہ پہیلگئی ہے واسطے غذا دینے کے اور رگ تیسری اون چہہ رگون بزرگ سے بائین طرف ساتھہ رگون کے پیوستہ ہی جو گردہ سے مستقیم گئی ہین تا جو کچہہ اوس جگہہ پائی غذا سے طرف اپنی کہنچکر جانب جگر پہونچاوی اور رگ چوتھی کی بہت شاخین متفرق ہوئی ہین مانند بال کے پس بعضے اون شاخون سے ظاہر پشت معدہ پر گذرتی ہین بائین طرف سے اور بعضی شاخین داہنی طرف نزدیک ثرب کے آتی ہین مقابل اوس رگ کے کہ آئی ہی پاس اوسکے بائین طرف سے پہونچی ہی تاکہ اوسکو غذا دیوی اور رگ پانچوین اون چہہ رگون بزرگ سے اوس طرح کے رگون مین پیوستہ ہی جو گرداگرد قولون امعا کے ہین تاکہ جو کچہہ وہان موجود پاوی غذا سے طرف اپنے کہنچکر جانب جگر پہونچاوی اور رگ چہٹی بہت شاخین رکہتی ہے اور سب شاخین اوسکی انتون کے گرداگرد پراگندہ ہوی ہین کہ جو کچہہ اوس جگہہ موجود پاوی غذا سے طرف اپنی کہنچکر جانب جگر پہونچاوی لیکن رگ دوسری کہ نام اوسکا اجوف ہی پشت جگر سے اوگی ہے اور جڑین اوسکی پشت جگر کیطرف پہیلی ہین جسطرح جڑین رگ باب کی کہ تقعر جگر مین پہیلی ہین اور جگر کے درمیان جڑین دونون رگون کے ساتہہ ایک دوسرے کے پیوستہ ہوئی ہین اور اس سبب ایک دوسرے مین کہلی ہوئی ہین تاکہ جو غذا کہ باب اور شاخین اوسکی طرف اپنی کہینچین اوسکی جڑون مین گذر کر اجوف کی جڑون مین جاکر اندرون جگر کے وہ غذا داخل ہوتی ہے اور یہ اجوف رگ جسوقت جگر سے برآمد ہوتی ہے تو اوسکے دو حصہ ہوگئے ہین ایک حصہ اوس رگ کا نصف جسم مین اوپر کو گیا ہی اور دوسرا حصہ نصف جسم مین نیچے کو اوتر گیا ہی باب دوسرا جو تشریح عروق کے گفتار چہارم مین شاخین ہین اون اجوف رگون سے ہی جو اوپر کی طرف گئی ہین اس جزو کے باب اول اخیر مین ہم لکہہ چکے ہین کہ ایک حصہ اجوف رگ کا اوپر کو چڑہ گیا ہی لیکن جسوقت یہ حصہ اوپر کو گیا ہے تو حجاب مین داخل ہوا ہی اور دو رگین باریک اوسمین سے نکلی ہین اور حجاب مین پہیلگئی ہین تاکہ اوسکو غذا دیوین اور جسوقت حجاب کے اندر سے نکلی ہین اور برابر دل کے پہونچی ہین تو اوسمین سے اور بہت شاخین رگون کی ہوئی ہین مثل بال کے اور غلاف دل مین پہیلگئی ہین واسطے پہونچانے غذا کے اور پہر منقسم ہوئی ہی وہ رگ اجوف چار حصہ پر ایک حصہ اوسکا نزدیک داہنے کان دل کے نکلکر داخل قلب ہوا ہے اور یہ قسم رگ کی سب رگون سی بہت بڑی ہی اسوجہ سے کہ اور سب رگین ٹہنڈی ہوا کہینچکر دل مین پہونچاتی ہین اور یہ رگ غذا پہونچاتی ہے کیونکہ غذا ہوا کی بہ نسبت غلیظ نہایت ہی اسواسطے منفذ اوسکا وسیع ہونا ضرور رہتا پس اسی سبب سے یہ رگ بڑی پیدا ہوئی اور جسوقت یہ رگ داخل قلب ہوئی ہی اوسمین دو جہلی پیدا ہوئی ہین اور جہلیان اس رگ کی بہت سخت ہین تمام جسم کی جہلیون سے اور اوسمین دو منفذ ہین ایک یہ کہ یہ رگ تجویف راست دل سے طرف پہیپہڑے کے گئی ہے کہ اوسکو غذا دیوی اور حجاب باری

اوسکا نام البطی ہے اور جو کچھہ باقی رہا ہے قسم چہارم سے اصل اول مین سے جو چار حصے کیے گئے ہین اور ہم بیان
کر چکے ہین کہ آیندہ بتفصیل مذکور ہوگا یعنی وہ شاخ جو چنبر گردن تک آتی ہے اور ہنوز اوس سے شامل نہین کہ قبل
اتصال وسمین سے ہر ایک دو قسم کی گئی ہے ایک اون دو قسمون مین سے باہر کیطرف ہے اوسکو وداج ظاہر اور دوسری
اندر کیطرف ہے اوسکو وداج باطن کہتے ہین اور وداج کو رگ جان کہتے ہین اور وداج ظاہر کی بھی دو قسمین ہین
ایک قسم اندکے آگے کیطرف میل کیے ہوے ہے اور پھر اوسی طرح پیچھے کیطرف میل کرتا ہے اور جو قسم دوسری آگے کیطرف
میل کرتا ہے اور اندکے نیچے کی جانب میلان رکھتا ہے اور پھر اوپر چڑہ گیا ہے اور گرداگرد چنبر گردن کے پھر اسکے
اور پھر چنبر سے بھی اوپر چڑہ کر پیچھے کیطرف اوتر گیا ہے اور اوپر ظاہر گردن کی کے ساتھ قسم اول کے کیا اوسکا
شامل ہو گیا ہے اور قبل شمول کے بہت شاخین وسمین سے نکلی ہین باریک باریک اور بعضی آدمیون کی رگین
بوجہ نہایت باریکی کے معلوم بھی نہین ہوتین کہ مثل مکری کے تار کی ہوتی ہین اور اون شاخونسے دو جفت رگ کے
نکلے ہین ایک جفت نے چوڑاؤ اختیار کیا ہے اور جس جگہ ہڈیان چنبر گردن کی سر ساتھہ ایک دوسری کی ملاتی ہین
یہ جفت رگ بھی اون سرون سے پیوستہ ہے اور جفت دوسرا پیچ طرف گردن کے آیا ہے ظاہر گردن پر اور ساتھہ
ایک دوسرے کے پیوستہ ہے اور اس جفت سے تین رگین حاصل ہوتی ہین باریک شاخین باہر کہ کچھہ معلوم ہوسکتی ہین
اور تمام رگین غیر محسوس ہین یعنی اون تین رگون سے ایک رگ شانہ کی اوپر پہونچی ہے اور اوسکو قیفال کہتے ہین
اور قیفال یعنی سر از رگ بھی اوسی سے ہے اور دو رگین باقی دونون جانب اسکی گردن کے نیچے شانہ کے نزدیک
آتی ہین اور ایک اوس جگہہ سے بڑہ گئی ہے اور گرداگرد اوس موقع کے پراگندہ ہو گئی ہے اور دوسری رگ باہر
تک پہونچی ہے اور اوسی جگہہ پھیلی ہے اور یہ رگ وداج کی مذکور ہوتی ہے اوس سے کہ وہ دونون قسمین ملکر
پھر وہ ساتھہ دو قسمون کے منقسم ہوتی ہے ایک قسم اندر کیطرف ہے اور اوس سے شاخین بہت چھوٹی چھوٹی
سر آیند ہوتی ہین اور اوپر کے کلہ کے اندر پھیلتی ہین اور شاخین بڑی بڑی بھی اون شاخون کی نسبت نکلی ہین
اور نیچے کے کلہ پر پہونچی ہین اور اوسمین پراگندہ ہو گئی ہین اور ان دونون طرح کی شاخون سے شاخین اندر
گرداگرد زبان اور اوسکے عضلون کے پراگندہ ہوتی ہین اور قسم دوسرا گرداگرد سر اور کانون کے پراگندہ ہے
لیکن وداج باطن مری کے اوپر ہے اور بلند ہوتی ہے ساتھہ اوسکے سیدھی اور راستہ مین شاخین
اوس سے نکلی ہین اور وداج ظاہر کی شاخون کے ساتھہ ملگئی ہین اور سب کی سب وہ شاخین مری
اور حنجرہ اور عضلون اندرونی مین پراگندہ ہین اور آخر اوسکا درز لامی کے نزدیک پہونچا ہے اور اوس جگہہ
اوس سے بہت شاخین اوٹھی ہین اور پٹھون اور عضلون اور رباطون مین کہ درمیان مہرہ اول اور دوم
مین گردن کے مہرو یعنی پراگندہ ہوتی ہین اور وہان سے رگین باریک مانند بال کی بندگاہ سر اور گردن

اور نزدیک ہر ایک مہرہ کے ایک شاخ اوس سے اوٹھی ہے اور اوس مہرہ مین داخل ہوتی ہے اور شاخین
اور اون عضلونمین جو نزدیک مہرون کے ہین پراگندہ ہوتی ہین اور شاخین اور بھی اوس سے نکلی ہین اور تہیگاہ
کیطرف شکم کے عضلونمین اوترتی ہین اور اوسجگہہ سب پھیلگئین ہین پس جسوقت پشت کی آخر مہرہ پر پہونچی ہے
وہان دو حصہ اوسکے ہوگئے ہین ایک داہنی طرف سو آیا ہی اور ایک بائین طرف سی اور ہر ایک حصہ ران کیطرف
اوترا ہے مگر پہلے ران پر اوترنے کی ہر ایک سی دس شاخ نکلی ہین ایک اونمین سے حوالی کمر کے عضلونمین پراگندہ
دوسری شاخ اوسکی مانند بال کے صفاق کے نیچے پھیلی ہے اور شاخ تیسری استخوان سرین کے عضلون مین
پھیلگئی ہے اور شاخ چوتھی ظاہر سرین اور مقعد پر پراگندہ ہوگئی ہے اور شاخ پانچوین عورتون کے جسم مین گردن
[illegible] اور گردن مثانہ اور گرداگرد اوسکے پراگندہ ہی اور مردون کی بدنمین اندر قضیب اور مثانہ اور حوالی مین اسکے
پھیلی ہوئی ہی اور یہ رگ مردونکے بدنمین بہت قوی ہی واسطے قضیب کے اور عورتون کی جسم مین یہ رگ رحم سے
اوپر کیطرف آتی ہے اور پستان تک پہونچتی ہی یعنی ملگئی ہے چنانچہ مشارکت رحم کی ساتھ پستان کے اسی رگ سی ہی
شاخ چھٹی اون عضلونمین جو زہار یعنی پیڑو کی ہڈی پر ہے پراگندہ ہوتی ہے اور شاخ ساتوین عضلہ راست پر جو شکم
مین ہی پھیلی ہوتی ہے اور آخر ان رگونکا ساتھ آخر اون رگون کے جو سینہ سی اوترتی ہین پیوستہ ہی اور جو اعلی [illegible]
مین مسطور ہی کہ مشارکت رحم کی ساتھ پستان کے اسی ساتوین شاخ سی ہے اور اس ساتوین رگ کا نام یونانی
زبان مین [illegible] اور عربی مین ذات الراسین یعنی صاحب دو سر مشہور ہے اور شاخ آٹھوین مردونکے
بدنمین طرف قضیب کے اور عورتون جسم مین فرج کے اندر پہونچی ہے اور اوسی جگہہ پھیلگئی ہے اور شاخ نوین ران کے
اندرونی عضلونمین پراگندہ ہی اور شاخ دسوین ران کی جڑ تک آتی ہے اور تہیگاہ کیطرف گئی ہے اور ساتھ آخر
اون رگون کی جو پستان کے گرداگرد سی اوترتی ہین پیوستہ ہی پس ان رگونمین سی بڑی رگ عضلہ خصیہ مین
پراگندہ ہی اور اونمین سے ایک رگ اوپر نکلی ہے اور سرین کے عضلونمین پھیلگئی ہے اور بعد اوسکے ران کے
اندر بہت شاخین اوسمین اون رگون کی ہوگئی ہین ایک شاخ اوس عضلہ مین جو ران کے سامنے موضوع ہے
داخل ہے اور دوسری شاخ ران کے نیچے کی جانب جو عضلہ ہی اوسمین پہونچی ہے اندر کیطرف اور باطن مین
اوسکے پھیلگئی ہے اور بہت شاخین رگون کی باطن ران مین متفرق ہوگئی ہین اور جو کچھہ ان رگونسے باقی رہا ہے
جسوقت نوبت بندگاہ زانو تک پہونچنے کی آتی ہے تو اوس مقام پر تین تقسیم ہوگئی ہین تقسیم باہر کی جانب کا
[illegible] یعنی قصبہ کوچک پنڈلی پر اوترا ہے تقسیم کے جوڑ تک [illegible] وسط بندگاہ زانو کے اندر اوترا ہی اور
اوس سے شاخین شکم ساق کے عضلونمین پھیلی ہین اور باقی ساتھ دو شاخ کے منقسم ہین ایک رگ پنڈلی کے اندر
پوشیدہ ہی اور دوسری رگ درمیان مین دونون قصبہ کی اوترتی ہے اور قدم کے نزدیک پہونچی ہے

اور بخش تیسرا بخش انسی ہی پنڈلی کے اندر کیطرف اوترا ہی اوس جگہ تک کہ جو مقام گوشت سی برہنہ ہی اور وہ رگ
اندر کیطرف پہونچی ہے اور آگی کیطرف میل رکہتی ہی اوسکو رگ صافن کہتی ہین پس آخر ان تینون بخش کا ایک گیا
اور وہ تینون بخش چار قسم پر منقسم ہین یعنی چار شاخین نکلی ہین دو شاخین وحشی جانب سی یعنی طرف بیرونی قدم کے
آتی ہین قصبہ صغری کیطرف اور دو شاخ قدم کے انسی طرف یعنی باہر کی جانب اوترتی ہین اور منجملہ ہر دو شاخ
وحشی کے ایک قدم کے اوپر چڑہ گئی ہے اور حوالی خنصر کے پراگندہ ہی اور دوسری شاخ ہمراہ شاخ وحشی کے
قسم انسی مذکور سی شامل ہوگئی ہے اور اجزای قدم مین متفرق ہی جزو پانچوان شناخت شرائین مین

ہی باب پہلا پانچوین جزو سے اور چوتہی گنتا سے بیان شرائین کا بطریق کلی اندرون

دل کے دو تجویف ہین یعنی دل کے اندر دو مقام خالی ہین ایک داہنی طرف سی اور ایک بائین طرف سے
اور بائین تجویف سی دو رگین نکلی ہین ایک بڑی رگ ہے دوسری کوچک اور خاصیت شریان کی یہ ہی کہ دو طبقہ
رکہتی ہے ایک دوسری پر پوشیدہ ولیکن اس رگ کوچک کی یہ خاصیت نہین ہے اور اسی سبب اوسکو
شریان وریدی کہتی ہین اور اندرونی طبقہ شریان کا سخت زیادہ ہی اسوجہ سی کہ حرارت غریزی اور روح انکو
جسم مین پہونچتی ہے اور جو کہ احتیاط نگاہ رکہنا اون دونون کی از روی حکمت کی واجب تہی اسواسطے خدا تعالی
ان رگون کو کہ پہونچانیوالی اون دونون کی ہین دو تو یعنی دوہرا پیدا کیا تا کہ خوب مضبوط رہین اور نیز جو کہ
روح کو رگون مین حرکت قوی ہوتی ہے اور آسیب حرکت کا اول اندر کے طبقہ پر آتا ہے اس سبب سے
بنا بر باری نے اس طبقہ اندرونی کو سخت پیدا کیا کہ بروقت حرکت روح کے پائدار ہی اور شرائین کو بائین
تجویف سی اسوجہ سے پیدا کیا کہ داہنی تجویف جگر سے نزدیک ہی پس اوس نفث کو واسطے غذا پہنچانے اور ہضم
غذا کے مشغول کیا اور شرائین کو نفث و بکست اوگایا تاکہ ہر ایک کا بزرگ مین مصروف رہی کہ قوام بدن کا
اونہین دونون کاموں سی بندہا ہوا ہے واللہ الموفق والمعین

باب دوسرا پانچوین جزو اور چوتھی گنتا سے شریان وریدی کی شناخت مین ہے

یہ شریان وریدی دل کیطرف سی
پہیپہڑے کیطرف آتی ہے اور اوسجگہ پراگندہ ہوتی ہے واسطے دو کام کے ایک یہ کہ خون لطیف کہ غذا اوسکی
ہے اپنے ساتھ پاس اوسکی پہونچاتی ہے دوسری یہ کہ ہوا جو پہیپہڑے سی طرف دل کے لیجاتی ہی اور پہیپہڑے کی طرف
پہونچا دیتی ہے اور اس شریان کا ایک طبقہ اسواسطے پیدا کیا گیا کہ وہ نرم ہونا چاہئے تا کہ خون اوسمین
جلد پہنچے اور حرکت انبساط اور انقباض اوسکی بہت زیادہ ہووے اور حرارت دل کی تمام پہیپہڑے کیطرف
پہنچاوے اور دوسرا اسواسطے ہے کہ پہیپہڑا ایک عضو ہے کہ اوسکو بے سکون مطلق نہین ہے اور ہمیشہ حرکت اور
ہمیشگی حرکت کیواسطے دو کام بزرگ کی ہے کہ زندگی انسان اور حیوان کل مخلوقات کی جو سانس لیتی ہیں

مہم تر اوس سے اور کوئی کام نہین ہے ایک یہ کہ ساتھ حرکت انبساطی کے ہوا طرف اوسکی پہونچتی ہے اور
وہ ہوا کو باہر سے طرف اپنی کھینچتی ہے اور معتدل کرتی ہے اور پھر دل کے پاس پہونچاتی ہے تاکہ اوس ہواے
سرد سے دل راحت پاتا ہے اور حرارت غریزی بھڑکتی ہے جسطرح کوئی آگ کو جو دھیمی ہووے پہونکے اور وہ
روشن ہوجاتی دوسری یہ کہ ساتھ حرکت انقباض کے اوس ہواے سرد کو جو دلکو پہونچتی ہے اور بسبب
حرارت دل کی سوختہ اور دود ناک ہوجاتی ہے اوس سے باہر کرتی ہے اور جو عضو ایسا ہو کہ ایسی
دو کام بزرگ کہ مصلحت تمام جسم کی اونسے وابستہ ہے اوس سے وقوع مین آئین تو اسطرح کے عضو
کی غذا کے لیے ایسا خون ہونا ضرور ہے جو اور اندامون مین بخوبی پختہ ہوجاتے اور پختگی کمال کو پہونچا ہو کہ
پھر دوسری مرتبہ اوس خون کو حاجت پختگی کی نرہے تاکہ وہ عضو ان دو کامونسے باز نرہے اور دوسرے
یہ کہ جو عضو کہ ہمیشہ متحرک ہو اوس مین کوئی شے پختہ نہین ہو سکتی اسواسطے کہ جناب باری نے اس شریان کو نرم
پیدا کیا کہ حرکت انبساط اور انقباض اوسکی سبک اور آسان ہو اور وہ خون جو غذا اوسکی ہے اول دل کے
اندر نیک پختہ ہوتا ہے پھر بوسیلہ اس رگ کے اوس تک پہونچتا ہے اور ساتھ حرارت زائد کے کہ وسے
طرف اوسکے پہونچتی ہے یہ خون جلد غذا اوسکی ہوجاتا ہے اور جسطرح سے کہ پھیپھڑہ دل کو یہ دو منفعتین پہونچاتا ہے
چونکہ پھیپھڑہ بھی اسیطرح ویسے ہی دو مکافات طرف اوسکی پہونچتی ہین ایک یہ کہ غذا سب اعضا کی وہ خون ہے
جو جگر مین نیم پختہ ہو کر رگون کی راہ سے اعضا مین پہونچتا ہے اور اعضا اوسکو بخوبی پکا دیتے ہین تاکہ اوس سے
غذا اپنی پاتے ہین مگر غذا پھیپھڑے کی ایسا خون ہے جو دل کے اندر پکتا ہے اور اس رگ کی راہ سے پاس اوسکے
پہونچتا ہے اور دوسری یہ کہ ساتھ اوس حرارت زائد کے جو دل طرف اوسکی بھیجتا ہے خون بخوبی پکتا ہے اور
جلد غذا اوسکی ہوجاتا ہے پس جسطرح سے کہ وہ ابخرے گرم دل سے باہر کرتا ہے اور ہواے تازہ اندر پہونچاتا ہے
دل بھی اسیطرح رنج اور شغل غذا پکانے کی اوس سے اوٹھاتا ہے اور غذا پکی ہوئی تیار طرف اوسکی پہونچاتا ہے
چنانچہ جدول مقالہ مین ہر عضو کے نگاہ رکھا گیا ہے باب تیسرا پانچوین جزو اور چوتھی گفتار سے
شریان بزرگ کی شناخت مین ہے اس شریان بزرگ کا نام ارسطاطالیس نے
اورطی رکھا ہے اور پشت پر رگ دل سے برآمد ہوتی ہے تو اوس سے دو شاخین نکلی ہین جو بڑی شاخ ہے وہ
گرد دل کے گشت کرتی ہے اور اوسکے اندر پھیلی ہوتی ہے اور شاخ دوسری تجویف راست دل کی طرف
آتی ہے اور اسی جگہ پھیلتی ہے اور باقی ساتھ دو بخشش کے منقسم ہے ایک بخشش اوسکا بزرگ ہے اور نیچے کی طرف
اوترتا ہے اور دوسرا بخش چھوٹا ہے اور اوپر کی طرف چڑھ گیا ہے والله اعلم باب چھٹا پانچوین جزو اور چوتھی
گفتار سے اوس شریان کی شناخت مین ہے جو اوپر کی طرف گئی ہے اس شریان کی بھی

دو شاخین ہوگئی ہین ایک بڑی ہے اور سینہ کیطرف آئی ہے پھر داہنی طرف کو ترچھی ہوگئی ہے اور وہان
تین شاخین اوسمین سے پھوٹی ہین دو شاخونکو شریان سباتی کہتے ہین ایک داہنی طرف سے آئی ہے
اور دوسری بائین طرفسے اور ہرایک نزدیک وداج اندرونی کے پہونچی ہے چنانچہ تشریح اوردہ کے
باب مین بیان ہوچکا ہے اور جسطور سے وداجین پراگندہ ہین ہےسا ہی یہ بھی پراگندہ ہوتی ہین اور شاخ
تیسری بائین طرف درمیان ہڈیون اور پہلو یا سینہ اور حوالی جنبر گردن مین پراگندہ ہے اور اسیطرح
سے سرشانہ پر پہونچی ہے اور پھر ہاتھ کے اندامون تک گئی ہے اور بخش دوم یعنے دوسری شاخ اوس
شریان کی جو اوپر چڑہ گئی ہے وہ دوسری شاخ اوسکی کیش وست کیطرف ہے اور جسطرح شاخ تیسری بخش
اول سے پراگندہ ہوتی ہے یہ بھی بائین جانب سے پراگندہ ہے باب پانچوان پانچوین شعبہ اور
چوتھی گفتار سے شریان سباتی کی شناخت مین سے شریان سباتی دو نوع
ہین سے ہرایک جسوقت گردن کے پاس پہونچی ہے تو ساتھ دو قسم کے منقسم ہوتی ہے ایک قسم
آگے کیطرف آئی ہے اور دوسری قسم پیچھے کیطرف گئی ہے اور جو قسم کہ آگے کیطرف آئی ہے اوسکی دو شاخین
ہین ایک شاخ اندر کیطرف گئی ہے اور اندر زبان اور نیچے کے جبڑے کے عضلو مین پھیلی ہوئی ہے اور
اور شاخ دوسری ظاہر کیطرف نکلی ہے اور سامنے کان اور کنپٹی کے عضلون کے اندر آئی ہے اور کچھ ان
شاخون مین سے ان عضلو مین رہ کر باقی شاخین سر کے بیچ مین پھیلی ہین اور سوتھہ رگون سے جو
داہنی طرف سے آئی ہین ساتھ موتھہ اون رگون کی جو بائین طرف سے آئی ہین پیوستہ ہین اور اندر
ایک دوسرے کے کشادہ ہین اور وہ بخش یعنے وہ قسم شریان کی جو پیچھے کیطرف گئی ہے اوسکی بھی دو شاخین
ہین چھوٹی شاخ اوس مین کی کچھ اوس سے برآمد ہوکر اون عضلون مین جو حوالی بند کشا دسر کی ہین
پراگندہ ہولی ہے اور کچھ اندر اوس ثقبہ کے جو نزدیک درز لامی کے ہے داخل ہے اور بڑی شاخ
اوسمین کی اوس سوراخ مین داخل ہے جو ثقبہ کہ استخوان حجری مین ہے اور اس شاخ بزرگ کی بہت
شاخین نکلی ہین اور شبکہ دماغ تک پہونچے ہین بلکہ شبکہ اونہین شاخون سے بنا ہوا ہے اور آخر اون
شاخون کا ساتھ آخر شاخون ورید کے جو دماغ کیطرف آتے ہین پیوستہ ہے اور موتھہ دونون کے اندر
ایک دوسری کی کہلی ہوئی ہین تاکہ قوت روح اور حرارت غریزی شریان کی شاخون سے طرف شاخون ورید کے
پہونچتی ہے اور شاخین وریدی کی شریان شاخونکو غذا پہونچاتی ہین اسی سبب سے ہما شریان کی
شاخون کے اوپر چڑھنے والی ہے اور قوت روح اور قوت حرارت غریزی کی پہونچانے والی ہوئی
اور دونون ساتھ قوت اپنی کے طرف شاخون وریدی کے پہونچ سکتے ہین اور ہما وریدی کے

شاخون کے نیچے اوترنے والی ہوتا کہ غذا اوس سے اون شریانون مین جاتی ہے اور ہما وہر ایک کی موافق ہی
ہے جو بیان ہو چکی کیونکہ اگر شاخین شریان کی نیچے اوترنے والی ہوتین اور شاخین وریدی کی اوپر چڑہنے والی
تو ہرگز غذا انتہائی شریان کو نہ پہونچتی اور قوت حرارت اور روح کی جو اونہین شریانون کے آگے پہر آتی ہے
غذا کو واپس پہیر دیتی اور دفع کر دیتی ہے اور وہ شاخین غذا سے بے نصیب رہتین اور خشک ہو جاتین
اور مضرت اونکی گردا گرد بہی اونکے پہونچتی اور شبکہ نیچے دماغ کے مفروش ہے درمیان ہڈیون اور درمیان
غشا صلب یعنی جہلی سخت کے تا کہ خون شریانی اوس شبکہ مین جاوے اور موافق مزاج دماغ کے اوسمین نضج
پاوے پہر بتدریج دماغ کے اندر پہونچے کیونکہ پہونچنا خون شریان کا طرف دماغ کے کہ مخالف اوسکی مزاج کے ہے
ممکن نہین ہوتا واللہ اعلم بالصواب باب چہٹا پانچوین جزو اور چوتھی گفتار سے اوس
شریان کی شناخت مین ہے جو نیچے اوترتی ہے لیکن شریان بزرگ جو نیچے اوترتی ہے
اور طرح کی قسمون سے وہ پہلی سیدہی آتی ہے پشت کے پانچوین مہرہ تک اور یہ مہرہ مقابل یعنی برابر دل کے
ہے اور مقام پہیپہڑے کا اوسی جگہہ ہے اور حائل درمیان شریان اور پشت کی ہڈیون کے پہیپہڑا ہے اور جسوقت
اس مہرہ تک پہونچتی ہے تو بائین اوتر کر سرین کی ہڈی تک پہونچتی ہے اور راہ مین ایک شاخ چہوٹی اوس سے
نکلی ہے اور سینہ مین پراگندہ ہوتی ہے اور آخر اوسکا مقعد سے ملا ہوا ہے اور اوسی جگہہ پراگندہ ہے اور اسی طرح
برابر ہر مہرہ کی پشت کے مہرہ سے ایک شاخ اوس سے برآمد ہوتی ہے اور دو بخش یعنی دو قسمین ہر اوسکی ہو گئی ہین ایک
قسم داہنی طرف کو آتی ہے اور دوسری شاخ بائین جانب کو گئی ہے اور وہ شاخین پہلوؤن اور حرام مغز
کے اندر جا کر پہیل گئین ہین پہر جسوقت برابر سینہ کے گذر اوسکا ہوا ہے تو دو شریان اوس سے نکلی ہین اور
دونون حجاب مین داخل ہو گئی ہین اور داہنی اور بائین طرف سے اوسمین پراگندہ ہین اور بعد اوسکے دو
شریان اور اوس سے برآمد ہوتی ہین اور ہر ایک کی بہت شاخین نکلی ہین اور معدہ اور جگر اور تلی مین پراگندہ
ہوتی ہین اور ایک شاخ اور جگر سے نکلی ہے اور مثانہ مین پہیلگئی ہے اور بعد اوسکے ایک شریان گرد آنتون
باریک اور قولون کے پراگندہ ہے اور تین شریان اور اوسمین سے اوٹہی ہین ایک چہوٹی شریان بائین گردہ
کیطرف آئی ہے اور اوسی جگہہ اور اوسکی چوگرد پہیلگئی ہے اور دو شریانین باقی جو ہین وہ بہی دونون گردہ کیطرف
گئی ہین ایک اس گردہ کیطرف اور ایک اوس گردہ کیطرف تا کہ جذب کرے گردہ اون دونون سے مائیت
خون کو یعنی جو پانی جو خون مین شریان کے ہوتا ہے اونہین سے گردہ چوستا ہے کیونکہ گردہ اگر اوقات
خون غیر خالص کو معدہ اور آنتون سے جذب کرتا ہے پہر دو شریان اور اوس سے اوٹہی ہین ایک داہنی
خصیہ کیطرف گئی ہے اور دوسری بائین خصیہ کی جانب مین جو شریان کہ بائین خصیہ کیطرف آئی ہے ہمیشہ ایک

شاخ شریان بائین گردہ کی ہمراہ اوسکی ہوتی ہے اور بسا اوقات ایسا ہی کہ شریان جو بائین خصیہ کی جانب
آتی ہے یہ بالکلیہ بائین گردہ ہی کیطرف سے آتی ہے اور جو شریان کہ داہنے خصیہ کی طرف آتی ہے ہمیشہ اصل
شریان سے آتی ہے یعنی شریان بزرگ سے اور نادر یہ بات ہے کہ جو شریان داہنے خصیہ تک پہونچتی ہے ایک شاخ
داہنے گردہ کی شریان کی اوسمین ملتی ہے اور بعد اوسکی شاخین بہت اصل شریان سے نکلی ہین یعنی شریان کبیر
اور اندر رگون کے اور اوس آنت مین جسکا نام معاء مستقیم ہے پھیلگئی ہین اور سوراخونمین مہرون پشت کی اور
حرام مغز مین پراگندہ ہوگئی ہین اور رگونمین تہیگاہ کے پھیلگئی ہین اور ایک شاخ ان شاخونمین سے دو حصہ ہوکر
اور دونون خصیون کیطرف آتی ہے اور دو شاخین اور اونمین سے نکلی ہین اور عورت کی فرج اور مرد کے ذکر
تک پہونچی ہین اور شاخہاے ورید سے ملگئین ہین پھر اصل شریان یعنی شریان کبیر جسوقت پشت کی آخر مہرہ تک
پہونچی ہے اور ہمراہ وریدی کے ملی ہوئی ہے اوسکی بعد اوسکی وہ شریان دو شاخ رکہتی ہے بشکل حرف لام یونانی
اور دونون رانون تک وہ شاخین اوتر آتی ہین اور قبل پہونچنے کے رانون تک راہ مین ہر ایک شاخ اوسکی
ایک ایک شاخ نکلی ہے اور مثانہ کیطرف آتی ہے اور کچہ ناف تک بہی پہونچی ہے ایک داہنی طرف سے اور ایک
بائین طرف سے اور دونون شاخون کے سر ملگئی ہین اور سر ان دونون شاخون کے اون بچون کو بدنمین
جو شکم مادر مین [illegible] مین ظاہر ہوتے ہین اور اور ونکے جسم مین پوشیدہ مگر اصلیمین ان شاخونکی البتہ ظاہر ہوا
پہر اون دونون شاخین اور برآمد ہوتی ہین اور اوس عضلہ کے اندر جو سرین کی ہڈی پر رکہا ہوا ہے
پراگندہ ہین اور وہ شاخ جو مثانہ کیطرف آتی ہے کچہ اوسکے اندر پہیلی ہے اور باقی مرد کی گرداگرد ذکر اور عورت
کی فرج مین داخل ہوگئی ہے اور اصل شریان ران سے جو طرف قدم کے اوترتی ہے تو اوسکا رانمین دو قسم پر
منقسم ہوتی ہے ایک باہر کیطرف سے اوترتی ہے اور ایک اندر کیطرف اور وہ اندر کی قسم بہی باہر کیطرف میل
رکہتی ہے اور دونمین اور شاخون کے ساتھ پراگندہ ہین

باب ستائیسوان پانچوین جزو اور چوتھی گفتار سے شناخت مین اون رگون شریان کے ہے جو ساتھ ورید کے ہین

شریانونمین سے بعض ساتھ اور ورید کے مصاحب ہین اور بعضی شریانات تنہا ہین لیکن جو جو شریان کہ تنہا جسم
مین موجود ہین اونمین سے دو شریان وہ ہین جو جگر سے طرف ناف کی آئی ہین اور شاخین شریان وریدی اور وہ
شریان جو برابر پانچوین مہرہ کی ہے پشت کی مہرونسے اور وہ شریان جو سینہ کیطرف آتی ہے اور وہ شریان جو بغل کیطرف پہونچی ہے اور شریانات
شبانی اور سجگہ جو شبکہ اور مشیمہ مین پراگندہ ہین اور وہ شریان جو حجاب کے اندر گئی ہین اور وہ شریان
جو شانہ کیطرف آتی ہے اور شاخین اوسکی وہ کہ معدہ اور جگر اور آنتون اور تلی کے اندر آتی ہین اور وہ شریان
عضلہ شکم سے اوترتی ہین اور وہ شریانات جو سرین کی ہڈی کے پاس آتی ہین اور جو شریان کہ ہمراہ اور

گئی ہین وہ شریانین ہین جو اندامون ظاہری مین ہین اور تمام شریانین مذکورہ یعنی جو ہمراہ اوردہ کے ہین وہ بسبب
اوردہ کے ہین تاکہ وریدہ شریان سے قوت حرارت اور قوت روح کی حاصل کرتی ہے اور شریان ورید سے
غذا پاتی ہے **گفتار پانچوین شناخت مین اعضای مرکبہ کی ہے اور اس گفتار**
کی سترہ باب ہین تشریح اعضای مفردہ کی کہ بیان ہو چکی مناسب اور بہتر منصور ہوا کہ تشریح
اعضای مرکبہ کی بھی برابر اوسکے بیان کی جائے تاکہ مبتدی اس کتاب مین جو تشریح اعضا کی ڈھونڈھی
تو غرض اوسکی ایک ہی جگہہ حاصل ہوجائے اور طبیب اعضای مرکبہ کو الاعضاء الآلیہ کہتے ہین اسوجہ سے
کہ ہر عضو دوسری عضو کے کام کا آلہ ہے اور اعضای مفردہ کو متشابہ الاجزا کہتے ہین **باب پہلا پانچوین**
گفتار سے شناخت اجزاے سر اور تشریح دماغ مین ہے اجزای ذاتی سر کے
بال ہین پھر چمڑا پھر گوشت پھر کھوپڑی یعنے قحف دماغ پھر غشاء صلب یعنی گاڑھی اور سخت جھلی پھر غشاء رقیق
یعنی پتلی جھلی کہ اوسکو مشیمہ بھی کہتے ہین پھر گوہر دماغ اور تجویفین اوسکی اور جو کچھ اون تجویفون کے اندر ہے
پھر وہ دو غشا جو دماغ کے نیچے ہین پھر شبکہ کہ آخر باب دوم جزو چہارم سے بیان کیا گیا ہے بعد اوسکے وہ
ہڈی جو قاعدہ دماغ ہے اور لیکن تشریح دماغ کی پس جاننا چاہیے کہ دماغ انسان کا سر کے آگے سے سر کے پیچھے
تک درازی مین ساتھہ دو حصہ کے تقسیم کیا گیا ہے اور ہر ایک حصہ کے غشائین اور تجویفین یعنی جھلیان اور
خلو ہر ایک کی جدا جدا ہین اور دونون حصے ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہین اور جدائی ہر ایک حصہ کی دماغ کے
آگے کیطرف سے اندر سے ظاہر ہے اور منفعت دو حصہ ہونے دماغ کی یہ ہے کہ اگر ایک حصہ پر کوئی آفت یا سدہ
عارض ہو تو وہ آفت تمام دماغ کو نہ پہونچے چنانچہ ابواب گذشتہ مین مفصل لکھا گیا ہے اور مزاج دماغ کا
سرد اور تر ہے لیکن سرد اسواسطے ہے تاکہ بسبب حرکت پٹھون کے کہ اوس سے لگے ہین اور بسبب حرارت کے
جو حرکت سے پیدا ہوتی ہے حرارت زائد غالب نہووے تاکہ اوسکے جہت سے محل حواسہای باطنی کا ادراک
محسوسات سے ہمیشہ اثر قبول کرتا ہے اور منفعل ہوتا ہے اور محل قوتہای تخیلہ اور متفکرہ اور متذکرہ کہ ہمیشہ حرکت
مین ہے بسبب ہمیشگی حرکت اور انفعال کے جلنے نپاوے اور مشتعل نہووے اور منفعت دوسری یہ ہے کہ روح
جو ہمیشہ دلسے کہ معدن حرارت ہے دماغ کیطرف جاتی ہے اون دو رگون جو دماغ سے تا دل کے پیوستہ ہین
حرارت اوسکی ٹوٹ جائے اور معتدل ہوجائے اور تر اسواسطے ہے تاکہ بسبب ان حرکتون کے خشکی
اوسمین ظاہر نہووے اور چرب بھی ہے دماغ اور نرم لیکن چرب اسواسطے ہے تاکہ پٹھے جو اوس سے اوگے
ہین چاک ہووین اور چاک فارسی مین اوس چیز کو کہتے ہین جو کھینچنے سے نہ ٹوٹے اور دماغ نرم ہے اسواسطے
کہ تا جلد محسوسات کو ادراک کرے اور اثر اوسکا جلد قائم ہووے اور آگے کا جزو دماغ کا نرم زیادہ ہے

سبھی حس کے اکثر اوس سے اوگے ہین خصوصا پٹھا شنوائی کا اور بینائی کا اور پیچھے کا جزو دماغ کا سخت زیادہ ہی اسواسطے
کہ پٹھے حرکت کی اکثر اوسی مقام سے اوگے ہین تو مبدء حرکت کی پٹھون کا ناچار سخت ہونا چاہیے اسواسطے کہ پٹھے حرکت
کی قوی زیادہ ہین اور بیچ مین دماغ کے آگے اور پیچھے کے جزو کے ایک حجاب ہے لطیف تقسیم کیا ہوا تاکہ جزو نرم جزو
سخت سے جدا رہے اور تاکہ رگین کہ دماغ مین اوترتی ہین اس حجاب پر اعتماد کرین اور اوپر جزو آخرین دماغ کے
معصرہ ہے اور یہ معصرہ ایک تجویف ہے مانند حوض کے کہ خون اور روح جو دماغ مین آتا ہے اول وہین جمع ہوتا ہے
تاکہ مزاج دماغ کا قبول کرے اور اوس جگہ شاخین اور دہ کی ہین کہ وہ خون اون شاخون مین گذر کرتا ہے اور دماغ
مین پھیلتا ہے اور جوہر دماغ کے مانند ہوتا ہے اور ردور گونین جمع ہوتا ہے کہ مذکور ہوگا اور دماغ کے آگے مانند سر
پستان عورت کی دو فزونی ہین یعنے دو زیادتی گوشت کی باہر نکلی ہوئی ہین کہ اوسکو طبیب حلمتی الثدی لکھتے ہین اور
حس سونگھنے کی انہین حلمتان سے ہے اور دو غشا یعنے دو جھلیان تمامی دماغ مین پوشیدہ ہین ایک جھلی باریک
اور پتلی بہت ہے اور مماس دماغ ہے یعنے دماغ کو مس کیے ہوئے ہے اور دوسری جھلی صفیق یعنے گاڑھی نہایت ہے
اور مماس قحف ہے یعنے کھوپڑی کو مس کیے ہوئے ہے کہ دونون جھلیان درمیان جرم دماغ اور کھوپڑی کی ہڈی کی حائل
ہین اسواسطے کہ دماغ کو جو حرکت انبساط اور انقباض یعنے حرکت فراخی اور تنگی کی ضروری ہے اگر وہ جھلیان بیچ
نہوتین تو جوہر دماغ خواہ مخواہ حالت انبساط مین مماس قحف ہوتا اور جسوقت کہ جوہر دماغ زیادہ ہوتا اور جسوقت
کہ آدمی آواز بلند کرتا یا غصہ ہوتا تو حرکت انبساط کی زیادہ ہوتی اور جوہر دماغ مماس قحف ہوتا یعنے چھو جاتا کھوپڑی کا
ہوتا لہذا جناب باری نے اولًا دونون جھلیونکو حجاب بنایا تاکہ جوہر دماغ کہ نرم اور نازک ہے ساتھ کھوپڑی کے کہ ہڈی
سخت اور خشک ہے کہ مماس نہو یعنے چھو نہو اور آسیب اوسکو سے دور رہے اور دو جھلیان اسلیے پیدا کین کہ ایک جھلی
ملاقات جوہر دماغ اور ملاقات قحف یعنے کھوپڑی کے بیچ سزاوار نہو سکتی اسواسطے حکمت الٰہی نے یون اقتضا فرمایا کہ
ایک جھلی جو ملاقات قحف کو ضرور ہے وہ سخت زیادہ ہونی چاہیے اور دوسری جھلی جو ملاقات جوہر دماغ کے لائق ہے
وہ نرم اور پتلی ہونی چاہیے اور یہ دونون جھلیان وقایہ یعنے پناہ دماغ کی ہین اور مانند تکیہ گاہ کے ہین کہ تمسک یعنے
قرار پکڑنا اور وہ اور شراین کا جو دماغ کے اندر آتی ہین اوپر ہے اور دونون مثل ہشیمہ کے ہین کہ رگون کو سیدھا اور
درست رکھتی ہین اور غشاء صلب یعنے جھلی سوٹی جو کھوپڑی کو مس کیے ہوئے ہے پتلی جھلی پر کہ نیچے اوسکے ہے رکھی ہوئی ہے
اور بوجھ اوسکا اوسپر نہین ہے بلکہ اوس سے جدا ہے اور آزاد اور دماغ کے اندر رگین ہین کہ راہ درز قحف سے اوترتی ہین اور
دونون جھلیون کے اندر گذری ہین اور غشاء صفیق سے شاخین باریک اوگی ہین اور تمسک غشا کا قحف پر بسبب
اون شاخونکے ہے تاکہ گرانی اوسکی دوسری غشا سے اوٹھ جاوے یعنے ایک جھلی کا بوجھ دوسری جھلی پر نہ پڑے اور باقی
پیتا مین کھوپڑی کی درز سے باہر نکلی ہین اور ظاہر کھوپڑی پر اوس سے ایک غشا بنی ہوتی ہے اور قحف مین وہ کی ملوتی ہے اور دراز ہی

دماغ مین تین تجویف ہین یعنی تین خانہ ہین کہ طبیب انکو بطون دماغ کہتے ہین اور ہر ایک خانہ اوسکا ساتھہ دو
حصہ کے منقسم ہے اسوجہ سے کہ جوہر دماغ از روی طول کے دو حصہ پر منقسم ہے جسطرح مذکور ہو چکا ہے اور بطن اول طرف
مقدم دماغ کے ہے اور بزرگ زیادہ ہے کیونکہ آدمی ناک کی راہ سے ہوا کو ساتھہ اوسکے کہینچتا ہے اور فضلہ دماغ کا ساتھہ چہینک کے
اوس سے باہر آتا ہے اور روح حساسہ اوسمین سے اعضا کو تقسیم ہوتی ہے اور حصہ ہر ایک عضو کا اوس سے بخوبی پہونچتا ہے
اور کام قوت مصورہ کا اوسمین انجام پاتے ہین اور تمام ہوتے ہین اور بطن آخر دماغ کا بہت چہوٹا ہے اور مسیدہ حرکتونکا
حصہ بانسیبن ہے یعنی حصہ اخیر اور روح محرکہ اوس سے اور اعضا پر تقسیم کیجاتی ہے اور حصہ ہر ایک عضو کا اوس سے ساتھہ اوس
عضو کی پہونچتا ہے اور کام قوت حافظہ کا اوسمین ظاہر ہوتا ہے اور حصہ اول دماغ بزرگ زیادہ ہے اور درمیان کا
جزو چہوٹا ہے اور اخیر کا جزو دونونکو چہک ہے بتدریج اوس مقام تک کہ حرام مغز اوگا ہے وہ دنبال اوسکا ہے
اور تجویف درمیانی شکل ایک منفذ کے ہے کہ تجویف اول سے تجویف آخر کو جو راستہ جاتا ہے اور تجویف درمیانی
مانند دہلیز کے ہے درمیان دونون کے اور وہ ہوا جو اوسمین ہے طبیب اوسکو روح کہتے ہین اور اجزا روح کے کہ تجویف
اول مین ہین ساتھہ اجزا روح کے جو تجویف اخیر مین ہین پیوستہ ہین اور جملہ محسوسات کہ حاصل ہوتی ہین جزو اول
سے طرف جزو اخیر کے پہونچتی ہین اور اوسمین قرار پکڑتی ہین اور صورت چیزونکی کہ یاد آتی ہے جزو اخیر سے طرف جزو
اول کے پہر آتی ہین اس سبب سے تینون تجویفین آپسمین کشادہ ہین اور شکل درمیانی تجویف کی گول ہے اور اسمانہ
اوسکا مانند چہتی کے ہے اس سبب سے اوسکو ارچی کہتے ہین اور مجمع البطنین بہی مشہور کرتے ہین اور اس سبب سے کہ محل
ادراک محسوسات کا جزو اول دماغ ہے اور محل یاد رکہنے کا جزو اخیر ہے اور صورتین محسوسات کی بہی تجویف اول سے
طرف تجویف اخیر کے پہونچتی ہین اس جہت سے تجویف درمیانی محل تفکر کے واسطے زیبا اور لائق ہوتا کہ جو کچہہ حس سے
لیوے اوسکو تمیز کرے اور خزینہ حفظ کو سپرد کرے اور ہر وقت یاد کرنے کے اوس سے پہیر لینا چاہے اور مقام حس کیطرف
پہیر لاوے اور جسوقت کسی جزو مین اجزای دماغ سے کوئی آفت پہونچے تو خلل کام مین اوس جزو کے ظاہر ہوگا
اسطرح سے سمجہا گیا ہے کہ ہر ایک جزو دماغ کا محل کونسی قوت کا ہے اور کام ہر ایک جزو کا کیا ہے اور [illegible]
[illegible] دماغ سے دماغ پر پڑی ہوئی نہین ہے بلکہ اوس [illegible] اور سب دماغ کو اپنی شکل
ایک غلاف کے ہے اوس مقام تک کہ آخر دماغ ہے [illegible] ایک
جزو [illegible] سخت ہے اور لیکن [illegible] کہ جسم دماغ مین ظاہر ہین [illegible] ہین کہ [illegible] ٹکڑے
ہر [illegible] ہوتی ہین اور گندہے ہوئے کہ طبیب اوسکو شتر زید کہتے ہین پس [illegible] زید [illegible] واسطے ہے کہ روح
نفسانی اسیطرح تجویفون مین گذر کرتی ہے اور پختہ ہوتی ہے اس شتر زید مین بہی آتی ہے کیونکہ بعض اوقات
روح زیادہ اندازہ تجویف دماغ سے ہوتی ہے اور وہ فزونی اس شتر زید مین [illegible] باقی [illegible] پختہ ہوتی ہے

اور مبسوط ہے کہ جزو اول دماغ بزرگتر جزو آخر اور درمیانی سے ہے تو درمیان جزو درمیانی اور جزو آخر دماغ کی دونون کے اندر بخشگاه دو بڑی بڑی رگون کے ہین کہ شاخین وہانسے نکلی ہین اور غشا مشیمی نہین دونون رگونکی شاخونسی بنی جاتی ہے اور یہ وہ دو رگین ہین جس جگہ ذکر معصرہ کا ہم بیان کر چکے ہین وہان لکہا ہی کہ ہم شرح دونون رگون کی بعد کو بیان کرین گے اور جو کہ ان شاخون کی کوئی تکیہ گاہ ہونی چاہیے کہ جسپر وہ اعتماد کرین لہذا پارہ گوشت جسکو غدود کہتے درمیان شاخونکے رکہا ہوا ہی تا کہ جسجگہہ کہ خالی ہو ٹکڑا اوس گوشت کا جگہہ پکڑے اور شاخین اوسپر اعتماد کرین اور یہ غدود شاخونکی نہاد کی شکل ہین اور جو اصل ان شاخون کی وہ ہی دونون رگین ہین کہ پاس ایک دوسری کے رکہی ہوئی ہین اور شاخین اونسے پہیلی ہوئی ہین اور بتدریج فراخ ہوتی گئین ہین اور پراگندہ ہو گئی ہین اور شکل فراخی اور پراگندگی ان شاخون کی مانند صنوبر کے ہی کہ سر اوسکا نزدیک اصل کے گونکے ہی اور قاعدہ اوسکا جہان نہایت شاخونکا ہی اور منتہا شاخونکا اور اجزا دماغ کے کہ گرد تجویف درمیانی کے ہین کرمی شکل ہین اور وہ اوسکا اوسکے درپے ہی جس طرح کیڑا یعنی کرم کبہی اپنی کو دراز کرتا ہی اور کبہی خود بخود کہچتا ہے اور سمٹتا ہی پس یہ اجزا دماغ کے بہی اسیطرح یہی دونون حرکتین کرتے ہین اسی سبب سے اونکو دودہ کہتے ہین اور جسوقت کہ یہ دودہ اپنے کو دراز کرتا ہے تجویف اوسکی بہی دراز ہو جاتی ہے اور بستہ ہوتی ہی اسکو حرکت انقباض کہتے ہین اور جسوقت اجزا یہ نکو خود بخود کہچتی ہین اور سمٹتی ہین تو تجویف بہی کوتاہ ہو جاتی ہی اور کشادہ ہوتی ہے اسکو حرکت انبساط کہتے ہین اور اندرون تجویف مقعر کے ایک استر ہی اور اوسکا جہلی ہے کہ وہ استر دماغ اوس حد جزو دماغ تک جو بشکل ران ہی اور معنی شکل ران کی یہ ہین کہ دونون رانین کبہی ایک دوسریکو چہو سکتی ہین اور کبہی ایک دوسری سے جدا ہو سکتی ہین تا کہ جسوقت کہ دودہ حرکت انقباض کرے تجویف بند ہو جاتی اور جسوقت حرکت انبساط کرے تجویف کشادہ ہو جاوے پس انون کا نام طبیبون نے العنقان رکہا ہے اور ران رانون کے اندر تر زیادہ نہین ہے لیکن ایک پارہ ہی تا کہ حرکت انبساط اور انقباض کی قوی زیادہ ہووے اور بستہ ہونا اور کشادہ ہونا تجویف کا ساتہہ اوسکی حرکتون کے محکم اور جلد اور تمام ساتہہ قوت کی ہو کیونکہ حرکت اوس شی کی جو چند پارہ ہی مثل حرکت اوس شی کے نہین ہی جو ایکپارہ ہی اور اس قدر احتیاط ساتہہ ان حرکتون کے وہ حرکتین قوی زیادہ ہوئین اسواسطے ہی کہ قوت دافعہ دماغ کی دفع فضلا ساتہہ حرکت انقباض کی کر سکے پس اللہ تعالی جلشانہٗ نے بسبب نرمی اور نازگی دماغ کے یہ احتیاط اون حرکتونمین کی ہے تا کہ دافعہ دماغ بقوت تمام فضول کو دماغ سے دفع کرے اور دماغ سے فضول نکالنے کے تین راستہ ہین ایک اوس جزو مین جو آگے کیطرف دماغ کے ہے نزدیک اوس حد کے جو مشترک ہی درمیان آگے کے جزو اور درمیان کے جزو کا اور دوسرا راستہ جزو درمیانی دماغ مین ہے اور جزو پانچ پسین

دماغ مین کوئی مجری ظاہر نہین ہے یعنی پچہرے کے جزد دماغ مین ظاہری راستہ کوئی نہین ہے واسطے دو کام کے
ایک یہ کہ جرم اوسکا بہت چہوٹا ہے اور اوسکا اور درمیانی جزو کا ایک مجری تمام ہوتا ہے اور دوسرا کام یہہ کہ
بعض فضول اوسکے جرام مغز کی طرف دفع ہوتے ہین اور دونون راستے جسجگہہ کہ غشاء رقیق ہے ساتھہ ایکدوسرے کے
ملتے ہین اور ایک راہ ہو جاتے ہین اور شروع اس سوراخ کا جو دونون راستون سے پیدا ہوا ہے فراخ زیادہ ہے
اور آخر اوسکا تنگ نہایت ہے بشکل قمع اسواسطے اوسکو قمع اور مستنقع بھی کہتے ہین اور جو یہہ سوراخ غشاء صلب کے
اندر سے کشادہ ہے بشکل اوس مہرہ کے ہے جو درمیان غشاء صلب اور درمیان مجری کام کے یعنی بیچ مین راستہ
تالو کی رکہا ہوا ہے اور کوئی طرف مہرہ کی خالی نہین ہے اور جب وہ سوراخ جسکو منفذ لکھتے ہین یعنی وہی راستہ
اس مہرہ سے گذرتا ہے تو شتاشی ہڈی سے کہ اوسکو مصفات کہتے ہین اوترتا ہے اور مجری یعنی راستہ تیسرا اوس دو
قرونی سے ہے جو دماغ کے آگے سے باہر نکلا ہے بشکل سرپستان کے کہ اونکو طبیب حلمتان کہتے ہین اور نیچے اوسکے ایک
ہڈی ہے اور منفذ اوسکا ناک مین کہلا ہوا ہے اور اوس ہڈی کو مصفات کہتے ہین اور بعضے فضول دماغ کے اسی راہ سے
نکلتے ہین پس تمامی شرح اور تفصیل اوسکی ناک کی تشریح مین بیان کیجائیگی انشاء اللہ تعالے باب ۲ دوسرا

پانچوین گفتار سے آنکھ کی تشریح اور رطوبات چشم کے بیان مین ہے آنکھ کے

اجزا مین سے جہلی ہے اور پٹھے اور طبقے اور رطوبتین اور عضلے اور گہین اور وہ اور شریانین رگین لیکن پٹھے دو ہین ایک
پٹھا واسطے حس کے ہے اوسکو عصب مجوف کہتے ہین اور دوسرا پٹھا واسطے حرکت کے ہے چنانچہ تفصیل اور تشریح
ان دونون پٹھون کی تشریح مین پٹھون کے بیان کیگئی ہے اور جہلی یعنی غشا بھی دو ہین ایک غشاء صلب یعنی موٹی
جہلی ہے دوسری غشاء رقیق یعنی پتلی جہلی ہے اور ہر ایک پٹھا جو دماغ اور جرام مغز سے اوگا ہے ان دونون جہلیون مین
پوشیدہ ہے اور موٹی جہلی مابین استخوان ہے یعنی ہڈی کو چہوتی ہے اور پتلی جہلی پٹھے کو چہوتی ہے اور آنکہہ کی رطوبتین
تین ہین زجاجیہ جلیدیہ بیضیہ اور طبقات کی شمار مین اختلاف سب طبیبون کا ہے مگر بقول جالینوس
آنکھ کے سات طبقات ہین پہلا طبقہ صلبیہ ہے دوسرا مشیمیہ ہے تیسرا شبکیہ ہے چوتہا عنکبوتیہ ہے پانچوان
عنبیہ ہے چہٹا قرنیہ ہے ساتوان ملتحمہ ہے اور عضلات چشم یعنی آنکہہ کے عضلے نو ہین اور تشریح اون عضلون اور
تشریح اوردہ اور شرایین چشم کی اعضاء مفردہ کی تشریح مین مذکور ہو چکی ہے لیکن عصب مجوف جسوقت سکورہ
چشم مین آتا ہے تو منبسط ہو گیا ہے اور سرا اوسکا فراخ ہے تاکہ گرد آنکہہ کے رطوبتون کی حاوی ہوا اور درمیانی رطوبت کا نام
جلیدیہ ہے اور جلیدیہ اسواسطے کہتے ہین کہ صاف ہے اور روشن اور سرد مانند یخ کے اور روح ہے اور اوسکا [illegible] سے
اندر سے کہ پیٹا ہوا ہے تاکہ اشباح دیدنی چیز بزرگ مین آوین اور نادیدنی کو چاپ کر اوس سے نصیبہ کامل
ہو وے اور پشت اوسکی آگا پیچہ سی طرف درازی کے میلان کرتی ہے تاکہ اشباح عصبہ مجوفہ مین گرد رطوبتون کی ہے

اس سبب سے کہ سفیدی نور بصر کو پریشان کرتی ہے اور سیاہی اوسکو جمع کرتی ہے اور آسمانگون یعنو نیلا رنگ
جو کہ معتدل ہے لہذا نور نگاہ کو باعتدال جمع کرتا ہے اور دوسرا مطلب یہ ہے تاکہ چمک روشن چیزون کی
اوسمین معتدل ہو جائے اور ظلمت اوس طبقہ مین اس غرض سے ہے تاکہ سیاہی رہے درمیان رطوبتون اور
طبقہ صلبیہ کے جو آگے اوسکے ہے یعنے طبقہ قرنیہ پس قرنیہ غذا اس عنبیہ سے پاتا ہے اور طبقہ عنبیہ کو اسوجہ سے
موسوم کرتے ہین کہ بیچ مین مقابل موضع نگاہ کے ایک ثقبہ ہے یعنے سوراخ مانند سوراخ انگور کے جسوقت کہ
خوشہ سے جدا کرتے ہین تاکہ نور نگاہ عصبہ مجوفہ سے رطوبت جلیدیہ پر گذر کرے اور اس سوراخ سے باہر نکلے پس جسوقت
یہ سوراخ بند ہو جاتا ہے تو نظر باطل ہوتی ہے یعنے آدمی اندھا ہو جاتا ہے اور اندرون اس طبقہ کا نرم ہے اور ذی خمل
واسطے تین کامون کے ایک یہ کہ فضلہ جو آنکھ مین گرتا ہے خمل مین ٹھہر جاتے اور سوراخ پر نہ پڑے یعنی ثقبہ عنبیہ
پر گرنے نہ پاوے دوسرے یہ کہ رطوبت بیضیہ کہ صاف اور لغزندہ ہے بسبب ہمسائگی جسم ذی خمل کے اپنی جگہہ پر
قائم رہے اور مائل نہو تیسرے یہ کہ جسوقت پانی اوترتا ہے اوپر عنبیہ کے اور قادح یعنی آنکھہ بنانے والا اوس
پانی کو ساتھ دستکاری کے نکالنا چاہتا تو اوس خمل مین وہ پانی جمع کرتا ہے پس آب نزول اوسمین بند
ہوتا ہے اور ثقبہ کے آگے سے یکسو ہو جاتا ہے اور یہ خمل اوس آب نزول کو نہین چھوڑتا کہ پھر سوراخ عنبیہ
کیطرف رجوع کرے اور بروے ظاہر اس طبقہ کا سخت ہے خصوصاً گرداگرد واسطے دو کام کے ایک یہ کہ رو سے
اوسکا مماس قرنیہ سے ہو اور سختی سے ایذا نپاوے دوسرے یہ کہ کنارہ ثقبہ کا سخت کہ ہے رہین اور ثقبہ یعنی سوراخ
عنبیہ کا کشادہ نہو وے کیونکہ اگر یہ سست اور نرم ہوتا تو ثقبہ اپنی حال پر نہ رہتا اور حقیقت یہ ہے کہ یہ طبقہ دو تہہ ہے یعنے
دوہرا ہے ایک تہہ یعنو ایک پرت جو طرف باطن کے ہے نرم نہایت ہے اور دوسرا پرت جو ظاہر کی جانب ہے
سخت زیادہ ہے اور طبقہ چوتھا غشا صلبیہ کے کنارہ سے نکلا ہے اور عنبیہ پر محیط ہے اوسکا نام قرنیہ ہے پس یہ طبقہ
نہایت شفاف ہے اور شفاف اوس شی کو کہتے ہین کہ باہر اوسکے سے جو چیز کہ اندر اوسکے ہو دیکھہ سکین اور اندر
جو چیز کہ باہر ہو اوسکو دیکھہ سکین اور صاف اور سخت ہے مانند سفید سنگ کہ تراشے ہوے کے مشابہ ہے
لیکن صفائی اور شفافی اوسکی اسوجہ سے ہے کہ نور بصر کو حجاب نکرے یعنے مانع نہو اور سخت اسلیے ہے تاکہ سبب کے
اجزا آنکو ضعیف ہو گئے اور مقام ثقبہ عنبیہ پر ڈھکا ہوا ہے اور یہ طبقہ چار تہہ ہے یعنی چار پرت اوسکے ہین اسوجہ سے
کہ اگر ایک پرت ہوتا تو آنکھہ ادنی آفت سے بگڑ جاتی اور اب اگر ایک پرت پر کوئی آفت پہونچے تو اور پرت صحیح سالم
رہین اور طبقہ ساتوان ملتحمہ ہے اور وہ ایک طبقہ ہے ملا ہوا گوشت سفید اور چربی سے ساتھ اون عضلون کے
جو حرکت دینے والے آنکھہ کے ہین اور شروع نکلنے یعنے آغاز ہونے اس طبقہ کا باہر کی [illegible] کہ وہ [illegible]
غشا صلبیہ ہوا گیا ہے اور آنکھہ کے آگے وہ طبقہ [illegible] ہو گیا ہے اور سب اجزا آنکھہ کے [illegible] ہے مگر

قرنیہ پر کہ قدری ہی اوس سے واسطے نفوذ نور کے کہلا ہوا ہے اور حوالی اوسکے نے ساتھ طبقہ مذکور کے التحام اور اتصال قبول کیا ہی لہذا ملتحمہ کہتے ہین اور یہ طبقے جو سامنے جلیدیہ کے ہین ہر ایک غذا اوس طبقہ کی رگون پاتا ہی کہ جسمین وہ اوگا ہے اور تشریح عضلون اور رگون اور دہ اور رگون اور شرائین کی جو آنکھہ مین ہین اعضای مفردہ کی تشریح مین بخوبی مذکور ہو چکی ہے لیکن شرح آنکھہ کی رنگتون کی جاننا چاہیئے کہ آنکھہ کے رنگ چار ہین اکحل ازرق اشہل اشغل اکحل یعنے سیاہ آنکھہ کے سات سبب ہین پہلا اور دوسرا سبب کم ہونا یا تیرہ ہونا روح باصرہ کا ہے اسوجہ سے کہ عصبہ مجوفہ کا درمیان نور سے بہرا ہوا ہے روح باصرہ اوسکا نور سے مراد ہی چنانچہ نور اوس عصب یعنے مجوف پٹھے سے آنکھون کے طبقون پر روشنی پہیلاتا ہی اور سبکو پر نور کرتا ہے پس جس وقت کہ نور کم ہو یا تیرہ ہو تو رنگ آنکھہ کا کحل یعنے کالا ہوگا اسواسطے کہ جسوقت نور اسقدر ہنو وےگا کہ آنکھہ کے طبقات کو پر کرے اور اوسکے رنگ پر غلبہ کرے رنگ طبقہ عنبیہ کا ظاہر ہوگا اور نور پر غالب ہوگا تو آنکھہ خواہ مخواہ اکحل معلوم ہوگی اور سبب تیسرا اور چوتھا باکوچکی رطوبت جلیدیہ کی ہی یا اندر کیطرف نہا اوس رطوبت جلیدی کی ہے اسلیے کہ یہ رطوبت مانند آئینہ کے ہی کہ دیکہنی کی چیزین اور شکلین اوسمین بخوبی نظر آتی ہین پس جسوقت کہ رطوبت مذکور کوچک ہو یعنے مقدار اوسکی چھوٹی ہو یا اندر کیطرف نہایت پیٹھی ہو تو صفائی آنکھہ کی کم ہوگی اور رنگ آنکھہ کا سیاہ ہوگا اور سبب پانچوان اور چھٹا کثرت یعنے بہت ہونا رطوبت بیضیہ کا ہے یا تیرہ ہونا اوسکا اسوجہ سے کہ یہ رطوبت جلیدی کے سامنے ہے اور جسوقت بہت ہووے یا سخت صافی ہنو تو روشنی اور صفائی رطوبت جلیدیکی روک لیگی پس آنکھہ اکحل معلوم ہوگی اور سبب ساتوان سیاہی طبقہ عنبیہ کی ہے اسلیے کہ رنگ اس طبقہ کا بعضی آنکھہ مین سیاہ ہوتا ہے اور بعضی آنکھہ مین آسمان گون اور بعضی آنکھہ مین مائل بسرخی ہوتا ہی اور جو آنکھہ عنبیہ اوسکی سیاہ ہو وہ آنکھہ اکحل ہوگی اور اگر یہ سب اسباب جمع ہون تو آنکھہ نہایت سیاہ ہوگی اور ازرقی یعنے آسمان گون آنکھہ کے اسباب برخلاف اکحل کے ہونگے اسوجہ سے کہ اگر روح باصرہ صاف اور تمام ہو اور رطوبت جلیدی بزرگ ہو اور باہر کیطرف مائل ہو اور رطوبت بیضیہ صاف اور باندازہ ہو تو آنکھہ ازرق ہوگی اور جسوقت بعض اسباب الزرقی کے جمع ہون اور بعض اسباب اکحلی کے ہون تو آنکھہ شہلا ہوگی اور جسوقت اسباب اکحلی کے زیادہ ہون تو آنکھہ شہلا ہوگی یعنے مائل بسرخی واللہ اعلم بالصواب

باب تیسرا پانچوین گفتار سے کان کی تشریح مین ہے کان مرکب ہی گوشت اور ہڈی نرم اور پٹھون سے اور مانند بادبان کے اوٹھا ہوا ہے تاکہ ہوا اوازون کی قوتی حرکت کرے اور جمع ہو کر طنین کرے اور کان کا سوراخ جو ہڈی ہین سے وہ پیچیدہ ہے تاکہ

آوازون اور سرد اور گرم ہوا لگا کہ اندر کان کے جاوین دراز ہوا اور قوت اوسکی درازی اور پیچیدگی اور گردانی
راہ کے سبب سے لوٹ جانے اور سوراخ گوش کے پیچھے چوبہ ہی اور سوراخ اندر اوسکے کہلا ہوا ہی اور ہوا اوس مقام پر
کھڑی ہوتی ہے اور پٹھا حس شنوائی کا اوس چوبہ کے اوپر بچھا ہوا ہے اور یہ پٹھا پانچوین جفت سی ہے اون پٹھونسی
جو دماغ سی اوگے ہین اور اس پٹھے مین اندکے سختی ہی ہے کہ ہوا اور آواز کی قوت سی رنجور نہووی اور بزرگی اس
پٹھے کی کان کے اندر مانند بزرگی رطوبت جلیدی کے ہی آنکھ مین اور جسطور سی کہ سب اجزا آنکھ کے واسطے خدمت
اور مصلحت اس رطوبت کی ہین اسی طرح تمام اجزا کان کے واسطے خدمت اور مصلحت اس پٹھے کے ہین اور فائدہ سوراخ
کا کہ اوسکو صماخ کہتی ہین مانند فائدہ ثقبہ عنبیہ کی ہے اور فائدہ غضروف یعنی نرم ہڈی کا جو کان مین ہے آخر باب
اول مین جزو اول سے اس گفتار کے بیان کیا گیا ہے **باب ۴ چوتھا پانچوین گفتار سے ناک کی
تشریح مین ہے** تشریح ناک کی ہڈیون اور غضروف یعنی نرم ہڈیون اور عضلونکی تشریح سی معلوم ہوگی اور
تشریح ان سب کی اپنی اپنی مقام پر لکھی گئی ہے چوتھی گفتار مین اور ناک آلہ دو کام کا ہے ایک سونگھنا اور دوسرا
آواز کو صاف کرنا اور نصف ناک کے اوپر کی جانب مین ہڈی ہے اور نصف ناک کے نیچے کیطرف مین غضروف یعنی نرم
ہڈی ہے لیکن بیچ اوسکی بینی یعنی راستہ ناک کا مصفاۃ تک کہ آخر باب اول مین اس جزو کے مذکور کیا گیا ہی کھلا ہوا
اور غشاء دماغ مین برابر اس مصفات کے ایک منفذ یعنی سوراخ ہی کہ بو ہر طرح کی اوس منفذ سی دماغ مین پہونچتی ہے
اور حس بویائی کی اون دو فردیون کے ذریعہ سے ہی جو سر پستان کے مشابہ ہین اور دماغ کے آگے سے برآمد ہوئی ہی
کہ اونکا نام حلمتان رکھا ہی اور ناک کو دونون سوراخون سے دو منفذ اور تالو کے اندر کشادہ ہین چنانچہ آواز انہین
دونون منفذ سے صاف ہوتی ہے سب آگاہ ہین اس بات سی کہ جسوقت آدمی کو زکام اور نزلہ عارض ہوتا ہے
بسبب رطوبتون کے کہ ان منفذ مین اوترتی ہین تو آواز بیٹھ جاتی ہے اسی طرح ناک سی اندر ہر گوشہ آنکھ کے ایک منفذ ہے
کشادہ ہین وس منفذ سی سرمہ کا زبان تک پہونچتا ہی **باب ۵ پانچوان زبان کی تشریح مین ہے**
زبان ایک گوشت ہی نرم اور سفید اور اوسمین رگین اور شریانات باریک ہین بہت اور خون سے اون رگون
اور وہ اور شریانین کی سرخی اوسمین ظاہر ہوتی ہے اور زبان مین ایک گوشت ہی مانند غدود کے کہ اوسکو
مولد اللعاب کہتی ہین اسوجہ سی کہ لعاب یعنی آب دہن اوسمین سے نکلتا ہی اور زبان کے اندر دو منفذ کہلی ہوئی ہین
اوس گوشت غدودی تک کہ لعاب دہن اونہین استون سی نکلتا ہے اور تری زبان کی اونہین سی ہے
اور غشاء زبان غشاء معدی اور معدہ سی پیوستہ ہی اور زبان کے نیچے دو رگین بزرگ ہین سبز رنگ ہرا اور اون دونون
رگونسی بہت رگین اوگتی ہین اور زبان کے اندر سے اندر متفرق ہو گئی ہین اور زبان کی دو شاخین ہین لیکن
اسوجہ سی کہ ایک غلاف مین ہے ایک صورت معلوم ہوتی ہے اور غلاف اوسکا بھی دو تہ ہی اور درمیان مین

اوسکے پوست کی ایک درزہے اور بعضے جانورون کی زبان کی دو شاخین ظاہر ہوتی ہین جسطرح زبان سانپ کی
اور رقیق اور چیلہ گر زبان اپنی کو درز کی جگہہ سے چیرتے ہین اور ایک کالبد پیسہ کا اوسکے اندر رکھتے ہین تاکہ زخم درست
ہوجاتے اور شگاف درست ہوجاوین جسوقت لوہا اوس شگاف سے نکالین ایسا معلوم ہو کہ زبان اونکی کافورنے
شگافتہ کردیہے تاکہ گواہی نہ دے سکین اور جب لوہا باہر نکالین استادی زبان کی اپنی مقام پر ہوجاوے نہ حرکت
مین اور نہ حس مین کسی طرح کا خلل واقع ہو پس اسوجہ سے ہے کہ زبان کی دو شاخین ہین اور یا وہ سخن کا ایک آواز
کشیدہ ہے اور زبان اوسکے لیے آلہ ہے کہ مددگاری ہونٹھون اور دانتون اور تالو کی آواز کو توڑتی ہے اور
چیرتی ہے اور حروف شنودنی باہر لاتی ہے اور محل حس طعم وہی ہے یعنی مزہ ہر ایک شی کا اوسی سے دریافت
ہوتا ہے اور علاوہ اس بات کی کہ زبان آلہ سخن کا ہے اور مقام حس طعم ہے تیسری منفعت اوسمین یہ ہے کہ وہ مثل
ایک چوف کے ہے کہ کھانے کی چیزونکو جو آدمی چباتا ہے دانتون کے نیچے پھیرتی ہے تاکہ تمام چبایا جاوے اور اوسکی
حس و حرکت کے عضلے اور پٹھے اعضای مذکورہ کی تشریح مین بیان ہوچکے ہین واللہ اعلم باب چھٹا پانچوین گفتار
سے تشریح حنجرہ اور حلق مین ہے آلہ آواز کا فی الحقیقۃ حنجرہ ہے اور حلق اور جنک یعنی کام جسکو ہندی مین تالو
کہتے ہین اور لہاۃ یعنی کاگ اور قصبہ شش اور شش یعنی پھیپھڑا اور حجاب ہر ایک مددگار اوسکا ہے معا لمہ آواز مین
لیکن مددگاری حجاب کی یہ ہے کہ مادہ آواز کا وہ بھیجتا ہے اور عضلے سینہ کے اوس مادہ کو طرف حلق کے پہونچاتے
ہین اور آواز کرنیوالے عضلے حنجرہ کے ہین کہ مادہ آواز کو جو قصبہ شش مین آتا ہے روکتے ہین اور راہ اوسکی کھولتے ہین
اور لہاۃ یعنی کاگ اوس نقرۂ حنجرہ کو ساتھ درستی کے قائم رکھتا ہے تاکہ آواز موافق اندازہ کے اور آراستہ
ہووے اور جنک یعنی تالو بھی مثل ایک قبہ کے ہے کہ آواز اوسمین بازگشت کرتی ہے اور زبان اور دانت آلہ ظاہر
کرنے اور باہر نکالنے حرفون کے ہین اور ناک کو سوراخ کو واسطے آراستہ کرنی اور خوش کرنے آواز کے بہیں
کامل ہے کہ آواز حرفونکی بسبب کشادگی ناک کے سوراخ کے خوش اور آسان آور درست نکلتی ہے اگر سوراخ
ناک کا کھلا ہوا نہو تو ناقص ہوا کہ یا یہ آواز کا ہے اوس موضع مین حرفون کے ظاہر کرنے سے تکلیف دیتی کیونکہ
جسوقت کوئی ناک اپنے ہاتھ سے پکڑے یا بسبب زکام کے سوراخ ناک کی بند ہوجاوے تو خواہ مخواہ آواز انسان کی
گران معلوم ہوگی لیکن اجزای حنجرہ مین سے نرم ہڈی ہے اور پٹھے اور عضلے اور استخوان لامی اور وہ رطوبت جو درمیان
حنجرہ کی ہے اور تشریح نرم ہڈیون اور عضلون حنجرہ کی اور تشریح استخوان لامی کی اندر اس گفتار اور باب چوتھی مین جزو دوسری بیان کیگئی ہے اور
تشریح پٹھون کی بھی حنجرہ کے اس گفتار مین آخر باب دوسری جزو دوم سے مذکور ہوچکی ہے اور تشریح مجاری
اور سینہ کے عضلونکی اسی گفتار مین باب نوین جزو دوسرے بیان کیگئی ہے اور لیکن رطوبت جو درمیان
حنجرہ کے ہے ایک رطوبت ہے چسپ یعنی چکنی اور لزج یعنی چپچپی والی اور فائدہ اس رطوبت کا یہ ہے کہ حنجرہ کو تر

وہ طرف مری کے ہین اور تمامی دائرہ غشاء نرم سے ہی کہ وہ مماس مری ہے تاکہ بروقت نگلنے کہانا اور پانی کے کہ مری فراخ ہوجاتی ہی حلقہ یعنی دائرہ غضاریف کا اوسکو تکلیف نہ ہوی اور آخر اس غضاریف کا ساتھہ دو شاخ کے منقسم ہی ہر ایک شاخ پھیپھڑے کے اندر بہت شاخین ہوکر پھیلگیا ہی اور غضروف یعنی نرم ہڈیان ان شاخون کی سبب درست دائرہ ہین اس سبب سے کہ اونکو ساتھہ کسی شے کی مزاحمت نہین ہی اور وہ دائرہ چھوٹے چھوٹے ہین اور باندازہ موضع اور بقدر حاجت کی ہین اور منفعت غضاریف یعنی نرم ہڈیون قصبہ کی یہ ہی کہ ہمیشہ کہلا رہے اور بند ہوجاتے مانند جہلی اور پوست وغیرہ کے تاکہ ہوا اندر جاتے اور باہر آتے اور سختی غضروف سے اوسکی قوت مین مدد پہونچی اور منفعت اس قصبہ کی جو رباطات سے پیوستہ ہی اور غشاء اوس سے جو ہوتی ہے یہ ہی کہ بروقت دم لینے کے فراخ ہوسکے اور کہنچ سکے اور جس طرح کہ بروقت کہانا اوترنے کی جہلی قصبہ کی کہ مری سے ملی ہوئی ہے مری کے ساتھہ رہتی ہے تاکہ مری فراخ ہوجاتے اور کہانا اوترجاتے اوسی طرح مری بھی بروقت دم لینے کے ہمراہ غشاء قصبہ کے کہ مماس اوسکی ہے مدد دیتی تاکہ فراخ ہوجاتے اور بہت ہوا حلق مین داخل ہو اور معلوم کرین کہ سانس لینا اور کہانا اور پانی حلق مین اوترنا ایک حالت پر نہین ہے اور غشاء یعنی جہلی جو اندرون قصبہ کے ہے سخت زیادہ اسوجہ سے ہے کہ مایہ تیز جو نزلہ سے اوترا اوسکو نہ جلاتے اور تباہ نکرے اور منفعت قصبہ کی شاخون کی جو پھیپھڑہ مین بہت پھیلی ہوئی ہین یہ ہی کہ یہ شاخین اور جرم پھیپھڑہ کا بھی بسبب نرمی گوشت اور تخلخل مقام کے مانند ایک خزانہ کے ہے زیادتی ہوا کے لیے کہ آدمی سانس کے ذریعہ سے کہینچتا ہی تاکہ جسوقت چاہی کہ آواز دراز کہینچے یا سر پانی مین لیجاتے یعنی غوطہ لگاتے یا بسبب کسی غبار یا بو ناخوش کے یا بسبب دہوئین کے سانس اپنی روکے اور ہوا کو اندر کہینچے ہوا تازہ اس خزانہ مین آمادہ ہو اور دل تک پہونچی اور روح اوسمین سوختہ نہو وی اور مدد دینا روح کا ساتھہ ہوا کے ایسا نہین ہے جیسا کہ ایک گروہ نے گمان کیا ہی کہ ہوا روح ہوجاتی ہے لیکن جسطرح سے کہ پانی جو آدمی پیتا ہے مرکب غذا کا ہے اور اوسکو باریک رگون مین پہونچتا ہی اور تمام بدن مین جاری کرتا ہے اسیطرح ہوا بھی مرکب روح حیوانی کی ہے کہ اوسکو تمام جسم مین پہونچاتا ہی اور اجزائے شش یعنی پھیپھڑہ کے اجزا یہ ہین سے قصبہ ہی کہ اوسمین پراگندہ ہی اور شاخین ورید شریانی اور شاخین شریان وریدی کی اور گوشت متخلخل اور سپیدی مائل اور غشاء یعنی ایک جہلی ہے جو اوسکے اندر کہنچی ہوتی ہے اور سب اوسکو دو شاخ ہین یعنی پھیپھڑہ کے دو حصہ ہین ایک داہنی طرف سے اور ایک بائین طرف سے لیکن وہ حصہ جو داہنی طرف ہی اوسکے تین حصہ ہین اور جو بائین طرف ہی اوسکی دو شاخ ہین اسوجہ سے کہ دل بائین طرف میلان رکہتا ہی اور میدان سینہ سے کہ بائین طرف ہی دلکو اپنی طرف مشغول کیے ہوئے ہی اور میدان سینہ کا جو داہنی طرف ہی فارغ ہی اسوجہ سے داہنی طرف ایک حصہ زیادہ بڑہا گیا واسطے دو کام کے ایک یہ کہ مقام خالی نرہنے پاتے اور دوسرا مطلب یہ ہی تاکہ شاخ سوم کے لیے تکیہ گاہ ہووی رگ اجوف سے جو اوپر کیطرف آتی ہی

اور اس میدان سینہ مین گذر کرتی ہے اور منفعت غشا یعنی جہلی کے جو پہیپڑہ کے اندر ہے یہ ہی کہ اوسکو اپنی وضع پر
رکھتی ہے اور گوشت نرم اور متخلخل اوسکا جدا نہین ہونے دیتی دوسری یہ کہ یہ غشا اوسکو حس دیتی ہے اور تشریح شریان
وریدی کی اس گفتار مین دوسری باب مین پانچوین جزو مین بیان کیگئی ہے اور تشریح ورید شریانی کی بھی اسی گفتار
مین دوسری باب نوع چہارم سے مذکور ہوچکی ہے اور میدان سینہ کے دو حصہ ہین اور بیچ مین دونون حصون کے
ایک غشا ہی اور دونون حصونمین سے کسی مین کوئی راستہ نہین ہی اسلیے کہ اس جہلی مین راستہ نہین ہے اور منفعت
اس امر کی کہ میدان سینہ ساتھ دو بخش کے ہی یہ ہی کہ اگر ایک بخش یعنی ایک حصہ پر کوئی آفت پہونچے تو دوسرا حصہ
سلامت رہی اور سانس لینے کے کام سے عاجز نہ ہو اور مری اور پہیپڑہ اور آلہای فضای سینہ سب اس غشا کے
ساتھ پیوستہ ہین باب ۸ آٹھوان پانچوین گفتار سے دل کی تشریح مین ہی دل مرکب ہے
گوشت اور پٹھے اور جہلی اور چپنی ہڈی اور رگون شرائین سے ہوا ہے جس سے اوگی ہین اور تجویفین اور جو کچھ اون
تجویفون مین ہے ان سب اجزا سے ترکیب پائی ہے لیکن گوشت اوسکا سخت ہی اور موٹا اور قوتین جاذبہ اور
ماسکہ اور دافعہ ریشہ گوشت مین اوسکے ہین کہ وہ ریشے یعنی لیفین گوشت کی تین طرح کی ہین لنبی اور چوڑی اور
ترچھی اور شکل دل کی صنوبری ہے اور طرف بزرگ اوسکی کہ بڑا اوسکی سے اوپر کیجانب ہی اور شریانات اسیطرف
سے اوگے ہین اور رباطات کہ اوسکو اپنی مقام پر رکہتی ہین ساتھ اسطرف کے پیوستہ ہین اور نرم ہڈی اوسکی یعنی
غضروف دل کی قوی زیادہ سب غضروفون سے ہے اور اسی جانب ہی اسلیے کہ بنیاد دل کی وہی ہے اور
منفعت غضروف کی یہ ہی کہ بنیاد مضبوط ہو وے اور غشا اوسکی سخت ہی کہ ایسی غشا سخت کسی عضو کی نہین ہے
اسوجہ سے کہ دل عضو شریف ہی اور نہایت لطیف اور یہ غشا اوسکے لیے ایک سپر ہے تا کہ آفتین اور آسیب اوسکو
نہ پہنچین اور غشا اوس سے جدا ہے واسطے دو کام کے ایک یہ کہ اگر کبھی وقت کوئی آفت اس غشا پر پہنچے
تو دل اوس آفت سے علیحدہ رہی اور کوئی آفت اوسپر نہ پہونچے اور دوسری یہ کہ غشا ساتھ حرکت انبساط کے
اوسکے اندر فسردہ نہووے اور دل کے اندر تین تجویفین ہین یعنی تین مقام خالی ہین دو مقام بڑے ہین اور ایک
درمیان مین جو بہت چھوٹا ہے جالینوس اس تجویف سوم کو دہلیز اور منفذ لکھتا ہی اسلیے کہ دونون تجویفین اس
مین کشادہ ہین اور قاعدہ تجویف راست یعنی داہنی تجویف کا قاعدہ بیچ کیطرف ہی تا کہ راہ غذا کی ساتھ اوسکے
نزدیک ہو اور شریانات بائین طرف سے اوگے ہین اسلیے کہ داہنی طرف واسطے جذب غذا کے مشغول ہے اور
اور داہنی تجویف دل مین خون گاڑھا ہے اسلیے کہ گوشت دل کا بہت سخت ہی اور اوسکی غذا کے واسطے
گاڑھا ہی خون لائق ہے اور تجویف بائین مین خون پتلا ہے اسلیے کہ ساتھ روح کے ملا ہوا ہے اور داہنی تجویف
بڑی بہت ہی تا کہ غذا بکثرت اوسمین تیار رہی اور گوشت اس طرف کا بہت لطیف ہی اسوجہ سے کہ خون گاڑھا اوس کی

باہر نکلتا ہے اور وہ گوشت جو بیچ تجویف بائین کے گرداگرد ہے سخت اور موٹا ہے اسلیے کہ خون اوسمین پتلا ہے اور گرم
اور ساتھ روح کے ملا ہوا ہے اور حکمت الٰہی نے ایسا اقتضا کیا کہ گوشت اسطرف کا موٹا ہووے کیونکہ خون اوسمین سے
باہر نہین ٹپکتا ہے اور روح واسطے تحلیل ہونیکے اوسمین سے نہین نکلتی ہے اور اوپر بڑی رگ طرف دل کے کہ راہ
داخل ہونے ہوا سرد کے وہ ہے طرف ہر دو ٹکڑے گوشت کے پیچیدار نکلے ہین مانند دو بادگیر کے اور شکل دو کان
کی اونکو اذنی قلب کہتے ہین پس جسوقت دل حرکت انقباض کرتا ہے تو یہ دونو کان جمع ہو جاتے ہین تاکہ جو
ہوا جو اونسے حاصل کی ہے دل کے اندر داخل ہوا اور جسوقت دل حرکت انبساط کرتا ہے تو دونون کان اوسکے
چوڑے پھیل جاتے ہین اور سپید ہو کر ٹیڑھے ہو جاتے ہین تاکہ نسیم ہوا کو بہت حاصل کرین اور دل بیچ میدان
سینہ کے ہے اسلیے مضبوط زیادہ مقام مہم ہین آدمی کے وہ ہی ہے اور بہتر اور مناسب مقام دل کیواسطے
وہ ہی سینہ ہے تاکہ حرارت اوسکی ہر طرف پہونچے اور اندکے میل بائین طرف بھی رکھتا ہے واسطے دو کام کے
ایک یہ کہ دل معدن حرارت ہے اور جگر بھی گرم ہے اور معدن پیدا ہونے خون کا اور دائین طرف ہے
حکمت الٰہی نے اقتضا کیا کہ دل کچھ بائین طرف میلان رکھے تاکہ گرمی دل کے ساتھ گرمی جگر کی ایکطرف
غالب نہووے اور دوسرا کام یہ ہے کہ رگ اجوف کہ جگر سے دل کیطرف آئی ہے فراخ زیادہ ہووے اور تیسرے
یہ کہ تلی کہ بائین طرف واقع ہے اور خزانہ سودا کا ہے اور سرد ہے حکمت نے اقتضا کیا کہ دل کی گرمی اسطرف زیادہ
پہونچے تاکہ تلی اوس سے نصیبہ حرارت کا پاوے اور معتدل ہو اور جو حیوان کہ دل اوسکا بڑا ہوگا وہ دلیر اور
قوی زیادہ ہوگا اگر جو حیوان کہ مزاج ہین اوسکو گرمی کم ہو اگرچہ دل اوسکا بزرگ ہو بزدل ہوگا مانند گدہے
اور خرگوش کے اور بہت حیوان ہین کہ دل اونکا چھوٹا ہوتا ہے اور وہ دلیر ہوتے ہین بسبب اسکے کہ حرارت
اونکے جسم مین بہت ہوتی ہے ولیکن اغلب یہ ہے کہ جو حیوان دلیر ہوگا دل اوسکا بزرگ زیادہ ہوگا اور گوشت
دل کا اور چربی اوسکی سخت ہے اسلیے کہ وہ عضو نہایت شریف ہے اور نہین تمام بدن کا ہے کہ کوئی عضو
زیادہ تر نہین اوس سے نہین ہے پس بسبب اوسکے کوئی رنج نپاوے اسی سبب سے ہے کہ جس حیوان کو
ذبح کرین دل مین اوسکے آفت کمتر پاوین گے اور باقی اندامون مین بہت آسیب اور آفتین دیکھین گے اور دل مین
بعض حیوانات بزرگ اندام کے ایک ہڈی دکھی ہے خصوصاً بیل اور بکری کے دل مین اور یہ ہڈیان مشابہ
غضروف یعنی نرم ہڈیون کی ہین اور جو ہڈی کہ ہاتھی کی دل مین ہوتی ہے بزرگ زیادہ اور سخت نہایت ہوتی ہے
اس سبب سے ہے کہ معدن حرارت اور کان پیدا ہونے روح کی دل ہے قوت اوسکی زندگی کے ساتھ اوس طرح کی
ہے کہ اگر کسی حیوان کو قتل کرین اور جلد دل اوسکا باہر نکالین تو بہت دیر تک اوس سے ایک حرکت دیکھین
واللہ اعلم بالصواب باب نوان پانچوین گفتار سے مری اور معدہ کی تشریح مین ہے اجزا مری کے

گوشت ہی اور جھلی اور رگین اور وہ اور رگین شریانین کہ حرارت اور قوت حیوانی طرف اوسکے پہونچاتی
ہین اور پٹھے بھی اوسمین ہین کہ قوت حس کی اوسکو پہونچاتی ہین لیکن غشا یعنی جھلی ایک اندر ہی اور ایک
باہر اور لیف غشاء اندرونی طویل ہے یعنی ریشہ اندر کی جھلی کا لنبا ہے اور کام قوت جاذبہ کا اوسی
لیف دراز سے ہے اور ریشہ باہر کی جھلی کا چوڑا ہے اور کام قوت دافعہ کا اوسی لیف عریض سے ہے
اور اوترنا غذا کا دونون جھلیون کی لیفون سے ہوتا ہے اور قے باہر کی جھلی کی قوت سے ہوتی
پس یہی وجہ ہے کہ قے کرنا بہت دشوار ہوتا ہے اسواسطے کہ قے ایک جھلی کی قوت ہوتی ہے
اور نگلنا نوالہ طعام کا دو جھلیون کی قوت سے ہوتا ہے اور مری گردن کے مہرونسے اوتری ہے اور
دہنے کہ دماغ سے اوترتے ہین ساتھ اوسکے ہمراہ ہین اور جسوقت مری پشت کے مہرونسے برابر چوتھے
مہرہ کے پہونچی ہے اوس مقام پر داہنی طرف میلان اوسنے کیا ہی اسواسطے کہ راہ شریان کی جو
دل سے آتی ہے خالی ہووی اور اسیطرح مری حجاب کی نزدیک پہونچی ہے اور رباطات ساتھ
اوسکے پیوستہ ہین اور مضبوط کیے ہوئے ہین چنانچہ یہ رباطات مری اور دونون پٹھونکو جو ہمراہ اوسکے
ہین ہر ایک کو جدا اگانہ نگاہ رکھتی ہین تا کہ جسوقت آدمی کھانا حلق سے اوتارے تو مری فراخ ہو جاوے
اور گردن کو جو گرد اوسکے ہین حجاب کے اندر تکلیف نہ دیوے اور نہ دبوچے اور جسوقت مری طعام سے سنگین ہو
پٹھونکو جو ہمراہ اوسکے ہین نہ کھینچے اور وہ مری جسوقت مقام حجاب سے گذر کر آگے بڑھی ہے اوسجگہ
داہنی طرف سے طرف بائین کے پھر گئی ہے اور یہ وہ مقام ہے کہ مہرہ دہم سے گذر گئی ہے اور برابر
گیارہوین اور بارہوین مہرہ کے پہونچی ہے پھر بتدریج کشادہ ہو گئی ہے وہ جگہ منہ معدہ کی ہے اور جرم
معدہ مری سے پیوستہ ہی اور اوسی سے اوگا ہے لیکن مری گوشت اور جھلی سے مرکب ہی یعنی دونو
جھلیاں اندر اور باہر کی کہ پتلی ہین اور حس و حرکت کی پٹھے اور اوردہ اور شرائین ہر ایک بقدر حاجت
مری مین موجود ہین کہ ذکر سب کا اعضاء مفردہ مین مفصل ہو چکا ہے اور معدہ پٹھون سے مخلوق
اور اوسمین گوشت بہت کم ہی اور غشا جو معدہ کے اندر ہی اوپر کیطرف سے غشاء مری اور غشا اندرونی
دہن سے پیوستہ ہی بلکہ سب ایک غشا ہی اور یہی سبب ہے کہ اندر زبان کے قوت ذائقہ ہی کیونکہ
جسوقت آدمی کوئی چیز چباتا ہے اوسیدم مزہ اور بو اوسکی بدل جاتی ہی اسی باعث سے ہے کہ
گیہون چباتے ہوئے دمل پر جو رکھتے ہین تو فورا دمل کو پکا دیتے ہین اور اگر گیہون سمجھ کر دمل پر رکھین
تو کچھ بھی اثر نکرے اور نیچے کیطرف سے وہ غشا آنتون کی غشا سے ملی ہوئی ہے لیکن وہ جو اندر مری کے
ہی قوی نہ زیادہ ہے اور مری فراخ زیادہ آنتون سے ہی اسوجہ سے کہ کھانا جو مری پر گذرتا ہی کچا اور بغیر ہضم

اور غلیظ ہوتا ہی جو کہانا کہ آنتون پر اوترتا ہی وہ پکا ہوا اور ہضم کیا ہوا اور رقیق اوترتا ہے اور جرم معدہ کے
دو طبقے ہین اور اندر کے طبقہ کے ریشہ بعضی لنبے لنبے ہین اسلیے کہ قوت جاذبہ دراز لیفو نمین ہوتی ہے اور پہلا کام
معدہ کا جذب ہی یعنی کہینچنا اسوجہ سی بہتر ہوا کہ یہ لیفین جو آلہ جذب ہین اندر کیطرف ہوئین تاکہ کہانا اور پانی ملاقی
اوسکے ہوا اور جذب بہتر کرے اور بعضے لیفین اس طبقہ کی ترچہی بہی ہے کہ ساتہہ ہین اور قوت ماسکہ موربی لیفون مین ہے
یعنی ترچہی ریشو نمین ہے اور بہتر ہوا کہ آلا امساک کا ساتہہ آلہ جذب کے شامل ہے اسلیے کہ کام دوسرا معدہ کے
کامونمین سے امساک ہی یعنی روکنا اور تہامنا تاکہ جو کچہہ قوت جاذبہ سی کہینچے ماسکہ اوسکو لیوے اور روکے رہے
اور نگاہ رکہی اور لیفہای طبقہ بیرونی یعنی باہر کے طبقہ کے ریشہ چوڑے چوڑے ہین اسلیے کہ قوت دافعہ چوڑے
لیفو نمین ہوتی ہے اور بہتر ہوا کہ آلہ دفع کا باہر کیطرف ہوا اسلیے کہ اخیر کا کام معدہ کا دفع ہے اور درمیان کوئی
لیف موربی یعنی ترچہا ریشہ نہین ہے اسوجہ سی کہ امساک کا کام اوسکا نہین ہے اور شکل معدہ کی گول ہے اور
اوسکی معلوم ہے اور پشت معدہ کی جو مہرہ ہای پشت کیطرف ہی تہوڑا کیطرف مائل ہے تاکہ ملنا اونکا ساتہہ
مہرونکے آسان ہو اور باہر کے طبقہ مین اوسجگہہ جہان قعر معدہ ہی گوشت بہت ہی تاکہ سردی کم ہو اور ہضم بہتر
کرے اسلیے کہ قعر معدہ کا ہمسائگی دل اور جگر سے کہ اوسکو گرم کہتین دور تر ہے اور ایک شاخ عصب حس کی یعنی
حس کے پٹہوں کی شاخ فم معدہ یعنی معدہ کے موہنہ پر آتی ہے اور اوسپر بچہی ہوئی ہے تاکہ حس فقدان غذا کی ساتہہ
اوس آلہ کے جلد طرف اوسکے پہونچے جناب باری نے جیسی فم معدہ کو حس دی ہے اجزای معدہ سے کسی جزو
اتنی حس نہین دی بلکہ اور کسی عضو کو تمام جسم سے ایسی حس نہین عنایت فرمائی اسلیے تقاضی غذا کا فم معدہ ہوا
کیونکہ معدہ تقاضا غذا کا یعنے خواہش غذا کی اور ہضم اوسکو واسطے تمام جسم کے کرتا ہے اگر تمامی اعضا کو حس ہونا
کی جسطرح فم معدہ نے پائی ہے عنایت ہوتی اور روزہ دار آدمی تمام دن کسبب بہوک کے رنج اوٹہاتے اور
سب اعضا بہوکہون کے خارش اور سوزش مین آتے اور کوئی آدمی طاقت اس امر کی نرکہتا کہ ایکبار بہر
کہانا اوسکے لیے کافی ہوا اور ایک رگ بڑی جگر کیطرف سے معدہ کیطرف آتی ہے اور معدہ کی درازی مین شاخین
باریک پہیلی ہوتی ہین اور اوسکے اوپر بچہی ہوتی ہین اور اسیطرح وہ شریان کہ دل سے آتی ہے اس رگ سے
پیوستہ ہی اور شاخین اوسکی اس رگ کی شاخو نمین لگتین ہین اور اصل ثرب کی اوس سے بنی ہوتی ہے اور
شاخین صفاقی کہ مذکور ہونگی اور ایک رطوبت لزج یعنی چپچپنے والی اور چکنی اوسمین جمع ہو کر چربی ہو گئی ہے اور
ظاہر معدہ کا اور آنتین اور ماساریقین اور اوراحشا اس ثرب مین چہپی ہوئے ہین اور اونکو گرم رکہتی ہے اسلیے کہ
چربی ایک رطوبت چرب ہی اور رطوبت چکنی حرارت کو بہتر نگاہ رکہتی ہے اور شاخین ورید اور شریان کی کہ
اصل ثرب ہی ساتہہ حرارت روح اور حرارت خون کے اوسکو مدد دیتی ہین اور واپنی طرف سے جگر بہی معدہ

اندر ہے اور بائین طرف سے تلی فقر معدہ کے نیچے بچھی ہوئی ہے اور اوپر کیطرف سے مقام ولکا ہے اور سامنے کیطرف سے ثرب ہے
اور پشت کی طرف سے ایک رگ ساتھ درازی پشت کے اوترتی ہے جناب باری نے معدہ کو ان اعضا کے بیچ مین
رکھا ہے اسلیے کہ حرارت ہر طرف سے ہر ایک اندام کی اوسکو پہونچے تاکہ جسطور سے وہ متقاضی غذا واسطے سب اعضا کی ہے
اور ساتھ ہضم طعام کے خدمت تمامی اعضا کے کرتا ہے اسی طرح وہ سب اعضا بھی اوسکو ساتھ حرارت اپنی کے
مدد دیتے ہین اسلیے کہ کام اوسکا انجام کو پہونچے اور اوپر ثرب کے ایک قوی جھلی ہے کہ اوسکو صفاق کہتے ہین اور اوپر
اوس صفاق کے شکم کے عضلے ہین اونکو مراق کہتے ہین اور اصل صفاق کی اوپر کیطرف سے جانب حجاب سے اوگی ہے
اور شکم کے اندر گرد سب کے بچھی ہوئی ہے اور نیچے کیطرف سے اندر مثانہ کے اوترتی ہے اور وہان دو سوراخ ہین تنگ
باندازہ اوسکے کہ رگین اور رباط کہ خصیونسے پیوستہ ہین اوسکے اندر ہین جسوقت کہ کسی وجہ سے وہ سوراخ فراخ ہوجاتے ہین
تو جلد خصیہ اونمین اوتر آتے ہین اور اون سوراخون کے فراخ یعنی کشادہ ہونے کو فتق کہتے ہین اور اوس صفاق
سے جو اوپر کیطرف ہے بہت پتلا ہے اور جو نیچے کیطرف ہے موٹا ہے اور شاخین باریک اس صفاق کے سر سے ساتھ
شاخون شریان و ورید کے کہ اصل ثرب کی ہین ملی ہوئی ہین اور ثرب اوس نوع سے بنا ہوا ہے اور آنتون کو یہہ
صفاق اوپر نہاد اپنی کے اور مقام اپنے کے نگاہ رکھتا ہے اور آخر معدہ مین ایک منفذ یعنی ایک راستہ
اثنا عشری آنت کیطرف کھلا ہوا ہے اوس منفذ کو بواب کہتے ہین اور یہہ بواب مری کے مجری سے تنگ ہے
اسلیے کہ اوسمین کھانا ہضم کیا ہوا اور پانی مین ملا ہوا اوترتا ہے اور جب تک ہضم نہین ہوتا ہے یہ بواب بند رہتا ہے
اور جب ہضم بخوبی ہوجاتا ہے اوسدم بواب یعنی وہی راستہ کھلتا ہے اور جب تک قوت دافعہ اپنا کام تمام کرکے
کھلا رہتا ہے اور جو مقام کہ آخر مری سے اور اول معدہ ہے کہ کھانا مری سے اوسجگہ پہلے پہونچتا ہے اوسکا نام
فم معدہ ہے اور بعض گروہ اوسکو فواد بھی کہتا ہے **باب دسوان پانچوین گفتار سے جگر کی تشریح**
مین ہے جگر ایک عضو ہے کہ کیلوس اوسمین خون ہوجاتا ہے اور ماساریقا کے اندر اندک متغیر ہوتا ہے
یعنی اپنے حال سے پھر جاتا ہے اسلیے کہ اوسمین بھی ایک قوت ہے مشابہ قوت جگر کے جس طرح دہن مین ایک
قوت ہے مشابہ قوت معدہ کی چنانچہ تشریح معدہ مین ہم لکھ چکے ہین اور رنگ جگر کا اور گوشت اوسکا سرخ ہے
مانند اوس خون کے کہ جما ہوا ہو اور گوشت مین جگر کے پیٹھا کوئی نہین ہے اور رگین جو بیچ جسد کے ہین
اور نام اوردہ ہے وہ جگر سے اوگی ہین چنانچہ تشریح اونکی اس گفتار مین اندر باب اول جزو چہارم کے
ساتھ تشریح اور رگون کے مذکور ہوچکی ہے اور جگر کیلوس کو معدہ اور آنتون سے کھینچتا ہے اور آلہ اوسکا واسطے
کھینچنے کیلوس کے ماساریقا کی شاخین ہین کہ جانب شکم جگر سے اوگی ہین اور اون ماساریقا کو باب کہتے ہین
اور کیلوس جگر کے اندر پکتا ہے اور جسوقت کیلوس تمام وکمال پک جاتا ہے تو جگر ہر عضو کا حصہ پہونچاتا ہے

اور آلات اوسکا بیچ مین اوسکے رگین ہین کہ جانب پشت جگر سے اوگی ہین اور پانی کو پشت کیطرف سے دور کو ہین جو
دونون گردون سے ملی ہوئی ہین بہیجتا ہی اور خون کے جہاگ کو کہ صفرا ہے جانب مقعر یعنی شکم جگر سے اوس آنت
جو باب کے اوپر ہے طرف زہرہ یعنی پتے کے بہیجتا ہے اور خون کے گاد کو کہ سودا ہے شکم جگر سے اوس راہ سے
جو تلی سے پیوستہ ہی طرف تلی کے بہیجتا ہی اور ایک جہلی پتلے سی ہے اوسمین پوشیدہ ہی واسطے تین مطلب کے
ایک یہ کہ جگر کے گوشت مین حس مطلق نہین ہے اگر اس جہلی مین جگر پوشیدہ نہوتا تو درد اور ورم جو اوسکے
اندر عارض ہوتا کوئی آگاہی اوس سے نپاتا اور علت اور بیماری بدستور اوسمین قائم رہتی اسلیے کہ جب انسان
درد کو نہ دریافت کرتا تو واسطے علاج کے نہ مشغول ہوتا اسی جہت سے پیدا کرنیوالے نے جہلی اوسمین پیدا کی
تاکہ حس ورم اور درد کی ظاہر ہو دوسرا مطلب اوس جہلی سے یہ ہی کہ گوشت جگر اور رگین جو اوسمین پراگندہ
ہین سب اس جہلی کے اندر اپنی وضع اور اپنی شکل پر قائم رہین تیسرا مطلب یہ کہ جگر بسبب اس جہلی کے معدہ
اور آنتون سے پیوستہ ہی اور اسیطرح ساتھہ رباط مضبوط کے حجاب سے بھی پیوستہ ہی اور بذریعہ رباطات
باریک کے پشت کی پہلو سے بھی پیوستہ ہی اور جگر کے اندر تجویف فراخ ہی یعنے ایک مقام خالی بہت کشادہ
اسلیے کہ کیلوس جو معدہ سے جگر مین جاتا ہی اوس تجویف مین جمع ہو و لیکن تمامی جگر مین رگین باریک باریک پراگندہ
ہین چنانچہ کیلوس اون رگون مین آتا ہے اسطور سے کہ سب اجزا کیلوس کے تمامی اجزای جگر سے ملاقی ہوتے
ہین تاکہ قوت حرارت جگر کی سب اجزای کیلوس کو احوال اوسکے سے پہیر دیتی ہے اور خون بنا دیتی ہے
اور جگر سے ایک رگ دلکے ساتھہ بھی ملی ہوئی ہے اور ایک گروہ طبیبونکا لکھتا ہے کہ یہ رگ دل سے اوگی ہے
اور جگر سے ملگئی ہے بہر حال پیوستگی جگر کے ساتھہ دلکی اسی رگ کے سبب سے ہی اور جہلی اس رگ کی جگر کی جہلی سے
ملی ہوئی ہی اور ایک پٹھا باریک معدہ سے ساتھہ جگر کے پیوستہ ہی اور بسبب باریکی اس پٹھے کے معدہ اور جگر مین
بیماری شرکت ایک دوسرے کے نہین ہوتی مگر بسبب درد قوی کے اور جلن جو اندر جگر کے ہوا اور جگر کے اوپر
فرونیان بہت ہین اور اوس سے نکلکر بڑہی ہین مانند انگلیون کے اور گرد ان فرونیون کے معدہ اندر رکہا گیا ہے
جیسے کوئی کسی شئے کو انگلیون مین لیوے اور ان فرونیونکو عربی مین زوائد کہتے ہین مگر بعضے آدمیونکی چار ہوتی ہین اور
بعضونکی جسم مین پانچ اور پتہ کیطرف ایک بڑا ٹکڑا اون زوائد کا پہونچا ہے اور اوس سے جا ملا ہے اور بعضے آدمیونکے
جسم مین پشت جگر کی پشت کی پہلو تک پہونچنے والی ہے اور بعضے شخصونکے بدن مین ایسا حال نہین ہے اور بیماریان
جگر کے ساتھہ حجاب اور پہلو سے باندازہ مماست ہوتی ہین یعنے چہونا پشت جگر ساتھہ حجاب اور اون پہلوؤن کے
جس اندازہ پر ہوگا بیماری بھی ازروی کمی اور بیشی کے ہوگی واللہ اعلم بالصواب باب ۱۱۸ گیارہوان پانچوین
گفتار سے زہرہ کی تشریح مین ہے زہرہ یعنے پتہ ایک کیسہ ہی لیمون دراز اور جو رسی او سے اور

پنجہ یک نہی یعنی جو ایک پرت رکھتا ہی بنا ہوا ہی اور جگر سی لگا ہوا ہی اور شکم جگر کیطرف ایک پارہ اوسمین کشادہ ہی کہ صفرا اسی نالی سے
اوس پتہ مین آتا ہی اور ایک سرا اوسکا اثنا عشری آنت کیطرف کشادہ ہی اور کچھ صفرای فرونی اس نالی سے آنتون پر گرتا ہو واسطے
اوسکے کام کہ جو چوتھے باب مین گفتار سوم مین بیان ہو چکا ہی اور اکثر آدمیونکی بدنمین زہرہ مین اس پر راستہ ہو زیادہ نہین ہوتا اور
بعضی آدمیون کے بدن مین ایک راستہ چھوٹا ہی قعر معدہ کے اندر کشادہ ہوتا ہو اور اسکے صفرای فرونی اسی راہ سے
معدہ مین آتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہو کہ یہ راستہ جو قعر معدہ مین کشادہ ہو اوس راہ سے زیادہ ہو جو آنت اثنا عشری کے
اندر جاتا ہے اسی سبب سے صفرا معدہ مین زیادہ اوس سے جاتا ہے کہ اندر آنتون کے آتا ہے پس بسبب اوسکے
معدہ ہمیشہ صفرا سے رنج اور تکلیف مین رہتا ہی اور مزہ تلخ موتھ کو دیتا ہے اور ہضم اوس معدہ کا ٹھیک نہین ہوتا
اور شرح اس قسم کی بیماریون کی باب اول مین گفتار چھٹی سے بیان کیجائیگی انشاء اللہ تعالی اور جس وقت کہ
پتہ صفرا کو جذب نکرے یا اگر جو کچھ کہ جذب کیا ہی فرونی اوس سے دفع نہووے تو آفتین ظاہر ہونگی کیونکہ اگر جذب
نکرے تو جگر پر ورم ہوگا اور خون سڑ جاتے تو تپ پیدا کرے گا اور جو زیادہ اندازہ سی طرف اعضا دل کی دفع کرے
زخم اور جلن مثانہ مین پیدا کرے گا اور جو دفع کسی اور عضو کیطرف پہونچے تو چہرہ اور تمام اوس عضو مین ظاہر ہوگا اور جو تمام
سارے بدن مین پہلجاتے تو یرقان کی بیماری عارض ہوگی اور جو اندازہ سی زیادہ آنتون پر گریگا تو بیماری صفراوی بہت
کی ہوگی اور آنتو مین خراش ہوگا یعنی آنتین چھل جائنگی اور پیشاب مین جلن پیدا ہوگی باب بارہوان
پانچوین گفتار سے سپرز یعنی تلی کی تشریح مین ہے تلی ایک عضو ہی کہ خلط سودا اوسمین رہتا ہی
اور گوشت اوسکا ڈھیل ہے تاکہ خلط گاڑہی اوسکے اجزا مین آسکے اور رگین اور دہ اور شریانین اوسمین بہت
ہین تاکہ اسقدر حرارت اوسمین پہونچتی ہے کہ ساتھہ سودا کے برابری کرتی ہے اور اوسکو ہضم کرتی ہی اور جھلی
اوسکے اندر کھنچی ہوتی ہے تاکہ گوشت اوسکا اپنی شکل پر قائم رہے اور کبھی جو اوسمین ورم یا درد ہووے دریافت ہووے
اور یہ جھلی صفاق سے اوگی ہے اور تشریح اس صفاق کی اس جزو کے نوین باب کے آخر مین بیان کیگئی ہے
اور بسبب اس صفاق کے اوس تلی کو ساتھ حجاب کے ایک شرکت ہی اسلیے کہ جھلی حجاب کی اس صفاق سے
پیوستہ ہی اور شکل تلی کی مانند شکل زبانی کے ہی اور مقام تلی کا معدہ کے بائین جانب ہی اور اکثر جسم تلی کا معدہ کے
پیچھے ہے اور تھوڑا جسم اوسکا ظاہر نکلا ہوا ہے اور سر سے تلی کے ایک راستہ بڑا کچا ہو لیے اور جگر کے شکم سے
ملگیا ہی پیوند ہو کے اوسکا نام گردن سپرز کہاہے اور آلا اوسکا واسطے جذب سودا کے جگر سے اور آلہ جاگا
واسطے دفع سودا کے طرف اوسکی یہی راستہ ہی اور یہ راہ ٹھیک راہ زہرہ کے ہی کہ صفرا جس راہ سے پتہ مین داخل
ہوتا ہی اور باطن مین تلی کے ایک راستہ اور معدہ کی اندر کشادہ ہی کہ کچھ سودای فرونی اوس راہ سے معدہ مین
آتا ہے اور قعر معدہ کو کہلاتا ہی اور کہتا ہے جیسا کہ بیان اوسکا مفصل پانچوین باب مین تیسری گفتار سے ہم

کر چکے ہین اور پشت تلی کی پشت انسان کی پہلو و پشت ملی ہوئی ہے اور ساتھ رباطات کے انکے جہلی سے پہلوؤن کے
پیوستہ ہی اور شکم تلی کا کہ ایک جہلی رکھتا ہی وہ جہلی بذریعہ رباطون کے اکثر معدہ کی جہلی سے پیوستہ ہے
اور جسوقت کہ تلی سودا کو جذب نکرے تو آدمی کے بدن مین سوداوی علتین بکثرت ہونگی مانند داء اور داء الفیل اور دوالی
اور جذام اور مرض سیاہ اور چیپ کالی اور مالیخولیا وغیرہ کے اور جسوقت کہ فضول دفع نکرے تو تلی پر ورم ہوگا اور
بڑہ جاینگی اور بہونک کہانے کی جاتی رہیگی اسلیے کہ جو کچہہ سودا سے فم معدہ پر پہونچتا تہا اور اوسکو خبردار بہونک کا
کرتا تہا وہ اب نہین پہونچتا ہی اور اگر سودا زیادہ اندازہ سی معدہ پر گرے تو مرض شہوت کلبی کا عارض ہووے اور جو
سودا ترش ہووے اور گاڑہا ہو اور قدرے ہو وہ تلی پیدا کرتا ہے اور جو بہت ہوتا ہے تو سوداوی لاتا ہے
اور جسوقت سودا ترش معدہ سی آنتون کی طرف پہونچے تو قے سوداوی پیدا ہوگا یعنی آنتون مین زخم اور خراش ہوگا
اور ہلاک کریگا واللہ اعلم بالصواب باب انتیسوان پانچوین گفتار سے آنتون کی تشریح مین ہے
آنت یعنی رودہ فضلے کے دفع کرنیکا آلہ ہی خدای تعالی نے اوسکی چہہ قسمین چہہ طرح سی بنائین ہر ایک قسم مین منفعت
جداگانہ رکہی ہے کہ بیان کیا جائیگی اور جو کہ آنت کی قسمین بہت ہین الہذا اوسکا نام رودہ رکہا رودہ قسمین یعنی
پہلی آنت اثنا عشری ہے اور دوسری صائم ہے تیسری دقاق چوتہی اعور پانچوین قولون چہٹی مستقیم ہی لیکن
اثنا عشری آنت قعر معدہ سی پیوستہ ہی اور جو منہہ اوسکا جو معدہ کی طرف کہلا ہوا ہے اوسکو بواب کہتے ہین اور
جس طور سے کہ مری واسطے جذب کے ہے یہ آنت واسطے دفع کے ہوا اور اسی سبب سے یعنی اوسکی چوڑی چوڑی ہین اور
مری سے تنگ نہایت ہین اسلیے کہ کہانا جو مری مین ہوتا ہے کچا اور بے ہضم اور گاڑہا ہوتا ہے اور کیلوس جو معدہ
اس آنت پر گرتا ہی پکا ہوا اور ہضم شدہ اور پتلا اور پانی کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے اسوجہ سی احتیاج کچہہ نہین ہے
کہ منہہ اوسکا فراخ ہووے اور سبب دوسرا یہ ہی کہ اگر طعام معدہ مین ہضم ہوا اور بواب بند ہو جاے تو اوس صورت مین
یہ دہنہ فراخ ہونا چاہیے تا کہ بسبب حرکتون کے کہ اتفاق پڑے طعام اور کسی سبب سے اور کسیطرف جمع کرے تو گرانی طعام
سی بواب باسانی کہل سکتا ہی اور بے ہضم ہوا تو نہین سکتا اور یہ آنت سیدہی ہے کچہہ پیچیدگی اور خم اسمین
نہین پڑا ہوا ہی اوسکا واسطے اور احشا کے خالی رہے اور دفع اوسکو آسان ہووے اور اثنا عشری اسواسطے کہتے ہین
کہ اندازہ ہر ایک کے طول مین وہ آنت بارہ انگل ہے صاحب جسم کی انگلیون یعنی اگر سب انگلیان برابر ملا کر
چوڑی چوڑی رکہی جائین تو وہ آنت بارہ انگل ہوگی اوسکا ساتہہ ہی اور رودہ صائم یعنی آنت روزہ دار اثنا عشری کا
پیوستہ ہی اور صائم اسوجہ سے کہتے ہین کہ ہمیشہ ثفل سے خالی رہتی ہے اور کچہہ اوسمین نہین ٹہرتا واسطے دو کام کے
ایک یہ کہ جگر نہایت رقیقا اثنا عشری سے ملی ہوئی ہین اکثر اس آنت سی بہی پیوستہ ہین پس جو کچہہ غذا سے اوسمین
ہوتا ہی وہ کہینچ لیتی ہین اور جگر کیطرف لاتی ہین اور آنت خالی ہو جاتی ہے اور دوسرا کام یہ کہ مشقفہ [illegible] کا کہ

صفرا اوس راہ سے طرف رودہ کے آتا ہے اور رودہ کو ثفل سے دہوتا ہے اور اوسکو دفع کرتا ہے اسی آنت مین
کھلا ہوا ہے کہ اول اوسمین پہونچتا ہے اور وہان صفراے خالص ہوتا ہے کہ اوسکو جلد جلد دہوتا ہے پس بوجہ ان سببونکے
ہمیشہ یہ آنت ثفل سے خالی رہتی ہے اور حالت بیماری مین تنگ ہوجاتی ہے اور بند ہوتی ہے اور رودۂ دقاق
یعنی آنت باریک ساتھ اوس آنت کی جو ابھی مذکور ہوچکی ملی ہوتی ہے اور یہ آنت لنبی ہے اور آپسمین لپٹی ہوئی
اور پیچدار ہے اور اوسکی دو منفعتین ہین ایک یہ کہ ثفل جو اوسمین اوترے تو درازی مین اوسکی پہرتا رہے اور دیر تک
ٹھہرے تاکہ جو کچھہ ثفل مین سے واسطے غذاے بدن کے درکار ہو ماساریقا کی شاخین جو آنتون سے پیوستہ ہین
اوسکو جذب کرین اور دوسری منفعت یہ کہ اگر یہ آنت اس شکل اور اس درازی کی نہوتی تو ثفل سیدہا اوترجایا کرتا
اور جلد باہر نکلتا یعنی جو ثفل لائق غذا کے ہوتا ساتھہ اوس ثفل ناکارہ کے نکلجایا کرتا اور اس سبب سے آدمی کو جلد
طرف غذا کے حاجت ہوتی اور جسوقت کہانا کہاتا اوسیوقت واسطے حاجت کے اوٹھہ کہڑا ہوتا اور کہانا کہانے
اور واسطے حاجت کے اوٹہنے سے اور کام دنیا کے نکرسکتا اور طرف مہمات اور مصالح عالم کے نہ پہونچ سکتا کام
اوسکا مانند کام ڈھوروں کے کہانا اور ہگنا ہمیشہ رہا کرتا اور ان تینون آنتون کو امعاء دقاق کہتی ہین اور
گوہر ان آنتونکا نہایت لطیف ہے اور رقیق اسوجہ سے کہ ثفل ان آنتونمین اترتا ہے ہنوز اوسمین وہ کیلوس جو غذا کی
لائق ہے بہت ہوتا ہے جناب باری نے ان آنتونکو اسی واسطے رقیق پیدا کیا تاکہ حرارت اور احشا کی اوسمین تمامہ
پہونچے اور باقی غذا جو اوسمین ہے ہضم ہوجاوے اور جو کہ ان آنتونمین حرارت بہت ہے اور رقیق ہین اوسکی ظاہر پر
چربی نہین ہے اور اندر کے مقامات مین اون آنتون کے رطوبت ہے چیپٹو والی مشابہ لعاب گاڑہی بینٹ کی
تاکہ تیز چیزین اونکو نہ چھیلین اور بعد ان تینون قسمون کے کہ بیان ہوچکین اور نوع آنتونکی ہے کہ اونکو امعاء غلاظ
کہتی ہین یعنی موٹی آنتین اور اگرچہ کیلوس کہ واسطے غذاے بدن کے سزاوار ہے ان آنتونمین کم اوترتا ہے مگر اوس سے
خالی بھی نہین ہین اور رگین ماساریقا کی اندر کے اوسمین ملی ہین تاکہ اوسکو اوس سے جدا کرین پس ان موٹی
آنتون سے پہلی آنت اعور ہے یعنی یک چشم اور اعور اوسکا نام اسلئے ہے کہ ایک منفذ سے زیادہ نہین ہے کہ اوس
منفذ مین جاتا ہے اوسی منفذ سے نکل آتا ہے یعنی واسطے مدخل اور مخرج ایک ہی راستہ ہے اور وہ آنت مانند
ایک تہیلی کے ہے اور نہاد اوسکی داہنے طرف ہے اور اندر کے میل اوسکا پشت کیطرف ہے اور اوسمین دو منفعتین
ہین ایک منفعت یہ ہے کہ فضولی ثفل کو مثل کیسہ مانند خزانہ کے ہے اور دوسری منفعت یہ ہے کہ جیسے کیسہ
مانند معدہ دیگر کے ہے اور آنتون کے لیے ہے اوسکے پیچھے ہین اور نسبت اوسکے ساتھہ اور آنتون کے مانند نسبت
معدہ کی ہے ساتھہ تمام آنتون کے اسواسطے کہ وہ مانند معدہ دیگر کے ہے اور جو چیز کہ معدہ کے اندر کچی رہ گئی
ہے اوس آنت مین جا کر پکجاتی ہے بوسیلہ حرارت جگر کے اس سبب سے بہتر یہ ہے کہ مبدا ان کا اوسکا

داہنی طرف ہوتا کہ اندر کیطرف سے نیچے جگر کے پڑے اور حرارت تمام جگر سے اوسکی طرف پہونچے اور اس آنت کو
ایک منفذ کافی ہے اسلیے کہ تنہا اوسکی شکل پہلو ونکی واقع ہوئی ہے کہ جو کچھ اوسمین داخل ہوا اوسی راہ سے باہر نکلا
بیماری قولنج مین اکثر یہی آنت ہوتی ہے کہ خشک ہوکر اسمین اٹکتی ہے اسوجہ سے کہ وہ کسی رباط سے بندھی ہوئی
نہین ہے اور بعد اوسکے آنت قولون ہے اور وہ آنت موٹی ہے اور اعور سے پیوستہ ہے اور جس مقام پر اوس سے
گذری ہے اوسجگہ داہنی طرف میلان کئے ہوئے ہے کہ ساتھ جگر کے نزدیک ہے پھر بائین طرف کو پھر گئی ہے اور
میل نیچے کیطرف کئے ہوئی ہے نزدیک بائین ران کی جڑ کے اور پھر داہنی طرف کو پھر گئی ہے برابر مہرۂ قطن تک
اور میل بھی نیچے کیطرف کئے ہوئے ہے اور جسوقت بائین طرف آتی ہے تو نزدیک تلی کے پہونچی ہے اور وہان
تنگ ہوکر ملگئی ہے اسی سبب سے ہے کہ جب تلی پر ورم ہوتا ہے تو ثقل اور ریح شانہ آنت سے نکل نہین سکتی اور زیادتی
اس امر کی ہوتی ہے کہ بائین پہلو کو طبین نزدیک اخراج کے تاکہ مدد دیوے اوپر خروج کے اور منفعت اس آنت
کی وہی ہے جو منفعت اعور کی ہے اور اللہ تعالی نے اس قولون آنت کو اعور کے نیچے رکھا ہے تاکہ اعور سے
جو کچھ خام اسمین آوے سو پختہ ہو جاوے اور شاید ماساریقا کی اوسکو جذب کرین اور جگر کیطرف لیجاوین اسلیے
جسم حیوان کا جو کچھ غذا کے واسطے سزاوار ہے اوسمین سے حصہ کامل حاصل کرے اور اوس سے قوت پاوے
اور کچھ ضائع نہو اور نام قولنج کا اسی آنت کے نام سے نکلا ہے اور بعد اوسکے مستقیم آنت ہے یعنی سیدھی ہے
اور یہ آنت سب آنتون سے آخر ہے اور قولون سے ملگئی ہے اور یہ آنت کشادہ ہے اور سیدھی گذری ہے
اور اوپر مہرہ قطن کے تکیہ کئے ہوئے ہے اور فراخی اوسکی فراخی معدہ کے نزدیک ہے اور بعض لیفین اس آنت
کی جاذبہ لیفین ہین تاکہ اور آنتون سے جذب کر سکتی ہین اور ہمسایہ اپنے کو پاک کر سکتی ہین خصوصاً قولون
کو کہ نیچے اوسکے ہے اور ساتھ اوس خمیدگی کے ہے جو نزدیک ہے ملی ہے پیدا کئے واسطے اس غرض سے جاذبہ لیفین
اوسمین پیدا کین کہ ثقل کو ساتھ قوت کے کھینچین اور اوسکو آنتون سے بہت کشادہ پیدا کیا کہ جسوقت آدمی کو حاجت
ہو اور کسی وجہ سے اوٹھ نہ سکے تو ثقل کے لیے ایسا مقام ہے کہ اوسمین جمع ہو جاوے کیونکہ وہ آدمی جسوقت
اور کامون سے فارغ ہوکر واسطے حاجت کے اوٹھے ایکبار فراغت پاوے اور دفع اوسکو بآسانی کرسکے اس
سبب سے کہ سبکو ظاہر ہے کہ بہت ثقل کا دفع کرنا نہایت آسان ہوتا ہے اور تھوڑے تھوڑے کا دفع کرنا دشوار
ہوتا ہے اسلیے کہ بھاری چیز اور بہت سی جب نیچے لٹکتی ہے بسبب بوجھ کے جلد اوترتی ہے اور تھوڑی سی چیز ہلکی دیر مین باہر
آتی ہے اور ان تینون آنتون کے اوپر چربی ہے کہ حرارت کو اوسکے اندر نگاہ رکھتی ہے کہ اوسکو [illegible]
مانند [illegible] کے ہے باہر سے اور سب آنتین ساتھ رباطات کے پشت کے مہرون سے بندھی ہین کہ [illegible]
اور سب آنتین دو [illegible] ہین یعنی دوہری ہین تاکہ ثقل کے تحمل کرنے مین قوی ہون اسلیے کہ اگر ایک پرت [illegible]

کوئی آفت پہونچے تو وہ سراپرت صحیح وسالم برقرار رہے اور جاننا چاہیے کہ ثفل جب تک امعاء اور قولون مین نہین
آتا ہے عفونت نہین قبول کرتا ہے اور کدو دانہ کیڑے امعاء آنت مین پیدا ہوتے ہین اور تشریح اون عضلونکی جو
آخر آنت مستقیم کی ہین آخر باب دوم جزو دوسری سے اس گفتار کے عضلونکی تشریح مین بیان کی گئی ہے

باب ۱۴ چودھوان پانچوین گفتار سے گردہ کی تشریح مین ہے

گردہ دو ہین ایک داہنی طرف
اور ایک بائین طرف اور شکل ہر ایک کی مانند آدھے دائرہ کے ہے اور مقام اونکا نیچے پشت کے ہے جس مقام کو
کمر کہتے ہین اور ہر ایک گردہ ساتھ ایک رباط کی مضبوط کیا گیا ہے اور ہر ایک گردہ کو ساتھ جگر کے ایک رگ کا
پیوند ہے اور پانی جو خون مین ملکر جگر سے باہر آتا ہے اسجگہہ خون سے جدا ہو جاتا ہے اور اس رگ کی راہ سے گردہ مین
آتا ہے پس کام گردہ کا یہ ہے کہ اوس پانی کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور نزدیک بعضی طبیبون کے ایسا ہے کہ یہ رگ گردہ سے
اوگی ہے اور جگر کے نزدیک آتی ہے اور ساتھ اوس رگ بزرگ کے جو پشت جگر سے اوگی ہے پیوستہ ہے پس وہ
پانی کو چوستی ہے اور گردہ کیطرف لاتی ہے اور اوسکا نام عرق الکلیہ ہے یعنے گردن گردہ کی اور یہ درست ہے اسلیے کہ
جسوقت گردہ کا کام یہہ کہ پانی کو خون سے جدا کرے اور اپنی طرف کھینچے تو بہتر یہہ ہونا چاہیے کہ یہ رگ جو آلہ اوسکا ہے
ایک جزو اوسکا ہووے اور ایک گروہ کے نزدیک یہ ہے کہ یہ رگ اوس بزرگ رگ سے اوگی ہے
اور گردہ کے نزدیک آتی ہے اور ساتھ اوسکے پیوستہ ہے اور ان دونون رگون کو جو دونون گردونکی طرف
آتی ہین حالبین کہتے ہین اور اوپر دونون قولون کے آکر جدا کرنے پانی کا خون سے یہ دونون رگین ہین کہ ان
رگونمین ہوکر گردہ مین جاتا ہے اور تشریح ان رگون کی چوتھے باب مین چوتھی جزو سے اس گفتار کے بیان کیگئی ہے
اور اسی طرح ہر گردہ سے ایک رگ اوگی ہے اور نزدیک مثانہ کے آتی ہے اور اوس سے پیوستہ ہے اور گردہ
اون رگونکی راہ سے پانی کو طرف مثانہ کے بھیجتا ہے اور ان رگون کا نام طبیبون نے [illegible] رکھا ہے اور
اور جھلی پٹھے سے اوسمین کھچی ہوئی ہے تا کہ حس دیوے اسلیے کہ اوسکا گوشت بیحس ہے لیکن بسبب اوس پٹھے کے
جھلی پر اوسکے ہے حس پاتا ہے اگر گوشت اوسکا حس رکھتا تو جلن اور تیزی صفرا سے کہ ساتھ پانی کے آتا ہے باخبر ہوتا
اور اوسکو نگاہ نرکہہ سکتا تو وہ گردہ پانی کو روک نسکتا اور جلد طرف مثانہ کے بھیجتا اور مثانہ بھی نگاہ نرکہہ سکتا
اور اوسکے سبب سے آدمی ہمیشہ بیماری تقطیر البول یعنی چپک پیشاب اور سوزش گردہ اور مثانہ سے رنجیدہ اور
تکلیف مین رہتا پیدا کرنیوالے نے اسیواسطے گوشت گردہ کو بیحس مخلوق فرمایا تا کہ تیزی صفرا سے کہ ساتھ
پانی کے اوسمین ملکر پہونچے بیخبر ہووے کہ اوس پانی کو اتنا نگاہ رکہہ سکے کہ اوسمین پختہ ہو جاسکے اور بسبب سردی
اور تری مزاج گردہ کے تیزی اوس پانی کی ٹوٹ جاوے اور جسوقت وہ پانی مثانہ مین جاوے مثانہ اوسکو نگاہ
رکھے جب تک آدمی باختیار خود پیشاب نکرے اور گوشت گردہ کا سخت اور گندہ ہے تا کہ سواے پانی پتلے کے

اور کوئی شے گذر نکرے اور دو عدد گردون کے اسلیے پیدا ہوے کہ جسم انسان کا اگرچہ ایک ہی لاکن اکثر اعضا
دوگانہ بھی ہین اور ہڈیان اور پٹھے اور عضلے اور رگین اور شریانین اور دماغ دو دو قسم ہین بعضے داہنی طرف ہی اور
بعض بائین طرف مانند دو جسم کے ہین اس سبب سی واجب کیا کہ گردہ بھی دو ہون تا کہ ہر ایک ایکطرف سی کام
اپنا تمام کرے اگر ایک گردہ ہوتا تو بزرگی سے بہ نسبت دو کے معلوم ہوتا بتمامہ واسطے کام اپنے کے قیام نکرسکتا اور جگہہ
اوسکی یا درمیان مین پشت کی مہرہ کے ہوتی یا داہنی طرف یا بائین طرف اگر درمیان مہرۂ پشت کی ہوتی تو
وہ گردہ معدہ اور آنتون کو تکلیف دیتا اور آدمی پیٹھ سیدھی نکرسکتا اور جسوقت خم دیتا تو گردہ درد کرتا اور اگر گردہ
گردہ داہنی طرف ہوتا اور حجم ایک کا مانند حجم دو کے ہوتا تو ساتھ جگر اور اعور آنت کے مزاحم ہوتا اور اسی طرح اگر
بائین طرف ہوتا تو قولون آنت سی مزاحمت کرتا علاوہ اسکے جس طرفسی کہ ہوتا جسم آدمی کا اوسکی وجہ سی سیدھا نہوسکتا
اور گردہ کیطرف جسم کا میلان رہا کرتا اور معلوم کرین کہ دایان گردہ بائین گردہ سی اونچا ہی واسطے دو کام کے ایک
کام یہ کہ آنت اعور داہنی طرف رکھی ہوئی ہے تو واجب ہوا کہ گردہ دایان اونچا ہووے واسطے دو کام کے ایک
یہ کہ ساتھ جگر کے نزدیکی رہے اور اپنے کام مین قیام کرے اور دوسری تا کہ جگہہ آنت اعور کی کشادہ رہے سو اسکو
یہ اعور آنت ہی کہ کبھی خالی ہوتی ہے اور کبھی بھری ہووے جسوقت بھرتی ہے تو بضرورت جگہہ اوسکی کشادہ ہونی چاہیے
اسوجہ سی واجب ہوا کہ گردہ دایان بائین گردہ سی اونچا ہوا اور دوسری یہ کہ تلی جو بائین طرف ہی اور خزانہ سودا کا اور
سودا کا خون کی سے ہے اور منفذ اوسکا نیچے کیجانب ہے چنانچہ تشریح مین جگر کے مذکور ہوچکا ہے پس واجب ہوا کہ
مقام تلی کا جگر کے برابری سے نیچا ہووے تا کہ خلط سودا جگر سے تلی مین آسکے اور مقام تلی کا واسطے جگر کے نیچے ہونا
چاہیے اور قولون بھی نیچے کی تلی کے ہی تو مصلحت نیچا اوسکی کی کہ جگہ بائین گردہ کے نیچے ہوتا کہ تکلیف تلی اور قولون
اٹھا دیوے اور آثار رحمت الٰہی سے ایک بات یہ بھی ہے کہ آدمی اور اور جانورون کے بدن مین گردہ پیدا کیا اور اوسکو
قوت جدا کرنے پانی کی خون سے عطا فرمائی تا کہ اوس پانی کو اپنی طرف کھینچے اور طرف مثانہ کے بھیجے اور مثانہ باہر
دفع کرے اسلیے کہ پانی غذا نہین ہی لیکن مرکب غذا کا ہے اور فائدہ پانی کا یہ ہی کہ کھانا جو معدہ مین ہوتا ہے اور
اوسمین پکتا ہی اور کیلوس بنتا ہی صحبت سی پانی کے شاخون ماساریقا اور رگون باریک سی جو جگر کے اندر ہین گذر کر
جگر سے باہر نکلتا ہی اور پھر احتیاج اور ضرورت پانی کی نہین رہتی اور جگر اوس پانی کو ساتھ مدد قوت جاذبہ کے
اون دو رگونسی جو گردہ سی ساتھ جگر کے پیوستہ ہین خون سی جدا کرتا ہے اور یہ دونون رگین اوس پانی کو کھینچتی
ہین اور گردہ کیطرف لاتی ہین اور گردہ اوسکو ساتھ قوت دافعہ کے طرف مثانہ کے دفع کرتا ہے اور اگر گردہ مین
قوت جدا کرنے اور کھینچنے اور دفع کرنے اوس پانی کے نہوتی تو ہمیشہ پانی بیچ اعضا کے پہنچتی اور آدمی کو استسقا
رہتا اور اسوجہ سی کہ شریف ترین اعضا دل ہے اور پھیپھڑہ بھی شریف ہی کیونکہ خدمت دل کی کرتا ہی اور ہمسایہ اوسکا

پس غذا ان دونون شریف عضوونکی بہت صاف اور اچھی پکی ہوئی اور اعضا کی غذا سے ہونی چاہیے بلکہ ایسی
ہونی چاہیے کہ اور اعضا پکانے مین اوس غذا کے مصروف ہون تا کہ دلکو محنت اپنی غذا پکانے کی بہت نکرنی پڑے
اور پھیپھڑہ بھی واسطے پکانے اور ہضم کرنے غذا کے بہت مشغول نرہے اس سبب سے خدا تعالی نے اوس رگ کو
جو اون دونون عضوونکو غذا پہونچاتی ہے جگر سے طرف گردہ کے اوتارا اور پھر گردہ سے بڑہا کر اور نیچے پہونچا کر پھر اوپر
بڑہا کر اور نیچے پہونچا کر پھر اوپر چڑہایا اور ان دونون عضوونمین پراگندہ کیا واسطے دو کام کے ایک یہ کہ تا کہ گردہ اوس
غذا کو خوب صاف کرے اور پانی کو تمام اوس سے جدا کرے اور دوسری یہ کہ بسبب درازی راہ اور اوترنے
اور چڑہنے کے وہ غذا تمام پختہ ہو جاوے اور پکی ہووے اور صاف ہووے اون اعضا مین پہونچے اور بسبب اسکے
اکثر اتفاق ایسا ہوتا ہے کہ بیماریونمین ورم اور زخم گردہ کے مونہہ کا مزہ ناخوش ہوتا ہے اور وہ بیماریان دل اور
پھیپھڑہ اور آلہائے نفس پر اپنا اثر کرتی ہین اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ابخرے پلیدیون کے کہ زخم گردہ سے اوٹھتی ہین دل
تک پہونچتی ہین اور خفقان اور غشی پیدا کرتے ہین چنانچہ ابو الحسن البرنجی اوس مقالہ مین جو معالجہ گردہ اور مثانہ کی
بیماریونمین ہے حکایت کرتا ہے کہ ایک بزرگ کو امیران دیلم سے ورم گردہ عارض ہوا بسبب تکلیف کے وہ مریض ہمیشہ
ناخوش رہتا تھا وہ طبیب لکہتا ہے کہ مین معالجہ مین اوسکے بدل مصروف ہوا اگر اوسنے پرہیز کامل نکیا وہ ورم زخم
ہو کر پہٹ گیا اور پیشاب کی راہ سے پیپ اور خون آنے لگا آخر پھر علاج کیا اور بہت محنت اور جانفشانی ہوا اوسکی
دواؤن کی پس وہ زخم قریب درست ہونے کے پہونچا پھر اوس مریض کو اتفاق سفر کا کسی طرف ہوا دوسری مرتبہ گردہ
اوسکا زخمی ہوا اور نوبت یہان تک پہونچی کہ تنگی سانس کی عارض ہوئی اور خفقان مین بدبو آنے لگی اور ...
اوسکا متغیر گیا آخر اسی علت مین وہ مر گیا باب چہٹا بیچ بیان پانچوین گفتار سے مثانہ کی تشریح
مین ... مثانہ پیشاب کی جمع ہونیکا آلہ ہے اور وہ ایک کیسہ صفاق سے اور یہ صفاق کیسے ایک
استر ہے پٹھے سے اور یہ استر تینون جاذبہ اور ماسکہ اور دافعہ سے بنا ہوا ہے تا کہ یہ استر جذب اور امساک اور
دفع تینون عمل کرے اور صفاق جو باہر کا ہے قوی ہے یعنی باہر کا طبقہ مثانہ کا صفاقی ہے اور ذی قوت تا کہ جسوقت
مثانہ پانی سے بہر جاوے تو کشیدہ ہووے اور پہوٹے تو صفاق طبقہ اندرونی کو کہ پٹہا ہے نگاہ رکہتا ہے کہ پہٹ
نجاوے اور اندر کے طبقہ مین عصب یعنی پٹہا اسلیے ہے کہ مثانہ پانی کی تیزی کو دریافت کرے اور قوت دافعہ
واسطے اوسکے دفع کے مستعد ہووے کیونکہ اگر مثانہ کو ایسی حس نہوتی تو پانی کو دفع نکر سکتا اور تیزی اوسکی
اوسکو چھیلتی اور زخم پیدا کرتی اور مثانہ اسواسطے پیدا کیا کہ آدمی پانی جو پیتا ہے اوسکی مقدار بہت ہوتی ہے
اور گردہ اوسکو بتفاریق خون سے جدا کرتا ہے پس بضرورت اوسکے لیے ایک حوض ہونا چاہیے کہ وہ
پانی بتفاریق اوسمین جمع ہو کر ایکبارگی آدمی اوسکو اپنی اختیار سے دفع کرے وہ حوض مثانہ ہے

اور رنگ اوسکا سفید ہی مانند گوشت عورت کی چہاتیون کے اور خون جو اوسمین جاتا ہی اوسی کے رنگ متغیر ہوتا ہی یعنی سپید ہو جاتا ہی پس بسبب سفید ہونی دودہ اور منی کا یہ ہی اور وہ مجری کہ موتہہ رگون اور شریانون کے اوسمین پیوستہ ہین صفاق کے اندر ہے کہ پیڑو کی ہڈی پر پوشیدہ ہی اور وہ جہلی جو صفاق سے آئی ہی دونون خصیونپر مشتمل ہے اور مجری منی کا اگرچہ مماس خایہ ہی ایسا ہی کہ گویا اوسی مین پیوستہ ہی اور نوع اوسکی جرم کی نوع جرم خصیہ سی نہین ہے بلکہ مانند موری کے ہے درمیان خصیہ اور جڑ ذکر کے کہ عربی مین اوسکو اوعیہ منی کہتی ہین اور جو کچہہ اس اوعیہ سی مماس خایہ ہی اوسکے فراخ ہے اور پہر کچہہ تنگ ہو گیا ہے اور پہر کشادہ ہو گیا ہے پہر تنگ نہایت ہو گیا ہی اور یہ اوعیہ خصیہ کی نزدیک سی اوسکے اوپر چڑہ گیا ہے پہر طرف گردن مثانہ کی میل کیے ہوئے ہی اور ذکر کے اندر آیا ہے اور نیچے مجری پیشاب کے ہی لیکن **قضیب یعنی ذکر** ایک عضو ہی رباطات اور پٹہون اور رگون اور وہ اور شرائین سے مرکب ہی اور اوسمین کچہہ گوشت بھی ہے اور جڑ اوسکی ایک رباط ہی کہ پیڑو سے اوگی ہے اور اس رباط مین تجویفین بہت ہین جسوقت اون تجویف یعنی خالی مقامون مین ہوا بہرتی ہے تو ذکر کہڑا ہوتا ہے اور جسوقت وہ عضو برخاستہ نہین ہوتا تو تجویفین بند ہو جاتی ہین اور نیچے اس رباط کی شاخین شرائین کی ہین اور پٹہے اوسکے نخاع کے مہرون سی آئی ہین اور ان پٹہونکو حس نہین ہے کیونکہ پٹہی قسم رباط سی ہین اور اندر قضیب کے تین مجری ہین ایک مجری پیشاب کا دوسرا مجری منی کا تیسرا مجری ودی کا اور یہ ودی پانی ہے کہ بعضی آدمیون کے جسم سے بعد پیشاب کے تہوڑا تہوڑا نکلتا ہی اور قوت کہڑے ہونی ذکر کی دل سے ہی اور حس اوسکی حرام مغز کے پٹہے سے ہی کہ اصل اوسکی دماغ سی ہے اور غذا اوسکی جگر سے آتی ہے اور شہوت مباشرت یعنی خواہش جماع کی جگر اور گردہ کی شرکت سی ظاہر ہوتی ہے بخلاف اور اصل سب کی دل ہی اور اعضاء ذکر اور خصیونکی اپنی اپنی جگہہ بیان ہو چکی ہین واللہ الموفق

باب ۱۷

سترہوان پانچوین گفتار سے رحم کی تشریح مین ہے اصل خلقت مین رحم آلہ تولد مرد کی ہی جیسے قضیب مرد کی جسم مین آلہ اوسکا ہی اور شکل رحم کی مانند شکل قضیب اور خصیہ مرد کے ہی لیکن قضیب اور خصیہ ایک آلہ سے ظاہر تمام باہر نکلا ہوا اور رحم آلہ ہی ناقص اندر کے طرف گویا رحم مانند قضیب مقلوب کے ہی یعنی جیسے شکل الٹی قضیب کی ہوتی ہی ایسی صورت رحم کی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رحم بجای کیسہ خصیہ کے ہی اور گردن رحم کی بجای ذکر ہی اسلئے کہ قضیب ایک کالبد کے مانند ہی خاص گردن رحم کے لئے اور گردن رحم مثل غلاف کے ہے خاص قضیب کیو اسطے گویا دونون یعنی قضیب اور رحم باندازہ ایک دوسرے کے ہین اور جو ایسا اتفاق ہو کہ باندازہ ایک دوسرے کے نہون تو دشمنی اور عداوت باہم ظاہر ہو اور شرح اوسکی معالجہ مین اوسکی مذکور ہو گی اور خصیہ عورت کا مانند خصیہ مرد کی ہے

لیکن خصیہ مرد کا بڑا اور گول ہوتا ہے اور کچھ درازی کیطرف میلان رکھتا ہے اور باہر نکلا ہوا ہی اور دونون
اسیصورت کی ایک کیسے کے اندر ہین اور خصیہ عورت کا چھوٹا اور گول ہے کہ پہنائی کیطرف میل رکھتا ہی یعنے چپٹا
ہوتا ہی اور اندر کیطرف پوشیدہ ہی اور اسیصورت کے دونون خصیہ دونون طرف فرج کے رکھی ہوتے ہین اور
ہر ایک خصیہ پر غشای جداگانہ پوشیدہ ہی مگر ایک دوسریسی جدا ہی اور جسطرح مرد کے خصیہ اور قضیب کی جڑ کے
بیچ مین ایک منفذ ہی درازتر مانند موری کے کہ اوسکو اوعیہ منی کہتے ہین اسیطرح عورت کی بھی اوعیہ منی کا ہے
لیکن منفذ مرد کا خصیہ کیطرف سی اوپر چڑہا ہوا ہے اور ساتھ اوس منفذ کے رگین اور معالیق خصیہ اوترے
ہین نیچے اوترا ہے پہر خم یعنے ٹیڑہا ہو گیا ہے اور قضیب کی اوترا ہے اور عورت کی جسم مین اوس اوعیہ نے
خصیہ سی میل طرف تہیگاہ کے کیا ہی اور پشت خم تہیگاہ کیطرف ہی اور موہنہ طرف گردن رحم کے ہی تاکہ
منی اوس سے رحم مین داخل ہوتی ہے اور وقت مباشرت کی گردن رحم کی سیدہی ہوتی ہے اور گوہر
رحم کا ایک شی ہے سفید اور نرم اور بیحس مانند عصب کے اسلیے کہ اصل اوسکے گوہر کی عصبی ہے یعنی پٹھہ وار ہے
کہ اوسکو حس نہین ہی اور جسقدر ایام حمل مین بچہ بڑہتا جاتا ہے رحم اوسکے اندازہ کے موافق فراخ ہوتا جاتا ہے
اور کہیچتا جاتا ہے اور اوس بچہ کے بڑہنے سے رنجور نہین ہوتا ہی اور جسوقت حمل سے فراغت ہوتی ہے تو رحم سکڑ جاتا ہی
اور عصب دماغی سے اند کے اوسمین شامل ہوا ہی اور مشارکت اوسکی ساتھ دماغ کے اوسی عصب یعنی اوسی
پٹھے کے سبب سی ہے اور رحم نارسیدہ دوشیزہ کا یعنی لڑکی نابالغ کا رحم چھوٹا ہوتا ہے اور جبتک جوان بالغ
ہو تجویف اوسکی ناتمام نہین ہوتی ہے جس طرح پستان یعنی جبتک پوری جوان عورت نہین ہوتی ہے
بزرگی اوسکی چہاتیونکی جیسی چاہی کامل نہین ہوتی اور رحم دوشیزہ عورت کا یعنی نابالغ کا مثانہ سی چھوٹا ہوتا ہی
اور جب وقت حیض کا آتا ہے رحم اوسکا مثانہ کے ہمچند ہوتا ہے اور جسوقت بچہ جنتی ہے رحم مثانہ سے
بڑا ہو جاتا ہے اور ایام حمل مین موہنہ مثانہ کا سکڑ رہتا ہے اور بچہ جننے کی ہنگام مین کہلجاتا ہی اور شکل رحم کی مانند
شکل مثانہ کے ہی اور قعر اوسکا فراخ زیادہ ہی اور اندرون لب اوسکے مین ایک طوق ہی عصب سی یعنے پٹھے سے
اور بیچ مین اوسکے بھی طوق دوسرا ہی عصب سے پیچھے کیطرف اوسکے اور روفس اور دیوقلس لکھتے ہین کہ اندر رحم کے
چار فزونی ہین مانند سر پستان کے دو داہنی طرف سی اور دو بائین طرف سے اور جڑ اوسکی چہکلی اور سر اوسکا باریک
ہوتا ہے اور دیوقلس لکھتا ہی کہ یہ فزونیان مانند بواسیر کے ہین اور رحم درمیان مین مثانہ اور آنت سیدھی کے
رکھا ہوا ہے کہ آنت طرف مہرہ پشت کی ہے اور رحم آگے اوسکے ہی اور مثانہ آگے رحم کے ہی اور یہ تینو
عضو رباطات سی مضبوط پیوستہ ہین اور اصل اون رباطات کی اوپر مہرہ پشت اور صفاق شکم کے ہے
اور اوپر پیڑو کی ہڈی کے استوار ہین اور رحم اوپر کیجانب سی مثانہ سی افزون ہے اور مثانہ نیچے کیطرف سی فزون

رحم سے ہی اور یہ فرودی گردن مثانہ کی ہے اور درازی رحم کی نزدیک ناف کی ہے نزدیک منفذ
فرج تک اور یہ منفذ فرج کا گردن رحم کی ہی اور درازی اوس گردن رحم کی چھہ اونگل سی کم نہین ہوتی
اور گیارہ اونگل سی زیادہ نہین ہوتی اور کوتاہی اور درازی اوسکی مرد کے آلت کی اندازہ کے موافق
ہوتی ہے اور بسبب کثرت جماع کے بھی دراز ہو جاتی ہے اور آلت مرد کا بھی کثرت مباشرت سی دراز
ہو جاتا ہے اور اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ آخر رحم کا بالای آنتو پر پہونچتا ہے اور رحم دو طبقہ رکھتا ہے
ظاہری اور باطنی طبقہ باطنی یعنی اندرونی طبقہ بہت رگین رکھتا ہے کہ موںہہ اون رگون کے ہر ایک
مانند مغاک کے ہی یعنی گڑہے کیطرح ہی چنانچہ اون گڑہونکو یعنی اون رگون کے دہنون کو نقر الرحم کہتے ہین
غشا جنین اوںہین سی مربوط ہوتی ہے یعنی جھلی اوس بچہ کی جو رحم مین ہوا ہی اونہین گڑہونسی پیوستہ ہوتی ہے اور
حیض اسی جگہ سی نکلتا ہے اور غذا بچہ کی رحم مین اسی مقام سے پہونچتی ہے اور طبقہ ظاہری یعنی باہر کا
طبقہ رحم کا مانند ایک غلاف کی ہی کہ اوسمین ایک تجویف سی زاید نہین ہے اور اندر کے طبقہ رحم کی دو تجویفین ہین یعنے
دو خانہ ہین گویا دو رحم ہین مگر دونون کی گردن ایک ہی پس اسی سبب سی عورتین بعضی ایک شکم سے
دو بچہ جنتی ہین اور رحم مین اور جانورون کے تجویفین یعنی خانہای رحم دیگر حیوانات کی موافق عدد پستانکی
ہوتی ہین اور اوسی قدر بچے جنتی ہین اور کتابون مین اکثر مطالعہ کیا گیا ہی کہ یونان مین ایک عورت کو بیس بچہ تھے
اور وہ سب بچہ اوس عورت نے چار دفعہ جنے تھے ہر شکم مین پانچ پانچ اور طبقہ اندر کا جاذبہ اور ماسکہ اور دافعہ
لیفون سی بنا ہوا ہے پس جسوقت حیض کا وقت آتا ہے رحم موٹا اور چوڑا ہو جاتا ہی گویا فربہ ہو گیا ہے اور
جسوقت عورت پاک حیض سی ہوتی ہے تو رحم سکڑتا ہے اور بند ہو جاتا ہے اور بوقت جماع کے جرم رحم کا
گردن رحم کے پاس آجاتا ہے بسبب خواہش طبعی کے کہ وہ جذب منی کا مشتاق ہے اور گردن رحم کی
مانند عضلہ کے ہی لیکن باطن اوسکا نرم اور گوشت دار ہی تاکہ قضیب کو آسیب نہ پہونچے اور یہ گردن رحم کی درمیان
واقع ہی کہ اوسکے سبب سی دراز ہو سکتی ہے اور اندرون اوسکا نرم ہے اور جتنا فربہ ہوتا ہے نرمی اوسکی
کم ہوتی ہی اور گردن رحم مین پتلی پتلی باریک جہلیاں ہین سخت سخت رگونسی بنی ہوئی ہین کہ دوشیزگی
عبارت اوس سی ہے اور اقتضاض بکارت اونہین جہلیون کے پھٹنے سی مراد ہے گفتار چھٹی کتاب

اول سے قوتون کے بیان مین ہے بطریق کلی باب پہلا چھٹی گفتار سے

اس بات کی شناخت مین ہے کہ قوتین کتنی ہین پوشیدہ نرہے کہ آدمی کے
جسم مین قوتین ہین اور فعل کہ دونون کو ساتھ ایک دوسرے کے پہچان سکتی ہین اس جہت سی کہ
ہر ایک فعل ایک قوت سی ظاہر ہوتا ہے اور فعل تین قسم پر ہین طبعی حیوانی نفسانی اور جب فعل تین جنس پر ہین

توسمجھنا چاہیے کہ قوتین سبھی تین قسم پر ہین اول قوت طبعی ہے دوسری قوت حیوانی تیسری قوت نفسانی ہے اور جالینوس اور دیگر اطباے حاذقین نے اس طرح بیان کیا ہے کہ ان قوتون کے اعضاے خاصہ ہین کہ ہر ایک عضو معدن قوت ہوا اور اون اعضا کو اعضاے رئیسہ کہتے ہین اور قوت طبعی دو قسم ہے ایک قسم کا کام یہ ہے کہ غذا مین اپنا تصرف کرتی ہے اور بدن کو ساتھ غذا کے پرورش کرتی ہے جس طرح اور جہان تک کہ ممکن ہوا اور معدن اس قوت کا جگر ہے اور دوسری قسم کا کام یہ ہے کہ گوہر منی کو خلطون سے جدا کرتی ہے اور پکاتی ہے اور لائق تولد فرزند کی اوسکو کرتی ہے اور معدن اس قوت کا دونون خصیہ انسان کے ہین اور آلہ ان دونون قسمون کا ان دونون کا وہ رگین ہین کہ جگر سے اوگی ہین اور تمام جسم مین پراگندہ ہوگئی ہین اور قوت حیوانی کی ایک قسم ہے اور کام اوسکا یہ ہے کہ قوت زندگی اور قوت حرارت غریزی کو کہ مرکب حس و حرکت ہے تمام جسم مین پہونچاتی ہے اور جو کچھ اس قوت سے طرف دماغ کے پہونچتی ہے اوسکے اندر پیدا ہی حس و حرکت کی ہوتی ہے اور پہر اوس سے سارے بدن مین پہونچتی ہے اور معدن اس قوت حیوانی کا دل ہے اور آلہ اوسکا شرائین ہین جو دل سے اوگی ہین اور تمام جسم مین پہیلگی ہین اور قوت نفسانی کی دو قسمین ہین ایک حس ہے اور قوت حرکت اور تمیز کی اور معدن اوسکا دماغ ہے اور آلہ اوسکا پٹھے ہین کہ اوس سے اوگے ہین اور حرام مغز سے اوگے ہین جو خلیفہ اوسکا ہے اور سب جسم مین پراگندہ ہین اور ارسطاطالیس کہتا ہے کہ معدن ان سب قوتون کا دل ہے لیکن فعل اونکے اور اعضا مین ظاہر ہوتے ہین جسطرح سے کہ طبیب کہتے ہین کہ معدن حس کا دماغ ہے لیکن دیکہنا اور سننا اور سونگہنا اور چکہنا اور چہونا ہر ایک اپنے اندام مین ظاہر ہوتا ہے اور درست یہ ہے جو ارسطاطالیس کہتا ہے

باب دوسرا چھٹی گفتار سے طبعی قوتون کے بیان مین

ہے طبعی قوتین بعضی خادمہ ہین اور بعضی مخدومہ ہین یعنی بعضی ایسی ہین کہ کام واسطے اور قوتون کے کرتی ہین اوسکا نام قوت خادمہ ہے اور بعضی ایسی ہین کہ اور قوتین کام اوسکا کرتی ہین اوسکا نام مخدومہ ہے اور مخدومہ کی دو قسمین ہین ایک قسم ایسی ہے کہ تصرف غذا مین کرتی ہے واسطے بقاے جسم کے اوسکی دو قسمین ہین ایک غاذیہ ہے اور ایک نامیہ ہے اور مخدومہ کی قسم دوسری یہ کہ تصرف کرتی ہے غذا مین واسطے تولد فرزند کے کہ بقاے نوع اوس سے ہے اور اوسکی بھی دو قسمین ہین ایک کو قوت مولدہ کہتے ہین اور دوسری کو قوت مصورہ نام رکہتے ہین لیکن قوت غاذیہ یعنی قوت پرورش کرنیوالی وہ ایک قوت ہے کہ غذا کو اوسکے احوال سے پہیرتی ہے اور مشابہ اور مانند اعضا کے کردیتی ہے تاکہ جو کچھ ہر ایک سے تحلیل ہوگیا ہوا اوسکے عوض مین قائم ہوجاوے اور قوت نامیہ قوت ہے کہ غذا کو اعضا کی اندر بڑہاتی ہے تاکہ ہر ایک اندام ساتھ اوس اندازہ کے کہ چاہیے بڑہے اور فزونی درازی اور چوڑائی اوسکی ظاہر آوے کہ جس طرح بڑہنا چاہیے بڑہے اور تمام ہوا اور اس فزونی اور بالیدگی کو نشو و نما کہتے ہین اور قوت

غاذیہ قوت نامیہ کی خدمت کرتی ہے اور غذا کو اعضا میں پہونچاتی ہے تا کہ نامیہ کام اپنا بخوبی کرے اور غاذیہ کبھی غذا کو اوس
چیز کے برابر جو کچھ تحلیل ہوا ہے بدلا اوسکا پہونچاتی ہے اور کبھی کمتر اوس سے پہونچاتی ہے اور کبھی زیادہ اوس تحلیل سے پہونچاتی
ہے پس اگر زیادہ پہونچاتی ہے اوس سے نشو و نما یعنی جسم کا بڑھنا ہوتا ہے لیکن بعد اوسکے عضو تمام ہو گیا ہو اگرچہ زیادہ پہونچے تو
پوری ہو اور زائد فربہی ظاہر ہوا اور جسوقت بدل اوس تحلیل کا کم پہونچے تو ذبول ظاہر ہو یعنی اعضا کا گھلنا اور یہی مراد ہے جسکو کاہش
بھی کہتے ہیں اور جسوقت برابر بدلا اوس تحلیل شدہ کا پہونچے تو بدن بدستور قائم رہے اور کام قوت غاذیہ کا تین طرح پر ہے ایک تو یہ کہ خون جو
غذا کا حاصل کرتی ہے اور وہ خون ہے کہ جگر میں پیدا ہوتا ہے اور دوسرا کام یہ ہے کہ غذا کو اندام میں پیوستہ کرتی
اور تیسرا کام یہ کہ جیسا اعضا میں پیوستہ کرتی ہے تو غذا کو مشابہ اور مانند اون اعضا کے کرتی ہے اور چار قوتیں
بیچ اوس قوت غاذیہ کے ہیں اور کام ان چاروں کا بھی ہونا ضروری ہے تا کہ کام اون تینوں قسموں کا تمام ہو
اور وہ اون چار قوتوں میں سے جو کہ قوت غاذیہ کے ہیں ایک جاذبہ ہے اور وہ قوت ہے کہ غذا کو جذب
کرتی ہے اور دوسری قوت ماسکہ ہے اور وہ قوت ہے کہ غذا کو نگاہ رکھتی ہے اور تیسری قوت ہاضمہ ہے اور مغیرہ
بھی کہتے ہیں اور وہ قوت ہے کہ غذا اوسکے احوال سے پھیرتی ہے اور چوتھی دافعہ ہے اور وہ قوت ہے کہ فضول غذا کو
جسم سے باہر کرتی ہے اور ہر ایک اندام میں اعضا کے یکساں یعنی اندام ہای مفردہ یہ چاروں قوتیں ہیں لیکن جاذبہ
ہر اندام کی جو کچھ اوسکو چاہیے غذا سے طرف اپنی کھینچتی ہے اور ماسکہ اوسکو نگاہ رکھتی ہے اور دافعہ فضول کو
اعضا سے نکالتی ہے پس جسوقت کہ یہ چاروں قوتیں کام اپنا تمام کرتی ہیں کام قوت غاذیہ کے تینوں طرح
تمام ہوتے ہیں لیکن تینوں طرح سے نوع اول حاصل کرنا گویا غذا کا ہے اور وہ خون ہے اور بعض اوقات
ان کاموں میں کچھ قصور ہوتا ہے اور وہ تقصیر تین مقاموں میں ہوتی ہے ایک قوت مغیرہ معدہ کی کہ طعام کو
ہضم کر سکے اور کیلوس کو جیسا کہ چاہیے درست نکر سکے اور دوسری قوت مغیرہ جگر سے کہ کیلوس کو کیموس نکر سکے
اور خون کو جسقدر کہ چاہیے اور جسطرح کا کہ چاہیے نہ بنا سکے اور یہ دونوں کام ان دونوں اعضا سے ایک کام
تمام ہے واسطے سب اعضا کے اور تیسری قوت جاذبہ اوس اندام سے کہ غذا اوسکو نہیں پہونچتا
اور اس سبب سے کہ کوئی علت عارض ہو کہ اوسکو زبان یونانی میں اطروفیا کہتے ہیں اور عربی میں عدم الغذا
یعنی نپانا غذا کا اور نوع دوسری اوس غذا کو جو اندام تک پہونچی ہے اوس میں پیوند کرتی ہے پس جسوقت کہ
[illegible] اور تقصیر اس کام میں قوت مغیرہ سے ہوتی ہے اور
واقعہ بھی اسوجہ سے کہ اس علت میں حاصل ہونا غذا کا ہے اور اندام تک پہونچنا اوسکا بھی لیکن پیوستہ
ہونا اور مشابہ اور مانند اون اعضا کے ہونا نہیں ہے اور باہر کرنا بھی فضول کا اوس میں نہیں ہے اور
نوع تیسری کہ غذا کو جو اعضا میں پیوستہ ہوتی ہے مانند اور مشابہ اوسکے کرتی ہے اور اگر اس کام میں

گرم مزاج والو نمین تیس دن کی عرصه مین تمام هوتا هے اور اگر اوس حد کی گرمی پر هو تو پینتیس دن مین تمام هوجاتا هے
اور فرزند مادینه مین کام اون قوتون کا چالیس دن مین تمام هوتا هی یه مدت مدت کام مولده کی هے اور مصوره کے کام
مین بهت مدت نهین هے اسلیے که جسوقت قوت شکلونکا مواد مین ظاهر هو مصوره اوسی ساعت بحکم ربانی ابنا کام
اپنا کرتی هی آور معلوم کرین طبیعت کے جتنے کام هین اتفاقی هین اور بیهوده نهین هین لیکن عنایت ایزدی سے
که طبیعت کو یه سب قوتین جو مذکور هوئین عنایت کی هین اور قوتون کو وه وه کام بخشے هین که الکهنے سے باهر هین
اور دلیل اس امر کی که یه قوتین جسم مین موجود هین یه هی که جو نر اور ماده باهم نزدیک هون اور کام دونونکا ظاهر
تو لذت دونون کو حاصل هو اور نر اور ماده کو سوای شهوت بجهانی اور خواهش برلانے کے کوئی قصد اور کوئی غرض
دوسری نهین هے اور کسی طرح کا کچه اندیشه نهین هے که پانی اونکا کهان جائیگا اور کیا هوگا اور اوس سے کچه
حاصل هوگا یا نهوگا اگر یه قوتین طبعی رحم مین نهوتین تو وه پانی ضائع هوتا اسلیے جناب باری نے رحم مین اون
قوتونکو قائم کیا که اوس پانی کو اوسیوقت روک لیتی هین اور نگاه رکهتی هین اور اگر قوت جاذبه نهوتی تو غذا کسطرح
پهونچتی کیونکه کام اوسکا یه هے که خون کو باندازه اور لائق غذا کے جذب کرتی هے پس اگر وه نهوتی نطفه کیونکر بڑهتا
اور پرورش پاتا اور اگر وه قوت زیاده جذب کرتی تو نطفه اوسمین غرق هوجاتا یا اگر کمتر جذب کرتی تو پرورش نپاتا
یا غذای غلیظ کو جذب کرتی تو نطفه شایسته نهوتا اور جو غذای لطیف کو جذب کرتی تو ساخت اوسکی پیوسته
نهوتی اور مانند نهوتی اور اگر قوت مغیره اولی نهوتی تو منی یکسان سب اندام مانند دل اور دماغ اور هڈی
اور پٹهے اور رگون اور شریانین کی کیونکر ظاهر هوتے اور اگر قوت مصوره نهوتی تو شکلین اور صورتین اندامونکی
اور خالی هونا اور بهری هونا اور چهوٹی اور بڑی هونا اور سخت اور نرم هونا ایک هی یکسان سی یه طرح طرح کی
ترکیبین کس طرح ظاهر هوتین اور اگر قوت غاذیه اور نامیه نهوتی تو کیونکر خون حیض غذا [illegible] هوتا اور کسطرح
رحم مین بچا بڑهتا یه سب تقدیر اور تدبیر اور عنایت الهی سے هے اور دلیل دوسری قوتون کی موجودگی پر
یه هی که هر طعام اور شراب پر اور هر دوا پر جو کهائی جاتی هے پهلے طبیعت آدمی کی اور قوتین اوسکی اعضا کی
اوسپر غالب هوتی هین اور اوسکو احوال سے پهیر دیتی هین اور وه آدمی کی طبیعت اور اوسکے اندامون کی
قوتون سے منفعل هوتی هے پس گرمی اور سردی اوسکی جسم مین ظاهر هوتی هی اس بات سے واضح هوتا هے که
طعام کو واسطے غذا کے متغیر کرنیوالی اور دوا کو کام مین لانیوالی اور اپنی جگه پهونچانے والی اور منفعت
اوسکی ظاهر کرنیوالی طبیعت آدمی کی هے اور قوتین اوسکے اندامون کی کیونکه معلوم هے سبکو که جسوقت
طبیعت ضعیف هو اور قوتین اپنے کام سے باز رهین تو نه بدن طعام سے غذا پاوے اور نه دوا منفعت
کرے یه اسوجه سے هے که مثلاً اگر قوت آدمی کے زخم سے گوشت نهین اوبهارتا اور [illegible] مرده [illegible]

اور معلوم کریں منی جو رحم میں حاصل ہوتی ہے اوسکو عربی میں نطفہ کہتے ہیں اور اوسپر چندروز گذرین جسطرح خمیر نرم کو ایکساعت رکھ چھوڑیں اور اوس خمیر کے سوشخص پر مانند پوست کے ظاہر ہے اوسکو دریان ہی سخت نا
اسی طرح نطفہ کے اوپر بھی ایک پوست پیدا ہوتا ہے اوسکو غشا کہتے ہیں یعنی جھلی اور بعد ظاہر ہونے اس غشا کے علقہ
کہتے ہیں اور جب چندروز اوپر گذریں اور مانند گوشت کی ہو جاتے اوسوقت اوسکو مضغہ کہتے ہیں اور حمل بھی
نام اوسکا ہے اور جسوقت شکلیں اور صورتیں اور خطوط اعضا کے سب ظاہر ہوں اوسوقت میں نام اوسکا جنین
ہوگا اور جب حس و حرکت ظاہر ہوا اوسکو حیوان کہتے ہیں تبارک اللہ احسن الخالقین باب تیسرا اچھی گفتگو
سی تذکرہ میں قوت حیوانی کے ہے اور بیان نطفہ رحم کا معلوم کریں کہ آدمی جبتک
زندہ ہے دل کو اور شریانوں کو جو اوس سے اوگی ہیں دو حرکتیں ہیں ایک کو حرکت انبساط کہتے ہیں اور
دوسریکو حرکت انقباض اور حرکت انبساط ایک حرکت ہے کہ دل اور شریانوں کو باہر کیطرف اوبھارتی ہے
اور حرکت انقباض ایک حرکت ہے کہ دل اور شرائین کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور سمیٹتی ہے اور قوت حیوانی
وہ قوت ہے کہ یہ دونوں حرکتیں اوس سے متعلق ہیں پس جس عضو میں قوت حیوانی پہونچتی ہے اوسکو حس و
حرکت بخشتی ہے اور غصہ اور خوف کی حرکتیں بھی اسی قوت کی تابع ہیں اسلیے کہ روح کو خوف کی حالت میں
حرکت انقباض ہوتی ہے اور غصہ کی عالم میں حرکت انبساط ہوتی ہے کیونکہ رنگ چہرہ کا غصہ کی حالت میں
بسبب حرکت انبساط کے سرخ ہو جاتا ہے اور خوف کی حالت میں بسبب حرکت انقباض کے زرد ہو جاتا ہے
اور واضح رہے کہ جسطرح طعام کے اجزا میں سے لطیف زیادہ وہ جزو ہے جو اندر جگر کے خون ہو جاتا ہے
اسیطرح لطیف زیادہ جزو خون کا دل میں جاکر روح ہو جاتا ہے پس قیاس روح کا ساتھ خون کے
مثل قیاس خون کے ہے ساتھ طعام کے یعنی جسطرح سے کہ خون لطافت طعام سے پیدا ہوتا ہے اسطور سے روح
بھی لطافت خون سے بنتی ہے اور جس وقت روح پیدا ہوتی ہے تو اوسی وقت قبول کرنی والی قوت کی
ہوتی ہے اور ساتھ اوس قوت کی قبول کرنی والی قوتوں نفسانی وغیرہ کی ہوتی ہے اور روح اور اندام اور
قوت نفسانی میں قبول کرتی ہیں جبتک کہ وہ قوت نہو دے اور اگر نفسانی قوتیں کسی عضو سے دور ہو جاتیں
اور وہ قوت حیوانی نہ دور ہوی ہو تو وہ عضو زندہ رہیگا سب جانتے ہیں اس بات کو کہ صاحب فالج
کی جسم میں قوت حس و حرکت کی نہیں ہوتی ہے مگر وہ عضو زندہ اور سلامت رہتا ہے اور تباہ نہیں
ہوتا اور عضو مردہ باوجودیکہ حس و حرکت کچھ نہیں ہوتی جلد تباہ ہو جاتا ہے پس ظاہر ہے یہ بات
کہ عضو مفلوج میں ایک قوت ہے کہ زندگی اوسمیں نگاہ تا کہ جسوقت بیماری اور علت دور
حس و حرکت پھر آوے اور حالت فالج میں اسوجہ سے کہ قوت اوسکی ہمراہ ہوتی ہے تو وہ مثال

فصل درست چارون کیفیتوں کی خاص چاروں قوتوں کے لیے اس سبب سے ہے کہ فاعلیت قوتوں مذکورہ کی تمام نہیں ہوتی ہے مگر ساتھ حرکت کے اور حرکت بدون کیفیتوں اربعہ کے ظہور میں نہیں آتی ہے

قبول حس و حرکت اختیاری ہوتی ہی اور یہ قوت قوت غاذیہ نہین ہی اسلیے کہ اگر قوت غاذیہ عضو کو مادہ
قبول قوت حس و حرکت اختیاری کا کرتی تو چاہیے تہا کہ نباتات یعنی گہاس بوٹیون کو حس و حرکت اختیاری
ہوتی پس سمجہی واضح ہوا کہ وہ قوت اور ہی اور جسوقت ایک مزاج ظاہر ہو کہ لائق قبول حس و حرکت کا ہو
دونون قوتین ظاہر ہونگی اوس قوت کو قوت حیوانی کہتے ہین اور جسوقت کہ روح ظاہر ہوتی ہی قبول قوت
حس و حرکت اختیاری کو کرتی ہے اور وہ پہلی ایک قوت ہی کہ اوسمین پیدا ہوتی ہے پس روح ساتہہ
اوس قوت کی قبول کرنیوالی نفسانی قوتون کی ہوتی ہے کہ سب قوتین اوس سے اوٹہتی ہین مگر فعل
قوتونکا اول حال مین روح سی ظاہر نہین ہوتا ہے جس طرح طبیبون کے نزدیک قوت نفسانی سے
کہ محل اوسکا دماغ ہی حواس اندر دماغ کے ظاہر نہین ہوتے ہین جب تک قوتین دماغ سی حواس کی مقام
تک نہ پہونچین مانند آنکہہ اور کان اور ناک اور زبان کی سوای اوسکے اور جسوقت ایک جزو روح کا
تجویف دماغ مین حاصل ہوا اوسجگہہ ایک مزاج کو قبول کرے کہ لائق اوسکے ہو تا کہ فعل اوس قوت
حیوانی کے کہ اوسمین ہین ظاہر ہون اور جو کچہہ دل مین ہو اسی طرح اور جو کچہہ اعضاے تناسل
مین ہو اسی طرح ہر ایک جزو کہ اوس عضو مین ہو ایک مزاج قبول کرے اور اوسجگہہ فعل اوس قوت
پہلی کا ظاہر ہوا اور نزدیک طبیبون کے جب تک روح دماغ مین اور مزاج کو قبول نکرے شایستہ قبول
قوت نفسانی کی کہ مبدء حس و حرکت ہی نہو وی اگرچہ مزاج اول نے قوت اول کو کہ قوت حیوانی ہے
قبول کیا ہی اور اسی طرح جگر مین اور اور اندامون مین ہر جنس کو افعال سے طبیبون کے نزدیک نفس
دیگر ہے اور ایک نفس نہین ہے کہ سب قوتین اوس سے ظاہر ہون لیکن سب کی مجموع کو نفس
کہتے ہین اور اگرچہ روح نے ساتہہ مزاج اول کے قوت اول کو قبول کیا ہے اور پایا ہی مگر تنہا ساتہہ
اس قوت کی اور دوسری قوتون کو قبول نہین کر سکتی ہے جب تک ہر ایک عضو مین اوسکے لیے
ایک مزاج خاص ظاہر نہووی اور طبیب کہتے ہین کہ قوت حیوانی اس سبب سی کہ بدن کو اور اعضا کو
لائق قبول حیات کا کرتی ہی اسلیے آغاز پہونچنے روح کا تمامی اعضا مین اوسی سے ہی اور آغاز حرکت انبساط
اور انقباض کا بہی اوسی سے ہی پس یہ قوت حیوانی زندگی تک اندامون کو فعل پذیر کرتی ہی اوسکا نام
عربی مین انفعال ہی اور وہ قوت حیوانی شریانونکو ہلاتی ہی اور سانس کی آمد و شد برقرار رکہتی ہے یہ دو
کام محل مین لاتی ہی اسکا نام فعل ہے اور یہ قوت حیوانی ایک وجہ سی مشابہ قوت نفسانی کے ہی اسلیے
کہ اوس سی کام اور حرکتین متضاد ظاہر ہوتی ہین مثل حرکت انبساط اور انقباض کے اور ایک وجہ سی قوت
طبعی کے مانند ہی اسلیے کہ کام اوسکے بے قصد اوسکے ظاہر ہوتے ہین اور فیلسوف کہتے ہین کہ وہ ایک قوت ہی کہ

کہ آغاز قوتون اور حرکتون گوناگون کا اوس سے ہی لیکن یہ قوت حیوانی اولین اس مذہب کے موافق قوت
نفسانی ہی ہیں اگر قوت نفسانی اوسکو کہتے ہین کہ آغاز حس و حرکت اور قصد اور ارادت کا اوس سے ہو تو
یہ قوت نفسانی ہوگی بلکہ طبعی اوسکو کہینگے لیکن درجہ اوسکا بہ نزد اوس قوت کے درجہ سوم ہے کہ طبیب اوسکو
طبیعت کہتے ہین اگر طبیعت اوس قوت کو کہین کہ غذا مین جو تصرف کرتی ہی واسطے بقاے شخص یا بقاے نوع کے
تو اس قوت کو طبیعت نکہنا چاہیے لیکن جنس سوم ہوگی اور تحقیق ان سب امور کی ذمہ فیلسوف کے ہے
طبیب کی ذمہ نہین ہی واللہ اعلم بالصواب **باب چوتھا بیچ گفتار کے قوتون نفسانی کے**
بیان مین ہے معلوم کرین کہ قوت نفسانی کی دو قسمین ہین ایک قوت حس کی ہی اور دوسری قوت
حرکت کی اور قوت حس کی بھی دو قسم ہے ایک کو حس ظاہر کہتے ہین اور دوسری کو حس باطن اور حس ظاہر پانچ
ہین ایک حس دیکھنے کی دوسری حس سننے کی تیسری حس سونگھنے کی چوتھی حس چکھنے کی پانچوین حس چھونے
کی اور بعضی حس سے آگاہی پایا ہے کہ ہر فی ہین اوسکو ادراک کہتے ہین اور شعور بھی اوسکا نام ہی اور ایک گروہ
کہتا ہی کہ حس ظاہر آٹھ ہین اسواسطے کہ قوت لامسہ یعنی چھونے کی قوت کو چار جانتے ہین اور حس باطن پانچ
ہین ایک حس مشترک ہی کہ بلغت یونانی اوسکو بنطاسیا کہتے ہین دوسری قوت متخیلہ ہے اور نزدیک طبیبون کے
یہ دونون قوتین ایک ہین اور نزدیک حکیمون کے ہر ایک قوت علیحدہ ہی لیکن حس مشترک وہ قوت ہی کہ
سب محسوسات کو پاتی ہے اور سب صورتین دریافت کی ہوئین اوسمین جمع ہوتی ہین اور قوت متخیلہ
ایسی قوت ہی کہ جو کچھ حس مشترک دریافت کرتی ہی یہ قوت اوسکو نگاہ رکھتی ہے اور بعد غیبوبت کے اوسکو
یاد دلاتی ہے جیسے گویا دوسری مرتبہ اوس چیز کو دریافت کیا ہی اور معدن ان دونون قوتون کی بطن مقدم
دماغ ہی یعنی جگہ اونکی پہلا خانہ ہی دماغ کا لیکن آدہا خانہ آگے کا معدن حس مشترک ہی اور آدہا خانہ پیچہے کا
معدن قوت متخیلہ ہے اور اعتبار اس بات کا کہ حس مشترک اور قوت ہی اور قوت متخیلہ اور اوسکو نگاہ رکھتی ہے
اور ہی پانی سے قیاس کر لینا چاہیے اسواسطے کہ پانی مین قوت سب نقشون کی قبول کرنے کی ہے اور قوت
نگاہ رکھنے کی نہین ہی اور تیسری قوت متفکرہ ہی اور اوسکو متصرفہ بھی کہتے ہین اور جگہ اوسکی اول بطن اوسط
دماغ ہی یعنی دماغ کے درمیان کے درجہ مین سے آگے کا حصہ ہی اور فرق قوت متفکرہ اور متخیلہ مین یہ ہے
کہ متخیلہ اوس صورت کو جو حس مشترک سے اوسمین پہونچتی ہین نگاہ رکھتی ہے اور متفکرہ اوس چیز مین تصرف کرتی
ہی جس شے کو متخیلہ نے نگاہ رکھا ہے اور کبھی صورتین دیکھی گئی ہین بعض دوسری صورتین کہ دیکھی ہین ملاتی
ہی اور عجیب و غریب ترکیبین اوسمین کرتی ہی مثلاً مانند ایک مرغ کے کہ سر بیل کا سا رکہی اور جسم ہاتھی کا اور بازو
مرغ کے ہی اور مثل اوسکے ترکیبین طرح طرح کی کرتی ہے اور کبھی تمام صورتون کو کہ دیکھی ہین جدا کرتی ہے

اور آپس سے علحدہ کرتی ہے اور اونکا تخیل کرتی ہے مانند سر بے تن کے اور شکل اوسکے اور قوت مخیلہ اور جانورونکو
بجائے قوت مفکرہ کے ہے اور اونمین مفکرہ نہین ہوتی ہے بلکہ مخیلہ بھی اونکی ضعیف ہوتی ہے اور حس کی کیفیت صورتونکو
اتنی نگاہ نہین رکھتی جسقدر مخیلہ انسان کی نگاہ رکھتی ہے اور چوتھی قوت وہم ہے اور قوت متفکرہ آلہ اوسکی ہے
اور حیوان بسبب اس قوت کے حکم کرتا ہے کہ بھیڑیا دشمن ہے اور بچہ دوست ہے اور جو کوئی کھانے کو دیتا ہے وہ بھی
دوست ہے اور اوس سے نہین ڈرتا ہے اور نہین گریز کرتا اور دشمنی بھیڑیے اور دوستی بچہ سے کچھ محسوس نہین ہے
لیکن یہ قوت حکم کرتی ہے اور دشمنی اور درندگی گرگ کی بغیر دیکھے ہوئے پہچانتی ہے اور یہ شناخت الہامی
اور عقلی نہین ہے لیکن یہ قوت شخص محسوس سے معنی نامحسوس کے دریافت کرتی ہے جس طرح دشمنی بھیڑیے کی
پہچانتی ہے اور آدمی بھی اکثر جگہہ اس قوت کو کام مین لاتا ہے اور معدن اس قوت کی آخر بطن اوسط دماغ
ہے یعنے مقام اوسکا دماغ کے درمیانی کوٹھرون مین سے اخیر کا خانہ ہے پیچھے کیطرف سے اور بعضے آدمی اس قوت کو
تخیلہ کہتے ہین اور فرق اس قوت مین اور قوت خیال مین یہ ہے کہ خیال صورتون دریافت کی ہوئی کو نگاہ
رکھتی ہے اور یہ قوت اور وہم حکم کرتی ہے محسوسات مین یعنی بغیر محسوس یعنی محسوس سے معنی نامحسوس کے
شناخت کرتی ہے اور نام مین قوتون کے اختلاف نہین ہے مگر طبیب کو ان امور کی تحقیق سے کچھ کام نہین
لیکن طبیب کو ان قوتونکا دریافت کرنا ضرور ہے اور کام ہر ایک کا معلوم کرنا لازم ہے کیونکہ اگر کام مین کسی
قوت کے کچھ خلل پیدا ہووے تو طبیب علاج مین اوس عضو کے کہ محل اوس قوت کا ہے مشغول ہووے
اور قوت پانچوین حواس باطنی سے حافظہ ہے اور اوسکو مذکرہ بھی کہتے ہین اور جگہہ اوسکی اور محل اوسکا
دماغ کے اخیر کے خانہ مین سے آگے کا خانہ ہے اور یہ قوت حافظ خزانہ ہے وہم کا یعنی یہ قوت حفظ کرتی ہے
اور نگاہ رکھتی ہے معنی اون صورتون کے کہ قوت وہم نے اوسکو سمجھے ہین اور ایک قوت حرکت کی
ایک قوت ہے کہ وہ تابع حکم وہم کے ہے اور اوپر ہم کہہ چکے ہین کہ وہم چیزون محسوس سے معنی نامحسوس کے پہچانتی ہے
اور حکم کرتی ہے کہ فلانی چیز سودمند ہے اور فلانی چیز زیانکار اور جسوقت وہم یہ حکم کرتی ہے تو نفس مین قصد
تلاش شے سودمند اور عزم دور کرنے شے زیانکار کا پیدا ہوتا ہے اور قوت محرکہ اوسی وقت عضلون اور
وترونکو ہلاتی ہے اور کبھی اس طرح پر کہ فائدہ مند کو تلاش کرتی ہے اور کبھی اس طرح پر کہ زیانکار کو دور
کرتی ہے تا کہ اس سے بھاگے اور بچے اور جو شخص کہ ہوا اور معدن اس قوت کی دماغ کے اخیر خانہ مین سے
پیچھے کا خانہ ہے اور آلات اس قوت کا پٹھے ہین اور پٹھے عضلون سے پیوستہ ہین کیونکہ پٹھے سے عضلہ مین پہونچتی
ہے اور اوسکو ہلاتی ہے یا سبب [illegible] سے اعضا کے افعال مین سے
اور دریافت [illegible] قوتون مین تمام ہوتا ہے

معلوم کرین کہ فعل اول فعل معدہ کا ہے خواہش طعام مین اور یہ کام ساتھہ دو قوتون کے تمام ہوتا ہے اسواسطے کہ اس کام مین قوت جاذبہ طبعی اور قوت حس کام مین آتی ہے تاکہ جسوقت قوت جاذبہ لیفون کو کہ آلہ اوسکی ہے واسطے خواہش اوس چیز کے جسکو جذب کرتی ہے ہلاتی ہے اور نیز جسوقت قدرے سودا سے تلی کے اندر سے معدے کے موہنہ پر پہونچتا ہے شہوت کو تیز کرتا ہے اور حرکت دیتا ہے اوسوقت بہوک کہانے کی قوی ہوتی ہے جس طرح تیسری گفتار مین سودا کے حال کی شناخت مین لکہا گیا ہے اور دلیل اس امر کی کہ یہ کام دو قوتون سے تمام ہوتا ہے یہ ہے کہ اگر گذر اوس قدر سودا کا جو بیان ہو چکا ہے بستہ ہو اور اوس سے کچہہ بہی معدہ کے موہنہ پر نہ پہونچے اگرچہ حاجت طعام کی ہو آدمی بہوکا ہووے اور خواہش طعام کی ہرگز نہ ظاہر ہو اور کہانا جو کہایا جاتا ہے نگلنا بہی اوسکا دو قوتون سے تمام ہوتا ہے ایک قوت جاذبہ طبعی سے اور دوسری قوت اختیاری سے اور کام قوت جاذبہ کا ساتھہ لیفون کے ہے کہ درازی مین رکہی ہوئی ہین اور کام قوت اختیاری کا ساتھہ عضلہ حلقوم کے ہے اور جسوقت کہ ایک آلہ کام اپنا ترک کرے ہر چیز کا نگلنا حلق کے اندر دشوار ہووے اسکو یہ بات معلوم ہے کہ جو چیز بدمزہ ہوتی ہے اور ناخوش مانند دواؤن کے اور مثل اوسکی اوسوقت اگرچہ قوت اختیاری کام اپنا کرتی ہے مگر چونکہ قوت جاذبہ طبعی اوس سے گریز کرتی ہے لہذا حلق مین جانا ہر ایک چیز کا دشوار ہوتا ہے اور اگرچہ آلہ جذب معدہ کا دراز لیفین ہین مگر عرضی ہین اور چوڑی ...... جسطرح کو دراز لیفین جذب کرتی ہین چوڑی لیفین اوس چیز کو دفع کرتی ہین اور بہت نیچے اوتار دیتی ہین لیکن اگر خوب غور کیا جاوے تو یہ کام بعد تینون قوتون کے انجام کو پہونچتا ہے ایک ساتھہ قوت لیفون دراز کے دوسری ساتھہ قوت چوڑی لیفون کے اور تیسرے قوت عضلہ حلقوم کے کہ آلہ قوت اختیاری کا ہے اور اسیوجہ سے ہے کہ قے کرنا اور کوئی چیز معدہ سے اوگلنا دشوار اور مشکل زیادہ ہوتا ہے اس بات سے کہ کوئی چیز حلق مین اوتارین یعنے نگلین اس جہت سے کہ نگلنا یعنے حلق مین اوتارنا تینون قوتون کی یاری سے ہے اور اوگلنا دو قوتون کی امداد سے ایک قوت چوڑی لیفونکی دوسری قوت اختیاری اور قوت اختیاری اس کام مین نہایت سست اور ضعیف ہے بہ نسبت نگلنے کے کام کے اس سبب سے کہ اوگلنا طبعی کام نہین ہے اور اوپر طبعی کے قہر کرنا ہے مگر جسوقت کوئی بُری خلط معدہ کی اندر موجود ہوا اور معدہ کو اوسسے تکلیف دیتی ہو اوسوقت قوت دافعہ معدہ کیطرف دوڑتی ہے اور اوس خلط بد کو کبہی قے کے ذریعہ سے دفع کرتی ہے اور کبہی آنتون کیطرف لیجاتی ہے اور گذرنا غذا کا رگون مین ساتھہ دو قوت کے تمام ہوتا ہے ایک قوت دافعہ اس عضو کی کہ جسمین سے جاتی ہے دوسری جاذبہ اوس عضو کی جسمین کہ آتی ہے اور باہر جانا ثفل کا آنتون مین

اور پیشاب کا گذرگاہ ہوتی ہین وہ کام بھی بمدد اسی قوت کی تمام ہوتا ہے اور بعضی کام ایسے ہین کہ ایک ہی قوت اور ایک ہی کیفیت کی سبب سے انجام کو پہونچتے ہین اور تمام ہوتی ہین جس طرح سردی قوت دافعہ کو مدد دیتی ہے اس بات مین کہ خلط کو گراتی ہے اور اوسپر وہ قائم ہوتی ہی تو خلط سردی سے غلیظ ہو جاتی ہے اور مسامات جسم کے تنگ ہو جاتے ہین اور حرارت بھی قوت سردی سے ضعیف ہو جاتی ہی اور جذب نہین کرتی ہی اور گرمی برخلاف اسکے ہوتی ہے کہ خلط کو پتلی کرتی ہے اور مساموں کو کھولتی ہے اور ساتھہ اوسکی قوت کی جذب تمام اور کامل ہوتا ہے اور گرمی اور ضرورت خلا دونون پہلی پتلی خلط کو جذب کرتی ہین پس جو کچھہ کہ اوسکی زیادہ ہی قوت جاذبہ طبعی ایک عضو سے اوس خلط کو جذب کرتی ہی کہ جسکی وہ غذا کے قابل ہے اور معلوم کرین کہ قوت ماسکہ معدہ مین بہ نسبت جگر کے بہت ہی اور بدیر پہنچنے والی ہے کیونکہ پہلا ہضم ہونا طعام کا معدہ مین دراز تر ہے اور مدت درازی کا قوت ماسکہ کی رحم مین سب سے زیادہ ہی اسلیے کہ بچہ رحم مین چہہ مہینہ مین تمام اور کامل ہوتا ہی اور جس طرح سے معدہ مین کھانا کھانے کو وقت قوت جاذبہ کام اپنا بخوبی کرتی ہے اسی طرح ہضم کے وقت ماسکہ اور مغیرہ یعنی ہاضمہ کام دیتی ہین اور جب ہضم ہو چکتا ہی اوسوقت دافعہ اپنا عمل کرتی ہی اور رحم مین بھی جماع کے وقت قوت جاذبہ کام کرتی ہی اور زمانہ حمل مین ماسکہ اور مغیرہ کام دیتی ہین اور جب بچہ کامل ہو گیا دافعہ کام کرتی ہے اور جو کچھہ چوتھے جزو کے پہلی باب مین کہا گیا ہے کہ چھہ رگین اور دوسری ایک اور رگ کا بیان کیگئی ہے ایک رگ نزدیک باب کے طرف معدہ کی آتی ہے اور ظاہر معدہ کی اندر پہیلگئی ہے وہ اوس طرف سے آتا ہے اور اسکے ظاہر کہ غذا دیوے اسلیے کہ باطن معدہ خود جو کچھہ اوسکی اندر ہی اوس سے غذا بخوبی پاتا ہی اور اس فصل کو اکثر جس طرح بڑی بڑی کتابون مین مانند جوامع جالینوس اور کتاب قانون وغیرہ کے لکھا ہوا ہے ہمنے بیان کیا لیکن تحقیق اوسکے برخلاف ہی کیونکہ کیلوس جو معدہ سے نکلتا ہی اور جگر مین جاتا ہے نیم پختہ ہوتا ہے اور جگر مین تمام پختہ ہوتا ہی اور خون بنجاتا ہے اور جب تک خون نہووے کسی عضو کی غذا کے قابل وہ نہین ہے اور اگر ممکن ہوتا کہ کیلوس معدہ مین غذا کے قابل ہوتا تو کچھہ حاجت نہتی کہ جگر مین جا کر خون ہووے اور چند اعضا کو خدمت جگر کی پھر کچھہ ضرور نہوتی جیسے پہلی خدمت یہ ہی کہ معدہ کھانیکو کیلوس کرتا ہی اور اوسکی طرف بھیجتا ہے دوسری خدمت زہرہ یعنی پتہ کرتا ہی کہ صفراء فضولی اوس جگر سے حاصل کرتا ہے دوسری تلی ہے کہ سوداء فضولی اوس سے لیتی ہے چوتھی گردہ کہ پانی اوس سے لیتا ہے تاکہ غذا بہتر اور صاف اوسمین سے ہر ایک عضو کو پہونچے اور تمامی اعضاء بسبب قوتون جاذبہ اور ماسکہ اور مغیرہ اور ہاضمہ کے کہ سب مین موجود ہین کام اپنا کرتی ہین مثلاً معدہ ساتھہ قوت جاذبہ کے طعام کو جذب کرتا ہی اور ماسکہ نگاہ رکھتی ہے اور مغیرہ اوسکو کیلوس کرتی ہے اور دافعہ کیلوس کو طرف جگر کے روانہ کرتی ہے اور جگر ساتھہ قوت جاذبہ کے کیلوس کو جذب کرتا ہے اور ماسکہ نگاہ رکھتی ہے اور مغیرہ اوسکو خون کرتی ہے

اور دافعہ نون کو تمامی اعضا مین پہونچاتی ہے پس تحقیق یہ ہی کہ معدہ اور جگر مین یہ قوتین ہر ایک دو قسم پر ہین
کہ شمار مین آٹھ قوتین ہوتی ہین ایک قوت جاذبہ معدہ کی کہ غذا کو باہر سے جذب کرتی ہے واسطے تمام جسم
دوسری قوت جاذبہ خاصہ اوسکی کہ غذا کو راہ جگر سے جذب کرتی ہی واسطے اپنے اور قوت ماسکہ اسی طرح دو قسم ہی ایک قسم
کہ واسطے تمام جسم کے طعام کو معدہ مین نگاہ رکھتی ہی کہ کیلوس تیار ہو اور دوسری قسم ایسی ہی کہ ماسکہ خاصہ اوسکی کہ غذا کو
نگاہ رکھتی جب تک کہ مانند اوسکی ہو اور قوت مغیرہ بھی دو قسم ہی ایک قسم ہی کہ طعام کو کیلوس کر دیتی ہی واسطے تمام بدن کے
دوسری قوت مغیرہ خاص اوسکی ہی کہ غذا کو جو جگر سے اوسکی طرف پہونچتی ہے اوسکو مانند اور مشابہ اوسکے کرتی ہی
اور قوت دافعہ بھی دو قسم ہے ایک یہ کہ کیلوس کو معدہ سے دفع کرتی ہے اور طرف جگر کے بھیجتی ہے اور
قسم دوسری دافعہ کی خاص اوسکی ہے کہ فضلوں کو دفع کرتی ہے اور احوال جگر کا بھی اسی پر
قیاس کرین اس واسطے کہ یہ دونون عضو کام سارے بدن کا کرتے ہین اور اور اعضا اپنے
اپنے کام سکا اور کسی دوسرے کا کام نہین کرتے ہین اور معلوم کرین کہ کام اندامون کے بعضے مرکب ہین حسی
حسی اور طبعی سے اور بعضے طبعی مجرد ہین اور بعضے مرکب ہین اختیاری اور طبعی سے اور بعضے اختیاری
مجرد ہین لیکن وہ اعضا جنکا کام حسی اور طبعی سے مرکب ہی وہ معدہ اور رحم ہے اسلیے کہ جسوقت معدہ
معدہ کا بھوک کی حس پاتا ہی تو جاذبہ یقین حرکت مین آتی ہین بالطبع اور لائق اپنے شے کو ڈھونڈتی
ہین اسطرح کہ جب آدمی اوس چیز کو کھاتا ہی جس شے کو اوسکا جی چاہتا ہے اور جو مرغوب ہی تو معدہ اوسکو
جلد اوتار دیتا ہی اور نیک ہضم کرتا ہے اور پیٹ بھرنے کی حالت مین جسوقت گرانی کی حس کو پاتا ہی
تو اوسوقت دافعہ حرکت مین آتی ہی اور کام اپنا بالطبع کرتی ہے اور رحم بھی اسی قیاس پر ہی کہ جسوقت
حس مباشرت کی پاتا ہی تو جاذبہ یقین بالطبع حرکت کرتی ہین اور جب فرزند تمام ہوتا ہے تو حس گرانی کو
پاتا ہی اور دافعہ مشغول بدفع ہوتی ہے اور وہ اعضا جنکا کام طبعی مجرد ہے وہ تلی اور پھیپھڑا اور گردہ
اور سب مفرد اعضا ہین پس یہ اندام اگرچہ گرسنہ ہون یعنی حاجتمند ہون واسطے بدلے اوس شے
کی جو اونسے خرچ ہوگئی ہے مگر حس گرسنگی کی نہین پاتی ہین اور قوتین حاجت کیوقت ہر ایک کام اپنا
بالطبع نہین کرتی ہین جب تک اپنے لائق شے کو نہین پاتی ہین مثلا ہڈی جب تک کہ کوئی خلط سرد اور
خشک نہو کہ مزاج اوسکا اوسکے لائق ہو اوسکو تب تک جذب نہین کرتی ہے اور گوشت جب تک
کوئی خلط گرم اور تر نہو کہ لائق اوسکے مزاج کے ہے جذب نہین کرتا ہے اور اور اندام کو بھی اسی پر
قیاس کرین اور پتہ اسی طرح کچھ صفرا سے جذب نہین کرتا ہے جب تک قدرے خون جو اوسکی غذا کے
لائق ہے اوس صفرا مین ملا ہوا اور گردہ بھی پانی کو جذب نہین کرتا جب تک قدرے خون جو اوسکی

غذاکے لائق ہی شامل نہو اور وہ عضو جسکا کام اختیاری اور طبعی سے مرکب ہی اور وہ مری ہے کہ راستہ
کہانے پینے کے جانیکا ہے اسلیے کہ آدمی گرم موسم مین کہ پیاس اوسپر بہت غالب ہو اور کوئی سبب ایسا
درپیش ہو کہ پانی پینا مصلحت وقت نہو ساتھہ پانی سرد کے غرغرہ کرے تو اوس سے ہو سکتا ہی کہ معدہ مین اوس
سرد پانی کو جانے نہ دیوی اگرچہ قوت جاذبہ اپنی کام کے لیے برخاستہ ہو اور وہ کہ جنکا کام اختیاری مجرد ہے
وہ عضلے اندامون کے ہین اور متقدمین نے دفع مثانہ اور دفع معاستقیم کو بھی اسی باب مین یاد کیا ہی اور دفع
دونون کے بوسیلہ عضلہ کے ہی اور جسوقت سب عضلے تمام جسم کے بیان کیے جائین تو اس معنی مین وہ بھی بجملہ
اونکے یاد کیے جائین اور کام ماسکہ معدہ کا اوسوقت تمام ہوتا ہے جب معدہ بخوبی گرد طعام کے ہوتا ہے اور
اوسکو خوب سمیٹتا ہی اسطرح کہ کوئی عضو معدہ کا طعام سے دور نہین ہوتا ہی اور درمیان معدہ اور طعام کے کوئی
خلو نہین رہتا اور جسوقت قوت ماسکہ قوی ہو اور کام اپنا تمام کرے اگر طعام تہوڑا ہو تو اوسوقت معدہ اوسکو
خوب سمیٹتا ہی اور ترجمہی لیفین کہ الہ اوسکی ہین اوسپر لپیٹتی ہین تاکہ درمیان معدہ اور طعام کے کچھہ خلو نرہے اور
کہانا اوسکی وجہہ سے خوب ہضم ہو اور اگر قوت ماسکہ ضعیف ہو اور لیفین اوسکی گرد طعام کے نہ آوین تو درمیان معدہ
اور طعام کے خلو باقی رہیگا اور ریح اور قراقر معدہ مین پیدا ہوگا اور کہانا ہضم نہوگا اور حال ماسکہ رحم کا بھی اسی
قیاس پر ہی کہ جبتک لیفین ماسکہ رحم کی گرد نطفہ کے نہ آوین اور اوسکو اچھی طرح نہ پکڑین تو فرزند کے پیدا ہونے مین خلل
ہوگا اور کام قوت دافعہ رحم کا اوسوقت تمام ہوتا ہے کہ جسوقت رحم کا موںھہ کشادہ ہو اور فرزند رحم کے موںھہ کے
پاس آجانے اور قے کرنے کو وقت کام دافعہ معدہ کا بھی اسی قیاس پر ہے اور معلوم کرین کہ جو شی معدہ مین مدت
تک رہتی ہے اور نہین ہضم ہوتی پانی تو وہ اسواسطے نہین رہتی ہے کہ وہ چیز غلیظ ہی مثل کباب وغیرہ کے تاکہ اگر
کوئی چیز رقیق معدہ مین ہوتی مثل شراب اور اشیاء آشامیدنی جلد باہر آتی لیکن وہ اسواسطے رہتی ہے کہ
قوت ماسکہ اوسکو نگاہ رکہتی ہے جبتک مغیرہ کام اپنا کرلیوی آگاہ ہین اس بات سے کہ گاڑہی اور پتلی چیزین باہم
ایک مدت تک رہتی ہین پس ہر ایک شی اپنے وقت پر معدہ باہر نکلتی ہے پس اس بیان سے معلوم کرنا چاہیے کہ
معدہ مین قوت ماسکہ ہی کہ رقیق چیزونکو ایک مدت تک نگاہ رکہتی ہے اور قوت دافعہ ہے کہ غلیظ چیزونکو دفع کرتی ہی
اور قوت مغیرہ ہی کہ دونون کو یعنے غلیظ اور رقیق کو احوال اونکے سے پہیرتی ہے بحکم ایزدی تمام ہوئی
کتاب پہلی بتوفیق اللہ تعالی عز اسمہ

تمت

الحمد للہ و منہ شروع ہوئی ہے دوسری کتاب ذخیرہ خوارزم شاہی سے پہلی اس کتاب میں احوال آدمی کے جسم کا بیان
کیا جاتا ہے تندرستی اور بیماری اور اعراض بیماریوں سے اور مذکور ہوتی ہیں اسباب اونکا اور احوال نبض کا اور احوال ہر ایک
چیز کا جو کچھ آدمی کے بدن سے مسامات اور مجاری یعنی گذرگاہوں اور رستوں اور رگوں اور جوفون سے جسم کے باہر نکلتی ہے مانند
پسینہ اور تھوک اور پیشاب اور گوہ کے یہ سب اعراض احوال بدن انسان سے ہیں اور یہ کتاب دوسری آٹھ گفتار پر تقسیم کیگئی ہے
گفتار پہلی شناخت میں تندرستی مطلق اور بیماری مطلق اور اجناس اور انواع بیماریوں کے ہے اور اس گفتار کے بارہ باب ہیں
باب پہلا تندرستی اور بیماری اور اونکی قسموں کی شناخت میں ہے باب دوسرا بیان میں فرق درمیان سبب اور مرض کے
اور بیچ بیان احوال مرکب بیماریوں کی کہ سبب مشارکت اعضا کے پیدا ہوں باب تیسرا شناخت بیچ مزاجی بیماریوں کی اقسام میں باب
چوتھا شناخت میں اون بیماریوں کی قسموں کے جو ترکیب اعضا سے متعلق ہیں باب پانچواں اون بیماریوں کے بیان میں جنکو
تفرق اتصال کہتے ہیں باب چھٹا احوال ورم کے بیان میں ہے باب ساتواں اون احوال کے بیان میں ہے جنکو بیماریوں کا
شمار کرتے ہیں باب آٹھواں بیماریوں منسوب کی شناخت میں ہے باب نواں احوال بیماری کے بیان میں ہے
باب دسواں اون بیماریوں کی شناخت میں ہے جو باپ اور ماں سے وراثت پہونچتی ہیں باب گیارھواں شناخت
اون بیماریوں کی ہے جو تازہ پیدا ہوتی ہیں اور سابق کی بیماریوں کو دور کرتی ہیں باب بارھواں بیان میں اون بیماریوں کے
کہ جب تک وہ اپنے احوال سے متغیر ہوتی ہیں اور دوسری بیماری اونکی جگہ قائم ہوتی ہے تو احوال بیمار کا اچھا ہوتا ہے گفتار دوسری
اعراض کی پہچان میں ہے اور اس گفتار کے بھی بارہ باب ہیں باب پہلا اعراض کی شناخت میں بطریق کلی ہے باب دوسرا
اس بیان میں ہے کہ جو کوئی چاہے کہ اعراض ظاہری سے اعراض باطنی کو پہچانے تو پہلے اوسکو لازم ہے کہ تشریح اعضا مفردہ اور ترکیب اعضا مرکب کا اور
خاصیت اور مشارکت فعل اور قوت کی ہر ایک کو بخوبی دریافت کرے [illegible]

باب ۴ چوتھا شناخت مین احوال امتلا کی ہے باب ۵ پانچوان شناخت مین نشانیون خون اور بیماریون خونی کے
سے ہے باب ۶ چھٹا شناخت مین نشانیون غلبہ بلغم اور بیماریون بلغمی کے ہے باب ۷ ساتوان
شناخت مین نشانیون غلبہ صفرا اور بیماریون صفراوی کے ہے باب ۸ آٹھوان شناخت مین غلبہ
سودا اور بیماریون سوداوی کے ہے باب ۹ نوان شناخت مین نشانیون سدہ اور نشانیون
بیماریون کے جو سدون سے پیدا ہوتی ہین باب ۱۰ دسوان شناخت مین بادی بیماریون کی نشانیون مین ہے
باب ۱۱ گیارہوان شناخت مین نشانیون ورم ظاہری اور باطنی کے ہے باب ۱۲ بارہوان
شناخت مین تفرق اتصال کی نشانیون مین ہے گفتار تیسری نبض کی شناخت مین ہے
اور چھبیس ۲۶ باب پر منقسم ہے باب ۱ پہلا اسبات کی پہچان مین ہے کہ نبض کیا چیز ہے باب ۲ دوسرا
صفت مین نبض کے ہے باب ۳ تیسرا اسبات مین ہے کہ احوال نبض کا کلائی کی شریان سے معلوم
کرنا چاہیے باب ۴ چوتھا اسبات مین ہے کہ نبض کیونکر دیکھنی چاہیے باب ۵ پانچوان اسبات مین
کہ نبض کی کتنے اجناس ہین باب ۶ چھٹا انواع نبض کی شناخت مین ہے باب ۷ ساتوان بیان
انواع نبض مرکب کی ہے کہ ہر ایک کا ایک نام ہے باب ۸ آٹھوان اسباب نبض کی شناخت مین ہے
باب ۹ نوان شناخت مین تغیر نبض کے بسبب تغیر اسباب کے باب ۱۰ دسوان شناخت
مین نبضون مختلف کی ہے اور شناخت ہر ایک کی جو کچھ نشان دیتی ہین باب ۱۱ گیارہوان بیان
نبض مردون اور عورتون کی ہے باب ۱۲ بارہوان شناخت مین نبض سالہای عمر کے ہے باب ۱۳
تیرہوان مزاجون کی نبض مین ہے باب ۱۴ چودہوان سالکی نبض کے بیان مین ہے باب ۱۵
پندرہوان نبض فربہ اور لاغر آدمی کی شناخت مین ہے باب ۱۶ سولہوان شناخت
مین نبض ہر ایک فصل کے فصلون سال سے اور ہر ایک شہر کے شہرون گرم اور سرد سے ہے باب ۱۷ سترہوان
شناخت مین تغیر نبض کے ہے بسبب خواب اور بیداری کے یعنی سونے اور جاگنے کی حالت مین باب ۱۸
اٹھارہوان اوس نبض کی شناخت مین ہے جو بسبب ریاضت کے ہو باب ۱۹ اونیسوان
شناخت تغیر نبض کی بسبب طعام اور شراب کے ہے باب ۲۰ بیسوان شناخت مین تغیر نبض کی
بسبب گرمابہ کے ہے باب ۲۱ اکیسوان اوس نبض کی پہچان مین ہے جو بسبب دردون کے ہو
باب ۲۲ بائیسوان شناخت مین اوس نبض کے ہے جو بسبب ورمون کے تغیر ہو باب ۲۳ تئیسوان
شناخت مین تغیر نبض کی ہے بسبب اعراض نفسانی کے گفتار چوتھی شناخت مین آدمی کے
احوال کے دم زدن سے ہے اور اس گفتار کے پانچ باب ہین باب پہلا منفعت دم زدن

باب ۲ دوسرا سببہاے دمزدون کی شناخت مین ہی باب تیسرا شناخت انواع دفردن
مین ہے بسبب ناطبعی کے باب ۴ چوتھا شناخت مین سببون دمزدنبھاے مرکب ناطبعی کے ہی
باب ۵ پانچوان شناخت مین نشانیون دفردن کے ہی حرکتون سے یہ گفتار پانچوین پیشاب
کی پہچان مین ہے اور طبیب اوسکو تفسرہ اور دلیل کہتے ہین اور عربی مین بول کہتے ہین اور اس گفتار کے
اونتیس باب ہین باب ۱ پہلا اس بات کی معلوم کرنے مین ہی کہ دلیل کس چیز سے نشان دیتی ہے
باب ۲ دوسرا شناخت مین اس بات کی ہے کہ سبب نشان دینے دلیل کا ان احوال سے
کیا ہے باب ۳ تیسرا اس بات مین ہی کہ پیشاب شیشی کے اندر کسقدر کرنا چاہیے اور شیشی کو کس طرح
کہنا چاہیے باب ۴ چوتھا اس بات مین ہی کہ پیشاب کونسا لینا چاہیے باب ۵ پانچوان اون چیزونکی
شناخت مین ہی جو پیشاب کی رنگت کو بدلتی ہین باب ۶ چھٹا شناخت مین اسبابت کی ہے کہ
پیشاب کو کس طرح اور کسوقت ملاحظہ کرین باب ۷ ساتوان فرق مین ہی درمیان پیشاب اور
درمیان اون چیزون کے کہ طبیب کو جس سے آزماتے ہین باب ۸ اٹھوان اس امر مین ہے کہ
طبیب کو پیشاب مین کتنی چیزونکی تلاش ضرور ہے باب ۹ نوان پیشاب کی رنگتون کے شمار مین
باب ۱۰ دسوان احوال بدن انسان کی شناخت مین سفیدی پیشاب سے باب ۱۱ گیارہوان
احوال بدن انسان کی شناخت مین ہی زردی پیشاب سے باب ۱۲ بارہوان احوال بدن انسان کی شناخت
مین سرخی پیشاب سے باب ۱۳ تیرہوان احوال بدن انسان کی شناخت مین ہے سیاہی پیشاب سے
باب ۱۴ چودہوان احوال بدن انسان کی شناخت مین ہی مختلف پیشاب کی رنگتونسے اور رنگون مرکبہ
باب ۱۵ پندرہوان پیشاب کے قوام کی شناخت مین ہی باب ۱۶ سولہوان شناخت مین احوال
بدن انسان کے ہی زیادتی اور کمی پیشاب سے باب ۱۷ سترہوان احوال بدن انسان کی شناخت مین
جھاگون سے پیشاب کے باب ۱۸ اٹھارہوان پیشاب کی گادکی شناخت مین ہی جسکو رسوب بول کہتے
ہین باب ۱۹ اونیسوان فرق مین ہی درمیان گاد بری اور اچھی کے باب ۲۰ بیسوان احوال جسم
انسان کی شناخت مین ہی رسوبہاے ناطبعی سے باب ۲۱ اکیسوان احوال جسم انسان کی شناخت
مین ہی کمی اور زیادتی پیشاب سے باب ۲۲ بائیسوان احوال جسم انسان کی شناخت مین ہی پیشاب
کی گادکی رنگتون سے باب ۲۳ تیئسوان احوال جسم انسان کی شناخت مین ہی پیشاب کی گادکی رنگتونسے
باب ۲۴ چوبیسوان احوال جسم انسان کی شناخت مین ہی پیشاب کی گاد کے قرار کی جگہہ سے شیشہ مین
باب ۲۵ پچیسوان احوال جسم انسان کی شناخت مین ہی وقت ظاہر ہونے پیشاب کی گاد سے

باب ۲۶ چھبیسوان احوال بیماری کی شناخت مین ہی بو پیشاب سے باب ۲۷ ستائیسوان پیشاب کے
حال کی شناخت مین ہی سالہا عمر مین باب ۲۸ اٹھائیسوان فرق کی شناخت مین ہی درمیان
پیشاب عورتون اور مردون کے باب ۲۹ انتیسوان ثمرہ بابہای گذشتہ مین ہے گفتار چھٹی احوال
بدن انسان کی شناخت مین ہی اجابت طبع سے اور اس گفتار کے گیارہ باب مین باب پہلا
اس باب مین ہی کہ نشانیان احوال جسم انسان کی اجابت طبع مین کتنی چیزون سے دریافت کرین باب ۲ دوسرا
شناخت مین نشانیون جسم انسان کے ہی زیادتی اور کمی اجابت طبع سے باب ۳ تیسرا شناخت مین احوال
جسم انسان کے ہی نرمی ثفل سے باب ۴ چوتھا شناخت مین احوال جسم کے ہی خشکی ثفل سے
باب ۵ پانچوان احوال جسم کی شناخت مین ہی رنگت سے ثفل یعنی گوہ کی باب ۶ چھٹا ثفل منفوخ
اور سبک کی شناخت مین ہی باب ۷ ساتوان احوال بدن کی پہچان مین ہی بو ثفل سے
باب ۸ آٹھوان گوہ کے جھاگون سے شناخت احوال بدن کرین باب ۹ نوان شناخت مین
احوال بدن کے ہی باہر آنے سے ثفل کے باب ۱۰ دسوان احوال بدن کی شناخت مین ہی چکنائی اور
نرمی ثفل سے باب ۱۱ گیارہوان شرح مین اس قول بقراط کے ہے ومن کان بطنہ فی شبابہ لینا فانہ
اذا شاخ یبس بطنہ ومن کان فی شبابہ یابس فانہ اذا شاخ لان بطنہ گفتار ساتوین پسینہ سے
احوال جسم کے دریافت کرنے مین ہی اور اس گفتار کے پانچ باب مین باب پہلا دریافت مین اس امر کے
کہ پسینہ کیا چیز ہے اور کس سے پیدا ہے باب ۲ دوسرا شناخت مین حالات جسم کی زیادتی اور کمی
پسینہ سے باب ۳ تیسرا احوال جسم کی شناخت مین ہے رنگ اور بو اور مزہ سے پسینہ کے باب ۴ چوتھا
احوال بدن کی پہچان مین ہی پسینہ کی گرمی اور سردی سے باب ۵ پانچوان احوال جسم کی شناخت
مین ہے قوام پسینہ سے گفتار آٹھوین احوال جسم انسان کی شناخت مین ہی حال رطوبت سے جو
کھانسی کی حرکت سے سینہ سے نکلتی ہے اور اسکو عربی مین نفث اور ہندی مین تھوک اور کھانسی کو
عربی مین سعال اور فارسی مین سرفہ کہتے ہین اور اس گفتار کے چھ باب ہین باب پہلا اس بات کے
بیان مین ہی کہ نشانیان تھوک کی کتنی وجہ سے تلاش کرین باب ۲ دوسرا احوال جسم کی شناخت
مین ہی زیادتی اور کمی سے تھوک کی باب ۳ تیسرا احوال جسم انسان کی شناخت مین تھوک کی
رنگتون سے باب ۴ چوتھا احوال بدن کی شناخت مین ہے تھوک کے اور بو اور مزہ سے باب ۵
پانچوان احوال جسم انسان کی شناخت مین ہی قوام اور شکل سے تھوک کی باب ۶ چھٹا بیان مین
وقت نکلنے رطوبت کے سینہ سے اور آسانی اور دشواری سے اوسکے گفتار نوین احوال جسم انسان سے کے

اسباب کی شناخت مین ہی اور اس گفتار کے تین جزو ہین جزو پہلا عارضی اسباب کی شناخت مین
بطریق کلی اور اس جزو کے تینتیس باب ہین باب ۱ پہلا اسباب کی قسمون کی شناخت مین ہی باب ۲
دوسرا اون سببون کی شناخت مین ہے جو بدن کو گرم کرتی ہین باب ۳ تیسرا اون سببونکی
شناخت مین ہی جو بدن کو سرد کرتی ہین باب ۴ چوتھا اون سببونمین ہی جو تری بڑہاتی ہین باب ۵
پانچوان اون سببونمین ہی جو خشکی بڑہاتے ہین باب ۶ چھٹا اون سببونکے بیانمین ہی جو اعضا
کی شکلونکو بگاڑتے ہین باب ۷ ساتوان اسباب سدہ مین ہی باب ۸ آٹھوان اون سببونمین ہے
جو راستونکو جسم کے کھولتے ہین باب ۹ نوان اسباب سختی کی شناخت مین ہی باب ۱۰ دسوان
اسباب نرمی کی شناخت مین ہی باب ۱۱ گیارہوان اون سببونکی شناخت مین ہی جو اعضا کو
اونکے مقام سے علیحدہ کرتے ہین اور ایک دوسرے سے دور کرتے ہین باب ۱۲ بارہوان حرکتون ناطبعی کے
اسباب کی شناخت مین ہے باب ۱۳ تیرہوان تفرق اتصال کے سببونکی شناخت مین ہے
باب ۱۴ چودہوان ورم کے سببونکی بیانمین ہی باب ۱۵ پندرہوان دردونکے اسباب کی شناخت مین ہی باب ۱۶
سولہوان دردونکی قسمونمین ہی اور سبب ہر ایک کا باب ۱۷ سترہوان شناخت مین سبب الم اور سبب لذت
کی ہی اور شناخت مین اوس لذت کی ہے اور شناخت مین سبب اوس اذیت کی جو خارش سے پیدا ہوتی ہی باب ۱۸
اٹھارہوان احوال طبعی اور ناطبعی کی شناخت مین ہی جو حرکتونسے پیدا ہوتی ہین باب ۱۹ انیسوان
شناخت مین احوال ناطبعی کے جو درد سے پیدا ہوتے ہین باب ۲۰ بیسوان شناخت مین ہی اون
احوالون کے جو روحون سے پیدا ہوتے ہین باب ۲۱ اکیسوان اسباب تخمہ اور امتلا کی شناخت
مین ہے باب ۲۲ بائیسوان شناخت مین سببون ضعیفی اعضا کے ہی باب ۲۳ تئیسوان اون
سببون کی شناخت مین ہی جو بدن کے باہر اثر کرتے ہین اور اندرون جسم کے اثر نہین کرتی ہین
اور اون سببون کی شناخت مین ہی جو برعکس اونکے ہین جزو دوسرا اون اسباب کی شناخت
مین ہے جو احوال اور تغیر آدمی کے اوپر ظاہر ہوتے ہین سوای بیماریون کے اور طبیب کو شناخت سے
اونکی چارہ نہین ہے اور یہ جزو اکیس باب پر تقسیم کیا گیا ہی باب ۱ پہلا سبب لذت کی شناخت مین ہے
جو جماع مین ہوتی ہی اور سبب باہر نکلنے منی کا باب ۲ دوسرا شناخت مین سبب رکنے حیض کے ہی
حالت حمل مین اور شناخت مین سبب بچہ جننے کے باب ۳ تیسرا اس بات کی شناخت مین ہی کہ بچہ جو
ساتوین مہینے پیدا ہوتا ہے کس سبب سے تندرست اور قوی رہتا ہی اور جیتا ہے اور جو بچہ آٹھوین مہینے پیدا ہوتا
کس وجہ سے مردہ پیدا ہوتا ہے یا بعد پیدایش کے جلد مر جاتا ہے باب ۴ چوتھا شناخت مین سبب پیدا

خرد اور بادہ کا باب ۵ پانچوان شناخت مین ہی سبب پیدا ہونی شیمہ اور پوست کی باب ٦ چھٹا
سبب درازی اور کوتاہی جسم بچہ کی شناخت مین ہی باب ٧ ساتوان سببون سوراخون اور رزون
بدن کی شناخت مین ہی باب ٨ آٹھوان سبب گرپڑنے دانتون کی شناخت مین ہی سات برس کی عمر مین
باب ٩ نوان نقصان اعضا کی اسباب کی شناخت مین ہی باب ١٠ دسوان فزونی اعضا کی اسباب
کی شناخت مین ہی بزرگی مین خواہ عدد مین باب ١١ گیارہوان بالون کے نکلنے کے اسباب کی شناخت
مین ہی باب ١٢ بارہوان ناخن کے نکلنے کے اسباب کی شناخت مین ہی باب ١٣ تیرہوان شناخت
مین ہی سبب پیدا ہونے دو بچہ یا تین بچہ کا ایک شکم مین باب ١٤ چودہوان بیان مین ہی سبب ہر چیز کے
نرہ کے دریافت کرنے کا باب ١٥ پندرہوان بیان مین لڑکے دریافت کرنیکے سببون مین ہے باب ١٦
سولہوان اسباب بازیدن اعضا کی شناخت مین ہی باب ١٧ سترہوان اسباب خواب کی
شناخت مین ہی باب ١٨ اٹھارہوان خندہ اور گریہ یعنی ہنسنے اور رونے کے اسباب کی شناخت مین ہے
باب ١٩ انیسوان شادی اور غم کے اسباب کی شناخت مین ہی باب ٢٠ بیسوان شناخت مین
سبب غصہ اور شرمندگی کے ہی باب ٢١ اکیسوان شجاعت دلیری اور بزدلی اور جوانمردی اور بخیلی اور آہستگی
اور سبکساری کے اسباب مین ہے جزو تیسرا اسباب موت کی بیان مین ہی اور اس جزو کے تین باب
ہین باب ١ پہلا زندگی اور موت کی سببونکی شناخت مین ہی باب ٢ دوسرا شناخت
مین سبب موت ضروری کے ہی باب ٣ تیسرا شناخت مین سبب مرگ مفاجات کی ہی گفتار پہلی
شناخت مین تندرستی مطلق اور بیماری مطلق اور اجناس اور اقسام بیماریون کے ہی اور اوسکے بارہ باب
ہین باب ١ پہلا تندرستی اور بیماری کے بیان مین ہی اور تمہین اوسکی معلوم کرین کہ تندرستی مطلق وہ ہے
کہ مزاج ہر ایک عضو کا اعضای مفردہ سی معتدل ہووی ساتھ اعتدال خاص کے جو ہر ایک عضو کو ہی جسطرح
پہلو باب مین دوسری گفتار سے کتاب اول مین بیان کیا گیا ہی اور ترکیب سب اعضای مرکب کے درست
ہووے اور اوسی عدد اور اوسی اندازہ اور اوسی شکل پر ہو جیسی کہ چاہیے یعنی جو عضو ملا ہونا چاہیے وہ ملا ہوا اور جو عضو ورم
اور جدا ہونا چاہیے وہ علیحدہ اور دور ہوا اور فعل اور منفعت سب اندام کی تمام اور کامل اور بے آفت اور بے نقصان
اور جسوقت معلوم ہو چکا کہ تندرستی مطلق یہ ہی تو آگاہ ہونا چاہیے کہ ہر مزاج اور ترکیب کا اوس سے پھر جاوے اور اوس
حالت تندرستی سے پلٹ جائے یا بیماری ہوگی یا وہ حال ہوگا جو مشابہ احوال بیمارونکے ہوتا ہی اور لیکن
بیماری ایک احوال ناطبعی ہے جسم انسان مین اور اوس حال سے فعل مین ایک قوت کی قوتون اندامو سے
یا ایک سے زیادہ مین کوئی آفت ہو پہنچے اور وہ حال یا مزاجی ناطبعی ہو یا ترکیبی ناطبعی اور جب معلوم ہو چکا کہ بیماری مطلق

یہ بہی تو آگاہ ہونا ضرور ہے کہ بیماری تین جنس پر ہے ایک یہ کہ اعضا کی مزاجون سے ایک عضو کا مزاج معتدل نہو
اوسکو عربی مین سوء المزاج الاعضا البسیطہ کہتے ہین اور دوسری یہ کہ ترکیب مرکب اعضا کی درست اور شکل اور
عدد طبعی کے موافق نہووے اوسکو عربی مین سوء ہیئۃ الاعضاء المرکب کہتے ہین اور تیسری یہ کہ پیوستگی اندامونکی ٹوٹ رہے
اوسکو عربی مین تفرق الاتصال کہتے ہین اور ان تینون قسمونمین فعل اور منفعت اعضا کی ناقص اور ساقط
آفت کی ہو واللہ اعلم واحکم باب ۲ دوسرا کتاب دوسری گفتار پہلی سے فرق بیچ ہے مرض اور
سبب اور عرض کے اور شناخت مین اون بیماریون کے ہے جو سبب مشارکت اعضا کے پیدا ہوتی ہین
لیکن سبب وہ شے ہے جو پہلے ہوا اور ہونے اوسکے سے جسم کے اندر نیا حال پیدا ہوا اور عرض ایک حالت ہے
ناطبعی کہ مرض سے پیدا ہوتا ہے اور تابع مرض کے ہوتا ہے اور مرض اور عرض دونون ایسے حال ہین کہ جسم انسان
مین ظاہر ہوتے ہین ایسی جو حال نیا کہ پیدا ہوا اوسکے لیے ایک سبب ہے اور بیماری اور عرض کے لیے سبب ہے اور
سبب بیماریون کے بہت ہین اور عرض کے لیے سبب مطلق بیماری ہے اسواسطے کہ عرض پہلے مرض ہوتا ہے
مثال اوسکی جسم انسان مین عفونت ہوا اور اوس عفونت سے تپ پیدا ہوا اور نبض مختلف ہو بیس مرض
اوسمین تپ ہوا اور ایسی مرض کو مرض مزاجی کہتے ہین اور سبب اوسمین عفونت ہے یعنی سڑا ہوا مواد کا اور عرض
اوسمین اختلاف نبض ہے مثال دیگر جسوقت کسی آدمی کے مثانہ مین پتھری پیدا ہووے اور راستہ پیشاب کا
بند ہو جاوے اور عسر البول یعنی دشواری پیشاب کا مرض ظاہر ہو تو اوسمین بند ہو جانا راستہ پیشاب کا مرض
اور اس مرض کو اعضا مرکب کہتے ہین اور اوسمین پتھری کا پیدا ہونا سبب ہوا اور دشواری پیشاب کی عرض
مثال جسوقت کہ کوئی خلط گرم اور تیز کسی عضو مین حاصل ہووے اور اوس مقام مین ورم ہو جاوے اور وہ ورم
زخم کو پیدا کرے اور بیچ اوسکی گوشت اور پوست اور رگون کی کچھ پارہ ہو اور اجزا اوس عضو کا آپس جدا اور دور
ہو جاتے ہین اور اوس سبب سے درد ظاہر ہو تو اوس حالت مین سمجھنا چاہئے کہ مرض زخم ہے اور اس مرض کو تفرق الاتصال
کہتے ہین اور سبب خلط ہے اور عرض وجع ہے اور عرض کی شناخت سے مرض کو پہچان سکتے ہین اور شناخت
مرض سے سبب کو پہچان سکتے ہین اور عرض کو کبہی طبیب عرض کہتے ہین اور گاہے علامت بہی نام رکہتے ہین
اسوجہ سے کہ وہ بعد مرض کے ظاہر ہوتا ہے اور تابع مرض کے ہے عرض کہتے ہین اور جسوقت طبیب اوسمین غور
کرے اور بیماری کو اوسکی جہت سے پہچانے اوسوقت علامت کہین گے اور مرض اور عرض اور سبب
تینون احوال ناطبعی ہین اور ہمیشہ مراد اور مقصد اور کوشش طبیب کیواسطے دور کرنے مرض کے ہوتی ہے
اور اوسکی فکر مین پہلا کام یہی کہ بیماری کو دور کرے لیکن اوسکے علاج مین پہلا کام یہی کہ سبب کو
دور کرے کیونکہ جسوقت سبب دور ہو جاویگا تو بیماری بہی جاتی رہیگی اور معلوم کرین کہ ہر ایک سلوک اور

سب طرح کا فتور کہ عضو مین ظاہر ہو اوسکو مرض کہنا نچاہیے اسلیے کہ قوتین جسمون کی حالت تندرستی
مین فعل اپنا ہمیشہ نہین کرتی ہین اس بات کو سب جانتے ہین کہ خواب مین یعنی سونے کی حالت مین
سب نفسانی قوتین ساکن ہوتی ہین یہانتک کہ قوت تخیل بھی بعض اوقات اپنے کام سے باز رہتی ہے
اور سوتا آدمی اون دنون مین خواب نہ دیکھیگا اور نہ بیمار تصور کیا جائیگا اور قوتون طبعی سے قوت جاذبہ
بوقت حاجت جذب کرتی ہی اور بعض اوقات ساکن رہتی ہے اور ماسکہ جس شی کو حاصل ہو
اتنی دیر تک نگاہ رکھتی ہے کہ ہاضمہ کام اپنا تمام کرے پس جب ہاضمہ کام سے اپنے فارغ ہوتی ہے
ماسکہ اپنے فعل سے باز رہتی ہے اور دافعہ بھی بوقت حاجت بعض اوقات کسی شے کو دفع کرتی ہے
اور اکثر اوقات ساکن رہتی ہی اور بعض آدمی جو یہ گمان کرتے ہین کہ قوت ہاضمہ کے کام مین کچھ فتور نہین
یہ قول اونکا غلط ہی کیونکہ یہ قوت ہاضمہ بھی بعض اوقات ساکن رہتی ہے اور سکون اس قوت کا
جانوران آبی مین ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اونکے جسم مین خون کم پیدا ہوتا ہے خصوصاً ہوای سرد مین اسلیے
وہ جانوران دریائی اپنی جگہ پوشیدہ اکثر ہوتے ہین اور ایک مدت دراز تک غذا کو طلب نہین کرتے
ہین پس شک نہین ہے کہ قوت معدہ اونکی کسی چیز کو تغیر نہین دیتی ہے اور کچھ کام نہین کرتی ہی اور
اگر جسم مین اونکے ان قوتون مین فتور پڑتا ہے مگر اوس فتور اور قصور کو یہ نہ کہنا چاہیے کہ بیماری ہی
لیکن جو فعل کسی عضو کا فاتر ہو یا ساکن نہ اوس وقت مین کہ جب چاہیے ساکن ہو اور سکون اوسکا
بسبب کسی حاجت کے ہو اوسکو کہتے ہین ایک آفت ہی کہ فعل مین اوس عضو کے ظاہر ہوتی ہے پس اگر نہ
ہونا قوت عضو کا فعل سے یا پھر جانا اپنی جگہ سے عرض ہی مرض نہین ہے جس طرح نہ ہضم ہونا طعام کا
معدہ مین عرض ہے اور مرض ضعیفی معدہ کی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ایک چیز ایک طرف سے مرض
ہوتی ہے اور نیز وہی چیز بعینہ دوسری طرف سے سبب ہوتی ہے جس طرح سدہ کہ سوراخ مین ناک کے
ظاہر ہو اور اوسکی وجہ سے آواز متغیر ہو تو وہ سدہ سبب تصور کیا جائیگا اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ایک
مرض سبب دوسرے مرض کا ہوتا ہے جیسے قولنج سبب غشی اور فالج اور مرگی کا ہو اور اکثر ایسا ہوتا ہے
ایک عرض کسی مرض کا سبب دوسرے مرض کا ہوتا ہے جس طرح درد سبب ورم کا ہو اور اکثر
ایسا ہوتا ہے کہ عرض خود مرض ہوتا ہے جس طرح درد سر کہ مطبق تپ کے ہو جب مستحکم ہو جاتی
تو وہ مرض تصور کیا جائیگا اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ایک چیز بقیاس ساتھ حال اپنی کے اور بقیاس
ساتھ اوس حال کے کہ پہلے اوس کے ہو اور بقیاس ساتھ اوس حال کے کہ پیچھے اوس سے ہو وہی مرض ہو اور
وہی عرض اور وہی سبب ہو جس طرح تپ کہ سل کی بیماری سے پیدا ہو پس بقیاس ساتھ اوس مرض کے ہو گی

سینہ سے طرف حنجرہ کے پہونچتا ہے پس جس وقت کہ سینہ مین کوئی آفت پڑے اور اوسکے مواد کو دفع کرنا اور طرف حنجرہ کے
بھیجنا ممکن نہو سکے تو آواز اوسکی باطل ہوگی چوتھے یہ کہ دو عضو سے ایک عضو خادم ہو اور دوسرا مخدوم تو خادم بشرکت
مخدوم کے بیمار ہوگا جیسے دماغ اور عصب کہ آلہ دماغ کا ہے بضرورت آفت دماغ کی فعل عصب مین ظاہر ہوتی ہے
ساتوین یہ کہ ایک عضو مشارک ایک عضو کا ہو اور بیماری عضو دوم کے عضو اول کے ساتھ عضو تیسرے کے شرکت ہو و
جیسے دماغ کو ساتھ جگر کے مشارکت ہے ساتھ اون رگون کے جو دماغ کیطرف پہونچی ہین اور غذا دماغ کو پہونچاتی ہین
اور ساتھ اوس منفذ کے جو جگر سے طرف گردہ کے آتا ہے اور غذا پہونچاتا ہے اور ساتھ اون منفذون کے جو گردہ سے
طرف جگر کے پیوستہ ہین اور پانی کو خون سے جدا کرتی ہین اور ساتھ قوت جاذبہ کے جگر سے طرف گردہ کے آتا ہے
پس بیماری جگر کے دماغ کو ساتھ گردہ کے مشارکت ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مشارکت عضو اول پر وبال ہوتی ہے
جس طرح اگر دماغ پر کوئی آفت پہونچے تو معدہ بشرکت دماغ کے ضعیف ہو جائیگا اور کھانا ہضم نکریگا اور اس سبب
سے بخارات معدہ سے دماغ پر چڑھین گے اور آفت دماغ کی زیادہ ہوگی باب تیسرا مزاجی بیماری کی قسمون کی
شناخت مین سے معلوم کرین کہ ترکیب آدمی کے جسم کی دو قسم پر ہے ایک ترکیب اعضاء مفردہ کی ہے
کہ وہ گرم اور سرد اور تر اور خشک سے فراہم ہوئی ہین اور مزاج اعضاء مفردہ کی آمیزش گرم اور سرد اور خشک
اور تر سے حاصل ہوتی ہین پس باہر آنا کسی مزاج کا اعتدال سے یا ایسا ہو کہ ایک کیفیت مین اعتدال سے خارج ہو
جیسا کہ یا گرم ہو وہ معتدل یا سرد ہو یا تر ہو یا خشک ہو تو اوسکو سوء مزاج مفرد کہتے ہین یا ایسا ہو کہ دو کیفیتون مین
اعتدال سے باہر ہو جیسا کہ یا گرم اور خشک ہو یا گرم اور تر یا سرد اور خشک ہو یا سرد اور تر ہو اوسکو سوء مزاج مرکب
کہتے ہین پس زیادہ ان مزاجون سے کوئی اور مزاج نہین ہے جیسا کہ مذکور ہوا ہے سوا اوسکے ممکن نہین ہے اسلیے کہ
مزاج گرم اور سرد اور تر اور خشک ممکن نہین ہے پس معلوم ہوا کہ یہ سوء مزاج آٹھ قسم پر ہین جو مذکور ہو چکی ہین چار
مفرد اور چار مرکب اور سوء مزاج یا بے مادہ ہوتا ہے یا با مادہ پس سوء مزاج بے مادہ کو سوء مزاج سادہ کہتے ہین
اور با مادہ کو سوء مزاج مادی کہتے ہین پس اس حساب سے سوء مزاج کی قسمین سولہ ہوتی ہین اس تفصیل سے کہ
چار سوء مزاج مفرد بے مادہ ہین اور چار سوء مزاج مفرد با مادہ ہین اور چار سوء مزاج مرکب بے مادہ ہین اور چار
سوء مزاج مرکب با مادہ ہین مثال سوء مزاج گرم بے مادہ کی تپ دق ہے اور مثال سوء مزاج
گرم با مادہ کی تپ ہے کہ خون کے غلبہ سے یا صفرا کے غلبہ سے پیدا ہوتی ہے اور مثال سوء مزاج سرد کی
جو بے مادہ ہو مرض جمود ہے کہ سرد پانی یا سرد ہوا سے پیدا ہوتا ہے اور مثال سوء مزاج سرد با مادہ کی بیماری
فالج ہے اور مثال تر بے مادہ کی نرمی گوشت اور پوست کی ہے کہ ترمی ہین اوسکو ترہل کہتے ہین اور مثال
سوء مزاج تر با مادہ کی استسقا لحمی ہے اور مثال سوء مزاج خشک با مادہ کی تشنج ہے کہ بعلت استفراغ کے

ف ۲ عضو مین مستقر ہو اور ... اوسکی ... مخالف ہے ۱۲ ... فائدہ ... سوء مزاج اصلی خلقی ... اور اوس کو مزاج غیر طبیعی اور عارضی وہ ہے کہ اصل مزاج سالم ہو اور باعتدار ... متغیر ہو جاوے ... ۱۲ منہ

پیدا ہوا اور **مثال** سوء مزاج خشک با مادّہ کی سرطان ہی اور جسوقت تک کہ مزاج اعضا کے طبعی ہون تب تک
تندرستی اور صحت رہیگی اور جسوقت ناطبعی ہون تو سبب بیماری کا ہوئیگی اور جو کوئی خلط مقدار مین زیادہ ہوجاے
یا کم ہوجاے یا کیفیت اوسکی قوی زیادہ ہو یا ضعیف زیادہ ہو تو وہ خلط باعث مرض کا ہوگی اسواسطے کہ جو کوئی خلط مقدار مین زیادہ
ہوجاے یا کیفیت اوسکی قوی ہوجاے تو فزونی اوسکی اور قوت کیفیت کی اوسکی جسم مین یا ایک عضو پر غلبہ کرے تو وہ
عضو اعتدال سے خارج ہوجائیگا اور جسوقت کہ وہ خلط کم مقدار مین ہو یا کیفیت اوسکی ضعیف ہو تو ضد اوس خلط کی
غلبہ کریگی اور عضو پر مستولی ہوگی اور **حال روح** کا احوال اخلاط کے برخلاف ہی اسلیے کہ زیادتی روح کی سبب
بیماری کا نہین ہوتی ہی کیونکہ گوہر اوس روح کا ضد تندرستی کی نہین ہی لیکن جسوقت کہ مزاج روح کا اعتدال سے باہر ہو
اوسوقت البتہ باعث بیماری کا ہوگی اور یہ سوء مزاج جو قسمین کہ مذکور ہوئین کبھی ایسا ہوتا ہی کہ تمام جسم مین ہوتی ہین اور کبھی
ایک عضو مین اور جسوقت سوء مزاج سرد بے مادہ دماغ پر مستولی ہو تو بیماری سکتہ کی عارض ہوگی کیونکہ حس و حرکت اس
علت مین تمام جسم سے باطل ہوتی ہے بسبب شارکت تمام بدن کے ساتھ دماغ کے اور حرارت غریزی سرد ہوجاتی
ہی اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ سوء مزاج سرد سادہ کسی عضو پر غالب ہو کہ دماغ سے وہ عضو دور ہو مانند ہاتھ پاؤن کی انگلیون کے
کہ سردی پاتین اور تباہ ہون اور جسوقت کہ سوء مزاج گرم سادہ دل پر مستولی ہو تو بھی مبتلا ہوگا اور تپ دق اور تپ پیدا
ہوگی اور اگر سوء مزاج گرم سادہ روح پر کہ تجویف دل مین ہی غالب ہو نہ جرم دل پر تو اوسوقت تپ یک روزہ
عارض ہوگی کہ عربی مین اس تپ کو حمی یوم کہتے ہین اور معلوم کرین کہ سوء مزاج گرم سے کہ خون مین ظاہر ہو حمی مطبقہ
یعنی تپ خونی پیدا ہوگی اور عفونت خون سے بھی تپ خونی پیدا ہوتی ہے لیکن اور خلطون مین جو سوء مزاج ہو تو کوئی تپ پیدا
نہین ہوتی جب تک کہ عفونت خلط مین نہ پیدا ہو اور عفونت گندہ ہونے کو کہتے ہین اور خلطون آخرین کو خاصیت
اور بھی ہے کہ وہ خاصیت خون مین نہین ہے اور وہ خاصیت یہ ہی کہ اور خلطین سوا خون کے تجاویف مین رگون کے
ہوتی ہین اور نیز باہر تجاویف رگون سے بھی ہوتی ہین اور عفونت کو بھی اندر تجاویف رگون کے قبول کرتی ہین اور
نیز باہر تجاویف رگون کے بھی عفونت قبول کرتی ہین پس جسوقت کہ عفونت خلط مین ظاہر ہوتی ہے تو تپ پیدا
ہوتی ہی اور خون بجز اندر تجاویف رگون کے باہر نہین رہتا ہی اور تپ خونی قوت کیفیت خون سے پیدا ہوتی ہے اور
عفونت اوسکی سے بھی ہوتی ہے اور قسمون سوء مزاج مفرد یا مرکب سے ایک قسم اندر تمام جسم کے یا اندر ایک عضو کے
ظاہر ہوا اوسکو سوء مزاج کہتے ہین جب تک اعتدال سے چندان دور ہو کہ فعل اوس عضو کا متغیر اور تباہ اور با آفت
ہوا اور مضرت اوسکی ظاہر ہوا اور جسوقت کہ اس حد کو پہونچے تو وہ درجہ پہلا ہوگا سوء مزاج سے اور درجہ آخرین اوسوقت
ہوگا کہ سوء مزاج اوس حد کو پہونچے کہ عضو کی طبیعت کو متغیر کرے یعنی پھیر دیوے یہانتک کہ وہ عضو اعتدال خاص سے خارج
ہووے اور فعل اوسکا تباہ ہوجاے **باب چوتھا** اون بیماریون کی قسمون مین ہے جو اندا اجماعی

فصل سوال
سوء مزاج مادی ... کی قسمین ہو سکتا
ہی کیونکہ ... کیفیت مین پس
جسوقت کہ کوئی خلط ... زیادہ ہو ... دونون
کیفیتین بھی اوسکی ... زیادہ ہونگی
پس سوء مزاج مادی موجود ہوگا

جواب
مادی مین ... سوء مزاج مفرد
نہین ... کیا ... کی ... پس
... سبب ... اون ... اون
... رطوبت خون مین زیادہ

...
... عفونت ...
فصل ... الشاد ...

مرکب مین ہوتی ہین بیماریان جو اعضاے مرکب مین عارض ہوتی ہین آٹھ طرح کی ہوتی ہین پہلی قسم یہ ہے
کہ شکلو نمین اندامون کے آفت پڑے اور اوس سبب سے شکل طبعی سے وہ عضو پھر جاے اور فعل اوس اندام کا باطل ہو
جس طرح ہڈی کہ ٹیڑہی اور خمدار ہونی چاہیے سیدہی ہو جاے مانند ہڈی بازو اور ران اور پہلو کی اور مانند اوسکے
یا جو عضو سیدھا ہونا چاہیے ترچھا اور خمیدہ ہو جاے اور جو چھوٹا ہونا چاہیے بڑا ہو جاے اور جو بڑا ہونا چاہیے چھوٹا ہو جاے
اور جو گول ہونا چاہیے چپٹا ہو جاے اور جو چپٹا ہونا چاہیے گول ہو جاے مانند کہوپڑی دماغ کے کہ مسطح چاہیے اور شکل
صدفہ کے کہ مقعر چاہیے اور معدہ کہ گول ہونا چاہیے اور جس وقت کوئی عضو شکل طبعی اپنی سے بگڑ جاوے تو فعل مین
بھی اوس عضو کے خلل پیدا ہوگا دوسری قسم سوء ترکیب کی یہ ہے کہ منفذ اور مجری اور گذرگاہین بدن کے کوئی آفت
ظاہر ہو یعنے جو راستہ کہ تنگ زیادہ ہونا چاہیے وہ بہت کشادہ ہو جاوے جیسے علت انتشار اور سبل مین ہوتا ہے کہ آنکھونکی
بیماریون سے ہے اور جیسے دوالی کہ پاؤن کی رگو نمین ہوتی ہے اور یا جو منفذ یعنے جو راستہ فراخ اور بہت کشادہ ہونا
ضرور تھا وہ نہایت تنگ ہو جاوے جیسے خناق کی بیماری مین کہ راہ دم زدن اور راہ طعام اور شراب کی تنگ ہو جاتی
اور جیسے سدہ کہ ثقبہ عنبیہ مین پڑتا ہے آنکھ کے اندر اور رگون اور منفذون مین جگر کے بھی سدہ پڑتا ہے اور جیسے منفذ
دماغ کا حالت مرگی مین بسبب خلط بد کے تنگ ہو جاتے اور حالت سکتہ مین کہ منفذ سب بند ہو جاتے ہین تیسری
قسم یہ ہے کہ بسبب کسی آفت کے تجویف بعض اعضاے مجوف کی خالی ہو جاے مانند تجویف دل کے کہ وقت خوف
عظیم اور بہت ڈر کے خون سے خالی ہو جاے اور آدمی اوسکی وجہ سے فجأۃً مر جاے اور وقت لذت بہت اور
نہایت خوشی کے بھی ایسا ہی حال ہوتا ہے کہ تجویف دل روح سے خالی ہوتی ہے اور آدمی فوراً مر جاتا ہے
چوتھی یہ کہ آفت ظاہر ہو جہت خردی اور بزرگی اعضا سے مانند زبان کے کہ بزرگ ہو کر بات اچھی طرح نہ کہہ سکے
اور مانند چھاتیون عورت کی اور خصیون مرد کی اور مانند گوشت کے کہ گوشۂ چشم مین ہوتا ہے اگر بزرگ ہو تو آنسو
اور فضول کو جو آنکھ سے اوترتے ہین باز رکھیگا اور اگر خرد ہو تو ہمیشہ آنسو جاری رہین گے اور مانند داء الفیل کے
اور یہ ایک علت ہے کہ پاؤن آدمی کا موٹا ہوتا ہے اور مانند علت فریسموس کے اور یہ بیماری ہے کہ قضیب انسانکا
سخت بڑا ہوتا ہے اور کہڑا رہتا ہے چنانچہ ملک یونان مین ایک آدمی کو یہ بیماری عارض ہوئی تھی سب اعضا اوسکے
بزرگ ہو گئے تھے یہانتک کہ وہ آدمی حرکتون سے باز رہتا تھا اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معدہ چھوٹا ہو جاتا ہے اور اوسکے
سبب سے کھانے اور پانی کو آدمی جیسا کہ چاہیے نہین کھا سکتا اور بوجہ اوسکے علت ذبول کی حاصل ہوتی ہے اور
ذبول کو فارسی مین کاہش کہتے ہین اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ یہ بیماری تنہا اندر زفان یا آنکھ مین پیدا ہوتی ہے
پانچوین آفت یہ ہے کہ جہت عددی عارض ہوتی ہے مانند دانت کے اور سواے اوسکے یا غدود جو جلد کے نیچے ظاہر ہو
اوسکو عربی مین سلعہ کہتے ہین یعنے سولی اور ناخنہ کہ آنکھ مین ہو اور مانند پتھری کے کہ گردہ اور مثانہ مین ظاہر ہو اور مانند

مسئون کی جو ناک کے اندر ہوتے ہین اور مانند عرق مدنی یعنی بیماری رشتہ کی کہ خراسان کے ملک مین اکثر ہوتی ہے
اور جو نقصان عدد کی جہت سے ہو جیسے دانت اوس آدمی کے یا سوا ہی اوسکے یا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ سے یا ایک آنکھ
دوسری آنکھ سے چھوٹی زیادہ ہو چہٹی آفت ہے جہت سختی اور نرمی سطح بعض اعضا سے جیسے سطح معدہ کا کہ سخت ہونا چاہیے
نرم ہو جائے کہ طعام اوسکی وجہ سے لغزش کرے اور مانند اوس ہڈی کے جو زخم کے نیچے ہوا اور اوس سبب سے ہڈی
چکنی ہو جائے اور جو مواد اندر گوشت کے جمتا ہے سطح اوس ہڈی سے اتنی دیر نہ ٹھہر سکے کہ قوت مغیرہ اوسکو بصورت
گوشت کی متغیر کرے پس جلد اوس سے پھسل جاوے اور وہ آفت جو درشتی یعنی سختی کی وجہ سے ہوتی ہے وہ مانند
سختی حنجرہ اور حلق اور قصبہ اور پھیپڑہ کی ہے کہ سخت ہوا اور اوسکی وجہ سے آواز متغیر ہو ساتوین آفت ہے کہ
بسبب باہر نکلنے عضو کی ہوتی ہے کہ وہ عضو اپنی جگہہ سے علیحدہ ہوتا ہے مانند بند کشادگی عضو کی اور مانند
آنت کی کہ کیسہ خصیہ مین اوتر آئے اور اس علت کو عربی مین فتق کہتے ہین اور مانند طبقہ عنبیہ کے آنکھ کے
طبقو سے کہ بسبب قرحہ کے جو طبقہ قرنیہ مین پڑتا ہے باہر آوے اس علت کو طبیب مورسج کہتے ہین اور مانند
آنکھ اور ہونٹھ اور گال صاحب لقوہ کے کہ نہاد طبعی سے پلٹ جاوین آٹھوین آفت ہے کہ کسی عضو مین علت ہو
اور وہ آفت دوسرے عضو پر پہونچے اوسکی دو قسمین ہین ایک یہ کہ کوئی پٹھا جو عضو سے پیوستہ ہو مزاج اوسکا بسبب
نہایت تری کے مسترخی ہوا اور حرکت اوس عضو کی باخلل اور بے نظام ہو وے جیسے ہاتھ اور پاؤن صاحب
فالج کے اور مانند تحجر مفاصل کے کہ عضو کو حرکت سے باز رکھتی ہین اور مانند تشنج امتلائی اور استفراغی کے
کہ دونون قسمین عضو کو حرکت سے باز رکھتی ہین اور دوسری یہ کہ بیماریان بعضی اندامون کی بشرکت دوسرے
اندامون کے ظاہر ہون چنانچہ باب دوسرے مین بیان ہو چکی ہین **باب پانچوان شناخت مین
اون بیماریون کے ہے جسکو تفرق اتصال کہتے ہین** تفرق اتصال کی بیس قسمین ہین
اونمین سے جو کہ پوست سے نیچے گذر جائے اوسکو عربی مین خدش اور سحج کہتے ہین اور جو گوشت مین ہو وے
اوسکو جراحت کہتے ہین اور جسوقت زخم مین پیپ پڑ جائے اوسکو قرحہ کہتے ہین اور سبب پیپ پڑنے کا
وہ مقام زخم کا ہے جو بسبب سوء مزاج کے الم سے پیدا ہو ضعیف ہو وے اور غذا اوسکو پہونچتی ہے ہضم نہو وے
بلکہ مواد کی طرف مستحیل ہو جائے اور جو تفرق اتصال کہ پوست اور گوشت مین گذر کر ہڈی مین اثر کرے
اور ہڈی کے دو ٹکڑے ہو جائین یا درازی مین شگافتہ ہو جائے اور غضروف یعنی نرم ہڈی اور عصب
یعنی پٹھے مین بھی درازی مین شگاف ہو جائے اور ایک شگاف سے زائد ہو اوسکو شق کہتے ہین اور اگر بہت
شگاف ہون اوسکو شرح کہتے ہین اور اگر خرد اجزا اوسکے ہو جائین اوسکو رض کہتے ہین اور جو دو پارہ ہو جا
اوسکو کسر کہتے ہین اور عصب یعنی پٹھے کی تفرق اتصال کو اگر عرض مین پڑے اوسکو بتر کہتے ہین اور تفرق اتصال جو

عضلہ مین ہوا وسکو ہتک کہتی ہین اگر اوسکے عرض مین ہوا وسکو جبر کہتی ہین اور اگر اوسکی درازی مین ہوا وسکو ہر
کہتی ہین اور جو تفرق اتصال کہ عضلہ مین پڑی درازی مین اور بہت شگاف رکھتا ہوا ور شگاف اوسکا اندر کو سا
ہوا ہوا وسکو فسخ کہتی ہین اور رض کہتی ہین اور تفرق اتصال جو درمیان عضلہ کے ظاہر ہوا وسکو صدع اور رض
اور فسخ تینون نام سے مشہور کرتے ہین اور رگ کا تفرق اتصال اگر درازی مین پڑے اوسکو صدع کہتی ہین اور
اگر عرض مین ہوا وسکو قطع اور فصل کہتی ہین اور جو سونہہ رگ کا کھلجاوے اوسکو بثق کہتی ہین اور تفرق اتصال شریانکو
ام الدم اور بیت الدم اور جمہور الدم کہتی ہین اور اگر شریان شگافتہ ہوجاوے اور خون نیچے پوست کے جمع ہوا ور دبانی سے
ہاتھ کے خون ہٹ جاوے اور بعض گروہ شریان کے ہر ایک قسم کے شگاف کو ام الدم کہتی ہین اور جو تفرق اتصال
کہ غشاؤن مین پڑے اوسکو فتق کہتی ہین اور جو تفرق اتصال کہ ایک عضو کو دوسرے عضو سے دور کرے جیسے بند کہ
کو کسی عضو سے جدا کردیوی اوسکو خلع کہتی ہین یعنی اوکھڑنا اور جو ہڈیا اپنی جگہہ سے علیحدہ ہوجاوے اوسکو فک کہتی ہین
اور جسوقت تفرق اتصال کسی عضو مین واقع ہو کہ مزاج اوس عضو کا درست ہو تو وہ تفرق اتصال اوس عضو کا
جلد درست ہوجاویگا اور جو تفرق اتصال اوس عضو مین واقع ہو کہ مزاج اوس عضو کا بد ہو تو دیر مین درست ہوگا
خصوصًا اگر عضو مین صاحب استسقا اور صاحب سوء القنیہ کے تفرق اتصال پڑے اور گرمی کے موسم کا زخم اگر بہت
دنون تک رہے تو وہ گوشت کو کہا جاویگا اور شرح تفرق اتصال کی کتاب معالجات مین بتفصیل مذکور ہوگی
انشاء اللہ تعالی **باب چہٹا ورمون کی شناخت مین** ہے ورم ایک بیماری ہی مرکب
سب طرح کی بیماریون سے اسواسطے کہ کوئی ورم ایسا نہین ہوتا ہی کہ سوء مزاج مادی سے پیدا نہووے اور اسی طرح
کوئی ورم نہین ہی کہ شکل اور نہاد اور مقدار عضو کو پہیر دیوی اسلیے کہ عضو ورم سے موٹا اور بزرگ ہوتا ہی شکل طبعی
اوسکی نہین پلٹتی ہے اور کوئی ورم تفرق اتصال سے خالی نہین ہوتا ہی اسلیے کہ مواد ورم کا اجزای عضو کو ایک
دوسری سے کہینچتا ہی اور دور کرتا ہے یعنی علیحدہ کرکے درمیان اجزا کے جگہہ اپنی خالی کرتا ہے پس اسی سبب سے
ہم کہہ چکے ہین کہ ورم مرکب ہی سب قسم کی بیماریون سے اور ورم اکثر نرم اعضا مین ہوتا ہی اور بعضون نے یہ جو
گمان کیا ہے کہ جو عضو کہ نہایت نرم ہوا وسمین ورم نہین ہو سکتا اسوجہ سے کہ اوسمین تمدد ممکن نہین ہے
یعنی اوس عضو کا کہینچنا دشوار ہی تو یہ گمان اونکا غلط ہی اسلیے کہ دماغ جو نہایت نرم ہے اور ہڈی بھی جو نہایت
سخت ہی دونون ورم کو قبول کرتے ہین کیونکہ وہ دونون غذا کو قبول کرتے ہین اور بڑہتے ہین اور طول اور
عرض اور عمق مین منتشج ہوتے ہین یعنی لنبا اور چوڑا اور گہرائی مین کہنچتے ہین تو کوئی امر مانع نہین ہی اسبات کا
وہ فضول کو بھی قبول کرین اور ورم اونمین حاصل ہو مثلًا اگر دانت فضلا اخلاط کو قبول نکرتے اور وہ اوس عضو
کو ہرگز نہ پہونچ سکتا تو ہرگز حجم مین نہ بڑہ سکتا اور بعضے دانت زرد اور سیاہ اور سبز اور نیلے اور خوردہ ہوتے

شک نہین ہے اس امر مین کہ نا طبعی دانت کی رنگ خلطون کے فضول سے ہین کہ دانتون کے جرم مین پہنچتی ہین
اور ساتھہ اوسکی غذا کے ملی ہوتے ہین پس کون مانع ہے اس بات کا کہ جسوقت یہ فضول بمقدار زائد نفوذ کرین اور
ورم پیدا کرین خصوصًا دانت وہ عضو ہے کہ ہمیشہ بڑہتا ہے اور زیادہ ہوتا ہے اور ہمواری اور ظہور اوسکے بڑہنے کا
اسواسطے نہین معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک دانت دوسری دانت سے جو برابر اوسکے ہے گھستا ہے پس دونون سے وہ ہوتے
ہین کسواسطے وہ دانت جو برابر دندان شکستہ یا افتادہ کے ہو اسوجہ سے کہ وہ نہین گھستا ہے دراز زیادہ اور سب
دانتون سے ہوتا ہے اور جب یہ بات معلوم ہوچکی کہ دانت ہمیشہ بڑہتا ہے اور بڑہنا سوا قبول غذا کے ممکن نہین ہے
تو یقین کرلینا چاہیے کہ دانت ساتھہ صحت غذا کے فضول اخلاط کو بھی قبول کرتے ہین پس قبول کرنا ورم کا بھی
اس طریق پر دور نہین ہے خصوصًا ہم دیکھتے ہین کہ جسوقت کسی دانت مین درد اوٹھتا ہے تو آدمی حس ضربان کی
پاتا ہے اور یہ حس بسبب نرم عصب کے ہے کہ دانت کی گوہر کے ساتھہ پیوستہ ہے اور حس درد اور حس گرمی اور سردی
چیزونکی بوجہ اوسی عصب کے پاتا ہے اور اوس سے بیطاقت ہوجاتا ہے کیونکہ ممکن ہوسکتے ہین کہ گوہر اوسکا جو نرم ہے کہ
بسبب اوسکے مواد کو قبول کرتا ہے اور بسبب قبول کرنے مواد کے ورم کو حاصل کرتا ہے اور معلوم کرین کہ جو
ورم کہ کسی عضو مین واقع ہو سبب اوسکا یا وہ مادہ ہوتا ہے جو ایک عضو سے جو اوپر اوس عضو کے ہے اوسپر گرتا ہے
اوسکو نزلہ کہتے ہین اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مادہ بد ساتھہ خلطون نیک کی شامل ہوتا ہے اور اوسکے سبب سے بدی مواد
مین ظاہر نہین ہوتی ہے اور جسوقت کہ کبھی استفراغ کا اتفاق پڑے اور خلطین نیک ساتھہ اوس استفراغ کے خرچ
ہوجاتین اور بری خلطین جسم مین باقی رہین تو بدی اونکی ظاہر ہوگی اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طبیعت اوسکو
طرف ظاہر جسم کے دفع کرتی ہے اور اوسکے سبب سے ورم اور پہوڑا پہنسی ظاہر ہوتی ہے اور بعض اوقات ایسا
اتفاق ہوتا ہے کہ طبیعت اوس مواد کو دفع نہین کرسکتی ہے پس اوسوجہ سے ماندگی وغیرہ ظاہر ہوتی ہے مثال
اوسکی ایک عورت ہے کہ اوسکے بدن مین خلطین بد خلطون نیک کے ساتھہ ملی ہوتی ہین اور وہ عورت بچہ کو دودہ پلاتی
ہے پس خلطین نیک اوسمین خرچ ہوتی ہین اور بد خلطین جو بدن مین باقی رہتی ہین طبیعت اوسکو دفع کرتی ہے اور جسم پر
اوس عورت کی خارش اور پہنسیان ظاہر ہوتی ہین اور مثال اوس آدمی کی کہ بدن مین اوسکے خلطین بد ساتھہ
خلطون نیک کی شامل ہون اور اوس آدمی کو کوئی زخم پہونچے تو نیک خلطین اوس جراحت سے دور ہونگی اور بد خلطین
بدن مین اوسکے باقی رہین گی پس اون بد خلطونکو طبیعت دفع کریگی اور دفع طبیعت سے جسم پر اوسکے ورم اور پہوڑا پہنسیا
ظاہر ہونگی اور معلوم کرین کہ بثرہ یعنی پہنسی حقیقت مین وہ بھی ورم ہے مگر پہنسی چھوٹا ورم ہے اور آماس یعنی
ورم بثرہ بزرگ ہے یعنی بزرگ پہنسی ہے اور آگاہ ہون کہ جس جس مواد سے کہ ورم لاحق ہوتا ہے وہ مواد چھہ طرح کے
ہین چار چارون خلطین ہین مانند صفرا اور سودا اور بلغم اور خون کی اور دو اور ہین ہوا اور پانی اور سب طرح کے

ورم یا گرم ہین یا سرد تو یہ لکھنا چاہیے کہ جملہ ورم گرم یا خون سے ہوتی ہین یا صفرا سے لیکن بعضے ورم بسبب
عفونت مواد گرم کے لاحق ہوتے ہین چنانچہ شرح اس کی کتاب معالجات مین یا دیکھیگی انشاء اللہ تعالی
اور طبیب ہر ایک ورم کو جو خون صرف سے ہو فلغمونی کہتے ہین اور جو صفرا صرف سے ہو حمرہ نام رکھتے ہین
اور ورم صفرای خالص جو باہر پوست کے ہوا اور صفرای سوختہ سے ہوا اوسکو ناشرا کہتے ہین اور حمرہ اوس ورم
نام ہے جو پوست اور گوشت کے اندر ہوا اور جو ورم کہ مرکب خون اور صفرا سے ہوا اوسمین ملاحظہ کرین اگر خون
غلبہ رکھے فلغمونی حمرہ کہتے ہین اور اگر صفرا غالب ہو حمرہ فلغمونی کہتے ہین اور جسوقت ورم مین پیپ پڑجاتی
خراج کہتے ہین اور جو ورم کہ گوشت کے اندر ہوا اور پوشیدہ ہو مقامات مین مانند گوشت کے کہ کان کے
پیچھے ہے اور وہ گوشت جو ران کی جڑ مین ہے اور مواد اوسکا ورم سخت ہوا اوسکو طاعون کہتے ہین اور
جو ورم کہ بلغم رقیق سے ہو نرم اور سپید ہوتا ہے اور جو بلغم غلیظ سے ہو سخت اور سپید ہوتا ہوا اور جو ورم کہ
سخت اور تیرہ ہوا اور رگین سبز گرد اوسکے کھڑی ہون اور اوس کے حرارت اور ضربان بھی ہوا اوسکو سرطان
کہتے ہین اور ورم سرطان تمام اندام مین ہو سکتا ہے اور خنازیر حوالی گردن اور بغل اور ران مین اکثر
ایسا ہوتا ہے اور سخت ہوتا ہے اور سلعہ یعنی رسولی گوشت سے جدا ہوتی ہے کہ سر انگشت سے پکڑ سکتے ہین اور
فرق درمیان سرطان اور خنازیر اور سلعہ کے یہ ہے کہ سلعہ یعنی رسولی پوست اور گوشت دونون سے
جدا ہوتی ہے اور خنازیر گوشت سے جدا ہوتا ہے پوست سے جدا نہین ہوتا اور سرطان گوشت اور پوست
دونون مین ملا ہوتا ہے اور فرق درمیان ورم صلب اور سرطان کے یہ ہے کہ ورم صلب ساکن ہوتا ہے اور عضو کی حس
باطل کرتا ہے یا کم کرتا ہے اور بے درد ہوتا ہے اور سرطان ساتھ درد کے ہوتا ہے اور جڑین اور شاخین
رکھتا ہے مانند سرطان یعنی مثل اوس جانور کے جسکو کیکڑا ہندی مین کہتے ہین اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعد
ایک مدت کے گوشت عضو کا مردہ ہوتا ہے اور حس اوس عضو سے جاتی رہتی ہے اور خنازیر جو بغل [illegible]
مین ہوا اوسکو [illegible] کہتے ہین اور وہ خراج جو دو یا تین سوراخ کرے اوسکو شہدی کہتے ہین کہ رطوبت مانند شہد کے
اوسمین سے بہتی ہے اور جو ورم گرم کہ بیچ مین ہو اور سر اوسکا اونچا اور نوکدار ہو اور رنگ اوسکا متغیر ہو
اور جب وہ جاتے اور کشادہ ہو جاتے اوسکو دمل کہتے ہین اور بثور کے تئین جو نام رکھتے ہین اور ورم صلب ناخن
کی ہوا اوسکو داحس کہتے ہین اور قرحہ کہ پوشیدہ نہین ہو کیا ہم پیوستہ ہون اور ریم ہوا اوس سے ہوا اوسکو [illegible]
کہتے ہین ایسا ہم کہ کان کے نواح مین بہت پیدا ہوتا ہے اور ہر ایک ورم مین کہ بڑا ابلہ ہوا اور پانی سے بھرا ہوا اوسکو
عربی مین نفاخہ کہتے ہین اور جو چھوٹی چھوٹی پھنسیان کہ حوالی اوسکا سرخ ہوا اور ورم کم ہوا اور جلد زخم کردین اور فراخ
ہو جاتی ہین اور اکثر ہاتھ مین ظاہر ہون اور چھینا اوسکا مانند چیونٹی کے کاٹنے کے ہو تو اون کو عربی مین نملہ کہتے ہین

اور وہ چھوٹی پھنسیان کہ گرداون کے قدری ورم ہو اور سرخ اور جلتا ہوا ہو اوسکو گاورسیہ کہتی ہین اور وہ پھنسی کہ
جلد خشکریشہ سیاہ یا سبز ظاہر ہو اور حوالی اوسکا سرخ ہو اور سخت سوزان اور گرم ہو اوسکو آتش پارسی کہتی ہین اور
جو ورم گرم کہ سخت گرم اور جلندہ ہو یعنی چبھنی والا ہو مانند خار کے اوسکو شوکہ کہتی ہین وہ سخت بد ہوتا ہی اور مہلک
ہی اور وہ قرحہ جو شکم کے اندر ہو اور ریپ بہت اوسمین سی نکلی اوسکو دبیلہ کہتی ہین اور وہ قرحہ جو کشادہ ہو اور درمیان
اوسکا خالی ہو اور اوسمین سی رطوبت بھی بہت یا کم اور لب اوس قرحہ کے موٹے اور سپید اور سخت ہوین اوسکو
ناصور کہتی ہین اور ورم پراگندہ کہ یکایک جسم پر ظاہر ہو اور سرخ تمام بدن پر یا بعض اعضا پر پھیلجاوی اور بعض
ایسا ہو کہ بہت سرخ ہو اور اوسمین خارش اور جلن بہت ہووی اور تین دن تک سخت اور بشدت ہو اوسکو شری
یعنی پتی کہتی ہین اور ورم صلب بعض اول ظہور مین صلب ہوتا ہی اور بعض آخر مین صلب ہوتا ہی خصوصًا ورم
خونی اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ بلغمی ورم بھی صلب ہوتا ہے اور سردی کے موسم کا ورم اکثر بلغمی ہوتا ہی اور ورم گرم بھی
جو سردی کے موسم مین ظاہر ہو میل بسپیدی رکھتا ہی اور اورام بلغمی موافق عدد قسمون بلغم کے ہوتے ہین جیسے بلغم
بعضی غلیظ ہین اور بعضی رقیق زیادہ ہین اسی طرح ورم بلغمی بعضی سخت بہت ہوتے ہین اور بعضی نرم بہت بلند ہوتے ہین اور
جو ورم کہ سخت ہو مانند ورم سوداوی کے ہوتا ہی اور جو ورم کہ نرم بہت ہو مانند ورم بادی کے ہوتا ہی اور اکثر
ایسا ہوتا ہی کہ بلغم رقیق کہ بمنزلہ کا ہے درمیان اپنون پٹھون کے اوترتا ہے اور حنجرہ مین گرتا ہی اور گرداگرد اوسکے
جمع ہوتا ہے اور وہان رہتا ہی پس لطیف اوسکا تحلیل ہوجاتا ہی اور باقی صلب رہجاتا ہی اور ایسا ورم جوڑ اورم مین
بہت ہوتا ہی اور ورم آبی مانند استسقا اور مثل قیلۃ الماء وغیرہ کے ہوتا ہے اور ورم بادی دو قسم ہے ایک قسم کو
نفخ کہتی ہین کہ اجزای عضو مین باد شامل ہوتی ہے اور عضو مین نفخ ظاہر کرتی ہی اور دوسری قسم نفخ ہی کہ پوست
عضو کو پہلاتا ہی اور تانتا ہی اور ہاتھ رکھنے سے ہٹ جاتا ہی اور ایسی ورم مین عضو پر کچھ بوجھ نہین معلوم ہوتا ہی اور پھنسیان
کئی طرح کی ہوتی ہین بعضی پھنسی خون صرف سی ہوتی ہی مانند آبلہ کے اور بعضی صفرای صرف سی ہوتی ہی مانند خصیہ یعنی چیچک اور نملہ کے
اور بعضی پھنسی سودا اور خون سی ہوتی ہی مانند جرب کے یعنی وہ بثورات جنکو خارش تر کہتی ہین اور بعضی پھنسی سودا اور بلغم سے
ہوتی ہے مانند مسامیر اور ثآلیل کے

باب ستائیسوان اون احوالون کی شناخت مین
جنکو بیماری سے شمار کرتے ہین سوای اون بیماریون کے جو بابہای گذشتہ مین بیان ہوچکی ہین بعضے
احوال ایسی ہوتے ہین کہ ظاہر جسم انسان پر پیدا ہوتے ہین اور اونکو بیماری نہین سے شمار کرتے ہین پس وہ چار
قسم پر ہین ایک وہ احوال ہین جو بالون مین ظاہر ہوتے ہین مانند کوتاہی اور کمزوری اور ٹوٹنے اور اوکھڑنے اور
گرنے بالون کے اور سر بالون کے ساتھ چند شاخ کے ہونا اور رنگ اپنے سے پھرنا اور جلد سپید ہونا مثل داء الثعلب اور
داء الحیہ کے دوسری وہ آفتین ہین جو پوست مین ظاہر ہوتی ہین مانند بہق اور برص کے اور مثل نشان آبلہ

اور اثناء آفتاب اور اشیاء چیزوں کی تیزی سے وہ آفتیں ہیں کہ پوست میں ظاہر ہوتی ہیں اور پوست اونکو سبب سے خراشیدہ ہوتا ہے
مانند داد اور سیکے اور سختی اور کھر کھراہٹ جلد کی کہ اوسکو عربی میں خصف کہتے ہیں چوتھے وہ آفتیں ہیں جو بدن میں ظاہر
ہوتی ہیں مانند فربہی با فراط اور لاغری با فراط کی

باب آٹھواں منسوب بیماریوں کی شناخت

میں ہے بیماری منسوب جنس جنس کی ہوتی ہے ایک یہ کہ نام سے اوس عضو کے جس عضو میں بیماری ہو مشہور
ہو جیسے شقیقہ اور سرسام اور برسام اور ذات الجنب اور ذات الریہ اور مانند اوسکے دوسرے وہ بیماریاں ہیں کہ نام سے اوس چیز کے
جسکے مشابہ ہیں مشہور ہیں مانند داء الفیل اور داء الاسد اور داء الحیہ اور سرطان اور ناخنہ تیسرے وہ بیماریاں ہیں جو
ساتھ اعراض کے منسوب ہیں مانند صرع یعنی مرگی اور سکتہ اور خناق وغیرہ کے چوتھے وہ بیماریاں ہیں جو نام سے اوس
طبیب کے مشہور ہیں جسنے اوسکی دوا کی ہے مانند قرحہ جرونی کے کہ اوس طبیب نے اوسکا علاج کیا ہے پانچویں وہ بیماریاں
جو شہروں سے منسوب ہیں کہ اون مقاموں میں اکثر ہوتی ہیں مثل ریشہ بلخی اور عرق مدنی کے چھٹے وہ بیماریاں ہیں کہ نام
سے اون ہوا اور دن کے منسوب ہیں کہ اون میں اکثر ہوتی ہیں جیسے داء الثعلب ساتویں وہ بیماریاں کہ نشان اونکا اوس کی صورت
کی شکل ہو جیسے مانند داء الحیہ اور داء الاسد

باب نواں شناخت میں احوال بیماریوں کی ہے

معلوم کریں کہ بیماریوں کے چار احوال ہیں ہر حال کے لیے ایک وقت ہے معلوم اور طبیب کو اون وقتوں اور
اون احوال کی شناخت سے چارہ نہیں ہے ایک وقت آغاز مرض کا ہے یعنی شروع زمانہ بیماری کا ہے اور آغاز اوسکا
اوس وقت کو شمار کرتے ہیں کہ عیب بیماری کا جسم انسان پر ظاہر ہو جیسا کہ مثلاً ایک آدمی کا بدن ٹوٹتا ہے اور ناطاقتی
سی گذرتا ہے اور بعد اوسکے تپ چڑہے تو آغاز اوسکا جب سے مقرر کرنا چاہیے کہ جس وقت سے تپ ظاہر ہوتی ہے
اور بدن کی شکستگی اور ضعیفی جو تپ سے پہلے ہوتی تھی اوسکو روزگار مرض سے شمار نہ کریں اور غرض درست کرنی
آغاز مرض کے شناخت کرنا روز بحران کا ہے دوسرے زمانہ زیادتی مرض کا ہے جس دم تک کہ بیماری کو زور ہوتا ہے
اور بڑہتی جاتی ہے جیسے کہ تپ مثلاً ہر ساعت یا ہر روز گرم اور تیز ہوتی جاتی ہے یا ورم کہ ہر روز بڑھتا ہے پس مدت
بڑہنے حرارت تپ کو اور ورم کے بڑہنے کی مدت کو زمانہ تزید مرض کے شمار کریں اور تیسرے حال نہایت کو پہونچنا
بیماری کا ہے اور اس وقت کو وقت انتہا کہتے ہیں اور وہ زمانہ ایسا ہے کہ مثلاً تپ اور اعراض اوس تپ کے آج قوی
زیادہ کل کے دن سے ہوویں چوتھے حال نقصان بیماری کا ہے اس وقت کو انحطاط کہتے ہیں اور یہ وہ زمانہ ہے کہ مثلاً
تپ اور اعراض اوسکے آج کے روز کم کل کے دن سے ہوں پس جس وقت کہ بیماری وقت انحطاط کو پہونچی خطرہ سے
باہر ہوگی اور سب طرح توقع نجات اور امید سلامتی کی ہوگی مگر اوس وقت اگر کچھ غلطی تدبیر علاج میں کیجائیگی تو البتہ
نکس ہوگا یعنی وہی بیماری پھر عود کریگی یا اور کوئی نئی بیماری لاحق ہوگی اور معلوم کریں کہ جو مرض لائق فصل سال اور
مزاج عمر کے ہوگا خطر اوسکا کمتر ہے جیسے گرمی کے موسم میں جوان آدمی کو گرم بیماری اور صفراوی ظاہر ہو

اسواسطے کہ کوئی سبب عظیم نپائیگا کہ ایسی فصل اور ایسے مزاج مین حرارت کو پیدا کرے اور جو بیماری کہ لائق فصل سال
اور مزاج عمر اور ہوای شہر کے ہو وہ خطرناک ہوگی جیسے سرد مزاج والہ آدمی کو سردی کے موسم مین اور شہر سرد مین
گرم بیماری لاحق ہو اسلیے کہ سبب بیماریونمین یہ امید ہوتی ہے کہ اوس فصل مین کہ مزاج اوسکا ضد مزاج بیماری کی ہو
زائل ہوگی اور فصل جاڑے کی اور شہر سرد اور مزاج آدمی کا بھی سرد سبب ضد بیماری گرم کی ہین پس جسوقت کہ سردی کے
موسم مین بوڑھے آدمی کو بیماری گرم عارض ہو خصوصًا شہر سرد مین تو سبب اوسکا عظیم ہوگا اور وہ بیماری خطرناک
ہوگی **باب دسوان اون بیماریون کی شناخت مین ہے جو باپ دادون سے
اولاد کو بوراثت پہونچتی ہین اور وہ بیماریان جو آدمی کو ایک دوسرے سے حاصل ہوتی ہین**
پس معلوم کرین کہ وہ چھہ بیماریان ہین جو باپ دادون سے اولاد کو بوراثت پہونچتی ہین ایک سل ہے دوسری نقرس
تیسری برص چوتھی جذام پانچوین کلی چھٹی اصلع اور جو عضو کہ پدر سے ضعیف ہو فرزند کا بھی وہ عضو ضعیف ہوگا اور چھ
بیماریان کہ آدمی کو ایک دوسرے سے پہونچتی ہین وہ بھی چھہ ہین ایک سل دوسری برص تیسری جذام چوتھی آبلہ پانچوین
درد چشم چھٹی تپ وبائی خصوصًا اگر مکان تنگ ہو اور اندر سے مکان کی ہوا کے بند ہون اوسوقت بہت یہ بیماریا
ایک دوسرے کو حاصل ہونگی اور درد چشم کی بیماری خصوصًا اوسوقت ہوگی اگر چشم دردمند کیطرف نگاہ کریگا **باب
گیارہوان اون بیماریون کی شناخت مین ہے کہ تازہ ہوتی ہین اور سبب**
دور ہونے دوسری بیماری کا ہوتی ہین وہ بیماریان جو تازہ ہوتی ہین اور سبب دور ہونے دوسری
بیماری کا ہوتی ہین وہ مانند نقرس کے ہے اور دوالی اور داء الفیل اور درد مفاصل سخت ہین جسوقت صرع
یعنی مرگی والیکو ان بیماریون سے کوئی عارض ہو تو سبب اوسکی مرگی جاتی رہیگی اسوجہ سے کہ مرگی مرض دماغی ہے
اور مواد اوسکا دماغ مین ہوتا ہے پس جسوقت ان بیماریونمین سے کوئی بیماری عارض ہو تو مواد دماغ کا نیچے اوتریگا
اور علت دماغی دور ہو جائیگی اور جو علت کہ مواد اوسکا انتقال کرسکے وہ بھی اسی قیاس پر ہے اور آنکھ کا درد
دستون اور زلق الامعا سے دور ہو جاتا ہے اسلیے کہ مواد خلط بد کا دستون کی راہ نکل جاتا ہے اور یہ دستور اسی علت
مین مثل دستور کے ہین طبیب کو واسطے تاکہ ساتھ طبیعت کی پیروی کرے اور اطبا آدمی کو دوالی کا مرض پیدا
ہوتا ہے اور جسوقت دوالی کی بیماری عارض ہوتی ہے بال سر کے نکلتے ہین اور جسوقت صفرا دستون والے کے
کان گنگ ہو جاتے ہین تو دست اوسکی بند ہو جاتین گے اور جس کسی کے کان بہرے ہون اور اوسکو صفرا کی دست
عارض ہون تو گنگ کانون کا دور ہو جائیگا بسبب استفراغ اور انتقال مادہ کے اور جسوقت حالت تپ کے
کان گنگ ہوتے ہین اور اوس تپ مین اگر خون آوے یا دست جاری ہون تو کری بالکلیہ دور ہو جائیگی بسبب
استفراغ اور انتقال مواد کے اور جو کسی شخص کو درد سخت عارض ہو اور ناک یا کان سے اوسکے پیپ بہے

تو درد سر جاتا رہیگا بسبب استفراغ اور انتقال مواد کے اور اگر مرگی والے کو دستون یا ابکائی بغیر اوسکے قصد کے آوے تو
دست بسبب بند ہو جاتی ہیں گے بسبب انتقال مادّہ کے اور یا پچھو لیا اور دیوانگی ساتھ دوالی اور بواسیر کے
دور ہو جاتی ہے اسلئے کہ دونوں کا سبب زیادتی خلط سوداوی کی ہے دماغ میں پس جسوقت سر کے رگوں کے
کھل جاتیں اور بواسیر یا دوالی ظاہر ہوا اور خون سوداوی دماغ سے نیچے اوترے تو دونوں علتیں بسبب انتقال مادّہ
زائل ہونگی اور خصی یا آدمی کو اسہال اور نقرس نہیں ہوتا ہے اور عورتوں کو نقرس نہیں ہوتا ہے مگر اوسوقت کہ غذائیں
ناموافق اور بے ترتیب کہاتیں اور البتہ اونکو بھی نقرس ہوگا اسلیے کہ جسم اونکا ساتھ حیض کے مادّہ بدی سے بھرا ہوتا ہے
عجب نہیں اور نقرس لاحق ہوا اور سبب صلح ہونے خصی کا یہ ہے کہ مزاج اونکا مثل مزاج عورتوں کے ہوتا ہے
اور نقرس بھی اسی سبب سے اوسکو نہیں ہوتا لیکن اوسی طریق سے مگر عورت کو اگر غذائیں ناموافق اور بے ترتیب کہانے
نقرس لاحق ہوگا اور اگر خصی بھی ایسی ہی بے ترتیبی کرے تو اوسکو بھی عارض ہوگا اور نقرس ایک بیماری ہے کہ بسبب
ضعیفی پاؤنکی ہوتی ہے جس طرح مرگی ایک علت ہے کہ بسبب ضعیفی دماغ کے ہوتی ہے لیکن اگر پاؤن یا دماغ
ضعیف ہو جب تک کہ مادّہ بدی جسم میں جمع نہو وے اور رگوں میں بھاری نہو طرف پاؤن یا طرف دماغ کے رجوع نکریگا
اوسوقت تک نہ مرگی ہوگی نہ نقرس اور جالینوس کہتا ہے کہ خصی صاحب نقرس میری نظر سے گذرا ہے اور بچہ کو کہ
ہرگز صاحب نقرس نہیں دیکھا ہے اور جو کسی کودک کو نقرس عارض ہو تو وہ وجع مفاصل کے اقسام سے تصور
کیا جائیگا اور وہ درد زانو اور کعب وغیرہ میں ہوگا اور سبب اوسکا غذا ہی بد اور بے ترتیب اور بہضم ہونا طعام کا ہے اور جو کہ
معلوم ہو کہ خصی اور کودک کو نقرس نہیں ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے تو کودک کو نادر ہوتا ہے تو اس بیان سے یقین
کر لینا ضرور ہے کہ جماعت کو تولد نقرس میں اثر قوی ہے اور درد جگر سخت ساتھ تپ کے دور ہو جاتا ہے لیکن
جاننا چاہیے کہ درد جگر یا ورم گرم سے ہوتا ہے یا ریاح غلیظ سے یا سُدّہ سے لیکن جو درد جگر کہ سدہ کے سبب سے ہو درد اوسکا
سخت نہوگا مگر گرانی درد میں زیادہ ہوگی اور جو درد جگر کہ ورم کے سبب سے ہو وہ بیدون تپ کے نہوگا اور جو درد جگر
کہ ریاح غلیظ سے ہو درد اوسکا سخت اور خلندہ ہوگا پس وہ ریاح ساتھ حرارت تپ گرم کے ٹوٹ جائیگی اور
اور جس کسی شخص کے سر پہلو کے درد گرین اور ورم ہو تو وہ درد ساتھ تپ گرم کے جاتا رہیگا اور نقرس اور درد والی
اور وجع مفاصل اور گنگ اور خارش ساتھ تپ چوتہیا کے دور ہوتی ہے اور تشنج امتلائی تپ گرم سے جاتا رہتا
لیکن آگاہ ہونا چاہیے کہ نقرس اور درد مفاصل اکثر رطوبتوں خام او خلط غلیظ سوداوی سے ہوتا ہے اور گنگ اور
خارش یا رطوبت شوری ہوتی ہے یا خلط سوداوی سے لیکن چونکہ خام رطوبتیں ساتھ حرارت تپوں گرم کے
پختہ ہوگا اور جو کہ سوداوی غلظت ساتھ نوبتوں چوتہیا کے تحلیل ہوگا اور تشنج امتلائی کا حال بھی ایسا ہی ہے
اسواسطے کہ مواد تشنج کا ساتھ حرارت تپ گرم کے پگہلتا ہے اور تشنج دور ہو جاتا ہے اور جسوقت کہ بحران یرقانی ظاہر

تو بیماریان گرم صفراوی دور ہوجائینگی اسلیے کہ مواد صفراکا ظاہر تن کیطرف باہر نکلتا ہی اور فواق امتلائی یعنی ہچکی
ساتھ عطسہ یعنی چھینک کی دور ہوتی ہے کیونکہ فواق اور تشنج امتلا سی بھی ہوتے ہین اور استفراق سے بھی لیکن جو کہ
امتلا کی وجہ سی ہوتا ہی اکثر احوال مین اوسکے لیے حرکت قوی ہونا چاہیے کہ اوس رطوبت کو ہلا دیوے اور اپنی جگہہ سے
اوکھاڑ دیوے اور حرکت چھینک کی حرکت قوی ہے اور جس کسی شخص کو کہ کھٹی ڈکارین بہت آتی ہون اوسکو علت
ذات الجنب ہونے پائیگی اسلیے کہ مواد ذات الجنب کا مواد گرم اور تیز ہوتا ہی اور جس شخص کو کہ کھٹی ڈکارین بہت
آتی ہون اوسکے معدہ مین خلطین گرم اور تیز کمتر پیدا ہوتی ہین اور جو کہ جس آدمی کے جسم مین خلط گرم کم پیدا ہوتی ہے
تو اوسکے بدن مین گرمی اور تیزی کمتر ہوتی ہی پس اوسکو ذات الجنب ہونے پائیگا باب ١٢ بارہوان اون

بیماریون کی شناخت مین ہی کہ جسوقت اپنے حال سے پھر جاتین اور بیماری اور

پیدا ہو تو حال بیماری کا اثر ہوگا جسوقت کہ ذات الجنب ذات الریہ ہوجائے اور علت قرانیطس
کی لیثرغس ہوجائے تو حال بیماریکا اثر ہوگا لیکن ذات الجنب مین کہ ذات الریہ ہو حال بیمار کا اسواسطے
اثر ہوگا کہ مواد بیماری کا اپنے موضع مین نسماویگا بلکہ زیادہ بڑھیگا یہانتک کہ ذات الریہ پیدا ہو پس جب یہ شکل ہوگی
تو کچھ شک نہین ہی کہ حال بیماری کا اثر ہوا اسلیے کہ ذات الجنب اپنی جگہہ قائم رہتا ہے اور ذات الریہ مدد گار اوسکا ہوجاتا ہی اور ذات الریہ ذات الجنب نہین ہوتا ہی اسلیے کہ ذات الریہ اگر سخت ہو تو مواد اوسکا کھانسی کی حرکت
سی نکلجاتا ہی اور پاک ہوجاتا ہے اور اگر سخت ہو تو پہلا اوس سے کہ مواد اوسکا دوسرے عضو کیطرف انتقال کرے بیمار ہلاک
ہوجائیگا اور قرانیطس سرسام گرم کو کہتے ہین اور لیثرغس سرسام سرد کو پس جسوقت کہ قرانیطس لیثرغس ہوگا تو حال
بیماریکا اثر ہوجائیگا اسلیے کہ مواد لطیف قرانیطس مین تحلیل قبول کرتا ہے اور مواد کثیف رہجاتا ہے کہ تحلیل ہونا
اوسکا دشوار ہوتا ہی اور جسوقت بیمار کو تپ محرقہ مین رعشہ اور ہذیان ظاہر آوے تو وہ تپ جاتی رہیگی اور ہذیان
اختلاط ذہن یعنی بیہودہ بکنے کو کہتے ہین پس سبب اوسکا تپ محرقہ ساتھ ہذیان کے جاتی رہتی ہی یہ ہی کہ مواد تپ
محرقہ کا رگون مین ہوتا ہی جسوقت مواد رگون سی انتقال کرتا ہے اور پٹھون پر گرتا ہے اوسوقت رعشہ عارض ہوتا
اسلیے کہ پٹھے دماغ کی شاخین ہین اور جو مواد کہ پٹھون پر آتا ہی قوت اوسکی طرف اصل کے پہونچتی ہی اور ہذیان
پیدا ہوتا ہی اور تپ دور ہوجاتی ہے بسبب منتقل ہونے مادہ کے لیکن علت سخت مین مبتلا ہوجاتا ہی گفتار

دوسری شناخت مین اعراض اور علامات کی ہے اور اس گفتار کے بارہ باب

ہین باب پہلا دوسری گفتار سے اعراض کی شناخت مین ہے بطریق کلی معلوم

کرین کہ جس طرح سے سیدھے احوال جسم انسان مین تازہ ہوتے ہین اور اونکو امراض کہتے ہین اسی طرح سے بھی احوال تازہ
ہوتے ہین اور اونکو اعراض کہتے ہین اور اعراض کو بقیاس ساتھ امراض کے اعراض کہتے ہین اور بقیاس ساتھ

اوسکے کہ طبیب اون اعراض سے نشان تلاش کرے واسطے شناخت کرنے احوال بیماریون کے علامات کہتے ہین اسلیے کہ اعراض نشان احوال جسم انسان کے ہین اور وہ نشان بعضی نشان تندرستی کے ہین اور نشان بیماری کے لیکن جو کہ نشان تندرستی کے ہین کہ شکل تندرستی ہیئت اندامون کے ہین اور تمامی فعل ہر ایک کے اور ہر ایک اندام کہ کہ کام اوسکا تمام ہووے وہ اندام درست ہوگا اور افعال اعضا سے یعنی اندامونکے کامونسے نشانیان ان اس طریق پر ڈھونڈتے ہین کہ اگر دماغ کے کامونمین تلاش کرین تو احوال کامون اختیاری اور احوال اون فعلون حس اور فعلون توہم اور تفکر اور یاد اوسکے بیچ نگاہ کرین اور جو نشان فعلہای دل سے ڈھونڈتے ہین تو چاہیے کہ دمٹرون اور نبض کے احوال بیچ نگاہ کرین اور اگر نشان جگر کے کامون سے تلاش کرین تو پیشاب اور گوہ کے احوال بیچ نگاہ کرین اور جو کچھہ معدہ کے کامون سے ڈھونڈتے ہین تو احوال ہضم ہونے طعام اور احوال بھوک اور احوال ڈکارون اور قے اور احوال قوتون معدہ بیچ نگاہ کرین پس ہر ایک عضو سے اسی طرح افعال اوسکے اور حال قوتون اوسکی سے ڈھونڈتے ہین جو کچھہ احوال طبعی پر پائین وہ نشان تندرستی کا ہے اور جو کچھہ احوال طبعی سے پھرا ہوا ملاحظہ کرین وہ نشان بیماری کا ہے اور طبیب عرض اس احوال کو کہتے ہین جو طبیع مرض کے ہو اور ساتھہ بیماری یا بعد بیماری کے ظاہر ہو پس یہ عرض بیچ حال کے نشان دیتا ہے ایک حال گذشتہ سے دوسری احوال حاضر سے تیسرے حال آئندہ سے پس جو کچھہ احوال گذشتہ سے نشان دیوے اگر طبیب اوس حال سے خبر دیوے تو بیمار کو اوپر طبیب اور علم و عمل پر اوسکے بڑا اعتماد ہووے اسلیے کہ جب سمجھے کہ طبیب گذری ہوئی احوال سے جو کچھہ خبر دیوے وہ درست ہے تو جو کچھہ احوال آئندہ ارشاد کریگا وہ بھی سچ ہوگا پس نہایت اوسپر اعتقاد کلی ہو جائیگا اور جو کچھہ احوال حاضر سے نشان دیوے اگر وہ حال مطابق ہے اور مناسب احوال ہے تو منفعت اوسکی بزرگ ہوگی اور جو کچھہ احوال آئندہ سے نشان دیوے منفعت اوسکی دو گونہ ہے ایک یہہ کہ استادی طبیب کی ظاہر ہو دوسری یہہ کہ طبیب بیمار کی ایسی تدبیر کرے کہ اوس حال کو واجب کرے اور اعراض وہ ہے کہ حقیقت مرض کی دلالت کرتے ہین مثلاً نبض سریع مختلف تپ پر دلالت کرتی ہے اور بعضے اعراض ایسے ہین کہ دلالت کرتے ہین اس بات پر کہ مواد کونسے عضو مین ہے چنانچہ نبض موجی ہر سینہ کی بیماریون میں دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ مواد ورم کا پھیپھڑے مین ہے جیسے نبض منشاری دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ ورم غشا اور حجاب مین ہے اور بعضے اعراض سبب بیماری پر دلالت کرتے ہین جیسے اعراض بیماری امتلا کی دلالت کرتے ہین اوپر امتلا کے اور امتلا سبب بیماری کا ہے اور بعضے اعراض درازی بیماری پر دلالت کرتے ہین جیسے گرمی اور زردی اور حرکت اور رنگتون پر دلالت کرتے ہین اور بعضے اوپر سلامتی اور خطرناکی بیماری کے دلالت کرتے ہین جیسے اگر ذات الجنب مین جلد ساتھہ کھانسی کے رطوبت پختہ نکلے تو دلیل سلامتی ہوگی اور جو وہ رطوبت دیر مین نکلے یا دشوار نکلے

آتی اور خام نکلے تو دلیل خطرناک ہوگی اور تونہین پسینہ اور استفراغات دیگر بھی اسی قیاس پر ہین اور اعراض بعضے ایسے ہین کہ ساتھ بیماری کے لازم ہوتے ہین اور اونھین کے ساتھ ظاہر ہوتے ہین اور اونہین ساتھ دور ہو جاتے ہین جیسے کھانسی اور نبض منشاری اور درد خلندہ اور تپ تیز کہ ساتھ ذات الجنب کے ظاہر ہوا اور ساتھ اوسی کے دور ہوا اور بعضے اعراض ایسے ہوتے ہین کہ لازم مرض کے نہین ہوتے ہین جیسے درد سر اور تپ کیونکہ بعضی تپ ساتھ درد سر کے ہوتی ہے اور بعضی بغیر درد سر کے اور اعراض سے بعضے ایسے ہین کہ بعد کو ظاہر ہوتے ہین اور وہ تین قسم کے ہین ایک نشان بحران کے ہین دوسرے نشان نضج کے تیسرے نشان مرگ کے اور یہ اعراض حادہ مین یعنی تیز بیماریون مین بہت ظاہر ہوتے ہین اور بعضے اعراض ایسے ہین کہ ساتھ حس نگاہ کے دریافت کیے جاتے ہین اور بعضے ساتھ حس سمع یعنی سننے کی حس کے معلوم ہو سکتے ہین اور بعضے ساتھ حس سونگھنے کے اور بعضے ساتھ حس ذائقہ کے اور بعضے ساتھ حس لمس یعنی چھونے کی پائی جاتی ہین لیکن وہ اعراض جو حس نگاہ سے دریافت کیے جاتے ہین مانند رنگت چہرہ کے ہے اور آنکھ کی رنگت اور زبان کی رنگت اور ہونٹون کے رنگ اور آثار کہ پوست پر ظاہر ہوتے ہین مانند رنگت چھیپ اور برص اور رنگ پھنسیون اور زخمون اور رنگ پیشاب اور گوہ اور قے کا اور مانند حرکت اور سکون کے لیکن جو کچھہ جنس حرکت سے ہے مثل حرکت تشنج اور حرکت اختلاج اور رعشہ اور حرکت تمطی اور تثاؤب کے تمطی ہاتھہ پاؤن اور تمام جسم کا دراز کرنا ہے جسکو ہندی مین انگڑائی کہتے ہین اور تثاؤب سے منھہ کھولنا اور کشیدہ ہونا ہے جسکو ہندی مین جمہائی کہتے ہین جسطرح آدمی خواب آلود اور ملول کرتا ہے اور اختلاج کودنا اور پھڑکنا اندام کا ہے اور رعشہ لرزنا سر اور پاؤن اور ہاتھون کا ہے اور تشنج کھینچنا اور اکڑنا اور کوتاہ ہونا عضا پٹھون کا اور ... ہے لیکن جو کچھہ جنس سکون سے ہے مانند غشی اور سکتہ کے ہے اور جو کچھہ حس سمع سے دریافت کرین مانند قراقر کے ہے اور قراقر ریاح کو بادیہ ہے کہ شکم مین پیدا ہوتی ہے اور آواز ڈکارون کی اور آواز کھانسی کی اور آواز مرگی والی کی سننا اور جو کچھہ حس لمس سے دریافت کرین مانند حرکت اور سکون نبض کے ہے اور تڑپنا اور دھڑکنا دل کا اور سختی اور نرمی اور سردی اور گرمی اندامونکی اور جو کچھہ سونگھنے کی حس سے دریافت کرین مانند بو پسینہ کے ہے اور بو پیشاب اور منھہ کی بو اور سوا اوسکے اور جو کچھہ ذائقہ سے دریافت کرین مانند مزہ منھہ کے ہے کہ بیمار حکایت کرے اور معلوم کرین کہ بعضی حرکتین فعل اصلی طبیعت کے ہین مانند حرکت ہچکی کے کہ جسوقت معدہ مین فضلہ ہو اور معدہ چاہے کہ اوسکو دفع کرے اور نہین دفع کر سکتا ہے پس طبیعت واسطے دفع اوس فضلہ کے حرکت ہچکی کی شروع کرے اور بعضی فعل عارضی طبیعت کے ہین مثل رعشہ اور تشنج کے اسواسطے کہ ہر ایک عضو مین تشنج اور رعشہ ظاہر ہو طبیعت اصلی اوس عضو کی باطل ہوتی ہوگی اور اوس عضو کی طبیعت اور مزاج عارضی کو پیدا کیا ہوگا اور فواق یابس یعنی خشک ہچکی منجملہ

تشنج کے ہی اور حقیقت مین وہ ہچکی نہین ہے اور بعضی ایسے فعل ہین کہ طبعی فعلونمین قصد اختیاری کا بہی دخل ہوتا ہے
جیسی حرکت اجزای سینہ کی اور اجزای حنجرہ کیواسطے کہانسی کے اور حرکت مثانہ اور تشنج کی واسطے استفراغ کے اسی طریق
ہی مگر بعضی وقتونمین کہ آنت مستقیم اور مثانہ پر ہوجائے اور پیشاب اور گوہ مین حرارت اور جلن بہی ہو اگر حرکت اختیاری
اوسکو دفع نکرے تو حرکت طبعی پیشدستی کرے اور بعضی فعل طبیعت محض کے ہین اور قصد اختیاری کو اوسمین کچہہ دخل نہین
مثل حرکت لرزہ کے کہ شروع تپ مین ظاہر ہوتا ہی اور مانند حرکت اختلاج کی اور یہ حرکتین کہ سب بیان ہو چکین
مختلف ہین اور اختلاف بعضی حرکتون کا اسلیے ہی کہ ایک قوی زیادہ ہی اور ایک ضعیف زیادہ اور بعضی کلیے حرکتین
اندامون کی بہت چاہیی کہ تمام ہون اور بعضی ساتہہ حرکت ایک اندام کے تمام ہوتی ہے اور بعضی خطرناک زیادہ
اور بعضی ساتہہ مدد اوس عضو کے ہوتی ہے جو عضو اوس سے نزدیک ہی اور بعضی مددگاری اوس چیز کے ہے
جو اوس سے نزدیک ہی اور بعضی کو مخالفت جہت فاعل سے ہی اور بعضی کو جہت مادہ سے ہے لیکن جو اختلاف اسوجہ سے ہی
کہ بعضی قوی تر اور بعضی ضعیف تر ہین مثل حرکت کہانسی اور حرکت اختلاج کے ہی اسلیے کہ حرکت کہانسی کی قوی ہے
اور حرکت اختلاج کی ضعیف اور جو کچہہ اختلاف اس سبب سے ہی کہ بعضی ساتہہ حرکت اکثر اعضا کے تمام ہوتی ہے
مثل اجزای سر کے ہی ساتہہ حرکت تمام اندامہای دیگر بدن کے اور بعضی ساتہہ حرکت اندامہای کمتر کے مثل حرکت چہینک
اور حرکت کہانسی کی تمام ہوتی ہے اور جو کچہہ اختلاف اوسکا بسبب خطرناکی اور کم خطری کے ہی مثل حرکت ہچکی
خشک اور حرکت کہانسی کے کہ ہچکی خشک خطرناک ہی اور حرکت کہانسی کی ساتہہ اوس خطرناکی کے نہین ہے اور
جو کچہہ اختلاف اوسکا بسبب مددگاری کے ہی حرکت مثانہ اور تشنج کی ہے اور باہر نکلنا پیشاب اور گوہ کا کہ ساتہہ
مدد عضلہای شکم کے تمام ہوتا ہی اور حرکت کہانسی کی کہ ساتہہ مدد ہوا کی تمام ہوتی ہی اور جو کچہہ اختلاف اوسکا جہت فاعل سے ہی
مثل حرکت کہانسی کے ہی کہ فاعل اوسکی اجزای سینہ اور حنجرہ کے ہین اور حرکت قی کی کہ فاعل اوسکی اجزای معدہ اور مری کے ہین اور جو کچہہ
اختلاف اوسکا بسبب مادہ کے ہی مثل حرکت کہانسی اور حرکت اختلاج کے ہی اسلیے کہ مواد کہانسی کا رطوبت ہی اور مواد اختلاج کا ریح ہی اور سوا
ان اعراض کے جو بیان ہو چکی بہت اعراض ظاہر ہین کہ اوپر احوال باطن کے نشان دیتے ہین مانند سرخی رخسار کے کہ نشان ورم
پہیپہڑہ کا ہے کہ اوسکو سل کہتے ہین اور مانند گرتا ہی اونگلیون کے کہ نشان ہچکی کا ہے باب دوسرا

گفتار دوسری سے اس باتمین ہی کہ طبیب جو چاہی کہ احوال باطن کا اعراض ظاہر سے
معلوم کرے ضرور ہے طبیب قصد کرے کہ اعراض ظاہر سے احوال باطن کا پہچانے تو اول اوسکو چاہیی کہ تشریح
اعضای مفردہ اور گوہر اعضای مفردہ اور ترکیب اعضای مرکبہ کی اور ہمسائگی اور مشارکت ہر ایک عضو کی ساتہہ
دوسرے عضو کے اور خاصیت اور فعل اور قوت ہر ایک کی بخوبی معلوم کرلیوے اور شکل اور نہاد ہر ایک عضو کی
پہچان لیوے تو بعد اوسکے یہ مطلب اوسکو حاصل ہوگا [illegible] تو

اور دوسری شرکتی ہے یا نوبت مین دونون عضو کے الم کے نگاہ کرے کہ پہلے نوبت کونسے عضو کی ہے اس طریق سے
پہچانے کہ جو حرکت اوسکی نوبت کی اول ہے وہ اصلی ہے اور دوسری شرکتی ہے لیکن اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے
کہ باوجود اس غور اور تامل کے فرق کرنین درمیان بیماری اصلی اور شرکتی کے غلطی واقع ہوتی ہے اسلیے کہ اکثر ایسا
ہوتا ہے کہ بیماری اصلی اوسکی کہ اول ظاہر ہوتی ہے سخت ظاہر نہین ہوتی اور الم اور درد اوسکا سہل اور خفیف ہوتا
کہ بیمار اوس الم سے غافل رہتا ہے اور اوسکو بیماری مین شمار نہین کرتا پس جب بہت مدت گذر جاتی ہے اور نوبت
اوس عضو کے کسی عضو مشارک مین اوسکی اتفاقاً بیماری شرکتی اور عارضی ظاہر ہوتی ہے اور الم اور رنج اوس عارضہ کا
قوی اور ظاہر ہوتا ہے تو بیمار مرض اصلی سے کچھ شکایت نہین کرتا اور نشانیان اوسکی نہین جان سکتا بلکہ بیماری
اصلی کو عارضی جانتا ہے اور عارضی کو اصلی جانتا ہے تو اس مقام پر علم تشریح اور مشارکت اندامونکا ساتھ ایک
دوسرے کے اور علم اس بات کا کہ فعل اور قوت اور خاصیت ہر عضو کی کیا ہے کام آتا ہے کہ سبب آفت اور خلل فعل
اور قوت مین کسی عضو کی پڑے اور نشان اوسکے پہچاننے اور بیمار سے پوچھے تب نشانیان اصلی بیماریونکی دریافت
کر سکیگا پس یہ امر سوا طبیب حاذق کے اور کوئی نہین جان سکتا ہے اور بہت اعضا ہین کہ بیماری اونکی اکثر
اوقات بشرکت دوسرے عضو کی ہوتی ہے مثل بیماریون سر کے کہ اکثر اوقات بشرکت معدہ کی ہوتی ہین اور بیماری
معدہ کی بشرکت دماغ کمتر ہوتی ہے اور نشان مزاج اصلی اور عارضی کے ساتوین باب مین دوسری گفتار سے
اندر کتاب پہلی کے بیان کیگئین ہین باب چوتھا دوسری گفتار سے امتلا کی نشانیون مین ہے
نشانیان امتلا کی گرانی اعضا کی ہے اور کسلمندی اور سستی اور بلولی اور اودہری اودہری ہونا رگونکا اور سرخ ہونا
چہرہ کا اور گاڑہا ہونا پیشاب کا اور رنگین ہونا اور عظیم ہونا نبض کا اور سوتے مین خیال کرنا کہ کچھ بوجھہ بہاری
جسم پر ہے کہ اوسکو نہین اوٹھا سکتا ہے اور سر پر بوجھہ ہونا اور بھوک کہانے کی باطل ہونا اور انگڑائیان لینا
اور جمہائیان لینا اور خون جاری ہونا ناک سے اور دانتون کی جڑ سے امتلا کی نشانیون سے ہے لیکن سبب
بلولی اور انگڑائی اور جمہائی کا حرارت غریبہ ہے اور رنجوری اور گرانی کا گرد آنا بخار غلیظ کا ہے مفاصل مین اور سبب
سستی اور کسلانی کا بلغم ہے یا سودا کہ مفاصل یعنے جوڑ مین ہوتا ہے کہ بدنکو گران اور سست کرتا ہے اور معلوم
کرین کہ امتلا دو قسم پر ہے ایک قسم یہ ہے کہ خلطین اور روحین جسم مین افزون ہوتی ہین اور راستے مسامات اور
رگونکا سبب سے بھر جاتا ہے اوسکو طبیب امتلا بحسب الاوعیہ کہتے ہین ایس آدمی اس امتلا سے حرکت کرنے
خطرناک ہے اس بات کا ہو کہ سبب حرکت کوئی کرے تو اوسکے جسم مین کوئی رگ ٹوٹ جاتی یا پہٹ جائے
یا کوئی خلط گذر کر نفس کو پکڑلیوے تو اوسکی وجہ سے خناق یا مرگی یا سکتہ عارض ہو پس جس وقت نشانیان
اس امتلا کی ظاہر ہون تو لازم ہے کہ فصد کرین اور دوا پئین اور کھانا اور پینا کم نوش کرین اور دوسری

قسم امتلا کی اسطرح کی ہے کہ اگرچہ خلطین زائد بدن مین نہون لیکن اسطرح کی ہون کہ بدی نے اونکی بدن کو تباہ
کر رکہا ہو پس اس قسم کے امتلا کو الامتلا بحسب القوۃ کہتے ہین اسواسطے کہ بدی اور تباہی خلطون نے
آدمی کی قوتون پر قہر کیا ہے اور قوت ہاضمہ بچانے اور اصلاح پر لانے سے عاجز ہوگئی ہے جسوقت ایسا
امتلا ظاہر ہووے تو اوس سے وہ بیماریان پیدا ہونگی جو عفونت اخلاط سے ہوتی ہین اور اسطرح کے امتلا
مین گرانی اندامو مین اور کسلمندی ہوتی ہے اور بہونک کہانے کی گم ہوجاتی ہے مگر رگین سرخ نہین ہوتی
ہین اور رنگ چہرہ کا بہی اس قسم کے امتلا مین سرخ نہین ہوتا اور اس امتلا اگر کچہہ حرکت کیجائے تو جلد
ماندگی اور رنج ظاہر ہوتا ہے اور صاحب اوسکا خواب شوریدہ دیکہتا ہے اور نبض ضعیف ہوتی ہے اور
پیشاب اور پسینہ گندہ ہوتا ہے اور جو کوئی شخص وقت حرکت کی معلوم کرے کہ اعضا اوسکے زخمی ہوگئے ہین تو
نشان اس بات کا سمجہنا چاہیے کہ خلطین اوسکی بدن مین تباہ ہوگئی ہین اور جس کسی کے بدن مین ایک خلط
افزون ہون اور باقی خلطین اپنے اندازہ پر ہون تو کہنا چاہیے کہ فلان خلط نے غلبہ کیا ہے اور نشانیان
خلطون کے غلبہ کی آیندہ مذکور ہوتی ہین انشاء اللہ تعالی وحدہ **باب پانچوان دوسری**
گفتار سے شناخت مین غلبہ خون کی نشانیون کے ہے اور اون بیماریونکی پہچان
مین ہے جو خون سے پیدا ہوتی ہین نشانیان غلبہ خون کی گرانی اندامون کی ہے
اور گرانی سر اور گرانی اندرون چشم کی اور انگڑائی لینا اور جمہائی لینا اور ٹینک اور اونگہنا اور ملالت
اور ماندگی بغیر سبب ظاہر کے اور میٹہا ہونا منہ کا اور سرخی چہرہ اور زبان کی اور ظاہر ہونا دملون اور
پہوڑہ پہنسیونکا اور پہیراہٹ چہرہ کی اور خون آنا ناک اور دانتون کی جڑ سے اور مقعد سے اور سرخ چیزین
خواب مین دیکہنا اور اپنے جسم کو خون بہراہوا خواب دیکہنا اور کہجانا مقام رگ زدن اور موضع حجامت
یہ سب نشانیان خون کے غلبہ کی ہین اور جوانی اور فصل بہار اور تن گوشت آلود اور بہت کہانا
گوشت اور مٹہائی کا ان نشانیون کو درست کرتا ہے کہ غلبہ خون کا ہے **باب چہٹا دوسری**
گفتار سے نشانیون بلغم کی شناخت مین ہے اور بلغمی بیماریون کی پہچان مین
نشانیان غلبہ بلغم کی سپیدی رنگ چہرہ کی ہے اور نبض کو چاک اور نرم اور متفاوت اور سستی ہونا
اور سردی اور تری ظاہر پوست کی اور سستی گوشت اندامون کی اور کسلمندی اور بہت نکلنا تہوک
اور رال کا منہ سے اور گاڑہا ہونا تہوک کا اور کم ہضم ہونا طعام کا اور کہٹی ڈکارین اور سپیدی پیشاب
کی اور خواب مین چیزین سپید دیکہنا اور پانی اور برف اور مینہہ برسنا دیکہنا اور بہت سونا اور
پیاس نہونا بلغمی نشانیون سے ہے لیکن اگر بلغم شور ہو تو البتہ پیاس لگیگی اور وہ پیاس سرد پانی سے

ف لازم غلبہ خون ہے کہ ثقل بدن مین محسوس ہوتا ہے اسلئے کہ خون بدن مین بہت ہوا اور قوام اوسکا بوجود اوسکی کثافت حرکت زیادہ مقدار سے ہوا تو گرانی پیدا کریگا

دور ہوتی ہے اور فصل سردی کی اور پیری اور کودکی کی عمر اور بدن موٹا چربی سے بھرا ہوا اور غذا مین تر کہانا
مثل مچھلی تازہ اور دہی کے اور مانند اوسکے تر چیزین کہانا ان نشانیون کو درست کرتی ہین کہ نشان غلبہ بلغم
ہین اور معلوم کرین کہ صناعت اور مسکن اور عادت کو غلبہ اخلاط مین شہادت درست ہے اور جس شخص کے
اندام بہت ملنے سے سرخ نہون اور گرم نہون تو جاننا چاہیے کہ اوسکے بدن مین خلط خام غالب ہے اور جس کسی کے
موتہہ کا مزہ بعد کہانا کہانے کی ترش ہو یا شور تو معلوم کرین کہ اوسکے جسم مین بلغم ترش یا شور یا سرد غالب ہے
واللہ اعلم بالصواب **باب ساتوان دوسری گفتار سے غلبہ صفرا کی نشانیونکی شناخت
مین ہے اور بیماریون صفرا کی پہچان مین** یہ نشانیان صفرا کے غلبہ کی زردی چہرہ کی ہے
اور خوش آنا ہوای شب کا اور زردی زبان اور آنکہون کی اور تلخی اور خشکی موتہہ کی اور جی متلانا اور شدت
پیاس کی اور اچہا معلوم ہونا ہوای سرد اور خنکی صبح کیوقت کی اور موافق ہونا موسم جاڑے کا اور سردی
ہوای جاڑے کی اور نبض سریع اور عظیم ہونا اور پیشاب ناری اور پتلا ہونا اور خواب مین آگ دیکہنا اور زرد چیزین
دیکہنا اور خواب مین خیال کرنا کہ حمام مین ہے یا سوراخ کے تلے اور فصل گرمی کی اور جوانی عمر اور مزاج گرم
اور بہت کہانا مٹہائیون اور دودہ تازہ کا یہ نشانیان درست کرتی ہین کیونکہ نشان غلبہ صفرا کا ہے اور شخص
صفراوی کا بدن کہلتا ہے اور دبلا ہوتا ہے اور پوست خشک اور آنکہیں اندر کو گڑی ہوئین اور خلطین اوسکی
پتلی اور تیز اور اوسکی تحلیل اور جلد ہوتی ہے **باب آٹہوان دوسری گفتار اور دوسری
کتاب سے غلبہ سودا کی نشانیون کی شناخت مین ہے اور سوداوی بیماریونکی
پہچان مین** نشانیان غلبہ سودا کی تیرگی رنگ چہرہ کی اور خشکی پوست کی اور رنگ پیشاب کا سبزی
مائل یا سیاہ ہونا اور بہوک غذا کی بہت معلوم ہونا اور اندیشہ اور خیالات بہت اور غمگین رہنا اور
تنہائی ڈہونڈہنا ہر ایک چیز سے اور گمان بد اور ناامیدی سب کامون سے اور جلنا موتہہ معدہ کا اور بڑا
ہونا تلی کا اور ظاہر ہونا چیپ سیاہ کا اور خواب مین ترسناک چیزین دیکہنا اور دہوان اور خرابیان
دیکہنا اور فصل خزان اور سال کہولت یعنی ادہیڑ عمر اور بوڑہاپا اور سوداوی غذا مین کہانا مانند گوشت شکار کا
اور گوشت خشک نمکسود اور مانند اوسکے سودا کی نشانیون کو درست کرتا ہے **باب ۹ نوان دوسری
گفتار سے سدہ کی نشانیون مین ہے اور اون بیماریون کی پہچان جو سدہ سے
ہوتی ہین** جسوقت بعضی اندامو مین نشان امتلا اور گرانی کے پائین تو معلوم کرین کہ اوس عضو مین
سدہ ہے خصوصاً اگر اور اعضا مین نشانیان امتلا کی نپائی جائین اور جسجگہ سدہ ہوتا ہے وہان طرنجیدگی
ہوتی ہے اور گرانی اور الم طرنجیدگی کا محسوس ہوتا ہے اور معلوم کرین کہ گرانی سدہ کی ہوتی ہے وہ زیادہ

ورم کی گرانی سے ہوتی ہے اور فرق درمیان ورم اور سدہ کی یہ ہے کہ ورم جب شروع ہوتا ہے تو اول آغاز
مین تپ چڑہتی ہے اور سدہ بدون تپ کے بھی ہوتا ہے چنانچہ جس وقت اوس سے تپ ظاہر ہوتی ہے تو پہلے
نشانیان سدہ کی نمودار ہوتی ہین اور تپ اوسکے بعد ہوتی ہے اور جو سدہ کہ منفذ جگر مین ہو اوس مین
گرانی کمتر ہوتی ہے لیکن نہ گذرنا خون کا رگون مین اور نہ پہونچنا اوسکا اندامون مین ظاہر ہوتا ہے اور رنگ دمی کا
زرد ہوتا جاتا ہے اسلیے کہ خون باریک اور گندہ رگون مین جاری نہین ہو سکتا ہے اور ظاہر تن پر نہین پہونچتا ہے
پس صاحب سدہ اسوجہ سے زرد رنگ ہوتا ہے

باب دسوان دوسری گفتار اور دوسری کتاب سے بادی بیماریون کی نشانیون کی شناخت مین

ہے معلوم کرین کہ جو نشانیان ہین جس عضو مین کہ حس ہے اور اوس مین بادی بیماری ہو وہ عضو بادرد ہوگا اور جسقدر جسم اوس کا قوی تر
ہوگی درد سخت قوی ہوگا پس شدت درد کا سبب اوس مین یہ ہے کہ باد یعنی ریح درمیان اجزای گوشت اور پوست
گھس کر جدا کرتی ہے اور کشادگی پہونچتی ہے پس اگرچہ اون اعضا مین ہو کہ جنکو حس نہین ہے مانند گوشت غدودی
اور ہڈی کے اوس مین درد کمتر ہوگا یا درد مطلق نہوگا اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ریح ہڈی کو توڑتی ہے اور پارہ
پارہ کرتی ہے اور کچھہ درد محسوس نہین ہوتا مگر البتہ اگر ہڈی ٹوٹی ہوئی عضلہ اور غشا اور گوشت مین کہ اوس سے
پیوستہ ہے چبھے تو اوسکے چبھنے سے درد پیدا ہوگا اور نشان ریح کا یہ ہے کہ درد اوسکا منتقل ہوتا ہے یعنی
ایک جگہہ سے دوسری جگہہ پہرتا ہے اور اگر ریح درمیان گوشت اور پوست اور عضلون کے ہو تو اختلاج
ہوگا یعنے وہ عضو پہڑکیگا اور جو احشا مین ہو تو قراقر ہوگا اور نشان درست ریح کا یہ ہے کہ اگرچہ درد سخت ہو
اور عضو تنکھیدہ ہو یعنی پہولا اور تنا ہوا لیکن عضو مین گرانی مطلق نہوگی جس طرح غلطون کے غلبے مین ہوتی ہے
اور ریح کی بیماری کو آواز سے پہچاننا چاہیے جیسے استسقای طبلی کو پہچانتے ہین کہ ہاتھ شکم پر مارتے ہین اوس مین
آواز نقارہ کی سی معلوم ہوتی ہے اور شکم پہولا ہوا اور تنا ہوا مانند مشک کے ہوتا ہے جسکو پہونک کر پہلا دین
اور تلی مین جو ریح اڑجاتے ہاتھ اوسپر ملین اور اوس مین قراقر ہو تو معلوم کرین کہ تلی مین ریح ہے اور حال ریح کا
حس لمس سے بھی معلوم کر سکتے ہین یعنی ہاتھ سے چہونے کے سبب سے کہ جسوقت اوس عضو پر ہاتھ رکھین تو ریح
ہاتھ کے تلے سے پراگندہ ہوگی اور جسوقت ہاتھ اوٹھاوین تو پہر جلد اپنے مقام پر موجود ہو جاویگی اور جسوقت
دیکھین کہ کوئی عضو پہولا اور تنا ہوا ہے تو فرق حس لمس سے دریافت کرین درمیان اوس شی کے کہ
ریح سے ہے اور اوس شی مین کہ اور کسی مواد سے ہے

باب گیارہوان دوسری گفتار اور دوسری کتاب سے ورمون ظاہر اور ورمون باطن کی نشانیون مین

ظاہر ورم
مشاہدہ سے معلوم کرین اور باطن ورم اگر گرم ہون تو نشانی اونکی تپ ہے اور گرانی مقام ورم سے معلوم ہوگی

اگر عضو کو حس ہوا اور یہ عضو صاحب حس ہے تو تپ کے ساتھ درد اور جلن بھی ہوگی اور جو ورم اور جو الم اور
جو آفت کہ کسی عضو میں ہوتی ہے تو فعل اور قوت میں اوس عضو کی آفت ظاہر ہوتی ہے اور نشان ورم
بلغمی کا یہ ہے کہ نشانیاں غلبہ بلغم کی ظاہر ہونگی اور گرانی اوس عضو میں ہوگی اور اگر باوجود گرانی کے نشانیاں
غلبہ سودا کی ظاہر ہوں اور موضع ورم کا سخت ہو تو حکم کرنا چاہیے کہ ورم سوداوی ہے اور جو ورم کہ پیچ دار
عضو میں ہو تو درد اوسکا سخت ہوگا اور تپ سخت گرم ہوگی اور خطر اس بات کا ہوگا کہ بیمار تشنج اور اختلاط
ذہن ظاہر ہوا اور نشانیاں سب قسم کی ورموں کی احشا میں پیدا ہوتی ہیں کہ گوشت شکم کے عضلا کا ہلکا ہوگا اور
پوست شکم کا لاغر ہوگا اور جسوقت ورم پختہ ہوتی ہے تو درد بشدت ہوگا اور تپ جلتی ہوئی ہوگی اور نیند
نہ آویگی اور گرانی مقام ورم پر زیادہ ہوگی اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس حال میں جلد لاغر ہوا اور پیپ پڑجاتے
تو آنکھیں اندر گڑجاتی ہیں اور جسوقت ورم پکجاوے اور پیپ پڑے تو حرارت تپ کی شکستہ ہوگی اور ضربان
اور درد موقوف ہوجائیگا اور جسوقت ورم ابھاری تو اوسوقت تپ لرزہ ظاہر ہوگا
اور بعض بسبب استفراغ کے عرق اور قے اور [illegible] ہوگی اور بسبب تپ کے تحلیل اور [illegible] کی
اور بھوک جاتی رہیگی اور اکثر اوقات ہاتھ پاؤں سرد ہوجائینگے اور جب ورم سر اوبھارے تو مواد اوسکا
نزدیک طریق سے دفع ہوگا یا پیشاب کی راہ یا دستوں کی راہ اور بہتر یہ ہے کہ بعد سر اوبھارنے کی تپ جاتی رہے
اور دم لینا آسان ہو اور قوت آجاوے اور مواد راست طریق اور نزدیک راہ سے دفع ہو اور اکثر ایسا ہوتا ہے
کہ باطن ورموں میں مواد اوسکا ایک عضو سے طرف دوسرے عضو کے پہونچتا ہے پس جسوقت مواد ورم کا عضو
شریف سے طرف عضو خسیس کے پہونچے تو حال بیمار کا نیک ہوگا جیسے یا وہ ورم دماغ کا کان کے پیچھے اوترے یا
مواد ورم جگر کا ران کی جڑ پر اوترتا ہے اور جو مواد ورم کا کمینہ عضو سے طرف شریف اور رئیس عضو کے پہونچے
تو حال بیمار کا ابتر ہوگا جیسے ذات الجنب ذات الریہ ہوجاوے یا مواد ذات الجنب کا نواحی دل تک پہونچے
اور منتقل ہونے ورموں باطن کے مواد کی نشانیاں یہ ہیں مثلاً اگر کسی ورم کا اوپر کی طرف چڑھے تو
سانس تنگ اور دشوار ہوگا اور گرد سینہ کے جلن معلوم ہوگی اور گرداگرد پھیر گردن کے گرانی محسوس ہوگی
اور درد سر ہوگا اور اکثر اوقات بازو اور کلائی میں الم ظاہر ہوتا ہے اور اگر مواد دماغ کی طرف رجوع
کرے تو سخت خطرناک ہے اور جو کان کے پیچھے رجوع کرے امید خلاصی کی ہے اور خون ناک سے جاری ہونا
نامی ورموں احشا میں سخت نیک ہے اور اگر مواد ورم باطن کا نیچے اوترے تو شراسیف میں بوجھ اور
کشش ظاہر ہوگی باب بارہواں دوسری گفتار اور دوسری کتاب سے تفرق اتصال
کی نشانیوں میں ہے تفرق اتصال اگر ظاہر ہو تو مشاہدہ سے معلوم کرسکتے ہیں لیکن جو تفرق اتصال

کہ باطن مین ہو علامت اوسکی درد خاص ہو خصوصاً اگر ساتھ اوس درد کے تپ گرم ہوا اور اکثر اوقات خلط باہر
نکلتی ہے پس اگر تفرق اتصال اعضای دموی مین ہو تو خلط غالب قی مین یا تھوک مین نکلے گی اور اگر آنتون اور
دیگر احشا مین تفرق اتصال ہو تو دستون یا پیشاب مین خون نکلیگا اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ان راستونکی طرف سے کچھہ
نہ نکلے اور فضای احشا مین جمع ہوجائے اور بہت ایسا ہوتا ہی کہ تفرق اتصال کسی ورم مین ہوتا ہی کہ پختہ ہوا ور سر
اوبھارے اور ان راستون کیطرف سے نکلے اور جسوقت نشان ورم اور نشان پکنے اور سر اوبھارنے ورم کا ظاہر ہوتا ہی
تو پیپ اور خون نکلنی شروع ہوتی ہے اور تپ بالکلیہ جاتی رہتی ہے اور درد اور گرانی موضع کی بھی موقوف ہوجاتی
ہی اور راحت اور آرام معلوم ہوتا ہے اور اگر نشان پکنے اور سر اوبھارنے ورم کا ظاہر ہوا اور خون اور پیپ
نہ نکلے تو تپ اور درد زیادتی کرتا ہے اور باہر آنا بند کشادہ نکالو اور تحقیق جملہ تفرق اتصال سے ہی گفتار تیسری

دوسری کتاب سے نبض کی شناخت مین ہے اور اس گفتار کی تیئیس باب ہین
باب پہلا گفتار تیسری اور کتاب دوسری سے اس امر مین ہی کہ نبض کیا چیز ہے

معلوم کرین کہ نبض حرکت شرائین کو کہتے ہین اور ہر ایک نبض دو حرکت اور دو سکون رکھتی ہے ایک حرکت
حرکت انبساط ہی اور ایک سکون وہ سکون ہے جو بعد حرکت انبساط کے ہوتا ہی اور حرکت دوسری حرکت
انقباض ہے اور سکون دوسرا وہ سکون ہے جو بعد حرکت انقباض کے ہوتا ہی اسوجہ سے کہ ممکن نہین ہے
کہ جسوقت کوئی چیز حرکت کرے کسی جانب کو اور اوس جانب کی نہایت کو پہونچکر پھر پلٹ آوے اور درمیان
اوسکے کوئی سکون نہو کیونکہ ساتھہ ایک دوسرے کے ملنا دو حرکتون کا جو مخالف ایک دوسرے کی ہون
محال ہے اور چارہ نہین ہے اس بات سے کہ درمیان حرکت اول اور آغاز حرکت دوم کے سکون پڑے
اگرچہ محسوس نہو اور معلوم کرین کہ حرکت انبساط حرکت کھلنے شرائین کو کہتے ہین اور حرکت انقباض حرکت فراہم ہونے
شرائین کو کہتے ہین اور حرکت انبساط کو ہمیشہ انگشت سے دریافت کرسکتے ہین مگر جسوقت آدمی نہایت ضعیف اور
بدحال ہوا اور حرکت انقباض دشواری سے معلوم کرسکتے ہین اور اکثر طبیبون کا یہ اعتقاد ہی کہ وہ معلوم ہی
نہین ہوسکتی لیکن صحیح یہ بات ہی کہ آدمی کم گوشت والے کے جسم مین دریافت کرسکتے ہین خاصۃً اگر نبض قوی ہو
یا صلب یا بطی اگرچہ غالب یہ ہے کہ دشواری سے معلوم کرسکتے ہین خصوصاً اگرچہ نبض مین کسیدر
کی سرعت اور تواتر ہو لیکن نبض قوی مین بسبب حرکت کی دریافت کرسکتے ہین اور نبض صلب مین
بسبب صلابت کو فرق کرسکتے ہین درمیان مصادمت رگ کے اوپر اونگلی کے اور درمیان پلٹنے
اوسکے اور نبض بطی مین بھی بسبب دیری حرکت اور دیری سے پلٹنے کو فرق کرسکتے ہین جالینوس
لکھتا ہی کہ مین ایک مدت دریافت کرنے سے حرکت انقباض کے غافل تھا پھر جب مین نے خوب تامل کیا تو نبض

اوسکی قدر ہی حاصل کی اور پہر اچہی طرح اوسکو پہنچ دریافت کیا اور بسبب زیادتی محنت اور کوشش کی بہت باتین علم نبض سے مجہپر ظاہر ہوگئین اور بہت بہید مجہپر منکشف ہوگئے اور جاننا چاہیے کہ حرکت سب شریانون کی ساتھ حرکت دل کے برابر ہوتی ہین اور کوئی دونون مین سے یعنی شریان اور حرکت دل سے زیادہ یا کم نہین ہوتی ہے جس طرح جڑ درخت کی جب ہلتی ہے تو شاخین بہی اوسکی اوسکے ساتھ ہلتی ہین اسیطرح شریان کی شاخین دل کی ہین یعنی اوسی سے اوگی ہین جب دل حرکت کریگا تو شرائین بہی ساتھ ہی متحرک ہونگی یہ سچ ہے لیکن جسوقت کسی عضو مین بسبب کسی ضم یا دمل وغیرہ کے حرارت زیادہ ہوجاوے تو شریان کہ اوس حرارت دل سے نزدیک ہو وہ شریان حرکت زیادہ اور جلد کریگی بہ نسبت حرکت دل اور شرائین کے بسبب اوس عارض کے اور اور شرائین اور اور اعضا کا حال اونکا ساتھ حال دل کے برابر ہے حرکت اونکی ساتھ حرکت دل کے برابر ہوگی اور مخالفت حرکت شریان اوس عضو کی کہ وہ عارض جسمین ہے دلیل ہے اس بات پر کہ جابجا شرائین اپنی طبع پر حرکت کرتی ہین اگرچہ حرکت اونکی ساتھ حرکت دل کے برابر ہے اور مطیع اوسکی ہین کیونکہ اگر حرکت شرائین کی اپنی طبع پر نہوتین تو حرکت شریان اوس عضو کی کہ جسمین کوئی عارض ہے مخالف حرکت اور شریانون کے نہوتی پس جب حرکت اس شریان کی جلدتر اور زیادہ پائی گئی تو معلوم ہوا کہ یہ حرکت اس شریان کی بالطبع ہے اور ایک گروہ نے تصور کیا کہ حرکت شریان کی مد و جزر کے طرح پر ہے یعنے جسوقت کہ دل خون اور روح کو مانند مد کی شرائین کیطرف بہیجتا تو شریان اوٹہتی ہے اور ہلتی ہے اور جسوقت دونون کو پہیرلاتا ہے تو شریان خالی ہوجاتی ہے اور ساکن رہتی اور کہتی ہین کہ حرکت شریان کی بسبب اس مد کے ہے اور سکون بسبب جزر کے نہ بالطبع ہے تو یہ قول غیر صحیح ہے جو لوگ یہ گمان رکہتے ہین اگر درست ہے کہ حرکت شریان کی ساتھ طبع اپنی کے ہے اور دلیل اوسپر وہی ہے جو پہلے بیان ہوچکی ہے کہ حرکت شریان اوس عضو کی جسمین کوئی عارض ہے مخالف حرکت شرائین دیگر اعضا کی ہوتی ہے

باب ۲ دوسرا ایتیری گفتار سے اور دوسری کتاب سے منفعت نبض کی شناخت مین سے معلوم کرین کہ آدمی اور اور سب جانورونکا جسم بنایا گیا ہے اور گوندہا گیا ہے چار چیزون سے کہ وہ چارون ساتھ ایک دوسرے کے مخالف اور ناموافق ہین اور ایک دوسرے سے گریز کرنیوالے ہین اور ایک دوسرے مین اثر کرنیوالے ہین اور ایک دوسرے سے اثر قبول کرنیوالے ہین پس بسبب مخالفت اور ناموافقت اون چارون کے اور بسبب اثر کرنے کے ایک دوسرے مین اور اثر قبول کرنے کے ایک دوسرے سے ہمیشہ بدن آدمی کا گہٹتا اور گہلتا ہے کہ حرارت رطوبت کو اوسکی بخار کردیتی ہے اور خرچ مین لاتی ہے اور ہوا گرد اگرد اوسکے ہے وہ بہی اثر کرتی ہے اور حرکتین بدنی اور نفسانی سب اوسمین اثر کرتی ہین پس ہمیشہ بدن آدمی کا ان سببون سے گہلتا ہے اور گہٹتا ہے اور پگہلتا ہے اور خرچ ہوتا ہے اوسمین سے مانند پیشاب اور گوہ اور پسینا اور

اور مسن کان اور ناک اور میل سب جسم کا اور بڑہنا بال اور ناخن کا اور مانند انجرون کی کہ بالونکی جڑ و لیسہ
جنکو مسام کہتے ہین خرچ ہوتے ہین اسیوجہ سی سب جاندار حاجتمند ہین اوس عضو کے جو کچھہ اوسنی خرچ ہوگیا ہے
اور پھونک اوسی کا نام ہے کہ جسم حیوان کو مبدل غذا کی احتیاج ہوتی ہے پس جس صورت مین کہ بدن کثیف
سی اتنی چیزین خرچ ہوتی ہین اور بدن اونکے نکلنے سے گھلتا ہی تو روح متحرک اولی تر اون سببون سے گھلیگی اور
جلد کھٹیگی اور بنا نے سی عوض اور بدل کے ناشکیبا ہوگی اور جسوقت ایسا اتفاق پڑے کہ بدن کثیف سی اون
چیزونکا خرچ ہونا جو مدد کو رہوتین کمتر ہو تو خلطین فزونی جسم مین جمع ہونگی اور حاجت آدمی کو واسطے ریاضت
اور حمام وغیرہ کے اسی سبب سی ہے تاکہ بدن خلطون فزونی سے پاک ہووین پس جس طرح جسم کو حاجت ہی کہ
خلطون فزونی سے پاک ہو اسی طرح روح کو بھی حاجت ہی کہ بخار دود ناک اور سوختہ اوس سی جدا ہون اسلیئے کہ
روح لطیف ہی اور وہ صبر جو بدن خلطون سی کرسکتا ہے روح نہین کرسکتی ہے پس بضرورت حاجت ہوتی ہی کہ
بخار دود ناک اوس سی جدا ہون اور جس طرح سے کہ پانی جسم کی غذا کو جسم مین روان کرتا ہی اور فضول کو
بدن سی باہر کرتا ہے اسی طرح ہوا روح کی غذا کو روح کیطرف لیجاتی ہے اور فضول کو بدن سے باہر نکالتی ہے
پس منفعت تنفس یہ ہی کہ ساتھہ حرکت انبساط کے ٹھنڈی ہوا خنک اور تازہ اور پاکیزہ اندر دل کے پہونچاتی ہے
اور ساتھہ حرکت دل انقباض کے ہوای دود ناک کو دل سے باہر نکالتی ہے جس طرح لہار ہوا کو کھینچتا ہی
اور چھوڑتا ہے اسی طرح دل اور شراین ساتھہ حرکت انبساط کے ہوا کو کھینچتی ہین اور خنکی ہوا کی اور غذا کو
روح کی طرف روح کے پہونچاتی ہین اور ساتھہ حرکت انقباض کے فضلہ بخار دود ناک کو روح سی
جدا کرتے ہین اور باہر نکالتے ہین تاکہ روح صافی اور معتدل ہوا اور یہ دو منفعت بزرگ ایک اندر لیجانا
ہوای تازہ اور روح کی غذا کا دوسرا باہر نکالنا ہوای دود ناک اور صافی کرنا روح کا جملہ منفعتون تنفس سی ہے اور غذا اپنا
روح کا ہوای تازہ سے اس طریق پر نہین ہی جس طرح ایک قوم نے گمان کیا ہی کہ ہوا روح ہوجاتی ہے لیکن جس طرح سی
کہ پانی آدمی پیتا ہی اور مرکب غذا کا ہوتا ہی کہ اوس غذا کو باریک باریک رگونمین پہونچاتا ہی اور تمام جسم مین
روان کرتا ہے اسی طرح ہوا بھی مرکب روح کا ہے کہ اوسکو تمام جسم مین پہونچاتی ہی اگرچہ یہ معنی باب سابق مین
مین نوع چھٹی گفتار چوتھی کتاب اول سے بیان ہوچکے ہین مین اسجگہ بھی واجب ہی پھر بیان کرنا اور حقیقت پہونچنے
ہوای تازہ کیطرف دل کے اور سبب دود ناک ہونے ہوا کا اندرون دل کے نوع پانچوین اور گفتار چوتھی
دوسری باب مین تشریح شریان وریدی مین بیان ہوچکا ہی اور معلوم کرین کہ دل بمثل مانند شریان وریدی
ہی اور ایک شریان بمثل مانند دل ایک عضو کے ہے اور جس طرح سی کہ اوس روح کو کہ دل مین ہی حاجت دم زدن کا
راہ پھیپھڑہ سی اسی طرح اس روح کو جو شریان مین ہی حاجت دم زدن ہی راہ مسام اور اوس کشادگی سے جسکو

ج ٢

عربی مین متخلخل کہتے ہین اور سمجہا اون چیزونکو جو تندرستی اور بیماری انسان سے نشان دیتی ہین نبض ہے کہ نشان اوسکا
ٹہیک اور درست اور بے شبہہ ہے اسلیے کہ وہ دل کے حال سے خبر دیتی ہے اور ہمیدہ قوت حیوانی اور حرارت
غریزی کا دل ہے اور بدن ساتھہ قوت حیوانی کے زندہ ہے اور ساتھہ حرارت غریزی کے گرم ہے اور قوت
حیوانی تمام جسم مین نہین پہونچ سکتی ہے مگر ساتھہ قوت حرارت غریزی کے اور اعضا کسی قوت کو قوتون
بدنی اور نفسانی سے قبول نہین کر سکتے ہین مگر ساتھہ قوت حیوانی کے پس یہ دو قوتین ہین یعنی قوت حیوانی
اور قوت حرارت غریزی کہ تمام بدن کا اور قوام سب قوتونکا اون سے ہے اور صلاح اور فساد یعنے
نیکی اور بدی تمام جسم اور تمام قوتون کی صلاح اور فساد سے ان دونون قوتون کے وابستہ ہے اسی
سبب سے احوال سب قوتون کے احوال دل سے معلوم کر سکتے ہین اسلیے کہ دل ایک عضو ہے کہ سبب
دو اسون سے دور ہے اور شرائین جو اوس سے آ گئے ہین بعضی ساتھہ حس لمس یعنی چہونے سے دریافت کر سکتا ہے اور احوال
شرائین کے اکثر اوقات مطیع احوال دل کے ہین پس دریافت کرنے سے احوال شرائین کے احوال دل کا دریافت
ہو سکتا ہے اور جو کچھہ طبیب کو احوال دل سے معلوم کرنا ضرور ہے چار چیزین ایک یہ کہ گوہر دل کا شناخت کرین دوسرے
صورت اوسکی تیسری فعل اوسکا چوتھے اوس چیز کو دریافت کرین جو اوسکی تجویف مین ہے لیکن گوہر دل کا ایک جسم ہے
کہ یہ چہارگانہ سے جمع کیا گیا ہے اور صورت اوسکی قوت حیوانی ہے اور فعل اوسکا نبض ہے اور تجویف مین اوسکی خون اور روح ہے
پس ان چار چیزونسے جو کچھہ ویسی شناخت کرتے ہین شریانونسے بھی دریافت کرتے ہین اسلیے کہ قوت اور فعل انکا جو کچھہ اوسکی
تجویف مین ہے بمیانجی شرائین کے اعضا مین پہونچتا ہے پس جسوقت احوال شریان کا بتحقیق دریافت کیا جاے تو احوال انکا
کہ سبب دل ہے قوام بدن کی بتحقیق معلوم ہو سکتا ہے اور اگر ہم چاہین کہ احوال دل اور شرائین کا معلوم کرین تو اول قوت
حیوانی کا فاعل نام رکہین اور دل اور شرائین کو آلہ مقرر کرین اور خون اور روح کو اور جو کچھہ کہ تجویف دل اور شرائین مین ہے فعل نام
رکہین اور دل کی حرکت اور شرائین کی حرکت کا نبض نام رکہین پس فاعل سے قوت اور ضعف ڈہونڈہین اور آلت
سے سردی اور گرمی اور سختی اور نرمی دریافت کرین اور جو کچھہ تجویف دل اور شرائین مین ہے زیادتی اور کمی ڈہونڈہین
اور فعل سے زودی اور دیری اور ہمواری اور ناہمواری اور درازی روزگار حرکت اور سکون اور کوتاہی زمانہ حرکت و
سکون کو دریافت کرین پس جسوقت یہ سب چیزین بخوبی معلوم ہو جائین اوسوقت احوال جسم کا اور اوسکے
قوام کے اسباب کا حال سب مفصل دریافت ہو سکتا ہے یہ منفعتین نبض کی ہین جو ڈہونڈہنے کو ہوتین باب تیسرا

تیسری گفتار اور دوسری کتاب سے اس بات مین ہے کہ احوال نبض کا کلائی کی شریان سے دریافت کرین

معلوم کرین کہ حالات نبض کے شریان ساعد یعنی کلائی کی شریان سے
پانچ چیزکے واسطے ڈہونڈہتے ہین ایک اسلیے کہ کلائی جلد دکہلا سکتے ہین دوسری یہ کہ آدمی باہر نکالنے اور ظاہر کرنے

اور بطی اور طویل اور قصیر وغیرہ ظاہر ہوں **باب ۵ پانچواں تیسری گفتار اور دوسری کتاب کے**
اس بات کے بیان میں ہے کہ نبض کی کتنی اجناس ہیں بحسب ظاہر قول طبیبوں کے
حرکت نبض کی دس جنس ہیں ہے ایک مقدار حرکت اور سکون کی ۲ دوسری سرعت اور بطوء ۳ تیسری تواتر اور تفاوت
۴ چوتھی قوت اور ضعف ۵ پانچویں نرمی اور سختی رگ کی ۶ چھٹی گرمی اور سردی رگ کی ۷ ساتویں بھرا ہونا اور خالی ہونا رگ کا
۸ آٹھویں استوا اور اختلاف حرکت کا ۹ نویں نظام حرکات اور سکون کا استوا اور اختلاف میں اور بے نظامی اوسکی
۱۰ دسویں وزن زمان حرکت و سکون کا اگرچہ بظاہر قول اجناس نبض کی یہ دسوں جنسیں ہیں جو اوپر مذکور ہوچکیں
مگر تحقیق یہ ہے کہ نو جنس سے زیادہ نہیں ہے اسلیے کہ جنس نویں کہ نظام اور بے نظامی کی ہے مانند ایک نوع کے ہے ماتحت نوع
آٹھویں کے کہ جنس استوا اور اختلاف کی ہے اور اجناس نبض کو ایک اور طریق سے بھی نسبت دی ہے اور یوں بیان کیا ہے کہ
اجناس نبض کے پانچ ہیں ایک جنس کو حرکت رگ سے ڈھونڈتے ہیں اور وہ دو نوع ہے کہ نیچے ہر ایک نوع کے انواع بہت ہیں
لیکن ایک نوع کو مقدار حرکت سے ڈھونڈتے ہیں یعنی اندازہ حرکت رگ نبض طویل اور عریض اور قصیر اور دقیق اور عظیم اور صغیر
اور معتدل ہے اور جو کچھ ترکیب ان انواع سے حاصل ہو منجملہ انہیں کے ہوگی اور نوع دوسری کو چلونگی حرکت رگ سے
ڈھونڈتے ہیں کہ نبض سریع اور بطی اور معتدل اور نبض مستوی اور مختلف اور منتظم اور نا منتظم اور نبض موزون انہیں تمام
میں سے ہے اور جنس دوسری کو سکون رگ سے ڈھونڈتے ہیں کہ درمیان دو حرکتوں کے پڑتا ہے اور یہ نبض متواتر اور متفاوت
میں ظاہر ہوتا ہے اور جنس تیسری کو قوت حیوانی سے ڈھونڈتے ہیں اور یہ نبض قوی اور ضعیف میں معلوم ہوتی ہے اور جنس
چوتھی یعنی چوتھی آلت سے ڈھونڈتے ہیں یعنی حقیقت شریان سے اور یہہ دو نوع ہے ایک سختی اور نرمی شریان کی
دوسری سردی اور گرمی شریان کی اور جنس پانچویں یہ ہے کہ جو کچھ تجویف میں شریان کے ہے ڈھونڈتے ہیں اور یہ پری
اور بہی یعنی بھری اور خالی ہونے رگ سے ظاہر ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب **باب ۶ چھٹا تیسری گفتار اور**
دوسری کتاب سے انواع نبض کی شناخت میں ہے یا ہے پہ مقدار اوسکی اندازہ حرکت رگ سے
ملاحظہ کریں یا درازی اور پہنی اور افراشتگی رگ سے ڈھونڈتے ہیں اسلیے کہ جسم میں اندازہ سے زیادہ نہیں ہے مگر طول اور عرض اور
عمق پس اسوجہ سے انواع نبض بسیط کی جو ماتحت اس جنس کی ہیں نو ہیں تین نوع درازی رگ سے ظاہر ہوتی ہیں اور
وہ طویل اور قصیر اور معتدل ہے لیکن طویل وہ حرکت ہے کہ درازی رگ میں سب انگلیوں کو خبر دیتی ہے اور قصیر وہ ہے
کہ بعض انگلیوں کو خبر دیتی ہے اور معتدل درمیان طویل اور قصیر کے ہے اور اوسکو معتدل فی الطول کہتے ہیں اور تین
انواع چوڑائی یعنی عرض میں رگ کی پیدا ہوتی ہیں اور وہ عریض اور ضیق اور معتدل ہے لیکن عریض ایسی نبض ہے کہ عرض
میں انگلیوں کے زیادہ اور بہت محسوس ہوتی ہے اور ضیق برخلاف اوسکے ہے اور معتدل وہ ہے جو درمیان
عریض اور ضیق کے ہو اور اوسکو معتدل فی العرض کہتے ہیں اور نبض ضیق کو دقیق بھی کہتے ہیں اور دقیق کو فارسی میں باریک

کہتے ہین اور تین انواع دیگر بلندی رگ سے ظاہر ہوتی ہین اور وہ نبض مشرف اور منخفض اور معتدل ہے لیکن مشرف وہ نبض ہے
کہ محسوس ہوتی ہین اجزا اوسکی بلندی مین اور منخفض برخلاف اوسکے ہے یعنے اجزا اوسکی بلندی مین کم محسوس ہوتی ہین
اور نبض مشرف کو شاہق بھی کہتے ہین اور معتدل وہ ہے جو درمیان مین مشرف اور منخفض کے ہے اور جالینوس کہتا ہے کہ
جسوقت ان نو قسمونکو ترکیب دی جائے تو ستائیس ۲۷ نبض کی مرکب قسمین ہونگی چنانچہ تفصیل اوسکی یہ ہے پہلی نبض طویل
اور عریض اور مشرف ہے اوسکو عظیم کہتے ہین دوسری ۲ نبض طویل اور عریض اور منخفض ہے تیسری ۳ طویل عریض معتدل
چوتھی ۴ نبض طویل ضیق مشرف پانچوین ۵ نبض طویل ضیق منخفض چھٹی ۶ نبض طویل ضیق معتدل ساتوین ۷ نبض طویل معتدل
مشرف آٹھوین ۸ نبض طویل معتدل معتدل منخفض نوین ۹ نبض طویل معتدل دسوین ۱۰ نبض قصیر عریض مشرف گیارہوین ۱۱ قصیر عریض
منخفض بارہوین ۱۲ قصیر عریض معتدل تیرہوین ۱۳ قصیر ضیق مشرف چودہوین ۱۴ قصیر ضیق منخفض پندرہوین ۱۵ قصیر ضیق معتدل
سولہوین ۱۶ قصیر معتدل مشرف سترہوین ۱۷ قصیر معتدل منخفض اٹھارہوین ۱۸ قصیر معتدل معتدل انیسوین ۱۹ معتدل عریض مشرف
بیسوین ۲۰ نبض معتدل عریض منخفض اکیسوین ۲۱ نبض معتدل عریض معتدل بائیسوین ۲۲ معتدل ضیق مشرف تئیسوین ۲۳ معتدل
منخفض چوبیسوین ۲۴ معتدل ضیق پچیسوین ۲۵ معتدل معتدل مشرف چھبیسوین ۲۶ معتدل معتدل منخفض ستائیسوین ۲۷ نبض معتدل
معتدل معتدل اور جو کچھ فرع آلی اور قوت مصادمت رگ سے ڈھونڈھین تو اوسکی تین انواع ہین ایک نبض قوی ہے
وہ ایسی ہے کہ بروقت انبساط کے پورون کو اونگلیون کے سخت کوٹتی ہے دوسری ۲ نبض ضعیف ہے کہ وہ برخلاف
نبض قوی کے ہے تیسری ۳ نبض معتدل ہے درمیان قوی اور ضعیف کے اور معلوم کرین کہ ہر ایک اجناس مین سے طرف
میانہ یعنی معتدل جنس پسندیدہ ہے مگر اس جنس مین نوع قوی بہتر ہے اور جو کچھ زمان حرکتون سے ڈھونڈھین اوسکی تین
نوع ہین ایک نبض سریع ہے اور وہ ایسی ہے کہ زمانہ اوسکی حرکت کا کوتاہ ہے یعنے تھوڑے عرصہ مین تمام ہو جاتی ہے
دوسری ۲ نبض بطی ہے وہ برخلاف نبض سریع کے ہے تیسری ۳ معتدل درمیان دونون کے ہے اور جو کچھ قوام آلہ سے
ڈھونڈھین یعنے سختی اور نرمی رگ سے وہ تین نوع ہین ایک نبض نرم ہے اور وہ ایسی ہے کہ اونگلی باسانی اوسے بہر
ٹھہرتی ہے یعنے زمانہ حرکت انبساط مین ساتھ تھوڑی قوت کے اونگلی اوسکو دفع کرتی ہے اور ٹھہرائی ہے دوسری
نبض صلب ہے وہ برخلاف لین یعنی نرم کے ہے تیسرے معتدل درمیان دونون کے ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ
نبض صلب اور قوی مشتبہ ہوتی ہے فرق درمیان دونون کے یہ ہے کہ اونگلی نبض صلب پر نہین جمتی ہے
اور حرکت اوسکی اونگلی کو دفع نہین کرتی ہے اور حالت سکون مین اپنی حال پر صلابت اوسکی رہتی ہے اور نبض
قوی اونگلی کو دفع کرتی ہے اور ساتھ قوت حرکت کے اونگلی کو سخت کوٹتی ہے اور حالت سکون مین اونگلی کو جدا
کرتی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ صلب اور متواتر نبض بھی مشتبہ ہوتی ہے پس فرق اون دونون کے درمیان
یہ ہے کہ نبض متواتر اگرچہ رگ نرم ہوتی ہے کہچی ہوتی ہے مانند زہ کمان کے اور کسی وجہ سے ساتھ قوت اونگلی کے نہین

وبتی ہے اور صلب نبض اگرچہ انگلی پر سخت معلوم ہوتی ہے لیکن انگلی کے دبانے سے پیچھے بیٹھ جاتی ہے اور فرق دوسرا
یہ ہے کہ ممکن ہے یہ کہ نبض صلب عریض کہتی ہے اور متواتر دقیق ہوتی ہے اور جو کچھ حال بہری ہونے اور خالی ہونے
رگ سے ڈہونڈہا ہین اوسکی تین نوع ہین ایک نبض ایسی ہوتی ہے کہ انگلی سے معلوم کرسکتے ہین کہ رگ خالی نہین ہے
اور اوسمین کچھ رطوبت ہے اوسکو نبض بہری اور عربی مین ممتلی کہتے ہین اور دوسری نبض خالی ہے وہ برخلاف ممتلی کے ہے تیسری
معتدل ہے درمیان دونون کے اور جو کچھ زمان سکون رگ سے ڈہونڈہا ہین وہ بہی تین نوع ہے ایک متواتر ہے اور وہ
ایسی نبض ہے کہ زمان سکون کا اوسکے بہت کوتاہ ہوتا ہے اوسکو نبض متدارک بہی کہتے ہین دوسری نبض متفاوت ہے
وہ برخلاف متواتر کے ہے یعنی زمانہ اوسکے سکون کا بہت دراز ہوتا ہے تیسری نبض معتدل درمیان دونون کے
اور بہت ایسا ہوتا ہے کہ سریع اور متواتر مشتبہ ہوتی ہین پس فرق اون دونون کے درمیان یہ ہے کہ سریع مین زمانہ
حرکت کا نہایت کوتاہ ہوتا ہے اور متواتر مین زمانہ سکون کا کوتاہ ہوتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ صغیر اور سریع مشتبہ
ہوتی ہے بسبب کوتاہی زمانہ حرکت کے پس فرق اون دونون مین یہ ہے کہ کوتاہی زمان حرکت کی نبض صغیر مین بسبب
کوتاہی مسافت کے ہے اور سریع مین بسبب سرعت کے کوتاہی زمان حرکت کی ہے اور جو کچھ استوا اور اختلاف سے
ڈہونڈہا ہین وہ بظاہر قول طبیبون کے دو نوع ہے لیکن حقیقت مین تین نوع ہے جیسے آگے بیان کیجاتی ہے لیکن
نبض مستوی وہ نبض ہے کہ جمیع قرعات مین برابر ہوتی ہے یعنی سب کھٹکے نبض انگلیون پر مساوی ہوتی ہے دوسری
نبض مختلف ہے وہ برخلاف مستوی کے ہے اور تحقیق کلام کی نبض مستوی اور نبض مختلف مین ہم باب اول مین کہہ چکے
ہین کہ ہر ایک جزو شریان ہی بالطبع متحرک ہے یعنی ساتھ طبیعت اپنی کے حرکت کرتا ہے واسطے حاجت اپنی کے جیسے بیان کرچکے
ہین کہ جسوقت کسی عضو مین بسبب کسی زخم یا دل یا سوا اوسکی کے حرارت زیادہ ہوگئی ہو تو حرکت شریان اوس
عضو کی جلدتر اور زیادہ تر حرکت دل اور حرکتون اور شریانون سے ہوگی پس اس اعتبار پر ممکن ہے کہ حرکت ایک جزو کی
ایک شریان سے مخالف حرکت جزو دوسرے کے ہو ایک ہی کھٹکے مین جو انگلی پر پہونچے اسلیے کہ حال اوس جزو کا برخلاف
حال دوسرے جزو کے ہے اور جس طرح یہ حال طریق اعتبار اور قیاس سے درست ہے طریق تجربہ سے بہی درست ہے پس
اختلاف دو قسمین ہین ایک اختلاف درمیان دو نبض کے دوسری اختلاف درمیان ایک نبض کے اور یہ دوسری قسم
ایسی ہے کہ ایک نبض مین ایک انگلی سے دوسری انگلی تک حرکت رگ کی بہری ہوئی ہوتی ہے اور اوس سے بہی
زیادہ اختلاف ایک اور ہے اور وہ ایسا اختلاف ہے کہ ایک ہی انگلی مین ہوتا ہے یعنی کھٹکا اوسکی آدہی انگلی پر مخالف
دوسری آدہی کے ہوتی ہے پس اسوجہ سے نبض مختلف کی تین قسمین ہین ایک وہ نبض ہے کہ [illegible] آگے سے ہو
دوسری وہ نبض ہے کہ کھٹکا ایک انگلی پر مخالف دوسری انگلی کے ہو تیسری یہ کہ اختلاف ایک انگلی مین ہو پس جو کچھ
استوا اور اختلاف سے ڈہونڈہا ہین چار نوع تصور کرین ایک مستوی اور تین مختلف اور معلوم کرین کہ جو کچھ نظام اور بے نظامی

دہوتے ہین وہ ایک نوع اسی باب مین کی ہے یعنی ایک نوع ہی مختلف ہی اسلیے کہ یہ نظام نظام اختلاف کا ہی اور وہ
دو طرح پر ہی ایک نبض مختلف ہی اور اختلاف اوسکا با نظام ہے یعنی وہ اختلاف بھی اوسی طرح پھر بھی آتا ہے اور دوسرے
دو وجہ پر ہی ایک یہ کہ ایک باب مین مختلف ہو اور نیز وہ اختلاف اوسی نظام پر پھر آوے دوسرے یہ کہ دو یا تین
مختلف ہو یا زیادہ ہین اور نیز اوسی نظام پر آوے مثلاً ایک نبض راست کی درمیان مین ایک نبض مخالف ہو یا پانچ
نبضو مین دو نبض مخالف ہون اور ہر ایک مخالف دوسری کے ہو لیکن ایک نسق پر پھر آتی ہی اوسکو مختلف با نظام
کہتے ہین اور جو اوس نظام پر نہ آوے اور دورہ اوسکا بگڑ جاوے اوسکو نا منتظم کہتے ہین اور استوا اور اختلاف پانچ بابون مین
ہوتا ہے یا عظم اور صغر مین یا قوت اور ضعف مین یا سرعت اور بطو مین یا تواتر اور تفاوت مین یا سختی اور نرمی مین رگ
کی پس جسوقت تمام نبضین یا اجزا ایک نبض کے ایک باب مین ان بابون سے مانند ایک دوسری کے ہون
وہ نبض مستوی مطلق ہی اور اگر پانچ نبضون سے کوئی نبض پھر جاوی یا ایک نبض کے اجزا مین سے ایک جزو دوسرے
باب سے آوے اور اجزا باقی ایک دوسری کے ہون اوسکو کہین گے کہ یہ مستوی فلان باب مین ہی جیسے کہین کہ مستوی
قوت مین ہی یا سرعت مین یا سوای اوسکے اور کسی مین اور اگر مثلاً پانچ نبض مین سے ہر ایک نبض دوسری باب سے دور
کرے اوسکو مختلف مطلق کہتے ہین اور اگر پانچ نبض سے ایک نبض یا دو مخالفت آوین یا ایک نبض کے اجزا سے ایک جزو
مخالف آوی یا دو جزو تو کہین گے کہ یہ مختلف فلان باب مین ہی اور اختلاف کہ درمیان نبضون کے ہوتا ہی دو طرح
ہی ایک بتدریج دوسرا بے تدریج مثلاً ایک بزرگ ہو اور ایک کوچک اور تیسری چھوٹی اوس سے اور اسی طرح ہر ایک
چھوٹی زیادہ ہو حد کوچکی تک اور اوسجگہ سے سر سے شروع کرے اوسکو متصل کہتے ہین اور بائین بھی اسی طرح مثلاً یا سرعت
مین یا تواتر مین یا سوای اوسکے اور کسی مین جیسے مثلاً سریع سے شروع کرے اور سرعت کم کرے اوس حد تک کہ پھر آوے کہ
بطو سے آغاز کرے اور کمتر کرے اور بتدریج سریع ہو جائے اور اوس حد تک پہونچے اور اوس جگہ پھر سرے سے شروع ہو
اگر جس طریق پر کہ آئی ہے پھر شروع ہو اوسکو مختلف منتظم کہتے ہین اور اگر درمیان مین خلاف کرے وہ مختلف نا منتظم ہے اور نبض
متصل جو بیان ہو چکی جسوقت کہ شروع ہو ساتھ اوس نبض بزرگ کی شروع ہو لیکن اوسی طرح پھر آوے اوسکو عائد کہتے ہین
یعنی لوٹنی والی کوچک سے بزرگ کیطرف اور جو اختلاف ایک نبض مین پڑے وہ چھہ نوع ہے ایک نہاد رگ مین ہو اور یہ نوع
نیچے اونگلی کے ایسی معلوم ہو کہ مثلاً ایک جزو رگ کا نیچے اونگلی کے داہنی طرف میل رکھتا ہے اور دوسرا بائین طرف میل
رکھتا ہی اور ساتھ ایک جزو کے میل اوپر کی جانب رکھے اور دوسرا جزو میل نیچے کیطرف کو رکھے دوسری اختلاف ایک نبض مین
عظم اور صغر مین اور یہ ایسا ہی کہ گویا ایک اونگلی پر بزرگ تر ہو اور دوسری اونگلی پر خرد تر تیسری اختلاف تواتر اور تفاوت مین
اور وہ ایسا ہے کہ ایک اونگلی پر حرکت رگ کی متواتر آوی اور دوسرے پر متفاوت چوتھے اختلاف تقدیم اور تاخیر
حرکت مین ہی اور وہ اس طرح پر ہے کہ جو جزو کہ چاہیے کہ پہلی حرکت کرے حرکت نہ کرے یا چاہیے کہ وہ پھر شروع اوسی جگہ سے

آغاز کرے اور طرف صغر کے پہونچکر عود کرے پہر طرف عظم کے لیکن ساتھ اوس عظم کے کہ آغاز مین تھی نہ پہونچے اوسکو ذنب متراجع ناقص الرجوع کہتے ہین اور جو کہ ایک نبض مین بہی وہ ایسی ہوتی ہے کہ مثلاً اونگلی خنصر کی نبض کو قوی پاوے تا بتدریج کہ آغاز اوسکا ہے اور حرکت دوسری خنصر کی ضعیف پاتے اور اسی طرح وسطی اور سبابہ اور پہر اوسی نسق پر لوٹ آوے دوسری نبض مسلی ہے اور یہ وہ نبض ہی کہ ظاہر ہوتی ہے قوت مین یا عظم مین یا سرعت مین یا سوا ہی اوسکی مین بطور اتصال ہوتی ہی اور بتدریج قوت مین یا غیر اوسکے مین زیادہ ہوتی ہی پہر میل کرتی ہے زیادتی سے طرف نقصان کی اور یہ مانند دو ذنب الفار کے ہی جیسے نبض مسلی مانند دو دم موش کے ہی مثال اس نبض کی یہی ہی اسلیے کہ حالت انبساط مین ابتدا اونگلی پہلی سے منتہاے ثانی تک بترتیب زیادتی مین ہوتی ہے پہر اوس جگہ سے تا منتہاے انگشت چہارم نقصان مین ہوتی ہے تیسری نبض غزالی ہے اور وہ ایسی ہے کہ پہونچتی ہے اونگلیون پر ایک بار پہر پہونچتی ہے اونگلیون پر دوسری بار ساتھ سرعت کہ اس طرح کہ محسوس نہین ہوتا ہے اوسکا رجوع اور سکون یعنی درمیان حرکت اول کے سکون نہین ہوتا ہی چوتھی نبض ذو قرعتین ہی اور یہ بھی ایک نبض مین ہوتی ہے گویا منقطع ہو گئی ہے اور اندک زمانہ مین پہر آتی ہی اور پہر انبساط تمام کرتی ہے اور ہنوز حرکت پہلی تمام نہوئی ہو کہ حرکت دوسری پہونچتی ہے حقیقت یہ ہی کہ درمیان حرکت پہلی اور دوسری کے اتنا زمانہ نہووے کہ حرکت انقباض ہو سکے اور فرق اسمین اور نبض غزالی مین یہ ہے کہ اس نبض مین حرکت دوسری ضعیف تر حرکت اول سے ہوتی ہے اور نبض غزالی مین حرکت دوسری کی قوی ہوتی ہی پانچوین نبض مختلف القرعہ ہی اور وہ نبض ایسی ہے کہ آغاز حرکت انبساط کا ضعیف ہوتا ہی اور آخر اوسکا قوی یا آغاز اوسکا قوی ہوتا ہی اور آخر اوسکا ضعیف چھٹی نبض موجی ہے کہ حرکت اوسکی درازی اور عرض مین مانند موج دریا کے ہوتی ہے یعنی ایک نبض چند جزو مین بعد ایک دوسری کے حرکت کرتی ہے اور معلوم کرین کہ نبض موجی بعد حمام اور پینے شراب بکثرت اور حالت استسقا اور بیماری فالج اور سکتہ اور ذوات الریہ مین ہوتی ہے اور اگر یہ نبض تپ مین ظہور کرے تو علامت پسینہ کی ہے ساتوین نبض دودی ہی اور یہ نبض مشابہ نبض موجی کی ہے لیکن یہ صغیر ہوتی ہے اور متواتر مانند حرکت دود یعنی کرم کی اور نیز یہ نبض ایک نبض مین ہوتی ہے اور البتہ گمان ہوتا ہے کہ سریع ہی مگر سریع نہین ہے اور دلیل اس نبض کی اوپر دور ہونے قوت کی ہے آٹھوین نبض نملی ہے اور یہ متواتر اور صغیر زیادہ دودی سے ہوتی ہے اور مشابہ نبض اوس بچہ کے ہوتی ہے جو نوزادہ ہو اور یہ نبض نملی بالاتفاق وقت بڑی قوتی اور نہایت ضعیفی اور نزدیک موت کے ہوتی ہے اور یہ بھی ایک نبض مین ہوتی نوین نبض منشاری ہے اور وہ مشابہ موجی کے ہی اسلیے کہ اجزا رگ کے بلندی اور افتادگی اور پہنائی مین ناہموار ہوتے ہین اور فرق درمیان دونون کے یہ ہی کہ منشاری نبض صلب اور متواتر یا سریع ہوتی ہے اور منشاری اوسکو اسواسطے کہتے ہین کہ اجزا رگ کے بلندی اور سختی اور نرمی مین ناہموار ہوتے ہین بسبب اوسکا ورم گرم ہوتا ہے کہ بعض پختہ ہی اور بعض خام پس بسبب نیم پختگی کے بعضے اجزا رگ کی نرم ظاہر ہوتی ہین اور بعضے سخت اور بسبب ورم کی سریع

اور متواتر ہوتے ہین اور یہ نبض مشابہی ذات الجنب مین اکثر ہوتی ہی بسبب ورم کے کہ غشاء عصبانی مین ہوتا ہے
دسوین متخلل ہے اور وہ دو طرح پر ہی ایک یہ کہ جہان توقع حرکت کی ہو او جگہہ ساکن ہو اور یہ نشان دور ہونے
قوت کا ہی اوسکو ذو الفترہ کہتے ہین دوسری یہ کہ جسجگہہ سکون کی امید ہو اوسوقت حرکت ہووے اور یہ نشان پھر آنے
قوت کا ہی اور نشان سختی حاجت کا اور اسکو واقع فی الوسط کہتے ہین گیارھوین انواع نبض سے متشنج اور متواتر اور ملتوی
ہی اور یہ سب انواع نبض رگ مانند رشتہ کشیدہ ہوتی ہی اور نبض ملتوی لپٹی اور پیچتی ہے اور یہ اختلاف نہاد رگ
مین ہوتا ہی اور متواتر وہ نبض ہے کہ اوسمین انبساط کمتر اور پوشیدہ ہوتا ہی اور کشیدگی رگ کی ظاہر ہوتی ہے
پس یہ سب انواع خشک بیماریون مین ظاہر ہوتی ہین اور ایک نبض اور ہی کہ سب بیماریون خشک مین ہوتی ہی مانند
دق اور ذبول کے اوسکو ثابت کہتے ہین اور یہ نبض ہی باریک و صلب اور کشیدہ اور اگرچہ مختلف نہین ہوتی ہے
اسلیے کہ خشک بیماریون مین ہوتی ہے بارھوین نبض مرتعش ہی اور اوسکو نبض مرتعد بھی کہتے ہین اور وہ ایسی نبض ہے
کہ رگ ساتھہ حرکتون کے لرزان ہوتی ہے اور حرکت اوسکی مثل حرکت رعشہ کے ہوتی ہی اور نشان اس بات کا
کہ بسبب زیادتی اخلاط کے گرانبار ہے تیرھوین نبض مطرقی ہی اور وہ ایسی ہے کہ حرکت اوسکی مانند حرکت مطرقہ کے ہوتی ہی
اور مطرقہ کو ہندی مین ہتھوڑا کہتے ہین یعنے جس طرح ہتھوڑا اسندان پر پڑتی ہین اور وہ اوسپر پہونچکر کھٹکا دوسرا ظاہر
کرتا ہے اسی طرح یہ نبض حرکت کرتی ہی یعنے کھٹکا کرتی ہی اول پورون پر اور عود کرتی ہے اندر کیجانب مرکز اور
قبل پہونچنے کے غایت مرکز ہے پھر پورونکو کھٹکا دیکر حرکت انبساطی تمام کرتی ہے اور مطرقی کو ذو قرعتین بھی کہتے ہین
مگر مطرقی خاص ہے اور ذو قرعتین عام ہے

باب آٹھوان تیسری گفتار اور دوسری کتاب اسباب نبض کے بیان مین

ہے جو کچھہ ضروری اور اصلی اور ذاتی اسباب ہین وہ تین
ہین کہ جب تک وہ اسباب نہون نبض موجود نہووے اور اونکو اسباب ماسکہ کہتے ہین پہلے دل ہے اور شراین اور
اوسکو آلہ کہتے ہین دوسری قوت حیوانی ہے اور اوسکو فاعل کہتے ہین تیسری وہ سبب ہے جو ہوای تازہ اور خنک
کو اندر پہونچاتا ہے اور گرم ہوا و دود ناک شدہ کو باہر نکالتا ہی اوس سبب کو حاجت کہتے ہین پس اسباب ماسکہ
اسباب ظاہر کرنے نبض کے ہین اور اسباب تغییر نبض کے تین جنس پر ہین ایک اسباب طبعی اور لازم ہین
اونکو اسباب الطبیعۃ اللازمہ کہتے ہین اور نری اور مادگی اور سالہای عمر اور فصل سال اور بدن ہی دوسری اسباب
اعراض ہین اونکو اسباب غیر طبیعیہ کہتے ہین تیسری وہ اسباب ہین جو درمیان ہین انکے اور اونکی ہین اونکو الاسباب المتوسط
بین الاسباب الطبیعیۃ وغیر الطبیعیۃ کہتے ہین اور وہ کھانا اور پینا اور سونا اور جاگنا اور حرکت اور سکون اور استفراغ اور
احتباس اور احوال مسکون اور حمام کا اور اعراض نفسانی مانند شادی اور غمی اور سوای اوسکے ہین اور ان اسباب
متوسط کو الاسباب الستہ بھی کہتے ہین اور طبعی اسواسطے کہتے ہین کہ اسوقت اونکو جیسا کہ چاہیے اور جسقدر اور جس طرح کہ چاہیے

کام مین لاوین سبب تندرستی کا ہونگے اور نا طبعی اسلیے کہتے ہین کہ جسوقت اوسقدر اور نہ اوس علاج کرنا چاہیے کام لین
وہ سبب بیماری کا ہونگے **باب ۹ نوان تیسری گفتار اور دوسری کتاب سے بیان مین تغیر نبض کے**
سبب تغیر اسباب ماسکہ کے پس معلوم کرین کہ حرکت انبساط کی جسقدر کہ ہو عظیم یا صغیر بسبب حاجت کے ہوتی ہے کہ ساتھ حاجت
کو توانائی قوت اور مطاوعت آلت یعنی نرمی رگ کی باقی ہو تا کہ حرکت تمامی کو پہونچتی ہے اور اگرچہ فاعل حرکت کی قوت ہو اور
توانائی لیکن ایسا ہوتا ہے کہ قوت اپنی جگہ رہتی ہے اور حرکت باندازہ حاجت اور یا بعد اوسی آلہ کے حاصل ہوتی ہے اور استطاع
اگرچہ آلہ مطاوع یعنی تابعدار ہو قوت اور تمامی حاجت کو پاتی تا کہ حرکت تمام حاصل ہو اور ممکن نہین ہے کہ جو حاجت بہت یا کمتر
معتدل سے ہو یا آلت سخت زیادہ یا نرم زیادہ معتدل سے ہو قوت اپنی حال پر ہو اور حال قوت اور آلہ کا اوپر بیان
ہو چکا ہے پس جسوقت بعض احوال طبعی پر ہو عظیم یا صغیر یا سریع یا بطی یا اور کسی حال پر ہوگی اوسکا سبب اوسکا یا زیادتی حاجت
کی ہے یا کمی حاجت کی اسلیے کہ اسباب ماسکہ کے سوائے اون تینون اسباب کے نہین ہین اور اسباب فزونی حاجت کے
تین جنس پر ہین ایک زیادتی حرارت کی ہے کہ بسبب اوسکی ہوا تازہ اور خنک کیطرف حاجت زیادہ ہوتی ہو اور
سبب فزونی حرارت کا یا ریاضت ہے یا غصہ یا طعام اور شراب گرم یا دوا ہی گرم یا وہ حرارت ہے جو بیماری سے ہوتی ہے
مانند تپ کے اور سوء مزاج گرم کے اور جنس دوسری نقصان روح ہی کہ بسبب اوسکے قوت ضعیف ہوتی ہے یا آدمی کو کوئی
رنج کھینچے یا کوئی درد کہ روح کو تحلیل کر دیوے اور قوت کو ضعیف کرے یا لذت یا افراط اوسکا وہ کہ روح افراط سے اوسکی تو کم
تحلیل قبول کرے اور جنس تیسری زیادتی بخارون دخانی کی ہے کہ عفونت اخلاط سے پیدا ہون اور اوس
بیماریان اور نیز عارض ہوا اور بہت قسم کے ہوا گرم اور سوختہ اور وہ ورم اور وہ زخم جو پھیپھڑو اور ... دل
اور یہ بخرہ بعد طعام کے بہت اوٹھتی ہین اور خواب کی حالت مین بھی زیادہ ہوتے ہین پس ان تینون جنسون کو
سرعت نبض سے معلوم کر سکتے ہین یعنی جسوقت کہ حرکت انقباض کی سریع زیادہ ہوتی ہے اور زمانہ سکون کا کہ بعد حرکت
انبساط ہوتا ہے کمتر ہوتا ہے اوسوقت حاجت باہر کرنے ہوا گرم اور دود ناک شدہ کی زیادہ ہوتی ہے اور جسوقت
کہ حرکت انبساط کی جلد تر ہوتی ہے اور زمانہ سکون کا کہ بعد حرکت انقباض کے ہوتا ہے کوتاہ زیادہ ہوتا ہے اور
اوسوقت حاجت داخل ہونے ہوا تازہ اور خنک کی زیادہ ہوتی ہے اور جسوقت دونون حرکتین سریع ہون اور زمانہ
سکون اندک سبب اوسکا نقصان روح کا ہے اور حاجت مدد روح کی زیادہ ہے اور فرق درمیان فزونی حاجت کے
بسبب حرارت کسی عارض کے ہو مانند غصہ اور ریاضت اور حمام وغیرہ کے اور درمیان فزونی حاجت کے کہ
بسبب حرارت ثابت کے ہو مانند تپ یا سوء مزاج گرم وغیرہ کے دو وجہ سے معلوم ہو سکتا ہے ایک اسوجہ سے
کہ جو تغیر بسبب کسی حرارت عارض کے ہو بعد ایک گھنٹہ کے احوال اصلی طبعی پر پھر آویگا اور جو تغیر کہ بسبب حرارت ثابت
کے ہو اوسی طرح قائم رہتا ہے اور نبض متغیر اور نا طبعی ہوتی ہے اور وجہ دوسری یہ ہے کہ بسبب حرارت کسی عارض کے

قوت ضعیف نہیں ہوتی ہے اور بسبب حرارت ثابت کی ضعیف ہوتی ہے پس ان مقدمات سے معلوم ہوتا ہے
کہ جسوقت اسباب ماسکہ اور احوال جسم کے سب باعتدال ہوں تو نبض باعتدال ہوگی اور نبض معتدل وہ ہے
کہ حرکت انبساط اور انقباض اور دونوں سکون کہ بعد دونوں حرکتوں کے ہوں مقدار روزگار میں یکسان اور
مساوی ہونگی اور جسوقت کہ قوت ضعیف ہو نبض زیادہ ضعیف معتدل سے ہوگی اور جسوقت کہ قوت قوی ہو
تو نبض قوی زیادہ معتدل سے ہوگی اور ہر ایک جنس اجناس نبض سے معتدل بہتر ہوتی ہے مگر جنس قوت میں کہ جو قوی
زیادہ معتدل سے ہو وہ بہتر ہوگی اور جسوقت کہ قوت قوی ہو اور حاجت بہت ہو نبض عظیم ہوگی لیکن عظیم
بشرط نرمی آلت کے ہوگی پس جسوقت کہ باوجود بسیاری حاجت کے آلہ سخت ہو تو نبض سریع ہوگی اور قوت عظیم
عظیمی میں تدارک نکر سکے تو سرعت میں تدارک کریگی تاکہ جو کچھ عظیمی سے مقصود ہو ساتھ سرعت کے تمام ہو اور جسوقت
کہ آلہ صلابت میں سخت زیادہ ہو کہ سرعت سے مطاوعت نکرے نبض متواتر ہوگی اسلیے کہ قوت کوشش کریگی کہ وہ
تدارک جو ساتھ سرعت کے نہیں کر سکتی ہے ساتھ تواتر کے کر سکے اور زمانہ سکون کا حرکت میں زیادہ کرے اور
جسوقت کہ قوت قوی ہو اور حاجت بہت ہو اور آلہ بھی مطاوع ہو تو عظیمی میں زیادہ ہوگی اور اگر حاجت بہت
ہو ساتھ عظیمی کے سرعت بڑھیگی تاکہ وہ حاجت جو عظیمی سے تمام نہیں ہوتی ہے سریع سے تمام ہو اور اگر سریع سے بھی کام
نہ نکلے تو تواتر بڑھیگی تاکہ عظیم اور سریع اور تواتر سے کام نکلے اور حاجت اسقدر زیادہ ہو کہ ان تینوں سے بھی کام نکلے
تو قوت کو اور چارہ کوئی نہیں ہے اور کوئی اور حال زیادتی میں ممکن نہیں ہے ناچار ساتھ انہیں تینوں کے کوشش کریگی
یہانتک کہ عاجز ہوگی یا حاجت کم ہوگی اور اگر حاجت بہت ہو اور قوت ضعیف یا آلہ سخت ہو تو عظیمی سے گھٹیگی
اور جسقدر عظیمی سے گھٹیگی سرعت میں زیادہ ہوگی پس سبب نبض سریع کا بسیاری حاجت ہے اور ضعفی قوت
یا سختی آلت اور اگر قوت ضعیف نہایت ہو اور آلت سخت زیادہ ہو اور حاجت اپنے حال پر ہو تو اوسوقت
نبض متواتر ہوگی پس سبب تواتر کا بسیاری حاجت اور ضعیفی قوت اور سختی آلہ کی ہے اور جو باوجود ضعیفی قوت اور
سختی آلہ کے حاجت کم ہو تو نبض متفاوت ہوگی لیکن متفاوت میں قوت اتنی ضعیف ہوگی جتنی متواتر میں ہوتی ہے
اسواسطے کہ اس جگہ ساتھ تفاوت کے کمی حاجت ہے اور باندازہ کمی حاجت کے قوت کو توانائی ظاہر ہوگی پس سبب
نبض متفاوت کا کمی حاجت ہے اور قوت ضعیف اسقدر نہیں ہے اور ہر ایسا ہو کہ بسبب کمی حاجت کے سرعت
اور تواتر بھی کم ہوگا اور بسبب نیم توانائی کے قوت اوسقدر کہ ممکن ہو عظیمی میں بڑھیگی اور جو بسبب کمی حاجت کے
سرعت اور تواتر کم ہوا اور قوت بسبب نیم توانائی کے عظیمی میں کوشش کر کر تو دیر میں حرکت کرنیکا حاصل ہوگا
اور بسبب دیر میں حرکت کرنے کے نبض متفاوت ہوگی اور جو اسباب متفاوت بہت زیادہ ہوں اوس
صورت میں نبض بطی ہوگی اسلیے کہ متفاوت اور بطی دونوں ایک جنس سے ہیں مگر فرق دونوں کے درمیان نہیں سوا اسکے

کمی اور بیشی سکون سے ہی کہ بعد حرکت انقباض کے ہوتا ہی کیونکہ نبض متفاوت مین زمانہ سکون کا کمتر ہوتا ہی اور
نبض الطی مین زیادہ ہوتا ہی اور اگر با وجود کمی حاجت کی قوت ضعیف اور سختی آلہ کی ہو تو اوس صورت مین نبض صغیر ہوگی اور
سبب نبض صغیر کا کمی حاجت ہی یا ضعف قوت اور سختی آلہ کی اور جس وقت کہ تینون سبب ایک جگہہ ہون تو نبض نہایت
صغیر ہوگی اگر کوئی سبب زیادہ ہو اور فرق درمیان دونون کے ظاہر ہے اسلیے کہ اگر سبب صغیری کا سختی آلہ کا ہو تو نبض
ضعیف ہوگی اور ساتھہ اوس صغیری اور افتادگی کے ہوگی جیسے سبب ضعف قوت کی ہوتی ہی اور جو سبب اوسکا کمی
حاجت کی ہو تو تب بھی ضعیف ہوگی اور وہ نبض جو بسبب سختی آلہ کے صغیر ہو صغیر زیادہ اوس نبض سے ہوگی جو بسبب کمی
حاجت کی صغیر ہوتی ہے اسلیے کہ اوس حالت مین مطاوع حرکت انبساط نہین ہی اور نہیگا کہ بسبب کمی حاجت کا ہی آلہ
مطاوع ہی اور کوئی مانع نہین ہی اور اگر قوت اور حاجت بھی بحال خود ہو اور آلہ بھی مطاوع ہو تو نبض عظیمی کیطرف میل
کریگی اور اسباب مین سے نبض صلب کے یا خشکی ہی کہ پٹھون گرم سے پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ ایسی پٹھون مین رطوبت انداموکی
ساتھہ تحلیل کے خرچ ہو جاتی ہی یا غلبہ سردی کا ہے کہ رطوبتون کو منجمد کرتا ہے بسبب کہانے سرد دوائون کی یا بسبب
بیٹھنے کے سرد پانی مین یا سردی مین کشیدہ ہونے رگ کی یا بسبب ورمون عظیم اور صلب یعنی سخت کی کہ احشا مین لاحق
ہون یا تدبیر مین خشکی زیادہ کرنیوالیان مانند کمی غذا اور بیخوابی اور نا اتفاق پانا حمام کا اور نیز نزدیک بحران کے نبض صلب
ہوتی ہی اسلیے کہ طبیعت ساتھہ مادہ کی کوشش کرتی ہی اور اوسکو بطرف دفع کرنا منظور ہوتا ہی کہ پہنچتی ہے مگر وہ بحران
جس مین پسینہ آویگا اوسمین نبض نرم ہوتی ہی اور ایک نشان پسینہ کی نشانیون سے نرمی نبض کی ہی جیسا کہ باب تویں
مین صفت نبض موجی مین مذکور ہو چکا ہی اور اسباب نرمی نبض کے اسباب نرمی زیادہ کرنیوالے مین طبعی اور نا طبعی
لیکن طبعی مانند غذا ؤن اور شراب اور حمام کے اور نا طبعی مانند بیماریون کے جو تری سے پیدا ہوتی ہین مانند
استسقا اور سرسام بلغمی اور فالج اور سبات اور سوا اوسکے اور اسباب ظاہر ہونے قوت نبض کے بیماریون مین
نضج مادہ مرض ہے یعنی پکنا مواد بیماری کا اور بحران خون اور دور ہونا سوء مزاج کا اور حالت تندرستی مین اسباب
قوت نبض کے غصہ ہی باندازہ اور خوشی ہے باندازہ اور طعام اور شراب کیفیت اور کمیت معتدل اور ریاضت
معتدل ہی اور اسباب نبض کے سست سبب مین ایک سبب قوت کو ضعیف کرتا ہی مانند بھونک اور پیاس اور
بیخوابی اور استفراغ با فراط اور جہگڑون سخت اور درد بیماری سخت خصوصًا درد اندامون کے کہ درد اور بیماری
اونکی غشی پیدا کرتی اور اسباب نبض طویل کے اسباب نبض عظیم کے ہین لیکن اس بات کو مانع ہین کہ پہنی اور
بلندی سے باز رکہتے ہین لیکن وہ کہ پہنی سے باز رکہتے ہین دو ہین ایک اصلی دوسری عرضی اصلی سختی آلہ کی ہے
اور عرضی بہت ہونا گوشت کا ہی اور آگندگی اور فربہی کہ حرکت پہنا کو باز رکہتی ہین اور جو بلندی سے باز رکہی گوشت
اور پوست ہی کہ موٹے پر رگ کی ہو اور رگ کو بلند ہونے سے باز رکہی اور سبب نبض عریض کے دو ہین ایک نرمی آلہ

زیادتی کے رکتی ہے اور اوس نہایت پر پہونچتی ہو کہ زیادہ اوس سے نہ پہونچ سکے اور جس وقت اوس نہایت کو پہونچتی ہے
ایکبار ضعیف ہو جاتی ہو لیکن بتدریج آسودہ ہوتی ہو یہانتک کہ حد اول پر پہونچتی ہے پس بزرگی مسلی کے اور قرب الفار
کی یہ ہو کہ ذنب الفار نہایت توانائی سے آغاز کرتی ہے اور فوراً ضعف اوسمین ہو جاتا ہو لیکن بتدریج قوی ہوتی ہے
یہانتک کہ حد اول پر پہونچے پس قوت مسلی کی در چند قوت ذنب الفار سے ہو اور سبب زیادتی اس حرکت کی
اس شکل اور اس ترتیب پر زیادتی حاجت کی ہے فروتنی بتدریج اور ترتیب کہ جب نہایت کو پہونچتی ہو بتدریج
گھٹتی ہے پس اسیوجہ سے نبض مسلی اگر نشان فروتنی قوت کا ہے مائل تر ذنب الفار سے ہو اور اگر نشان فروتنی
حاجت کا ہو نشان دیتی ہے کہ حرارت بھی زیادہ ہو پس دیکھنا چاہیے اگر فرق اوس جنس سے ہے کہ فروتنی حرارت
مصلحت ہے نشان دینا مسلی کا زیادہ نشان دینے ذنب الفار سے ہے کہ مسلی مین قوت زیادہ ہو اور حاجت بھی
زیادہ اور ذنب الفار مین قوت کم ہے اور حاجت کم اور دونون ناطبعی ہین اور صلاح اور فساد حال مرض
متعلق تدبیر اور علاج کے ہو اور سبب ذو القرعتین اور سبب غزالی کا دلیل زیادتی حاجت کی ہے اسلیے کہ
غزالی مین حرکت دوسری یا سریع زیادہ ہوتی ہے یا قوی زیادہ دلالت اوسکی اوپر زیادتی حاجت کو زیادہ دلالت
کرنے ذو القرعتین سے ہے اور نبض مختلف القرعہ دلیل کوشش کرنے طبیعت کی ہو کہ ساتھ علت کے طبیعت
کوشش کرتی ہو اور جو اجزا اوسکے قوی ہون سبب اوسکا زیادتی حاجت ہو اور سبب نبض منشاری کا اور
سبب نبض منقطع اور نبض ذو الفترہ کا سقوط قوت ہو کہ قوت ایک حرکت آغاز کرتی ہے اور جلد ماندہ ہوجاتی
یا ناگاہ کوئی عارض عوارض نفسانی سے ظاہر ہو کہ نفس اور طبیعت طرف اوسکے مشغول ہو اور اوس سبب سے
نبض نہ حرکت کر سکے اور سبب نبض مرتعش کا توانائی قوت اور کوشش کرنا اوسکا ساتھ علت کے اور بسیار
حاجت اور سختی آلہ ہے اور سبب نبض موجی کا ضعف قوت ہو کہ اوس سبب سے حرکت انبساط ایک دفعہ
حرکت نہین کرسکتی ہے جزو جزو کو رگ کے ہلاتی ہے درازی اور پہنائی مین مگر قوت سخت ضعیف نہین ہوتی
لیکن بسبب نرمی آلہ کے موجی ہوتی ہو اسلیے کہ نرم چیز ایکبارگی حرکت نہین قبول کرتی ہو اور سبب نبض دودی
اور نملی کا نہایت ضعف قوت کا ہو اور نبض مرکب ہو نبض بطی اور متواتر اور مختلف سے اور بطوء اور تواتر اور
اختلاف دوسری چیز مین ہوتا ہو اسلیے کہ قوت کو اتنی توانائی نہین ہوتی ہو کہ آلہ کو ایکبارگی دفع کرے اور
ہلا دے اور سبب نبض موزون کا حاجت ہو اور کوشش طبیعت اور گرانباری قوت لیکن اگر ناموزون
نقصان زمانہ سکون اور نبض سبب اوسکا زیادتی حاجت کی ہوگی اور کوشش طبیعت اور اگر نقصان
زمانہ حرکت مین ہو تو سبب اوسکا زیادتی ضعف یا تنہا حاجت کا ہو اور نقصان زمان حرکت بسبب سرعت
انبساط کی ہوتا ہے ۔ باب گیارہوان تیسری گفتار سے نبض سالہای عمر کی شناخت مین

نگھٹتی ہے مگر باندازہ گرانی حمل کے اور سبب عظمی اور سریعی کا بسیاری حاجت ہے اور سبب بسیاری حاجت کا یہ ہے کہ
ایام حمل مین حاجت واسطے دو جسم کے ہوتی ہے اسلیے کہ بچہ ساتھ حاملہ کے طلب نسیم ہوا مین مشارک ہے باب

چودہوان تیسری گفتار اور دوسری کتاب سے نبض فربہی اور لاغری مین سے

نبض لاغر آدمی کی عظیم اور بطی زیادہ نبض آدمی فربہ سے ہوتی ہے پس سبب عظمی کا اوسمین یہ ہے کہ حرکت رگ کے بیچ درازی اور
پہنائی مین کوئی مانع نہین ہے اور موٹی چربی رگ کو گوشت نہین ہے کہ اوسکا نا اوسکا قوت پر گران گذرے اس سبب سے
عظیم ہوتی ہے اور بطی اس سبب سے ہوتی ہے کہ مسافت حرکت کی درازی اور پہنائی اور بلندی مین زیادہ مسافت
حرکت اور انواع سے ہوتی ہے اور سبب سخت قوی ہونیکا یہ ہے کہ مزاج اوسکا اوسکے اعتدال سے خارج ہو گیا ہے
اور باہر ہونا مزاج کا اعتدال سے بسبب نقصان قوت کے ہے پس قوت آدمی لاغر کی ساتھ اوس اندازہ کے کہ
مزاج اوسکا اعتدال سے باہر ہو نقصان قبول کرتی ہے اور نبض آدمی فربہ کی صغیر زیادہ اور سریع زیادہ اور ضعیف
زیادہ نبض مردم لاغر سے ہوتی ہے بسبب مخالفت مزاج کے لیکن جس وقت فربہی گوشت سے ہو تو سرعت اور ضعف
زیادہ ہوگی اور اگر چربی سے ہو تو کمتر اوس سے ہوگی باب پندرہوان گفتار تیسری اور کتاب دوسری
نشانات مین تغییر نبض کی سبب فصلہای سال مین معلوم کرین کہ فصل ربیع و فصل بہار مین نبض معتدل
ست یا یون سے ہوتی ہے بسبب اعتدال ہوا کی اور معتدل شہرونمین بھی اسیطرح ہوتی ہے اور فصل تابستان یعنی صیف مین کہ موسم گرمی کا ہوتا ہے
نبض سریع اور متواتر اور صغیر اور ضعیف ہوتی ہے لیکن سبب سرعت اور تواتر کا بسیاری حاجت ہے اور سبب
بہت حاجت کا زیادتی گرمی ہوا کی ہے اور سبب صغیری اور ضعیفی کا بسیاری تحلیل ہے اور بسبب پسینہ اور
گرم شہرونمین بھی اسیطرح کی نبض ہوتی ہے اور فصل خزان مین یعنی خریف مین نبض مختلف ہوتی ہے اور مائل بضعیفی
بالجملہ بسبب متغیر ہونے کی ہوا کبھی گرم ہوا اور کبھی سرد اسی سبب سے مائل بضعیفی ہوتی ہے کیونکہ فصل خزان برخلاف
طبیعت زندگی کے ہے اسلیے کہ حرارت اس فصل مین ضعیف ہوتی ہے اور خشکی زیادہ غالب ہوتی ہے اور یہ
سبب قوی ہے ضعیفی نبض کے لیے اور جن شہرونمین کہ ہوا اونکی متغیر ہو اسی طرح کی نبض ہوتی ہے اور فصل شتا یعنی موسم
زمستان مین کہ جاڑے کا موسم ہے نبض متفاوت اور بطی اور صغیر ہوتی ہے اسلیے کہ حاجت کم ہوتی ہے بسبب سردی
ہوا کے لیکن نبض گرم مزاج والون کی سردی کے موسم مین قوی ہوتی ہے کیونکہ حرارت اونکی ساتھ سردی ہوا کے
کوشش کرتی ہے اسوجہ سے کہ حرارت غریزی اونکی جسم مین مجتمع ہوتی ہے اور قوت پکڑتی ہے اور سرد شہرونمین بھی
نبض اسی طرح کی ہوتی ہے اور طبیعت آخر فصل بہار کی اول فصل خزان سے نزدیک ہوتی ہے اسلیے کہ آخر
بہار مین تری کم ہو جاتی ہے اور خشکی ہوا مین ظاہر ہوتی ہے اور طبیعت آخر فصل تابستان کی مانند طبیعت
اول تابستان کے ہوتی ہے اور طبیعت اول زمستان کی مانند طبیعت آخر زمستان کے ہوتی ہے اور

اول اور آخر اور درمیان مین ہر فصل کے نبض لائق طبیعت اوس مانہ اور اوس فصل کے ہوتی ہے

باب سولھوان تیسری گفتار اور دوسری کتاب سے تغیر نبض کی شناخت مین بسبب خواب اور بیداری کے

نبض اول خواب مین صغیر اور ضعیف اور متفاوت اور بطی ہوتی ہے اسواسطے کہ حرارت غریزی حالت خواب مین اندرون جسم کے داخل ہوتی ہے اور واسطے ہضم طعام اور پکانے غذا کے مشغول ہوتی ہے پس بسبب مشغولی کے ان دونون کامون مین مقہور اور گرانبار ہوتی ہے اسوجہ سے وہ حرارت باہر جسم کیطرف میل کمتر کرتی ہے اور بسبب میل نکرنے کے طرف بیرون جسم کے نبض صغیر اور ضعیف اور بطی ہوتی ہے اور جسوقت حالت خواب مین طعام ہضم ہو جاتا ہے اور حرارت ہضم سے فارغ ہوتی ہے اور غذا سے قوت پاتی ہے اور ظاہر جسم پر پہنچتی ہے اوسوقت نبض قوی اور عظیم ہو جاتی ہے اور نبض اکثر خواب معتدل المقدار مین عظیم اور قوی اور بطی ہوتی ہے اور جسوقت آدمی خواب افراط مین زیادہ از اندازہ کفایت سے مستغرق ہوتا ہے اوس ہنگام مین نبض طرف صغیری اور ضعیفی اور تفاوت کے پھر جاتی ہے اسلیے کہ جو فضول کہ قابل غذا کے نہین ہین جسم مین اوسکے جمع ہوجاتے ہین اور قوت بسبب اون فضول کے گرانبار ہوتی ہے پس نبض اس سبب سے صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اور جسوقت کوئی آدمی خواب کرے اور معدہ اوسکا خالی ہو اور اوسکے پیٹ مین کچھ غذا سے نہو یعنی غذا سے خالی ہو تو حرارت اوسطرف متوجہ ہوتی اور ہضم کرتی اور اوس سے قوت پاتی اور ہر حالت مین صغیر اور تفاوت اور بطوء مین نبض بڑھ جائیگی اور بیداری کے لیے بھی اسی طرح احکام مختلف ہین اسلیے کہ جسوقت آدمی بطبع خود بیدار ہوا اوسوقت نبض بتدریج عظیم اور سریع ہوگی اور اعتدال طبعی پر پھر آویگی اور جو یکایک بسبب ناگہانی کے آدمی بیدار ہو تو نبض اوسکی اوسی وقت ضعیف ہو جائیگی پھر عظیم اور سریع اور مرتعش اور مختلف ہوگی اسلیے کہ بیداری طبعی نہین ہے پس ناچار نبض مین حرکتین مختلف ہونگی اور ارتعاش ہوگا لیکن بہت دیر تک اوس حالت پر نبض نرہیگی بعد ایک گھنٹہ کے حالت طبعی پر عود کریگی واللہ اعلم

باب سترھوان تیسری گفتار اور دوسری کتاب سے تغیر نبض کی شناخت مین بسبب ریاضت کے

جسوقت ریاضت معتدل ہو تو نبض بتدریج قوی زیادہ اور عظیم زیادہ ہوگی اور آخر ریاضت مین سریع اور متواتر ہوگی اسلیے کہ ریاضت معتدل مین حرارت زیادہ ہوتی ہے اور قوت قوی زیادہ ہوتی ہے اور جسوقت کہ ریاضت اعتدال سے باہر ہو تو نبض صغیر اور ضعیف اور سریع ہوگی اسواسطے کہ حرارت ریاضت مین کہ قوی ہوتی ہے بھڑکتی ہے اور مسام کشادہ ہوجاتے ہین اور حرارت تحلیل ہوکر باہر نکلتی ہے نبض صغیر اور ضعیف ہوجاتی ہے اور قوت بسبب افراط ریاضت کے ماندہ ہوتی ہے اور ماندگی مین ضعیف ہوجاتی ہے اسوجہ سے نبض صغیر اور ضعیف اور سریع ہوتی ہے اور اگر ریاضت اندازہ سے باہر ہو قوت سخت ضعیف ہوگی اور نبض اول متواتر ہوگی پھر دودی اور نملی ہوجائیگی لیکن

اسواسطے ہوگی کہ قوت جدائی کی اتنی نہوگی کہ سرعت کر سکے اور آخر مین نہ ملی اور دودمی سے جو
ہوگی کہ حرارت تحلیل ہوجائیگی اور کچہہ باقی رہیگی اور قوت عاجز آویگی اور ضعیف ہوجائیگی

باب ۱۸ اٹھارہوان تیسری گفتار اور دوسری کتاب سے تغیر نبض کی شناخت مین ہے

جو بسبب طعام اور پانی اور شراب کی متغیر ہو لیکن طعام بہت قوت کو عاجز کرتا ہے اور
گرانبار کردیتا ہے اور نبض ساتھ اوس سبب کے مختلف اور بے انتظام ہوتی ہے اور یہ تغیر جب تک رہتا ہے کہ طعام ہضم
ہو اور قوت سبکبار ہو اور جو طعام کہ باندازہ معتدل کہایا جائے تو وہ قوت اور حرارت کو مدد دیتا ہے اور اس سبب سے
نبض عظیم اور قوی اور سریع اور متواتر ہوتی ہے جب تک مدد قوت کی اور حرارت اپنی جگہ پر رہے نبض بھی اوسی حال پر
رہتی ہے اور جو طعام کہ نہایت کم نوش کیا جائے قوت اور نبض عظیمی اور سریعی باندازہ اوسکی ہوگی اور وہ قوت
رہیگی اسلیے کہ کہانا تہوڑا جلد ہضم ہوجاتا ہے پس سبب صورتونمین جسوقت کہ طعام کمی اور بیشی کی حالت مین مزاج معتدل
رکہتا ہے اور طبیعت اوس پر غالب ہے اور اوسکو ہضم کرے تو نبض بہی معتدل اور قوی ہوگی اور اگر طعام جو کہایا جائے گرم ہو
اور مزاج اصلی بہی گرم ہو تو حاجت زیادہ ہوگی اور سوء مزاج گرم پیدا ہوگا اور قوت بسبب سوء مزاج کے ضعیف ہوگی
اور بسبب ضعیفی قوت کے نبض ضعیف ہوگی اور بسبب بسیاری حاجت کے سریع اور متواتر ہوگی اور اگر مزاج اصلی سرد ہو
اور وہ طعام گرم کہایا جائے ساتھ مزاج اصلی سرد کے موافق آئے تو نبض قوی زیادہ اور عظیم زیادہ ہوگی اور اگر مزاج
اگر صاحب مزاج گرم کوئی چیز سرد کہاوے کہ ساتھ اوسکے مزاج کے موافق ہے نبض اوسکی قوی ہوگی اور اگر صاحب مزاج
سرد کوئی چیز سرد کہاوے تو سوء مزاج سرد پیدا ہوگا اور قوت ضعیف ہوگی پس اسی وجہ سے نبض صغیر اور ضعیف اور متفاوت
اور بطی ہوگی لیکن شراب اگر بہت نوش کیجائے اور نبض اوس سبب سے مختلف اور بے نظام ہو لیکن اوس درجہ اختلاف
اور بے انتظامی کو نہین پیدا کرتی جیسے بہت کہانا کہانے سے ہوتی ہے اسلیے کہ شراب سبک اور لطیف ہوتی ہے لیکن اگر
شراب سرد ہو یا سردی کی موسم مین سرد ہوا سے سرد ہوگئی ہو یا بتکلف سرد کیگئی ہو تو اوسوقت حکم اوس شراب کا
مانند حکم غذای سرد کے ہوگا اور تغیر نبض کا اوسمین موافق مزاج اصلی کے ہوگا جیسا کہ بیان ہوچکا ہے لیکن وہ شراب جو
بدن مین پہونچکر گرم ہوگی تو وہ تغیر جاتا رہیگا اور معلوم کرین کہ تغیر نبض کا شراب سے جلد پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ شراب بدن مین جلد
رگون کے اندر گذر کرتی ہے اور اگر شراب گرم ہو یا گرمی کی فصل مین گرم ہوا سے گرم ہوگئی ہو یا بتکلف گرم کیگئی ہو حرارت
اوسکی حرارت غریزی سے نہایت دور ہوگی اور حکم اوسکا مانند حکم غذای گرم کے ہوگا اور تغیر نبض کا اوسمین موافق مزاج
اصلی کے ہوگا جیسا کہ بیان ہوچکا ہے اور پانی اسوجہ سے کہ غذا کو پتلا کرتا ہے اور باریک رگون اور تنگ راستون مین
پہونچاتا ہے اور اندر مین لیجاتا ہے تو اسلیے فعل اوسکا مانند فعل شراب کی ہوتا ہے اور جو کہ پانی سے بدن گرم نہین ہوتا ہے
اسواسطے اوس سے حاجت زیادہ نہین ہوتی ہے اور نبض اگرچہ اوس سے قوی ہوتی ہے عظیم اور سریع اور متواتر نہین ہوتی

اور حکیم زیادتی اور کمی پانی کا مانند حکم زیادتی اور کمی طعام کے ہی باب ۱۹ انیسوان تیسری گفتار اور
دوسری کتاب سے تغیر نبض کی شناخت مین ہی جو بسبب حمام اور بیٹھنے کو پانی گرم
اور گرم مین متغیر ہوتی ہی جو نبض غسل کرنیوالا آخر مین تو نبض پانی گرم سی اول عظیم اور قوی اور نرم اور سریع اور متواتر
ہوتی ہے اسلیے کہ قوت اور حرارت غریزی گرمی اوسکی سے اول قوت پاتی ہے پس اگر افراط اوسمین کیجاوے
تو بسبب شدت گرم پانی کے قوت اور حرارت تحلیل ہوتی ہے اور نبض صغیر اور ضعیف اور متفاوت اور بطی ہوتی ہی
اور اگر پانی سرد استعمال کرین اور سردی اوسکی قعر بدن مین پہونچے اور حرارت غریزی پر اوسکی سردی غالب ہو تو نبض صغیر
اور ضعیف اور متفاوت اور بطی ہوگی اور اگر ظاہر جسم کو سرد کری اور حرارت باطن مین جمع ہو اور مسام بند ہون تو نبض
قوی ہوگی اور اگر طرف ظاہر جسم کے میل کرے نبض قوی اور عظیم اور سریع اور متواتر ہوگی اور پانی معدنیات کے جو
خشکی بڑہانیوالے ہین مانند شبی [?] اور زاجی وہ نبض کو صلب کرتے ہین اور جو گرمی زیادہ کرنیوالی ہین مانند کبریتی کے
نبض کو سریع کرتے ہین اور جو پانی قوت کو تحلیل کرتے ہین نبض صغیر اور ضعیف اوسمین ہوتی ہی باب ۲۰ بیسوان
گفتار تیسری اور کتاب دوسری سے تغیر نبض کی شناخت مین ہی جو بسبب اوجاع
یعنی دردون کے متغیر ہوتی ہے معلوم کرین کہ بسبب دردون کے جو تغیر نبض مین ہوتا ہی بسبب شدت
درد سے ہوتا ہی یا درازی مدت درد سے یا بسبب حادث ہونے درد کے اعضای شریفہ مین لیکن شروع درد مین
کہ ہنوز کمتر ہو نبض قوی اور سریع اور متواتر ہوتی ہے اسلیے کہ قوت دافعہ اوسکے دفع کیواسطے اوٹھتی ہے اور کام
سب قوتون کے ساتھ قوت حرارت غریزی کے ہوتے ہین پس اوس سبب سے حرارت غریزی حرکت
کرتی ہی اور بسبب حرکت کرنے حرارت کی نبض قوی اور سریع ہوتی ہے اور جسوقت کہ درد سخت ہو قوت کو ضعیف
کرتا ہی اور نبض بسبب ضعیفی قوت کی صغیر اور ضعیف اور سریع اور متواتر ہوتی ہے اور جسقدر مدت درد کی زیادہ ہوتی ہے
تغیر نبض کا قوی اور زیادہ ہوتا ہی اور جسوقت درد ساتھ نہایت ضعیفی کے پہونچے قوت ضعیف ہوگی اور [?]
ہوگی اور نبض اخیر مین نملی ہو باب ۲۱ اکیسوان گفتار تیسری اور کتاب دوسری سے تغیر
نبض کی شناخت مین ہی جو بسبب ورمون کے ہو تغیر نبض کا ورمون [?] وحال [?]
باہر نہین ہی ایک یہ کہ بسبب عظیمی اور گرمی ورم کے یا بسبب اوسکے کہ ورم عضو شریف مین ہو اور وہ تپ کو پیدا کرے
اور نبض سب جسم کی رگون کی بسبب تپ کی متغیر ہون دوسری یہ کہ ورم سخت عظیم ہو یا عضو شریف مین ہو اور
اوس سے تپ پیدا نہو مگر سب رگون کی نبض متغیر ہو اور یہ تغیر بسبب ورم خاص کے نہو لیکن بسبب درد شدید کے
ہو کہ منجملہ اعراض ورم کے ہی پس تغیر نبض کا بسبب ورمون کی پانچ وجہ سے ہوتا ہی ایک یہ کہ ہر ایک نوع مین انواع
ورم سے تغیر نبض کا دوسری احوال پر ہو دوسری یہ کہ مدت ورم مین ہر ایک وقت نشان مختلف ہو تیسری

یہ کہ باعتبار مقدار ورم کے نشانیاں مختلف ہوں چوتھی یہ کہ موافق ہر عضو متورم کی علامات مختلف ہوں پانچویں یہ کہ
بسبب طبیعت اور جس اندامون کی جنمین ورم ہو نشانیاں مختلف ہوں لیکن وہ تغیر جو موافق انواع ورم کے ہو
پس اگر ورم گرم ہو تو نبض منشاری اور مرتعش اور سریع اور متواتر ہوگی اور ہر چند ورم سخت زیادہ ہو منشاریت
نبض کی ظاہر زیادہ ہوگی اور جو ورم نرم ہو نبض موجی ہوگی اور جو سرد ہو گی متفاوت اور بطی ہوگی اور جسوقت ورم
پختہ ہو جائے نبض منشاریت بدل جائیگی اور موجی ہوگی بسبب نرمی خراج کے اور اختلاف اوسمین زیادہ ہوگا
بسبب کثرت مواد کے اور اکثر اوقات سرعت اور تواتر کمتر ہوگا بسبب پختگی کے اور ساکن ہو حرارت کے
لیکن تغیر کہ مدت ورم مین ہو پس شروع مین یعنی ابتدا ورم مین نبض عظیم زیادہ اور قوی زیادہ اور سریع زیادہ اور
متواتر ہوگی جس طرح شروع درد مین ہوتی ہے اور وقت تزاید مین یعنی ورم کے بڑہنے کے زمانہ مین نبض عظیم اور قوت
اور سرعت اور تواتر اور صلابت مین زیادہ ہوگی اسلیے کہ بڑہنے کے زمانہ مین درد زیادہ ہوگا پس اوس سبب سے سختی
اور لرزنا رگ کا زیادہ ہوگا اور جسوقت ورم انتہا کو پہونچے سختی اور لرزنا رگ کا زیادہ ہوگا اور اندے کے ضعیف ہوگی
اسلیے قوت بھی ضعیف ہوگی اور جسوقت مدت ورم کی بہت بڑہ جائے اور طول کھینچے تو ورم سخت ہوگا اور نبض
صلب اور دقیق اور ضعیف اور سریع اور متواتر ہوگی اور اگر درازی مدت بہت زیادہ ہو تو سرعت زائل ہوگی
اور نبض نملی ہو جائیگی اور جسوقت ورم پختہ ہو جائے اور پھر اوبہارے اور کشادہ ہو اور علت نقصان مین پڑے
تو قوت پھر آویگی اور نبض قوی زیادہ ہوگی اور جو تغیر کہ بسبب مقدار ورم کے ہو وہ ایسا ہے کہ اگر ورم بزرگ ہو
اعراض بھی تمام افزون ہونگے اور اگر کوچک ہو اعراض بھی کمتر ہونگے لیکن تغیر حسب عضو ایسا ہوتا ہے کہ جسوقت
ورم عضو عصبانی مین ہو مانند معدہ اور آنت قولون اور مثانہ اور غشا کے کہ اندر پہلو کے پوشیدہ ہے نبض صلب
اور منشاری زیادہ ہوگی اور جو ورم ایسے عضو مین ہو کہ اوردہ اور شرائین اوسمین بہت ہون نبض عظیم اور مختلف
ہوگی اور اگر اوس عضو مین ورم ہو جسمین شرائین بکثرت ہووین مانند تلی اور پھیپھڑہ کے اوسمین نبض عظیم زیادہ
اور مختلف زیادہ ہوگی اور اگر اوس عضو مین ورم ہو جسمین اوردہ رگیں بکثرت ہون مانند جگر کے اوسمین نبض
عظمی اور اختلافی مین چندان نہوگی لیکن تغیر موافق طبیعت اوس عضو کے ایسا ہوتا ہے کہ اگر ورم حجاب یا معدہ
مین ہو نبض مانند صاحب غشی اور صاحب تشنج کے ہوگی اسلیے کہ طبیعت حجاب کے مانند طبیعت عصب یعنی پٹھے کی
ہے اور معدہ عصبانی ہے اس سبب سے دونون عضو حس رکھتے ہیں اور درد سے آگاہی زیادہ پاتے ہیں اور اگر ورم
پھیپھڑہ مین ہو تو نبض مانند نبض صاحب خناق کے ہوگی اسواسطے کہ جس طرح سے کہ خناق مین پہونچنا ہوا کا طرف
دل کے دشوار ہوتا ہے ورم پھیپھڑہ مین بھی دشوار ہوگا اور اگر ورم جگر مین ہو نبض مانند نبض خداوند ذبول کے ہوگی
اسلیے کہ جب ورم جگر مین ہوتا ہے تو کیموس کو غذا نہین کر سکتا ہے کہ جزو بدن ہو پس ذبول ظاہر ہوتا ہے بسبب

امتناع وصول غذا کے طرف اعضا کے باٸیسوان تیسری گفتار اور دوسری کتاب سے
شناخت مین تغیر نبض کے ہے جو بسبب اعراض نفسانی کے متغیر ہو معلوم
کرین کہ اعراض نفسانی لذت جو اور شی اور غم اور خوف اور غصہ ہے لیکن غضب اور خشم یعنی طیش اور غصہ
اسوجہ سے کہ روح اور قوت حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتا ہے نبض کو عظیم اور بلند اور سریع اور متواتر کرتا ہے
اور اگر غصہ ساتھ خوف یا شرمندگی کے شامل ہو یا غصہ کو آدمی بتکلف روکا اور تسکین دیوے نبض مختلف
ہوگی اسلیے کہ اوسصورت مین احوال مختلف ہوتا ہے اور لذت اور خوشی اسوجہ سے کہ دونون روح اور قوت کو
حرکت دیتے ہین مگر نبض اوتنی عظیم نہوگی جتنی غصہ مین ہوتی ہے اور سرعت اور تواتر بھی اتنا نہوگا اور نرمی اور
بطوء کیطرف میل کریگی اور غم اور رنج اسوجہ سے کہ روح اور قوت کو بٹھاتا ہے اور ضعیف کرتا ہے اور اندرون جسم کے
حرارت کو بہرتا ہے اسلیے نبض کو صغیر اور ضعیف کرتا ہے اور خوف اور ترس اور ناگہانی مین نبض سریع اور
مرتعش اور مختلف ہوتی ہے اور متفاوت اور بے نظام اور غیر ناگہانی مین صغیر اور ضعیف ہوتی ہے یعنی مانند
نبض غم اور رنج کے ہوتی ہے واللہ اعلم واحکم گفتار چوتھی کتاب دوسری سے احوال جسم
انسان کی شناخت مین ہے حالہاے دم زدن سے اور اس گفتار کی پانچ
باب ہین باب پہلا منفعت دم زدن کی شناخت مین ہے معلوم کرین کہ اول
قوتین آدمی کی تین جنس پر ہین طبعی حیوانی نفسانی چنانچہ باب اول مین پانچوین گفتار اور پہلی کتاب سے
شرح اونکی مفصل بیان ہوچکی ہے اور ان قوتون کو روح بھی کہتے ہین پس کام روح حیوانی کا ہے کہ قوت
زندگی اور قوت حرارت غریزی کو تمام جسم مین پہونچاتی ہے اور مدد اس روح کی ہواے تازہ سے ہے کہ آدمی
اوسکو سانس کی راہ سے حاصل کرتا ہے اور وہ ہواے تازہ دل اور شراٸین مین داخل ہوتی ہے اور راہ
سانس اور آلہ اوسکا قصبۂ حلق ہے اور حنجرہ اور پہیپہڑہ اور حرارت غریزی ساتھ اس ہوا کے برافروختہ
ہوتی ہے اور صاف اور معتدل ہوتی ہے چنانچہ تشریح شریان وریدی اور پہیپہڑہ کی تشریح مین کتاب اول مین
مذکور ہوچکا ہے پس منفعتین دم زدن کی بھی مانند نبض کی منفعتون کی ہین اور معلوم کرین کہ حالات دل اور جسم اور
روح کے بسبب حالات دم زدن کے متغیر ہوتے ہین اور حالہاے دم زدن بھی بسبب حالات دل اور بدن اور
روح کے متغیر ہوتے ہین اس سبب سے حالات دم زدن مانند حالات نبض کے نشان دیتے ہین اور حالات دل
اور روح اور تمامی بدن کے واللہ اعلم باب دوسرا چوتھی گفتار اور دوسری کتاب سے
اسباب دم زدن کی شناخت مین ہے اسباب سانس کے تین ہین فاعل اور آلت اور حاجت
لیکن فاعل قوت حیوانی ہے اور آلت قصبۂ حلق اور حنجرہ اور پہیپہڑہ اور حجاب اور عضلات سینہ اور وہ عضلے

تو ورمیان پہلو اور سینہ کی ہین آور حاجت داخل کرنا ہوای تازہ کا ہے اور باہر کرنا ہوای دود ناک کا اور جسوقت تینون
اسباب احوال طبعی پر ہون تو نفس معتدل اور طبعی ہوگا اور جو ایک سبب یا دو سبب احوال طبعی سے پہر جاوین
تو نفس اوسی طرح پہر جائیگا اور ناطبعی ہوگا یا عظیم یا صغیر یا سریع یا متواتر یا متفاوت یا بطی ہوگا یا اوس نوع سے ہوگا جو
بسبب ترکیب اور انواع کے ہوتین جو اسباب ان انواع کے اور نشانیان اونکی شناخت کی جائین اسباب انواع
مرکب کا اور نشانیان اونکی بھی اس طریق سے دریافت کیجائین پس جسوقت کہ ساتھہ سوء مزاج گرم کے تپ سے اور سواے
اوسکے سے نفس طبعی ہو دلیل اس بات کی ہے کہ آلتہای دمفردن اندامہای اندرونی مانند معدہ اور جگرا اور تلی کے سب
سالم اور صحیح ہین اور ان اعضا مین کچہہ ورم اور درد اور کسی طرح کی حرارت ناطبعی نہین ہے اور حرارت غریزی اپنے
حال پر ہے اور قوت ساقط نہین ہے اور دمفردن ناطبعی دلیل سختی مرض اور شدت درد اور حرارت اعضاے باطنی کی ہے

باب تیسرا چوتھی گفتار اور دوسری کتاب سے اسباب دمفردنہای بسیط ناطبعی کی شناخت

مین سے باب گذشتہ مین ہم بیان کرچکے ہین کہ اسباب دمفردن تین ہین فاعل اور آلت اور حاجت پس
جسوقت فاعل ضعیف ہو اور آلت اور حاجت احوال طبعی پر ہون تو نفس صغیر ہوگا اور جو فاعل تمامی فعل سے
عاجز آوے اور سرعت مین زیادہ ہو یا مقدار حاجت کی نہایت سرعت پر ہو تو نفس صغیر ہوگا اور تواتر زیادہ ہوگا اور
جو فاعل ضعیف زیادہ ہو تو نفس نہایت تواتر پر ہوگا اور جو حاجت زیادہ ہو یعنی حرارت بہت ہو اور فاعل اور
آلت احوال طبعی پر ہون نفس عظیم ہوگا اور جو حاجت بہت زیادہ ہوگی سرعت زیادہ ہوگی اسلیے کہ فاعل جو کچہہ عظیمی مین
نہ بڑہ سکیگا ساتھہ سرعت کے تلافی کریگا اور جو حاجت اس سے بھی زیادہ ہو تلافی ساتھہ تواتر کے کریگا یہانتک کہ
نفس ساتھہ نہایت عظیمی اور سریعی اور متواتری کے ہوگا اور زیادہ اوس سے کوئی چارہ نہین ہے اور کسی اور چیز سے تلافی
نکر سکیگا اور جو حاجت کمتر ہو اور فاعل اور آلت احوال طبعی پر ہون نفس متفاوت ہوگا اور جو حاجت کمتر اوس سے
ہو نفس بطی ہوگا اور جو حاجت نہایت کم ہو نفس صغیر ہوگا اور جو آلت مطاوع نہو اور فاعل اور حاجت احوال
طبعی پر ہون نفس صغیر یا سریع ہوگا اور صغیری اور سریعی باندازہ نافرمانی آلت کی ہوگی اور جو آلت نافرمانبردار زیادہ
اوس سے ہو نفس متواتر ہوگا اور اسی طرح نہایت متواتری پر پہونچیگا اور معلوم کرنا چاہیے کہ سبب نفس عظیم کا قوت
فاعل اور مطاوعت آلت اور بسیاری حاجت ہے اسلیے کہ اگرچہ قوت قوی ہو جبکہ حاجت بہت نہو اور آلت
مطاوع نہو تو فاعل آلت کو ساتھہ اندازہ فرمانبرداری اور اندازہ حاجت کی حرکت دیگا اور اسی طرح اگرچہ حاجت
بہت ہو فاعل آلت کو باندازہ قوت اپنی اور ساتھہ اندازہ فرمانبرداری آلت کی حرکت دیسکیگا اور اگرچہ آلت
فرمانبردار ہو قوت فاعل اور بسیاری حاجت کو پاویگا پس معلوم ہوا کہ عظمی نفس کے تین سبب ہین تمامی قوت
اور بسیاری حاجت اور فرمانبرداری آلت اور صغیری کو ایک سبب کافی ہے اسلیے کہ جسوقت حاجت کم ہو اگرچہ

فاعل قوی ہو آلت کو باندازہ حاجت ہلاویگا اور جو فاعل ضعیف ہو اگرچہ حاجت بہت ہو تو فاعل آلت کو باندازہ
قوت اپنی کے ہلا سکیگا اور اگر فاعل قوی ہو اور حاجت بھی بہت ہو مگر آلہ تابعدار نہو تو فاعل آلت کو باندازہ تابعداری کے
حرکت دیگا پس معلوم ہوا کہ صغیری نفس کو ایک سبب کافی ہے اور عظیمی کے لیے تینون ہو نے چاہئیں اور جاننا چاہیے کہ
نفس سریع مین حاجت بہت ہوتی ہی اور قوت سخت ضعیف نہین ہوتی اور آلت بھی سخت فرمانبردار نہین ہوتا
اور جو حاجت ہوای تازہ داخل کرنے کی زیادہ ہوای دودناک سے ہو تو نفس متواتر ہوگا اسلیے کہ ممکن نہین ہی کہ حرکت
انبساط عظیم زیادہ حرکت انقباض سے ہو اسواسطے کہ حرکت انبساط اور انقباض دونون حرکتین ایک مسافت
مین ہوتی ہین پس ممکن نہین ہے کہ ایک حرکت زیادہ ہو اور ایک حرکت کم ہو پس واجب ہوگا کہ نفس متواتر
ہو اسلیے کہ حرکت انبساط اسحالت مین زیادہ کوشش کریگی اور مدت سکون کی جو بعد حرکت انقباض کے
ہوتا ہی کوتاہ زیادہ ہوگی تاکہ نفس سریع اور متواتر ہو اور جو حاجت باہر کرنے ہوای گرم دودناک شدہ کی زیادہ
زیادہ حاجت داخل کرنے ہوای تازہ سے ہو حال برخلاف اوسکے ہوگا یعنی سرعت حرکت انقباض مین ہوگی
اور تواتر اوس سکون مین ہوگا جو سکون بعد حرکت انبساط کے ہوتا ہی

باب چوتھا چوتھی کتاب اور دوسری کتاب سے اسباب دمزدنہای مرکب ناطبعی کی شناخت میں

سبب دمزدن صغیر اور متواتر کا درد ہی بعضے آلہای تنفس مین یا اون اعضا مین کہ ساتھ اونکے پیوستہ
ہین اور سبب نفس متواتر کا کہ عظیمی مین کوشش کرے حرارت عظیم ہے آلہای تنفس مین یا اون اعضا مین جو
اونسے پیوستہ ہین یا نقصان روح ہی پس اگر سبب زیادتی حرارت ہو تو نفس گرم باہر نکلیگا اور اگر نقصان روح کا
ہو نفس گرم ہوگا اور سبب نفس سرد کا ٹھنڈا ہونا حرارت دل کا ہی اور یہ نشان سخت بد ہی اور سبب نفس متفاوت
کہ عظیمی کیطرف مائل ہو اختلاط عقل ہے یعنی بے آگاہی احوال اپنی سے اور سبب نفس متواتر اور صغیر کا کمی
حاجت اور افسردہ ہونا حرارت دل کا ہے اور سبب نفس منقطع کا یا تشنج ہی عضلات سینہ مین یا درد ہونا قوت کا
اور منقطع اوس نفس کو کہتے ہین کہ حرکت انبساط دو دفعہ مین تمام ہو اور حرکت انقباض بھی دو دفعہ مین تمام ہو
اور قوت بحال خود ہی سبب اوسکا سختی آلہ کا ہی اور غلبہ خشکی اور ایسا حال تپ محرقہ اور تیز بیماریون مین ہوتا ہے
اور صاحب خناق جسقدر ہوای تازہ اوسکو کفایت کرے اوسکے داخل ہونے سے عاجز آوے اس سبب سے تنفس
اوسکا مدت دراز مین ہوگا اور سبب اوسکا تنگی گذرگاہ ہونی ہے اور جسوقت کہ خناق مین مدت تنفس کی کوتاہ
ہو نشان کشادہ ہونے گذرگاہ ہونیکا ہے اس سبب سے نفس متواتر ہوگا اور جسوقت نفس سریع اور متواتر ہو نشان نیک
ہونے علت کا ہے اور صاحب سکتہ مین حرکت انبساط اور انقباض کی رک جائیگی بے ظاہر اور محسوس
اور دشواری سے سانس باہر ہو سکے گا اور صاحب ضیق النفس کا تنفس بھی اسی طرح پر ہوگا

باب پانچوان چوتھی گفتار اور دوسری کتاب سے دم زدن کی نشانیون کی شناخت

مین ہے جو کہتون سینہ سے جسوقت آدمی حالت تنفس مین سینہ کو طرف شانہ کے بلند کرے تین حال سے باہر نہو گا یا نشان ضعیفی قوت کا ہے یا نشان ظاہر ہونے خناق کا یا نشان اس بات کا کہ سینہ اور پھیپھڑہ مین کوئی بد خلط ہے مانند پیپ وغیرہ کے اسلیے کہ اس طرحکا تنفس حالت تندرستی مین اوس وقت ہوگا کہ رنج یا کسی قوی حرکت سے ماندہ ہو اور سبب اوسکا یہ ہے کہ حاجت ہوا اور نفس طبعی مین سواے حجاب اور نصف سینہ نیچے کی جانب کے اور کوئی عضو حرکت نہین کرتا ہے اور وہ علتین جو آلتہاے دم زدن مین لاحق ہون مانند ذات الریہ اور سواے اوسکے اونمین سینہ سانس لینے مین شانہ کیطرف اونچا ہوگا سبب اوسکا تنگی گذرگاہ ہونگی ہے اور جسقدر ہواے تازہ کہ دلکو پہونچتی ہے کفایت نکرے پس جسوقت آدمی تندرست ہو تو سواے حجاب اور نصف سینہ نیچے کیجانب کے حرکت نکرے اور جسوقت کوئی سخت حرکت کرے یا تپ گرم لاحق ہو تو وہ عضلے حرکت کرینگے جو پہلوؤنکے بیچ مین ہین اور ساتھہ ضعیفی قوت کے ممکن ہوگا کہ سینہ حرکت انبساط تمام کرے لیکن ہوا اوس اندازہ پر کھینچ نسکیگا اور باہر کرنا ہوا کا بھی باہستگی اور بی نفنج ہوگا اور آدمی جسوقت سانس لینے مین سینہ کو تمام بلند کرے تو سبب اوسکا یا حرارت عظیم ہوگی یا تنگی نفس گذرگاہ ہونگی یا ضعیفی قوت پس جسوقت اون سببونمین سے دو سبب جمع ہون بیماری سخت ہوگی اور اگر تینون سبب جمع ہون بیمار ہلاک ہوجائیگا اور نشان حرارت عظیم کا گرمی نفس ہے اور تواتر اور راحت پانا ہواے سرد سے اور نشان ضعیفی قوت کا آہستگی نفس کی ہے اور بی نفنج اور تواتر اور کنارہ ناک کو حرکت کرینگے اور نشانیان تنگی گذرگاہ ہونگی تنفس بی نفنج اور بی تواتر ہے اور صاحب ضیق النفس حالت تنفس مین تمام سینہ کو بلند کرتا ہے ولیکن دم زدنی بے نفنج اور بے تواتر ہوگی اور جسوقت سینہ مین پیپ ہو سینہ بلند ہوگا لیکن نفس گرم نہوگا اور بی نفنج اور جمع ہونا پیپ کا سینہ مین قوت کو ضعیف کرتا ہے اور بسبب ضعیفی قوت کے نفس بی نفنج ہوگا اور کبھی اوقات خناق پیدا کریگا

گفتار پانچوین دوسری کتاب سے بول یعنی پیشاب کی شناخت

اور اوسکو طبیب تفسرہ اور دلیل بھی کہتے ہین اور اس گفتار کے اونیس باب ہین باب پہلا پانچوین گفتار سے اس بات کی معلوم کرنے مین ہے کہ دلیل کس چیز سے نشان دیتی ہے معلوم کرین کہ دلیل گرمی اور سردی اور تری اور خشکی مزاج سے خبر دیتی ہے اور ہضم کے حالات سے اور ہضم ہونے طعام معدہ مین اور حال تغیر کیلوس کے جگر مین اور ایزال فضول اور اون مواد کے جو جسم کے اندر ہون اور مواد ون حالات سے بسیاری اور کمی اور سردی اور گرمی اور خامی اور پختگی اور عفونت سے نشان دیتی ہے باب دوسرا گفتار پانچوین اور کتاب دوسری سے شناخت مین اس بات کی ہے کہ سبب نشان دینے دلیل کا ان احوال سے کیا ہے معلوم کرین کہ ہضم تین ہین ایک معدہ مین دوسرا جگر مین تیسرا اعضا مین لیکن ہضم معدہ کا اس طریق پر ہے کہ قوت معدہ کی طعام کو کیلوس

کرتی ہی یعنی قابل اسکی کرتی ہے کہ قوت جگر کی اوسمین تصرف کرسکے اور ہضم جگر کا یہ ہی کہ قوت جگر کی کیلوس کو کیموس
کرتی ہی اور مشابہ غذا کے کردیتی ہی یعنے خون بناتی ہی اور ہضم اعضا مین اس طریق پر ہی کہ جسوقت خون اعضا مین
پہونچتا ہی تو حالت خون سی متغیر ہوتا ہی اور مشابہ اعضا کے ہوجاتا ہی اور پیوستہ اوسمین ہوتا ہی اور جاننا چاہیے کہ
حال اعضا کا بسبب چندی اور چگونگی غذا کے متغیر ہوتا ہی یعنے بسبب زیادتی اور کمی اور نیکی اور بدی اور موافقی اور
ناموافقی اوس غذا کے پس اس سبب سے قوام بدن کو حاجتمندی غذا کی ساتھہ قوت جگر کے ہی اور جسوقت طبیب
احوال ہضم سی کہ جگر مین ہوتا ہے مطلع ہوا احوال غذا کا بھی جو اعضا مین پہونچتی ہے اور احوال فضول کا جو خون سے
جدا ہوتی ہین اور احوال تمامی بدن کا بخوبی اوسکو معلوم ہوگا اور یہ حالات دلیل سی شناخت ہو سکتی ہین اسلیے کہ
کیلوس جانب مقعر جگر مین خون ہوتا ہی اور اکثر صفرا اور سودا سے جو خون مین پیدا ہوتا ہی اوسجگہہ خون سی جدا ہوتا ہی
اور جو پانی کہ آدمی نوش کرتا ہی وہ خون کے ہمراہ اعضا مین پہونچتا ہی اور قوام خون کا پتلا کرتا ہی کہ بصحبت پانی کی
خون باریک باریک رگو نمین داخل ہوتا ہی اور جسوقت پشت جگر کیطرف آتا ہے تو اوس جگہہ اکثر پانی اوس سے
جدا ہوتا ہی اور اوس راہ سی جسکو اجوف کہتے ہین طرف گردہ کے آتا ہی اور ایک مدت وہان ٹھہرتا ہی یہانتک کہ جسقدر
خون کہ اوسمین شامل ہوتا ہی اوس سے جدا ہو جاتا ہے کہ وہ خون گردہ کی غذا ہی اور پانی خالص دونون گردونسی طرف مثانہ کی
آتا ہی اوس راہ سی جسکو مبراج کہتے ہین اور مثانہ مین اتنی دیر ٹھہرتا ہی کہ آدمی اوسکو بقوت اختیاری دفع کرتی اسوجہ سے
وہ پانی اس صفت کا ہوتا ہی کہ حال ہضم جگر سی مطلع کرتا ہی اور احوال خون سی جو اوس جگر مین پیدا ہوتا ہی اور حال
صفرا اور سودا سی کہ خون کے ساتھہ پیدا ہوتی ہین خبردار کرتا ہی اسلیے کہ سب ساتھہ ایک دوسری کے شامل ہوتی ہین
پس جسوقت ایک دوسرے سے جدا ہون ہر ایک سی کچھہ جزو اور کچھہ اثر پانی مین رہجاتا ہی اس سبب سی اوس
پانی مین نگاہ کرنے سی احوال جگر اور ہضم جگر اور اخلاط کا بخوبی معلوم ہوجاتا ہی اور اسیطرح اسوجہ سی کہ کچھہ پانی مین سے
خون کی ساتھہ رگو نمین جاتا ہی اوسی راہ سی لوٹتا ہی اور طرف گردہ اور مثانہ کی آتا ہے اس سبب سی طبیب کہتے
ہین کہ دلیل تمامی حالات بدن اور حال ہضم جگر اور پیدا ہونے خلطون اور احوال سے اون اعضا کے کہ اوسمین
گذر کرتا ہے اور خلطون اور مواد ون سی جو رگو نمین ہوتی ہی نشان دیتا ہے اور معلوم کرنا چاہیے کہ نشان دینا دلیل کا
حالات جگر اور رگون اور خلطون اور اون مواد ون سی جو رگو نمین ہوتے ہین ظاہر تر اور قوی تر ہے اور نشان
دینا احوال بیماریون سینہ اور دماغ اور اوجاع مفاصل سے پوشیدہ تر اور ضعیف تر ہی باب تیسرا
پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سی اس بات کا معلوم کرتے ہین ہی کہ پیشاب
شیشی کے اندر کس قدر کرنا چاہیے اور شیشی کس طرح کی چاہیے اور اوسکو کسطرح رکھنا چاہیے
جو پیشاب کہ طبیب کو دکھلائین وہ چاہیے کہ سب پیشاب شیشی مین ڈالین اور شیشی بھی اوسکی سفید اور صاف او

دہوئی ہوئی ہوا اور مثانہ کی شکل کی ہو لیکن بڑی شیشی اسواسطے چاہیے کہ تمام پیشاب اوسمین سماوے اور تمامی پیشاب
شیشی مین سلیہ رکہنا چاہیے تاکہ جو کچہ پیشاب مین ہے ظاہر ہووے اور مثانہ کی شکل شیشی اسلیے تجویز کیگئی ہے کہ پیشاب اوسمین
اوسی طرح رہے جس طرح مثانہ مین ہوتا ہے اور پیشاب کو ہوائی گرم اور سرد اور سورج سے نگاہ رکہنا ضرور ہے کہ حالت
پہلی پر رہے اسواسطے کہ گرم ہوا اور سورج اوسکو سوختہ کرتا ہے اور گاد کو اوسکی پگہلاتا ہے اور سرد ہوا اوسکو گہٹاتی ہے

باب چہٹا پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سے اس بات کے معلوم کرنے مین کہ پیشاب کسوقت کا لینا چاہیے

پیشاب جو حکیم کو ملاحظہ کرائین اوسوقت کا معتبر ہے کہ آدمی خواب
معتدل سے بیدار ہوا ہو اور ہنوز پانی اور کہانا کچہ نکہایا ہو اور اوس سے پہلے بہی کوئی چیز ایسی نکہائی ہو کہ پیشاب کو رنگین
کرے اور جو پیشاب کہ بہوک کی حالت مین کرین یا بعد رنج اور ماندگی کے یا بعد بیخوابی کے یا بعد جماع کے
اوسپر اعتماد نکرنا چاہیے اسلیے کہ بعد کہانا اور پانی اور بعد ان حالات کے رنگ پیشاب کا بدل جاتا ہے لیکن
بعد کہانا اور پانی کے اسواسطے متغیر ہو جاتا ہے کہ اگر کوئی شور چیز کہائی جاوے تو حرارت غریزی اندر جسم کے
اوسکے ہضم کے پیچہے مشغول ہوتی ہے اور اسوجہ سے رنگ پیشاب کا کم ہوتا ہے اور اکثر ایسا اتفاق پڑتا ہے کہ بیماری
گرم مین بہی پیشاب سفید ہوتا ہے اور طبیب کو غلطی مین ڈالتا ہے اور بعد بہوک اور بیخوابی اور اندیشہ اور
غصہ کے رنگ پیشاب کا اسلیے بدل جاتا ہے کہ حرارت ان حالات مین حرکت کرتی ہے اور پیشاب اوسکی جہت سے
رنگین ہوتا ہے اور اکثر اوقات پیشاب بسبب بیخوابی کے سفید ہوتا ہے یا کم رنگ اسلیے کہ حرارت کو بیخوابی تحلیل کرتی ہے
ولیکن پیشاب مکدر ہوتا ہے صاف اور روشن نہین ہوتا اسلیے کہ غذا بسبب بیخوابی کے اچہی طرح ہضم نہین
ہونے پاتی اور غذا خام رہجاتی ہے پس بسبب اوسکے پانی غذای خام سے تیرہ اور خام نکلتا ہے اور بعد
جماع کے پیشاب چکنا ہوتا ہے اور اوسمین ثفل سفید بشکل سوت کے ظاہر ہوتا ہے اور بعد دواے قے اور دواے مسہل کے
بسبب استفراغ کے رنگ اور قوام پیشاب کا بدلتا ہے وہ بہی لائق اعتبار نہین ہے

باب پانچوان دوسری کتاب سے اون چیزون کی شناخت مین ہے جو پیشاب کی رنگت کو بدلتی ہین

زعفران اور املتاس اور ایلوا پیشاب کا رنگ زرد کرتا ہے اور ساگ ترکاری رنگ پیشاب کا
سبز کرتی ہین اور آبگامہ سے سیاہ ہوتا ہے اور شراب بہت پینے سے بہی پیشاب متغیر ہوتا ہے اگر سفید شراب
پئین پیشاب بہی سفید اور تیرگا اور اگر سرخ یا سیاہ اور گاڑہی شراب ہو تو پیشاب کی رنگت بہی موافق
اوسی رنگ کی ہوگی اور شراب سرخ پرانی پیشاب کو زرد کرتی ہے اور مہندی کے خضاب سے پیشاب مائل
بسرخی ہوتا ہے خصوصا نازک بدنکے جسم مین اور بدن کے گہلنے سے بہی رنگ پیشاب کا بدلتا ہے اور
اور ہر رنگ اوس عضو کا ہوتا ہے اور جو عضو گہلتا ہے اور حیض اور نفاس مین بہی رنگ بدلتا ہے اسلیے کہ مواد دونو نکلتا

پیشاب مین شامل ہوتا ہی اور باب گذشتہ مین جو کچھہ ہمنے بیان کیا ہے کہ جو پیشاب حکیم کو دکھلائین وہ پیشاب لینا
چاہیے کہ آدمی خواب معتدل سے بیدار ہوا ہو اسواسطے کہ طعام خواب مین ہضم ہوتا ہی اور غذا ہوکر اندامون مین پہونچتا ہی
اور وہ پانی غذا سے جدا ہوکر پہر آتا ہی اور ہر ایک اندام مین ہو کر آتا ہی اور ہر ایک خلط مین سے کچھہ جزو اوسمین بھی لاہوتا ہے
چنانچہ باب اول مین مذکور ہوچکا ہے اور معلوم کرین کہ بعد چہہ گہنٹہ کے رنگ پیشاب کا بدل جاتا ہی اور ساتھہ
ثفل کے شامل ہوکر کثیف ہوجاتا ہی اسوجہ سے بعد چہہ گہنٹہ کے پیشاب پر اعتماد کرنا چاہیے اور خواجہ بوعلی سینا کہتا ہے
کہ بعد ایک گہنٹہ کے رنگ اور قوام پیشاب کا بدلتا ہے اوسپر اعتماد نکرین اور جملہ اطبا اور نیز خواجہ بوعلی لکھتے ہین کہ
پیشاب شیشی مین ایکساعت معتدل رکہنا چاہیے تاکہ ثفل اوس سے جدا ہون اور جو گاد بیٹہنے والی ہو بیٹھہ جائے
بعد اوسکے طبیب کو دکھلائین اور بچون کے پیشاب پر اعتماد نہین ہی

باب چھٹا پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سے اس بات کی شناخت مین ہی کہ پیشاب کو کس طرح اور کسوقت ملاحظہ کرین

پیشاب دنکی روشنی مین ملاحظہ کرین مگر شعاع سورج کی شیشی پر نہ پڑنے پائے اسلیے کہ بسبب چمک سورج اور چمک شیشی کے
پیشاب ابر کے مانند معلوم ہوگا اسوجہ سے لازم ہے کہ شیشی کو شعاع آفتاب سے دور رکہین اور قبل ملاحظہ طبیب کے شیشی
اول رکھدیوین تاکہ پیشاب حرکت نکرے اور ثفل اوسکا شوریدہ اور پراگندہ نہو اور شیشی کو باتین ہاتھہ مین لیکر
طبیب کو دکھلائین لاحترام الایمن اور اپنے سایہ سے دور رکہین اور لباس اپنے سے بھی شیشی جدا رکہین کہ عکس
لباس کا پیشاب کو متغیر کرتا ہے

باب ساتوان پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سے فرق مین ہے درمیان پیشاب اور درمیان اون چیزونکی کہ طبیب کو جنسے آزماتی ہین

جو کوئی چیز سوای پیشاب کی کہ شیشی مین ڈالین مانند سکنجبین اور ماء العسل اور ابگامہ اور آب زعفران وغیرہ کے
تو فرق کلی پیشاب مین اور ان چیزونمین یہ ہی کہ خاصیت پیشاب کی ہے کہ جہانتک نزدیک شیشی کو کرین پیشاب
گاڑہا زیادہ معلوم ہوگا اور جسقدر دور شیشی کو لیجائین صاف اور پتلا معلوم ہوگا بخلاف اور چیزون کے کہ قریب سے پتلی
معلوم ہوتی ہین اور بعید سے گاڑہی اور با وجود اوسکے الا رسکنجبین اور ماء العسل کا یہ بھی ہے کہ جسوقت شیشی اونچی
کرین اوسکی جڑ مین مانند شہد کے آلودگی معلوم ہوگی اور شیشی کے بیچمین ابر کے مانند ظاہر ہوگا اور خاصہ ابگامہ کا
یہ ہی کہ ثفل اوسکا ایک طرف شیشی کے ہوتا ہی اور ثفل پیشاب کا بیچ مین ہوتا ہی اور ایضا وقت جنبش کے جو
حرکت کہ ثفل بول کو ہوتی ہی ثفل ابگامہ کو نہین ہوتی ہی اور درمیان شیشی کی بھی مانند ابر کے معلوم ہوتا ہی لیکن
ابگامہ ٹھہرا رہتا ہی اور نہین ہلتا اور پیشاب حرکت کرتا ہی اور فرق آدمی کے پیشاب مین اور جانورون کے
پیشاب مین اوسوقت معلوم ہوسکتا ہی جب پہلے صفت اون جانورون کے پیشاب کی شناخت کرلی جائے
پس صفت بعض جانورون کے پیشاب کی بیان کیجاتی ہی معلوم کرین کہ گدہے کا پیشاب گدلا اور سخت تیرہ ہوتا

اور مائل بسپیدی اور ایسا معلوم ہوتا ہی جیسے گھی پگھلا ہوا اور غلیظ بھی ہوتا ہے اور گھوڑی کا پیشاب صاف زیادہ
گدہی کے پیشاب سے ہوتا ہی لیکن پتلا ہوتا ہی اور ایسا خیال مین گذرتا ہے کہ نصف بالائی اوسکا صاف ہی اور نصف
نیچے کا گدلا یعنی گدلا اور اونٹ کا پیشاب زرد ہوتا ہی اور کچھہ مائل بازرق اور درمیان شیشی کے مانند روئی دہنی
ہوئی کے کوئی چیز معلوم ہوتی ہی اور جہاگ اونٹ کی موت مین نہین ہوتی ہے اور پیشاب گوسفند کا سفید ہوتا ہی
گونہ زردی مائل اور مشابہ آدمی کے پیشاب کے ہوتا ہی ولیکن گوسفند کے پیشاب مین قوام نہین ہوتا اور ثفل اوسکا
مانند گھی کے ثفل کے ہوتا ہی اور ہرن کا پیشاب گوسفند کے پیشاب سے مشابہ ہی اور قوام اور ثفل نہین رکھتا اور
صاف زیادہ بکری کے موت سے نہین ہوتا باب ۸ آٹھوان پانچوین گفتار اور دوسری کتاب کے
اس بامین ہی کہ طبیب کو پیشاب مین کتنی چیزون کی تلاش ضرور ہے پیشاب مین
سات چیزین ڈہونڈہتے ہین ایک رنگ دوسری قوام تیسری روشنی چوتھی زیادتی اور کمی پانچوین ثفل کہ اوسکو رسوب
کہتے ہین اور ہندی اوسکی گادہی چھٹی بو ساتوین جہاگ لیکن رنگ ظاہر ہوتا ہی بخوبی اور قوام گاڑھا ہی اور پتلا پیشاب
کہتے ہین اور حال روشنی اور تیرگی کا سوای حال قوام کے ہی اور فرق یہ ہی کہ بہت چیزین گاڑھی ایسی ہوتی ہین کہ
روشن ہوتی ہین اور قوت بینائی اوسپر گذرتی ہی اور جو درمیان اوسکے یا اور طرف سے اوسکے کوئی چیز اوسکے ہووے
اوسکو دیکھے مانند سپیدہ بیضہ مرغ اور مانند گوند پگھلائی ہوئے اور روغن سمندروس اور سوای اوسکے اور بہت چیزین
پتلی ہین کہ قوت بینائی اونمین گذر نہین کرتی ہے اور اوس چیز کو جو درمیان اوسکے یا اور طرف سے اوسکی ہو نہ دیکھ سکے
مانند پانی گدلے کے اور معلوم کرین کہ گدلا یعنی تیرہ اوس پانی کو کہتے ہین کہ چیزی غریب بجز گوہر پانی کے اوسمین ملی ہوئی ہو
اور وہ چیز پانی کے رنگ کو حال اور رنگ اپنے سے متغیر کرتی ہے اور قوت بینائی اوس سبب سے اوسمین گذر
نہین پاتی ہے باب ۹ نوان پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سے
پیشاب کی رنگتون کے شمار مین سے پیشاب کے اصلی رنگ خصوصاً آدمی کے پیشاب کی رنگتین
چار جنس پر ہین سپید اور زرد اور سرخ اور سیاہ اسلیے کہ خلطین چار ہین بلغم اور خون اور صفرا اور سودا اور پیچھے
ہر ایک جنس کے انواع بہت ہین لیکن جنس سپید چار نوع پر ہی پہلا رنگ سفید مانند پانی صافی کے ہی دوسرا
رنگ سپید مانند فقاع کے تیسرا رنگ مانند منی کے چوتھا مانند شیر یعنے دودہ کی اور جنس زرد کی چھہ نوع ہین
پہلی نوع کاہی ہے اور عربی مین اوسکو تبنی کہتے ہین دوسری نوع ترنجی ہے تیسری اشقر ہے یعنی بھوری رنگت
چوتھی رنگت نارنجی ہے پانچوین نارنجی یعنی زعفرانی ہے اور جنس سرخ چار نوع پر ہی پہلی نوع زردی سے یعنی
گلگون دوسری سرخ زیادہ گلگون سے ہے تیسری سرخ نہایت ہی اور عربی مین احمر قانی کہتے ہین چوتھی نوع سرخی مائل
بسیاہی ہے اور جنس سیاہ دو نوع پر ہی پہلی نوع سیاہی کے انواع سے وہ سیاہی ہے کہ زعفرانی سی گونہ مائل

سیاہی ہو چنانچہ علت یرقان مین ہوتی ہو دوسری نوع سیاہ مطلق ہو اور سب رنگتو نمین جو بیان ہوچکین کمی بیشی
بہت ہوتی ہو چنانچہ مولف فرماتی ہین کہ مینے اپنے شہر مین ایک آدمی بیمار دیکہا تہا اوسکے پیشاب کا رنگ سیاہ ہونا
شروع ہوا تہا اور زردی سے مائل سیاہی کے ہنوز ہوا تہا اور رنگ اوسکا مانند عود دیکہو اگر کے تہا نہ روشن اور وہ
بیمار مین ہنوز قوت اوٹہنے بیٹہنے کی تہی اور نا طاقت تہا اور بیماری نے بہی طول نکہینچا تہا پہر بعد ایک ہفتہ کے سُنا
مینے کہ وہ بیمار مر گیا معلوم کیا مینے کہ جو رنگ اوسکے پیشاب کا کہ اول ملاحظہ کیا تہا وہ شروع کرنا رنگ سیاہ کا فنا
ہو جانا حرارت غریزی کا تہا اور مرکب رنگ پیشاب کی بہت ہین کبہی ایسا ہوتا ہے کہ شامل ہو دوسے
دو اصلی رنگتون کے ہوتا ہو اور کبہی تین رنگتون کے ملنے سے اور کبہی چار رنگتون اصلی کے ملنے سے ہوتا ہے
اس سبب سے ہر ایک رنگ مرکب کا ایک نام جداگانہ ہو چنانچہ مرکب رنگ پیشاب کی آتشی اور آسمانگون
اور زیتی اور کراثی اور نیلی اور غسالی ہے اور وہ نہایت بد ہو

باب دسوان پانچوین گفتار

اور دوسری کتاب سے احوال بدن انسان کی شناخت مین ہو سفیدی

پیشاب سے اسباب سفیدی قارورہ کے دس ہین ایک یہ کہ صفرا اور حرارت سر اور دماغ کیطرف چڑہ جا
ہی دوسری زیادتی بلغم کی تیسرے پگہلنا چربی کا چوتہی زیادتی رطوبت خام کی پانچوین قرحہ مثانہ اور آنتہا سے
بول چہٹی بحران بلغمی بیماریون کا ساتوین ضعیفی جگر اور نہ ہضم ہونا کیلوس کا آٹہوین سدہ نوین سدہ فراج
سرد ساذہ دسوین گرمی گردہ اور غلبہ پیاس کا اور جلد باہر نکلنا پیشاب کا ہے اور اس علت کو ذیابیطس کہتے
ہین لیکن سبب سپیدی کا اگر چڑہنا صفرا اور حرارت کا اوپر سر اور دماغ کے ہو تو نشان اوسکا یہ ہو کہ پیشاب مین
کم گادہ ہو گی یا کچہہ بہی نہو گی اور قوام پیشاب کا پتلا اور لطیف ہو گا اور اکثر اوقات سفیدی اوسکی خالص ہو گی
اور کبہی خالص بہی ہوتی ہو اور یہ سبب بالجملہ سفید ہونا قارورہ کا بسبب چڑہنے حرارت اور صفرا کے طرف
سر اور دماغ کے سخت بد ہوتا ہو اور نشان اختلاط عقل کا ہو خصوصاً گرم بیماریون مین اسلیے کہ حرارت جسم
کی تمام دماغ پر صعود کرتی ہو اور جسوقت اختلاط عقل ظاہر ہوا اور پیشاب سفید ہو وے بیمار جلد ہلاک ہو گا
اسلیے کہ آفت سب دماغ مین ہو گی اور قوی ہو گی اور مواد بیماری کا دماغ سے نیچے نا اوتریگا اسلیے آدمی مر جا
اور جسوقت صفراوی تپون مین پیشاب سفید ہو وے اور دماغ سالم ہو تو نشان اس بات کا ہو کہ صفرا نے
آنتون کی طرف توجہ کی ہو اور سبب گذرنے خلط صفرا کا طرف آنتون کے صفراوی دست اور مروڑ ہو
اور نیز جسوقت شروع مرض شوصہ اور ذات الجنب مین بہت مدت تک سفید پیشاب آوے اور ساتہ اوسکے
بیخوابی ہو نشان اختلاط عقل اور بدی حال بیمار کا ہے اسلیے کہ یہ علت بسیاری حرارت اور غلبہ خلط تیز سے
پیدا ہوتی ہو اور قبل ازین معلوم ہو چکا ہو کہ جسوقت حرارت بہت ہو اور قارورہ سفید نشان چڑہنے

حرارت کا ہے طرف دماغ کے اور حرارت کے دماغ پر چڑھنے سے اختلاط عقل کا پیدا ہوتا ہے اور سفید ہونا قارورہ کا بہت
دنون نشان زیادتی مادہ کا ہے اور بحرانی نشان آفت دماغ کا ہے بسبب اشتراک حجاب کے ساتھ دماغ پس اگر
درمیان مین پسینہ بہت آوے اور نکسیر جاری ہو نشان سلامتی کا ہے اسلیے کہ طبیعت مواد پر غالب آتی ہے اور اوسکو
ساتھ پسینہ اور نکسیر کے دفع کیا ہے اور جو قارورہ کہ بسبب کثرت بلغم کے سفید ہوتا ہے گاد اوسمین بہت ہوتی ہے اور
قوام گاڑہا اور سفیدی اوسکی مانند سفیدی آب بینی یعنی رینٹ کی ہوتی ہے یا مثل سفیدی فقاع کے اور یہ سب نشان
بلغمی بیماریون کے ہین مانند سکتہ اور فالج وغیرہ کے اور اگر بہت دنون تک پیشاب ایسی رنگ اور قوام کا آتا رہے اور
بلغمی بیماریون مین سے کوئی معلوم نہووے تو نشان استفراغ مواد کا ہے بطریق جاری ہونی پیشاب کے اور نشان سلامت ہے
اور سفیدی پیشاب کی بسبب پگھلنی چربی کے اگر ہو نشان فسردہ ہونی حرارت کا ہے اور اس طرح کے پیشاب کے ساتھ تپ
بھی ہو تو علامت ظاہر ہونی دق کی ہے یا نشان بدی حال بیماری کا اور نزدیک ہونی موت کا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے
کہ یہ پگھلنا چربی کا دست اور ضعیفی آنتون کی پیدا کرتا ہے اور اگر سفیدی قارورہ کی بسبب زخم مثانہ اور گھری بول کے
ہو تو سفیدی پیشاب کی مانند سفیدی فقاع کی ہوگی اور قوام اوسکا پتلا ہوگا اور اوسمین پیپ ہوگی اور اگر ایسی قارورہ مین پیپ نہووے
تو وہ نشان زیادتی بلغم خام کا ہے یا نشان سنگ مثانہ کا اور جو کچھ نشان سنگ مثانہ کا ہے اوسمین جڑ قضیب کے
سوزش ہوگی یا جڑ قضیب کی کھجاویگی اور اگر سبب سفیدی قارورہ کا بحران بلغمی بیماریونکا ہو تو سفیدی اوسکی مانند
سفیدی منی کے ہوگی اور قوام اوسکا گاڑہا اور گاد اوسمین بہت ہوگی اور ثقل اوسمین مقدار کامل ہوگا اور اگر سبب اوسکا
ضعیفی جگر اور نہ ہضم ہونا کیلوس کا ہو تو قوام اوسکا مانند کشکاب کے پتلا ہوتا ہے اور اگر سبب سفیدی بول کا سُدّہ ہو
پیشاب پتلا ہوگا اسلیے کہ بسبب سدہ کے گذرگاہین بند ہوتی ہین اور اجزا خلطون کے جو پیشاب کے ساتھ آیا کرتے ہین
ان گذرگاہون او تر نسکین گے پس اوسجگہ وہ ٹھہر جائین گے اور پیشاب صاف نکلیگا اسوجہ سے سفید اور پتلا ہوگا
اور اگر سبب سفیدی بول کا سوء مزاج سرد ہو تو مانند آب خالص کے پیشاب ہوگا اور اگر سبب اوسکا ذیابیطس ہو
اوسی طرح صاف آویگا مانند پانی سادہ کے اور معلوم کرین کہ جسوقت بیماری بحران کرے اور پیشاب بیمار کا جلد
سفید ہو جاوے تو وہ نشان نکس یعنی لوٹنے مرض کا ہے اور پھر آنا تپ اور لرزہ کا اور قارورہ سفید با قوام بہتر
پتلی پیشاب سے ہے اور گرم بیماریون مین قارورہ رنگین بہتر سفید پیشاب سے ہے اور اگر شروع روز تپ سے پیشاب سفید
آنا شروع ہوا اور عرصہ تک اوسی سفیدی پر رہے تو دلیل اس بات کی ہے کہ وہ تپ چوتھیا سے بدل جاویگی اور اگر
گرم تپون مین قارورہ سفید ہو پھر گاڑہا اور گدلا ہو جاوے اور اوسی سفیدی پر رہے دلیل مرگ کی ہے اور جو ایک
مدت تک پیشاب سفید اور پتلا آوے مانند پانی سادہ کے اور دماغ مین کوئی نشان بد ظاہر نہو تو دلیل
اس بات کی ہے کہ آخر مرض مین نیچے حجاب کے کسی طرح کا ورم اور زخم پیدا ہوگا اسلیے کہ جو بیماری کہ نفخ اوسکا بدبو ہو

بحران اوسکا ساتھ ورم اور زخم کے ہوگا اور جو کسی عضو مین سواے اون اعضا کے جو آلت بول ہین کسی قسم کا ورم ہو تو پیشاب بیمار کا سفید اور بے رنگ ہوگا اسلیے کہ حرارت اوس عضو مین متوجہ ہوتی ہے اسیوجہ سے اون تپون مین جو ایسی ورمون سے پیدا ہوتی ہین قارورہ سفید ہوتا ہے خصوصًا اوس تپ مین جو ان کو ہوتی ہے کہ ورم سے ہوا اور پیشاب سفید اور پتلا کہ اوسکے اوپر مانند ابر کے ثفل چھایا ہو جھاگ ملا ہوا وہ سخت برا اور پر خطر ہے اسلیے کہ جھاگ نشان بیقراری کا ہے اور جو وہ جھاگ مائل بزردی ہون نہایت خطرناک ہین اسلیے کہ زردی علامت اوس حرارت کی ہے جو دماغ پر چڑھتی ہے اور اگر اس حالت مین نکسیر جاری ہو دلیل قرب موت کی ہے اسلیے کہ وہ دلیل تیزی خون اور احتراق رگون دماغ کی ہے نہ دلیل بحران کی اور بول سفید مرطوبی خصوصًا عورتون کا کم خطرناک ہے اسوجہ سے کہ وہ مزاج انکی سے بعید ہے

باب ۱۱ گیارہوان پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سے احوال بدن انسان کی شناخت مین ہے زردی پیشاب سے

انواع زردی پیشاب سے پہلی نوع تبنی یعنے کاہی ہے اور وہ دلیل آرمیدگی صفرا اور حرارت کی ہے اور دلیل مزاج معتدل کی اور ترنجی بھی دلیل اعتدال کی ہے مگر اندک دلیل طرف گرمی کی رکھتا ہے اور اگر ترنجی کا قوام پتلا ہو تو رنگ اوسکا دلیل پختگی کی ہے اور قوام اوسکا دلیل خامی کی اس سبب سے ایک طرح سے دلیل اس امر کی ہے کہ طبیعت ہضم کیطرف متوجہ ہوتی ہے اور ایک طرح سے دلیل ہے کہ طعام ہنوز خام ہے اور ہضم نہین ہوا ہے اور قارورہ ناری بھی دلیل اسی بات کی ہے اور طبیب اوسکی اثر پر توقع کرے کہ ثفل مانند ابر کا یا کوئی اور طرح کی گاد پیدا ہو اور جو کوئی رنگ کہ زیادہ ترنجی ہے دلیل غلبہ صفرا اور حرارت کی ہے جیسے دیکھا گیا ہے کہ بہت بیماریان ایسی دیکھی ہین کہ اول روز تپ شروع ہوئی دلیل ترنجی کی تھی اور اوسی طرح پر قارورہ رہا اور بیمار چودھوین دن سے پہلے مرگیا اور وہ کہتا ہے کہ مجھکو کثرت تجربہ سے بخوبی معلوم ہوگیا ہے کہ پیشاب زرد مین بہ نسبت پیشاب سرخ کی حرارت بہت ہوتی ہے اور جسقدر پیشاب زرد زیادہ ہوگا گرم زیادہ ہوگا پس اشقر ناری نہایت گرم ہوتا ہے اور جسوقت ناری سرخ زیادہ ہوگا کہ مائل بسرخی ہو حرارت کم ہوگی اسوجہ سے کہ اصل رنگ سرخ مین اجزاے ارضی اور خاکی کے زیادہ اصل رنگ زرد سے ہوتی ہین اور اصل رنگ زرد مین اجزاے ہوائی اور آتشی زیادہ اصل رنگ سرخ سے ہوتے ہین پس اسی بیان سے معلوم کرین کہ اشقر ناری سب رنگون سے گرم تر ہے اور وہ کہتا ہے کہ مین نے سرسام گرم گذشتہ مین کہ نہایت گرمی اور خشکی رکھتا تھا ہمیشہ قارورہ اشقر ناری ہوتا دیکھا ہے پس صاحب اس قارورہ کا نہایت سرد اور تر علاج کا محتاج ہوتا ہے اور جسوقت قارورہ اشقر ناری اور بدون گاد کے ہو حال بیمار کا بدتر سمجھنا چاہیے اور معلوم کرین کہ تندرست کا پیشاب رنج کرنے اور کامون محنت اور با مشقت اور کم کھانے غذا سے زرد ہوتا ہے سبب اوسکا غلبہ صفرا کا ہے واللہ اعلم

باب ۱۲ بارہوان پانچوین گفتار سے احوال بدن کی شناخت مین ہے سرخی پیشاب سے

معلوم کرین کہ جس طرح گرم بیمارون مین پیشاب سفید ہوتا ہے اور اوسکا سبب بیان ہو چکا اسی طرح سرد بیمارون مین بھی قارورہ

سرخ ہوتا ہی اون سببون سی جو اسی باب مین بیان کی جائینگی اور وہ چار سبب ہین ایک ورم سخت ہی جو
تیلیخ مین ہوتا ہی پس جسوقت ورم سخت ہو تو جگر گرم ہو جاتا ہی اور صفرا پیدا کرتا ہی اور قارورہ اسوجہ سی سرخ ہو جاتا ہی
دوسرا سبب سرخی کا سُدّہ ہی کہ اوس منفذ مین ہو جس راہ سی صفرا آنتو مین جاتا ہی پس بسبب سُدّہ کی صفرا پیشاب کی
راہ نکلتا ہی اور قارورہ اسوجہ سی رنگین ہو جاتا ہے تیسرا سبب ضعیفی جگر کی ہے اور عاجزی اوسکی قوت کی جدا
کرنے پانی کی خون سے جس طرح استسقا سرد مین اور اگر جگر کی بیماری مین اسی سبب سے پیشاب مانند غسالہ گوشت کی
ہوتا ہی یعنے اوس پانی کے جسمین گوشت تازہ دہویا ہو چوتھا سبب سرخی پیشاب کا سُدّہ ہی جو رگو مین پڑتا ہے
اور اوس سبب سی رطوبتین رگو مین رہ جاتی ہین اور سڑتی ہین اور احوال سے متغیر ہو کر رنگین ہوتی ہین پس قارورہ
اوس سبب سی سرخ ہوتا ہی لیکن ایسا قارورہ روشن نہین ہوتا اور سوا ہی ان چار سببون کے دو سبب اور ہین کہ
پیشاب کو سرخ کرتے ہین ایک قوت حرارت دوسرا ضعیفی گردہ پس جملہ اسباب کہ پیشاب کو سرخ کرتے ہین چھ
ہین اوس تفصیل سی جو مذکور ہو چکے اور معلوم کرین کہ سرخ پیشاب سلیم اور بہتر زرد پیشاب سی ہوتا ہی اسلیے کہ سرخی دلیل
غلبہ خون کی ہی اور خون سب خلطون سے جسم مین بہتر خلط ہی اور دلیل اس بات کی ہے کہ حرارت با فراط نہین
کیونکہ حرارت اگر با فراط ہوتی تو خون صفراوی ہوتا اور پیشاب مائل بزردی معلوم ہوتا اور اگر ساتھ سرخی کے
پتلا ہو تو دلیل ہے اس بات کی کہ طبیعت رطوبت رقیق اور پانی کو جو خون مین شامل ہے دفع کرتی ہی اور خون مین
چھوڑتی کہ سڑنے پاتے لیکن دلیل درازی مرض کی ہے اسلیے کہ پیشاب پتلا اگرچہ سرخ ہو دلیل خامی کی ہی اور
ایک مدت درکار ہی کہ پختہ ہو اور اگر سرخ پیشاب مین گاد بھی سرخ آتی ہو دلیل سلامتی کی ہی اور پانی سرخ اور گاڑھا کہ گاد
اوسمین نہو اور صاف بھی ہو سخت بد ہی اور نشان ہلاکت کا ہے اسوجہ سی کہ مواد اوسمین گاڑھا بہت ہوتا ہے اور
طبیعت بسبب عاجزی کے اوس مادہ مین تصرف نہین کرتی اور اگر سرخ پیشاب مین سفید گاد ہو دلیل مواد خونی
کی ہے کہ طبیعت اوسکو پکاتی ہے اور جدا کرتی ہی اور امید سلامتی کی قوی ہے اور محمد زکریا لکھتا ہی کہ پیشاب سرخ
اور گاڑھا کہ اوسمین گاد سفید ہو دلیل زیادتی خلط خام کی ہے اور جو امراض حادہ یعنے اگر تیز بیماریون مین ابتدا
مین پیشاب سرخ ہو اور گاد اوسمین نہو اور اوسی طرح سرخی قائم رہی دلیل خطرناکی کی ہے اور نشان اس بات کا
ہی کہ جگر ضعیف ہی اور اوسمین کسی قسم کا ورم گرم ہے اور جو تپون محرقہ اور بیماریون تیز مین خون محض آوے
دلیل ہلاکت عاجل کی ہے یعنی وہ مریض جلد مریگا اسلیے کہ وہ دلیل غلبہ خون اور قوت حرارت کی ہے اور
وہ وہ حال سے باہر نہین ہی یا تجویفین دل کی بہر جاوین یا مواد دماغ کیطرف چڑہ جاے اور دماغ کی تجویفون کو
بہر دیوی اور اوسکی وجہ سی گذرگاہین قوت حسی کی کہ دماغ کی تمام جسم کو جاتی ہے بند ہو جائین اور حرکت اختیاری
سانس کی باطل ہو جائے اور اگر تیز بیماریون مین پیشاب سرخ اور گاڑھا اور بدبو اور قطرہ قطرہ آوی خطرناک ہی کا

اسلیے کہ سرخی اُن عضونکی دلیل قوت حرارت کی ہے اور گاڑہا ہونا دلیل اضطراب کی اور دلیل اس بات کی ہے
کہ طبیعت ساتھ مواد کے جنگ کرتی ہے اور تقطیر دلیل خامی اور گاڑہے ہونے مواد کی ہے اور بدبو دلیل
سڑنے مواد یا دلیل زخم گردہ اور مثانہ کی ہے پس اس حالت مین طبیعت مغرور ہوگی اور بیماری پرخطر
ہوگی اور اگر پیشاب سرخ ہو اور طبیعت خشک اور ایک مدت تک اسی حال پر رہے اور کسی عضو مین درد
محسوس نہو دیگر تو وہ نشان مرض سل کا ہے پس سرخی پیشاب کی اوسمین دلیل حرارت کی ہے اور خشکی طبع
دلیل کمی رطوبت کی اندر جسم کے ہے اور اگر تندرست آدمی کا پیشاب اسی طریق پر سرخ اور غلیظ ہو اور طبع خشک
اور درد سر اور اعضا مین گرانی پیدا ہو تو وہ نشان اس بات کا ہے کہ جسم مین فضول بہت ہین اور سڑنے لگے
ہین اور تپون کو پیدا کرنا شروع کیا ہے اور اگر تپون گرم ہین اور مرکب تپون ہین کہ اونکو حمیات مختلطہ کہتے ہین
پیشاب گاڑہا اور سرخ ہو اور گاد بہت دلیل سلامتی اور زائل ہونے بیماری کے ہے اسلیے کہ وہ دلیل استفراغ مواد اور
پاک ہونے بدن کے ہے اور اگر ایسی تپون مین پیشاب سرخ اور گاڑہا ہو مگر گاد اوسمین مطلق نہو یا کم ہو تو دلیل اس بات کی ہے
کہ مواد سے بدن پاک نہین ہوتا ہے اور خطر اس بات کا ہے کہ مواد سڑ جائیگا اور بیماری بڑہیگی اور نکس ہوگا یعنی بیماری
عود کریگی اور جو تپون اور بیماریون خونی مین پیشاب سرخ اور گاڑہا اور بغیر گاد کے ہو نشان خامی مادہ کا ہے اور جو تپ
بیماریون مین پیشاب سرخ اور کم آوے اور گاد اوسکی زرد ہووے حال بیمار کا بد ہوگا اور اگر تپ والے کی تپ دور ہو جاوے
اور سرخی پیشاب کی بدستور باقی رہے تو وہ دلیل اس امر کی ہے کہ جگر گرم ہے یا جگر مین ورم ہے اور جو ساتھ درد
پیشاب سرخ آوے اور گاڑہا نشان غلبہ خون کا ہے اور اگر ضعیفی معدہ اور خارش اعضا کے ساتھ پیشاب سرخ کے ہو
اور پتلا ہو دلیل یرقان اور غلبہ صفرا کی ہے اور اگر اون تپون مین جو پنج سے ہوتی ہین پیشاب سرخ اور پتلا ہو پھر گاڑہا
ہو جاوے اور ثقل قلیل اور گاد ہو اور درد سر بھی اوسکے ساتھ ہو تو دلیل درازی مرض کی ہے اسلیے کہ اول پتلا پھر
گاڑہا ہونا دلیل شروع نضج کی ہے اسوجہ سے امید سلامتی کی ہوگی اور نہونا گاد کا نشان تقصیر نضج کا ہے اور بیماری اوسمین
اسوجہ سے دراز ہوگی کہ سبب بیماری کا سخت وقوی ہے اگر بحران کرے تو ساتھ پسینہ کے کریگی اور اگر پیشاب سرخ ہو اور پھر مائل
بسیاہی اور کچھ سبزی بھی معلوم ہوتی ہو تو وہ دلیل شروع یرقان کی ہے اسلیے کہ ایسے پیشاب مین گذرگاہین صفرا کی
بند ہونگی اور اس طرح کا پیشاب کپڑے کو رنگین کر دیتا ہے اور ہر طرح کا پیشاب کہ سواے پیشاب صاحب یرقان کے ہو کپڑے کو
رنگین اس طرح ہرگز نکریگا اور اگر یرقان مین ایک مدت تک پیشاب سرخ اور صاف آتا رہے دلیل قوی سدہ کی ہے اور
خطر اس بات کا کہ استسقا ہو جاویگا اور اگر صاحب درد طحال کا پیشاب سرخ ہو دلیل سلامتی کی ہے اور اگر پیشاب
ایکبارگی مانند خون تازہ کے آوے نشان منہ کھلنے یا شق ہونے گردہ کی رگ کا ہے اور جو پیشاب اوپر کے
کسی موضع سے آوے وہ خون گاڑہا ہوگا اور ایکبارگی نا آویگا اور بتدریج ظاہر ہوگا اور متغیر ہوگا اور جو صاحب تقطیر البول

حوالی زیر ناف اور گرد پیڑو کے درد محسوس کرے نشان زخم مثانہ اور حوالی مثانہ کا ہے اور اگر بسبب بہت دوڑنے یا بباعث گر پڑنے کے کسی مقام پر سے پیشاب مین خون تازہ آتا ہو اور اگر پیشاب مین خون اور خلطین گاڑھی ملی ہوئی آوین اور شفشفی رنگ خلطین پانی سے جدا ہووین اور مریض لاغر اور بدحال ہو دلیل فراخ ہوجانے راستون گردہ کی ہے اور پیشاب بہت سرخ آنا استسقا مین نہایت بد ہے اور نجات اوس سے کمتر ہے لیکن وہ نشانیان کہ بول سرخ سے استدلال کرین اوپر وقوع بحران کے یہ ہین کہ اگر پیشاب چوتھے روز سرخ ہووے شروع مرض سے تو بحران ساتوین دن ہوگا اور اگر ساتوین روز سرخ ہو بحران چودہوین روز ہوگا اور اگر گیارہوین یا چودہوین دن شروع بیماری سے پیشاب سرخ آوے تو بحران سترہوین دن پڑیگا یا بیسوین دن اور اگر بیسوین دن سرخ ہو تو بحران اوسکا بعد چالیس دن کے ہوگا باب تیرہوان

پانچوین گفتار سے احوال بدن انسان کی شناخت مین ہو سیاہی پیشاب سے

اسباب سیاہی قارورہ کے چار ہین ایک سبب شدت حرارت اور سوختہ ہونا مواد کا دوسرا سبب شدت سردی علت کا تیسرا سبب فنا ہونا حرارت غریزی کا چوتھا سبب بحران اور دفع ہونا سوداوی خلطون کا لیکن اگر سبب اوسکا شدت حرارت اور سوختہ ہونا مواد کا ہو تو پیشاب بعد تیون تیز کے سیاہ ہوگا اور پہلے زرد ہوگا یا سرخ اور ثفل اوسکا یکسان اور چکنا ہوگا لیکن پراگندہ مگر سیاہی اوسکی سخت سیاہ ہوگی لیکن ساتھہ سرخی اور زعفرانی کے میل کریگی اور اگر سبب اوسکا سردی علت سردی کی ہو تو پیشاب اول سبز ہوگا یا پھیلا یا کوئی رنگ دیر رقیق اور ثفل اوسکا کم اور باہم ملا ہوا ہوگا اور ایسا معلوم ہوگا کہ خشک ہی یا افسردہ اور سیاہی قارورہ کی خالص ہوگی اور فرق دوسرا یہہ ہے کہ جو پیشاب سیاہ کہ نہایت گرمی اور سوختگی مواد سے ہو وہ تیز اور ناخوش ہوگی اور اگر یہہ سبب نہایت سردی کے سیاہ ہو بو اوسکی بہت نہ ہوگی یا اگر ہوگی تو بہت کم ہوگی اور اگر سبب سیاہی پیشاب کا فنا ہونا حرارت غریزیکا ہو تو دلیل اس بات کی ہے کہ بیمار مین کچھ قوت باقی نہین رہی ہے اور اگر سبب سیاہی قارورہ کا بحران آخر تیون سوداوی مین ہوگا اور بیماری تلی کی اور درد پشت اور درد گردہ اور درد رحم اور بند ہونا حیض کا دلیل اوسکی ہے اور قوام اوسکا گاڑھا ہوگا اور بیمار بہتر اور سالم ہوجائیگا اور راحت پائیگا اور معلوم کرین کہ پیشاب بدتر وہ ہے جو سیاہی پر قائم رہے اور جس پیشاب سیاہ مین گاد بھی سیاہ ہو وہ سخت بد ہے اور جسکی گاد سیاہ نہو وہ بہتر اوس سے ہوگا اور گاد سیاہ معلق نیک زیادہ اوس سے ہے کہ جو شیشی کی جڑ مین ہو اور جو گاد قارورہ کے اوپر چھائی ہوئی ہو وہ بہتر معلق گاد سے ہے اسلیے کہ گاد سیاہ ضد گاد نیک کی ہے احوال اور قرارگاہ اوسکا ضد اوسکے احوال اور قرارگاہ کی ہے پس جس طرح گاد نیک جو کہ تہ مین شیشہ کے ہو امیدوار تر معلق سے ہے اور معلق امیدوار تر اوس سے ہے کہ جو گاد قارورہ کے سر پر ہو اسی طرح گاد سیاہ برخلاف اوسکے ہے اور محمد زکریا لکھتا ہے کہ اکثر خلقت کو مینے ملاحظہ کیا ہے کہ ایک دن یا دو دن پیشاب اونکا سیاہ آتا رہا پھر نیک ہوگیا وہ لوگ بیماری سے اچھے ہوگئے اور جس جس کسی کا پیشاب کہ بدستور سیاہ رہا اور بو کوئی اور رنگ ناخوش

زیادہ ہوا یا زرد غلیظ ہوا وہ سب ہلاک ہوگئے اور ہر چند پیشاب کم سیاہ ہو وہی حال بیمار کا ابتر ہوگا خصوصاً تیز بحران
اور اسی طرح ہر چند گاڑھا زیادہ ہو بدتر ہوگا اور اگر اوسکے ساتھ قوت بھی ضعیف ہو جاتے تو بیمار جلد ہلاک ہوگا اور دونوں
سیاہ ابتر وہ ہی کہ جو بیماریوں کی ابتدا میں ظاہر ہوا اور جو آخر بیماریوں میں ظاہر ہوا کثر بسبیل بحران ہوتا ہی اور مسلولوں
کو جسوقت تیز بیماریوں میں پیشاب سیاہ ٹھہریگا دہواں مانند ابر کے سرخ دلیل اس بات کی ہے کہ دماغ میں کسی طرح کا
ورم گرم ہے اور بیمار جلد ہلاک ہو جائیگا اور جو تیز بیماریوں میں ثفل معلق ہو اور بو پیشاب کی تیز اور قوام لطیف ہو دلیل
درد سر اور ہذیان کی ہے اسلیے کہ ثفل معلق ہو ممکن ہی کہ مواد دماغ کے اوپر چڑھے ہیں اور پسینہ یا نکسیر کی راہ تحلیل
ہو وینگی اور جسوقت پیشاب اور پسینہ صاحب تشنج کا بہت سیاہ ہو اور بو اوسکی تیز نہو وہ سخت بد ہی اسلیے کہ جسوقت
قارورہ تیز بو بدبو ہے تو وہ دلیل نقصان حرارت کی ہے اور اس حال میں دلیل اس بات کی ہو کہ حرارت
غریزی مغمور ہوگئی ہے اور پسینہ اس حالت میں دلیل اسکی ہے کہ طبیعت مقہور ہی اسواسطے کہ پسینہ تحلیل ہونا
مواد کا ہی اور اس عالم میں حاجت تحلیل کی کچھ نہیں ہی پس سبب پسینہ کا بجز ضعف اور مقہوری قوت کے
نہیں ہی اور جسوقت تپ محرقہ میں پیشاب سیاہ اور لطیف ہو اور ثفل اوسکا پراگندہ اور معلق ہو اور بیمار کو
نیند نہ آتی ہو اور کان بہرے ہوگئے ہوں تو وہ دلیل اس بات کی ہے کہ نکسیر جاری ہوگی اسلیے کہ تپ محرقہ خون
سے ہوتی ہی اور سیاہی قارورہ کی نشان قوت حرارت اور سوختہ ہونے مواد کا ہی اور ثفل پراگندہ اور معلق دلیل
اضطراب اور چڑھنے مواد کے ہی اوپر دماغ کے اور بیخوابی اور گنگ کان ہونا بسبب اضطراب اور چڑھنے مواد کی ہی
اوپر دماغ کے اور خون ناک سے جاری اسلیے ہوگا کہ طبیعت مواد نزدیک ترین راہ کی طرف دفع کرتی ہے اور
مواد چڑھنے والا خون ہے اور وہ نزدیک راستہ مجری ناک کا ہی اور اگر پیشاب کالا پتلا ہو پھر بہورا اور گاڑھا
ہو جائے اور اوس سے چین و آرام نہو تو وہ دلیل اس بات کی ہے کہ جگر میں سدہ یا زخم ہے اسلیے کہ
بدلنا پیشاب کا اوس رنگ سے دلیل ضعف حرارت غریزیہ اور دلیل نضج کی ہے اور بعد نضج اور بعد نقصان حرارت
غریزیہ کے چاہیے کہ بیمار راحت پائے پس نپانا راحت کا اوس حالت میں بھی دلیل اس امر کی ہے کہ جگر میں
فضلہ غلیظ ہی اور فضلہ غلیظہ سبب سدہ کا ہی پس یہ فضلہ اگر باقی رہے تو خراج پیدا کریگا اور پیشاب سیاہ و آنچہ
اور ضیق النفس میں دلیل موت کی ہی اور پیشاب پتلا کہ مائل بسیاہی ہو دلیل درازی مرض اور دلیل بدحالی
کی ہے اسلیے کہ پتلا ہونا قارورہ کا نشان خامی کا ہے اور سیاہی دلیل نقصان حرارت غریزیہ کی اور اگر
مرض یرقان میں پیشاب سرخی سے مائل بسیاہی ہو جائے اور گاڑھا اور گدلا ہو بیمار جلد درست اور سالم
ہوگا اسلیے کہ وہ دلیل اس بات کی ہی کہ سدہ کھل گیا ہے اور خلطیں پیشاب میں آتی ہیں اور اگر پیشاب
صاحب طحال کا سیاہ اور پتلا یا سرخ اور پتلا ہو اور ثفل اوسکا کہ ہو وہ سخت بد ہی اسلیے کہ سرخی نشان حرارت کا

اور سیاہی نشان سوختہ ہونی مواد اور ضعیف ہونے قوت اور صفروری قوت کا ہی اور بتلا ہونا اور کم تقل ہونا پیشاب کا
دلیل شدہ کی ہی روفس کہتا ہی کہ پیشاب سیاہ بیماریون گردہ اور اون بیماریون میں ہو گا جو گاڑہی خلطون سے
پیدا ہون نیک ہی اور تیز بیماریون مین بد ہے اور شیخ الرئیس بو علی سینا کہتے ہین کہ جسوقت حرارت غالب ہو اور پیشاب کالا
آوے وہ بد ہی اور بیماریون گردہ اور مثانہ مین بھی بد ہی اور جسوقت گردہ اور مثانہ کی بیماریون مین پیشاب کالا آوے
اور بیمار ادہیڑ یا بہت بوڑہا ہو وہ بد ہے اسلیے کہ سیاہی پیشاب کی اس علت مین دلیل نہایت حرارت کی ہے
اور کسل اور سپیر یعنی ادہیڑ اور بوڑہے مین حرارت اصلی کمتر ہوتی ہے اسوجہ سے اس مقام پر پیشاب سیاہ کا ہونا دلیل
غلبہ حرارت غریب کی ہے اور حرارت غریبہ بد ہوتی ہے روفس کہتا ہی کہ جسوقت تندرستی کی حالت مین ایک مدت
تک سیاہ پیشاب آوے تو وہ دلیل اس بات کی ہے کہ گردہ مین پتھری پیدا ہو گی اور پیشاب عورتون کا بسبب
ملنے خون حیض کے ساتھ پانی کے سیاہ ہوتا ہی اور اگر سیاہی اونکے پیشاب کی اسوجہ سے نہو تو وہ سخت بد ہے
اور پیشاب عورت صاحب نفاس کا اکثر حالات مین سیاہ ہوتا ہی اور مشابہ روشنائی کے اور یہ بد نہین ہے
اور معلوم کرین کہ بدترین پیشاب کا مردون اور عورتون کے پیشاب سے سیاہ پیشاب ہی اور بول طبعی بچون کا گاڑہا
اور سفید ہی اور پیشاب جو اونکا زرد ہی پس جو برخلاف طبعی رنگ کی ہو وہ بد ہے اور پیشاب سیاہ اور زنگاری بعد
رنج اور غم کے دلیل اس بات کی ہی کہ بسبب رنج کے رطوبت خرچ ہو گئی ہے اور حرارت نے غلبہ کیا ہے اور خوف
تشنج کا ہی اور جسوقت حرارت قوی نہو تو قارورہ سیاہ ہو گا اور اگر سخت قوی ہو زنگاری ہو گا باب ۱۴ چودہوان

پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سے احوال بدن کی شناخت مین سے پیشاب مختلف اور مرکب رنگون سے

مرکب رنگ قارورہ کے جو ظاہر تر ہین بارہ ہین ایک سبز ہی دوسرا
آسمانگون تیسرا زیتی چوتھا نیلگون پانچوان ادکن چھٹا سرخ لعل گون ساتوان مانند شیر کے آٹھوان زنگاری نوان
ارغوانی دسوان ازرق گیارہوان برنگ شراب بد کا بارہوان برنگ نخود اب لیکن سبز پیشاب نشانی اس بات
کی ہے کہ بیماری ترکیب سودا اور بلغم سے ہی اسلیے کہ سبزی ترکیب اجزای خاکی اور مائی سے پیدا ہوتی ہے لیکن بیچ
احوال مین پیشاب سبز مقدمہ بول سیاہ کا ہی اور بعضون نے کہا ہے کہ قارورہ سبز دلیل جذام کی ہے اور جسوقت
پیشاب کودک کا سبز ہو نشان تشنج کا ہے اور مہلک اور پیشاب آسمانگون دلیل اس بات کی ہی کہ اوسکو زہر دیا
اور اگر اوس رنگ کے ساتھ ثقل بھی ہو امید خلاصی کی ہے اور اگر ثقل نپایا جائے دلیل ہلاکت کی ہے اور گاد آسمانگون
دلیل غلبہ سردی کی ہے اور پیشاب زیتی کہ ہمرنگ روغن زیتون کے ہو دلیل اختلاط عقل اور ہذیان اور خطر
مرگ کی ہی اسوجہ سے کہ وہ دلیل اس امر کی ہی کہ بیماری سے سوزانی تپ کہ بدن گھلاتی ہے اور دماغ کو خشک
کرتی ہی اور یہ حال محرقہ تپ مین ہوتا ہی اور وہ گاد جو روغن زیتون کے ہمرنگ ہو نشان بیماری سل کا ہی اور نیز

دلیل گھلنے اعضا کی اور چربی کہ سر بول پر ہو دلیل پگھلنے چربی گردہ کی ہے یا نشان پگھلنے تمام جسم کی چربی کا مگر فرق یہ ہے
کہ پگھلنے مین چربی گردہ کے پیشاب مین چربی بہت معلوم ہوتی ہے اور یکایک ظاہر ہوتی ہے اور نشانیان حرارت
گردہ کی واضح ہوتی ہین اور پگھلنے مین چربی تمام بدن کے پیشاب مین چربی کم معلوم ہوتی ہے اور تھوڑی تھوڑی نکلتی
آتی ہے اور سوء مزاج گرم کی نشانیان شاملحال ہوتی ہین اور اسی طرح اگر پیشاب کے سر پر روغن مانند خانہ مکڑی کے ظاہر ہو
تو وہ دلیل گھلنے تمام جسم کی ہے اور جس پیشاب مین کہ چربی معلوم ہوتی ہو اوسکو زیتی کہتے ہین اور یہ پیشاب زیتی تین
طرح کا ہے ایک یہ کہ روغن زیتون کے رنگ سے مشابہ ہوتا ہے اور قوام کے مشابہ نہین ہوتا پس ایسا پیشاب سل کی
بیماری مین ہوتا ہے خصوصاً شروع بیماری مین دوسری قسم زیتی کی یہ ہے کہ قوام اوسکا مانند قوام روغن زیتون کے
ہوتا ہے اور مشابہ رنگ کے نہین ہوتا تیسری قسم زیتی کی یہ ہے کہ ساتھ روغن زیتون کے مشابہ رنگ اور قوام دونو مین
ہوتا ہے اور ایسا پیشاب گردہ کی بیماریون اور آخر بیماری سل مین ہوتا ہے اور ایک طرح سے زیتی کو تقسیم کیا ہے اور وہ بھی تین طرح پر ہے
ایک یہ کہ جو مین شیشی کے جداگانی مانند تیل زیتون کے بیٹھی ہوتی ہے دوسری قسم یہ کہ اوپر پیشاب کے چکنائی ٹھہری ہوئی ہوتی ہے تیسری قسم یہ کہ
شیشی مین تمام و کمال پیشاب روغن ہوتا ہے اور جالینوس کہتا ہے کہ روغن سر بول پر بہت مینے دیکھا ہے لیکن ایسا پیشاب
کبھی نہین دیکھا کہ تمام و کمال روغن ہو اور نہ درمیان پیشاب کے روغن بیٹھا دیکھا ہے اسوجہ سے کہ ممکن ہے کہ چربی
سر بول پر ٹھہرے اور ایسا پیشاب کہ جو رنگ اور قوام اوسکا مانند روغن کے ہو مینے اکثر ملاحظہ کیا ہے اور اوس سے
کچھ خوف نکرنا چاہیے اور اکثر اوقات ایسا پیشاب بہتر ہوتا ہے اسلیے کہ وہ نشان نزدیکی نضج کا ہے پھر وہ کہتا ہے
کہ جسوقت پیشاب چکنا معلوم کرین اگر گمان لیجائین کہ حال بد ہے تو بعید نہین ہے لیکن حکم کرین کہ بیمار ہلاک ہوگا اسلیے کہ
ایسا پیشاب اکثر چربی کے پگھلنے سے ہوتا ہے اور وہ مہلک نہین ہے مگر مہلک وہ ہے جو گوشت کے گھلنے سے ہو اور محمد ذکریا
کہتا ہے کہ پیشاب جو گوشت کے گھلنے سے چکنا ہو وہ مہلک ہے اور پیشاب گوشت کے پانی کے رنگ کا سا سخت بد ہے اور
ہلاک کرنیوالا ہے اور اگر پیشاب بعد رنگ سیاہ کے زیتی ہو نشان بہتری اور تحلیل بیماری کا ہے لیکن پیشاب زیتی اول
بیماری مین بد ہے اور اگر چوتھے روز پیشاب زیتی ہو اور پھر زائل سیاہی ہو جاوے تو بیمار چھٹے روز مر جائیگا اور بول
نیلگون کہ جسکو عربی مین ازرق کہتے ہین وہ شوصہ کی بیماری مین سخت بد ہے اور جسوقت بول نیلگون یا برنگ خون
ہو اور شوصہ ہو وہ سخت بد ہے اسلیے کہ وہ نشان تباہی اور زیادتی حرارت غریبہ کا ہے اور پیشاب سرخ نیلگون کہ برنگ
خون کے ہے حکم اوسکا مانند حکم نیلگون کے ہے اور بول نیلگون جسکو نیلچی کہتے ہین حکم اوسکا مانند حکم ... کے ہے اور بول
مانند ... کے سخت بد ہے اور قتل کرنیوالا اور پیشاب زنگاری دلیل تشنج کی ہے اور بول ارغوانی سخت بد ہے اسلیے کہ
وہ نشان سوختہ ہونے صفرا اور سودا کا ہے اور بول ازرق اول حمل مین ہوتا ہے اور آخر حمل مین مائل ابرش
اور جسوقت حاملہ کے پیشاب کو ہلاوین اور گدلا ہو جاوے تو وہ نشان ... ہے ... ہوگا ... نشان ... ہونا لڑکے کا ہے

کہ ہنوز اول حمل ہی اور وہ پیشاب جو برنگ شراب بد کے ہو یا برنگ نخود آب کے اکثر اوقات حاملہ کا ہوتا ہے
اور نیز اگر احشا مین ورم گرم ہو تو پیشاب شراب بد کی رنگت کا یا برنگ نخود آب کے ہوگا
مستسقی کا اکثر اوقات مانند کشکاب کے دیکھا گیا ہے لیکن بعضو کا سرخ اور بعضو کا کم سرخ دیکھا ہے
شخص کو چند روز ماءالجبن پلا دیا ایک دن اوسکا پیشاب مانند سیب کی دیکھا اور واضح رہے کہ اگر ہر روز پیشاب طرح طرح کا
متغیر ہووے تو وہ نشان اس بات کا ہی کہ بدن مین خلطین طرح طرح کی ہین

باب ۱۵ پندرہوان پانچوین گفتار

احوال بدن انسان کی شناخت مین ہی پیشاب کے قوام سے

معلوم کرین کہ قوام پیشاب کا
دو طرح کا ہوتا ہی ایک قوام راستی ہے اور وہ تین احوال سے باہر نہین ہی یا گاڑہا ہوگا یا پتلا یا معتدل دونو نہین دوسری
قسم قوام کی وہ قوام ہی جو آمیزش سے خلطون کے اجزا کے ظاہر ہو کہ وہ پیشاب مین شامل ہووین تاکہ بسبب اوسکی غلظت کے
گاڑہا ہو جاوے اور یہ بھی تین حال سے باہر نہین ہے یا گدلا ہو یا صافی یا معتدل درمیان دونون کے اور فرق دونون
طرح کے قوامون مین اندر آٹھوین باب کے اس گفتار سے بیان ہو چکا ہے لیکن رقیق پیشاب کے اسباب یعنی سبب پتلا ہونے
پیشاب کے آٹھ ہین ایک نہ ہضم ہونا اور نہ پکنا مواد کا خواہ تندرستی مین خواہ بیماری مین دوسرا اسباب سدہ تیسرا ضعیفی گردہ
اور ضعیفی راستون اور منفذون گردہ کی کہ اوسکی وجہ سے اون خلطون کو جو پانی مین ملی ہوئی ہین گردہ نہ کھینچ سکیگا یا اگر کھینچیگا تو دفع
نکر سکیگا چوتھا سبب بہت پانی پینا پانچوان مزاج سرد اور خشک چھٹا ضعیفی سب قوتون کی اور عاجزی تصرف کرنے سے
پانی مین تاکہ بسبب اوسکے جو پانی کہ پیا جاوے اوسی طرح بدستور باہر نکلے ساتوان سبب ضعیفی قوت حرارت غریزی اور
خامی مواد کی خصوصاً بیماریون تیز مین آٹھوان سبب پیشاب کے پتلا ہونیکا پیدا ہونا گردہ اور مثانہ کی پتھری کا ہی اور معلوم
کرین کہ جو پانی رگون مین گذرتا ہے اور اوسی طرح سے بدستور پتلا اور صاف باہر نکلتا ہے حال اوسکا مانند تخمہ معدہ کے ہے
اوسمین کھانا نہین ہضم ہوتا ہو اور جسوقت کہ پیشاب پتلا اور سفید اور جلد باہر آوے وہ نشان سلس البول کا ہی اور حال گردونکا اس
علت مین مانند حال انتڑیون کے ہوتا ہی دستون کے مرض مین کہ اوسکو زلق الامعا کہتے ہین اور اس علت مین قوت ماسکہ اور مغیرہ دونون
ضعیف ہوتی ہین یا باطل ہو جاتی ہین اور یہ بدترین پیشاب کا ہی طرف نضج سے اور اسی سے گذر کر وہ پیشاب ہے جو خام بھی ہو لیکن
باہر نکلنا اوسکا اس جلدی سے نہو کیونکہ اسجگہ قوت مغیرہ ضعیف ہی تنہا اور سلس البول مین ماسکہ اور مغیرہ دونون ضعیف ہین اور
پیشاب کودک کا بدترین پیشاب ہے کہ پیشاب پتلا اور صاف ہو کہ مانند پانی کے باہر نکلتا ہی اسلیے کہ کودک کا پیشاب طبعی گاڑہا ہوتا ہی اور
اوسمین ثقل بہت ہوتا ہی بسبب بہت پیدا ہونی رطوبت خام کے اور کئی بدن مین اسباب بے ترتیبی کھانا کھانے کے پس جو کچھ ہے وہ ہوتا ہے اگر
سخت بد ہوتا ہی اور بالغ کا بھی پتلا پیشاب بد ہے خصوصاً تیز بیماریون مین علی الخصوص اگر اوسی طرح پتلا رہے پس اگر ایک مدت
اوسی طرح پتلا آتا رہے اور کوئی نشان ظاہر نہووے اور اور نشانیان سب صحیح و سالم ہون اور قوت بحال خود ہو تو وہ
دلیل اس بات کی ہے کہ آخر بیماری مین خراج حوالی جگر مین پیدا ہوگا اسلیے کہ وہ بیماریان جنکا نضج دشواری سے ہو کر ان

اونکا ساتھ بخراج کے ہوگا اور ساتھ ورسون کے کیونکہ مواد اوسکا غلیظ ہوتا ہی اور قوت بھی بسبب درازی مرض کی ضعیف
بہت ہوتی ہے کہ مواد کو دفع کلی نہین کر سکتی ہے لہذا بحران اوس مواد کو حجاب کی طرف دفع کرتا ہے اوسکی وجہ سے
خراج ہو جاتا ہے یا ورم اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بحران کسی عضو پر حوالی جگہ سے دفع کرتا ہے اور طبیبون نے ایسے
بحران کا نام بحران انتقال رکھا ہے اور اسی طرح جسوقت کہ آدمی تندرست کا پیشاب پتلا اور صاف معلوم کرین اور
کسی عضو مین درد بخصوص ہو تو وہ نشان اس بات کا ہی کہ اوس عضو مین ورم ہوگا خصوصاً گردہ مین اور اگر پیشاب
اوسی حال پر بدل جائے اور گاڑھا ہو جائے ورم سے خلاصی پائے پس اگر گاڑھا ہو وے اور جسم مین گرانی معلوم ہو
اور ظاہر جلد پر کھجلی اوٹھے تو وہ نشان اس امر کا ہے کہ ظاہر جسم پر پھنسیان بہت نکلین گی مانند آبلہ وغیرہ کے اسوجہ سے
کہ سبب گرانی جسم کا مواد خام ہے اور سبب خارش کا تیزی اور شوری ہونے مواد کا ہے اور اگر مواد نضج نہ قبول کرے اور
مواد پیشاب مین نہ نکلے تو واجب ہوگا کہ مواد گردہ کیطرف میل کریگا اور ورم پیدا ہوگا گردہ مین اور ممکن ہی کہ بسبب تیزی اور
شوری کے مواد طرف ظاہر جسم کے توجہ کرے اور پھنسیان مانند آبلہ وغیرہ کے پیدا کرے اور پیشاب پتلا حالت تندرستی
مین نشان ضعیفی قوت اور سردی مزاج کا ہے مانند احوال بوڑھون کے لیکن حالت بیماری مین کبھی نشان خامی
مواد کا ہے اور کبھی نشان سدہ کا اور تیز بیماریون مین نشان اختلاط عقل کا ہے جس طرح بول سفید مین مذکور ہو چکا
لیکن پیشاب زرد پتلا نشان اس بات کا ہے کہ قوت نے نضج شروع کیا ہے اور زردی علامت نضج کی ہے مگر ہنوز قوام
مین اثر نہین کیا ہے اگر اوسی حال پر رہے اور قوام نہ قبول کرے اور گاڑھا ہو وے تو نشان اس بات کا ہے کہ نضج پورا
ہوگا لیکن بیخوف نہ رہنا چاہیے کہ قوت اتنی نہین ہے کہ نضج تمامی کو پہونچے اسوجہ سے سخت بد ہی اور خبر دینا پیشاب
ناری رقیق کا نضج سے زیادہ خبر دینے پیشاب زرد کے سے ہی لیکن رقت دونون مین علامت خامی کی ہے محمد زکریا کہتا
کہ پیشاب زرد اور پتلا نشان خامی مواد کا ہے اسلیے کہ زردی بسبب ملنے اجزاء صفرا کے ساتھ پانی کے ہوتی ہے
نہ پختگی مواد سے کیونکہ اگر پختگی مواد سے ہوتی تو قوام بھی ہوتا پس لازم ہے طبیب کو کہ پختگی مواد کی قوام معتدل سے تلاش
کرے نہ زردی رنگ سے اسوجہ سے کہ قوام گاڑھا اور پتلا دونون نشان خامی مواد کے ہین کسواسطے کہ پختگی خلط غلیظ کی
وہ ہی کہ رقیق زیادہ ہو اور پختگی خلط رقیق کی وہ ہی کہ غلیظ زیادہ ہو پس نشان پختگی کا قوام معتدل ہی نہ رنگ اور
اسی وجہ سے پیشاب پتلا اگرچہ زرد یا ناری ہو نشان خامی اور ضعیفی طبیعت کا ہی ہرگز نہین دیکھا گیا ہی کوئی شخص کہ جسکو
سرسام مین پیشاب پتلا اور زرد آتا ہو اور بیمار نے خلاصی پائی ہو اور نیز محمد زکریا کہتا ہی کہ تیز بیماریون مین جس کسی کو
پیشاب اشقر ناری اور پتلا آوے اوسکی فصد کھولنا چاہیے اسلیے کہ اس حال مین صفرا تیز ہے اور تپ گرم ہے
پس بیمار کو اوسوقت فصد کی حاجت ہوگی کہ پیشاب سرخ اور گاڑھا ہوگا اور معلوم کرین کہ آدمی تندرست کا پتلا
پیشاب تین حال سے خبر دیتا ہے ایک کم کھانے اور پینے کھانا اور پانی کے سے دوسرے ہضم اور ریاضت سے

تیسرے غصہ سوا اوربیمار سے خبر دیتا ہے پتلا پیشاب اس امر کی کہ جسم مین حرارت بہت ہی جیسے پتو مین ہوتا ہی اور جسوقت
رقیق پیشاب مین اجزای پراگندہ دریافت کرین زرد اور سرخ تو معلوم کرین کہ وہ نشان حرارت قوی کا ہے کہ سنج سے
پیدا ہوئی ہے اور اگر پیشاب مین ثفل مانند گیہون کی بھوسی کے ہو اور مثانہ اوس حال مین سالم ہو وے تو وہ نشان بلغم
سوختہ کا ہے محمد ذکریا کتاب حاوی مین لکھتا ہی کہ ممکن نہین ہے کہ پیشاب سرخ پتلا ہووے اسلیے کہ سرخی قارورہ کی
خون کی وجہ سے ہوتی ہے اور جب تک قوت ہاضمہ قوی نہو خون پیدا نہین ہوسکتا پس جسوقت قوت ہاضمہ قوی
ہوتی ہے اور کام اپنا تمام کرتی ہے تو قارورہ گاڑہا ہوتا ہے جس طرح بیان ہو چکا ہے کہ پختگی خلط رقیق کی وجہ ہے
کہ غلیظ زیادہ ہو اور ممکن نہین ہی کہ پیشاب سیاہ پتلا ہووے اسلیے کہ سیاہی پیشاب کی یا ملنے سے اجزای سودا کے
ہوتی ہے ساتھ پیشاب کے یا باطل ہونے حرارت سے یا افراط حرارت سے سیاہی ہوتی ہے کہ خلطونکو سوختہ کرتی ہی
پس یہ تینون سبب گاڑہے ہونے پیشاب کے ہین اور اگر درد سر پہلو کے مرض مین پیشاب پتلا پانی کی طرح آوے
نشان اس بات کا ہی کہ جسم مین طوبت بہت ہے اور جسوقت پیشاب پتلا حاجت کیوقت نہ آوے نشان درد سر
اور درد چشم اور ضیق النفس اور درد شانہ کا ہے اور اگر پیشاب [illegible] پتلا ہو جائے تو وہ نشان درازی مرض کا ہے
اور اگر پیشاب کبھی صاف آتا ہو اور کبھی گدلا لازم ہووے تو سمجھنا چاہیے کہ بیماری نہایت دراز اور بہت خطرناک
ہوگی اسلیے کہ وہ نشان اس بات کا ہی کہ خلطین بعضے پختہ ہین اور بعضی خام ہین اور طبیعت مجاہدہ مین ہے اور طبیعت
پر غالب نہین ہی اور اگر بیماری مین بحران سے پیشاب پتلا آنا شروع ہو تو وہ نشان پھر لوٹنے بیماری کا ہی اور اگر
پختگی کے آثار ظاہر ہوئے کہ پیشاب پتلا ہو وے اور ایک مدت تک اوسی حال پر رہے اور مرض مین کوئی علامت
بہتری کی پائی جاوے نشان اس بات کا ہوگا کہ بیماری الٹ جاوے گی نہین ہی اور جو پیشاب پتلا سیاہی مائل ہی
دلیل طول مرض کی ہے اس سبب سے کہ رقت نشان خامی کی ہے اور سیاہی علامت بدحالی کی اور جو تپون
مین اور تپ بیمار کو پیشاب پتلا سیاہ معلوم ہووے اور قطرہ قطرہ اور جلد جلد آوے اور ہمراہ اوسکے درد سر اور درد
گردن بھی ہو وہ نشان اختلاط عقل کا ہے اسلیے کہ رقت پیشاب کی ساتھ درد سر کے نشان اس امر کا ہے کہ
مواد دماغ کے اوپر چڑہتا ہے لیکن خطر کمتر ہے اسلیے کہ تقطیر سے مواد خارج ہوتا ہی اور حال عورتون کا ایسی حالت
مین بہتر ہوگا اسلیے کہ اونکو عادت رقت کی ہے کہ مواد اونکی بیماریون کا پیشاب اور حیض کے ذریعہ سے نکلتا رہتا ہی
اور محمد ذکریا کتاب حاوی مین لکھتا ہی کہ ممکن نہین ہی پیشاب سیاہ اور سرخ پتلا ہووے اور بالفرض اگر پتلا بھی کسی
جگہ ملاحظہ کرین تو اوسمین تامل کرنا ضرور ہی کہ اوس رنگ کا موجب سوای بیماری کے کوئی اور سبب بھی ہے
مانند مہندی لگانے اور کھانے زعفران یا آفتاب یا الماس کے اور اگر پتلا پیشاب بے رنگ اور زیادہ ہووے درحقیقت
ضرور مقدار زیادہ ہو اوس پانی سے جو آدمی نوش کرے اور یا کسی عضو مین کچھ الم ہو یا اور وقت حاجت کا آوے

اور پیشاب پتلا جو بے رنگ گو بعد نہیں ہو لیکن دلیل درازی مرض کی ہے اور پیشاب پتلا مانند پانی کے کہ ساتھ اوسکے
کمر گاہ میں درد بھی ہو اور پنڈلیوں پر ضعف ہو نشان ورم سخت گردہ کا ہے اور اگر پیشاب اول بیماری سے سولہوین
دن تک پتلا آتا رہے نشان درازی مرض کا ہے اور جسوقت پیشاب سترہوین دن گاڑھا ہو جاوے تو دلیل بیسوین دن
بحران کی ہے اور جسوقت آدمی گرانی جسم میں معلوم کرے اور طعام اور شراب کیجانب رغبت اور بھوک نہووے
اور پیشاب پتلا بکثرت آوے وہ دلیل بہتری کی ہے اسلیے کہ گرانی اور ٹوٹنا ہاتھ پاؤن کا اور کم ہونا بھوک کا نشان
امتلا کا ہے اور کثرت پیشاب کی اگرچہ پتلا ہو نشان پاک ہونے بدن کا ہے اور ممکن نہیں ہے کہ رقیق پیشاب میں کوئی چیز
غلیظ اور پختہ ہو اس سببسے بول رقیق میں گاڑھے کی امید نہ کرنی چاہیے اور اسباب بول غلیظ یعنی سبب گاڑھے پیشاب کے
وسی میں ایک پختہ ہونا مواد کا دوسرا حرارت اور قوت اوس کی کہ مواد غلیظ میں اثر کرے اور اوسکو پکا دے تیسرا بحران
اور دفع ہونا اور پاک ہونا بدن کا چوتھا پختہ ہونا کسی ورم یا کسی زخم کا کہ جو آلات بول میں ہو پانچوان سبب
ضعیفی قوت اور باطل ہونا حرارت کا چھٹا کوشش کرنا طبیعت کا ساتھ مواد کی اور اضطراب کہ جسم میں ظاہر ہو سبب
اوسکے ساتوان سبب گاڑھے پیشاب کا گلنا اور پگھلنا بدن کا ہے آٹھوان سبب بہت کھانا غذا کا اور ریاضت
کم کرنا [illegible] نواں [illegible] پیدا ہونا بہتری کا گردہ اور مثانہ میں [illegible] پیشاب گاڑھے کا ہے سبب اوسکا پختہ ہونا
مواد کا ہے وہ نشان توانائی قوت اور دفع مواد کا ہے اور [illegible] ایک بار [illegible] یا معتدل آوے اور زمانہ میں
معتدل ہوا اور بیمار [illegible] راحت پاوے اور جو مقدار قلیل پیشاب گاڑھا آوے دلیل ضعف قوت اور بسیاری
خلط کی ہے اور [illegible] ہو کہ پہلے رقیق ہو پھر گاڑھا آوے لیکن اول [illegible] گاڑھا آوے گا وسکے ساتھ وہ [illegible]
نہیں ہے اسلیے کہ قوام اوسکا تیرگی سے ہے نہ قوام راستی سے اور مقدار میں بہت نہیں ہے اور یہ تیرگی دلیل بسیاری
مواد کی ہے اور نشان اس امر کا بھی کہ مواد طرف نضج میں ہے لاکن ہنوز تمامی نضج کو نہیں پہونچا ہے اور مثال تیرگی
بول یعنی مثال گدلا ہونے پیشاب کی مانند تیرگی شیرہ انگور کے ہے کہ جوش کیوقت ظاہر ہوتی ہے اسلیے کہ جوش دینا
طریق پکنے اور کمال کو پہونچنے کا ہے کیا نہیں دیکھتے ہیں کہ جسوقت تمام و کمال پختہ ہو جاتا ہے تو جوش سے ٹھہر جاتا ہے
اور تیرگی پانی سے جدا ہوتی ہے اور ریا دو [illegible] دفع ہو جاتی ہے اور پانی میں معتدل قوام پایا جاتا ہے
پس پیشاب گاڑھا اسوجہ سے کہ مواد طرف نضج [illegible] اسوجہ سے کہ نضج تمام ہے دلیل بدی کی ہے اور
اعتماد حال بیمار پر ہوتا ہے اگر پیشاب گاڑھا ہو اوسکے ساتھ حال بیمار کا بہتر ہو تو سبب گاڑھے بول کا آغاز نضج ہے یعنی
کہ مواد کا پکنا شروع ہوا ہے اور جو کہ بہتری حال بیمار کے نپائی جاوے تو سبب گاڑھے ہونے پیشاب کا بہت ہونا مواد
[illegible] قوت کا ہے اور دلیل اس بات کی کہ نضج دیر میں ہوگا یا نہوگا اور جو باعث بول غلیظ کا حرارت عظیم ہوگی کہ
مواد میں اثر کرے تو وہ پیشاب ایسا ہوگا جس طرح بقراط کہتا ہے کہ کان بولہ خاثرا مثل بول الحمیر فہو صداع وشیک

یعنی جس کسی کا پیشاب کہ گاڑھا اور گدلا ہووے مانند گدہے کی موت کی وہ نشان اس بات کا ہے کہ اوس آدمی کو
درد سر ہے یا قریب ہے کہ ہوگا اور جالینوس کہتا ہے کہ جسوقت حرارت عظیم مواد غلیظ مین اثر کرے تو ریحین اور بخار
بہت پیدا ہونگے اور دماغ پر چڑھین گے اور درد سر پیدا کرین گے اور پیشاب گدلا کہ بعد ایک ساعت کے
صاف ہو جاتا ہوگا وہ نشان حرارت عظیم اور غریب کا ہے کہ مواد غلیظ کو جوش دیتی ہے اور نشان ابتدای
مواد کا ہے اور عاجزی طبیعت کا پکانے اوسکی سے اور اگر سبب پیشاب کے گاڑھا ہونے کا بحران ہووے پس اگر
وقت بحران مین پیشاب گدلا ہو نشان اس بات کا ہے کہ بحران ناقص ہوگا اس لیے کہ وہ دلیل اس بات کی ہے
کہ اضطراب ہے اور طبیعت مجاہدہ مین ہے کہ مواد کو اچھی طرح نہین پکا سکتی ہے اور اگر قارورہ ابتدای بحران مین
گدلا ہوا اور پہلے بحران سے صافی ہو جاتی نشان گاڑھا اور پختہ ہونے مواد کا ہے کہ جو مواد پتلا اور صاف ہے
نکلتا ہے اور گاڑھا جسم مین رہتا ہے اور جسوقت پتون لازمہ مین کہ خون کے غلبہ سے ہون پیشاب گاڑھا آوے بعد
رقیق پیشاب کے تو وہ نشان اس امر کا ہے کہ وقت بحران مین پسینہ بہت آویگا اور جو محرقہ پتون مین اس صفت کا
پیشاب آوے تو معلوم ہوگا کہ دل مین یا حوالی جگر مین کچھ الم ہے اور جسوقت بعد اختلاط عقل کے پیشاب گدلا اور
گاڑھا اور ناخوش بو آوے اختلاط عقل اوس سے دور ہوگا اور جسوقت پتون لازمہ مین پیشاب بیسوین دن
گاڑھا اور صحیح آوے نشان اس بات کا ہے کہ بحران نہوگا اور اگر ہوگا تو بعد چالیس دن کے ہوگا اور اگر ایام بحران
مین سوداوی بیماریون مین مانند درد طحال اور پتون مختلط کے پیشاب گدلا آوے اور اجزا خلطون کے پانی مین
شامل ہووین تو وہ دلیل اس امر کی ہے کہ طبیعت نے اوسکو بخوبی دفع کیا ہے اور پیشاب گاڑھا علت فالج مین بحران
فالج کا ہے کہ جسم اوس سے پاک ہوگا اور فالج دور ہو جائیگا اور فرق درمیان خلط خام اور ریم کے یہ ہے کہ ریم
گندہ ہوتی ہے اور خلط خام گندہ نہین ہوتی اور جو کہ سبب غلیظ ہونے پیشاب کا ورم اور سدہ دبیلہ یا کسی زخم کا ہووے
تو حالات گذشتہ اور اجزای غریب سے کہ ہمراہ پیشاب کے آتی ہین اور بوی بول سے معلوم کرنا چاہیے کہ ورم یا زخم کونسے
عضو مین ہے اور گذشتہ حالات ایسی ہین کہ اوس سے پہلے نشانیان ورم یا نشانیان زخم کی ہون گی مانند تپ و
درد اور گرانی اور مانند اوسکی پس اگر پیشاب مانند غسالہ گوشت کے آوے پھر گدلا ہو جاوے تو معلوم کرین کہ ورم
یا قرحہ جانب پشت جگر مین ہے اور جو کہ وہ غسالہ گوشت کی مانند آوے معلوم کرین کہ ورم جانب شکم جگر مین ہے
اور اگر پہلے تنگی سانس کی یا کہانسی یا درد سینہ ہوا اور درد چھبنے والا ہو پھر پیشاب گدلا آوے معلوم ہوگا کہ علت
ذات الجنب کی ہے اور قرحہ دبیلہ سے اور پھوٹا ہے اور جو گاد اور ریم نشان پختگی کا دبیلہ سالم ہے اور جسوقت
کہ پیشاب ساتھ غلیظی اور تیرگی کے مائل بسیاہی ہو اور بائین پہلو مین درد ہو اگر ناف کے نیچے ہو تو ورم معدہ
مین ہوگا اور اگر جگر مین ہوگا اور اگر درد کمرگاہ اور تہیگاہ مین ہو تو معلوم کرین کہ ورم گردہ مین ہے اور اگر سبب

گاڑہی ہونی پیشاب کا ضعیفی قوت اور باطل ہونی حرارت کا ہو تو اگرچہ حرارت تپ کی ساکن ہوگی حال بیمار کا ابتر ہوگا
اور مقدار بول کی کم ہوگی اور رنگ اوسکی ناہموار ہوگی اور جو کہ سبب گاڑہا ہونی پیشاب کا اضطراب اور مجاہدہ طبیعت
ہو تپ گرم ہوگی اور مقدار بول زیادہ ہوگی اور اگر سبب اوسکا گہلنا جسم کا ہووے گا تو رنگ اوس عضو کے ہوگی
جو عضو گہلتا ہی اور اکثر اوقات جو تیز بیماریون مین بدن بیمار کا گہلتا ہی تو علامت اوسکی یہ ہی کہ پیشاب بعد ایک ساعت
کی افسردہ ہو جائیگا اور گاڑہا ہوگا اور اگر سبب گاڑہا ہونی پیشاب کا بسیاری غذا اور ریاضت نکرنا ہووے تو پیشاب
مثل ریم کے آویگا یا مانند زرداب کی اور یہ نیک ہی اسلیے کہ فضلہ خام خارج ہوتا ہے اور بدن پاک ہوتا ہے
اور اگر سبب گاڑہا ہونی پیشاب کا گہلنا سُدّہ کا ہی بعد اوسکے راحت اور سبکی ظاہر ہوگی اور اکثر ایسا ہوتا ہی
کہ گاد اوسکی مشابہ ریم کے ہوتی ہی اور اگر سبب گاڑہا ہونی پیشاب کا پیدا ہونا پتھری اور ریگ کا ہو تو گاد بہت
ہوگی اور پیڑو اور گرد پیڑو کے گرانی معلوم ہوگی اور اگر گرانی جلد اور پیڑو گاہ مین ہو اور درد ران اور پنڈلیون پر
اور ترا وی تو معلوم کرنا چاہی کہ گردہ مین ریگ اور پتھری ہی اور اگر قضیب کی جڑ کہنچاوے اور درد کری اور پیڑو مین گرانی ہو تو معلوم کرنا چاہیے
کہ مثانہ مین ریگ اور پتھری ہی اور واضح ہو کہ بول تیرہ یعنی گدلا پیشاب تین چال سے باہر نہین تیرہ باہر نکلے اور جلد صاف ہو جاوے یا تیرہ باہر
نکلے اور بدستور اوسی طرح رہی یا صاف باہر نکلے اور پہر تیرہ ہو جاوے پس ان تینون مین بہتر وہ قسم ہی کہ تیرہ باہر نکلے اور جلد صاف ہو جاوے
اور بدتر وہ قسم ہی کہ صاف باہر نکلے اور پہر تیرہ ہو جاوی اور ایسا پیشاب کہ تیرہ نکلے اور تیرہ ہی بدستور قائم رہے وہ درمیان مین
اوسکے اور اسکے ہی کیونکہ وہ پیشاب جو تیرہ باہر نکلے اور جلد صافی ہو جاوے تو وہ دلیل اس امر کی ہے کہ ہنوز کچھ
اضطراب ہی لیکن امیدوار ہے کہ جلد زائل ہووے اور پیشاب کہ اوسی طرح تیرہ رہے نشان بدی حال اور اضطراب
بیمار کا ہی اور جو پیشاب کہ صافی باہر نکلے اور پہر تیرہ ہو جاوی تو وہ نشان اس بات کا ہی کہ ہنوز علت نے حرکت
تمام نہین کی ہے اور اضطراب ہنوز قوی تر ہے اور دلیل اس امر کی کہ علت آگی کو حرکت زیادہ کریگی اور بیماری
دراز ہوگی اور نیز ایسا قارورہ گواہی دیتا ہی کہ صاحب بول دیوانہ ہوگا اور دیوانگی کی حالت مین بدیر رہیگا
اور پیشاب پتلا اور روشن جو پانی کے مانند باہر نکلے اور تیرہ نہووے اس طرح کا پیشاب اون تینون قسمون سی
بدتر ہی اسواسطے کہ جو کچھ تیرہ باہر نکلتا ہی طریق نضج مین ہی اور جو کچھ روشن باہر آتا ہی اور تیرہ ہوتا ہی نزدیک ہی کہ نضج
پاویگا اور جو کچھ روشن باہر نکلتا ہے اور گاد نہین ہوتی ہی اور تیرہ کبھی نہین ہوتا طریق نضج سی نہایت دور ہے
اور وہ نشان ضعیفی اور بیاخری طبیعت کا تصور کرنا چاہیے اور پیشاب گاڑہا اور سفید نشان بسیاری رطوبت کا
ہی اور پیشاب گاڑہا اور سرخ نشان غلبہ خون اور تپون لازمہ کا ہے اور پیشاب کالا دو حال سی خبر دیتا ہے
ایک یہ کہ اخلاط سوختہ ہو گئی ہین دوسرا یہ کہ بدن مواد سوداوی سے پاک ہوتا ہی جیسا کہ آخر تپون چوتہیا
اور آخر سوداوی بیماریون مین ہوتا ہے اور پیشاب گاڑہا اور مقدار مین قلیل تپون محرقہ مین بد ہوتا ہے

ج ۲

خصوصاً اگر طبع نرم ہو اور پیشاب گاڑھا اور سرخ ساتھ درد معدہ اور خارش اعضا کے دلیل یرقان اور کثرت
صفرا کی ہے اور گدلا پیشاب مانند گدہے کے موت کی دلیل اس بات کی ہے کہ خلطین بدنمین تباہ ہو گئی
ہین اور پیشاب گاڑھا اور سرخ ہیون لازمہ مین دلیل خامی کی ہے اور اگر درد گردہ مین پیشاب گدلا اور
سرخ ہو دلیل خامی اور دلیل اس بات کی ہے کہ علت زیادہ ہو گی اور جسوقت چوتھیا تپ مین کہ عربی
مین ربع کہتے ہین پیشاب گاڑھا ہووے اور گاد اور ثفل پراگندہ ہو نشان بہتری کا ہے اسلیے کہ غلیظی اور
ثفل دفع طبیعت سے ہے اور پراگندگی ثفل اسوجہ سے ہے کہ مواد بعض پختہ ہو گیا ہے اور بعض ہنوز خام پختہ
نہین ہوا ہے مگر متوجہ تمام پختگی پر ہے اور اگر پیشاب گاڑھا اور سرخ ہووے اور اوسی طرح قائم رہے دلیل ورم جگر
کی ہے اور جو تیز بیمار ہو نہین پیشاب گدلا اور گندہ ہو اور ضعف پیدا کرے دلیل سقوط قوت کی ہے اور
خطرناک ہے اور جسوقت پیشاب تندرست کا گاڑھا ہو اور باوجود اوسکے ٹوٹنا ہاتھ پاؤنکا اور درد سر
مقدمہ تپ کا ہے اور اکثر اوقات تپ پیدا ہوتی ہے اور بدن پاک ہوتا ہے باب ۱۶ سولھوان پانچوے

گھنتا اور دوسری کتاب سے احوال بدن انسان کی شناخت مین سے
زیادتی اور کمی پیشاب سے

اسباب بسیاری بول کے دو ہین ایک گھلنا بدن کا دوسرا استفراغ
فضول زائدہ اور بدخلطون کا بدن سے اور فرق دونون کے درمیان مین یہ ہے کہ جو زیادتی پیشاب کی بدن کے
گھلنے کی سبب سے ہو قوت کو ضعیف کرتا ہے اور جو استفراغ بدخلطونکا سبب اوسکا ہو ہر روز قوت زیادہ ہو گی اور
جسوقت کثرت پیشاب کی ساتھ پسینہ بھی بہت آوے اور تپ ساکن نہووے بد ہے اور سخت خطرناک اسلیے کہ وہ نشان
گھلنے رطوبتون کا ہے اور اگر کثرت پیشاب مین پیاس نہووے دلیل زیادتی بلغم کی ہے اور جو قولنجی آدمی کا پیشاب
بکثرت جاری ہو اور گاڑھا اور بآسانی خارج ہو قولنج سے بیخوف رہیگا اور اگر پیشاب مردم تنعم اور کم رنج کا کثرت سے
نکلے اور رنگین ہو بلکہ سپید نہووے وہ سودمند ہے خصوصاً پیشاب صاحب طحال اور صاحب نقرس دموی کا خاصکر
اوسین گاد بہت اور لزج ہو اور جس کسی کا پیشاب کہ مقدار مین قلیل اور سفید ہو بد ہے اور بول بدرنگ جسقدر زیادہ
آوے بہتر ہے اور اگر تیز تپ مین گاہے پیشاب زیادہ آوے اور کبھی کم دلیل کثرت سودا اور غلیظی اور خامی کی ہے اور نشان
مجاہدہ طبیعت اور درازی مرض کا اور قطرہ قطرہ آنا پیشاب کا تپ بیمار ہو نہین خصوصاً بلا درخواست باہر اوے سخت
بد ہے کیونکہ وہ دلیل اس بات کی ہے کہ دماغ اور پٹھونمین کوئی آفت ہے اور نشان اختلاط عقل کا بھی ہے اور اگر تپ
ساکن اور سبب نشان سلامتی ہون دلیل جاری ہونے نکسیر کی ہے اور پیشاب تھوڑا دلیل ضعف قوت کی ہے
اور پیشاب قلیل اور سیاہ ساتھ درد سر اور گردن کے تپ مین دلیل سوختہ ہونے خلطون کی اور کمی رطوبت کی ہے
اور خوف اختلاط عقل کا ہے اور اگر پیشاب کم اوس پانی سے آوے جو پیا گیا ہے دلیل تحلیل بہت اور پیدا ہونا استسقا

کی ہی اور اگر تپون لازمہ مین پیشاب تہوڑا آوے اور کمرگاہ مین گرانی اور پنڈلیون مین ضعف معلوم ہوتا ہو دلیل ورم
سخت گردہ کی ہے اور پیشاب تہوڑا اور گاڑہا محرقہ تپون مین خصوصاً اگر طبع نرم ہو اور پیشاب تہوڑا اور پتلا تپون تیز
مین اختلاط عقل کی ہی اور پیشاب قلیل اور سرخ درازی مرض کی ہے اور پیشاب تہوڑا اور سرخ اور پتلا تپون تیز مین بدہے
خصوصاً اگر اوسمین زردگاد ہو وہی اسلیے کہ وہ دلیل خامی اور غلبہ صفرا کی ہے اور اگر یرقان مین پیشاب تہوڑا اور سرخ اور
پتلا آتا ہو وہی دلیل اس بات کی ہے کہ جگر مین قوی سُدہ پڑا ہوا ہے اور وہ خطرناک ہی کہ یرقان سے استسقا ہو جائیگا اور
پیشاب دستون والا اور پسینہ والا آدمی کا بہت تہوڑا ہوا کرتا ہے **باب ۱۷ سترہوان پانچوین گفتار اور**
دوسری کتاب سے احوال بدن انسان کی شناخت مین ہے پیشاب کی جہاگ سے

سبب جہاگ کی پیدایش کا غلبہ ریحون کا ہے جسم مین خصوصاً قدرے ریح بہی پیشاب کے ساتھ نکلے پس پیشاب مین
اصحاب تمدد اور اصحاب استسقای طبلی کے جہاگ اسی سبب سے ہوتی ہین اور اگر پیشاب زرد ہو یا سیاہ اور جہاگ
بہی ہمرنگ اوسکی ہون دلیل یرقان کی ہی اور بزرگی قبہاے کف کی دلیل لزجی خلط کی ہے اور بدیر ٹوٹنا کف کا بہی
دلیل لزجی خلطون کی ہے اور گردہ کی بیماری مین لزجی خلط بد ہی اور دلیل سردی کی ہے اور بہت جہاگ آنا
قارورہ مین دلیل بسیاری نفخ اور خامی خلط کی ہی اور اگر پیشاب کی جہاگ مانند دودہ کے جہاگون کے ہون اور سپیدی
بول مائل بزردی ہو دلیل اس بات کی ہے کہ بیماری پہیپہڑہ مین ہی اور اگر پیشاب کی جہاگ مانند کف دریا کے ہون
اور پیشاب سرخ ہو وہی دلیل غلبہ سودا اور دیوانگی کی ہے واللہ اعلم بالصواب **باب ۱۸ اٹھارہوان پانچوین**
گفتار اور دوسری کتاب سے پیشاب کی گاد کی شناخت مین ہے جسکو رسوب بول

کہتے ہین رسوب اصطلاح مین وہ ہے کہ جڑ مین شیشی کے بیٹھی ہوئی ہوتی ہے لیکن بعض طبیبون کی عادت ہے کہ جس طرح کا
تفل کہ پیشاب مین ہو اور پیشاب مین ملا ہوا اگرچہ جڑ مین شیشی کی بیٹھا ہو وہی اوسکو رسوب کہتے ہین اور بعضے
بہ دلیل تحقیق رسوب اوسکو کہتے ہین کہ جو جڑ مین شیشی کے ہو اور جو کچہہ سر بول پر ہو اوسکو غمامہ اور طافی بہی کہتے ہین
اور اگر نہایت رقیق اور لطیف ہو حباب کہتے ہین اور اگر بیچ مین ہو پیشاب کے اوسکو معلق کہتے ہین اور سبب
پیدایش گاد کی مانند پیدایش ریم کے ہی دو وجہ سے ایک اوسوجہ سے کہ رسوب ایک شی ہے درمیان طبعی اور غیر طبعی
کہ جسم انسان مین پیدا ہوتی ہین مثل دودہ اور منی کے اور درمیان چیزون نا طبعی کے مانند ریم اور زرداب
کیونکہ رسوب وہ شی ہے کہ طبیعت تصرف اوسمین کرتی ہے کہ اوسکو پکا دیوے اور خون بنا سکے لیکن تمامی
مگر نا طبعی محض نہین ہے اور دوسری وجہ اوسوجہ سے کہ خلطین جو رگون مین تباہ ہوتی ہین اور سڑ جاتی ہین تباہ ہونا اور سڑنا
مانند تباہ ہونے مواد زخمون اور ورمون کے ہے جس طرح سے کہ زخم مین یا ریم سپید اور ہموار گاڑہ نشان قوت
طبیعت اور پکنے مواد زخم کا ہے اسی طرح گاد سپید اور ہموار اوسکی نشان قوت طبیعت اور پکنے ماد بیماری کا ہے اور

جسطور سے درمیان ریم سفید اور ہموار اور ریم تباہ اور گندہ اور ناہموار کے درجات بہت ہین اسی طور سے گاد سفید اور
ہموار اور گاد تباہ اور گندہ اور ناہموار کے درجات ہین اور بدی اور نیکی ہر ایک کی باندازہ دوری اور نزدیکی اوسے
پختگی اور ہمواری کے ہے پس اسی وجہ سے رسوب نیک علامت اس بات کی ہے کہ مواد بیماری کا پختہ ہوگیا ہے اور بیماری
زمانہ انتہا کو پہونچی ہے کیا نہین دیکھتے ہین کہ جسدن زخم کا زمانہ انتہا کو پہونچتا ہے اوس روز درد نہایت ہوتا ہے اور
انتہا زخم کی اوس دن ہوتی ہے کہ جب پختہ ہو جاتے اور جسوقت پختہ ہوگیا اور سر او بہار درد ساکن ہو جاتا ہے
اسی طرح سخت زیادہ ایام بیماری سے وہ دن ہے کہ بیماری انتہا کو پہونچے اور جب انتہا کو پہونچے اگر قوت قوی ہو وے تو
نشانیان پختگی اور غالب ہونے طبیعت کی اوپر مرض کے پیشاب مین ظاہر ہوتی ہین وہ رسوب یعنی گاد ہے اسلیے کہ
رسوب ایک فضلہ ہے اگر حالت تندرستی مین ہوتا تو لائق تہا کہ طبیعت اوسکو ہضم اور کامل کر کے غذاے بدن کر دیتی
اور جالینوس کہتا ہے کہ رسوب وہ فضلہ ہے کہ پکانے طبیعت کے سے باقی رہگیا ہے اور طبیعت واسطے پکانے اوس فضلے کے
نہین پہونچتی ہے یا اسواسطے کہا کہ طبیعت بیمار کی ضعیف ہوتی ہے اور غذا کو خون نہین کر سکتی جیسا کہ چاہیے اور سوجہ
کہ طبیعت تندرست کی قوی ہوتی ہے اور طعام اوسکے بدن مین اچھی طرح پکتا ہے اور ہضم ہوتا ہے اور تمام و کمال
خون بنتا ہے لہذا اوسکے پیشاب مین رسوب یعنی گاد نہین ہوتی مگر پیشاب مین آدمی فربہ اور متنعم کے بسبب بسیاری
غذا اور کمی ریاضت کی تندرستی مین بھی گاد ہوتی ہے اور معلوم کرین کہ لازمہ اور تیز پتو نہین گاد کے اوپر اعتماد بہت
رکہنا چاہیے اور اوپر کسی علامت کی علامتون پختگی سے اعتماد نکرنا چاہیے اسلیے کہ جسوقت بیمار کے پیشاب مین
گاد نہ آوے وہ نشانی نہ پکنے مواد کی ہے اسی طرح جب تک ریم یعنی پیپ سفید اور ہموار زخم مین نہ پڑے پختہ نہوگا
اور جبکہ مواد بیماری کا پختہ نہووے تو حال اوسکا مانند مواد زخم کے ہوگا اور اگر پختہ نہووے تو رگو مین ٹھہریگا اور
تباہ ہو جائیگا اور حرارت تباہی رگون کی قوی ہوگی اور دل تک پہونچے گی اور جسطرح سے کہ بسبب پکنے اور سر
نہ اوبھارنے زخم کے مقام زخم کا تباہ اور مردہ ہو جاتا ہے اسی طرح بیماری مین بھی گاد نہ آنی پیشاب مین نشانی
موت قوت حیوانی کی ہے پس تیون لازمہ اور تیز پتو نہین سواے گاد کے اور چیز پر خوب اعتماد نہین ہو سکتا ہے
کیونکہ ممکن نہین ہے کہ مواد پختہ ہو اور رسوب نکرے جسطرح ممکن نہین ہے کہ زخم پک جاوے اور پیپ نہ پڑے لیکن پیشاب
مین لاغر آدمی اور صاحب ریاضت کی گاد کمتر ہوتی ہے خصوص رسوب راسب اسلیے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مواد
جسم لاغر کا پکجاتا ہے اور بیماری دور ہو جاتی ہے اور کچھ رسوب فضول باطلی پیشاب مین اوسکے ظاہر نہین ہوتی اور
اسی طرح اکثر اتفاق ایسا ہوتا ہے کہ اگرچہ رسوب قلیل ظاہر ہو لیکن راسب متصل نہین ہوتی بلکہ طافی یا معلق
رہتی ہین اور جاننا چاہیے کہ غرض طبیب کی تامل کرنے سے احوال رسوب مین شناخت سات چیزون کی ہے
اور نشانیان احوال مرض کی اون سات چیزون سے ڈھونڈہنی چاہیے ایک یہ کہ جرم رسوب مین نگاہ کرین

کمی اور بیشی پر اوسکی تیسری گاڑہی اور پتلی گاد پر چوتھی رنگ پر اوسکے پانچوین قرارگاہ پر اوسکے شیشی مین چھٹی وقت ظاہر ہونے گادکے ساتوین چکونگی اوسکی بانو کی پانی مین

باب ۱۹ انیسوان پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سے فرق مین ہے درمیان گاد اچھی اور بُری کے

رسوب نیک یعنی نیک گاد وہ کہ نشان پختگی کا دیوے اور وہ ایسی گاد ہے کہ شیشی کی جڑ مین بیٹھتی ہے اور رنگ اوسکا سفید اور قوام ہموار اور دبیز اور رقیق ہوتا ہے اور جسوقت اوسکو ہلاوین تو مثل مخروطی کے ہوپراگندہ ہو جاتے اور پھر وہ ہے کہ مخروطی ہو پیوستہ ہو اور ایسی گاد وقت نضج تیز بیماریون کے ہوتی ہے اور رسوب خام غلیظ ہوتی ہے اور اجزا اوسکے برہم معلوم ہوتے ہین اور جسوقت اوسکو ہلاوین تو جلد پراگندہ ور اجزا اوسکے آپس مین جدا ہو جائین اور مانند ایک دوسرے کے ہون اسلیے کہ قوام اوسکا ہموار نہین ہوتا ہے اور رسوب خام دلیل اس بات کی ہے کہ اضطراب اور بیماری قوت طبیعت سے زیادہ ہے اور معلوم کرین کہ ہمواری قوام رسوب کی دلیل قوی ہے اور یہ مسئلہ متفق علیہ ہے اسلیے کہ اکثر قارورہ دیکھے گئے ہین کہ گاد اونکی سرخ یا زرد تھی لیکن قوام اونکا ہموار تھا اور ان بیمارون نے آخر کو دنیا سے رحلت کی اور اکثر پیشاب سے معائنہ کیے گئے ہین کہ گاد اونکی سرخ یا زرد تھی لیکن قوام اونکا ہموار تھا اور ان بیمارون نے مرض سے نجات پائی پس معلوم ہوا کہ قوام نشان پختگی کے اور نشان نضج دیتا اور رسوب اکثر ہمرنگ بول ہوتی ہے اور جو کچھ ہمرنگ پیشاب کے سو سرخ بہتر ہے پھر زرد پھر نارنجی اور رسوب یعنی بُری گاد کا قوام اگر چہ ناہموار ہو اور اجزا اوسکے مختلف ہون بہتر ہے اور جو کہ قوام اوسکا ہموار زیادہ تر بدتر ہے اور پراگندگی بھی گاد کی نشان پچون اور نہ ہضم ہونے غذا کا ہے اور فرق درمیان رسوب نیک اور درمیان ریم کے یہ ہے کہ ریم گندہ ہوتی ہے اور گاد گندہ نہین ہوتی ہے اور فرق درمیان اوسکے اور رسوب خام مین یہ ہے کہ گاد سفید اور لطیف ہوتی ہے اور خلط خام غلیظ اور گران ہوتی ہے اور اجزا اوسکے برہم ہوتے ہین اور رسوب نا طبعی کی تیرہ قسمین ہین ایک خراطی ہے دوسری نخالی تیسری سویقی چوتھی کرسنی پانچوین لحمی چھٹی دسمی ساتوین بدی آٹھوین مخاطی نوین شعری دسوین رملی گیارہوین رمادی بارہوین دموی تیرہوین

بیسوان باب پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سے احوال ان انسان کی شناخت مین ہے رسوب ہا ے ناطبعی سے

سابق مذکور ہوچکا ہے کہ رسوب ناطبعی کی تیرہ قسمین ہین اسجگہہ تفصیل ہر ایک کی بیان کی جاتی ہے لیکن خراطی گاد مشابہ پارہ پوست کو ہوتی ہے اور وہ سرخ ہوتی ہے یا سفید اور دونون طرح کی گاد البتہ بول سے آتی ہے لیکن گاد سفید مثانہ سے آتی ہے اور سبب اوسکا یا جراحت مثانہ کی ہے یا قرحہ اور سرخ گاد گردہ سے آتی ہے اور بعضی اوس گاد مین بو تیز ہوتی ہے اور وہ دلالت کرتی ہے اوپر خراش اعضاء اصلی کے اور یہ بدترین انواع رسوب سے ہے

بہت بڑی ہوتی ہین اور نہ اوسکا سرخ یا سفید اکثر اوقات ریگ نکار نہین ہوتی بلکہ گردہ اور مثانہ اونسے پاک ہوتا ہے اور بعضے
طبیبون نے کہا ہو کہ ہمنے دیکھا ہے اکثر لوگون کو کہ پیشاب مین اونکے کرچہ چھلکون کے نکلتے تھے مانند اون نرم چھلکون کے
جو مرغ کے انڈے کے اندر ہوتے ہین اور اگر اونکو ہلاتے تو پیشاب مین حل ہو جاتے تھے اور رنگ پیشاب کا رنگ اونکے سے
سرخ ہو جاتا تھا اون آدمیون نے بفضلہ تعالی خلاصی پائی اور بالکلیہ صحیح و سالم ہو گئے اور نکالی گئی گاو کرجاکت یادہ ظاہری
ہوتی ہے لیکن ہوتی اور سفید زیادہ اور سخت ہے اور سبب اوسکا جرب مثانہ تصور کرین یا اور اکثر سبب اوسکا خراش
اعضای اصلی کا بھی ہے اور فرق دونون کے درمیان یہ ہے کہ جو کہ سبب اوسکا جرب مثانہ ہوگا رنگ دار ہوگی اور
جرب مین تخضب کی کھجلی ہوتی ہے اور اکثر اوقات پہلے پیپ آتی ہے اور جو کہ سبب اوسکا خراش اعضای اصلی کا ہو وہ گاڑھی
ہوگی اور قوت ضعیف اور حرارت غریزی قوی ہوگی اور جسقدر اجزا اوسکے موٹی زیادہ ہونگے دلیل ضعف قوت اور
بسیاری حرارت اور گھلنے اعضا کو قوی زیادہ ہوگی کہ رسوب تلچھٹی گاڑھی رنگ ترنجانی سے ہے اور سرخ ہوتی ہے یا جگر سے
آتی ہے یا گردہ سے لیکن وہ کہ جگر سے آتی ہے اکثر حالات مین سرخی اور کی مائل بسیاہی ہوتی ہے اور وہ اجزای سوختہ ہین
کہ جگر سے آتی ہین یا خون ہے کہ جگر مین سوختہ ہوگیا ہے اور اجزا اوسکے نازک ہوتی ہین کہ ملنے سے آسانی جدا ہو جاتی ہین
اور جو گردہ سے آتی ہے وہ مانند گوشت کے ٹکڑون کے ہوتی ہے اور آپس سے جدا نہین ہوتی اسلیے کہ اجزا اوسکی بہت
اتصال رکھتی ہین اور اکثر مائل بزردی بھی ہو جاتی ہین اور زیادہ ہر کسیاہی کیطرف میلان کرین اور سبب سیاہی کا
حرارت عظیم ہے اور سوبتی رنگ ترنجانی سے بڑی ہوتی ہے اور شکل اوسکی ریزہ ریزہ کی مختلف ہوتی ہے سبب اوسکا یا جلنا تازہ
خون کا ہے یا گھلنا گوشت کا لیکن وہ رسوب سوبتی جو سبب گھلنے گوشت کی ہو ریزہ اوسکی کچھ بڑے اور کچھ چھوٹے
ہونگے اسلیے کہ اجزا گوشت سے جو زیادہ نازک ہین اول گھلتی ہین اور قوت حرارت سے سوکھ جاتے ہین مانند سبوس کی اور سہرجو
اجزا کہ سخت ہین وہ گھلتی ہین اور رسوب سوبتی جو سفید یا دکن ہو کہ ایک قسم ہیلکونی کی ہے وہ دلیل خراش اور گھلنے
اعضای اصلی کی ہے اور چھوٹی چھوٹی ریزہ کہ عربی مین صفایح کہتی ہین یعنی سوبتی رسوب سے ہین اور صفایح جرب مثانہ
سے بھی ہوتے ہین اور فرق درمیان دونون کے یہ ہے کہ جو جرب مثانہ سے ہونگے گندہ ہونگے اور جو سرخ ہون یا مائل
بسیاہی وہ بسبب خون سوختہ کی ہونگے کہ طحال مین سوختہ ہوتا ہے پس اس بیان سے معلوم ہوا کہ انواع سوبتی
اور صفایحی سے کچھ گردہ اور مثانہ سے ہو سخت ہے اور جسوقت رسوب سوبتی مانند دانہ ارزن کے ہو سبب اوسکا
گھلنا گوشت کا ہے اور جو کہ پیشاب مین ڈوب جاتا ہے سبب اوسکا گھلنا ہڈی کا ہے اور رنگ اوسکا سفید ہوگا
یا اخیر محمد زکریا نے کہا ہے کہ مینے ہرگز ایسی رسوب نہین دیکھی اور میرے نزدیک یہ جو طبیبون نے کہا ہے غلط بیان کیا ہے
اسوجہ سے کہ گو ہر رگ اور ہڈی کا سخت زیادہ گوشت دل سے ہے اگر قوت حرارت کی اس حد کو پہنچے کہ رگ کو اور ہڈی کو
گھلا دیوے تو دل کا گوشت واسطے گھلنے کے اون دونون سے اولی تر ہے اور اگر حرارت اس حد کو پہنچے کہ دل کے

گوشت کو گھلا دیوے تو پہلے ہی گھلنے گوشت دل کے بیمار ہلاک ہو جاویگا جالینوس کہتا ہے کہ جو کوئی مریض کہ گاد اوسکے
پیشاب کی سوپھی ہووے اکثر ہلاک ہو جاویگا اور اگر بعض بیمار اس گاد کے سالم بھی رہیں گے تو بیماری اونکی طول کھینچیگی
اور کبھی رسوب اکثر گردہ سے آتی ہے گوشت راستی او ہیں ہوتا ہے اور جو گردہ سے نہ آوے گوشت راستی نہیں ہوتا
کیونکہ گوشت اعضا کا کم گھلتا ہے مگر وہ کہ لطیف ہے اور رسوب دسمی یعنی چربیہ نشان گھلنے چربی اور گھلنے گوشت فربہ
کا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ رنگ دسمی گاد کا مانند زرد آب کے ہوتا ہے اور جو گاد دسمی کہ بکثرت آوے اور پیشاب سے جلد
جدا ہووے تو وہ منسوب کرین کہ حوالی گردہ سے آتی ہے اور جو کم آوے اور پیشاب میں ملی ہوتی ہے وہ تصور کرین کہ کسی عضو بعید سے
آتی ہے اور رسوب مدی یعنی ریم ہوتی ہے اور ریم کو عربی میں مدہ کہتے ہیں نشان سرا دبیلے قرحہ کا ہے خصوصاً مجری
بول میں اور فرق درمیان ریم اور رطوبت خام کے معلوم ہے اسلیے کہ ریم گندہ ہوتی ہے اور بآسانی آپس سے
جدا ہوتی ہے اور پیوستہ ہو جاتی ہے اور اکثر اوقات ریم پیشاب میں شامل ہوتی ہے اور اوسکے سبب سے رنگ پیشاب کا سفید
مانند دودھ کے ہوتا ہے اور قوام اوسکا گاڑھا ہوتا ہے اور لیکن رسوب مخاطی گاڑھی اور سفید ہوتی ہے اور عربی میں
اوس گاڑھی رطوبت کو جو سر سے اوترتی ہے مخاط کہتے ہیں اور سبب رسوب مخاطی کا چار قسم ہے ایک کثرت اخلاط
خام کی یعنی دوسری رطوبت خام کہ مجری بول میں ہوتی ہے اور طبیعت اوسکو دفع کرتی ہے تیسری سردی مزاج کی
چوتھی بحران عرق النسا اور وجع مفاصل کا لیکن نشان بحران کا یہ ہے کہ بیمار بعد اوسکے اوس علت سے راحت
پاتا ہے اور رسوب شعری بعضی سفید ہوتی ہے اور بعضی سرخ مشابہ بال کے اور پیدایش اوسکی اوس رطوبت سے ہے
جو بالون کی شکل ہو گئی ہے اور حرارت نے اوسمین اثر کیا ہے اور خشک کر دیا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ تولد اوسکا
گردہ میں ہوتا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ اس طرح کی رسوب باریک اور تنگ مجاری میں پیدا ہوتی ہے اور اکثر ایسا
ہوتا ہے کہ درازی اوسکی آدھ گز تک ہوتی ہے جالینوس لکھتا ہے کہ اوس سے کچھ خوف نکرنا چاہیے اور رسوب
رملی بعضی سرخ ہوتی ہے اور بعضی سفید اور رمل کو فارسی میں ریگ کہتے ہیں اور ریگ پیشاب میں علامت
پتھری کی ہے گردہ اور مثانہ میں پس جو سرخ ہوتی ہے گردہ سے آتی ہے اور جو سفید ہوتی ہے مثانہ سے آتی ہے
اور رسوب رمادی یعنی گاد خاکستری دلالت کرتی ہے تین چیزون پر ایک بلغم ہے کہ مدت تک عضو میں رہے
اور سبب دیر رہنے کے رنگ اوسکا بدل جاوے اور اجزا اوسکے مانند خاکستر کے آپس سے جدا ہو جاوین دوسری
ریم ہے کہ حرارت اوسکو جلا کر راکھ کر دیوے اور مثل بلغم کے ریم بھی مدت تک عضو میں رہتی ہے تیسری وقوع
احتراق سے ریم میں اور دلالت کرتی ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ریم بدبو عضو میں نہ ہو لیکن بسبب احتراق کے خاکستر
ہو جاوے اور ایسی گاد درمیان سپیدی اور زردی کے ہوتی ہے اور رسوب دموی یعنی وہ گاد جو خون کے
ساتھ ہووے پس اگر خون پیشاب میں بیک شامل ہو نقصان ضعیفی جگر کا ہے اور جو بیک شامل نہو نشان زخم مجری

بول کا ہی اور اگر پیشاب جدا ہووی اور خون جدا تو نشان اس امر کا ہے کہ زخم مثانہ مین ہی اور کتاب معالجات مین
مقدمہ بول الدم مین شرح اور علاج اوسکا مفصل بیان کیا گیا ہی اور جسوقت صاحب طحال کو پیشاب مین
ٹکڑے خون بستہ کے معلوم ہووین تو یقین کرین کہ تلی اوس سے پاک ہوتی ہی اور جاننا چاہیے کہ مثانہ کی
بیماریون مین بہت خون نہین آتا ہے اسلیے کہ رگین مثانہ کی تنگ ہین اور باریک اور چھوٹی چھوٹی اور رسوب
خمیری خمیر کے ٹکڑون کے مشابہ ہی جو پانی مین بھگوئی ہون اور یہ گاد بزرگ غلیظ سپید رنگ کے اشراق
ہوتی ہے دلالت کرتی ہی ضعیفی معدہ اور کھانا نہ ہضم ہونے پر اکثر اوقات سبب ایسی گاد کا بہت
کھانا دودہ اور پنیر کا ہے واللہ اعلم و احکم

باب ۲۱ اکیسوان پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سے احوال بدن انسان کی شناخت مین ہے گاد کی زیادتی اور کمی سے

بہت آنا رسوب یعنی پیشاب کی گاد کا بعد نضج اور بعد رقیق ہونے پیشاب کے دلیل دور ہونے اختلاط فضل
اور جلد خلاصی پانی کی بیماری سے ہی لیکن رنگ رسوب کا اگر سپید ہوا امیدوار تر ہی اور اگر سرخ ہو بیماری
دراز ہوگی اور جو اور کسی رنگت کی ہو خطرناک ہی اور بہوریون کے پیشاب مین رنگ کم ہوتا ہی اور گاد بہت
اور کثرت رسوب کی پرانی بیماریون مین دلیل استفراغ مواد کی ہے اور جسوقت رسوب بہت زیادہ ہو
جاوے اس آدمی اور اوس بیماری کو لائق ہی وہ دلیل اس بات کی ہی کہ جسم مین فضول ہین اور مستفرغ
کی حاجت ہی

باب ۲۲ بائیسوان پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سے احوال بدن انسان کی شناخت مین ہے گاد کی رنگتون سے

غمامہ سیاہ اور تعلیق سیاہ
اور رسوب سیاہ تینون دلیل افراط حرکت کی ہین یا دلیل عاجز ہونے طبیعت اور افراط سردی کی اور
دلالت سیاہی رسوب کی بدی حال پر سخت قوی ہے مگر وہ کہ بحران بیماریون سوداوی سے ہو
اور فرق یہ ہی کہ اوس سے بیمار راحت پاتا ہی اور بہتر ہوتا ہی اور اگر گاد سیاہ ہوا اور پیشاب سیاہ نہو
بہتر ہے اوس سے کہ دونون سیاہ ہون اور رسوب سیاہ کہ بیچ مین معلق ہو بہتر ہے اوس سے کہ شیشی کے
تلے مین بیٹھی ہوتی ہو اور غمامہ سیاہ بہتر معلق سے ہی تجربہ کیا گیا ہی کہ نشان دینا سیاہی پیشاب کا بدی
حال بیمار پر زیادہ نشان دینی سیاہی گاد کی سے ہی اور نشان دینا اوس گاد کا جو تہ مین شیشی کے بیٹھی ہو
زیادہ نشان دینی سیاہی معلق سے ہی اور نشان دینا معلق کا زیادہ نشان دینی غمامہ سے ہے اور نیز وہ کہتا ہے
کہ غمامہ سیاہ بوڑہون کے پیشاب مین نشان ابتری حال کا ہی اسلیے کہ وہ نشان جمنے مواد کا ہی اور پرانی
اور گاد مقدمہ گاد سیاہ کا ہی اور جو ایسی گاد بیماریون مین ظاہر ہو سخت بد ہی اور رسوب آسمانگون
نشان سردی مزاج کا ہی اور رسوب سرخ نشان غلبہ خون کا اور نشان نہ ہضم ہونے غذا اور خامی مواد کا

اور اسی وجہ سے نشان درازی مرض کا ہی لیکن اکثر سالم ہی اور جسوقت سرخ گاد پیشاب سرخ اور گاڑہی مین ہو نشان بیماری گرم کا ہی اور رسوب زیتی علامت سل کی ہی اور رسوب زرد علامت کثرت صفرا اور غلبۂ حرارت اور بدی مرض کی ہی اور رسوب سفید نضج کے وقت مین ہو اور قوام اوسکا ہموار ہو نشان سلامتی کا ہی جیساکہ ستر ہوین اور اٹھارہوین باب مین بیان کیا گیا ہی **باب ۲۳ تئیسوان پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سی احوال بدن انسان کی شناخت مین ہی گاد کے قوام سے** گاد نیک جو قوام اوسکا ہموار اور معتدل اور چکنا ہو بہتر ہی اور گاد بُری جو ناہموار اور پراگندہ اور نامعتدل ہو بدتر ہے **باب ۲۴ چوبیسوان پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سی احوال بدن انسان کی شناخت مین ہی گاد کی قرار کی جگہہ سے شیشی مین** سابق مذکور ہو چکا ہی کہ قرارگاہ رسوب یا تلی مین شیشی کے ہی یا بیچمین شیشی کے یا اوپر پیشاب کی پس جاننا چاہیے کہ معلق سپید اور چکنی پختہ اور بہتر غمامہ سی ہے اور رسوب معلق بہتر وہ ہی کہ خمل اوسکے سرطرف شیشی کی جڑ کی رکہین اور خمل کو فارسی مین کبیسہ کہتے ہین اور اگر اوسکے خمل سر اوپر کیجانب رکہین وہ بد ہی اور نشان اوپر پکنے مواد اور میل درازی مرض کی ہے یا نشان اختلاط عقل کا اسلیے کہ جو اوسکے خمل سر اوپر کیطرف رکہین نشان حرارت اور چڑہنے مواد کا ہی اوپر دماغ کے اور رسوب سفید اور چکنی کہ شیشی کی تہ مین ہو پسندیدہ تر ہی اور رسوب خام اور بد برخلاف اوسکے ہی پس اسی قیاس پر غمامہ بد امیدوار اور کم خطر رسوب معلق سی ہے اور معلق کم خطر زیادہ راسب سے ہی اور اطبای متقدمین نے کہا ہے کہ سوداوی اور بلغمی بیماریونمین ہرچند رسوب پیشاب مین بیٹھی ہوئی ہو وہ بدتر ہے اور جو اوپر پیشاب کے ہو بہتر ہے اور صفراوی بیماریونمین برخلاف اوسکے ہے یعنی جو نیچے بیٹھی ہوئی ہو بہتر ہے اور جو اوپر پیشاب کی ہو بدتر ہے اسلیے کہ مواد بلغمی اور سوداوی بھاری ہوتا ہے اور نیچے اوترتا ہی پس جسوقت کہ طبیعت بیمار کی طبیعت مادہ مرض کو پہیر دیوے اور اوپر کو اوبہارے نشان قوت طبیعت کا ہی اور نشان اس بات کا ہی کہ طبیعت نے مواد کو پکا دیا ہی اور ہلکا کر دیا ہے اور مواد صفراوی سبک اور گرم اور آشفتہ ہوتا ہے اور میل اوپر کیطرف رکہتا ہی اور جسوقت میل اوسکا نیچے کی جانب کو نشان قوت طبیعت اور سکون علت اور نقصان حرارت کا ہے اس سبب سی نشان سلامتی کا اور جسوقت کہ رسوب مواد بلغمی اور سوداوی کی بسبب فزونی حرارت غریب یا بسبب ریحون کے اوپر کیطرف میلان کری تپ اور اور نشانیون سی خالی نہین ہی اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پیشاب گاڑہا ہو اور رسوب اگرچہ پختہ اور متمیز ہو بسبب گاڑہی ہونی پیشاب کے اوپر ٹہری ہے خصوصًا اگر تہوڑی ہو اور اسی قیاس پر اکثر ایسا ہوتا ہی کہ پیشاب پتلا ہو اور گاد اگرچہ خام ہو بسبب رقیق ہونی پیشاب کی شیشی کی تہ مین بیٹھے پس چاہیے طبیب کو کہ ان رموز سے خوب واقف ہووے اور جسوقت رسوب وسمی طافی ہو یا معلق یعنی اوپر پیشاب کے ہو یا بیچ مین اور مثل خانہ مکڑی کے ہو سخت بد ہی اور بہت ایسا ہوتا ہی کہ گاد مانند ابر کے ظاہر ہو اور طبیب اوس سے خوف کرے مگر کچھ

خوف نکرنا چاہیے کیونکہ وہ ابتدا نضج کی ہے اور بعد اوسکے معلق یعنی بیچ میں وہ گاد اوتریگی اور بہت میں شیشی کے
قرار پائیگی اور حال بیمار کا نیک اور سالم ہو جائیگا اور رسوب معلق ناہموار اور رسوب سرخ جو شیشی کی جڑ میں بیٹھی ہوتی ہو
دونوں نشانیاں اس بات کی ہین کہ مواد ہنوز خام ہے لیکن طریق نضج میں ہے اور جسوقت بعد بحران کے رسوب
غمامہ ہو خطر اس بات کا ہی کہ بیماری عود کریگی اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ رسوب معلق نشان اختلاط عقل کا ہے اور کتاب حاوی
مین مندرج ہی کہ جسوقت پیشاب مین کچھہ ثقل ملاحظہ کرین ایک طرف شیشی کے مجتمع تو معلوم کرین کہ وہ نشان باد اور ریح
ہے اور جسم کو اور اگر یہ ثقل شیشی کی جڑ مین ہو نیچے بیٹھا ہوا ہو ... مین ہوگی اور اسی قیاس پر اگر ثقل ... ہو یا اور ... گا اور
جو درمیان پیشاب کے ہو باد شکم مین ہوگی اور اگر یہ ثقل مائل بسیاہی ہو باد سوداوی ہوگی اور اگر اغبر ہو بلغمی ہوگی اور اگر سرخ ہو
خون اوسپر غالب ہوگا **باب ۲۵ پچیسوان پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سے احوال بدن انسانکی
شناخت مین ہر وقت ظاہر ہونیگا** دکھے جلد ظاہر ہونا گاد کا پیشاب مین اور سپیدی اور ہمواری نشان
درستی پکنے مواد کے ہے اور دیری علامت خامی اور ضعیفی طبیعت کی ہے جسوقت چوتھے روز غمامہ سرخ ظاہر ہو
بحران ساتوین دن ہوگا اور اگر بعد اوسکے ہو بحران چودھوین دن یا اکیسوین دن ہوگا اور چالیسوین روز اگر سبز گاد
آوے دلیل اس بات کی ہے کہ بحران نہوگا اور اگر چھٹے روز رسوب سپید اور ہموار ظاہر آوے دلیل اس امر کی ہے کہ
روز ہشتادم بحران ہوگا اور اگر غمامہ یا ثقل معلق پیشاب مین کسی مرض کے ظاہر ہو تو وہ دلیل اس بات کی ہے کہ
بحران ساتھ خروج کے ہوگا اور لیکن شناخت احوال بدن انسان کی چگونگی شامل ہو نہ رسوب کے پیشاب مین ...
ہوگی جیسے بول نیلی اور بول خون مین بیان کیا گیا ہی **باب ۲۶ چھبیسوان پانچوین گفتار اور دوسری
کتاب سے احوال بیمار کی شناخت مین ہے بوی پیشاب سے** اگلے طبیبون نے کہا ہے کہ اگر
بوی بول بیمار مانند بول تندرست کی نہین ہوسکتی اور اگر پیشاب بیمار کا کچھہ بو نرکھے دلیل سردی مزاج اور خامی مواد
کی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بو ندینا پیشاب کا تیز بیمار یو نہین دلیل باطل ہونے حرارت غریزی کی ہوتی ہے اور جسوقت
نشانیان پکنے مواد کی ظاہر ہون اور بو گندہ ہو تو وہ دلیل اس بات کی ہے کہ پیشاب کی گذرگاہ مین قرحہ
پڑگیا ہی یا جرب ہوگئی ہے اور ہمراہ اوسکے اور نشانیان قرحہ اور جرب کی ظاہر ہوتی ہین اور اگر وہ نشانیان نہون
تو دلیل اس امر کی ہے کہ مواد بیماریکا رگو نمین سڑ گیا ہے اور جسوقت پیشاب تندرست کا گندہ ہو خوف اس بات کا ہی
کہ وہ آدمی بیمار ہو جائیگا اور اگر بیمار نہو وے اور پیشاب بدستور گندہ رہے تو دلیل اس امر کی ہے کہ مواد بیماری کا اوس سے
علیحدہ ہوتا ہی اور گندہ بول تپون تیز مین بغیر قرحہ پڑنے یا جرب ہونے گذرگاہ مین بول کے ہو دلیل سختی علت
کی ہے اور بوی تیز دلیل سختی حرارت کی ہے اور اکثر تیز بیمار یو نمین ہوتی ہے اور جمیع حالات مین تیزی بول
کی دلیل گرمی مزاج کی ہے اور جو شے بدن کو گرم کرتی ہے بوی بول کو بھی تیز کرتی ہے اسی وجہ سے بوی رسوب

نیک تیز ہوتی ہی اور بوی تیز کو عربی مین حریف کہتی ہین اور تیزی پیشاب کی دلیل اس امر کی ہے کہ حرارت غریبہ خلطون سرد پر غالب ہوگئی ہے اور اون خلطون سرد کو سڑا دیا ہے اور تیز بیمار یو نہین تیزی پیشاب ہونا دلیل سمجہنی حرارت غریزی کی سے ہے اور نشان غالب ہونی حرارت غریبہ کا ہے اور جو نشانیان سوداکی اوسکی ہمراہ ہون دلیل غلبۂ سوداکی ہی اور بوی زہومت پیشاب مین آنا دلیل اس بات کی ہے کہ حرارت غریبہ نے رطوبت لزج مین اثر کیا ہی اور اوسکو تباہ کر دیا ہے جس طرح مچھلی مین جب گرمی اثر کرتی ہے تو بوی زہومت دیتی ہے اور اگر پیشاب بوی شیرینی دی اور یہ دلیل غلبۂ خون کی ہے اور تلخی بوسے بول کی دلیل گرمی اور خشکی اور غلبۂ صفراکی ہے اور اگر بوی پیشاب کی نہایت گندہ ہو دلیل صفراکی ہے اور اگر بیمار یون سرد اور تشنج مین بوی بول گندہ اور تیرہ ہو دلیل قوت حرارت اور بسیاری عفونت کی ہے اور جسوقت پیشاب مین بدبو بہت ہو اور سفید اور پتلا پیشاب ہو دلیل اختلاط عقل اور نشان مرگ کا ہے اور اگر تیز بو نہین بول گندہ ہوگیا ہو اور پہر ایکبارگی بو جاتی رہے اور حال بیمار کا بہتر نہو دلیل اس بات کی ہے کہ قوت عاجز ہوئی ہے اور طبیعت کام سے تہک گئی ہے

باب ۲۷ ستائیسوان پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سے پیشاب کے حال کی شناخت مین ہے ساتھ اطفال کے

یہہ مین معلوم کرین کہ بول اطفال یعنی بچون کا پیشاب سفید ہوتا ہی اور سفیدی اوسکی مثل سپیدی دودہ کے مائل ہوگی اور بول کودکان کہ زمانہ طفلی سے تجاوز کرین گاڑہا ہوتا ہی اور سابق مین مذکور ہوچکا ہے کہ بول کودک پر اعتماد نکرنا چاہیے کیونکہ طبیعت اوسکی ضعیف ہوتی ہے کہ رسوب کو پیشاب سے جدا نہین کرسکتی اور مزاج اوسکا تر اور پیشاب اوسکا تیرہ ہوتا ہی اور معدہ اور جسم مین کودک کے بہت ضعیف ہوتا ہی لہذا پیشاب اوسکا رنگین نہین ہوتا اور معلوم کرین کہ اگر پیشاب کو اوپر ایسا پایا ہو اور پراگندہ تو یقین کرین کہ وہ پیشاب کودک کا ہی اور پیشاب مردم کہل یعنی ادہیڑ آدمی کا مائل بسپیدی اور تیرہ ہوتا ہے اور اکثر اوقات بسبب بسیاری فضول کے پیشاب اوسکا گاڑہا ہوتا ہی اور پیشاب مردم پیر یعنے بہت بوڑہی آدمی کا نہایت سفید اور بہت پتلا ہوتا ہی بسبب سردی مزاج اور ضعیفی مثانہ کے اور بنا بر وجہ زیادتی فضول کے گاڑہا ہوتا ہی اور اکثر وقتو نمین سپیدی اوسکی سیاہی سے خالی نہین ہوتی اور جسوقت پیشاب بوڑہی کا نہایت گاڑہا ہو نشانی پیدا ہونے پتہری کی ہے

باب ۲۸ اٹھائیسوان پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سے شناخت مین ہے فرق درمیان پیشاب مردون اور عورتون کے

معلوم کرین کہ پیشاب تندرست عورتون کا البتہ گاڑہا زیادہ اور سپید زیادہ اور کم رونق زیادہ مردون تندرست کی پیشاب سے ہوتا ہے اسلیے کہ فضول عورتون کے بدنمین بہت ہوتی ہین اور ہضم ضعیف ہوتا ہی اور راستہ اونکا جسم مین سے فضول دفع ہوتی ہین کشادہ

ہوتا ہی اور خرچ ہونا فضول کا اونکے سفید بول سی بہت ہوتا ہے اسلیے کہ پیشاب عورتون کا اور اوسکا پیشاب
جسکا مزاج سرد ہو سپید زیادہ ہوگا اور یہ سپیدی بول کی بد نہین ہی اور فرق درمیان پیشاب مردون
اور پیشاب عورتون کے یہ ہی کہ پیشاب مرد کا جسوقت ہلاوین گدلا ہو جائیگا اور اکثر اوسکی کدورت
اوپر کیطرف میل کریگی بخلاف پیشاب عورتون کے کہ گدلا نہین ہوتا اسوجہ سی کہ پیشاب اونکا ثفل مین
شامل ہوتا ہے جدا نہین ہو سکتا اور اگر کچھ گدلا بھی ہو جاتا ہی تو کدورت اوسکی نیچے کیطرف میلان رکھتی ہی اور سر
عورتون کے پیشاب کی جھاگ گول ہوتی ہین اور جسوقت آدمی نے مجامعت کی ہو تو اوسکے پیشاب مین
ثفل ہوگا مانند رشتہ درہم شدہ کی اور پیشاب حاملہ عورت کا صاف ہوتا ہی اور ابر کی مانند اوپر اوسکے معلوم ہو اگر نہ
اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ پیشاب حاملہ عورت کا مانند آب نخود اور آب پاچہ کے ہو یعنی زردی اوسمین مائل بزرقت محسوس
ہوگی اور سر پر اوسکے ابر چھایا ہوگا اور جس طریق کا کہ ہو پیشاب حاملہ کے درمیان مین ثفل مانند روئی دھنی ہوئی کے
معلوم ہوگا اور اکثر ایسا ہوتا ہے پیشاب حاملہ مین مانند دانہ کی کوئی شے اوپر اوبھرتی ہے اور نیچے بیٹھتی ہی اور
معلوم کرین کہ شروع حمل مین زرقت شدید ظاہر ہوتی ہے پیشاب مین اور آخر حمل مین سرخی معلوم ہوتی ہی خصوصاً اگر بلا فی سے
گدلا ہو جاوے تو یقین کامل ہوگا کہ آخر حمل ہے اسلیے کہ شروع حمل مین پیشاب گدلا نہین ہوتا ہے اور بعضون نے
کہا ہے کہ سر بول پر حاملہ کے اگر غمامہ ہو اس طریق کا کہ تمام سر وی بول کو ڈھک لیا ہو تو یقین کرین کہ پسر پیدا ہوگا اور اگر
غمامہ ایک جانب ہو دختر متولد ہوگی اور اگر غمامہ چکنا ہو لیکن مانند دانہ دانہ کی ہو دلیل غلبہ ریحون کی ہوگی اور پیشاب حاملہ
عورت کا دو مہینے تک یا تین مہینے تک پتلا اور صاف ہوتا ہی بعد اوسکے پتلا تیرگی ہو جاتا ہی اور سر بول پر جھاگ قدرے
ہوتی ہین مانند چکنی چیز کے اور بعد گذرنے مدت چار مہینہ کی مائل بسرخی ہوتا ہے اور پانچ مہینے کے بعد تیرگی ظاہر ہوتی ہے
اور جسوقت تیرگی بہت معلوم ہو وی بچہ گر پڑیگا اور اگر تیرگی شیشی کی تہ مین بیٹھی ہوئی ہو اور تھوڑی ہو وی نشان سلامتی کا ہی
اور اگر تیرگی سر شیشی پر ہو علامت ریاح کی ہی اور بچہ اوسکی وجہ سی رنج مین ہوگا اور خوف اس بات کا ہی کہ ہلاک ہو جائیگا

باب[29] اونتیسوان پانچوین گفتار اور دوسری کتاب سی شمرہ بابہای گذشتہ مین ہی اگرچہ ابواب گذشتہ

مین سب طرح سی کیفیت اور احوال پیشاب کا مفصل مذکور ہی لیکن اس باب مین ایک فصل مہذب لکھی جاتی ہے جاننا چاہیے
کہ حمی یوم یعنی تپ یکروزہ مین حال پیشاب کا مشابہت احوال پیشاب تندرستون سے بعید نہین ہوتا مگر اوس حمی یوم
مین جو سبب اوسکا طعام گرم ہو اوسکے پیشاب تیرہ ہوگا اور اکثر حالات مین پیشاب صاحب تپ یوم کا زرد اور پتلا ہوتا ہے
اور ثفل جو اوپر ابر سا چھایا ہوتا ہے وہ مضطرب ہوتا ہی اور اگر تپ یکروزہ مین تیرگی شیشی کے بیچ مین جمع تو وہ علامت اس بات کی
سمجھنا چاہیے کہ حمی یوم تپ عفنی پیدا کریگی اور جو وہ تیرگی زرد رنگت کی ہو حمی یوم غب ہو جائیگی اور جو سرخ ہو تپ مطبقہ سے
بدل جائیگی یعنے تپ خونی لازم ہوگی اور جو سفید ہو تپ بلغمی ہوگی اور اگر سپیدی شیشی کی تہ مین ہو تپ چوتھیا سے بدلجائیگی

اور پیشاب صاحب تپ صفراوی کا زرد ہوتا ہے اور قوام درمیان شیشی کے اور ثفل میلان طرف شیشی کی تہ کے رکھتا ہے اور یہ نشان بہتر ہے اور جو پیشاب اس تپ کا گاڑہا اور نہایت زرد ہو اور قوام سر شیشی پر ہو بیماری طول کھینچیگی اور جسوقت پیشاب تپ مطبقہ کا سرخ اور گاڑہا اور گدلا ہو وہی بیماری جاتی رہیگی اور جو گدلا ہو اور بہت سرخ نہو بیماری دراز ہوگی اور جسوقت پیشاب تپ بلغمی کا گاڑہا اور گدلا ہو بیماری طول کھینچیگی اور جو زرد ہو بیماری جلد دور ہوگی اور اگر پیشاب صاحب تپ ربع یعنے چوتہیا تپ والے کا صافی ہوا ور رقت کی جانب مائل ہو بیماری طویل ہوگی اور جو میل سرخی کے جانب رکھے جلد بیماری دور ہوگی اور پیشاب دق والے کا صاف ہوتا ہے مگر اندک مائل بسرخی اور روی اول چرب ہوتا ہے اور پیشاب صاحب یرقان کا سرخ ہوتا ہے مائل بسیاہی اور جھاگ اوسکی ہمرنگ اوسکی ہوتی ہین اور پیشاب صاحب طحال کا سیاہ ہوتا ہے مگر گدلا بہت نہین ہوتا اور پیشاب صاحب درد جگر کا سرخ اور گاڑہا اور گدلا ہوتا ہے اور پیشاب درد سر والیکا سپید ہوتا ہے اندک مائل بزردی اور پیشاب صاحب استسقا کا برنگ شراب ہوتا ہے اور پیشاب کھانسی والی کا زرد اور پتلا اور صاف ہوتا ہے اور اکثر اوسمین گاد سفید ہوتی ہے اور پیشاب صاحب درد پشت اور درد مفاصل کا سفید اور گاڑہا ہوتا ہے اور شیشی کی تہ مین ثفل مانند روی سفید دہنی ہوئی کے ہوتا ہے گفتار چھٹی احوال بدن انسان کی شناخت مین ہے اجابت طبع سے اور اس گفتار کے گیارہ باب ہین باب پہلا چھٹی گفتار اور دوسری کتاب سے اس باتمین ہے کہ نشانیان احوال بدن کی اجابت طبع مین کتنی چیزون سے دریافت کرین نشانیان احوال بدن انسان کی اجابت طبع مین دس چیزون سے ڈہونڈہین پہلے زیادتی اور کمی سے دوسرے قوام سے تیسرے ہیئت سے چوتھے وقت اجابت طبع سے پانچوین رنگ سے چھٹے بو اوسکی سے ساتوین جھاگ سے اوسکی آٹھوین سبکی اور گرانی اوسکی سے نوین چربی اوسکی سے دسوین باہر آنے سے ساتھ باد کے یا بدون باد کے باب دوسرا چھٹی گفتار سے احوال بدن کی پہچان مین ہے کمی اور زیادتی اجابت طبع سے معلوم کرین کہ اجابت طبع کو عربی مین براز کہتے ہین اور ہندی مین گوہ کہتے ہین پس حال براز کا تین حال سے باہر نہین ہے یا کمتر طعام سے ہو یا زیادہ ہو یا برابر اگر اوس قدر ہو جیسا کہ چاہیے نشان قوت اشتہا ے غذا کا ہے اور دلیل سلامتی کی اور اگر کمتر ہو تو دلیل اس بات کی ہے کہ ثفل طعام قولون اور آنتون مین رہ گیا ہے اور نشان ضعیفی قوت دافعہ کا ہے اور جاننا چاہیے کہ ثفل طعام وہ فضلہ ہے کہ بدن کو اوس سے حاجت نہین ہے پس بلاشبہ رہنا اوسکا آنتون مین باعث ضرر کا ہوگا اور کمی براز کے تین سبب ہین ایک یہ کہ سُدّہ اوس نسہ مین پڑے جنمین سے صفرا آنتون کی طرف آتا ہے اور آنتون کو ثفل اور بلغم لزج سے دہوتا ہے اور صاف کرتا ہے اور اوس فضلہ کو مستقیم آنت کیطرف واسطے دفع کے اوتارتا ہے اور مقعد کے عضلون کو آگاہی دیتا ہے تاکہ انسان اوسکو

حاجت کرا دیتے پس جبکہ اوس راہ مین سُدّہ پڑگیا تو براز دفع نہو سکیگا اور قولنج پیدا کریگا دوسرا سبب کمی براز کا کیڑے
ہین کہ آنتو نمین پیدا ہوتے ہین اور اوس ثفل کو جو آنتو نمین آتا ہے لیجاتے ہین اور کہاتے ہین تیسرا سبب قوت جگر کی ہے
واسطے کہینچنے کیلوس کے طرف اپنے اور خون بنا دینے کے لیے اوسکے پس جسوقت اجابت طبع اور مقدار ثفل زیادہ اوس سے
ہو جسقدر کہ چاہیے تو معلوم ہوگا کہ قوت غاذیہ ضعیف ہے اور قوت دافعہ قوی ہے اور نشان اس بات کا ہوگا کہ فضلہ ہضم
آنتو نمین اوترتا ہے اور طبیعت اوسکو دفع کرتی ہے پس اگر ثفل مین رطوبت ہو دلیل اس بات کی ہے کہ معدہ مین بلغم
بہت ہے اور اگر زرد ہو نشان اس بات کا ہے کہ جگر گرم ہے اور صفرا غالب اور اگر ثفل سفید ہو نشان سردی جگر کا
اور اگر مانند گوشت کے پانی کے ہو دلیل اس امر کی ہے کہ جگر ضعیف ہے اور جو ثفل مین ٹکڑے خون سیاہ کے ہون
نشان اس بات کا ہے کہ رگو نمین سدہ ہے کہ خون اون رگو نمین کم گذرتا ہے اور اگر ثفل مین غلبہ سوداوی ہو دلیل
اس امر کی ہے کہ جسم مین اوسقدر سے زیادہ سودا پیدا ہوتا ہے جتنا کہ تلی مین سماوے کہ جاے قیام یا نشان ضعیفی طحال کا
ہے کہ سودا کو اپنی طرف نہین کہینچ سکتی اور اگر اوسمین لزج شے ہو جو مشابہ پیہ آنتون کے ہوتی ہے نشان اس بات کا ہے
کہ کوئی خلط تیز آنتون پر گذرتی ہے اور اوسکو لیجاتی ہے اور اوس رطوبت کو طبیب صمغ درد کہتے ہین خدا تعالےٰ نے
آنتون کے ساتھ اوس رطوبت کو قوی کیا ہے تاکہ جو کوئی خلط تیز کہ اوسپر گرے تو ہر دو کو ضرر نہ پہونچا سکے اور تیزی
اوسکی آنتون پر نہ پہونچے جس طرح سے آدمی گذر آب اور حوض کو ساتھ صمغ کے قوی کرتے ہین تاکہ تری اوسکی
اندر اثر نکرے اور معلوم کرین کہ غذاے لطیف جلد ہضم ہو جاتی ہے اور خون بنجاتی ہے اور ثفل اوسکا کم ہوتا ہے اور
غذاے غلیظ سے خون کم بنتا ہے پس بلاشبہہ ثفل اوسکا زیادہ ہوگا اور جو غذا کہ درمیان غلیظ اور لطیف کے ہو ثفل
اوسکا موافق اوسکے اندازہ کے ہوگا **باب تیرھوان گفتار دوسری کتاب سے احوال**
بدن انسان کی پہچاننے مین تری ثفل سے قوام ثفل کا چار حال سے باہر نہین ہے یا تو رقیق
یا خشک یا لزج یا معتدل لیکن وہ ثفل جو تر ہو نشان اس بات کا ہے کہ جو کچھ لطافت اور تری کیلوس کی ہے
جگر مین نہین جاتی ہے اور سبب اوسکے تین ہین ایک ضعیفی جگر اور ضعیفی گذرگاہون کی جنکو ماساریقا کہتے ہین اور عاجزی
اونکی چوسنے اور کہینچنے تری سے دوسرا سُدّہ ہے کہ اون گذرگاہون مین پڑتا ہے تیسرا سبب اوسکا نہ ہضم ہونا طعام کا
بسبب تین اسباب کے ایک یہ کہ کہانا زیادہ اوس مقدار سے کہایا جاے جسقدر کہ چاہیے اور طبیعت اوسکے ہضم سے
عاجز آوے دوسرا سبب یہ کہ کوئی خلط معدہ پر گرے کہ طعام ناگوار ہو اوسکو دفع کرے اگرچہ باندازہ ہو اور طبیعت ہضم اوسکے
عاجز آوے تیسرا سبب رطوبات ہین کہ دماغ سے اوترین اور ثفل مین شامل ہوجاوین اور یہ سبب رنگ ثفل سے معلوم
کرسکتے ہین یعنی اگر ثفل ہمرنگ طعام ہو دلیل ضعیفی جگر اور ضعیفی ماساریقا کی ہے اور اگر ثفل اور کوئی رنگت کا ہو تو
دلیل اس بات کی ہوگی کہ کوئی خلط اوس جنس سے کہ جیسا رنگ ثفل کا ہے شامل ثفل ہوگئی ہے جیسا کہ باب

پنجم میں بیان کیا جائیگا باب چوتھا چھٹی گفتار اور دوسری کتاب سے احوال بدن انسان کی
شناخت میں خشکی ثفل سے اسباب خشکی ثفل کے چھ ہیں ایک قوی حرکتیں ہیں کہ بسبب
اونکی رطوبتیں بہت تحلیل ہوویں اور اعضا حاجتمند ہوں گے کہ تری غذا کو جلد جذب کریں دوسرا سبب
کثرت جاری ہونی پیشاب کی ہے تیسرا سبب بہت پسینہ چوتھا سبب اوسکا حرارت قوی ہے کہ اعضا کے
غذا میں پیدا ہوتی ہوا ور رطوبت کو خشک کردیا ہو پانچواں سبب اوسکا خشک غذائیں نوش کرنا ہے
چھٹا سبب اوسکا ضعیفی قوت دافعہ اور بدیر رہنا ثفل کا آنتوں میں جیسا کہ دوسرے باب میں بیان کیا گیا ہے
اور اگر کبھی ثفل سے سخت اور خشک آئے اور بعض نرم اور تر سبب اوسکے دو ہیں ایک یہ کہ اول آنتوں میں
براز خشک پھر براز دوسرا اوسپر پہنچے اور قبل اسکے کہ یہ دوسرا براز بھی مائل بخشکی ہووے بسبب کثرت براز لازج کے
بعجیل دونوں براز باہر نکلیں دوسرے یہ کہ نیچے کی آنتوں میں خشک براز اٹکا ہوا ہووے پھر تر براز اوپر کی آنتوں سے
گرے اور تر اوس نیچے کے براز کو بھی ترکرکے پھیلا ویوے بغیر گرنے زائد براز کے آوے اور جسوقت قوام براز کا مختلف
ہو تو نشان اس بات کا دیگا کہ کھانا ناہموار ہضم ہوا ہے کیونکہ ہمواری قوام ثفل طبعی دلیل قوی ہونے
قوت ہاضمہ کی ہے لیکن ہمواری ثفل ناطبعی سخت بہی اسواسطے کہ وہ دلیل اس امر کی ہوگی کہ بدن کھانا ہی
اوسے کوئی جزو ثفل کا جذب کرکے ارشش سے خالی نہوگا اور معلوم کریں کہ بہتر وہ ثفل ہے کہ قوام اوسکا ہموار اور پیوستہ
ہو اور رنگین اور بآسانی آنتوں سے باہر نکلے اور بعض کو سوزش نہووے اور اندکے مائل بزردی بھی ہو اور سخت
ناخوشبو نہو اور ریح بھی نہو اور قراقر اور ریاح کے ساتھ نہو اور جھاگ بھی نرکھتا ہو اور عادت کے وقت آوے
اور بقدر معتدل باہر نکلے

باب پانچواں چھٹی گفتار اور دوسری کتاب احوال بدن کے شناخت میں بیچ رنگ ثفل سے

جسوقت کہ رنگ براز کا مائل بزردی ہو اور قوام
معتدل ہو اور سخت گندہ نہو وہ ثفل طبعی تصور کریں کیونکہ وہ علامت اس بات کی ہے کہ کھانا خوب ہضم
ہو گیا ہے اور اگر براز بہت زرد ہو نشان غلبہ صفرا کا ہے پس اگر زردی براز کی شروع بیماری میں ظاہر ہو تو
نشان اس بات کا ہے کہ بیماری صفراوی ہے اور جو آخر بیماری میں زردی براز کی ظاہر ہو دلیل
خارج ہونے صفرا کی ہے جسم سے اور جسوقت ثفل سبز یا مدہو یا رصاصی یا کوئی اور رنگ کہ لایا ہو اور کھانا
ہنوز کھایا نہووے کہ ثفل اوس سے رنگین ہو جاتا تو نشان اس بات کا ہوگا کہ اعضا کے اندر سردی ہے اور
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سبب برا نہرا ہونیکا او تیرا زنگاری خلط کا ہوتا ہے آنتوں پر اور سفیدی براز کی نشان
نہ ہضم ہونے طعام کا ہے اور کبھی سفیدی براز کی نشان سُدّہ کا ہوتی ہے کہ اوس سدہ سے یرقان پیدا
ہوتا ہے اور جسوقت ثفل ساتھ ریم کے ملا ہوا ہو علامت سر او بھارنے دبیلہ کی ہے اور اگر اول پیدا

آدمی پہر براز خارج ہو نشان اس بات کا ہوگا کہ بچے کی آنتون مین دُبیلہ ہی اور اگر پہلے آدمی کے پیپ دلیل اس امر کی ہوگی کہ
دُبیلا اوپر کی آنتو مین ہی اور ساتھ آیا پیپ کا براز مین دلیل دُبیلہ کی ہوگی بیچ مین آنتون کے اور بہت ایسا ہوتا ہی کہ جو براز
تندرست آدمی کا مانند صدید یعنی زرداب یا مانند ریم کے ہوتا ہی سبب اوسکا نزار یاضت کا ہی اور سیاہی براز کی مانند سیاہی
پیشاب کے بد ہی اور اول مین بدتر ہی کیونکہ وہ دلیل اس امر کی ہی کہ جگر مین بڑی آفت ہی اور وہ آفت یا حرارت عظیم ہی کہ خلطون کو جو اندر
جگر کے پیدا ہوئی ہین سوختہ کر دیا ہی یا خلط سوداوی ہی کہ جگر مین سڑی ہی جس طرح کہ آنا معدہ مین تباہ ہوتا ہی اسلیے کہ جگر ضعیف ہوا اور اوسکو دفع
نہین کر سکتا یا تلی ناطاقت ہی کہ اوسکو جگر سے اپنی طرف کو کھینچ نہین سکتی پس بالضرور سبب سیاہی براز کا ہوگی اور
رنگ اوس براز کا مانند رنگ خون سیاہ کی ہوگا کہ آنتون پر اوترتا ہی اور فرق درمیان ثفل سوداوی اور خون سیاہ
کی یہ ہی کہ خون ٹہٹرا ہوا ہوگا اور سر ثفل و سودا ٹہٹرا ہوا نہوگا اور رنگ اوسکا روشن زیادہ ہوگا اور مقعد کو سوزش ہوگا
اور ترشی پیدا کریگا اور زمین اوس سے جوش مین آویگی اور جسوقت ثفل سوداوی آخر بیماریون سوداوی کے ہو نشان
بہتری کا ہی اسلیے کہ مواد پختہ ہوگیا ہے اور طبیعت اوسکو دفع کرتی ہے اور اگر ثفل تمامی سوداوی صرف ہو سخت خطرناک
ہوگا اسوجہ سے کہ باہر آنا سوداوی اصلی کا نشان نہایت سوختگی اور فنا ہونے رطوبت اصلی کا ہی اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ سیاہی
براز کی بسبب اوس طعام کے ہوتی ہے جسکا رنگ سیاہ ہو **باب چھٹا چھٹی گفتار اور دوسری کتاب**
احوال بدن کی پہچان مین ہی ثفل منتفخ اور ثفل مجتمع سے ثفل منتفخ یعنی پہولا ہوا براز مانند
گوبر گائے کے ہوتا ہی وہ نشان غلبہ ریحون کا ہی اور ثفل مجتمع یعنی بندہا ہوا براز کہ پانی کے اوپر ترتا ہے وہ بھی علامت
ریاح کی ہے اور ثفل صاحب قولنج ریحی کا ایسا ہی ہوتا ہی **باب ساتوان چھٹی گفتار اور دوسری**
کتاب ہی احوال بدن کی شناخت مین ہی بوئی ثفل سے جسوقت کہ بوی ثفل سخت
ناخوش ہو اور جو طعام کہ نوش کیا ہو پاکیزہ اور خوشبودار ہو وہی اور اور کوئی شے اوس طعام مین نکہائی گئی ہو کہ بو
ثفل کو ناخوش کری مانند ہینگ اور لہسن وغیرہ کی تو وہ دلیل اس امر کی ہوگی کہ بدن مین سڑی ہوئی خلطین بہت ہین
اور اگر بوی ثفل ترش ہو دلیل سردی مزاج اور زیادتی بلغم ترش کی ہی **باب آٹھوان چھٹی گفتار اور دوسری**
کتاب ہی احوال بدن کی پہچان مین ہے براز کی جھاگون سے براز کی جھاگ دو چیز سے
نشان دیتی ہین ایک حرارت عظیم سے کہ خلطون کو جوش دیتی ہے جیسے آگ دیگ کو جوش دیتی ہے دوسرے ریاح
ہین کہ جسم مین خلطون کے ساتھ ملگئی ہین جیسی تیز اور زور شور کی ہوا دریا مین باعث موج کا ہوتی ہی اور جھاگ
لاتی ہے **باب نوان چھٹی گفتار اور دوسری کتاب ہی احوال بدن کی پہچان مین ہے**
باہر آنے سے ثفل کے ساتھ ریاح اور قراقر کے جسوقت ثفل باواز باہر آوے دلیل اس حال
کی ہے کہ باد غلیظ اوس مین ملی ہوئی ہے اور اگر آواز باریک ہو مانند آواز ور کے دلیل اسکی ہے کہ ساتھ رطوبت

رقیق کے ملکی ہے اور جسوقت کہ جگر اور منفذ اوسکے کیلوس کو جذب کمتر کرین ثفل بہت ہوگا اور ایکبارگی باآواز قوی
باہر نکلیگا اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ قوت دافعہ قوی ہووے اور ثفل کو باآواز دفع کرے اور شکم مین کسی طرح کی ریح نہو اور اگر
معدہ سرد ہو تو اوسمین ریح پیدا نہوگی اسلیے کہ ممکن نہین ہی کہ جسجگہ حرارت نہو کچھ بخار پیدا نکرے اور جسوقت کہ معدہ سخت
گرم ہو بخارات کو لطیف کریگا اور تحلیل کریگا اور ریاح باہر خروج کرین سکے اور جو حرارت باندازہ ہو رطوبت تحلیل
ہوگی اور بخارات اوٹھینگے اور ریاح پیدا ہونگی اسلیے کہ جسجگہ حرارت قوی نہوگی ان بخارات کو لطیف نکرسکیگی
اسوجہ سے جسوقت مزاج معدہ کا سخت گرم نہو اور سرد بھی نہو ریاح پیدا کریگا پس اگر وہ ریاح اوپر کیطرف منہ کی راہ سے
خروج کرین اوسکا نام ڈکار ہے اور اگر آنتون کی راہ سے نکلے ایک آواز مانند قہقہہ کے سبب اوسکا حرارت ضعیف ہے
اور رطوبت بہت اور گاڑہی اور جسوقت آواز صاف باہر نکلے تو وہ دلیل اس بات کی ہوگی کہ آنتین رطوبت سے
خالی ہین اور ثفل خشک ہی اور جسوقت آواز مانند آواز ورے ہو دلیل اس امر کی ہے کہ جسم مین باد غلیظ ہی ساتھ رطوبت
رقیق کے اور اگر ریح شکم مین رہجائے تو شکم پہلا دیگی اور پہلو سے قراقر کریگی اور اگر آواز قراقر کی باریک ہو دلیل موجود
ہونی بادکی ہے باریک رگون مین اور قراقر غلیظ نشان باد غلیظ کا ہے اور اگر آواز قہقہہ کیسی ہو دلیل اسکی ہے کہ باد غلیظ
آنتون مین ہی اور بار رطوبت ہی اور اگر آواز قہقہہ کی نہو اور گران ہو دلیل اس بات کی ہی کہ ثفل ساتھ رطوبات کے

باب دسوان چھٹی گفتار اور دوسری کتاب سے احوال بدن کی شناخت مین

چربی اور لزجی ثفل سے جسوقت کہ ثفل چرب ہووے اور چربی بہت کہاتی ہو دلیل پگہلنے چربی کی ہے
اور ثفل لزج دلیل گلنے اعضاے اصلی کی با لجملہ نگاہ کرنا چاہیے تا کہ حالات ثفل کے رنگ اور بو اور قوام اور چربی اور
لزجی اور بادنا کی سے بوجہ طعام و شراب کے ہین یا نہین اگر بسبب کہانے پینے کے ہوون تو معلوم کرین کہ باعث
ان حالات کا براز مین اور کوئی سبب جسم کے اندر ہی اور جسوقت براز طرح طرح کی نکلے اسکا ملاحظہ کرین تو دلیل اس
امر کی سمجھنا چاہیے کہ خلطین بدن مین گوناگون ہین اور یہ باعث درازی مرض کا ہے اور مرکب بیماریون اکثر اسکو ٹکڑے
نکلتا ہے

باب گیارہوان چھٹی گفتار اور دوسری کتاب سے شرح مین اس قول بقراط کے

من کان بطنہ فی شبابہ لینا فانہ اذا شاخ یبس بطنہ ومن کان فی شبابہ یابس فانہ اذا شاخ لان بطنہ
یعنی جس کسی کا براز جوانی مین نرم ہو تو بڑہاپے کی عمر مین خشک ہو جائیگا اور جس کسی کا براز جوانی مین خشک ہو تو
بڑہاپے کے سن مین نرم ہو جائیگا اور تحقیق اس کلام کی بسبیل اجمال اس طور پر ہی کہ جوانی ضد پیری کی ہے اور جمیع
حالات جوانی کے برخلاف بڑہاپے کے ہوتے ہین پس حال خشکی اور نرمی براز کا بھی اسی قیاس پر ہی تفصیل اس
اجمال کی اور تصریح اس مقال کی اس منوال پر ہی کہ تحقیق یقین کرین کہ سبب نرم ہونے بوڑہے کے براز کا یہ
اوس سے کہ جوانی مین خشک تہا یہ ہی کہ کیلوس معدہ سے جگر مین اوسکے کم آتا ہی اور اسباب کمتر آنے کیلوس کے

معدہ سے جگر مین چار ہین ایک قوت بہونک کہانے کی کہ سردی معدہ سے پیدا ہوتی ہو چنانچہ ذکر اوسکا اپنے مقام پر بیان
کیا جائیگا پس جبکہ شہوت طعام قوی ہو تو آدمی بسبب اوسکی طعام زیادہ اوس مقدار سے کہائیگا کہ بدن کو حاجت ہے
اور جب زیادہ حاجت سے کہانا کہایا جائیگا تو جگر اوسکو اپنی طرف بتمامہ کہینچ سکیگا پس بنا چاری فزونی اوسکی آنتون کی
طرف رجوع کریگی اور جو ہمیشہ یہی حال رہیگا تو لاکلام براز نرم ہوا کریگا سبب دوسرا یہ ہے کہ جگر بسبب سردی کے کیلوس کو
دیر مین کہینچے اور کیلوس بہت جلد آنتون پر اوتر آئے اسوجہ سے کہ جگر بسبب سوء مزاج کے ضعیف ہو جائیگا اور بمقدار حاجت کو کیلوس
سے جذب نکر سکیگا اور اگر کچہ جذب بہی کریگا تو بدیر دوسری بسبب پیدا ہونی صفرا کے معدہ مین کیلوس جلد آنتون پر اوتریگا اوس
مقدار سے کہ جگر بقدر حاجت اوس سے جذب کرے اور سبب تیسرا ضعیفی قوت ماسکہ کی ہے اور باعث اوسکا سردی امعا ہے اور سبب
چوتہا قوت دافعہ کا قوی ہوتا ہے پس جس کسی کا براز جوانی مین نرم ہو کہ بسبب نرمی کا اوسکی قوت شہوت طعام ہوتی ہو اور
قوت بہونک کی بسبب سردی معدہ کی ہو تو وہ آدمی جب بوڑہا ہوگا تو سردی اوسکی معدہ کی زیادہ ہوگی یہانتک کہ شہوت
طعام باطل ہو جائیگی اور تہوڑا کہانا طعام کا بقیاس حاجت اوسکو بدن کے کمتر ہوگا اور قوت طبیعت کیلوس کو بقدر حاجت
معدہ سے جگر کیطرف لاویگی اور جگر اوسکو کام مین لیجائیگا اسوجہ سے ثفل کمتر رہیگا اور براز خشک ہوگا اور جس کسی کے بدن بسبب
زیادتی پیدا ہونی صفرا کے اور گرنے سے اوسکے آنتون پر دفع ہونا کیلوس کا جلد زیادہ اوس سے ہو کہ جگر اوسکو جذب کرے براز نرم
ہو جب وہ آدمی بوڑہا ہوگا حال اوسکا برخلاف اوسکی ہو جائیگا اسلیے کہ بوڑہاپے مین صفرا کمتر پیدا ہوتا ہے اور جس کسی کا براز بسبب
ضعیفی قوت ماسکہ کے نرم ہو اگر ساتہہ رطوبت کے سردی شامل ہو تو جب عمر بڑہاپے کی پہونچیگی سردی غالب ہوگی اور ماسکہ
بہی اوسکی بوجہ اوسکی ضعیف ہو جائیگی اسلیے کہ جسوقت مزاج ایک طرف سے بافراط ہوا اور ضعف غالب ہو تو افعال قوتون کے
باطل ہونگے اور اگر معدہ اوسکا میل گرمی کیطرف رکہے بوڑہاپے مین ماسکہ اوسکی قوی ہوگی اسوجہ سے کہ مزاج اوسکا اصل مین تر
پیدا ہوا ہے اگر تر ہوتا ماسکہ ضعیف ہوتی اور بوڑہاپے مین اگرچہ حرارت کمتر ہو گئی ہے اور مزاج سرد بافراط نہین ہوا ہے
لیکن معتدل ہو گیا ہے اور جب معتدل ہوا تو افعال قوتون کے تمام اور کامل ہونگے اور جس کسی آدمی کی نرمی براز
بسبب قوی ہونے قوت دافعہ کے ہو تو جب وہ بوڑہا ہوگا قوتین بہی اوسکی بدن کی ضعیف ہو جائینگی اور دافعہ
بہی دفع کمتر کریگی ان اسباب سے معلوم ہوا کہ جس کسی آدمی کا براز جوانی کی عمر مین نرم ہووے تو حالت پیری مین بالضرور
خشک ہوگا اور احوال براز کا کہ عمر جوانی مین خشک آتا ہووے اور بوڑہاپے مین نرم آویگا برخلاف اوسکے ہے اسوجہ
کہ سبب خشکی براز کا یہ ہے کہ کیلوس معدہ سے طرف جگر کی بہت آویگا اور اسباب بہت آنے کیلوس کے معدہ سے طرف جگر کے
چار ہین کہ چار دن ضد ان چار ان اسباب کے ہین جو سبب کم آنے کیلوس کے [illegible] اون اسبابون
ایک کمی بہونک غذا کی ہے کہ گرمی معدہ سے پیدا ہوتی ہو اور وہ بوڑہون کی نقصان شہوت مین [illegible]
اوس سے کہ بمقدار حاجت کہایا جاتا ہے [illegible] صادق ہوگی لیکن مانند [illegible]

کوئی کام کرتا ہی اور اوس کام کو بوجہ ناطاقتی کے ناتمام چھوڑ کر بیٹھ رہی پس جسقدر غذا سی تری حاصل ہوتی تھی
بوجہ جذب جگر کے زیادہ وہ حاصل ہوتی اسلیے براز خشک نکلیگا اور نیز جوانی کی عمر مین صفرا ابست پیدا ہوتا ہی اور صفرا
کیلوس کو جلد تر دفع کرسکتا ہی جیسا کہ سابق مذکور ہوچکا ہی پس حالت پیری مین اوسقدر صفرا پیدا نہوگا کہ کیلوس کو
جلد طرف آنتون کے دفع کریگا سبب دوسرا یہ ہی کہ جگر کیلوس کو بہت جذب کریگا اور تری اتنی باقی نرہی کہ آنتونمین
اوتری اور اسوجہ سی براز خشک نہایت ہوا اور سبب تیسرا یہ کہ جسوقت مزاج معدہ جوان کا خشک ہوا اور سردی
اکثر حالات مین تابع خشکی کے ہوتی ہی اور سبب سردی معدہ کا جوانی مین شہوت طعام ہی جیسا کہ معلوم ہوچکا ہی
پس جب وہ بوڑھا ہو وی ممکن ہی کہ اوسی حالت پر رہی اور نیز ممکن ہی کہ سردی بافراط غالب ہو اور قوت جاذبہ
جگر کی ضعیف ہوجاتی اور بوجہ اوسکی براز نرم آوی سبب چوتھا ضعف قوت دافعہ کا ہی اسلیے کہ بوڑھاپی مین سب
قوتین ضعیف ہوجاتی ہین گفتار ساتوین دوسری کتاب سی احوال بدن انسانی شناخت
مین ہی پسینہ سی اور اس گفتار کی پانچ باب ہین باب پہلا ساتوین گفتار سے
دریافت مین اس امر کے ہی کہ پسینہ کیا چیز ہے اور کس شے سے بنتا ہی جاننا چاہیے کہ
غذا باریک رگونمین نہین پہونچ سکتی اور اندامونمین نہین گذر کر سکتی مگر ساتھ صحبت تھوڑی پانی اور قدر سے
صفرا کے اسلیے کہ پانی اوسکو روان کرتا ہی اور صفرا بقوت تیزی اور گرمی اپنی کے اوس غذا کو رگونمین پہونچاتا
پھر بعد پہونچنے غذا کے طرف اعضا کے وہ پانی جو اوسمین ملا ہوا ہوتا ہے اکثر اوس پانی سے پھر آتا ہے اور
گردون کی طرف پیشاب کے پہونچتا ہی اور تھوڑا سا پانی کہ اوسجگہ باقی رہجاتا ہے وہ غذائی فاضل کے
ساتھ رگون سی باہر نکلتا ہے اور طرف جلد کے متوجہ ہوتا ہی پس اگر پانی صرف ہی تو بخار بنکر تحلیل ہوجاتا ہے
اور مسام کی راہ سی خرچ ہوجاتا ہی کہ وہ معلوم نہین ہوسکتا اور جو پانی ہمراہ اوس فضلہ کے جو اوسمین شامل ہو
وہ پسینہ ہوکر نکلتا ہی اور اسیوجہ سی ہے کہ جس میں غلط فرقی بہت ہو عرق اوسکا بو اور مزہ اوس خلط کا
دیگا کہ جو خلط غالب ہی اور قدری پانی اگر فضلہ غلیظ مین ملجاتے یا دخان ہو کہ تری کو پانی کے جذب کری اور
بسبب اون مسام سے باہر نکلی اور ظاہر جلد پر رہجاوی وہ چرک یغیر میل جسم کا ہے کہ آدمی کے بدن پر رہجاتا
پس اسیلواسطے طبیبون نے کہا ہی کہ پسینہ خبر دیتا ہے احوال اخلاط اور حال ہضم غذا اور حال اون فضول
کی سے جو بدن انسان کے اندر ہوتی ہین بالجملہ نشانیان احوال بدن کی جو پسینہ سے ہوتی ہین چاہیے کہ
طرح سی دریافت کرین ایک پسینہ کی زیادتی اور کمی دوسری رنگ سی تیسری مزہ سی چوتھی بو سی پانچوین قوام

کتاب سی احوال بدن کی شناخت مین ہی زیادتی اور کمی سے پسینہ کی معلوم کرین کہ اسباب
پسینہ کے پانچ ہین ایک کثرت رطوبت کی دوسری رقت رطوبت کی تیسری کشادگی مسام کی چوتھی قوی ہونا قوت دافعہ کا
پانچوین ضعیفی ماسکہ بالجملہ بہت آنا پسینہ کا قوت کو ضعیف کرتا ہی لیکن کثرت پسینہ کی کام دفع قوت دافعہ کا ہی کہ اون
فضول کو جسکے ساتھہ جسم کو حاجت نہین ہی اور ہونا اوسکا بدن کے اندر وبال ہے دفع کرتی ہی ایسا پسینہ سود مند ہی اور وہ
پسینہ جو بسبب ضعیفی قوت ماسکہ کے ہو سخت بد ہی اسلیے کہ ماسکہ فضلہ کو کہ جسم اوس سی مستغنی ہوگا نہین گہتی ہے لیکن
رطوبات غریزی کو نگاہ رکہتی ہے اور فرق درمیان اوس پسینہ کے جو بسبب دفع قوت دافعہ کے ہو اور اوس پسینہ مین
جو ضعف ماسکہ کے سبب سی ہو یہ ہی کہ جو کثرت پسینہ کی قوت دافعہ سی ہو بعد امتلا کے پسینہ آویگا اور وہ سود مند ہوگا
خواہ تندرستی مین ہو خواہ بیماری کی حالت مین خصوصاً اگر بیماری مین ایام بحران مین آوی اور بیمار بعد اوسکے راحت
پاوے اور وہ پسینہ جو ضعیفی ماسکہ کے سبب سی ہو ضرر رکہتا ہی اور بے امتلا کے ہوتا ہی اور جسوقت تندرست آدمی کے جسم
مین پسینہ بہت جاری ہو اور کوئی سبب ظاہر ہو کہ بیماری عرق واجب کرتا ہی تو وہ نشان اس بات کا ہی کہ غذا زیادہ
اوس سی کہائی گئی ہے کہ بدن تحمل کری اور اگر باوجود کم کہانے غذا کے اور بدون سبب دیگر یہ پسینہ برابر جاری رہی تو معلوم
کرنا چاہیے کہ بدن مین فضول بہت ہین اور محتاج باستفراغ ہین اور کثرت پسینہ کی جمیع ایام مرض مین دلیل کثرت رطوبات کی ہی
اور کثرت پسینہ کی باوجود کثرت دستون اور کثرت جاری ہونے پیشاب یا استفراغ دیگر کے نہایت بد ہی اور اسباب کمی پسینہ کے
چار ہین ایک کمی رطوبت کی دوسری خام اور گاڑہا ہونا مواد کا تیسری قبض مسام چوتھی ضعیفی قوت دافعہ اور کم آنا پسینہ کا
باوجود علامات امتلا کے بد ہی خصوصاً اگر سبب اوسکا ضعیفی قوت دافعہ یا غلظت اور خامی مادہ کی ہو اور اگر پسینہ سوا
سر اور گردن اور سینہ کے اور کسی عضو پر نہ آوی تو نشان اس امر کا ہوگا کہ قوت حیوانی ضعیف ہی یا ضعیف ہوگی خاصۃً اگر پسینہ
سرد ہو سخت بد ہی اور نشان ناامیدی کا ہے خصوصاً چہون تیز اور تہون مہر قد مین اور اسباب عرق طبعی کے تین ہین
قوی ہونا قوت دافعہ کا جیسا عرق بحرانی مین ہوتی ہی دوسری حرکت وقت ریاضت کے تیسری ہوای گرم کہ گرمی کے موسم
اور دہوپ مین ہوتی ہی اور اسباب ناطبعی پسینہ کے پانچ ہین ایک پگہلنا اندامون کا ہے دوسری ضعیفی قوت ماسکہ کی
تیسری ریاضت چوتھی دہوپ بافراط پانچوین نشان سختی مرض کا اور یہ عرق ناطبعی ایام بحران مین نہین ہوتا اور ان
اسباب کو اسباب عرق ناطبعی اس وجہ سی کہتی ہین کہ سب رطوبات طبعی کو خرچ کرتے ہین اور جو پسینہ کہ افراط امتلا سے
ہو وہ بہی ناطبعی ہے اسلیے کہ اوسمین قوت دافعہ کی قوی نہین ہوتی ہی لیکن عاجزی اور گرانباری قوت کی ہے کہ
اوس بار کو نہین پہنچ سکتی اور نہین پکا سکتی اور اگر بعضی اندامون سے پسینہ بہت آوی اور بعض سی کم تو وہ دلیل اس امر
کی ہی کہ مواد بیماری کا اوس عضو مین ہی کہ جس عضو سی پسینہ آتا ہی اور نہین سی بعض مین زیادہ ہی اور بعض مین کمتر ہو اور اگر مواد تمام
بدن مین ہو پسینہ ساری جسم سے آویگا پس اسیوجہ سی وہ پسینہ سرد جو سر اور گردن اور سینہ سی آوے نشان بدحالی کا ہی

اسلیے کہ وہ نشان اس بات کا ہی کہ مواد بہت ہی اور خام اور سر اور گردن مین ہی اور طبیعت عاجز ہی کہ اوسکو دفع نہین
کر سکتی **باب تیسرا ساتوین گفتار سے احوال بدن کی شناخت مین ہی رنگ اور بو اور**
مزہ سے پسینہ کے پسینہ زرد نشان غلبہ صفرا کا ہی اور پسینہ سفید نشان بلغم کا ہے اور پسینہ سیاہ نشان سودا
کا ہے اور جسوقت کہ قوت اسکے گرون کی ضعیف ہو پسینہ مانند پانی کے ہوگا اور جسوقت کہ خون سخت بد ہو اور قابل
غذا ہی بدن کے نہو تو اندام اوسکو قبول نکرین گے اور پسینہ مانند خون کی ہوگا اور ترشی بو پسینہ کی نشان ترشی بلغم کا ہی
اور تیزی بو کی نشان خلط صفراوی کا ہے اور گندہ پسینہ نشان عفونت خلطون کا ہے اور تلخی پسینہ کی نشان غلبہ
صفرا کا ہے **باب چوتھا ساتوین گفتار اور دوسری کتاب سے شناخت احوال مین ہے**
گرمی اور سردی سے پسینہ کی عرق سرد تپ تیز مین نشان اس امر کا ہے کہ جسم مین رطوبت خام بہت ہی
اور اسقدر خام اور کثرت سے ہے کہ حرارت غریزی اور حرارت تپ کی اوسکو نہین پکا سکتی اور ایک مدت درکار ہے کہ
وہ رطوبت پختہ ہو دے اور حالانکہ تپ تیز مہلت اتنی نہین دیتی ہے پس قوتین جسم کی ضعیف ہو جاتی ہین کہ اوس مواد
خام کو نہین پکا سکتین ہین اور جو غیر حادہ ہو وہ تپ جو تیز نہین ہی ممکن ہی کہ مہلت دیوے تا کہ طبیعت اوسکو پکا دے
اسوجہ سے سرد پسینہ تپ تیز مین بدتر ہی اوس سے جو تپ غیر تیز مین ہو اور پسینہ گرم سب تپون اور بیماریون مین امیدوار
زیادہ اور با سلامت زیادہ سرد پسینہ سے ہے واللہ اعلم واحکم **باب پانچوان ساتوین گفتار**
اور دوسری کتاب سے احوال بدن کی پہچان مین ہے قوام سے پسینہ کے پسینہ پتلا
نشان رقت مواد کا ہی اور پسینہ گاڑھا اور لزج نشان لزوجت اور غلظت مادہ کا ہے اور علامت درازی مرض
کی اسلیے کہ اوسکو زمانہ طویل درکار ہے کہ وہ مواد غلیظ اور لزج پختہ ہو **گفتار آٹھوین کتاب دوسری سے**
احوال بدن کی شناخت مین ہی حال رطوبت سے جو کھانسی کی حرکت سے سینہ سے
نکلتی ہے اور اوسکو عربی مین نفث کہتے ہین اور اس گفتار کے چھ باب ہین
باب پہلا آٹھوین گفتار اور دوسری کتاب سے اس بات کی شناخت مین ہے
کہ حال نفث کا کتنی چیزون سے دریافت کرین معلوم کرنا چاہیے کہ نفث کو ہندی مین تھوک کہتے ہین
پس احوال تھوک کا آٹھ طرح سے دریافت کرین پہلے زیادتی اور کمی سے دوسرے رنگ سے تیسرے قوام سے چوتھے
بو سے پانچوین مزہ سے چھٹے نکلنا تھوک کا با آسانی اور بدشواری ساتوین حجم اور شکل سے آٹھوین وقت نکلنے سے **باب**
دوسرا آٹھوین گفتار اور دوسری کتاب سے احوال بدن کی شناخت مین ہی
زیادتی اور کمی سے تھوک کی زیادتی تھوک کی نشان پکنے مواد کا ہے اور انتہا کو پہنچنا مرض کا ہے اور
کمی اوسکی نشان خامی کا ہے لیکن تھوک اگر تھوڑا تھوڑا آوے نشان اس بات کا ہی کہ طبیعت نے پکانا مواد علت کا

شروع کیا ہے اور بیماری ابتدا سے گذر گئی ہے اور ہنوز زمانہ تزاید مین ہے کہ طبیب اوسکو وقت تزائد کہتی ہین اور باعتدال تہوک کا آنا دلیل بخوبی پکنے مواد کی ہے اور نشان ہونے خامی مواد کا باب تیسرا آٹھوین گفتار اور دوسری کتاب احوال بدن کی شناخت مین ہی تہوک کی رنگتون سے سپیدی تہوک کی یا نشان خامی مواد کی ہی یا نشان اس بات کا ہی کہ مواد نزلہ بلغمی ہے اور فرق یہ ہی کہ اگر ابتدای مرض مین آوی اور دشواری سے نکلے معلوم کرین کہ خامی مواد سے ہے اور اگر تہوک بآسانی نکلے اور خروج اوسکا قریب بانتہا ہو اور مریض آنے اوسکے سے راحت معلوم ہو تو یقین کرین کہ نزلہ بلغمی سے ہی اور تہوک سرخ نشان غلبہ خون کا ہے یا نشان شگافتہ ہونی کسی رگ کا ہی جو آلی حنجرہ اور حلق اور پہیپہڑہ اور آلات تنفس مین اور آلودگی سفید تہوک کی ساتھ سرخی کے دلیل سل کی ہے اور زردی تہوک کی دلالت کرتی ہے اوپر صفراویت نزلہ کی اور تہوک سبز یا نشان سوختگی مواد کا ہی یا نشان انتہای سردی اور باطل ہونی حرارت غریزی کا ہے اور تہوک سیاہ بھی مانند سبز کے نشان اونہین دونون امور کا ہی اور فرق اس باتمین کہ سبزی اور سیاہی احتراق سے ہے یا سردی سے ظاہر کر ساتھ اون نشانیون کے جو مخصوص ہر واحد کی ہین دریافت کرسکتے ہین باب چوتھا آٹھوین گفتار اور دوسری کتاب احوال بدن کی شناخت مین ہی تہوک کی بو اور مزہ سے تہوک گندہ اور بدبو نشان عفونت کا ہی اور جو تہوک کہ کچہہ بو نہ رکہے عفونت سے دور ہوگا اور شیرینی تہوک کی یا نشان غلبہ خون کا یا نشان بلغم معتدل الطبع کا اور یہ فرق درمیان دونون کے رنگ سے ہی دریافت کرین اور بے مزہ ہونا تہوک کا نشان بلغم معتدل کا ہے اور تہوک کہاری دلیل ہی کہ حرارت نے رطوبت مین اثر کیا ہے اور ہنوز رطوبت غالب ہے اور بشدت تیزی تہوک کی کہ شوریت سے تجاوز کیا ہو نشان نہایت حرارت کا ہی اور ترشی تہوک کی دلالت کرتی ہے کمی حرارت پر اور ناخوش مزہ نشان عفونت کا ہی واللہ اعلم باب پانچوان آٹھوین گفتار اور دوسری کتاب احوال بدن کی شناخت مین ہی قوام اور شکل سے تہوک کی پتلا تہوک نشان خامی مواد کا ہی لیکن دلیل آغاز نضج کی ہی اور تہوک گاڑہا دلالت کرتا ہے خامی مواد پر اور خبر اسکی دیتا ہی کہ مواد مین پختہ ہوگا اور تہوک معتدل درمیان رقت اور غلظت کی دلیل تمام و کمال پکنے مواد کی ہے اور تہوک گول نشان گاڑہے ہونے مواد کا ہے اور دلیل اس امر کی کہ قصبہ اور پہیپہڑہ مین حرارت عظیم ہے اور بقراط کہتا ہے کہ تہوک جیسا کہ نفث البصاق یعنی تہوک خام جس کسی کو کہ تپ ہو نشان کہلنے بدن کا ہے اور پہر وہ کہتا ہی کہ اگر شخص دیکہا جاوے کہ بعد گول آنے تہوک کی بیماری سل کیطرف منتقل ہوگئی اور نیز وہی کہتا ہے کہ جسوقت دیکہین کہ کسی کو گول تہوک آتا ہے اور تپ بہی ہے اور کچہہ نشانیان اختلاط عقل کی نشانیون سے شامل اوسکے ہین

یقین کرین کہ جلد اختلال ظہور کریگا باب چھٹا آٹھوین گفتار اور دوسری کتاب سے بیان مین قوت
نکلنے تھوک کے سبب اور آسانی اور دشواری اوسکے خروج کی جسوقت نزلہ اور ذات الریہ
اور ذات الجنب مین تھوک جلد آوے اور بآسانی نکلے نشان سلامتی اور قوت طبیعت اور جلد دور ہونا مرض کا ہے اور دیری
اور دشواری اوسکی نشان خامی اور ضعیفی قوت اور بڑہنے بیماری کا ہے اور بہتر تھوک وہ ہے جو سپید ہو اور پختہ اور ہموار اور
قوام مین اعتدال رکھتا ہووے اور کچھ بو نرکہے اور بآسانی نکلے بغیر کھانسی سخت کے اور ابتداے مرض سے بہت بعید العہد نہو
اور بدتر سب مین تھوک خام ہے اور رقیق اور تہ وار کہ کھانسی سخت سے باہر نکلے اور رنگ اوسکا سیاہ یا نیلا ہو اور بو ناخوش
رکھتا ہو واللہ اعلم گفتار نوین دوسری کتاب سے احوال بدن کی شناخت مین ہے سببون سے
اور اس گفتار کے تین جزو ہین جزو پہلا نوین گفتار سے عارضی اسباب کی پہچان مین ہے
بطریق کلی اور اس جزو کے تئیس ۲۳ باب ہین باب پہلا اسباب کے اجناس کی بیان مین ہے
سابق مین بیان ہوچکا ہے کہ ہر ایک کام کیواسطے ایک سبب ہے اور سبب طب کی کتابون مین اوس چیز کو کہتے ہین کہ بالذات
مقدم ہو اور ہونے اوسکے سے جسم مین ایک حال نیا ظاہر ہو اور منجملہ سببون کے بعض سبب ایسے ہین کہ جسوقت کہ چاہیے
اور جسقدر کہ چاہیے سبب تندرستی کا ہونگے اور جو اوسکے برخلاف ہون باعث مرض کا ہونگے اور یہ اسباب چھہ
جنس پر ہین کہ یہ چہون ضروری ہین اور آدمی بغیر اونکے قائم نہین رہ سکتا ہے اور طبیبون نے اونکا نام الاسباب الستہ
رکھا ہے ایک اون اسباب ستہ سے ہوا ہے دوسرا کھانے اور پینے کی چیزین تیسرا سبب سونا اور جاگنا چوتھا حرکت اور
سکون پانچوان استفراغ اور احتباس چھٹا اعراض نفسانی ہین یہ اسباب اور احوال اونکے کتاب تیسری مین وغیرہ کی
کر کتاب حفظ صحت سے مفصل بیان کیے جاینگے انشاء اللہ تعالے عز وجل اور انواع سببون کی تین ہین ایک نوع
سببون کی وہ اسباب ہین کہ جسم کے باہر سے ظہور پاتے ہین اگر اون سببون سے ایک حاصل ہو تو جسم مین احوال تازہ
ظاہر ہوگا جیسا کہ پہنچنا سورج کے گرمی یا حرکت سخت یا کوئی چیز گرم کا کھانا مانند فلفل اور سیر وغیرہ کے باعث تپ کا ہووے
جو کوئی زخم کے سر پر پہنچے سبب اوترنے پانی کا آنکھ مین یا سبب علت انتشار کا ہو اوسکو طبیب اسباب بادیہ کہتے ہین
دوسری نوع سببون کی وہ اسباب ہین کہ اندر جسم کے ہوتے ہین جسوقت اون مین سے ایک حاصل ہو تو بسبب اوسکے ایک
سبب دوسرا اور احوال تازہ ظہور پاتے ہین اون سببون کو اسباب سابقہ کہتے ہین اور دوسرے اونکو اسباب واصلہ نام
رکھتے ہین مثال اسباب سابقہ کی امتلا ہے اور مثال اسباب واصلہ کی یہ ہے کہ سبب امتلا کے رگین بھر جاتین اور
سدّے پیدا کرین اور وہ سدّے باعث تپ کا ہوے پس طبیب کو چاہیے کہ پہلے اسباب واصلہ کو دریافت کر لیوے
کیونکہ جب اسباب واصلہ کو دور کریگا تو مرض بھی ساتھ اوسکے زائل ہو جائیگا اور اسباب سابقہ کو بھی دریافت کرکے
اسلیے کہ جسوقت اسباب سابقہ کو اوکھاڑیگا تو اسباب واصلہ بھی بشمول اونکے دور ہو جاتین گے اور اسباب

اسباب بادیہ کو بھی اندکے ڈہونڈہی اسلیے کہ اکثر بیماریونمین بسبب اسباب بادیہ کی تدبیر اور علاج نکرنا چاہیے
جس طرح اگر کسی شخص کو کوئی زخم پہونچے جانور زہر دار کے کاٹنے سے تو چاہیے کہ اوس زخم کو بڑہا وین اور بدستور چہوڑین کہ
بند ہوجانے اور مندمل ہو اور بہت اسباب ایسے ہین کہ اون ہی سے ایک حال تازہ ظاہر ہوتا ہے جیسے کہانا فلفل کا
گرمی کرنے اور افیون زیادتی سردی کی کرے اور بہت ایسے سبب ہین کہ بالعرض سبب ہوتے ہین جیسے کوئی شخص
سرد پانی مین داخل ہو اور مسام اوسکے بستہ ہوجاوین اور پوست اوسکا کثیف ہوجائے اور بسبب اوسکے حرارت بہت
زیادہ ہو اور جیسے کوئی شخص سقمونیا کہائے اور سوداصفراوی جسم سے باہر نکلے اور اوس سبب سے بدن اوسکا خشک
اگرچہ سقمونیا گرم کرنیوالی ہے مگر اسلیے کہ مادہ صفرا بدن سے جب نکلیگا تو بعرض سبب خشکی کا ہوگا اور سببون
سے سبب ایسے ہین کہ جب وہ اوٹھ جاتے ہین تو اثر اونکا جاتا رہتا ہے اور بعضے ایسے ہین کہ اگرچہ سبب اونکے اوٹھ جاتے
لیکن اثر اوسکا ایک مدت رہتا ہے اور یہ حال اوس ہنگام مین ممکن ہے کہ جب وہ سبب قوی الاثر ہوا ہو اور بدن نے
اوسکے اثر کو بخوبی قبول کرلیا ہو باب دوسرا اوپن گفتار اور دوسری کتاب سے اون سببونکی
شناخت مین ہے جو بدن کو گرم کرتے ہین گرم کرنیوالے بدن کے سبب گیارہ نوع پر ہین ایک کہانے
کی چیزین معتدل خواہ غذا ہو یا دوا دوسری حرکتین معتدل مانند ریاضتون اور صناعتون کی تیسری مالش معتدل
چوتہی ضماد اور روغن ملنا اور سینگی لگانا پانچوین حمام معتدل چہٹی ہوا ہے معتدل ساتوین خواب معتدل آٹہوین بیداری
معتدل آٹہوین غصہ معتدل نوین شادی معتدل دسوین موسم سردی کا اور نہانا اون پانیون سے کہ جو
مسام کو بند کرتے ہین گیارہوین عفونت لیکن وہ گرمی جو عفونت سے زیادہ ہو غریب اور ناطبعی حرارت ہوگی
اسلیے کہ عفونت وہ ہے کہ کوئی حرارت ناطبعی کسی رطوبت مین اثر ناطبعی کرے اور اوسکو احوال اصلی سے پہیر دے
باب تیسرا اوپن گفتار اور دوسری کتاب سے اون سببون کی شناخت مین ہے
جو بدن کو سرد کرتے ہین وہ اسباب جو آدمی کے جسم مین سردی بڑہاتے ہین پندرہ نوع پر ہین
ایک حرکت بافراط ہے کہ حرارت غریزی کو تحلیل کرتی ہے دوسرے سکون بافراط کہ حرارت غریزی کو پژمردہ کرتا ہے
تیسرے کہانا اور پینا بافراط باعث سردی کا کیونکہ بسبب بد ہضم ہونے غذا کے حرارت گہٹکر جسم مین منطفی ہوجاتی ہے
چوتہے کہانا غذا یا بہت کم کہانا موجب سردی کا ہوتا ہے کیونکہ اوسمین رطوبات تحلیل ہونگی اور حرارت
غریزی کم ہوگی پانچوین استعمال کرنا سرد غذاؤن اور سرد دواؤن کا چہٹے ہوا نہایت گرم اور نہانا دراست
سخت گرم اور غسل کرنا گرم پانی سے یا مانند پانی گندک کے اسلیے کہ یہ اسباب باعث تحلیل کثیر کا ہین اسیا
صورت تحلیل بہت ہوگا تو خشکی بڑہیگی اور خشکی کے سبب تو تہی مواد حرارت غریزی کا ہے ساتوین بند ہوجانا
مسام کا بوجہ افراط سردی کے اسواسطے کہ اس صورت مین بسبب نہ پہونچنے نسیم ہوا کے حرارت غریزی منتشر ہوگی

یہانتک کہ منطفی ہوجائیگی اور سردی جو ہر اعضا مین عارض ہوگی آٹھوین استعمال طلا اور ضماد سرد کا خواہ بالفعل سرد ہو خواہ بالقوہ نوین استفراغ بافراط اور کثرت جماع بھی اسی قبیل سی ہے اسلیے کہ مواد حرارت کا ٹوٹ جاتا ہی اور روح بھی استفراغ کے ساتھہ تحلیل ہوتی ہی دسوین سدہ ہی اسلیے کہ جب گذرگاہین حرارت غریزی کی بند ہوجائیگی تو باعث سردی بدن کا ہوگا اور بستہ ہونا اعضا کا بھی اسی قبیل سے ہی گیارہوین اندوہ عظیم کہ وہ بھی حرارت کو فنا کرتا ہی بارہوین شادی عظیم کہ وہ حرارت کو پراگندہ کرتی ہی تیرہوین لذت عظیم مانند جماع وغیرہ کے چودہوین وہ صناعتین جو سردی بڑہاتی ہین پندرہوین خامی مواد کی **باب چوتھا نوین گفتار اور دوسری کتاب سی اون سببون کی شناخت مین ہی جو بدن مین تری بڑہاتے ہین** اسباب تری پہونچانیوالے گیارہ نوع پر ہین ایک نکرنا حرکت اور ریاضت کا اسلیے کہ اوسمین حرارت افروختہ ہوگی اور رطوبات فرونی تحلیل نپائینگی دوسرے بہت سونا بھی اسیوجہ سے باعث زیادتی تری کا ہی تیسرے ترک استفراغ کہ عادت رکہتا ہو تو اوسوجہ سے فضول بدن مین باقی رہی گا چوتھے استفراغ صفرا اسلیے کہ جب صفرا کمتر ہوگا تو رطوبات کمتر دفع ہونگی اور زیادہ پیدا ہون گے پانچوین بہت غذا کہانا چھٹے غذائین تر اور میوہ جات تر بہت کہانا آٹھوین حمام معتدل خصوصاً بعد طعام نوین ہوا کہ میلان سردی کی طرف رکہتی ہو اور ضمادات سرد کہ مسامات کو بند کرین اور رطوبات کو بدن مین روک لیوین دسوین ہوا کہ گرمی معتدل کیطرف میلان رکہتی ہو گیارہوین شادی معتدل **باب پانچوان پہلی جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے اون سببون کی شناخت مین ہی جو بدن مین خشکی بڑہاتے ہین** خشکی بڑہانے والے اسباب گیارہ نوع پر ہین ایک حرکت بافراط ہی اسلیے کہ حرکت حرارت کو افروختہ کرتی ہے اور رطوبتونکو تحلیل کرتی ہے دوسرے بیخوابی بافراط تیسرے استفراغ بافراط اور جماع بسیار اسوجہ سے کہ رطوبتین استفراغ سے تحلیل ہوتی ہین چوتھے بیانا غذا کا یا کم پانا غذا کا اسوجہ سے کہ تری اوسصورت مین مدد نپائیگی اور جو کچھہ حاصل ہوگی تحلیل ہوجائیگی پانچوین غذائین اور دوائین خشک چھٹے بہت غصہ اور اندیشہ اور حیلہ نفسانی حرکتین حرارت کو بہڑکاتی ہین اور رطوبتون کو تحلیل کرتی ہین ساتوین سردی بافراط کہ کسی عضو پر پہونچے اور اوس عضو کو بسبب سوء مزاج سرد کے غذا کہینچنے سے باز رکہے آٹھوین غسل کرنا قابض پانیون سے نوین مسدہ دسوین ضمادات گرم کہ وہ رطوبتونکو جسم کی گہلا دینگا اور تحلیل کردینگے گیارہوین بہت دیر تک حمام مین مقام کرنا کہ اوس صورت مین پسینہ بہت آویگا اور رطوبتین تحلیل ہونگی **باب چھٹا پہلی جزو اور نوین گفتار سے اون سببون کے بیان مین ہے جو اعضا کی شکلون کو بگاڑتے ہین** اسباب تباہ کرنیوالے اشکال کے دس نوع پر ہین ایک یہ کہ قوت مغیرہ یا مصورہ ضعیف ہو کہ کام اپنا جیسا کہ چاہیے تمام نکرسکے دوسرے یہ کہ وقت رحم سے نکلنے کے کوئی سبب ایسا وقوع مین آوے کہ شکلون کو اعضا کی بگاڑ دیوے تیسرے یہ کہ وقت لپیٹنے طفل کے اور ہنگام اوٹہانے اور رکہنے اور دہونے اعضا کے

طفل اور مدت پرورش مین کوئی ایسی آفت پڑی جو تخم کو کوئی زخم اور صدمہ پہونچے تقصیر یا دایہ سے پانچوین طرح طرح
بیماریاں باعث تباہی شکل ہوتی ہین جیسے تشنج اور تمدد اور لقوہ اور جذام اور استرخا اور سل چھٹے فربہی مفرط ساتوین
لاغری مفرط آٹھوین ورم نوین بالیدنا زخم کا نہ اوس صورت سے ہو جیسا کہ چاہیے دسوین نہاد عضو کی اپنی جگہہ سے
ہو اور عربی مین اوسکو مرض الوضع کہتے ہین باب ساتوان پہلے جزو اور نوین گفتار اور دوسری
کتاب سے اسباب سدہ مین ہے اسباب سدہ دس نوع پر ہین ایک یہ کہ کوئی چیز غریب
کسی گذرگاہ مین واقع ہو جیسے پتھری کا مجری بول مین پڑا اور راہ پیشاب کی بند کر دیوے دوسرے ثقل بہت اور
غلیظ انتڑیون مین جمع ہو کر خشک ہو جاوے تیسرے یہ کہ مواد فسردہ ہو کر دہنہ جراحت یا مجری بول یا کسی اور سدہ کو
بند کر دیوے چوتھے یہ کہ کسی گذرگاہ مین گذرگاہ ہی مین قرحہ یا جراحت واقع ہوا اور وہ زخم بھر جاوے اور لحم سے
یا گوشت زائد اوسپر آجاوے اور اوسکی وجہ سے سدہ تنگ ہو جاوے پانچوین یہ کہ گذرگاہ کے اندر کوئی چیز زائد
مثل یا سوا اوسکے اور کوئی شے پیدا ہو چھٹے یہ کہ پہلو مین گذرگاہ کے کسی طرح کا ورم ظاہر ہو کر وہ اوس سدہ کو
فراہم کر دیوے ساتوین استعمال کرنا قابض دواؤن کا ہے کہ وہ سدہ کو تنگ کرین اور غسل کرنا قابض پانیون سے
اور سرد پانی سے کہ مسامات کو بند کرے اور یا اکڑا ہونا پوست کا بسبب غبار کے اور یا ملنا طلا ظاہر بدن کا آفتاب
کے سبب اسی قبیل سے ہے آٹھوین بالیدنا کسی عضو کا اوسکی وجہ سے سدہ فراہم ہو جاوین نوین یہ کہ قوت ماسکہ
نہایت قوی ہو اور لیفین تنگی کا آلہ اوسکی ہین فراہم ہو جاوین دسوین سردی شدید جیسے سدہ ہوا اسلیے کہ
بہت سردی جمع کرتی ہے اجزاے مجری کو ہر طرف سے اور فضول سردی سے بہت فراہم ہو [illegible]
موسم سردی مین سدہ اکثر ہوتا ہے باب آٹھوان پہلے جزو اور نوین گفتار سے اون
اسباب مین ہے جو راستون کو جسم کے کھولتے ہین اسباب فراخی منافذ کیا پانچ ہین
ہین ایک یہ کہ قوت ماسکہ ضعیف ہو اور دافعہ قوی ہو دوسرے دوائین کھولنے والی سدون کی استعمال کرنا جیسے
عاقرقرحا اور دار چینی اور مثل اوسکے جو چیزین کہ تیز ہوا اور کھولنے والی مجاری کی ہین کہ طبیب اوسکو ادویہ مفتحہ
کہتے ہین تیسرے مرخی دواؤن کا استعمال مانند خطمی اور اکلیل الملک اور لادن اور مثل اوسکے جو گرم اور تر ہین
مرخیات سے ہوتے ہین چوتھے کوئی فعل کہ آدمی اوسکو بجا لاوے اور مسام اور سدے اوس فعل سے کشادہ ہو جاوین اور وہ
فعل یہ ہے کہ آدمی سانس کھینچے اور ضبط کرے ہے باب نوان پہلے جزو اور
نوین گفتار سے اسباب سختی اور درشتی کی شناخت مین ہے
اسباب درشتی کے چھ نوع پر ہین ایک اشیاء تراشندہ ہین کہ اجزاے غلیظ سطح عضو کے
صاف کرتی ہین مانند سرکہ اور شیرہ وغیرہ کے دوسرے تحلیل کرنے والی چیزین مانند

سمندر جھاگ وغیرہ کی تیسری غذائین اور خلطین تیسری چوتھی چیزین قابض ہین پانچوین دوائین اور ہوای سرد چھٹی غبار ہین باب دسوان
پہلے جزو اور نوین گفتار سے اسباب نرمی کی شناخت مین ہے اسباب نرمی کے دو نوع ہین ایک چیزین لزج
ہین مانند سریشم اور موم وغیرہ دوسری چیزین محلل کہ لطیف اجزا سطح کے تحلیل ہو جاتین اور وہ اسطح پر ہین کہ مواد غلیظ اور
درشت کو رقیق کرتی اور درشتی اوس سے دور کرتی ہین مانند شکر اور قند وغیرہ کے باب گیارھوان پہلے جزو اور
نوین گفتار سے اون سببون کی شناخت مین ہے جو اعضا کو اونکے مقام سے
باہر لاتے ہین اور ایک دوسرے سے دور کرتے ہین وہ اسباب جو اعضا کو نہاد اونکی
سے باہر نکالتے ہین اور ایک عضو کو دوسرے عضو سے دور کرتے ہین چار نوع پر ہین ایک کھینچنا پٹھے اور رباط کا
دوسری کوئی حرکت سخت کہ کسی عضو پر اتفاقیہ عارض ہو اور اوس حرکت مین اعتماد اوس عضو پر کیا جائے
اور وہ عضو اوس حالت مین نہاد طبعی پر استادہ ہو جیسے کسی کو کوئی حرکت ناگاہ اتفاق پڑے اور پاؤن
اوسکا مڑ جائے تیسری رطوبت لزج ہے کہ عضو کو اوسکے مقام طبعی سے پھسلا دیوے چوتھی مواد بد کہ کو ہر رباط یا
کو تباہ کرے جیسی علت جذام مین باب بارھوان پہلے جزو اور نوین گفتار اور دوسری
کتاب سے حرکتون ناطبعی کے اسباب کی شناخت مین ہے ایک خشکی ہے جیسی ہچکی
اور تشنج خشک کہ استفراغات قوی کے عارض ہو دوسرے فضلہ ہے کہ اوس سے تشنج امتلائی ظاہر ہو تیسرے
سدہ ہے کہ راہ قوت کی روک دیوے اور قوت کو کسی عضو سے باز رکھے اور پیشتر پہونچنے قوت کے جنبش اوس عضو مین
ظاہر ہو چوتھے فضلہ سرد ہے کہ سردی اوسکی عضلات کو ہلا دے اور اس حرکت کو نافض کہتے ہین یعنی لرزہ پانچوین فضلہ تیز ہلانے والا
کہ تیزی اوسکی عضلون کو اندر سے ہلا دے اس حرکت کا نام قشعریرہ ہے یعنی رونگٹے کھڑے ہونا چھٹے یہ کہ کسی عضو مین فضول یعنی
موجود ہون اور حرارت غریزی یا ضعف ہو یا سدہ واقع ہوا ہو کہ قوت کو اوس عضو کی پہونچنے سے طرف اوس عضو
باز رکھے اور اوس وجہ سے رطوبت مین اوس عضو کے ریاح پیدا ہون اور وہ ریاح راہ باہر نکلنے کی ڈھونڈھین اور اختلاج
ظاہر ہو اور جو یہ فضلہ لطیف زیادہ یا کثیر ہے تو بخار پیدا ہوگا اور اودھر اوسکے تمطی عارض ہوگی یعنی انگڑائی اور جو وہ فضلہ بہت
ہو یا نہایت گاڑھا اور تمامی اعضا مین ہو تو ماندگی ظاہر ہوگی یعنی کلال اور تعب کہ عربی مین اوسکو اعیا کہتے ہین اور اگر
یہ فضلہ کم حرکت کرے تو اعیای تمددی ظاہر ہوگا اور جو بہت متحرک ہو نافض یعنی لرزہ پیدا ہوگا باب تیرھوان پہلے
جزو اور نوین گفتار سے تفرق اتصال کے سببون کی شناخت مین ہے اسباب
تفرق اتصال کے دو جنس پر ہین ایک جنس آفتین ہین کہ باہر سے جسم کے واقع ہون جیسے کاٹنا عضو کا ساتھ تلوار کے
اور کھینچنا ساتھ رسی کے اور جلانا آگ سے اور توڑنا اور کچلنا ہڈی کا دوسری جنس تفرق کی وہ آفتین ہین جو اندر جسم کے
واقع ہوتی ہین اور اوسکی پانچ نوع ہین ایک مواد تیز اور جلانیوالا ہے کہ جس جگہ گذر اوسکا ہوگا اوس مقام کو چھیلیگا اور جلاویگا

دوسرے خلط اکّال ہے یعنے مواد کہانیوالا کہ جس عضو پر پڑے اتصال کو اوس عضو کے جدا کر دیوے تیسرے خشکی ہے کہ پوست کو درشت
کرے اور شق کر دیوے چوتھے امتلای بادی ہے کہ باد حرکت کرے اور تمدد اوس موضع مین ظاہر ہو اور اجزای عضو کو جدا کر دیوے
پانچوین کثرت خلط کی ہے کہ درمیان اجزای عضو کے جگہ اپنی کرے **باب ۱۴ چودہوان پہلے جزو اور نوین گفتار**
سے اسباب ورم کی شناخت مین ہے اسباب ورمون کے دو جنس ہین ایک مواد دوسرے ہیئت عضو کی لیکن وہ
اورام جو بسبب مواد کے ہون زیادتی مواد ناطبعی کی ہے اور وہ اورام جو بجہت ہیئت عضو سے ہون سات نوع ہین ایک یہ کہ کوئی
عضو ضعیف اور فضول قبول کرنیوالا ہو اور طبیعت اوسکے گوہر کی فضول قبول کرنیوالی [illegible]
باقی رخ اوسکی طرف کرتی ہین جیسے پسینہ اور میل اور مواد پھوڑہ اور پھنسی اور زخمون وغیرہ کا دوسرے یہ کہ گوہر کسی عضو کا ضعیف
اور متخلخل اور نرم ہو اور بوجہ اوسکے فضول کو قبول کرے جیسے گوشت گردن کا کہ کان کے پیچھے ہے اور جیسے بغل اور ران
کی جڑ تیسرے کوئی عضو ایسا ہو کہ گذرگاہین اوسکی جنمین مواد آتا ہو وے چوڑی زیادہ اون گذرگاہون سے ہو وین جن
گذرگاہون سے مواد باہر نکلتا ہے پس بوجہ اوسکے مواد اوس عضو مین زیادہ جمع ہوگا چوتھے کوئی عضو ایسا ہو کہ وہ دوسرے
عضو کے نیچے ہو تا اوس عضو کی حلقی ہو پانچوین کوئی عضو کو چاک ہو اور اوسمین گنج مواد کا ہو کہ رخ جس طرف کرے چھٹے
یہ کہ کوئی عضو ضعیف ہو یا کوئی آفت اوسپر پہونچی ہو کہ بوجہ اوسکے وہ غذا جو اوسکو ملتی ہے ہضم نکر سکے اور عاجز ہو
ساتوین کوئی زخم کسی عضو پر پہونچے اور بوجہ اوسکے مواد اوسمین مجتمع ہو جاوے آٹھوین کوئی عضو ہو کہ ریاضت سے ضعیف
ہو وے اور بوجہ اوسکے مواد اوسمین سے کم تحلیل ہو نوین یہ کہ مزاج کسی عضو کا گرم ہو کہ مواد کو اکثر جذب کرے جیسے گوہر گوشت
کا یا گرمی کہ کسی درد یا کسی حرکت سخت یا کسی ضماد گرم یا غذا اور دوائی گرم سے پیدا ہو دسوین یہ کہ کوئی عضو شکستہ
ہو جاوے اور درد اوس سے اوٹھے اور بسبب درد کے ورم پیدا کرے اور ایک گروہ نے گمان کیا ہے کہ ہڈی ورم نہین قبول
کرتی ہے مگر درست یہی کہ سب ہڈیان اور دانت ورم کو قبول کرتے ہین اسلیے کہ سب ہڈیان اور دانت نشو و نما اور
عفونت قبول کرتے ہین پس اسی طرح پر ورم کو بھی قبول کرتے ہین **باب ۱۵ پندرہوان پہلے جزو اور**
نوین گفتار سے درد کے اسباب کی شناخت مین ہے جاننا چاہیے کہ درد خبر پانا ہے
حال ناطبعی سے اور اسباب درد کے دو جنس ہین ایک تغیر ہے مزاج مین کسی عضو کے کہ ناگاہ ایکبارگی مزاج اوسکا
متغیر ہو اوسکو سوء مزاج مختلف کہتے ہین دوسرے تفرق اتصال ہے اور معنی سوء مزاج مختلف کے یہ ہین معلوم کرنا چاہیے
واسطے گوہر ہر عضو کے ایک مزاج ہے خاص اور متمکن پس جسوقت وہ مزاج متمکن ایکبارگی متغیر ہو جاوے اتفاقاً اور
کوئی مزاج غریب برخلاف اوسکے ظاہر ہو مثلاً اگر مزاج عضو کا سرد ہو گرم ہو جاوے یا گرم ہو سرد ہو جاوے تو قوت حساسہ اوس عضو کی
ظاہر آنے سے اوس مزاج غریب کی آگاہی پاویگی اوس آگاہی کا نام درد ہے اور سوء مزاج مختلف اوس مزاج
غریب کو کہتے ہین اور جاننا چاہیے کہ سوء مزاج کی دو نوع ہین ایک مختلف ہے جو ابھی ذکر اوسکا ہو چکا ہے دوسرے

سوء مزاج متفق ہی اور متفق اوسکو اسواسطے کہتے ہین کہ حس کو الم اوسکے سبب آگاہی نہین ہوتی ہی ایک مزاج ہوتا ہی غریب
کہ بتدریج متمکن ہوتا ہی اور اوس مزاج اصلی کو باطل کرتا ہے اور خود مانند مزاج اصلی کے قائم مقام ہو جاتا ہی اور جگہہ اوسکی
قرار پاتا ہی اسوجہ سے حس اوس عضو کی الم اوسکے سے آگاہی نہین پاتی یعنے حس اوس شئے سے جو اندک اندک متمکن ہوتی ہو
منفعل نہین ہوتی لیکن اثر اوس حال کا قبول کرتی ہے جو برخلاف اوس احوال کے ہو اور ناگاہ وہ حال اوسپر
عارض ہو کہ اوسکو احوال اپنی سے متغیر کر دیوی اسیوجہ سے تپ دق والا حس نہین پاتا ہے جس طرح صاحب تپ غب حرارت
حس پاتا ہی باوجودیکہ حرارت تپ دق کی زیادہ حرارت تپ غب سے ہوتی ہے لیکن فرق یہہ ہی کہ حرارت دق کی محکم
اور بتدریج قرار پاتی ہے اور گوہر اعضاے اصلی مین متمکن ہوتی ہے اور حرارت غب کی ایک حرارت ہی غریب اور ضد
اور اتفاقیہ ایکبارگی اون اعضا پر پہونچتی ہے کہ مزاج اصلی اونکا اپنے مقام پر ہوتا ہے اور جب وہ تپ دور ہو جاتی
ہی اور مزاج غریب باطل ہو جاتا ہے اور مزاج اصلی اپنی جگہہ پھر آتا ہے تو الم مزاج غریب سے آسودہ ہوتا ہی اسلیے کہ
حرارت غب کی حرارت غریب ہی اور اوس عضو مین اثر کرتی ہے جبکا مزاج اصلی قائم ہے پس جبکہ ایکبارگی
اتفاقیہ ظاہر ہو تو الم اوسکا ظاہر زیادہ ہوگا اور حرارت دق کی بتدریج قرار پاتی ہے اسوجہ سے اثر اوسکا ظاہر
نہین ہوتا مثلاً جسوقت کوئی آدمی تندرست حمام مین جاوے اور پہلے درجے کے نیمگرم پانی سے نہاوے تو بدن
اوسکا بالضرور اوس پانی سے حس پاویگا اسلیے کہ وہ پانی اگرچہ نیمگرم ہے مگر نسبت اوسکے پوست کے زیادہ گرم ہی
اور یکایک بدن پر پہونچا ہے اور جب ایک ساعت دوسرے درجہ مین حمام کے توقف کرے اور ساتھہ
حرارت حمام اور گرم پانی کے عادی ہو جاوے اور پوست اوسکا زیادہ اوس پانی پہلے سے گرم ہووے پھر اگر
اوس پانی سے یکایک قدرے بدن پر گراوین تو پوست اوسکا اوس سے ٹھنڈا پاویگا اور حس سردی کی پاویگا اسلیے کہ
مخالف اوسکے حال کے ہی اور یکایک پہونچا ہی جب یہہ بات معلوم ہو چکی تو جاننا چاہیے کہ اگرچہ سبب حس الم کا
سوء مزاج مختلف ہی لیکن ہر ایک سوء مزاج مختلف سبب حس الم کا نہین ہے کیونکہ سبب بالذات سوء مزاج
گرم ہے اور سوء مزاج سرد لیکن سوء مزاج تر کسی طریق سے موجب الم نہین ہی اور سوء مزاج خشک بالعرض سبب
الم کا ہے اسوجہ سے کہ مزاج گرم اور سرد دونون فعل کنندہ ہین اور طبیب اون دونون کو کیفتان فاعلتان
کہتے ہین معنی اس کلام کے یہہ ہین کہ مزاج گرم اور مزاج سرد ہر ایک اصل ہی اثر کرنیوالا او فعل ظاہر لانے والا ہے
اور مزاج خشک اور مزاج تر ہر ایک تابع ان دونون اصل کا ہی اثر قبول کرنیوالا کیا نہین دیکھتے ہین کہ جسوقت گرمی
شدید ہوتی ہی تو خشکی باطاعت اوسکی پیدا ہوتی ہی اور جسوقت کہ مزاج سردی کا دراز ہو تری باطاعت اوسکی
پیدا ہوتی ہے اور تمامی تحقیق ان امور کی ذمہ طبیب کے نہین ہی لیکن متعلق علم فلسفہ کے ہی اور ہم اوس قول سے کہ جو
ہم ابھی کہہ چکے ہین کہ سوء مزاج خشک سبب حس الم کا بالعرض ہی یہہ ہین کہ چونکہ سوء مزاج خشک عضو کو جمع کرتا ہی

اور عضو کے کنارون پر تفرق اتصال ظاہر ہوتا ہی تو وہ عضو حس الم کی پاتا ہی بالذات تفرق اتصال سے اور بالعرض
مزاج خشک سے اور جالینوس کے نزدیک سبب ذاتی حس الم کے واسطے تفرق اتصال ہی اور بجز اوسکے کوئی سبب
دوسرا نہین ہی اور وہ کہتا ہی کہ حس الم کی سوء مزاج گرم اور سردی بھی بسبب تفرق اتصال کے پائی جاتی ہی اسلیے کہ
گرمی محلل ہی اور تحلیل باعث تفریق ہی اور سردی اجزای عضو فراہم کرتی ہی اور جبکہ کوئی ایک جزو دوسری جزو سے
نزدیک زیادہ ہووے تو بضرورت اور کسی دوسری جزو سے دور ہوگا اور یہی تفرق اتصال ہی اور وہی موجب حس
الم ہے نہ مزاج سرد اور محسوسات کے معاملہ مین جو جو اسکو ناخوش معلوم ہوتے ہین وہ کہتا ہی کہ سبب اوس ناخوشی کا
تفرق اتصال ہی جیسے حس بینائی کی وہ سپیدہ روشنائی کے بسبب تفرق اتصال کے خیرہ ہوتی ہے اور سبب
ناخوش آنی سیاہی مفرط کا حس بصر مین فراہم ہونا تقبہ نور کا اور جمع ہونا آنکھ کے اجزا کا ہی کہ تفرق اتصال
لوازم اوسکے سے ہے اور حس ذوق کو ترشی اور شوریت بھی بسبب تفرق اتصال کے خوش معلوم ہوتی ہی
اور عفوصت یعنی کسیلی چیز بسبب قبض کے ناخوش معلوم ہوتی ہی اسلیے کہ تفرق اتصال لوازم قبض سے ہے
اور بویائی کی حس مین بھی وہ یہی کہتا ہی اور حس سماعت کی معاملہ مین بھی وہ کہتا ہی کہ الم سمع کا آواز
قوی سے بسبب تفرق اتصال کے ہوا کرتا ہی لیکن تحقیق اسکی فیلسوف کے ذمہ ہی لیکن اسقدر معلوم کیا چاہیے کہ
تفرق اتصال سطح متصل ہوا مین نہین ہوتا ہے اور حس الم کی ہوا مین نہین ہوتی ہی پس یہی درست ہی کہ سبب
الم کا سوء مزاج ہی نہ تفرق اتصال اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ درد بسبب زیادہ ہونے درد کا ہوتا ہی اسلیے کہ حرارت
حرکت کرتی ہے بسبب درد کے اور بوجہ متحرک ہونے حرارت کے مواد اندر اوس موضع کے زیادہ جذب ہوتا ہی
اس سبب سے درد کی شدت زیادہ ہوتی ہے اور بہت ایسا ہوتا ہے کہ بعد موقوف ہونے درد کے خارش
باقی رہجاتی ہے اور طبیب جاہل واسطے امتداع کے مشغول ہوتا ہے اور وہ باعث زیادتی مضرت کا
ہوتا ہے

باب سولہوان پہلے جزو اور نوین گفتار سے الم کی قسمون مین ہی اور سبب

ہر ایک کا الم کی قسمین پندرہ ہین ایک الم خارش کا ہی دوسری وہ الم ہے کہ کوئی چیز گدگدی اوس
موضع مین پہونچتی ہے عربی مین اوسکو خشونت کہتے ہین تیسرے الم ہے مثلاً یہ چبھنے والا عربی مین اوسکو ناخس
کہتے ہین چوتھے وہ الم ہے کہ گویا موضع کو دبوچتا ہی اوسکو ضاغط کہتے ہین پانچوین وہ الم ہے کہ گویا اوس
عضو کو کھینچتا ہی عربی مین اوسکو ممدد کہتے ہین چھٹے وہ الم ہے کہ گویا اوس موضع کو آپس سے جدا کرتا ہے
اوسکو مفسخ کہتے ہین ساتوین وہ الم ہے کہ گویا اوس مقام کو توڑتا ہی اور عربی مین مکسر کہتے ہین آٹھوین
گویا ضعیفی اوس عضو مین ظاہر ہوتی ہی عربی مین اوسکو مرخی کہتے ہین نوین وہ الم ہے کہ گویا کوئی برمے سے
سوراخ کرتا ہے اوسکو عربی مین ثاقب کہتے ہین دسوین ایسا درد ہی کہ گویا کوئی جوالدوز یعنی ستارہ

چھوتا ہی عربی مین اوسکو تسلّی کہتے ہین گیا ہوین گویا کہ وہ عضو سو گیا ہی عربی مین اوسکو خدر کہتے ہین یا ہوین
وہ الم ہے کہ گویا کوئی چوٹین مارتا ہے عربی مین اوسکو ضربان کہتے ہین تیرہوین الم ہے ساتھ گرانی کے عربی مین
اوسکو ثقل کہتے ہین چودہوین انواع ماندگی ہے اور عربی مین اعیا کہتے ہین پندرہوین الم گزندہ ہی عربی مین لذاع
کہتے ہین لیکن سبب خارش کا خلط ہوتی ہے شور یا تیز کہ عربی مین حریف کہتے ہین لیکن وہ خارش جو بسبب خلط
حریف کے پیدا ہو سوزان تر اوس خارش سے ہی جو کہ خلط شور سے پیدا ہووے اور سبب خشونت کا گزرنا خلط تیز کا ہی
یا کسی چیز کھردری کا مثل ریگ کے کہ گردہ مین پیدا ہوا اور وہ گردہ سے طرف مثانہ کے آوے اور پیشاب کی راستہ مین
گذر کرے اور سبب الم ناخس کا تفرق اتصال ہے بسبب مادہ فرد تی کے کہ جھلّی کو عضو کی چوڑا ہو مین سے کھینچتا ہے
اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ درد ناخس اور اور قسمین آلام کی ہر گاہ عضو ہموار مین ہوتی ہین اور کبھی ہموار مین نہین ہوتی ہین
اور ناہموار مین ایسی ہوتی ہین کہ عضو یکسان نہین ہوتا ہی بلکہ مرکب ہوتا ہے بعضی اجزا عضو کی صلب ہوتی ہین اور بعضی
نرم یا اسواسطے ہی کہ حس عضو کی یکسان نہین ہوتی کوئی جزو حساس زیادہ ہوتا ہی اور کوئی جزو عضو کا حساس نہین یا کسی جزو
کو کوئی آفت پہونچتی ہی اور کسی جزو کو نہین پہونچتی یا حرکت کرنا جھلّی کا اوس جزو کی یکسان نہین ہوتا اور سبب الم تمددی کا
باد یا خلط ہی کہ پٹھو اور عضلہ کو کھینچتی ہے اور سبب الم ضاغط کا خلط کثیر ہے یا ریح کثیر کہ عضو مین جمع ہوتی ہے اور جگہ عضو کی تنگ
کرتی ہی اور سبب الم مفسخ کا مواد ہی کہ درمیان عضلون اور گوشت اور جھلیون کے جمع ہوتا ہی اور جھلیون اور عضلون کو
کھینچتا ہی اور سبب الم مکسر کا مواد ہی یا ریح ہی کہ درمیان ہڈیون اور جھلیون کے [illegible] ہو یا موجب اوسکا سردی ہوتی ہی کہ
اون جھلیون پر پہونچے اور اونکو دباوے اور الم اوسکا ہڈیون پر پہونچی اور سبب الم وخز کا مواد ہی کہ گوشت عضلہ مین جمع ہوتا اور تر
اور عصب مین نہین پہونچتا ہی اور وہ الم ہے نرم اور آہستہ سو جس کی مواد اوسکا نرم عضو مین ہوتا ہے کیونکہ اندام ورگ کے
اجزا مین سے گوشت عضلہ کا زیادہ نرم ہے اور سبب الم ثاقب کا مادہ کثیر اور غلیظ ہی یا ریح غلیظ ہی کہ عضو مین جمع
ہو جاتی ہے اور سبب خدر کا یا سردی مزاج عضو کی ہے یا سدہ ہی کہ روح کے گذرگاہ کو بند کرتا ہے اور سبب الم ضربانی کا
ورم ہی گرم یا سرد یا سخت یا نرم کہ نزدیک اوسکی شرائین ہووین اور جس وقت وہ شرائین حرکت کرتی ہین تو سبب ورم
الم ضربانی عارض ہوتا ہے اور سبب الم ثقل کا ورم ہے اوس عضو مین کہ [illegible] اوسکا حس [illegible] ہو [illegible]
اور [illegible] سبب ورم کے معالیق عضو کی کھینچتی ہین اور حس ثقل کی ظاہر ہوتی ہے یا ورم [illegible] عضو حساس مین لیکن
سختی علت کی اوس عضو کی حس کو باطل کرتی ہے جیسے سرطان اور [illegible] ہوتی ہے اور [illegible] حس گرانی کی پاتے
اور حس الم کی نہ پاتے اور سبب الم اعیا کا اور انواع اوسکی تیرہوین باب کی آخر مین اس کتاب کی بیان کیے گئے ہین اور
سبب لذع کا خلط تیز ہے یا چٹپٹی سہ [illegible] جزو اور [illegible] گفتار اور دوسری کتاب [illegible]
مین ہی سبب دریافت ہونے الم کا اور سبب دریافت ہونے لذت کا ہی اور [illegible]

سبب اوس لذت کی جو خارش سے پیدا ہوتی ہے لیکن ادراک الم دریافت کرنا حال منافی کا ہے
یعنی اوس حال کا کہ جو بدن انسان کے ناموافق ہی آور ادراک لذت دریافت کرنا حال مناسب اور ملائم کا ہی یعنے اوس
حال کا کہ جو بدن انسان کے موافق ہے اور سبب ادراک دو نکا یہ ہی کہ یکایک جسم انسان پر عارض ہوا اور خارش الم سے
کہ خلط تیز یا شور سے پیدا ہوتی ہے پس جب آدمی کھجاتا ہی تو مسام کھلجاتے ہین اور خلط تحلیل ہوتی ہی اور بسبب اوس تحلیل کے
الم زائل ہو جاتا ہی اور جو کہ تحلیل ہونا خلط کا کھجلانے سے ایکبارگی ہوتا ہے تو اس سبب سے آدمی لذت پاتا ہی اسلیے کہ تحلیل خلط تیز
یا خلط شور کی حال ملائم اور مناسب ہی اور ادراک لذت خارش ہی ادراک اوس حال ملائم کا ہے باب ١٨ اٹھارہوان
پہلی جزو اور دوسری گفتار سے احوال ناطبعی کی شناخت مین ہی جو درد سے پیدا
ہوتے ہین معلوم کرین کہ سب طرح کے قوت کو باطل کرتے ہین اور اعضا کو اپنے کام سے باز رکہتے ہین اور
مالش کو احوال طبعی سے پہیر دیتی ہین لیکن عضو درد مند پہلے گرم ہوتا ہی بسبب جمع ہونے مواد اور ریح کے اور روح تحلیل
ہوتی ہے باب ١٩ اونیسوان پہلی جزو اور دوسری گفتار سے احوال طبعی اور ناطبعی کی شناخت
مین ہے جو حرکتون سے پیدا ہوتے ہین احوال طبعی جو حرکت سے پیدا ہوتی ہین چار ہین ایک بہڑکنا
حرارت کا دوسری نضج یعنی پکانا اخلاط کا تیسرے تحلیل چوتھے خلطین اور قوت اندامونکی آور احوال ناطبعی بھی چار ہین ایک انواع
اعیا یعنی قسمین ماندگی کی دوسرے ورد دتیسرے درد چوتھے تحلیل یا فراط کا بسبب افراط تحلیل کے ضعف قوت اور
نقصان حرارت پیدا ہوگا باب ٢٠ بیسوان پہلے جزو اور دوسری گفتار سے احوال ناطبعی کی
شناخت مین ہی جو ریحون سے پیدا ہوتے ہین ریاح خالی عضو مین مانند معدہ کے درد شدید کی
اور قراقر پیدا کرتی ہین یا درمیان طبقون اور لیفون عضو کے مانند آنتون کے درد یا ثاقب پیدا کرتی ہین جیسے قولنج ریحی
مین ہی درد ہوتا ہی یا ریاح درمیان مین لیفون اور عضلون کے موجود ہون یا درمیان مین گوشت عضلہ اور جہلیون کے
ہون یا درمیانے مین ہڈیون اور اوسکی جہلیونکے قرار پاتین یا درمیان مین گوشت اور پوست کے ہون اور ہر ایک بسبب
رقت اور غلظت اور زیادتی اور کمی مواد کے اور لائق سختی یا نرمی اندام کے درد پیدا کرے باب ٢١ اکیسوان پہلی
جزو اور دوسری گفتار سے اسباب تخمہ اور امتلا کے بیان مین ہی اسباب تخمہ اور
امتلا کے دو جنس ہین ایک جنس کے اسباب بیرونی ہین آور دوسری جنس کے اسباب اندرونی ہین لیکن اسباب
بیرونی چار نوع پر ہین ایک بہت کہانا طعام اور شراب کا اسوجہ سے کہ کثرت اوسکی جسم مین تری زیادہ کرتی ہی کہ بدن کو اوسکی
احتیاج نہین ہی اور قوت ہاضمہ ہضم اوسکے سے عاجز آتی ہے اور بوجہ اوسکے امتلا حاصل ہوتا ہے دوسری بہت حمام کرنا
غذا سے پہلے یا بعد غذا کے کہ بسبب اوسکی تصرف طبیعت کا طعام مین تباہ ہو جاتے اور تخمہ حاصل ہو تیسری وہ سبب
ہین کہ تحلیل کو باز رکہتی ہین جیسے ریاضت نکرنا اور استفراغ نکرنا اور مانند اوسکے چوتھے تدبیر غذا آور اسباب اندرونی

تین نوع پر ہین ایک ضعیفی قوت ہاضمہ دوسری ضعیفی قوت دافعہ یا قوی ہونا قوت ماسکہ تیسری تنگی رگون اور گذرگاہون

فصلون کی باب ۲۲ بائیسوان پہلا جزو اور نوین گفتار سے اسباب ضعیفی اعضا کی شناخت مین

ہے اسباب ضعیفی اعضا کی پانچ نوع سے ہین ایک یہ کہ جرم عضو اور گوہر اوسکا ضعیف ہو دوسرے یہ کہ روح کہ مرکب قوتون کی ہے ضعیف ہوا اور باطاعت اوسکے قوت بھی ضعیف ہوجائی تیسرے یہ کہ قوت خود ضعیف ہوا اور نیز باطاعت دوسرے کے چوتھی یہ کہ آفرینش گوہر عضو کی نازک اور ضعیف ہو پانچوین یہ کہ کسی عضو مین کوئی مرض ہوا امراض ترکیب سے اور وہ عضو بسبب اوسکے ضعیف ہوجائی لیکن ضعیفی مطلق یہ ہے کہ بافتگی اور پیوستگی پٹھون کی عضو کی سست ہوجاتی ہے اسلیے کہ افعال اعضا کے جو کچھ طبعی ہین اور جو کچھ اختیاری ہین سب ساتھ قوت لیفون پٹھون کے ہین کہ بافتگی اور پیوستگی اور مہنا پٹھون کی لیفون سے ہے چنانچہ تشریح مین بیان ہوچکا ہے کہ قوت جاذبہ اون پٹھون کی لیفون مین ہے جو درازی مین کہی ہوئی ہین اور قوت ماسکہ اون لیفون مین ہے کہ ترچھی رکھی ہوئی ہین اور قوت دافعہ اون لیفون مین ہے جو عرض مین کہی ہوتی ہین اور یہ لیفین تینون طرح کی برہم رکھی ہوتی ہین اور ایک دوسرے سے بنی ہوئی ہین پس جسوقت بافتگی ان لیفون کی سست ہوجاتی ہے تو ضعیفی مطلق حاصل ہوگی اور حال اوس عضو کا مانند احوال جامہ کے ہے کہ بہت دہر تک زیادہ پہنے سے بوسیدہ ہوتا ہے اوسکو عربی مین تہلہل کہتے ہین اور سبب ضعیفی ہونے گوہر عضو کا سوء مزاج ہے خصوصا سوء مزاج سرد کہ حس عضو کو باطل کرتا ہے اور وہ عضو مانند خفتہ کے ہوجاتا ہے عربی مین اوسکو خدر کہتے ہین اور سوء مزاج گرم بھی عضو کو ضعیف کرتا ہے اسلیے کہ روح اور عضو کے مزاج کو تباہ کرتا ہے اور سوء مزاج خشک منافذ کو یعنی راستون کو بدن کے فراہم کرتا ہے پس راہ قوتون کی بسبب اوسکے بند ہوجاتی ہے اور سوء مزاج تر اعضا کو نرم کرتا ہے اور نرمی سے سستی پیدا ہوتی ہے اور جسوقت سوء مزاج تر ساتھ مواد غلیظ کے ہو سدہ پیدا کرتا ہے اور راہ قوتون کی بند کرتا ہے پس سبب روح کے ضعیف ہوجانے کے دو طرح پر ہین ایک سوء مزاج دوسرے تحلیل بہت اور طرح طرح کے استفراغات قوی اور ایک اور طریق سے اسباب ضعیفی کے بارہ نوع پر شمار کیے جاتے ہین ایک سوء مزاج دوسری تباہی ہوا کی تیسری تباہی پانی کی چوتھے غذا مین بدپرہیزی پانچوین بوی ناخوش اور ایچرہ استادہ پانیون کے اور تباہ اور خراب پانیون سے اور دہوان اور بخارات زہرناک کہ ہوا مین شامل ہون چھٹے استفراغ مفرط اور کہلنا پانی کا علت استسقا مین اور ایکبارگی باہر کرنا جیسے دنبلہ بہت چیرنا اور بہت ایکبارگی باہر نکالنا اور ریاضت بکثرت اور پسینہ بافراط یہ سب ملحقہ استفراغات کے ہین ساتوین درد سخت مضعف اسلیے کہ درد مزاج کو بھی متغیر کرتا ہے اور روح کو بھی تحلیل کرتا ہے اور درد آنتون اور معدہ مین اور حوالی دل مین زیادہ اثر کرتا ہے آٹھوین تپ اکثر طرح کی مزاج کو متغیر کرتی ہے اور نیز تحلیل نوین باعث ضعف کا غذا نپانا اور نکھانا دسوین یہ کہ ضعف ایک عضو کا سبب ضعف تمام جسم کا ہو جیسے ضعف فم معدہ سخت مضعف بدن ہے

کہ تھوڑی سبب سی دل اور دماغ اوسکا احوال اپنی سے متغیر ہوتا ہے گیارہوین یہ کہ کوئی شخص بہت بیماریان اوٹھاوے
اور بوجہ اوسکے ضعیف اور ناطاقت ہو جاوے بارہوین یہ کہ پیدایش کسی عضو کی ضعیف اور نازک زیادہ ہو جیسے دماغ
اور پھیپھڑہ کی خلقت اور اوس سبب سے فضول کو اور اندامون سے جو قوی الخلقت ہین قبول کرے اور معلوم کرین
کہ خدا تعالی نے دماغ کو اسی واسطے تمام جسم کے اوپر رکھا ہے بسبب اوسکی نازکی اور نرمی کے ورنہ ہمیشہ فضول سب
اعضا کی اوسپر گرتے اور دماغ اونکو دفع نکرسکتا اور قوتین اوسکی سب تباہ ہوتین اور تمامی افعال دماغی باآفت ہوتے

باب ستیسوان پہلی جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے اون سببون کی شناخت مین ہی جو بدن کے باہر اثر کرتے ہین اور اندرون جسم کے اثر نہین کرتے ہین اور اون سببون کی شناخت مین ہی جو برعکس اوسکے ہین

جاننا چاہیے کہ بہت چیزین ایسی ہین کہ بیرون
بدن بمجرد ملاقات اندر پوست کی اثر کرتی ہین اور جلا دیتی ہین اور اگر اونکو کھاوین تو اندر بدن کے موثر نہین ہوتین
اور اثر اون چیزونکا باہر جسم کے چھہ سبب سے ہی ایک یہ کہ اوس چیز مین ایک قوت ہی گذرنے والی کہ ساتھ اوس قوت کی
اجزای لطیف مسام کے اندر داخل ہوتی ہین اور اثر بخشتے ہین دوسری یہ کہ اعضا بھی ساتھ قوت جاذبہ کی اوسکو اپنی طرف
کھینچتی ہین تیسری یہ کہ قوت گذرندہ اوس چیز کی اور قوت جاذبہ اندام کی دونون یار ہوتی ہین تاکہ اثر اوسکا بخوبی ظاہر
ہوتا ہی چوتھے یہ کہ وہ چیز طبعی قوی ہو کہ آدمی کے جسم کے احوال کو متغیر کردیوے مانند ضماد گرم بالفعل کہ جسم مین اثر کرتا ہے
پانچوین وہ ضماد جو بالقوہ اثر کرے سرد ہو یا گرم اور حرارت غریزی اوسکی قوت کو طرف فعل کے لاوے چھٹے یہ کہ وہ چیز
بالخاصیت اثر کرے اور دوسری طرح کی وہ چیزین جو کھانے سے اثر بخشتی ہین اور جسم کے باہر کیطرف اثر نہین کرتی ہین لیکن
وہ چیزین جو بدن کے باہر سے اثر کرتی ہین اور پوست کو جلا دیتی ہین اور زخم ڈالتی ہین وہ چیزین تیز ہین مانند پیاز
اور لہسن وغیرہ کے اور اوسکی پانچ سبب اور ہین خاصتہ ایک یہ کہ جسوقت آدمی اون چیزونکو کھاوے تو قوت اونکی
اونکو ساتھ اتنی نرہیگی کہ اثر اور فعل اپنا کرسکے اسلیے کہ قوت ہاضمہ اوسیوقت اونکی قوت کو توڑنا شروع کریگی پہلے
اوس سے کہ وہ فعل اپنا ظاہر کرین دوسری یہ کہ آدمی کسی چیز کو تنہا نکھاوے لیکن ساتھ روٹی اور گوشت وغیرہ کے کھاوے
اور اندرون بدن کے ملی ہوئی پہونچے جب ملجاتی ضرر نہ دیوے تیسرے یہ کہ کسی شئے کو آدمی نوش کرے اور وہ چیز ساتھ
رطوبت دہن اور رطوبت معدہ اور رطوبت آنتون کے گوندہ جاوے اور قوت اوس چیز کی اوسوجہ سے شکستہ ہوجاوے
چوتھے یہ کہ کوئی چیز ایسی ہو کہ اگر اوپر جسم کے ضماد اوسکا کرین اور وہ ضماد ایک مدت تک اوس موضع پر لگا رہے تو اثر
اپنا انجام کو بخوبی کریگا لیکن اگر اوسکو کھاوین تو وہ ایک موضع پر نٹھہریگی بلکہ جلدی گذر کریگی کیونکہ شی گذرندہ کا اثر
نہین ہوسکتا جیسا اوس شی کا ہوتا ہی جو ایک موضع پر لازم ہوا اور لیکن وہ چیز جو باہر سے اثر نہین کرتی اور کھانے
اندر بدن کے اثر کرتی ہی وہ مثل اسفیداج کے ہی اور مثل اوسکے اور بہت چیزین ہین وجہ اوسکی یہ ہی کہ وہ ایک

چیز غلیظ ہی اور اوسکے اجزا مین قوت گذرنے کی اندر مسام کے نہین ہے اور اگر کوئی جزو اوسکا نفوذ بھی کرے تو اندر جوف
نہین کر سکتا اور قعر پوست اور منفذ روح تک نہین پہونچ سکتا اور اوسمین کچہہ لطافت اور تیزی اور سوزانی نہین ہے
البتہ اگر اوسکو کہاوین تو بخوبی قعر بدن مین پہونچیگا اسلیے کہ گوہر اوسکا نہایت غلیظ ہی طبیعت اوسمین اتنا اثر نہین کرسکتی
جسقدر اور چیزونمین تصرف کرتی ہی اور کوئی جزو اوسمین سی ہضم نہین ہوسکتا اوسی حال پر بدستور رہتا ہی اور اثر اپنا
نہین اوٹہاتا ہے جزو دوسرا دوسری کتاب سے اون اسباب کی شناخت مین ہے
جو احوال اور تغیر آدمی کے اوپر ظاہر ہوتے ہین سوای بیماریون کے اور طبیب کو شناخت
اونکی چارہ نہین ہے اور یہ جزو اکیس باب پر تقسیم کیا گیا ہی باب پہلا دوسرے جزو اور
نوین گفتار اور دوسری کتاب سے سبب لذت کی شناخت مین ہی جو جماع سے
ہوتی ہے اور سبب باہر نکلنے منی کا جاننا چاہیے کہ جو کوئی عضو کہ مقام گرم اور نرم پر گہسا جائے
اور رگڑا جائے گہسنے اوسکے سے لذت حاصل ہوگی جس طرح کوئی آدمی کسیکے ہاتھ پاؤن کو نرم ہاتھ سے ملے اوس سے
لذت پائے اسی طرح قضیب ایک عضو عصبانی ہی یعنی پٹھے دار اور حس اوسکی قوی ہے اسوجہ سے رگڑنے اور گہسنے
اوسکے لذت نہایت حاصل ہوتی ہی خاصۃً عنایت الٰہی بھی شامل حال ہوتی ہی جیسا کہ کتاب معالجات مین تدبیر
باہ مین بیان کیا جائیگا انشاء اللہ عز وجل اور معلوم کرین کہ حرکت جماعی حرارت کو ہلاتی ہی پس یہ حرارت اوٹہتی ہی
اور وہ ریح کہ قضیب کو برانگیختہ کرتی ہی دونون یار ہو جاتی ہین اور منی کو باہر نکالتی ہین مانند پچکاری کے باب
دوسرا دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے شناخت مین سبب کہنے
حیض کے ہی حالت حمل مین اور شناخت مین سبب بچہ جننے کی سبب کہنے حیض کا
حالت حمل مین یہہ ہی کہ جو کچہہ حیض جاری ہوتا ہی واسطے غذای فرزند کے کام آتا ہے جس طرح سرگین تخم کے کام
آتا ہے کہ اوسکو غذا دیتا ہی اسوجہ سے کہ تندرستی عورتون کی اس بات مین ہے کہ حیض اونکا باندازہ اور وقت پر
ہو اور جلد جلد مین بدن اونکے جسم سے اس طریق سے نکلا کرین اور جسوقت بعد حمل کے اتفاق پڑے تو قیاس مقتضی اس
امر کا ہے کہ تندرستی فرزند کی اکثر حالات مین بحال رہے اور آفت آیا کی کمتر ہو اسلیے کہ رحم مواد سے پاک ہوتا
اور پرورش فرزند کی غذای پاکیزہ سے ہوتی ہے اور جسوقت فرزند بزرگ ہوویگا وہ غذا جو رحم مین پاتا تہا بسبب تہوڑا ہو
اور ناچار واسطے طلب غذا کے حرکت کریگا اور رگین اور رحم کے جوڑ کہ جنسے وہ پیوست ہی ٹوٹ جاتین اور جسوقت
جوڑ اور پیوند ٹوٹ جاتین تو زیادہ قرار نکر سکیگا اور راہ باہر نکلنے کی ڈہونڈہیگا بالہام ایزدی اسکا نام زادن ہے
اور معلوم کرین کہ جب نطفہ رحم مین پڑتا ہے تو منہ رحم کا بند ہو جاتا ہی اور حرارت اوس نطفہ مین اپنا عمل
کرتی ہی اور اوسکو مانند جہاگ کے بنا دیتی ہے جیسے پانی کہ اثر کرنے سے آگ کے جوش کہاتا ہے اور جہاگ لاتا ہی بعد اوسکے

جو کچہ پختہ ہوتا ہی خون بنتا ہی اور تمامی پختگی پر گوشت بنجاتا ہی اوس ترتیب سی جس طرح دوسرے باب مین پانچوین گفتار اور پہلی کتاب سی بیان ہوچکا ہے پس جس وقت نطفہ گوشت بقوت تنفس مادر پرورش پاتا ہی اوسی وقت اوسمین گذرگاہین ظاہر ہوتی ہین اور حال اوس گوشت کا مانند حال چوچہ کی ہے کہ انڈے سے نکلتا ہی مادر اوسکو اول قوت تنفس سے پالتی ہے جب تک گذرگاہین غذا کی کشادہ ہوون پہر غذا دیتی ہے پہر درمیان مین اوس گوشت کے شگاف ظاہر ہوجاتا ہی اور مقام ناف کا پیدا ہوتا ہے اور ایک رگ اوس سے باہر نکلتی ہے اور رحم پر استوار ہوجاتی ہے اوس راہ سے غذا پہونچتی ہے جسطرح تخم کہ جب زمین پر گرایا جاتا ہے تو درمیان اوسکا شگافتہ ہوتا ہی اور ایک چیز اوسمین سے نکلتی ہے اور زمین پر استوار ہوجاتی ہی اور دانہ کو غذا پہنچتی ہے پس سبب جنین کے رکنے کا یہ ہو بعد اوسکے فرزند کی شاخین ہوتی ہین یعنی ہاتھ پاون اور اور اعضا برآمد ہوتے ہین جیسے تخم سے درخت اوگتا ہی اور پہلتا ہے اور شاخین پہیلاتا ہے

باب تیسرا دوسری جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے اس بات کی شناخت مین ہی کہ بچہ جو ساتوین مہینے پیدا ہوتا ہے کس سبب سے تندرست اور قوی رہتا ہی اور جیتا ہے اور جو بچہ کہ آٹھوین مہینے پیدا ہوتا ہے کسو جہ سے مردہ پیدا ہوتا ہی یا بعد پیدا ہونے کے جلد مر جاتا ہے

معلوم کرین کہ بچہ کو جو شکم مادر مین ہو عربی میں اوسکو جنین کہتے ہین اور نطفہ کم و بیش چالیس دن مین جنین ہو جاتا ہے جلد تر پینتیس روز مین اور دیر تر پینتالیس دن مین پس جو نطفہ کہ پینتیس دن مین جنین بنتا ہی وہ بعد ستر دن کے حرکت کرتا ہے اور جو نطفہ کہ پینتالیس دن مین جنین ہوتا ہی بعد نوے روز کے حرکت کرتا ہی بالجملہ مدت حرکت کی المضاعف مدت جنین سی ہے اور روزگار جنین اور روزگار حرکت بقیاس روزگار بحران کے ہوتی ہے اور مدت حرکت کرنی کی جب سہ چند ہوتی ہے تو رحم سے باہر نکلتا ہی بموجب اس حساب کے واجب ہی کہ جو مدت ستر دن مین حرکت کرے بعد دو سو دس دن کے باہر آویگا کہ سات مہینے کامل ہوتے ہین اور جو نوے دن مین حرکت کرے بعد دو سو ستر دن کے باہر آویگا کہ نو مہینے کامل ہوتے ہین لیکن اس حساب مین کمی بیشی بہت ہوتی ہے اکثر مدت نہ سال مین تمامی پہونچتا ہی اسلیے جنین شکم مادر مین مانند اوس میوہ کے ہے جو درخت پر لگا ہووے پس میوہ جب تک خام ہے درخت پر محکم ہوتا ہی اور پیوند اوسکا درخت پر مضبوط ہوتا ہے اور غذا اوسکو پہونچتی ہے اور بخوبی پلتا ہے اور جب وہ میوہ پختہ ہوگیا اور پرورش پاچکا تو وہ محکمی دور ہوجاتی ہے اور پیوند اوسکے سست ہوجاتے ہین کہ بآسانی علیحدہ ہوسکتا ہے اور ساتھہ ادنی حرکت کے درخت سے جدا ہوسکتا ہی اور حال جنین کا بھی اسی طرح پر ہی کہ پیوند اوسکا ساتھہ رحم کے اسی طرح اول محکم ہوتا ہی جب تک غذا پاتا ہے اور پلتا ہے اور جب پختگی اور تمامی کو پہونچتا ہی پیوند سست ہوجاتے ہین اور ساتھہ ادنی حرکت کے جو اوس سے ہوسکتی ہے رحم سے جدا ہوتا ہے اور باہر نکلتا ہی

اور یہ مدت نیم سال شمسی مین ہوتا ہے کہ آفتاب ایک نیمہ فلک پر چلا جاتا ہی وقت بحران تمام ہو جاتا ہی یا نشہ
بحران قمری کے جیسے پانچوین باب مین تیسری گفتار اور چوتھی کتاب سے ذخیرہ کے بیان کیا جا چکا ہے اسیوجہ سے
کہ بچہ ہفت ماہہ بعد نیم سال شمسی کے پیدا ہوتا ہی اور شمار اونکی ایام کی ایکسو بیاسی دن اور نصف اور
آٹھوان حصہ ایک دن کا ہے اور ماہ قمری بقیاس ساتھ ماہ شمسی کے اونتیس دن اور نصف روز ہے
اور وہ دو روز اور نصف اور آٹھوان حصہ ایک دنکا حصہ نیم سال شمسی کا ہی ایام مسترقہ سی کہ فارسی مین
اونکو روزہای دزدیدہ کہتی ہین اور حمل کے پہلے مہینے اور آخر کے مہینے کو واجب نہین ہے کہ تمام شمار کرین
اگرچہ چند روز کمتر ہون یا نصف مہینہ ہو تمام تصور کرین اسوجہ سی کہ جو بچہ کہ بعد نیم سال شمسی کے پیدا ہوتا ہی
اوسکو ہفت ماہہ کہتی ہین اور وہ تمام اور کامل ہی اور جلد زیادہ اس سے ممکن نہین ہی اور اگر کچھ دن
زیادہ ہون حکم اوسکا بھی اسی طرح پر ہے اور ممکن ہی کہ انتہا عدد ایام ہفتماہہ کی ہوگی دوسو چار دن ہون
اور جب اس حساب سی گذر جاتے تو ہشت ماہہ کے حساب مین شمار ہوگا اسلیے کہ اول مہینے کو تمام تر شمار کرنا
واجب نہین ہی کیونکہ اکثر حالات مین حمل بعد پاک ہونے کے حیض سے قرار پاتا ہے اور مدت حیض کی مہینے مین
نقصان کو پہونچتی ہے کمتر تین دن اور زیادہ تر بھی ہوتی ہے اور اور کوئی سبب بھی عارض ہوتا ہے
کہ نصف مہینہ گذر جاتا ہے یا بعد حمل قرار پانے کی اتفاق اوسکا ہوتا ہے پس اگر عدد ایام نصف ماہ کو
کہ اونکو تمام شمار کیا ہے اور وہ پندرہ روز ہین تقریب ساتھ پانچ روز ماہ شمسی کے جمع کرین اور چھ مہینے
لیوین تو عدد اونکے ایام کے ایکسو پینسٹھ [۱۶۵] دن ہوتے ہین پس بضرورت کمال نیم سال شمسی کا ساتوین مہینہ
ہوگا اور تمامی اوسکی سترہ [۱۷] دن اور نصف اور حصہ ہشتمی روز ہی ہوگی ایکسو بیاسی [۱۸۲] دن اور نصف روز اور حصہ
ہشتمی روز ہوتا ہے اور جو اس مدت سی گذر جاتے چالیس دن تک اوسکو آٹھوین مہینہ سے شمار کرین اسلیے کہ
پانچ پانچ دن ساتون مہینون سی اور پانچ دن اون تمامی سے لیوین تو چالیس دن تمام ہونگے اور انتہا زمانہ حمل کی دو
سو اسی [۲۸۰] دن ہین پس جو لوگ نو مہینہ اور دس مہینہ اور گیارہ مہینہ زمانہ حمل کا بیان کرتے ہین درست ہی اور روا ہے
بشرطیکہ عدد ایام جو مذکور ہو چکی وہی شمار کیے جائین اور پہلا اور پچھلا مہینہ تمام نہ لیا جائے اور اس مضمون سی معلوم ہوگیا
کہ مدت حمل کی ایکسو بیاسی روز اور نصف روز اور حصہ ہشتمی یکروز کے درمیان مین ہی اور چھپن دوسو اسی [۲۸۰] دن کے باہر
اس سے نہین ہی اور جاننا چاہیے کہ جسوقت جنین رحم مین ہفت ماہہ ہو جاتی تو طبیعت بقدر برابری اوس غذا سی جو رحم مین
اوسکو پہونچتی ہے بعضی اوسمین سی طرف عورت کی چھاتیون کے لاتی ہی اوسکا دودھ بنتا ہی اور وہ آمادہ رہتا ہی منتظر وقت
اوسکو باہر نکلنے کا کہ جسوقت باہر نکلے وہ غذا اوسکی ہو جائے پس اسوجہ سی کہ غذا اوسکی بعض طرف عورت کی چھاتیون کے
آتی ہے اور حصہ اوسکو رحم مین کمتر پہونچتا ہی اور حالانکہ اوسکو غذا بہت ملنی چاہیے کیونکہ وہ بزرگ ہوگیا ہے اسلیے وہ غذا کی

خواہش مین جنبش کرتا ہی پس وقت حرکت کرنے کی رگین اور پیوند رحم کے کہ وہ جنسے پیوستہ ہی ٹوٹ جاتی ہین اور جدا ہوجاتی ہین اور بچہ باہر آنے کے لیے کوشش کرتا ہی اور اس کوشش کرنے مین وہ جہلیان کہ جنکے درمیان مین وہ لپٹا ہوا ہے پہٹ جاتی ہین اور رطوبتین اوسکی اوس بچہ کو پہسلاتی ہین اور پہرنا بچہ کا واسطے خروج کے سر کی طرف سے ہوتا ہے کہ طبعی پیدایش یہ ہی کہ سر کی طرف سے رحم سے نکلے اور جو پاؤن کی طرف سے نیچے آوے اور نکلے وہ موجب اوسکی ناطاقتی کا ہی کہ بسبب ضعف کے سر کی طرف مڑ نہین سکتا اسلیے پاؤن کے ہی طرف سے پہسلتا ہی اور جنین رحم کے اندر اوکڑون بیٹھا ہوتا ہے دونون زانو ملے ہوتے اور دونون ہتیلیان اپنے زانو پر رکھی ہوتا ہی اور ناک بیچ دونون زانوون کے اور دونون آنکھین پشت دست پر رکھی ہوتا ہی اور مونہہ اوسکا طرف پشت مادر کے ہوتا ہی پس یہ شکل سر کی طرف سے نکلنے کو اور سر کے نیچے لانے کو موافق تر ہی اور گرانی سر اور سینہ مددگار اوسکا ہوتا ہی اور بعضون نے ذکر کیا ہی کہ جنین نرینہ اس شکل پر ہوتا ہی اور مادینہ پشت طرف مادر کے رکہتا ہی پس جنین اس کوشش کرنے مین اگر قوت اوسکی قوی ہو جلد مادر سے علیحدہ ہوجاتا ہے اور تندرست اور قوی بعد نکلنے کے بھی رہتا ہی اور اگر قوت اوسکی ضعیف ہو اوس حرکت سے رنجور ہوتا ہی اور بیمار ہوجاتا ہی اور کیفیت اوسکی تین حال سے خالی نہوگی یا رنج اور بیماری سے مرجائیگا اور گرانی اوسکی مشیمہ کو پھاڑ دیگی اور مردہ مادر سے جدا ہوگا یا رگین اور پیوند سب ٹوٹ جائین اور نو مہینہ یا دس مہینہ تک رحم مین موجود ہی اور بیماری اور رنج سے پہلے حرکت کی آسودگی پاوے اور حرکت دوسری کری اور مادر سے تندرست جدا ہوجاوے اسلیے کہ مدت بیماری جنین کی چالیس دنکی ہے اور ہر طرحکا تغیر اوسکے احوال کا اسی چالیس دنمین تمام ہوچکتا ہی پس جتنا رحم مین زیادہ رہتا ہی اور مادر سے دیر مین علیحدہ ہوتا ہے قوی زیادہ ہوتا ہی اور جب مادر سے جدا ہوتا ہے تندرست رہتا ہے جیسے بچہ دس مہینہ کا اور حال تیسرا یہ ہی کہ آٹھوین مہینہ ایک حرکت اور کرے اور مادر سے جدا ہو یہ پیدایش طبعی نہین ہی لیکن بسبب مرض کے پیدا ہوا ہے کیونکہ ہنوز بیماری مین مبتلا تھا اور رنج اور حرکت اول سے آسودہ نہین ہوا تھا کہ حرکت دوسری کا صدمہ پہونچا اسوجہ سے نہایت رنجور ہوگا اور بیماری پر بیماری اوٹھائیگا یہانتک کہ جلد مرجائیگا اسلیے کہ دو حرکتین دمادم کرتا ہے اور دو رنج پیہم کھینچتا ہی ایک ساتوین مہینہ اور دوسری آٹھوین مہینہ اور وہ بچہ جو بعد نو مہینے یا دس مہینہ کے پیدا ہو اگرچہ دو حرکتین کیے ہو لیکن حرکتین اوسکی دمادم نہونگی اور حرکت اول سے آسودہ بھی ہوگیا ہوگا اور جو بچہ کہ ساتوین مہینہ پیدا ہو قوی ہوگا اور ایک حرکت سے زیادہ نکریگا اور ایک رنج سے زیادہ نکھینچیگا اسلیے جس وقت مادر سے جدا ہوگا قوی اور تندرست رہیگا لیکن بچہ پہونچتا ہے کبھی ایک آفت ہی اور وہ یہ ہی کہ اکثر حالات مین جلد مرجاتا ہی بسبب دو سببون کی وجہ سے ایک یہ کہ حال اوسکا مانند حال اوس دانہ کے ہوتا ہی کہ سخت ناشدہ خوشہ سے باہر کرین دوسری یہ کہ غذا اوسکی رحم مین خون ماہ کے اور وہ اوسکے حق مین ایک غذا بہتر اور خوشتر ہی کہ قوت طبعی اوسکی بقدر حاجت ہوتی ہے اور اوس سے غذا کھینچتی ہی نہ بہت زیادہ نہ بہت کم پس جس وقت مادر سے جدا ہوگا تو بقوت طبع اور نیز بقوت شہوت غذا زیادہ اپنی حاجت سے ڈھونڈھیگا لیکن بوجہ فرقی کے جیسا کہ چاہیے ہضم نکرسکیگا تیسرے یہ کہ ہوا اوسکی مقدار مین اور کیفیت مین متغیر ہوجاتی ہی لیکن

کیفیت مین اسواسطے متغیر ہوتی ہے کہ وہ ہوا جو رحم کے اندر اوسکو پہونچتی تہی ایسی ہوا تہی کہ دل اور شرائین مادر مین پختہ اور معتدل ہو کر پہونچتی تہی اور اب ہوای بیرونی کو سانس کے ذریعہ سے وہ حاصل کریگا یا گرم زیادہ ہوگی جیسے اوسکو چاہیے یا سرد زیادہ اوس سے ہوگی جیسی اوسکو چاہیے اور مقدار مین اسواسطے ہوا متغیر ہوتی ہے کہ بسبب نازکی اور ضعف قوت کی ہوا کو وہ اپنی سانس کے ذریعہ سے کمتر اوس سے حاصل نکریگا جسقدر اوسکو چاہیے اور یا سینہ مین اوسکے نزلہ ہوگا یا سینہ اوسکا تنگ زیادہ ہوگا اور ان سببون سے گذرگاہین سانس لینے کی تنگ زیادہ ہو جاینگی تو اوسصورت مین جسقدر ہوا اوسکو چاہیے تہی حاصل نکرسکیگا چوتہی یہ کہ خارج کی ہوا جو اوسکے پوست پر پہونچیگی غریب اوسکے حال کے بہ نسبت ہوگی پس بالضرور گرمی اور سردی سے ہوای بیرونی کے رنجور ہوگا پانچوین یہ کہ وہ نہایت نرم اور نازک ہوگا کیونکہ جہلیون نرم اور معتدل اور رطوبتون معتدل مین رہنے کی عادت رکہتا ہوگا چہٹی یہ کہ مثانہ اور آنتین اوسکی بسبب زیادتی اور تیزی فضلہ کے کہ اوسپر گذریگا رنجور ہونگی پس جسوقت کہ یہ اسباب جمع ہون اگر مزاج اور قوت سخت قوی ہو جلد مر جائیگا اور وہ بچہ جو نو مہینہ مین پیدا ہو فرق ہے اوس بچہ مین جو نوین مہینہ کے شروع مین پیدا ہوا اور اوس بچہ مین جو نوین مہینہ کے آخر مین پیدا ہو لیکن وہ کہ اول ماہ نہم مین پیدا ہوا احوال اوسکا مانند احوال فرزند ہفت ماہہ کے ہوگا اسوجہ سے کہ اوسمین ہنوز قوت نہوگی اور با آفت ہوگا اور لاغر اور ضعیف اسوجہ سے پرورش نپاویگا اور جلد مر جائیگا اور وہ بچہ جو آخر ماہ نہم مین پیدا ہوگا وہ تندرست رہیگا اسلیے کہ بیماری سے فارغ ہو گیا ہوگا اور قوت بخوبی حاصل ہو گئی ہوگی اور وہ فرزند جو چلہ ہفتم مین پیدا ہو قوی اور تندرست زیادہ سب سے ہوگا اور پر گوشت اور اچہی طرح بحکم ایزدی پرورش پائیگا حاصل اس تمام کا جو مفصل بیان کیا گیا ہے کہ سبب پیدایش طبعی کا حاجت جنین کی ہے طرف ہوای تازہ اور غذای خوشتر اور خوشبوتر اور زیادہ تر اور مقام فراخ تر کی کہ اوسمین حرکت کرے اور پہرسکے اور پلٹ سکے واسطے خروج کے اور معلوم کرین کہ مونہہ رحم کا وقت پیدایش بچہ کشادہ ہوتا ہے کسی وقت رحم کو ایسی کشادگی نہین ہوتی اور چارہ نہین ہے اس سے کہ مہرہ اور جوڑ اور پیوند جو نزدیک رحم کے ہین کشادہ ہون اور وقت فراغ کے اوسی دم پیوستہ ہو جاتے ہین اور احوال طبعی پر پہر آتے ہین اور یہ ایک فعل ہے افعال قوت طبیعہ اور مصورہ سے اثر عنایت ایزدی سے اور کبہی ایسا ہوتا ہے کہ جنین مع مشیمہ باہر آتا ہے اور کبہی ایسا ہوتا ہے کہ مشیمہ پہاڑ کر جنین باہر نکلتا ہے اور مشیمہ پہر بعد چند روز کے باہر آتی ہے اور جنین کو بعد پیدایش کے چالیس دن تک لطف خواب کا حاصل نہوگا باب چوتہا دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب شناخت مین ہے سبب پیدا ہونے نر اور مادہ کا معلوم کرین مزاج نطفہ کا ماں اور باپ کے اگر گرم ہووے فرزند نرینہ پیدا ہوگا اور جسوقت سرد ہو مادینہ پیدا ہوگا اسلیے کہ چیزین گرم قوی زیادہ چیزون سرد سے ہوتی ہین اور اس وجہ سے کہ مزاج مادینہ کا ضعیف زیادہ ہے اسواسطے فرزند مادینہ جلد مخلوق ہوگا

جس طرح درخت ضعیف جلد اوگتا ہے اور پھلتا ہے اور جلد تباہ ہو جاتا ہے باب ۵ پانچوان دوسرے
جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے شناخت مین ہے سبب پیدا ہونے
مشیمہ اور پوست کی جسوقت کہ طبیعت کسی چیز کو پکاتی ہے تو اوس چیز کے اجزای کثیف کو اوس سے
جدا کرتی ہے اور اوس مایہ کثیف کو بیرون غلاف کی طرف رجوع کرتی ہے تو لد مشیمہ کا اسی طریق پر ہے اور اسی طرح
جسوقت اعضا درست ہو جاتے ہین اور حرارت کام اپنا تمام کر چکتی ہے تو بیرونی سمت اونکی افسردہ ہو جاتی ہے
وہ پوست ہے جیسے روٹی کہ تنور مین پکتی ہے اوپر کی سمت اوسکی مانند پوست کی بستہ ہو جاتی ہے باب ۶ چھٹا
دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے سبب درازی اور کوتاہی جسم
بچہ کی شناخت مین ہے اگر رحم دراز ہووے اور فرزند غذا تمام و کمال پاوے اور میل غذا کا طرف گرمی
اور تری کے ہو تو بچہ دراز قد ہوگا اسلیے کہ حرارت اور رطوبت اوپر کو ابھارتی ہے جیسے درخت کہ زمین نرم مین اوگے
اور غذا تمام و کمال پاوے تو بخوبی دراز اور بلند ہوتا جائیگا اور جو درمیان سنگ کی اوگے اور غذا کامل نپاوے اوپر کو
نہ بلند ہو سکیگا باب ۷ ساتوان دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے
سبب سوراخ اور درزون بدن کی شناخت مین ہے خالق کے حکم سے جبکہ
آمیختہ ہوئی طبیعت ہر ایک عنصر کی تو واجب کیا کہ ہر ایک کے لیے ایک راستہ ہووے کہ جو کچھ اوس سے تحلیل ہوا کثیف
اوس راہ سے باہر نکلے اور ساتھ اصل اپنی کے ملجاوے اور اسی طرح ہر ایک کے لیے ایک آلہ چاہیے کہ کام اوسکا اوس آلہ سے
ظاہر ہو اور چونکہ مقام آگ اور ہوا کا اوپر کو چاہیے تھا اور مقام مایہ پانی اور زمین کا نیچے کو ہونا ضرور تھا اسلیے خدا تعالی
نے کاسہ سر کی درزین اور مسام تمامی بدن کے واسطے تحلیل بخار دخانی کے ظاہر کیے اور آلہ بینائی کا واسطے طبیعت
ناری کے پیدا کیا اور آلہ شنوائی اور بویائی کا واسطے طبیعت ہوائی کے بنایا اور جسم کے نیچے کی راہین واسطے کثافت
طبیعت آبی اور مٹی کے ظاہر کین تاکہ ہر ایک کے لیے ایک راستہ ہو لائق اوسکی طبیعت کے باب ۸ آٹھوان
دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے سبب گر پڑنے دانتون
مین ہے سات برس کی عمر مین وجہ گرنے دانتون کی سات برس کی عمر مین یہ ہے کہ پہلے دانت جو پیدا
ہوتے ہین مایہ اونکا اندک ضعیف لائق اعضای طفل کے ہوتا ہے اور جب اعضا زیادہ قوی ہو جاتے ہین تو دانت
بھی قوی ہونے چاہیئین اور حالانکہ مایہ اونکا ضعیف ہوتا ہے پس پہلے دانت جو اوس مایہ ضعیف سے بنے ہین قوت
اسقدر نہین رکھتے کہ تمام عمر خدمت جسم کی کر سکین اور غلیظ اور خشک چیز کو چبا سکین اور توڑ سکین اسوجہ سے بحکم ایزدی
پہلے دانت گر پڑتے ہین اور قوی دانت اونکی جگہہ جمتے ہین چنانچہ ذکر اوسکا بشرح تمام تیسرے جزو مین پانچوین گفتار سے
اسی کتاب کے بیان کیا گیا ہے باب ۹ نوان دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے

چہرہ کے بال نکلنے کے اسباب کی شناخت مین ہے پہلی کتاب مین ذخیرہ کی
بیان ہو چکا ہی کہ بال آدمی کے بدن مین بخار دخانی سے جمتے ہین کہ ہمیشہ بخارات تحلیل ہوتے ہین اور مسام کی راہ سے
نکلتے ہین پس اون ابخرون سے جو کچھ لطیف زیادہ ہوتے ہین وہ دیر تک نہین ٹہرتے جلد باہر نکلجاتے ہین اور جو کچھ
کثیف زیادہ ہوتے ہین مسام کے اندر رہجاتے ہین اونکے بال پیدا ہوکر جمتے ہین اور بڑہتے ہین اور زمانہ کودکی مین
بال چہرہ کے اسوجہ سے نہین جمتے ہین کہ بخارات دخانی اوس سن مین کم ہوتے ہین اسلیے کہ عمر کودکی مین رطوبت غالب
ہوتی ہے اور بشرہ یعنی پوست بیرونی چہرہ کا لطیف زیادہ ہوتا ہے کہ جسقدر ابخرہ اوسمین ہوتے ہین سب آسانی سے تحلیل
ہوجاتے ہین اور کچھ باقی نہین رہتے پس جب عمر کودکی سے تجاوز کرتا ہے اور یہ تری کا کم ہوجاتا ہے اور حرارت
بڑہتی ہے تو مایہ دخانی زیادہ ہوتا ہے اور بشرہ بھی کثیف ہوجاتا ہے لہذا ابخرہ اوسکے ساتھ تحلیل ہوکے خرچ نہین ہوسکتے
مسام مین رہجاتے ہین اور بال نکل آتے ہین اور خصی آدمی اگر کودکی کے زمانہ مین خصی کیا جاتے چونکہ مزاج اوسکا
بدستور تر رہتا ہی اور حرارت اوسکی بیشتر ہوجاتی ہے اسلیے بخار دخانی اوسکے بدن مین کم پیدا ہوتے ہین خصوصاً
بشرہ مین اور جو پیدا بھی ہوتے ہین تو تحلیل ہوجاتے ہین اکثر ٹہر نہین سکتے بسبب کثیف ہونے اوسکے بشرہ کے اسوجہ سے
بال اوسکے چہرہ پر بھی نہین نکلتے اور عورتون کے چہرہ پر بھی اسی سبب سے نہین نکلتے اور دلیل اوسپر یہ ہی کہ جسوقت
اور جانورون کو خصی کرین تو گوشت اونکا نازک اور نرم اور تر زیادہ ہوتا ہے باب دسوان دوسرے

جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے فزونی اعضا کے اسباب کی
شناخت مین ہے بزرگی اور خردی مین خواہ عدد مین اسباب اوسکے تین نوع
ہین ایک بہت ہونا مواد کا اسلیے کہ جب طبیعت زیادہ مایہ پاویگی تو اوسکو ضائع نکریگی دوسرے یہ کہ قوت
جاذبہ اوس موضع کی قوی زیادہ ہوتی ہے کیونکہ قوت حرارت غریزی اوس موضع مین زیادہ اور مقامات سے ہوتی ہے
پس بسبب فزونی حرارت کے قوت جاذبہ قوی ہوجاتی ہے اسلیے کہ جذب ساتھ قوت حرارت کے ہوتا ہے تیسرے
یہ کہ ضمادات گرم اور مالش سے عضو کو مدد دیجاتے کہ بسبب اوسکے قوت جاذبہ اوس عضو کی قوی تر ہو اور غذا
کو اکثر جذب کرے ان اسباب سے تیسرا سبب بزرگی ہونے عضو کا ہے اور سبب فزونی کا از روے عدد نہین ہے
اور وہ دو سبب اور باعث فزونی عدد کی بھی ہین اور سبب بزرگی عضو کی باب گیارہوان دوسرے

جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے نقصان اعضا کے اسباب کے بیان مین
اسباب اوسکے چار نوع پر ہین ایک نقصان مادہ کا ہے دوسرے ضعیفی قوت جاذبہ تیسرے وہ آفتین جو باہر
جسم کے پہنچتی ہین مانند ٹوٹنے اور کٹنے عضو کے چوتھے وہ آفتین جو اندر جسم کے ہوتی ہین مانند اوسکے کہ کوئی عضو
سڑ گلکے یا خوردہ ہوجاے باب بارہوان دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری

کتاب سے بال اور ناخن نکلنے کے سبب کی شناخت مین ہے معلوم کرین کہ طبیعت
ہمیشہ اور ہمہ وقت مایہ فرونی کو خرچ کرتی ہے تاکہ گوہر اعضا کے پاک رہین پس جو فرونی کہ خشک زیادہ ہے پوست سے باہر
نکلتی ہے وہ مادہ بال کا ہے اور جو فرونی کہ اونگلیون کے کنارون پر آتی ہے وہ مادہ ناخن کا ہے اور منافع ناخن
پہلے مذکور ہوچکا ہے باب ۱۳ تیرہوان دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے
شناخت مین ہے سبب پیدا ہونے دو بچہ یا تین بچہ کا ایک شکم مین معلوم کرین
کہ منی دو یا تین دفعہ کو دکر رحم نکلتی ہے جسوقت پہلی دفعہ رحم مین پڑے ایک بچہ ہوتا ہے اور اگر دفعہ دوم رحم مین
قرار پاتے دو بچہ ہونگے اور اگر دفعہ سوم بھی رحم مین گرے تین بچے پیدا ہون گے اور ایک گروہ نے سبب اونکا
اسطرح بیان کیا ہے کہ رحم کے اندر کے گوشہ ہین جدا جدا پس جسوقت منی اون گوشون مین قرار پاتی ہے جدا جدا ایک ایک
بچہ پیدا ہوتا ہے باب ۱۴ چودہوان دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے سبب ہر چیز کے
مزہ دریافت کرنے مین سے پوست دہن کو جو چیز کہ سے اور اوس مین اثر کرے اگر وہ ایسی چیز ہو کہ
کھسنا پوست دہن کا آسانی پاوے تو تصور کرین کہ یہ چیز شیرین ہے اور اگر پوست دہن اوس سے فراہم ہو وے
سمجھین کہ یہ چیز تلخی ہے اور جو اندر پوست دہن کے گذر اوسکے اثر کا ہو سمجھے یقین کرین کہ چیز ترش ہے اور اگر
پوست دہن کو جلا دیوے معلوم کرین کہ یہ چیز تیز یعنی حریف ہے اور جو پوست دہن کو پھاڑے دریافت کرین کہ وہ چیز
تلخ ہے اور جو شے پوست دہن کو درشت کرے دریافت کرین کہ یہ چیز شور ہے اور جو چیز ان باتون سے کچھ بھی
اثر نہ پہنچے معلوم کرین کہ یہ چیز تفہ ہے یعنی بیمزہ باب ۱۵ پندرہوان دوسرے جزو اور نوین گفتار
اور دوسری کتاب سے بیان بو کے دریافت کرنے کے سببون مین سے
سبب دریافت کرنے بو کا یہ ہے کہ اجزای لطیف چیزون بوناک کی ہوا مین ملجاتے ہین اور آدمی اوس ہوا کو سانس کے
ذریعہ سے کھینچتا ہے اور بو گرم چیزون کی جلد دماغ تک پہنچتی ہے اسلیے کہ گرمی اوپر چڑھنے کی خاصیت رکھتی ہے اور
ہوا کے ساتھ اکثر ملی ہوتی ہے باب ۱۶ سولہوان دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری
کتاب سے سبب بازیدگی اعضا کی شناخت مین ہے جو عضو کہ بہت دیر تک ایک حال ان
رہے کچھ بے حس ہوگا اور تھک جائیگا اور اوس کا کام اور اوس حال سے سیر ہو جائیگا ناچار بازیدگی کریگا اوسی بازیدگی
کو متصل کہتے ہین اور منطی راست ڈھونڈھنا پھونکنا ہے جسوقت کہ آدمی خواب آلود ہو دیکھے دہن اور سینہ کے
بازیدگی کرتے ہین اسلیے کہ دماغ ہوا سونے کے کام سے ماندہ ہوتا ہے اور آسایش طلب کرتا ہے باب ۱۷
سترہوان دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے خواب کے
سبب کی شناخت مین ہے جسوقت بخارات معتدل رطوبات کی دماغ پر چڑھتے ہین دماغ

اوس تری سے نرم ہوتا ہے اور جس طرح کوئی شخص جب آسایش ڈھونڈھتا ہے تو ہاتھ پاؤن کو پھیلاتا ہے
اسی طرح دماغ بھی بسبب زیادتی تری اور نرمی کے اپنی کو دراز کھینچتا ہی اور چونکہ مقام شروع پٹھون کا دماغ ہے
اسلیے پٹھے بھی گستردہ ہوتے ہین اور بوجہ اوسکے تمامی اعضا سست ہوجاتے ہین اسی وجہ سے ہے کہ جب
آدمی کھانا کھاتا ہے تو نیند اوسپر غالب ہوتی ہے اور جب بھوک سے بیتاب ہوتا ہے تو نیند نہین آتی ہے
کیونکہ گرسنہ آدمی کے معدہ مین کچھ نہین ہوتا جس سے ابخرہ دماغ پر چڑھین اور جسوقت آدمی کسی وجہ سے
تنگ جاوے اور رنج کھینچے تو حرارت اوسکے جسم مین بھڑکے گی اور رطوبتون کو بخارات کیطرف مستحیل کر دیگی اور
وہ بخارات دماغ پر چڑھین گے اور خواب غالب ہوگی اسوجہ سے کہ خواب حاجتمندی طبیعت کی ہے آسایش
کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ آدمی رنجور اور تھکا ہوا سونے سے آسایش بخوبی پاتا ہے اور چاق ہوجاتا ہے اور سونے کا
وقت رات ہی اسلیے کہ رات خنک زیادہ دن سے ہے پس جسوقت ہوا خنک ہوتی ہے تو حرارت کو اندر
ہر ایک چیز کے لیجاتی ہے اور وہ حرارت رطوبتون کو ابخرہ بناتی ہے اور بخارات اوسکے دماغ پر چڑھتے ہین

باب اٹھارہوان دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے اسباب خندہ اور گریہ یعنی ہنسی اور رونے کے اسباب کی شناخت مین ہے

کسی کام کے ظہور مین کہ عادت اور حقیقت سے باہر ہو جبکہ اوسمین ایک حال ایسا واقع ہو کہ خواہش نفسانی کو
اوس سے بہرہ ہو اور طبیعت کو خوش معلوم ہو تو خون اور روح کہ مرکب سب قوتون کی ہین طرف ظاہر بدن کے
میلان کرین گے اور خواہان اوس حال کے ادراک کا ہونگی اوسوقت پھر سینہ اور دل کے منبسط ہونے
اور کشادگی سے اون اعضا کی حرکتین ہنسی کی وہین اور چہرہ پر ظاہر ہونگی اور جسوقت آدمی پر کوئی صدمہ رنج
اور غم کا پہونچے تو سردی اور خشکی دماغ کو دباویگی اور نچوڑیگی دماغ سے آنکھ اور چہرہ پر آنسو مین پہنچینگے اور
شکل رونے کی ظاہر ہوگی اور بسبب فشار کے رطوبتین دماغ کی آنکھ اور ناک کی راہ سے باہر نکلینگی پس
جس کسی کا دماغ تر ہو وہ زیادہ گریہ کریگا مانند عورتون اور بچون اور صاحبان فالج کے

باب انیسوان دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے شادی اور غم کے اسباب کی شناخت مین ہے

جسوقت کوئی حالت ظاہر ہو کہ آدمی کی طبیعت کو بہتر اور خوش معلوم ہو اوسوقت
خون اور روح حرکت کریگی اور طرف ظاہر بدن کے میل کریگی اسلیے کہ طبیعت خواہان ہوگی کہ اوس حالت سے
نزدیک ہووے اور اوسکا ادراک بخوبی کرے اسی وجہ سے خوشی کی حالت مین رخسارہ سرخ ہوجاتے ہین اور جو خوشی حد سے
زیادہ ہوتی ہے تو آدمی یکایک مرجاتا ہے اسلیے کہ دل کشادہ ہوتا ہے اور روح اور حرارت غریزی باہر نکلتی ہے اور
دل سرد ہوجاتا ہے اور جسوقت کوئی ایسی حالت ظاہر ہو کہ آدمی کی طبیعت کو خوش نہ معلوم ہووے اوسوقت

خون اور روح ظاہر بدن سے باطن کی طرف لوٹ جاویگی اور طبیعت چاہیگی کہ اوس حالت سے دور ہووے اسیوجہ سے
رخسارہ غمگین کے زرد ہوتے ہین اور ظاہر بدن اوسکا سرد ہوجاتا ہے اور اگر غم اور رنج حد سے زیادہ ہو تو آدمی یکایک
مر جاویگا اسلیے کہ حرارت تمامہ دل کی طرف لوٹ جائیگی اور دل منقبض ہوگا اور حرارت اوسکے اندر بند ہوگی اور
مرگ مفاجات یعنی موت ناگہانی بسبب اندوہ اور بیم کے کمتر ہوتی ہے اور بسبب خوشی اور شادی کے بہت ہوتی ہے
اسوجہ سے کہ حرارت روح کی بسبب شادی کے ظاہر جسم کیطرف میلان کرتی ہے اور بسبب بیم اور اندوہ کے باطن کیطرف
رجوع کرتی ہے پس وہ حرکت ایکبارگی ہوتی ہے اور یہ آہستہ آہستہ باب ۱۲ بیسوان دوسرے جزو
اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے شناخت مین سبب غصہ اور شرمندگی
کے ہے جسوقت کوئی حال بنا ظاہر ہو کہ آدمی اوس سے تنگ اور عاری ہوجاتے اوسوقت حرارت
بھڑکے گی اسلیے کہ نفس کہ گوہر انسانی ہے خواہان ہوگا کہ اوس حالت کو دور کرے پس اسیوجہ سے غصہ کی حالت مین
رگین گردن کی پر ہوتی ہین اور منہ سرخ ہوجاتا ہے اور آنکھین چڑھ جاتی ہین اور بوجہ اوسکے آدمی باقوت اور
بیباک زیادہ ہوتا ہے اور شکل خشمناکی کی ظاہر ہوتی ہے اور اگر کچھ نہین رطوبت ہو تو حرارت اوس رطوبت کو
حرکت دیگی اور اوس حالت مین اعضا پر لرزہ غالب ہوگا اور جسوقت کوئی حال ایسا ظاہر ہو کہ آدمی اوس سے
شرمندہ ہووے تو نفس چاہیگا کہ اوس آثار شرم کو چھپاوے اسوجہ سے روح حرکت کریگی اور ظاہر جلد پر میلان کریگی تاکہ
اوس حالت کو باز رکھے اور شکل خجالت کی دور ہوجاوے پس اسیوجہ سے رخسارہ خجل کے سرخ ہوجاتے ہین باب ۱۲ اکیسوان
دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے اسباب دلیری اور بزدلی
اور جوانمردی اور بخیلی کی شناخت مین ہے اگر دل بڑا ہو اور خون گاڑھا تو وہ آدمی
دلیر ہوگا اور کینہ ور اور اگر خون کسی کا پتلا ہو اور دل چھوٹا ہو وہ آدمی بزدل ہوگا اور اگر فضای قلب وسیع ہو وہ آدمی
جوانمرد ہوگا اور اگر تنگ ہو بخیل ہوگا اور جو مزاج دل کا سرد ہو آدمی بزدل ہوگا اور جو گرم ہو دلیر ہوگا اور جو دل اون
صفتون مین جو مذکور ہوچکین معتدل ہو وہ آدمی ان حالات مین معتدل ہوگا جزو تیسرا نوین گفتار اور
دوسری کتاب سے سبب مرگ کے بیان مین ہے اور اس جزو کے تین باب ہین باب
پہلا تیسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے سبب زندگی اور موت کی
شناخت مین ہے معلوم کرین کہ سبب زندگی کا حرارت غریزی ہے کہ دل کے اندر ہے اور دل سے
تمام جسم مین پہنچتی ہے جیسے کسی مکان مین آگ روشن ہوتی ہے اور [illegible] پیدا ہوتی ہین اگرچہ وہ ہوتے ہین
اور بوجہ اوسکے تمام مکان گرم ہوجاتا ہے [illegible] اصل یہی ہے پس حرارت کا قوت حیوانی [illegible] اس قوت کی
تیسرے باب مین پانچوین گفتار اور پہلی کتاب سے بیان کی گئی ہے اور [illegible] زندگی اسکے سبب ہین کہ حیوان کو ادراک حس [illegible]

ہوتا ہی اور اپنے اختیار سے حرکتین کرتا ہے اور مرگ باطل ہونا قوت حیوانی اور حرارت غریزی کا ہی اور سبب باطل ہونے
قوت حیوانی اور حرارت غریزی کی دو چیزین ہین ایک سوء مزاج دل ہے اسلیے کہ جو کوئی نوع سوء مزاج کی کسی عضو پر
غالب ہو فعل اوس عضو کا باطل کرتی ہی پس اگر سوء مزاج سرد دل پر مستولی ہو حرارت غریزی باطل ہوگی اور خون
دل کا ٹھٹھر جائیگا جس طرح جنگل مین سردی ہوا کی جسپر غالب ہو ہلاک ہو جاتا ہے اور اگر سوء مزاج گرم مفرط ہو روح لطیف
نہایت ہوگی اور سوختہ ہو کر باطل ہو جائیگی اور سوء مزاج خشک نہایت غالب ہو مدد روح کی ٹوٹ جائیگی اور
اگر سوء مزاج تر نہایت غالب ہو سوء مزاج سرد مطبع اوسکا ہوگا اور اثر افراط سردی اور تری کا برخلاف حرارت کی ہوگا اور
جاننا چاہیے کہ تیز بیماریون مین سوء مزاج دل جلد غالب ہوتا ہی اس سبب سے بیماری دراز نہین ہوتی اور پرانی بیماریونمین
بتدریج مفرط ہوتا ہی اور اعضا سے دل مین پہونچتا ہی اور بوجہ اوسکے بیماری دراز نہین ہوتی باب دوسرا

تیسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے مرگ ضروری کے بیان مین ہے

جاننا چاہیے کہ موت کوئی اس طرح کا عارضہ نہین ہی کہ تدبیر اور علاج سے دفع ہو سکے اسوجہ سے کہ ترکیب آدمی کے
بدن کی مضبوط اور پائدار نہین ہے اور مایہ اوسکے سب اثر قبول کرنیوالی اور تباہ ہونیوالے ہین اور ممکن نہین ہی کہ ہمیشہ جسم
اونکو تحلیل اور تباہ ہونے سے بچاوے اور نگاہ رکھ سکے یا بدل اوسکا جو کچھ جسم سے خرچ ہوتا جاتا ہے اوسی مقدار اور اوسی
کیفیت پر تمام و کمال پھیر لا سکے پس جو کہ تحلیل اور تباہ ہونے سے اوسکو نگاہ نہین رکھ سکتا ہی اور بدل اوسکا جو
کچھ جسم سے ساتھ تحلیل کے خرچ ہوتا ہی تمام پھیر نہین لا سکتا اسلیے بضرورت مدد اوسکی پائداری کی ٹوٹ جاتی ہے
اگرچہ دوسرے باب مین پہلی گفتار اور پہلی کتاب سے حال مایہ اور حال ترکیب جسم انسان کا بیان کیا گیا ہے
اعادہ اوسکا اس مقام پر موجب طوالت ہی لیکن معلوم کرین کہ آدمی کا جسم ترکیب دیا گیا ہے مادہ اور صورت سے
اور مادہ ایک چیز ہے جمع کیا گیا چارون ارکان سے کہ وہ ساتھ ایک دوسرے کے ناموافق ہین اور ایک دوسرے
مین ناگنجیدہ ہین یعنی جس وقت کہ چارون عنصر ایک دوسرے سے جدا ہو وین تو فعل اور طبیعت اور جگہ ہر ایک کی
علیحدہ ہوگی اور وہ ایک دوسرے سے بھاگنے والے ہونگے اور ایک دوسرے کو تباہ کرنیوالے ہونگے پس جسم انسان کا
بسبب ناموافقت چارون عنصر کے ناچار تباہ ہونے والا ہے اور جو کہ جگہ ہر ایک عنصر کی خلاف جگہ دوسرے
عنصر کے ہی اسوجہ سے ہر ایک عنصر ڈھونڈھنے والا اپنی جگہ کا ہے اور کوشش کرنیوالا ہے اور دوسرون سے
جدا ہو جانے اور ساتھ مقام اپنے اور اصل اپنی کے جا ملنے کو لیکن صورت ایک قوت ہی کہ ہمیشہ کوشش
کرنیوالی ہے تا کہ وہ پیوند اور آمیزش کہ چارون عناصر مین ہی ٹوٹ نجاوے لیکن کام صورت کا ایک کام
ساتھ جہد اور کوشش کے اور عناصر بالطبع ایک دوسرے سے کشادگی اور علیحدگی ڈھونڈھتے ہین اور بھاگنے
چاہتے ہین پس ہرگز وہ کام جو کوشش سے ہو وے ساتھ اوس کام کے جو بالطبع ہو برابر نہین ہو سکتا اسیوجہ سے ترکیب

آدمی کے بدن کی ہمیشہ پائدار نہین ہی اور ایک سبب اور ہے اور وہ یہ ہے کہ جسم آدمی کا ہمیشہ درمیان ہوا سرد
یا ہوای گرم کے رہتا ہے اور پانی اور آگ اور خاک سے سروکار رکھتا ہے اور طرح طرح کی غذائین کھاتا ہی اور حرکت
سکون کرتا ہی اور یہ غذائین اور حرکتین کبھی باندازہ ہوتی ہین اور گاہے کم یا زیادہ اور شادی اور غم اور اندیشہ بھی
کھینچتا ہی یہ سب اسباب بیرونی جسم کے ہین کہ بدن کا احوال متغیر کردیتے ہین اور ساتھ اون اسباب کی جو اندرونی
بدن ہین اور تباہ کرنیوالے ہین ملجاتے ہین یعنی ساتھ عناصر کے یار ہوجاتے ہین اس طریق سے مادہ زندگانی کا
اوسکی بضرورت ٹوٹ جاتا ہے اور آخر باب دوم مین دوسری گفتار اور پہلی کتاب میں بیان کیا گیا ہی کہ آدمی
سالہای جوانی مین معتدل زیادہ تمامی سالہای عمر سے ہوتا ہی لیکن بقیاس ساتھ کودکی کے گرم و خشک ہوتا ہے
اور بقیاس ساتھ پیری کے گرم اور تر ہوتا ہے اسوجہ سے کہ کودکی کے زمانہ مین تری مادرزادگی غالب ہوتی ہے
اور بوڑھاپے کی عمر مین نہایت تھوڑی ہوتی ہے اور تری غریب بہت ہوتی ہے اسلیے کہ پینتیس برس کی
عمر سے گرمی کمتر ہوتی ہے اور زمانہ کہلی تک گرمی اور تری دونون کم ہوجاتی ہین اور بعد ساٹھ برس کی عمر کے
پیری یعنے بڑھاپا ہوتا ہے اور گرمی اور تری مادرزادگی اسی طرح کم ہوجاتی ہے یہان تک کہ کچھ باقی نہین
رہتی اور یہ گھٹنا اور تری کا بضرورت ہوتا ہے اسوجہ سے کہ مایہ گرمی کا تری ہے جیسے مایہ روشنی چراغ کا
روغن ہے کہ جسوقت تیل چراغ مین کم رہجاتا ہے تو روشنی بھی کمتر ہوجاتی ہے پس اسی طرح تری مادرزادگی
کچھہ ہوا خشک کرتی ہے اور کچھہ گرمی مادرزادگی خرچ کرتی ہے جیسے روشنی چراغ کی روغن کو خرچ کرتی ہے
پس یہ حرکتین ہمیشہ رہتی ہین اور غذا سے بدل اوسکا جو کچھہ تحلیل سے خرچ ہوجاتا ہے حاصل نہین ہوتا اور
سردی اور تری غریب جمع ہوتی ہے کہ ایکبارگی اوس حرارت قلیل کو جو باقی رہی ہے فنا کردیتی ہے کیونکہ
تری بہت ہی اور حرارت کمتر اور نیز اسوجہ سے کہ یہ سردی اور تری ضد اوس حرارت کی ہے پس
اس سبب سے ضروری یہ بات ہی کہ جسم انسان ہمیشہ پائدار نہ رہے اور زندگی جاتی رہے طبیب ایسی
موت کو مرگ طبعی کہتے ہین

باب تیسرا تیسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب کی سبب مرگ مفاجات کی شناخت مین

ہے مرگ مفاجات موت
ناگہانی کو کہتے ہین سبب اوسکا باہر آنا روح کا ایکبارگی ہے دل سے جیسے بہت خوشی مین ہوتا ہے
اور تفصیل اوسکی کر اسباب شادی مفرط مین مذکور ہوچکی ہے اور یا سبب مرگ مفاجات کا فسردہ ہونا خون
دل کا ہے یا بھرجانا تجویف دل کا ہے خون سے جیسا کہ باب اول مین اس جزو کے یاد کیا گیا ہے کہ جسوقت
خون بدن مین کثرت سے ہو اور رگین اور گذرگاہین اور تجویفین دل کی پر ہوجاتین تو روح اور حرارت غریزی
اوسمین نہین ٹھہر سکیگی اسلیے یکایک روح نکلجائیگی اور حرارت غریزی فنا ہوجائیگی اور اگر تمامی اعضا قوی

ہون اور تجویف ہر ایک اندام کی کہ جو تجویف رکھتا ہے بزرگی اور کوچکی اور قوت مین ساتھ ایک دوسری کے برابر ہو
اور ایک دوسرے سے کوئی ضعیف نہو کہ فضلہ اوسکا اوسمین پہونچے اور آدمی تندرست ہوا ور غذا تمام و کمال پاوے اور نوبت
استفراغ کی نہ پہونچی ہو تو خون بدنمین بہت کثرت سی ہوگا کہ سب رگین اور گذرگاہین اور تجویفین دل کی پر ہو جائینگی
اور آدمی سنا جا مرجائیگا اور بہت تک نبض گرم رہیگا اور طبیب جاہل بھی گمان کریگا کہ سکتہ ہوا اور رہا لاکہ وہ مردہ ہی یہ حال
اوس آدمی کو عارض ہوگا جو ہمیشہ شراب پیتا ہے اور کثرت سے پیتا ہے اور یہ موت ناگہانی حالت مستی مین اکثر
ہوتی ہے خصوصاً جس شخص کو استفراغ اور فصد کا اتفاق ہوا ہوا ور بقراط کہتا ہے کہ تندرست آدمی کو تندرستی مین نہایت کا لحاظ
ریاضت خطرہی اسوجہ سے کہ ریاضت کی حرکت سے خلطین گرم ہو جاتی ہین اور حرکت مین آتی ہین اور رگین پر ہو جاتی ہین
خوف اس امر کا ہوتا ہی کہ تجویف دل کی بھی پر ہو جائے اور آدمی سنا جا یعنی یکا یک مرجائے کیونکہ ممکن نہین ہے کہ جس آدمی کا بدن
خلطون سے بھرا ہوا ہو احوال اوسکا بہتر اوس سے ہوا ور یہ بھی ممکن نہین ہے کہ وہ ایک حالت پر قائم رہے
پس بضرورت ہر طرح کا تغیر جو اوسپر عارض ہوگا احوال ابتری اور بدی پر مائل ہوگا اسلیے واجب ہی کہ جس وقت بدن
کو خلطون سے بھرا ہوا دیکھین جلد بلا تاخیر استفراغ فرمائین کہ خلطین بدفع ہو جائین اور بدن امتلا سے پاک اور
صاف ہوا ور احوال بدن کا قبول غذا سے بھی متغیر ہوتا ہے نہ حالت ابتری پر اور اس فصل کے آخر مین کہتا ہی
ولا یبلغ فی استفراغه الغاية القصوى فان ذلك خطر لكن بقدر احتمال طبيعة البدن الذى
يقصد الى استفراغه وكذلك ايضا كل استفراغ يبلغ فيه الغاية القصوى فهو خطر وكل
تغذية ايضا به عند الغاية القصوى فهو خطر یعنی نہ مبالغہ کیا جائے استفراغ مین نہایت درجہ
کہ اوسمین خطر بہت ہی لیکن ہر ایک استفراغ باندازہ قوت ہر جسم کے ہونا چاہیے اور غذا با فراط بھی پر خطر ہے
اور فسطاس بن لوقا کہتا ہی کہ ایک آدمی کو مین دیکھا کہ وہ جلد کسی ضرورت کے لیے کھڑا ہوا کہ جوتہ پہنے ایک جوتہ
پہنے پایا اور دوسرے کے لیے جھکا کہ پاؤن مین درست کرے اوسی حالت مین زمین پر گر پڑا اور فوراً اوسیوقت
مرگیا انا للہ وانا الیہ راجعون

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس تیسری کتاب کی چودہ گفتار ہین اور جو کہ اس کتاب مین ہر ایک معاملہ مین بیان وسیع ہے
اور ضروری اور کام کی چیزون کے حالات کثرت سے ہین اور احتیاج طبیب کی ہاتھہ مین رکہتی اور مطالعہ سے طرف
اس کتاب کی اشد ہے لہذا اسکے دو حصہ کیے گئے ہر ایک حصہ کی سات گفتار ہین گفتار پہلی اس تیسری کتاب کے
پہلے حصہ سے ہوا کی نیک اور بد کی شناخت مین ہے اور مسکنون کے حالات کے بیان مین گفتار دوسری پانیون کے
نیک اور بد کی شناخت مین ہے اور تدبیر مین اونکے استعمال کی گفتار تیسری غذاؤن نیک اور بد کی شناخت
مین ہے اور تدبیر اونکی گفتار چوتھی شراب نیک اور بد کے بیان مین ہے گفتار پانچوین سونے اور
جاگنے کی تدبیر مین ہے گفتار چھٹی حرکت اور سکون بدنی کی تدبیر مین ہے گفتار ساتوین لباس
اور عطر اور روغنون کی تدبیر مین ہے گفتار پہلی دوسرے حصہ سے تنقیہ یعنی پاک کرنے جسم کی تدبیر مین ہے
فضول طعام اور خلطون ردی سے گفتار دوسری تدبیر مین سوء مزاج کے ہے گفتار تیسری اعراض
نفسانی کی تدبیر مین ہے مانند شادی اور غم اور مثل اوسکے گفتار چوتھی اون حالات کے تدارک مین ہے
جو آدمی کے جسم پر ظاہر ہوتے ہین اور ظاہر ہونا اونکا نشان اون بیماریون کا ہوتا ہے جو ہونے والی ہین گفتار
پانچوین بچون کی پرورش مین ہے گفتار چھٹی بوڑہون کی تدبیر مین ہے گفتار ساتوین مسافرون
کی تدبیر مین ہے اور جاننا چاہیے کہ نگہداشت تندرستی کی ان اسباب کی تدبیر پر موقوف ہے اسلیے کہ یہہ

اسباب اگر ایسی ہین کہ جسوقت اونکا ہونا چاہیے اور جسقدر کہ چاہیے اور جسطور سے کہ چاہیے موجود ہون تو سبب تندرستی کا
ہون گے اور جو برخلاف اسکے ہون تو باعث مرض کا ہون گے واللہ اعلم **فہرست اس کتاب کے حصہ**
اول کی یہ ہے - گفتار پہلی تیسری کتاب کے حصہ اول سے حالات مین ہوا اور مسکن کے ہے
اور تدبیر مین اونکی اور اس گفتار کے پندرہ باب ہین **باب ۱ پہلا** بیان مین حاجتمندی انسان اور دیگر حیوانات
کی ہے طرف ہوا کے **باب ۲ دوسرا** ہوا کی منفعت مین ہے **باب ۳ تیسرا** ہوای نیک اور معتدل کی شناخت
مین ہے **باب ۴ چوتھا** فصول سال کے بیان مین ہے **باب ۵ پانچوان** فصول سال کے مزاج مین ہے
باب ۶ چھٹا ہر ایک ہوا کے خاصیت اور فعل کے بیان مین ہے **باب ۷ ساتوان** اون فصول کے
بیان مین ہے جو مزاج خاصہ اپنے سے متغیر ہو جاتے ہین **باب ۸ آٹھوان** فصول سال کی فعل در خاصیت
مین ہے اور اون بیماریون کے بیان مین ہے جو ہر فصل مین ہوتی ہین **باب ۹ نوان** بیان
حالات جسم انسان کے ہے جو افعال اونکے فصول سال مین مخالف ہوتی ہین **باب ۱۰ دسوان** تندرستی
کی نگاہ رکھنے کی تدبیر مین ہے ہر ایک فصل مین **باب ۱۱ گیارہوان** تغیر ہوا کی شناخت مین ہے جو اسباب
ارضی اور سماوی سے متغیر ہوتے ہین **باب ۱۲ بارہوان** اوس ہوا کے بیان مین ہے جو اسباب نا طبعی
سے متغیر ہوتے ہین **باب ۱۳ تیرہوان** شناخت مین احوال جسم انسان کے ہے ہر ایک مسکن کی ہوا مین **باب ۱۴**
چودہوان مسکن ہای جزوی کی تدبیر مین ہے **باب ۱۵ پندرہوان** آفتاب کے نیچے بیٹھنے اور چلنے پھرنے
کی منفعت اور مضرت مین ہے **گفتار دوسری** تیسری کتاب کے پہلے حصہ سے پانیون کے احوال کی
شناخت مین ہے اور اس گفتار کے سات باب ہین **باب ۱ پہلا** بیان مین حاجتمندی کے ہے طرف پانی
باب ۲ دوسرا پانیون کی منفعت اور مضرت اور مزاج اور خاصیت کے بیان مین ہے **باب ۳ تیسرا**
نیک پانیون کی شناخت مین ہے **باب ۴ چوتھا** پانیون کے آزمایش کے طریق مین ہے **باب ۵ پانچوان**
برے پانیون کے اصلاح کی تدبیر مین ہے **باب ۶ چھٹا** پانی پینے کی تدبیر مین ہے **باب ۷ ساتوان**
آبزن اور حمام کرنے کی تدبیر مین ہے **گفتار تیسری** تیسری کتاب کے حصہ اول سے اچھی اور برے
غذاؤن کے پہچان مین ہے اور تدبیر اونکی اور اس گفتار کے دو جزو ہین **جزو پہلا** احوال اور انواع غذا کی
شناخت مین ہے اور اس جزو کے چوبیس ۲۴ باب ہین **باب ۱ پہلا** سبب حاجتمندی انسان اور
جانورونکے ہے طرف غذا کے **باب ۲ دوسرا** غذا کی شناخت مین ہے **باب ۳ تیسرا** اس امر مین ہے کہ
بعض غذا کو گرم اور بعض کو سرد اور بعض کو تر اور بعض کو خشک کسواسطے کہتے ہین اور یہ کیفیتین جسم انسان مین کیونکر
ظاہر ہوتی ہین **باب ۴ چوتھا** نیک غذاؤن کی شناخت مین ہے **باب ۵ پانچوان** بد غذاؤن کی شناخت

مین ہی باب ٦ چہٹا میانہ غذاؤنکی پہچان مین ہی باب ٧ ساتوان لطیف غذاؤنکی شناخت مین ہے باب ٨
آٹھوان غلیظ غذاؤن کی پہچانمین ہے باب ٩ نوان جلد ہضم ہونے والی غذاؤن کے بیانمین ہے باب ١٠ دسوان
اون غذاؤن کے بیانمین ہے جنکا فضول بہت کم ہوتا ہے باب ١١ گیارہوان اون غذاؤنکے بیانمین ہے
جنسے بدن انسان کا غذا بہت پاتا ہی باب ١٢ بارہوان اون غذاؤن کے بیانمین ہے جنسے بدن انسان کا غذا کمتر
پاتا ہے باب ١٣ تیرہوان گرم غذاؤن کے بیان مین ہے باب ١٤ چودہوان غذاؤن خشک کے بیانمین ہے
باب ١٥ پندرہوان تر غذاؤن کے بیانمین ہے باب ١٦ سولہوان سرد غذاؤن کی پہچان مین ہے باب ١٧
سترہوان سدہ کہولنے والی غذاؤن کی شناخت مین ہی باب ١٨ اٹھارہوان اون غذاؤن کی پہچانمین ہے
جو طبع کو خشک کرتی ہین باب ١٩ انیسوان سدہ ڈالنے والی غذاؤن مین ہے باب ٢٠ بیسوان اون غذاؤنکی
شناخت مین ہی جو طبع کو نرم کرتی ہین باب ٢١ اکیسوان اون غذاؤن کی پہچان مین ہے جو معدہ مین جلد تباہ ہوجاتی ہین
باب ٢٢ بائیسوان باد ناک غذاؤن کے بیانمین ہے باب ٢٣ تئیسوان اون غذاؤن مین ہی جو معدہ کو نقصان
پہنچاتی ہین باب ٢٤ چوبیسوان کہانا کہانے کی تدبیر مین ہے جزو دوسرا غذاؤن کی اصلاح مین ہے اور
ہر ایک کی خاصیت اور فعل اور طبیعت کی پہچان مین ہی اور اس جزو کے تیرہ باب مین باب ١ پہلا حبوب یعنی
اناج کی طبیعت اور خاصیت اور منفعت اور مضرت مین ہی اور بازرکہنے مین ہی مضرت سے باب ٢ دوسرا جانورونکے
گوشت کی خاصیت اور طبیعت اور منفعت اور مضرت مین ہی باب ٣ تیسرا سکباج اور اسفیدباج وغیرہ غذاؤنکی
منفعت مین ہی اور دفع کرنے مین اونکی مضرت کے باب ٤ چوتہا ہر قسم کے اچار اور اونکا مہ وغیرہ کے منفعت اور مضرت
مین ہی اور دفع مین اونکی مضرت کے باب ٥ پانچوان دودہ اور پنیر کی منفعت اور مضرت مین ہی اور دفع مین
اوسکی مضرت کے باب ٦ چہٹا بقولات کی طبیعت اور منفعت اور مضرت مین ہی باب ٧ ساتوان تر ترکاریون
کی منفعت اور مضرت مین ہی مانند پیاز اور شلجم وغیرہ کے اور تدبیر دفع مین ہے اونکی مضرت کے باب ٨ آٹھوان
جنگلی گہاسون کی منفعت اور مضرت مین ہے کہ اونکے کہانے کی آدمی عادت رکہتا ہی باب ٩ نوان تر میوؤن
کی منفعت اور مضرت مین ہے باب ١٠ دسوان تر میوونکی منفعت اور مضرت مین ہی باب ١١ گیارہوان
خشک میوونکی خاصیت اور منفعت مین ہی باب ١٢ بارہوان شربتون کی منفعت اور مضرت مین
ہی اور دفع مین اونکی مضرت کے باب ١٣ تیرہوان روغنون کی منفعت اور مضرت مین ہی گفتار چوتہی
تیسری کتاب کے حصہ اول ہی نیک اور بد مین شراب کے ہی اور منفعت اور مضرت مین اوسکی اور یہ گفتار
اٹھارہ باب پر حاوی ہی باب ١ پہلا اس امر کے بیان مین ہی کہ غرض شراب سے کیا ہی باب ٢ دوسرا
شراب کی منفعت کے بیان مین ہی باب ٣ تیسرا اس مضمون مین ہے کہ کوئی کہانا اور کسی قسم کی شراب

شراب انگوری کے برابر نہین ہی باب ۴ چوتھا شراب کی مضرت کے بیانمین ہے باب ۵ پانچوان اس امر مین ہی
کہ شراب کس آدمی کو پلانا چاہیے اور کسکو نہ پلانا چاہیے اور کسوقت اور کسقدر پلانا چاہیے باب ۶ چھٹا اون حالات
کے اسباب کی شناخت مین ہی اور جو شراب نوشی سے ظاہر ہوتے ہین مانند نشاط وغیرہ کے باب ۷ ساتوان
اس بات کی پہچان مین ہی کہ مستی کیا ہی اور کتنے اوسکے درجہ ہین باب ۸ آٹھوان اون سببون کی شناخت
مین ہی جنکے سبب سے آدمی جلد مست ہوتے ہین باب ۹ نوان اس مضمون مین ہی کہ بعض آدمیون کو بقدر درست
شراب پلانی چاہیے باب ۱۰ دسوان اس بات کی تصریح مین ہی کہ بعض آدمی جسوقت جام بزرگ شراب کا نوش کرتے
ہین تو بدمست ہوتے ہین اور بعضے برخلاف اوسکے باب ۱۱ گیارہوان اس امر مین ہے کہ کوئی آدمی شراب بہت پیئے
اور بسلامت خواب کرے مگر وقت اوٹھنے کے اوسکو مردہ پائین باب ۱۲ بارہوان خمار مین ہی اور تدبیر اوسکی
باب ۱۳ تیرہوان اس امر کی تدبیر مین ہے کہ کوئی چاہے کہ شراب بہت پئے اور دیر مین مست ہووے باب ۱۴
چودہوان شراب کی دوستی کم کرنے کی تدبیر مین ہے اور مستی سے ہشیار کرنے کی تدبیر مین ہے باب ۱۵
پندرہوان انواع شراب مین ہی باب ۱۶ سولہوان شراب بنانے کی تدبیر مین ہی باب ۱۷ سترہوان
مجلس شراب مین ہے باب ۱۸ اٹھارہوان تدبیر مین جلاب اور سکنجبین اور ماء العسل اور فقاع وغیرہ کے ہے
گفتار پانچوین تیسری کتاب کے حصہ اول سے سونے اور جاگنے کی تدبیر مین ہے اور اس گفتار کے پانچ باب
ہین باب ۱ پہلا اس امر مین ہے کہ نیند کیا چیز ہے اور کیونکر ظاہر ہوتی ہے باب ۲ دوسرا حاجتمندی
انسان کے بیانمین ہے طرف خواب کے باب ۳ تیسرا سونے اور جاگنے کی مضرت اور منفعت مین ہی باب ۴ چوتھا
نیند لانے کی تدبیر مین ہے باب ۵ پانچوان اس بات کے بیانمین ہے کہ کس طرح سونا چاہیے گفتار چھٹی
تیسری کتاب کے حصہ اول سے حرکت اور سکون کی تدبیر مین ہے اور اس گفتار کے پانچ باب ہین باب ۱ پہلا
تندرست آدمیون کی حاجتمندی مین ہے طرف حرکت اور ریاضت کے باب ۲ دوسرا اس امر کے بیانمین ہے کہ
ریاضت کتنی اور کیونکر کرنی چاہیے باب ۳ تیسرا جزوی ریاضتون کی شناخت مین ہی باب ۴ چوتھا
انواع ماندگی کے بیانمین ہے جو ریاضت سے پیدا ہوتے ہین باب ۵ پانچوان ماندگی کی تدبیر مین ہے جو ریاضت
سے پیدا ہوتے ہین گفتار ساتوین تیسری کتاب کے حصہ اول سے تدبیر لباس اور عطریات اور روغنون کے
ملنے مین ہے اور اس گفتار کے چار باب ہین باب ۱ پہلا تدبیر لباس مین ہے باب ۲ دوسرا
عطریات مین ہے مانند مشک اور کافور اور عنبر وغیرہ کے باب ۳ تیسرا [illegible] مین ہے باب ۴ چوتھا
روغنون کی منفعت اور مضرت مین ہی تمام ہوئی فہرست تیسری کتاب حصہ اول کی
اور فہرست حصہ دوم کی بعد انفراغ مضامین حصہ اول کے انشاء اللہ تعالے مفصل بیان کیجائیگی

گفتار پہلی تیسری کتاب کے حصہ اول سے حالات اور تدبیر مین ہوا اور مسکن کے ہی اور اس گفتار کے
پندرہ باب ہین باب پہلا بیان مین حاجتمندی انسان اور دیگر حیوانات کی بیچ طرف ہوا کے ہی

پس معلوم کرنا چاہیے کہ ہوا ایک عنصر ہے چارون عناصر سے کہ جسم انسان اور ابدان تمامی حیوانات اور
سب چیز ونکا اوس سے خمیر کیا گیا ہی اور اسباب ستہ ضروریہ سی سوای ہوا کی کوئی سبب ایسا نہین ہی کہ باہر سی ساتھہ جسم انسان
کی نزدیک زیادہ ہو اور ساتھہ اوسکی ملازم اور اندر داوسکی اثر کرنیوالا اور بدن اوسکا ساتھہ اوسکی محتاج زیادہ اور ساتھہ
اوسکی عادت رکھنیوالا ہو اسوجہ سے کہ قوام جسم انسان کا تین قوتون سی بنایا گیا ہے اور وہ قوتین طبعی اور
نفسانی اور حیوانی ہین پس قوتین آدمی کے سارے بدن مین پہونچتی ہین اور ہر ایک قوت کام اپنا نہین کر سکتی
مگر بیانچی روح اور مادہ روح کا ہوا ہے کہ آدمی سانس کے ذریعہ سی اوسکو حاصل کرتا ہے اور تمام جسم مین اندر
اور باہر سے محیط ہی اور معلوم کرین کہ ہوا ایک جسم ہے لطیف اور طبعی کہ اوسکے لیے ایک کیفیت ہی فاعل اور اثر
کرنیوالی اور وہ حرارت ہی اور ایک کیفیت اور ہی منفعل اور اثر قبول کرنیوالی وہ تری ہے پس اسوجہ سے
بدن مین اثر کرتی ہے اور تیز بدن سے اور اور چیز ونسے بھی جو باہر جسم کے ہین اثر قبول کرتی ہے اور ساتھہ
اوس اثر کے کہ اور چیز ونسی اثر قبول کرتی ہی بدن کے اندر اثر کرتی ہی اور اوسکے بیان مین ہی

باب دوسرا تیسری کتاب سی حصہ اول کے گفتار اول سے کیفیت اور منفعت ہوا کے بیان مین ہے

معلوم کرین کہ جو ہوا کہ ہمارے جسم پر محیط ہی بہ نسبت مزاج روح اور حرارت غریزی کے نہایت سرد ہی اور
جسوقت اوسکو سانس کے ذریعہ سی اندر کھینچتا ہی تو بسبب آمیزش روح اور حرارت غریزی کے گرم ہو جاتی
ہی پس اگر وہ ہوا اوس سے جدا نہووی اور بدیر وہان رہے تو روح بالضرور اعتدال سے باہر ہو جاتیگی
اور سوختہ ہو جائیگی اور جسوقت دوسری نفس سے وہ ہوای گرم اندر سے خارج ہوتی ہے اور ہوا سے تازہ
حرارت غریزی تک پہونچتی ہے اور ساتھہ روح کے ملتی ہے تو روح مدد پاتی ہے اور راحت اوسکو بخوبی پہونچتی ہے اور
وہ ہوای تازہ روح کو سوختہ ہونے نہین دیتی پس روح کو ہوا سے بڑی منفعت ہی لیکن یہ منفعت ہوای تازہ سی ہے اسلیے کہ
جسوقت ہوا حرارت غریزی سے پیوستہ ہوتی ہی اوسکی وجہ سی گرم ہو جاتی ہے اور ہمراہ اوسکی رہتی ہے تو منفعت اوسکی
باطل ہو جاتی ہے اور بدن اوس سے مستغنی ہوتا ہی اور اس طرح کی ہوای گرم خاص روح کے لیے مانند کسی غلط فزونی کی ہے
خاص بدن کے لیے پس معلوم ہوا کہ حاجت جسم کو طرف ہوای تازہ کے ہی اور اوسی سے منفعت ہی اور دلیل اوس قول کی
درستی پر جو ہمنے بیان کیا ہی کہ وہ ہوا جو ہمارے جسم پر محیط ہے بقیاس ساتھہ روح اور حرارت غریزی کے نہایت سرد ہی یہ ہے
کہ جسوقت ہم گرمای سخت گرم مین ہوا کو پاتے ہین تو خنکی ہوا کی پاتے ہین اور وجہ خنکی پانے کی یہ ہے کہ وہ ہوا جو ہمارے
پوست سی مماس ہے اور پیوستہ ہی بسبب سکون کے ہماری پوست کی حرارت سی اثر قبول کرتی ہی اور کیفیت ہمارے

پوست کی حاصل کرتی ہی پس ہوا اور پوست ہمارا دونون کیفیت مین مشابہ ہوجاتے ہین اور حس لمس کو مشابہ چیز سے کچھہ خبر نہین ہوتی ہی پس جسوقت ہوای تازہ حرکت کرتی ہے تو وہ ہوا جو ہماری پوست سے ملی ہوئی ہے دور ہوجاتی ہے اور ہوای تازہ پیوستہ ہوتی ہے اور پوست کیفیت ہوای تازہ سے خبردار ہوتا ہی

باب تیسرا ہوای نیک اور ہوای معتدل کی شناخت مین

سے ہے اگرچہ ہوا مین ایک کیفیت خاصہ ہی اور وہ گرمی اور تری ہے اور وہ ہوا جو گرد جسم انسان کے ہی اور ساتھہ اوسکی نزدیک ہی ہوای خالص نہین ہے لیکن دہوان اور اجزون وغیرہ سے ملی ہوئی ہی اور ہر ایک چیز کی کیفیت سے کیفیت اور حاصل کرتی ہے اور اسی طرح ہر ایک فصل مین فصول سال سے کیفیت خاصہ سے پھر جاتی ہی اور کیفیت فصل سے کیفیت دیگر حاصل کرتی ہے اور بہتر یہ ہی کہ ہر ایک فصل اپنی طبیعت پر ہو کیونکہ اگر فصول سال اپنی طبیعت سے پھر جائین تو سبب بیماری کا ہونگی اور ہوای نیک ہوای صافی ہے کہ اوسمین کوئی شے غریب ملی ہوئی نہو مانند بخار دریاؤن اور خندقون اور زمینون تر اینده اور اجزون پالیزون تر کے مانند کرنب اور کنگر زوا اور لہسن اور با قلا وغیرہ کے اور بوی چونہ اور گلخن اور گرد اور غبار اور دہوان اور عفونتون سے دور ہو اور درختان انبوہ اور چھت اور دیوارِ بہت بلند کے درمیان مین نہووے اور گذر اوسکا درختان زیانکار پر نہو مانند درخت انجیر اور درخت ارنڈی کے اور شمال کی جانب سے راہ اوسکی کشادہ ہو اور زمین اوسکی بلند ہو تو وہ ہوا البتہ نیک ہوگی اور موجب تندرستی کا ہوگی اور جو برخلاف اوسکے ہو سبب بیماریونکا ہوگی پس طبیب کو کمی بیشی مین ان چیزون کے لحاظ کرنا چاہیی پس جبکہ اون حالات مین بخوبی ملاحظہ کریگا تو ہوا پر ہر جگہہ کی حکم کرسکتا ہی اور جس زمین گڑہا ہو کہ جب تک سوراخ اونچا ہو اوس زمین پر نہ چمکے پہر جب سوراخ اونچا ہوا اور زمین پر چمکے جلد گرم ہوجاوے اور جب سوراخ نیچا ہو جلد خشک ہو جاوے تو ہوا اوس زمین کی نیک نہوگی پس جسوقت ہوا بند ہو جاوے اور روباہوا مین ظاہر ہو کہ فاسد اجزے ونکو دابنا پہونچاوے اوسوقت وہ ہوا جو درمیان دیوارون اور عمارات کے گہٹی ہوئی ہو بہتر ہوای کشادہ سے ہوگی اور ہوای معتدل وہ ہوا ہے کہ گرمی کے موسم مین نہایت گرمی سے پسینہ نہ آوی اور سختی سے سردی موسم کے بدنکو ایذا نہ پہونچے اور جو ہوا کہ جلد سورج سے گرم ہو جاوے اور وقت نیچا ہونے سورج کے سرد ہو جاوے نہایت لطیف ہوتی ہے اور وہ ہوا جو اسکے برخلاف ہو غلیظ ہو جاتی ہے

باب چوتھا کتاب تیسری کی گفتار اول سے فصول سال کی شناخت مین

معلوم کرین کہ طبیبون اور نجومیون نے فصول سے ہر ایک فصل کے لیے ایک حد مقرر کی ہے اور دونون مین تفاوت ہی اسلیے کہ نجومیون کے نزدیک آغاز ہر ایک فصل کا اوس روز سے ہوتا ہی جسوقت آفتاب کسی برج مین پہونچ کر پہرجاتا ہی انقلاب ہوا اور وہ برج حمل ہے اور سرطان اور میزان اور جدی ہی پس جسوقت سورج اول حمل مین پہونچے اول سرطان تک اوسوقت فصل بہار کی ہوتی ہے اور جسوقت آفتاب اول سرطان سے اول میزان تک پہونچے اوسوقت فصل تابستان کی ہوتی ہے اور جسوقت آفتاب اول میزان سے اول جدی تک پہونچے فصل خزان کی

ہوتی ہے اور جسوقت سورج اول جدی سے اول حمل تک پہونچے فصل زمستان کی ہوتی ہے اور عرب اور ترک کے آدمیون نے فصلونکی حد دوسری قرار دی ہے اور وہ کہتے ہین کہ فصل بہار اوسوقت ہوتی ہے جسوقت سورج حمل مین آتا ہے اور جسوقت ثریا نکلتا ہے اوسوقت موسم تابستان کا ہوتا ہے اور جسوقت ستارہ شعری ہو انتہا گرمی کی ہوتی ہو اور وقت پکنے میوہ جات کا پہونچتا ہو اور جسوقت سماک رامح ہو اوسوقت اول خزان تصور کرنا چاہیے اور جسوقت ثریا انتہا کو پہونچے شروع زمستان تصور کرنا چاہیے اور طبیب اوس زمانہ کو بہار کا موسم کہتے ہین کہ شہرون معتدل مین اوس زمانہ مین سردی نہو وے کہ حاجت گرم مکان اور آگ سے تاپنے کی پہونچے اور گرمی بھی ایسی اوس زمانہ مین نہووے کہ ٹھنڈے مکانون کی حاجت ہو اور وہ زمانہ کھلنے پہولون کا ہو اوسوقت تک کہ میوہ بستہ ہو اور مدت اس زمانہ کی قریب پچاس دن کے ہو اور بانجملہ کمتر دو مہینہ سے ہے اور شروع زمانہ بہار کا پہلا اوسوقت سے ہوتا ہے کہ آفتاب اول حمل مین آوے یا بعد چند روز کے یہانتک کہ آفتاب سے برج ثور کے نصف تک پہونچے اوسکو مجملہ بہار کے تصور کرین اور پھر زمانہ تابستان کا ہو اور فصل خزان بھی اسی قیاس پر ہے آفتاب اوسکا اوس سے پہلے ہو کہ آفتاب اول میزان مین داخل ہو یا بعد چند روز کے یہانتک کہ آفتاب نصف عقرب مین آوے اوسکو مجملہ خزان کے تصور کرین اور پھر زمانہ زمستان کا ہے اور بعضے شہرون مین یہ فصلین آگے پیچھے ہوتی ہین

باب پانچوان تیسری کتاب کے گفتار اول سے فصول سال کی طبیعت کی شناخت مین

ہے معلوم کرین کہ فصل بہار سب فصلونسے معتدل زیادہ ہے گرمی اور سردی اور خشکی اور تری مین اسوجہ سے کہ جسوقت آفتاب اول نقطہ حمل مین آتا ہے تو سمت راس سے اکثر رہنے والون عمارات زمین کے دور نہین ہوتا لیکن اوپر نقطہ اعتدال کے ہوتا ہے اور اس سبب سے ہوا بتدریج گرم ہوتی ہے اور سردی اور تری زمستان کی تحلیل قبول کرتی ہے اور جب تک نصف فصل سے منقضی ہو انتہا اعتدال کی ہوتی ہے اور فصل تابستان یعنی موسم گرمی کا گرم اور خشک ہے اسلیے کہ جسوقت سورج سرطان کے برج مین آتا ہے تو سمت الراس سے نہایت نزدیکی اوسکی ہوتی ہے اور ہوا کو گرم کرتا ہے اور تری کو خشک یہانتک کہ آخر فصل مین ہوا نہایت خشک ہوجاتی ہے اور طبیعت فصل خزان کی بھی سردی اور گرمی مین معتدل ہوتی ہے اسوجہ سے کہ جب آفتاب اول میزان مین آتا ہے تو نزدیکی اور دوری اوسکی سمت الراس سے اوسی طرح پر ہوتی ہے جیسے فصل بہار مین آنے سے آفتاب کے برج حمل مین ہوتی ہے مگر فصل خزان تری اور خشکی مین معتدل نہین ہوتی اسلیے کہ آفتاب تابستانی ہوا کو خشک کردیتا ہے اور اسباب تری کے ظاہر نہین ہوتے اور معلوم کرنا چاہیے کہ حال سردی قبول کرنے مزاج کا مانند حال تری قبول کرنے کا نہین ہے اسوجہ سے کہ جمیع اجسام سردی کو بہ نسبت تری کے جلد قبول کرتے ہین اور حال تری قبول کرنے مزاج کا سردی سے مانند حال خشکی قبول کرنے کا نہین ہے گرمی سے

اسلیے کہ مزاج گرم چیزون سے جلد زیادہ خشکی قبول کرتے ہین کہ چیزون سرد سے تری قبول کرتے ہین کیونکہ ذرا سی گرمی سے
خشکی ظاہر ہوتی ہی اور ذری سے سردی سے تری نہین ظاہر ہوتی بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تھوڑی گرمی سے تری ظاہر
ہوتی ہے اور تھوڑی سردی سے کچھ تری نہین ظاہر ہوتی اسلیے کہ تھوڑی گرمی ابخرہ اوٹھاتی ہے اور تحلیل نہین کر سکتی
اسوجہ سے قدرے تری ظاہر ہوتی ہے اور اندک سردی سے پوست کثیف نہین ہونے پاتا اور تری نہین گھٹتی اسوجہ سے
تری ظاہر نہین ہوتی لیس اسی باعث سے حال فصل بہار کا مانند حال فصل خزان کے نہین ہے کیونکہ تری زمستان فصل
بہار مین گرمای بہاری سے معتدل ہو جاتی ہے اور خشکی تابستان فصل خزانی مین سرمای خزانی سے معتدل نہین ہوتی
اور فصل زمستان یعنی جاڑے کا موسم اسوجہ سے کہ آفتاب اوس فصل مین دل جدی مین آتا ہے اور سمت راس سے نہایت
دور ہوتا ہے ہوا سرد ہوتی ہے اور بسبب کثرت بارش کے ہوا تر ہوتی ہے اور معلوم کرنا چاہیے کہ ہوای خشک شدت
گرمی سے یا مشابہ مزاج آتش کے ہوتی ہے یا ایسی ہوا خشک ہوتی ہے کہ اوسمین تری ابخرون کی دور ہو جاتی ہے یا ایسی ہوا
ہوتی ہے کہ دود ہای زمینی اوسمین شامل ہوتے ہین یا درشتی اور خشکی سے مانند زمین کے ہوتی ہے اور ہوای تر یا ایسی ہوا
ہوتی ہے کہ پانیون کے ابخرے اوسمین ملے ہوتے ہین یا ایسی ہوا ہوتی ہے کہ سردی سے کثیف ہو جاتی ہے اور یا مانند بخارات
کی ہوتی ہے اور ہوا بہار کے موسم کی اس طرح کی ہوتی ہے کہ جاڑے کے موسم کی تریہای فرودنی قدرے اوس سے تحلیل قبول
کرتی ہین اور کم ہو جاتی ہین اور باقی گرمای بہاری سے معتدل ہو جاتی ہین اور ہوای خزانی ساتھ اوس قدر سردی کے
کہ خزان مین ہوتی ہے تری نہین قبول کرتی ہے مثلاً اگر ایک کرپاس تر اور ایک خشک لیکر کرپاس خشک کو ہوای سرد مین کھولدین
اور کرپاس تر کو ہوای گرم مین کہ گرمی اوسکی برابر سردی اوس ہوای سرد کے ہو پھیلا دین تو کرپاس تر ہوای گرم مین جلد زیادہ
خشک ہوگا بہ نسبت کرپاس خشک کے کہ ہوای سرد سے تر ہوگا اور ایک سبب اور ہے اور وہ یہ ہے کہ تری جو ہوا مین ایک مدت تک
رہتی ہے بسبب ایک مدت کے ہوا سے پیوستہ ہوتی ہے اور خشک کر لیتے ہین اور ہوا تری ہوا کے اسوجہ سے
کہ جبقدر حرارت زمین کی ہے جسجگہ ہوا نہایت سرد ہو سردی اوسکی بقیاس ساتھ جسم انسان کے ہو اور کسی حال پر سردی
اوس حد کو نہین پہونچتی کہ کچھ تحلیل نکرے بلکہ ہر حال مین قوت آفتاب اور ستارون سے تحلیل ہوتی ہے اور جسقدر قوت
کم ہو اور کمتر ہو تحلیل ہمیشہ ہے تو جلد خشکی قبول کرتی ہے اور فصل بہار مین تحلیل زائد ابخرون سے ہوتی ہے اسلیے کہ ابخرون
واسطے دو سبب ہین ایک حرارت قلیل سطح زمین کی دوسری حرارت قوی زمین کے اندر کی کہ جو کچھ لطیف ہوتا ہے ظاہر
زمین کیطرف توجہ کرتی ہے اور جاڑے کے موسم مین زمین گرم ہوتی ہے اور حرارت سطح زمین اور حرارت ہوا کی تھوڑی ہوتی ہے
اور جب یہ دونون سبب جمع ہوتی ہین تو واجب ہوتا ہے کہ ہوای کثیف ہو جاے اور بخارات کثرت سے ہون اسلیے
تری زیادہ ہوگی اور فصل بہار مین اسوجہ سے کہ حرارت زمین کے اندر کی بہت تھوڑی ہوتی ہے اور حرارت روی زمین کی
بہت زیادہ ہوتی ہے تحلیل زائد تولد بخار سے ہوتی ہے اسلیے فصل بہار تری اور خشکی مین معتدل ہوتی ہے جس طرح گرمی

اور سردی کی کیفیت مین معتدل ہوتی ہے اور اگر کوئی کہے کہ اول بہار تری کی طرف میلان رکھتی ہے ہو سکتا ہے کہ اعتدال سے کچھ دور ہو یہ قول صواب سے بعید نہین ہے لیکن مانند دوری خزان کے کیفیت خشکی مین اور اگر کوئی کہے کہ فصل خزان اعتدال سے نہایت دور ہے یہ قول بھی قریب صواب ہے اسوجہ سے کہ نیم روزہای خزان گرما سے تابستان کے نزدیک ہے کیونکہ ہوای خزانی سخت خشک ہوتی ہے اور ہوای خشک جلد گرم ہو جاتی ہے اور اوقات صبح اور شبہای فصل خزان خنک ہوتی ہین بسبب دوری آفتاب کے اور اس سبب سے کہ ہوای خنک متخلخل ہوتی ہے اور خنکی شب کی اوسمین زیادہ اثر کرتی ہے اور فصل بہار برخلاف اوسکے ہے اور روزہای بہار شبہای بہار سے بہت گرم نہین ہوتے ہین اسلیے ہوای بہار آفتاب سے اسقدر خشک اور متخلخل نہین ہوتی جسقدر ہوای خزانی خشک ہوتی ہے اور گرمی اور سردی اوسمین اتنی اثر نہین کرتی جتنی ہوای خزانی مین اثر کرتی ہے اور اس بحث مین سوال کیا گیا ہے کہ تم جو بیان کرتے ہو کہ خشک ہوا گرم زیادہ ہوتی ہے اور ہوا خزان کی خشک ہے تو کسواسطے شبہای خزانی سرد زیادہ شبہای بہاری سے ہوتی ہین جواب اوسکا اس طریق پر دیکھا گیا ہے کہ ہوای خزان متخلخل ہوتی ہے اور خاصہ ہوای متخلخل کا ہے کہ سردی اور گرمی کو جلد قبول کرتی ہے اور پانی کا حال بھی ایسا ہی ہے کیونکہ جسوقت پانی گرم کیا جاتا ہے متخلخل ہوتا ہے اور جب متخلخل ہو گیا تو سردی اور گرمی جلد اوسمین گذر کرتی ہے اور ایک سبب اور ہے اور وہ یہ ہے کہ فصل بہار مین جسم انسان کا سردی بہاری سے اتنی حس نہین پاتا جتنی سردی خزانی سے پاتا ہے اسوجہ سے کہ موسم بہار مین آدمی سردی سے نکلکر گرمی مین آتا ہے اور سردی کی عادت اور خو کیے ہوئے ہوتا ہے اور موسم خزان مین گرمی سے سردی مین آتا ہے اور گرمی کی عادت اور خو کیے ہوئے ہوتا ہے اسلیے خواہ مخواہ حس سردی کی موسم خزان مین زیادہ پاتا ہے

باب چھٹا تیسری کتاب کے حصہ اول کی پہلی گفتار سے ہوا کی خاصیت اور فعل کے شناخت مین ہے

معلوم کرین کہ ہوا معتدل بدن انسان کو مفید ہے اور بیمار کے جسم کو وہ ہوا سودمند ہوتی ہے جو ضد مزاج اوسکی بیماری کے ہوتی اسلیے کہ وہ ہوا بیمار کے حق مین مانند دوا کے ہے لیکن ہوای گرم اگر ہمیشہ ہو دے مثل ہوای تابستان کے خصوصاً گرم ولایتون مین بدن کو لاغر کرتی ہے اور چہرہ کے رنگ کو زرد کرتی ہے اور خلطون کو بدن مین جلاتی ہے اسوجہ سے زخمون مین کھجلی پیدا کرتی ہے اور بیماریون کو بڑہاتی ہے اور درد سر لاحق کرتی ہے اور حواسونکو کند کرتی ہے اور مسام کھولتی ہے اسوجہ سے تحلیل کثیر ہوتی ہے اور پسینہ بہت آتا ہے اور تمام قوتین ضعیف ہو جاتی ہین اور جسوقت پسینہ بہت آتا ہے پیشاب تھوڑا ہوتا ہے اور ناک سے خون کثرت سے نکلتا ہے اور حیض کا خون بہت جاری ہوتا ہے اور خون کے دستون کی شدت ہوتی ہے اور پیاس بہت ہوتی ہے اور ہوس غذا کی نہایت کم ہو جاتی ہے اور گرم ہوا دلکو گرم کرتی ہے اور جب دل گرم ہوتا ہے تو گرمی اوسکی ساری بدن مین پہیلتی ہے اور تمام جسم گرم ہو جاتا ہے اور خلطون فزونی اور رطوبتون کو گندہ اور تباہ کرتی ہے کہ وہ مایہ تپ کا ہے اور کسی طرح ہوای گرم تندرست آدمی کو مفید نہین ہوتی لیکن اوس آدمی کو سودمند ہے جسکے بدن مین سرد

بیماریان لاحق ہون مانند لقوہ اور فالج اور تشنج کی کہ تری سے ہون اور اسی طرح اوس آدمی کو مفید ہے جسکو چاہین کہ
بدن اونکا گرم ہو وے اور مسام کہلجائین اور رطوبت گرم زیادہ ہوا اور معلوم کرین کہ اول ہوای گرم جو آدمی کے بدن پر
پہونچتی ہے خون کو طرف ظاہر جسم کے کہینچتی ہے کہ اوسکی وجہ سے رنگ پوست کا سرخ ہوتا ہے لیکن اگر ہمیشہ رہے تو خون کو
تحلیل کرتی ہے اسلیے رنگ پوست کا زرد ہو جاتا ہے اور ہوای سرد تندرست آدمی کو موافق زیادہ ہے بہ نسبت ہوای
گرم کے اکثر اوقات مین اسلیے کہ ہوای سرد بدن کو سخت کرتی ہے اور مسام کو بند کرتی ہے اس سبب سے حرارت اندر
بدن کے رہتی ہے اور کہانا بخوبی ہضم ہوتا ہے اور ہر ایک غذا کی قوت پاتی ہے اور سرد ہوا حواسون کو صاف کرتی ہے
اور بیمار جونکو بیماریون سے خلاصی بخشتی ہے اور خلطونکو غلیظ کرتی ہے اور ساکن تا کہ ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف رجوع
نکرین اس سبب سے ورم اور زخم لاحق نہین ہونے پاتے اور چونکہ رطوبتین ساتھ پسینہ کی تحلیل نہین ہوتی ہین
اور سب رطوبتین جسم کے اندر رہتی ہین اس سبب سے پیشاب بہت جاری ہوتا ہے اور بوجہ ادرار بول کے قبض شکم
رہتا ہے اور سردی ہوا کی بہی مقعد کو سمیٹتی ہے اسی طرح آنت مستقیم مانند ہیئت مقعد کی سکڑتی ہے تو ثفل بدیر آتا ہے
کیونکہ تری جو ثفل مین ہوتی ہے پیشاب کے راستہ کیطرف میلان کرتی ہے مگر نگاہ رکہنے مین تندرستی کے ہوای سرد سے
احتیاط اس امر کی ضرور ہے کہ زکام اور نزلہ نہونے پاوے کیونکہ بیماری زکام اور نزلہ کی ہوای سرد سے ہوتی ہے
اور نزلہ سے کہانسی اور درشتی حلق اور سینہ کی اور بیماری سل اور ذات الجنب کی پیدا ہوتی ہے اور اگر نزلہ کا آنتون پر
گرے تو دستونکی کثرت ہوگی اور اسی طرح ہوای سرد سے مسام بستہ ہوتے ہین اور حرارت غریزی جسم کے اندر گہٹ جاتی
ہے اور اگر رطوبات مثانی نہایت کثرت سے غالب ہون تو کیفیت اونکی قعر تک نہین پہونچتی ہے اور وہ حرارت
کو پژمردہ کرتی ہے اور آنتون اور پٹہون کو نقصان دیتی ہے اور چونکہ مثانہ پٹہون سے مخلوق ہے اسلیے تقطیر بول
اور دشواری بول اور درد رحم لاحق ہوتا ہے اور ہوای تر جسم کی تری کو نگاہ رکہتی ہے اور آدمی لاغر اور خشک
مزاج کو سود مند ہے اور پوست کو نرم اور روشن و صاف کرتی ہے لیکن کیموس صفراوی جسم مین بہت پیدا کرتی ہے
اور ہوای غلیظ روح کو غلیظ اور حواس کو کند اور آدمی کو کسلمند کرتی ہے اور سب قوتون کے کامونکو سست
کرتی ہے اور ہوا سے تیرہ آدمی کو تنگدل کرتی ہے کہ سانس کی آمد و شد اوسمین اور ہوای غلیظ مین ناخوش
معلوم ہوتی ہے اور دشوار ہوتی ہے اسلیے کہ دہوان اور ابخرہ ہوای تیرہ مین شامل ہوتی ہین اور ہوای غلیظ مین اگر کچہ شامل نہین ہوتا
لیکن گوہر اوسکا خود غلیظ ہوتا ہے اور ہوای غلیظ بدشواری سانس کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے اور ستارگان
خرد ہوای غلیظ اور ہوای تیرہ مین ظاہر نہین ہوتے بلکہ ستارگان دیگر بہی روشن اور درفشان نہین ہوتی اور نقصان
پہونچانیوالی ہواؤن سے سب سے زیادہ زیانکار ہوای گرم اور تر ہے اسلیے کہ وہ جلد متعفن ہوجاتی ہے جسطرح بند پانی
بعد ایک مدت کے سڑجاتا ہے اور تپ جو ہوای گرم اور تر مین پیدا ہوتی ہے وہ آسان اور خفیف اوس تپ سے ہوتی ہے

جو گرم اور خشک ہوا مین لاحق ہو اس سبب سے کہ ہوای گرم اور تر مین نرم تپ ہوتی ہے اور پسینہ بہت جاری کرتی ہے اور
ہوای گرم اور خشک مین تپ تیز اور سوزان ہوتی ہے لیکن ہوای گرم اور تر مین مدت تپ کی دراز ہوتی ہے اور ہوای گرم
اور خشک مین کم ہوتی ہے اور ہوای گرم اور تر مین آنکھ کا درد اور اندر باہر جسم کے پھوڑے پھنسیان بہت ہوتی ہین اور جو آدمی
کہ ریاضت اور حرکت کم کرتا ہے اوسکی جسم مین خلطین بہت جمع ہوتی ہین واللہ اعلم بالصواب باب ساتوان

تیسری کتاب کی گفتار اول سے حال فصلہای سال کی شناخت مین سے جو

مزاج خاصہ اپنے سے پھر جاتے ہین باب اول مین پہلی کتاب کی دوسری گفتار سے ہم بیان کر چکے
ہین کہ اندامون سے ہر ایک اندام کے لیے ایک مزاج ہے خاص اور ایک اعتدال ہے خاصہ اسی طرح یہان بھی
تصور کرین کہ فصول سال سے ہر ایک فصل کے لیے ایک مزاج اور اعتدال خاصہ ہے اور سال معتدل وہ سال ہے
کہ ہر ایک فصل اوسکی اپنے مزاج اور اعتدال خاص پر قائم ہو اور اعتدال ہر فصل کا یہ ہے کہ مثلاً فصل خزان گرمی اور
سردی مین ساتھ اعتدال کے نزدیک ہووے اور تری اور خشکی مین اعتدال سے دور ہو جس طرح پانچوین باب مین
اس گفتار کے لکھا گیا ہے اور فصل خزان مین چاہیے کہ ایک یا دو بار بہت زیادہ بارش ہووے اور فصل زمستان
چاہیے کہ بدون سردی اور بارش کے نہو اور اگر ہو تو یہ دونون حد سے باہر نہوون اور فصل بہار چاہیے کہ معتدل ہو
اور اوس مین ایک مہینہ یا دو مہینہ سے زیادہ نہووین اور فصل تابستان مین چاہیے کہ کچھ بارش اور خشکی ظاہر ہو اور گرمی حد سے
زیادہ نہووے اور ہوا بہتر حرکت کرے پس جو سال کہ اس خوبی کے ساتھ ہوگا اوس سال مین بیماری بہت کم ہوگی
اور اگر ہوگی تو با سلامت ہوگی اور جس سال کہ فصلین اوسکی مشابہ ایک دوسری فصل کے ہون جیسے کہ مثلاً سب
فصلون مین بارش کی طغیانی ہے یا تمام سال خشک گذر جاتے کسی فصل مین بھی مینہ کا نشان نہ پایا جاتا یا سب فصلین سال
کی گرم ہین یا تمام سال سردی مین گذر جاوے تو اس طرح کے سال نہایت بد ہونگے اور بیماریون کی کثرت اونمین بہت
ہوگی اسوجہ سے کہ ہر ایک فصل نتیجہ بیماریان ہوتی ہین وہ مشابہ اوس فصل کے مزاج کے ہوتی ہین جس حالت مین
کہ تمام سال ایک ہی مزاج پر گذر جاوے تو ناچار اوس سال مین بیماریان طویل المدت بہت ہونگی اور جس وقت موسم
تابستان مین گرمی کی فصل جلد شروع ہو لے سے امراض تابستانی جلد ظاہر ہوتے ہین اور ہر ایک بیماری کہ کسی فصل
مین عارض ہو جب دوسری فصل آوے جس حال پر کہ ہے اوسی حالت پر رہ جاویگی اسوجہ سے کہ تغیر فصول کو اثر بڑا ہے اور
جس وقت کسی فصل کی مدت بہت گذر جاوے تو بیماری بھی اوس فصل کی طول کھینچیگی اور اگر ہوا ایک دن مین کئی مرتبہ
متغیر ہووے سخت بد ہوگی اور اثر اوسکا بیماری دیر ظاہر ہوگا اور جو دو فصلین مزاج خاصہ اپنے سے پھر جاتین اور دونون ضد
ایک دوسری کی ہون اور باوجود تغیر فصل کے مدت دونون کے اندازہ اپنے سے باہر ہووے جیسے کہ مثلاً زمستان مین
سردی خوب ہو اور بعد اوسکی فصل بہار شروع ہو تو وہ سال بد ہوگا اور مزاجون معتدل کی موافق ہوگا اسلیے کہ فصل بہار

تقصیر زمستان کو حاصل کریگی اور اسی طرح اگر زمستان خشک گذر جائے اور بہار برسانیوالی مہینہ کو آوے تو وہ بہار
خشکی زمستان کو معتدل کر دیگی لیکن اگر بہار البلاد ہ کی مدت بہت کچھ تو بسبب کثرت بارش اور درازی مدت کی رطوبتین زیادہ کار
ترقی پر ہونگی اور جس سال مین کہ ایک فصل اوسکی مزاج خاصہ اپنے سے بدل جائے بیماری اوس سال مین کمتر ہوگی بہ نسبت اوس سال کہ
دو فصلین یا تین فصلین جسکی متغیر ہون

باب آٹھوان تیسری کتاب کی گنتی اول سے فصول سال کی فعل اور خاصیت کے بیان مین ہے اور شناخت مین ہوا اور بیماریون کے جو ہر فصل مین ہوتی ہین

معلوم کرین کہ ہر فصل مین فصول سال سے ایک خاصیت ہے اور مزاج اثیر ہر ایک فصل کا جو گذر گئی ہے
اور مزاج شروع فصل کا جو موجود ہوی نزدیک ایک دوسیری کے ہوتا ہے اور احوال اون بیماریون کا کہ اوس مزاج سے ظاہر ہونگی اوسی کیفیت پر
ہوگا لیکن فصل بہار اگر اپنے مزاج خاص کی موافق گذر جاوے تو سب فصلون سے معتدل زیادہ ہے کیونکہ خون اور روح کا مزاج
رکھتی ہے اسواسطے رنگ پوست کا سرخ کرتی ہے کیونکہ خون کو ظاہر جسم کیطرف کھینچتی ہے مگر باعتدال اور گرمی اوسمین اس حد کو
نہین پہونچتی کہ تحلیل کرے جیسی گرمی تابستان کی اور اس فصل مین دیرینہ بیماریان تازہ ہو جاتی ہین اس سبب سے
کہ سردی کے موسم مین جو خلطین کہ فسردہ اور قرار گرفتہ ہوتی ہین اس فصل مین پگھلتی ہین اور جاری ہوتی ہین پس اسوجہ سے
اس فصل مین مالیخولیا عارض ہوتا ہے اور جو آدمی کہ موسم زمستان یعنی جاڑے کی فصل مین طعام اور شراب کی
افراط کرے اور ریاضت کا اتفاق نہ پہونچا ہو اور خلطین بدنمین جمع ہوگئی ہون تو اس فصل مین وہی بیماریان ظاہر
ہونگی جو اون خلطون سے پیدا ہوا کرتی ہین اور جسوقت فصل بہار کی مدت طول کھینچے اور باعتدال گذر جائے تو بیماریان
تابستانی کمتر ہونگی لیکن بہاری بیماریان خون کے دست ہین اور خون ناک سے آنا اور مالیخولیا لاحق ہونا اور ورم
اور دمل اور خناق پیدا ہوتا ہے اور اکثر اوقات خناقی بیماری کشندہ اور ہلاک کنندہ ہے اور بسبب کثرت پیدا ہونے خون کے
اس فصل مین رگین شگافتہ ہوتی ہین اور کہانسی اور سینے مین خون نکلتا ہے اور اگر کسی شخص کو دوسری کسی فصل مین ان
بیماریون مین سے ایک بیماری لاحق ہوتی ہو تو اس فصل مین وہ بیماری زیادہ ہوگی خاصکر بیماری سل کی اور بوجہ اسکے کہ رطوبتین
آدمیون کے بدن مین رطوبتون کو حرکت ہوتی ہے سکتہ اور فالج اور وجع مفاصل کا ہے اور نفسانی حرکتین مانند
غصہ اور خوشی کے کہ باافراط ہو اور مانند کہانے چیزون گرم کے اس فصل مین نقصان دیتی ہین اور بیماریون کو بڑہاتی
ہین خاصکر بیماری سل کو اور علاج بہاری بیماریون کا فصد کہولنا ہے اور مناسب دوائین کہانا پینا اور طعام اور
شراب گھٹانا اور فصل بہار کو دق کی موافق ہے بہ نسبت اورونکے اور فصل زمستان وہ فصل ہے کہ طعام
ہضم نہین ہوتا اور بسبب قوت سردی کے حرارت غریزی اندر بدن کے رہتی ہے اور تحلیل کم ہوتی ہے بلکہ قوی زیادہ
ہوتی ہے اسوجہ سے طعام بہتر جلد ہضم ہو جاتا ہے اور کوئی فصل سودا کی اور ٹھنے والی زیادہ فصل زمستان سے
نہین ہے بسبب اوس تری کے جو اوس فصل مین غالب ہوتی ہے بسبب سردی اور کوتاہی روز اور درازی

شدے اور موسم زمستان مین خلطین بدن مین زیادہ جمع ہوتی ہین اور حاجت اون چیزونکی ہو رطوبت کو جذب کرین
بہت ہوتی ہے اور زمستانی بیماریان بلغم سے اکثر ہوتی ہین اور جس زمانہ مین کہ ہوائے خزانی گذر اپنا کرتی ہے زکام اور
نزلہ پیدا ہوتا ہے اور اوس حالت مین درد گلو اور سل و ذات الجنب و ذات الریہ لاحق ہوتا ہے اور درد پہلو اور درد پشت بہت
ہوتا ہے اور درد سر پرانا بھی بہت ہوتا ہے اور مرگی اور سکتہ کی بھی کثرت ہوتی ہے اور حال بوڑھونکا فصل زمستان مین
بہ ہوتا ہے کہ جوانون کے مزاج سے موافق ہے اور موسم زمستان مین سوء ہضم کا [illegible] پیشاب مین بہ نسبت فصل
تابستان کے زیادہ ہوتی ہے اور فصل تابستان خلطون کو پگھلاتی ہے اور تحلیل کرتی ہے پس
قوتین اس سبب سے ضعیف ہوتی ہین اور رنگ چہرہ کا زرد ہوتا ہے اور صفرا بہت پیدا ہوتا ہے
اسلیے خلطین لطیف تحلیل قبول کرتی ہین اور جو غلیظ ہین رہ جاتی ہین اور بیماریان موسم
تابستان مین جلد دور ہو جاتی ہین اس وجہ سے کہ اگر قوت بیمار کی قوی ہو تو بیماری کے مواد کو جلد نکالدیگی اور اگر قوت
ضعیف ہو تو بسبب گرمی ہوا اور تحلیل کثیر کے نہایت ضعیف ہو جائیگی اور بیمار جلد ہلاک ہو جائیگا اور جسقدر موسم
تابستان گرم اور خشک زیادہ ہوگا تو بیماریان بھی جلد دور ہونگی اور اگر موسم گرم اور تر ہو بیماریان طول کھینچینگی پس
یہی وجہ ہے کہ جو بیماریان کہ موسم تابستان مین عارض ہون اور اوس موسم مین بارش کثرت سے ہوئی ہو تو اون بیماریونمین
بعضی استسقا سے بدل جائینگی اور بعضی کا انجام زلق الامعا اور آنتون کے زخم کے ساتھ ہوگا اسلیے کہ خلطین تیز
ہو سکے اور تیز ہونگی اور موسم تابستان کی بیماریون مین تپ غب ہے اور تپ محرقہ اور تپ [illegible] اور کان کا درد اور
آنکھ کا درد بہت ہوگا اور اس موسم مین آتشک اور اسی طرح کے اور [illegible] ان اور زخم کثرت سے ہونگی اور جو موسم
تابستان مشابہ مزاج موسم بہار کے ہو تو تپہای تابستانی اوس گرمی اور درشتی کے ساتھ نہونگی اور بحران اونکا اکثر
پسینہ سے واقع ہوگا یا اوس خون سے جو ناک سے آتا ہے اور اگر موسم تابستان نہایت گرم ہو تو اوس موسم مین
آبلہ اور حصبہ کہ یہ دونون چیچک کی اقسام سے ہین کثرت سے پیدا ہوگا لیکن جسقدر تابستان گرم اور خشک ہو بہت
ہوگی اور آبلہ تابستان گرم اور تر مین ہوگا اور اگر تابستان مانند زمستان کے ہو تو اکثر بیماریان زکام اور نزلہ
کی ہونگی اور جو کچھ نزلہ سے پیدا ہوتی ہین مانند سل اور شوصہ اور ذات الجنب اور ذات الریہ اور درد [illegible]
ہو سکے اور جو تابستان سرد اور خشک ہو تو مرطوب یعنی ترمزاج والون اور عورتون کو نافع ہوگی مگر صفراوی آدمی
خشکی کی وجہ سے آنکھ کا درد لاحق ہوگا اور تپ گرم صفراوی اور بیماریان سوداوی پیدا ہونگی اس سبب سے کہ صفرا
سوختہ تحلیل کم ہوگا اور جسم کے اندر رہیگا اور فصل خزان وہ فصل ہے کہ اوسمین بیماریون کی کثرت ہوتی ہے بسبب متغیر ہونے
ہوا اور دوپہر کی گرمی اور صبح کی خنکی اور رات کی سردی اور کثرت میوہ جات اور زیادہ ہونے خلطون کے بسبب بہت کہانے
میوہ جات کے اور نیز اسوجہ سے کہ موسم تابستان مین چونکہ قوتین ضعیف ہو جاتی ہین اور خزان [illegible] موجود ہوتی ہے تو خلطین لطیف جو

تابستان میں تحلیل ہو گئیں اور غلیظ جو باقی رہیں اس موسم خزان میں جسوقت طبیعت کوشش کرے اور خلطوں کو پکا دے اور چاہے کہ دفع کرے
تو خشکی اوسکو باز رکھیگی اور کام طبیعت کا انجام کو نہ پہونچیگا اس سبب سے بیماریاں دشوار ہونگی اور فصل خزان میں خون کم پیدا ہوگا اسلیے
مزاج فصل کا خلاف مزاج خون کے ہے اور صفرا اور سودا غالب ہوگا اور جنون کثرت سے ہوگا اسوجہ سے کہ بقایاے صفراوی تابستانی
جسم میں موجود رہیگا اور خلطیں اور بھی موجود ہونگی جنکا لطیف تحلیل ہو گیا ہے اور غلیظ باقی رہا ہے اور مزاج فصل کا بھی مشابہ مزاج
سودا کے ہے اور اول خزان بوڑھوں کو موافق ہے اور آخر خزان زیانکار ہے اور خزانی بیماریاں یعنی قوبا یعنی داد ہے اور سرطان اور
درد مفاصل اور درد پشت اور درد ران اور تپ مرکب اور حمی ربع یعنی تپ چوتھیا اور درد سر اور تقلیل بول بھی اسلیے کہ
شاید کبھی گرم ہوتا ہے اور کبھی سرد اور مرض دشواری پیشاب کا بھی ہوگا اور زلق الامعا بہت عارض ہوگا اسلیے کہ سردی
خزان کی رقیق خلطوں کو بدن کے اندر پھیر دیتی ہے اور عرق النسا اور قولنج بھی بہت ہوگا اور سکتہ بھی ہوگا اور فصل خزان میں
خناق اور ذبحہ صفراوی بھی بہت ہوگا اور کیڑے شکم میں بہت پیدا ہونگے بسبب کثرت کھانے میوونکے اور [illegible]
[illegible] کا اور جو فصل خزان خشک ہو آبلہ اور حصبہ کی کثرت ہوگی خصوصاً اگر موسم تابستان گرم گذر گیا ہو اور سب فصلوں سے بدتر فصل
خزان ہے واسطے صاحب مرض سل کے اور اگر کسی آدمی کو خزان سے پہلے سل لاحق ہوئی ہو اور نشانیاں نیک ظاہر
ہوئی ہوں تو فصل خزان میں نشانیاں بخوبی ظاہر اور آشکارا ہونگی اور اسی طرح تپ دق والے کے حق میں سب فصلوں سے
بدتر یہ فصل ہے بسبب خشکی مزاج فصل اور خشکی مزاج دق کے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ فصل خزان مثل ضامن کی ہے کہ تابستانی
بیماریوں کو تمام کو پہونچاتی ہے اور بہترین خزانی وہ ہے کہ بارش مطلق ہو اور جو بیماری کہ مخالف ہوا سے عارض ہوا اثر اوسکا
اسکو پہونچیگا اگر اوس آدمی کو کہ ہواے مخالف ضد اوسکی مزاج کی ہو اور اون بیماروں کو کہ مزاج اونکی بیماری کا ضد اس ہوا
مخالف کے ہو نہایت مفید ہے کہ مخالف ہونا ہوا کا اونکو بجاے دوا کے ہے

باب نوان تیسری کتاب کی گفتار اول سے احوال جسم انسان کی شناخت میں ہے اور اس میں کہ فصلیں اونکی مخالف ہوں

معلوم کریں کہ جسوقت فصل زمستان جنوبی ہو یعنی گرم اور مینہ برسانے والی اور بعد اوسکے بہار
شمالی ہو یعنی سرد اور خشک تو اکثر عورتوں کے شکم سے اسقاط حمل ہوگا اور اگر بچہ پیدا ہوگا تو جلد مر جائیگا اور اگر زندہ
رہیگا تو ساری عمر بیماری میں مبتلا رہیگا اور اور آدمیوں کو نزلہ اور آنکھ کا درد اور خون کے دست بہت ہوں گے
خصوصاً بوڑھوں کے جسم میں نزلہ کی کثرت ہوگی اور مواد نزلہ کا پٹھوں کے اوپر اوتریگا اور اکثر مرگ مفاجات میں
ہلاک ہونگے بسبب زیادتی مواد کے اور جب مواد بہت ہوگا تو گذر روح کا بند ہو جائیگا اور لیکن سبب اسقاط حمل کا
اسباب ضعیف ہی یہ ہے کہ مزاج عورتوں کا اصل میں تری کیطرف میلان رکھتا ہے اور فصل زمستان جنوبی اونکے بدن میں
تری بڑھاتی ہے اور مسام کھولتی ہے پس جسوقت بہار شمالی بعد زمستان کے آویگی تو سردی اونکے بدن میں ایکبارگی گذر
کریگی بسبب کشادگی مسام کے اور جو بچہ کہ شکم میں ہوگا یکایک سردی پاویگا یا شکم [illegible]

اسقاط ہو جائیگا اور بچہ زائیدہ اسوجہ سے کہ وہ یکایک اندرون شکم کے گرمی سے طرف ہوای سرد کے جو آویگا تو سردی یکایک دسکو ہلاک کریگی اور جلد مر جائیگا اور جو زندہ رہیگا وہ نادرست اور بیمار رہیگا اسلیے کہ زمستان جنوبی مین دماغ رطوبت سے بہر جائیگا اور بہار شمالی جو بعد اوسکے آویگی دماغ کو سرد کریگی اور بسبب سردی دماغ کے رطوبتین تمام بہجائینگی اور اگر یہ رطوبتین آنکھ مین اتر ینگی تو آنکھ کا درد پیدا ہوگا اور جو آنتون پر اترینگی تو آنتون مین خراش ڈالینگی اور خون کے دست جاری کرینگی اور جو سینہ پر اترینگی تو نزلہ پیدا کرینگی اور اگر ہوا و نزلہ کا دماغ کی تجویفون مین جمع ہوگا تو مرض سکتہ لاحق ہوگا اور جو نصف تجویف دماغ مین نزلہ ٹھہریگا تو فالج پیدا کریگا اور جسوقت بعد اس زمستان اور اس بہار کے تابستان جنوبی آوے تو فصل خزان مین بچون کو موت بہت ہوگی خصوصًا فرزند نرینہ اکثر ہلاک ہونگے اور آنتون کے خراش اور آنتون کے زخمون اور تپ غب سے موت بہت ہوگی یہ سبب تفسیر قول بقراط کی ہے کہتا ہے متی کان الشتاء جنوبیًا مطیرًا و کان الربیع شمالیا عدیمًا للمطر فان النساء الحوامل یسقطن فی الربیع من ادنی سبب وان اتفق ان یلدن فی هذا الوقت کان المولودون ضعیفین سقیمی الابدان طول حیاتهم واما سائر الناس فیعرض لهم اختلاف دم و رمد یابس والکهول یعرض لهم النزلات والسکتات والفالج اور جو زمستان شمالی خشک ہوتی ہوا اور بہار مین کثرت بارش کی ہوتی ہو تو فصل تابستان مین گرم تپین اور آنکھ کا درد اور خون کے دست بہت ہوں گے خصوصًا عورتون اور بچون اور ان آدمیون کو جنکا مزاج تر ہے لیکن سبب تپ اور آنکھ کے درد اور دستون کا عفونت ہے کہ گرمی اور تری سے بہار کے پیدا ہوتی ہے کیونکہ تمام رطوبتین فصل زمستان مین فسردہ ہوتی ہین اور گرمی اور تری بہار کی اونکو پگہلاتی ہے اور سڑاتی ہے اسوجہ سے موسم تابستان مین یہ بیماریان ظاہر ہوتی ہین اور اس سبب سے کہ بچون اور عورتون کے بدن مین رطوبتین بہت ہوتی ہین اور عفونت ساتھ اونکی خلطون کی جلد گذر کرتی ہے اسلیے یہ بیماریان اکثر لاحق ہوتی ہین اور اس تابستان مین وقت نکلنے شعری کے بارش ہووے اور ہوای شمالی حرکت کرے تو امید رکھنی چاہیے کہ بیماری بسلامت گذریگی اور خزان مین بیماری کم ہوگی اسلیے کہ جسم مین صاحب مزاج سرد و خشک کے مانند آدمی کہل کے وہ رطوبت جسمین عفونت راہ پاسکے کم ہوگی اور جو ہر وقت نکلنے شعری کے باد شمال اور باران نہو اور گرمای تابستانی ساتھ گرمی اور تری بہار کے شامل ہو تو بیماری اور موت بچون اور عورتون کی اور اوس آدمی کی جسکا مزاج تر ہو بہت ہوگی بسبب عفونت کہ کہ گرمی ہوا سے بدن کی خلطون مین ظاہر ہوتی ہے اور جو کوئی اوس مرگ سے خلاصی پاوے تو تپ چوتہیا مین مبتلا ہوگا اور تپ چوتہیا سے نوبت استسقا کی پہنچیگا اسوجہ سے کہ وہ خلطین جو سڑگئی ہون اکثر سوختہ ہو جائینگی اور بسبب گرمی فصل کے سودا بنجائینگی اور سودا سے تپ ربع عارض ہوگی اور اکثر اوقات استسقا مین تپ ربع یعنی چوتہیا سبب ضعیفی جگر اور تلی کا اور سبب سدہ دونون عضو کا ہوگی اور استسقا کبھی تابع ضعیفی جگر

اور طحال اور تابع سدہ دونون عضو کے ہوگا اور اصل اس فصل کی قول بقراط سے ہے کہ کہتا ہے
اذا کان الشتاء شمالیا عدیما للمطر وکان الربیع مطیرا جنوبیا عرض فی الصیف حمیات حادۃ
ورمد واختلاف دم واکثر ذلک فی النساء والصبیان ومن کان مزاجہ رطبا اور نیز بقراط کہتا ہے
اذا کان بعد طلوع الشعری العبور مطر مع برد وکان ہبوب الریاح الشمالیۃ علی العادۃ فان تلک الامراض
یکون ہادیۃ والخریف یکون صحیحا وان لم یکن کذلک لم یؤمن علی کل من کان رطب المزاج من النساء
والصبیان الموت فاما من کان مزاجہ باردا فلیس علیہ باس فان لم یکن کذلک فلا یؤمن علی
من اقلت من اولئک من الموت ان یقع فی الحمی الربع ومنہا فی الاستسقاء اور نیز بقراط کہتا ہے
قلت المطر اصح الابدان من کثرۃ المطر یعنی خشک سال کم باران بہتر سالہای بارندہ سے ہے اسلیے کہ تری باران کی
سبب زیادتی رطوبت کا ہوتی ہے جسم انسان مین اور کثرت رطوبت کی جلد عفونت قبول کرتی ہے اور بیماریان دراز
اوس سے پیدا ہوتی ہین اور نیز بقراط کہتا ہے ان الامراض التی تحدث عند کثرۃ المطر اکثر الحالات حمیات کثیرۃ
واستطلاق البطن والصرع والسکتات یعنی جس زمانہ مین مینہ کی کثرت ہووے تو بیماریان اکثر مرگی اور سکتہ اور تپ
دراز مدت اور دستونکی لاحق ہونگی اسوجہ سے کہ جب موسم جاڑے کا آتا ہے تو رطوبتین خام جسم مین رہجاتی ہین اور ایک مدت
دراز چاہیے کہ پختہ ہون اس سبب سے اگر عفونت قبول کرین اور باعث تپ کا ہون تو تپین اور بیماریان دراز آہنگ
ہونگی اور جو کچھ ان رطوبتون سے دماغ کی تجویفون مین میلان کرے صرع اور سکتہ پیدا ہوگا اور جو کچھ طرف حلق کے
اوترے گی خناق اور ذبحہ لاحق ہوگا اور جو کچھ معدہ اور آنتون پر اوترے گی دست جاری ہونگے اور اگر موسم جاڑے کا برسانے والا ہو
اور شمر و بہت ہو شورش آب بہت ہوگی اور اگر تابستان یعنی موسم گرمی کا اس سال مین گرم اور خشک ہو خناق اور آبلہ اور حصبہ
اور درد چشم اور احتباس حیض کا مرض بہت ہوگا اور اگر زمستان اور بہار گرم و خشک ہو ہوا بد ہوگی اور گھاسین اور درخت
سوکھجاتین گے اور تباہ ہونگے اور گوشت اون جانورونکا جو وہ گھاس کھاتین گے آدمیون کو ضرر پہونچائیگا اور جس وقت
کہ تابستان گرم اور خشک ہوا اور خزان مین ہوا گرم ہووے اور بارش کثرت سے ہو تو آدمیونکو زمستان مین دردسر اور زکام اور نزلہ
اور سل کی بیماری لاحق ہوگی اسوجہ سے کہ خریف مین دماغ فردی رطوبتون سے ممتلی ہوگا اور جس وقت سردی زمستان کی غالب
ہوگی تو جو کچھ دماغ مین ہوگی اون رطوبتون سے دردسر پیدا کریگی اور جو کچھ ناک کی راہ سے اوترے زکام پیدا کرے گی اور جو
کچھ اون رطوبتون سے سینہ اور پھیپھڑے پر گرے نزلہ اور کھانسی ظاہر کریگی اور جو اس آدمی کا سینہ تنگ ہو وہ رطوبت جو سینہ پر
گریگی اکثر اوقات اوسکے سبب سے سل کی بیماری لاحق ہوگی اور یہی شرح قول بقراط کی ہے کہ وہ کہتا ہے اذا کان الصیف
قلیل المطر والخریف شدید المطر مطیرا جنوبیا عرض فی الشتاء صداع شدید وسعال وزکام وعرض
لبعض الناس السل اور اگر یہ خزان سرد اور خشک ہو تو عورتون اور بچون اور سب مرطوب مزاج والونکو مفید ہوگا

لیکن سوداوی مزاج والون کو آنکہہ کا درد اور سوداوی تپین لاحق ہونگی اسوجہ سے کہ جو کچہہ صفراوی مواد سے لطیف زیادہ ہوگا وہ حرارت تابستان اور خشکی خزان سے تحلیل ہوجائیگا اور جو گاڑہا اور بہایت غلیظ ہوگا وہ بدن مین باقی رہیگا پس اوس مواد غلیظ سے اگر دماغ پر چڑہیگا تو وسواس سوداوی پیدا کریگا اور جو مواد کو تعفن یعنی گندہ ہوگا اوس سے تپین تیز لاحق ہونگی اور اگر موسم تابستان گرم اور بارندہ ہو اور خزان سرد اور خشک اور شمالی ہو تو اوس زمانہ مین حال مرطوب مزاج والونکا بہتر ہوگا اور بعضی آدمیونکو آنکہہ کا درد خشک اور نزلات عسر یعنی دشوار اور مالیخولیا اکثر ہوگا اور بقراط کہتا ہے اذا کان الخریف شمالیاً کان موافقاً لاصحاب الطبائع الرطبة بمنزلة النساء والصبیان فاما الذین یغلب علیهم البرد فیحدث بهم رمد وحمیات حادة ووسواس سوداوی اور جو تابستان اور خزان دونون جنوبی ہون تو زمستان مین نزلات اور عفونی بیماریان کثرت سے عارض ہونگی

باب ۱۰ دسوان تیسری کتاب کی گفتار اول سے تندرستی انسان کے نگاہ رکہنے مین ہر ایک فصل مین

معلوم کرین کہ جس طرح طبیعت ہر ایک فصل کی فصول سال سے اور ہوتی ہے ویسی تدبیر نگاہ رکہنی تندرستی کی بہی ہر ایک فصل مین اور ہے لیکن فصل بہار مین بدن کو اون خلطون سے جو سردی موسم مین جمع ہوگئی ہون پاک کرنا چاہیے پہلے اوس سے کہ حرارت بہار کی اونکو حرکت دیوے اور متخلخل کرے اور پگہلا دیوے اور سب رگون اور اندامون مین اونکو بہر دیوے اور فصد کہولنا اس موسم مین اور سب فصلونسے بہتر ہے اور مضرت جماع کی بہی اس فصل مین کمتر ہے اور اس فصل مین غذائین لطیف تناول کرنا چاہیے اور جو کہانے کہ سبک ہین ہمیشگی اونکی اس موسم مین لازم ہے اور معدہ کو طعام سے پر نکرنا چاہیے اور خنک شربت مانند شربت غورہ اور شربت انار ترش اور سکنجبین استعمال کرنی چاہیے اور ریاضت معتدل عمل مین لانی چاہیے اور کہانا تلخ اور شور نکہانا چاہیے اور استفراغات معتدل کام مین لانا چاہیے مانند نوردا اور گلاب کے پہول اور شاہسفرم یعنی نازبو کی اور عطر گلاب نازبو کے پانی مین ملا کر لخلخہ کرین اور لباس نرم اور حریر اور سنجاب اور قاقم کا پہنین اور فصل تابستان مین کہانا کم کہاوین اور جماع بہی کم کرین کیونکہ مباشرت اس فصل مین بہت ضرر دیتی ہے اسلیے چاہیے کہ جماع کم کم اور دیر دیر مین آسایش لیکر کرنا چاہیے اور بہت سرد اور خنک مکانین بیٹہنا اور سونا چاہیے اور بجگہ یخ اور بید اور نیلوفر اور گلاب اور صندل اور کافور رکہنا چاہیے اور جب کسیکو قے کی حاجت ہو اس فصل مین کرنی چاہیے اور مسہل قوی نہ پینا چاہیے اور لباس کتان اور دیبقی کا پہنا چاہیے اور نرم کپڑا دہوبی سے دہلایا ہوا کہ بدن پر بار نہ ہوے اور خنک شربت اور کہٹی کہٹی غذائین اس فصل مین بہت کہاوین اور بوڑہون اور سرد مزاج والون کا حال اس فصل مین بہتر رہتا ہے اور فصل خزان مین دوپہر کی گرمی اور صبح کی سردی سے پرہیز کرنا چاہیے اور سر کو پوشیدہ رکہین اور اس فصل مین جسجگہہ کہ

سردی معلوم ہوتی ہو اوس مقام پر نہ سونا چاہیے اور بیاسے پانی سرد کی غسل کرنا چاہیے اور جماع دیر دیر کرین اور شکم سیری پر خواب نکرین اور خلطونکو بدن سے کم کرین یعنی اون خلطونکو جو موسم زمستان مین منجمد ہوگئی ہون اور اکثر آدمیونکے لیے بہتر ہے کہ اس فصل میں دوا کہائین اور خلطونکو حرکت ندیوین اور قے نکرین کیونکہ اگر ایسا ہوتا ہے کہ تے اس فصل مین سبب پیدا ہوتی تپ کا ہوتی ہے اور گرم اور ترغذائین اور اسفیدباجات کہانی چاہیین اور گوشت شکار نمکسود اور طعام تیز اور شور نکہانا چاہیے اور میوہ جات بہت نکہانی چاہیئین اور لباس بہار کے موسم کا پہننا چاہیے اور عطر بانی معتدل اور غالیہ استعمال کرنا چاہیے اور ناز بو بہی سونگہنا چاہیے کیونکہ اوسکی بو سے اس فصل مین زکام پیدا ہوتا ہے اور گرم اور خشک مزاج والا آدمی کو شراب ممزوج پلانی چاہیے اور شربت گلاب کا شکر گہولکر اور شربت انار اور شربت پودینہ اور سفرجات معتدل کام مین لائین اور فصل زمستان مین قوی ریاضت کرنی لازم ہے اور کہانا بخوبی کہانا چاہیے اور قلیہ خشک اور اسفیدباجات اور گوشت بہنا ہوا اور مطنجن اور کباب اور قلیہ اور آبگامہ تناول کرنا چاہیے اور دیگ کی مصالح مین زیرہ اور دارچینی ڈالنا چاہیے اور غذائین جس سے رطوبت زیادہ پیدا ہو نکہانی چاہیئین اور تیز ابیہ صرف نکرین باندازہ معتدل نوش کرنی چاہیے اور جو احتیاج تنقیہ کی ہو تو دوا مسہل کی کہانا بہتر ہے کہ قے اور فصد لینے کو اور شیرخون اور سفرجات سے دوا المسک اور مفرح گرم اور مفرح معتدل اور گلشکر اور ہلیلہ پروردہ اور سونٹہہ پروردہ اور انوش دارو اور اطریفل بزرگ اور معجون نوش کرین اور اس فصل مین بوڑہے آدمی اور کہل یعنی ادہیڑ آدمی اور سرد مزاج والیکو مثرودیطوس اور تریاق بزرگ دیوین اور عطریات سے عود اور مثلث مشکین استعمال کرین اور ریاحین سے تنبیخ اور نرگس اور مانند اوسکے اور لباس نرم اور گرم اور دہوئے ہوئی کپڑے کا پہننا چاہیے کہ بدن پر بار دیوے اور جسم کو گرم رکہے اور خز اور پوستین روباہ اور سمور اور پوست بره اور سپید یعنی روئی بہی گرم اور سبک ہے لیکن ہوا کے ون پوستین سے چارہ نہین ہے اور خاصیت اور طبیعت جامہ اور عطریات اور خوشبودار چیزونکی اس کتاب کی آخر مین بیان کیگئی ہے باب اٹہارہوان تیسری کتاب کی گفتار اول سے تغیر ہوا کی شناخت مین جو اسباب آسمانی اور زمینی سے متغیر ہوتی ہے معلوم کرین کہ اسباب تغیر ہوا کے آٹہہ طرح کے ہین بعضی آسمانی ہین اور بعضی زمینی اور بعضی مشترک ہین سبب آسمانی اور زمینی سے لیکن اسباب آسمانی دو ہین ایک دوری اور نزدیکی آفتاب کی ہے سمت راس سے جس طرح اس گفتار کے پانچوین باب مین صرح بیان ہوچکا ہے دوسری یہ کہ کبہی شعاع دو ستارون یا زیادہ کی ساتہہ شعاع آفتاب کے شامل ہوا اور کبہی شامل ہو اور اوس سبب طبیعت سال کی فصلونکی متغیر ہوجاتے کیونکہ اگر شعاعین نہوتین تو ہمیشہ ہر ایک فصل فصول سال سے ایک نسق پر رہتی اور سبب مشترک ایک یہ کہ وہ عرض بلاد ہے یعنی واقع ہونا شہرون کا اور آٹہہ سببون سے پانچ باقی زمینی ہین اون پانچون سے ایک سبب پستی اور بلندی زمینون کی ہے دوسرا نزدیکی اور ہمسائگی پہاڑ کی تغیر سے

نزدیکی اور ہمسائگی دریا کی چہوتے گذر ہوا اونکا پانچوین حال خاک کا لیکن وہ تغیر جو ستارون کی شعاع کے سبب ہے
وہ اس طریق پر ہی کہ جسوقت شعاع ستارون کی سورج کی شعاع سے ملجاتی ہی اور چمکتی ہے تو عنصر آگ کا اونچا جاتا ہے
اور ہوا کے مقام کو لیتا ہے اور ہوا کو اور زمین کو گرم کرتا ہی اور تپاتا ہے پس بسبب اوسکے فصل سال کی طبیعت
اپنی سے متغیر ہو جاتی ہی اور گرم زیادہ ہوتی ہی اور اگر وہ شعاعین سورج کی شعاع سے دور ہو وین تو شعاع سورج کی
آگ کے عنصر کو اوسکی جگہہ سے ہلاویگی مگر اوس صورت مین ہوا اور زمین اسقدر تفتیدہ اور گرم نہوگی جیسے اوس مین ہوگی پس
اسیوجہ سے فصل سال اپنے مزاج پر قائم رہیگی اور جو تغیر کہ بسبب عرض بلاد کے ہوتا ہی وہ اس طرح پر ہی کہ جو شہر کہ
سمت راس اوسکی مدار برج سرطان ہی شمال مین یا مدار برج جدی ہے جنوب مین تو فصل تابستان اوس شہر کی
گرم زیادہ اور شہرون کے تابستان سے ہوگی جو شہر کہ ان دو نقطون سے دور ہین ہیں جو شہر کہ دور ہین گرمی
کی فصل مین اون شہرونمین گرمی کم ہوگی اور اس مقام تک کہ خط استوا کے نیچے ہے اور جو جو شہر کہ خط استوا کے
نیچے ہین اعتدال سے نزدیک ہین اسلیے کہ سبب آسانی جو اون مقامات کی ہوا کو گرم کرتا ہی نزدیکی سورج کی ہے
کہ جسوقت سورج برج استوا مین ہوتا ہی چند روز سمت راس پر اونکے گذر کرتا ہی اور برج استوا حمل ہے اور
میزان اور اثنا گذر کرنے سورج کا سمت راس پر اسقدر نہین ہوتا ہی لیکن ہمیشگی اوسکی گذر کی اثر زیادہ رکہتی ہی
ظاہر ہی یہ بات کہ گرمی وقت نماز دیگر کی زیادہ گرمی چاشتگاہ سے ہوتی ہے حالانکہ دوری اور نزدیکی آفتاب
کی دونون وقت یکسان ہے لیکن بوقت نماز دیگر بسبب ہمیشگی تابش آفتاب کے ہوا گرم زیادہ ہوتی ہی اسیوجہ
سے جسوقت سورج آخر برج سرطان اور اول اسد مین آتا ہی تو ہوا گرم زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اوسوقت کے
جب آفتاب اول سرطان مین آوے کیونکہ اول سرطان سمت راس سے نزدیک بہت ہی لیکن بسبب
مداومت کی جب آخر سرطان مین پہونچے ہوا گرم زیادہ ہوگی اور اسی طرح جسوقت کہ سورج اول سرطان سے
کہ نہایت اوسکی میل کا ہے بیس درجہ دور ہو تو ہوا گرم زیادہ اوس سے ہوگی کہ ہنوز اول سرطان مین نہ پہونچا ہو
اور دوری اوسکی نہایت میل سے بھی بیس درجہ ہو پس اس تشریح بیان سے معلوم کرنا چاہیے کہ اثر نزدیکی آفتاب
ہوا کے گرم کرنے مین اسقدر نہین ہوتا ہی جتنا اثر مداومت اوسکی تفتیدگی کا ہوتا ہی اور جو جو شہر کہ خط استوا سے
سمت راس سے اونکے نزدیک ہی اونکی سمت راس پر آفتاب تھوڑے زمانہ تک رہتا ہی اور جلد دور ہو جاتا
پس ہر ایک شہر کہ عرض اوسکا تمامت میل سے نزدیک ہی وہ شہر سب شہرونسے گرم زیادہ ہے اور بعد اوسکے
وہ شہر جو اوس سے دور ہین اور لیکن سردی اون شہرونمین جو شمالی ہین اور مدار سرطان سے دور ہین قوی
زیادہ ہوگی اور وہ تغیر فصل جو بسبب بلندی اور پستی زمین کے ہوتا ہے وہ اس طرح پر ہے کہ جو شہر پستی اور
نشیب مین واقع ہو وہ نہایت گرم ہوتا ہے اور جو زمین بلندی پر ہو خنک ہوگی اسوجہ سے کہ شعاع سورج

کی نشیب مین جمع ہوتی ہی اور بہت تپاتی ہی اور تیز اور گرم کرتی ہے اس سبب سے گرمی زمین نشیب مین زیادہ
ہوتی ہی اور جو زمین کہ بلندی پر ہو اوسپر شعاع ٹھہرنے نہین پاتی اور ہوا گذر کرتی ہے اسلیے گرمی نہین ہوتی اور وہ
تغیر جو بسبب پہاڑ کے ہوتا ہی دو طرح پر ہی بعضی زمین ایسی ہے کہ پہاڑ سے پیوست ہی اور دامن کوہ مین ہی یا پہاڑ کے
اوپر ہے اور بعضی ایسی ہے کہ پہاڑ کے ہمسایہ مین ہے اور نزدیک پہاڑ کے ہی لیکن وہ زمین جو دامن کوہ مین واقع
ہی یا اوپر پہاڑ کے ہی حکم اوسکا مانند پستی اور بلندی زمینون کے ہی کہ بیان کیا گیا ہی اور وہ شہر جس کے پہاڑ نزدیک ہو
حال اوسکا اس طرح پر ہے کہ مثلاً کوئی شہر ہے کہ اوسکے شمال کی جانب کوہ واقع ہی اور آفتاب اوس پہاڑ پر
تابش کرتا ہے اور عکس اوسکا شہر پر پڑتا ہے تو بالضرور ہوا اوس شہر کی نہایت گرم ہوگی اگرچہ وہ شہر شمالی ہی
اور اسی طرح اگر پہاڑ طرف مغرب کے ہو تو آفتاب مشرق سے نکلکر اوسپر تابش کریگا اور عکس اوسکا شہر پر پڑیگا اور ہوا
سخت گرم ہوگی اور اگر پہاڑ طرف مشرق کے ہو گرمی کم ہوگی اسلیے کہ تابش آفتاب کی اوس پہاڑ پر بعد زوال کے
قوی ہوگی اور جب آفتاب پھریگا اور ہر ساعت دور ہوتا جائیگا تو عکس اوسکی تابش کا شہر پر نہ پڑیگا اور اگر پہاڑ
طرف مغرب کے ہو حال اوسکا برخلاف ہوگا کیونکہ اول روز ہی کہ آفتاب نکلیگا ہر ساعت نزدیک زیادہ ہوتا
جائیگا اور اگر کوئی ایسا شہر ہو کہ گذر ہوای شمالی کا اوسکے بند ہو اور گذر جنوب کا کشادہ تو ہوا اوس شہر کی
گرم ہوگی اور جو کوئی شہر ایسا ہو کہ دو پہاڑون کے بیچ مین واقع ہو اور راہ ہوا کی کشادہ ہو تو ہوا اوس شہر کی
بعفونت اور بکثرت گذر کریگی اسلیے کہ جب ہوا گذر گاہ اپنا تنگ پائیگی تو اوس جگہ بہت جمع ہو کر جاویگی اور جو
شہر کہ پہاڑ کے پاس ہین اون شہرون مین سے معتدل زیادہ وہ شہر ہے کہ اوسکی سمت مشرق اور سمت شمالی
کی کھلی ہوتی ہو اور سمت مغرب اور سمت جنوب کی بند ہووی اور وہ تغیر جو دریاؤن کی وجہ سے ہی وہ اس
طریق پر ہے کہ جسوقت کہ دریا طرف شمال شہر کے ہو تو ہوا اوس شہر کی بہت سرد ہوگی اسلیے کہ ہوای شمالی
خود سرد ہی پس جب دریا پر گذر کریگی تو اور زیادہ سردی کو حاصل کریگی اور اگر دریا طرف جنوب کے ہو تو
ہوا شہر کی غلیظ ہوگی اسلیے کہ ہوای جنوبی خود غلیظ ہے اور جب دریا پر گذر کریگی تو دریا کے بخارات سے
اور زیادہ غلیظ ہو جائیگی اور اگر دریا طرف مشرق کے ہو تری ہوا کی زیادہ ہوگی اسلیے کہ تابش آفتاب
دریا پر پڑیگی اور تحلیل کریگی اور ابخرہ بہت اوٹھاویگی اور ہوا کو تر کریگی اور اگر دریا طرف مغرب کے
ہو تو تری ہوا مین اندک کمتر ہوگی اسلیے کہ بخارات شہر مین کم پہونچینگے لیکن بہرحال ہمسائگی دریا سے ہوا تر ہوتی ہے
اور جو شہر کہ بخارات دریا کے اوسمین پہونچتی ہین اور گذر ہوا کا کھلا ہوا ہے اوس شہر مین عفونت نہین ہوتی اور
ہوا درست ہوتی ہے اور اگر کسی پہاڑ نے راہ ہوا کی روکی ہو تو ہوا جلد عفونت قبول کریگی اور موافق ترین ہوا کی
کہ عفونت کو باز رکھو باد شمال ہے پھر باد مشرق پھر باد مغرب اور زیادہ بیکار ہوا کو سمجھو باد جنوب ہی اور وہ تغیر جو بسبب

ہوا اونکی ہوتا ہے بیان کیا جاتا ہے لیکن پہلے جاننا چاہیے کہ ہوائین چار ہین جس طرح طرفین زمین کی چار ہین اور وجہ
اس امر کا کہ ہوائین کسلیے چار ہین اور کسواسطے طرفین زمین کی چار ہین اور کسلیے ہوائین موافق عدد زمین کی طرفون کے
ہین وہ متعلق علم طب سے نہین ہے لیکن زمین کی طرفین مشرق اور مغرب اور جنوب اور شمال ہین اور ہوا دنین سے
ایک صبا ہے وہ مشرق کیطرف سے چلتی ہے دوسری دبور ہے وہ مغرب کیطرف سے چلتی ہے تیسری جنوب ہے وہ جنوب سے
آتی ہے مشرق کی داہنی طرف سے چوتھی باد شمال ہے وہ شمال کیطرف سے آتی ہے مشرق کی بائین طرف سے اور باد جنوب
اکثر شہرونمین گرم اور تر ہوتی ہے لیکن گرم اسوجہ سے ہوتی ہے کہ جنوب کی سمت بسبب نزدیکی سورج کے گرم ہے اور تر
اسوجہ سے ہے کہ باد ابر سے بڑے دریاؤنکا جنوب ہی کیطرف سے ہے اور اس سبب سے کہ آفتاب جنوب کی سمت کو جب
گرم کرتا ہے تو دریاؤنسے تحلیل بہت کرتا ہے اور ابخرے بہت اوٹھاتا ہے اور وہ ابخرے ہوائین شامل ہوتے ہین اسوجہ
گرم اور تر ہوتی ہے اور باد شمال سرد اور خشک ہے لیکن سرد اسوجہ سے کہ برف اور پانی ٹھہری ہوئی سے پہاڑون پر گذر
کرتی ہے اور شمال کیطرف خود سرد ہے بسبب دوری آفتاب کی سمت اس سے اور خشک اسوجہ سے ہے کہ گذر اوسکا دریاؤ
اور آب روان پر نہین ہوتا ہے اور بخارات بھی جسقدر جنوب کی جانب ہین شمال کیطرف نہین ہین پس باد شمال
بقیاس باد جنوب کے خشک ہے اور اگر کسی جگہہ ہوای جنوب آتی ہو اور بعد اوسکے ہوای شمال گذر کرے تو خلطین کہ
باد جنوب کی حرارت سے پگھل جائینگی باد شمال اونکو نچوڑیگی اور حلق اور سینہ اور آنتون اور جوڑون پر اوتار لائیگی
کہ اوسکی وجہ سے نزلے اور زستانی بیماریان پیدا ہونگی اور جو کچھہ ہوای گرم اور ہوای سرد مین بیان ہو چکا ہے خاصیت اور
فصل ہوای جنوب اور ہوای شمال کی وہی ہے اور ہوای مشرقی سردی اور گرمی مین معتدل ہوتی ہے اور خشک زیادہ
ہوای مغربی سے ہوتی ہے اسلیے کہ شمال مشرق مین دریا اور بخارات کمتر ہین بہ نسبت جنوب مشرق کے اور عمارت
زمین کی اکثر جانب شمال ہے اور ہوای مشرقی بقیاس ہوای مغربی کے اکثر آخر روز چلتی ہے اسوجہ سے ہوای مغربی آفتاب سے
کمتر تحلیل ہوتی ہے اور اسی سبب سے ہوای مغربی سرد زیادہ ہوای مشرقی سے ہے اور تری زیادہ رکھتی ہے اگرچہ دونو
بہ نسبت ہوای جنوبی اور ہوای شمالی کے معتدل ہین اور اگر ہوای مشرقی آخر شب اور اول روز مین آوے تو نہایت
معتدل ہوگی اسوجہ سے کہ حرارت آفتاب کی اوسمین اثر نہین کرتی ہے اور اوسقدر خشک نہین ہوتی جتنی خشک
وہ ہوا ہوتی ہے جو آخر روز اور اول شب چلتی ہے کیونکہ یہ برخلاف اوسکے ہے اور ہوای مغربی جسوقت آخر شب
اور اول روز مین آوے اوسکے غلیظ ہوگی اسلیے کہ آفتاب کا اثر اوسمین نہین ہوتا ہے اور وہ ہوای مغربی جو آخر
روز اور اول شب آوے وہ برخلاف اوسکے ہوگی اور معلوم کرنا چاہیے کہ احوال ہوا کا بعضے شہرونمین اسباب
گوناگون سے متغیر ہوتا ہے مثلاً اگر کسی شہر کے نزدیک جنوب کیطرف کوئی پہاڑ واقع ہو کہ اوسپر بہت برف گرے
اور ہوای جنوب اوس پہاڑ پر گذر کرے تو وہ ہوا جنوب کی اوس سبب سے سرد اور تر ہوگی اور اگر اوقات ہوا

شمال کی گرم اور خشک ہوتی ہے بسبب گذر کرنیکے اوپر نباتات گرم کے اور باد سموم وہ ہوا ہے کہ سوختہ نباتات
پر گذر کرتی ہے اور بخار و دود ناک کہ زمین سے اوٹھتے ہین اوسمین شامل ہوجاتے ہین اور آتش اور خوفناک چیزین جو
رات کیوقت ہوا مین معلوم ہوا کرتی ہین وہ انہین بخرون سے ہوتی ہین پس اگر وہ دود غلیظ ہووین اور سخت گرم
ہوون تو روشن ہونگے اور آگ بنجائینگے اور جو کچھ اوس دود سے لطیف ہے تحلیل ہوگا اور جدا ہوگا اور کچھ نیچے
کیطرف میل کریگا وہ باد سموم ہے کہ جس چیز پر گذر کرتی ہے جلا دیتی ہے اور ہلاک کرتی ہے اور اگرچہ مبدء بعضے مقام
شروع سب ہوا ؤنکا زمین سے ہے لیکن مبدء حرکتونکا اوپر سے ہے چنانچہ تصریح اس امر کی علم فلسفہ سے بخوبی معلوم
ہوسکتی ہے اور خارج علم طب سے ہے اور لیکن وہ تغیر جو بسبب خاک کے ہوتا ہے وہ ایسا ہے کہ بعضی خاک پاکیزہ ہے
اوسکو عربی مین طین الحر کہتے ہین نرمی اور تری کیطرف میلان رکھتی ہے اور بعضی سنگین ہے وہ سرد اور خشک
ہوتی ہے اور بعضی ریگناک ہے وہ گرم اور خشک ہوتی ہے اور بعضی ایسی خاک ہے کہ پانی سے تر اور تازہ ہے وہ سرد
اور تر ہے اور بعضی گچ مین ملی ہوئی ہوتی ہے وہ گرمی اور سردی مین معتدل ہوتی ہے اور خشک ہوتی ہے اور بعضی
خاک معدنی یعنی کانی ہے مثل کان نفط اور گندک اور ہرتال اور لوہا اور تانبا وغیرہ کی لیکن وہ خاک جو معدن
نفط سے نکلتی ہے گرم اور تر ہوتی ہے اور جو گندک کی کان سے برآمد ہوتی ہے گرم اور خشک ہوتی ہے اور جو ہرتال کی کان سے
نکلتی ہے گرم چونکا اور تیز ہوتی ہے اور جو لوہے کی کان سے نکلتی ہے سرد اور خشک ہوتی ہے اور جو تانبہ کی کان سے باہر
ہوتی ہے اوسی کے مزاج سے نزدیک ہوتی ہے **باب ۱۲ بارہوان تیسری کتاب کی پہلی**
گفتار سے تغیر ہوا کی شناخت مین ہے جو اسباب بد باطنی سے متغیر ہوتی ہے
معلوم کرین کہ جو تغیر کہ ہوا مین ظاہر ہوتا ہے دو قسم پر ہے ایک یہ کہ گوہر اوسکا متغیر ہوتا ہے دوسری یہ کہ کیفیت اوسکی
متغیر ہوتی ہے لیکن جس ہوا کا گوہر متغیر اور تباہ ہوتا ہے اوسکو وبا کہتے ہین اس طریق پر کہ گوہر اوسکا متعفن ہوجاتا ہے
جس طرح پانی اندا ہو کر یہ کہ سڑتا ہے اور ہوا خالص اور پانی خالص ہرگز متعفن نہین ہوتا ہے لیکن وہ ہوا جو
ہمارے گرد اگرد ہے اور وہ پانی جو ہمارے نزدیک ہے ان مین سے کوئی خالص نہین ہے کیونکہ اس پانی مین خاک اور
شورہ اور معدنیات سے شامل ہے اور یہ ہوا بھی بخار اور دود اور گرد و غبار سے ملی ہوئی ہے اور احوال وبا کا
جہان کہین ٹھیک بیان ہے انواع مین اوسکے مفصل ہم لکھینگے انشاء اللہ تعالے اور متغیر ہونا ہوا کا از روئے
کیفیت کے اس طرح پر ہے کہ تابستان مین ہوا گرم اور خشک ہوتی ہے نہایت یا سرد نہایت کہ جسوقت نباتات
اور جانورون اور درختون پر گذر کرتی ہے تو اکثر ہلاک کر دیتی ہے **باب ۱۳ تیرہوان تیسری کتاب**
کی گفتار اول سے احوال جسم انسان کی شناخت مین ہے ہر ایک مسکن کی ہوا پر
معلوم کرین کہ مسکن دو قسم پر ہین ایک مسکن کلی دوسرا مسکن جزوی مسکن کلی شہرونکو کہتے ہین اور مسکن جزوی مکان اور خانہ کو کہتے ہین لیکن وہ شہر اور ملک

جہان کی ہوا نہایت گرم ہووے تو وہانکے لوگ کالے کالے اور بال گھونگروالے ہونگے اور مزاج اونکا بد ہوگا اور غذا بدیر کو
ہضم کرینگے اور جلد اون آدمیون کی نرم ہوگی اور بسبب بسیاری تحلیل کے رطوبت غریزی جلد کم ہو جاویگی اور آدمی
وہانکے جلد بوڑھے ہونگے جیسے ملک حبش مین تیس برس کی عمر مین بڑہاپا غالب ہوتا ہے اور سرد شہرونکے آدمی قوی ہوتے
ہین اور دلیر اور معدے بھی اونکے طاقتور ہین کہ کہانا بخوبی ہضم ہو جاتا ہے اور سرد اور تر ملک کے آدمی فربہ اور سفید پوست
اور تازہ ہوتے ہین اور اونکے جسم کی رگین بسبب فربہی کے باریک ہوتی ہین اور بند اونکے اندامون کے گوشت مین نا
ظاہر نہین ہوتے اور تر ملک کے آدمی خوش رنگ اور نازک اور نرم پوست ہین کہ ادنی کام مین جلد تہک جاتے ہین اور
گرمی اور جاڑے کے موسم مین معتدل نہین ہین اور بیماری دستون کی اور بواسیر اور مرگی اور تپ اور ہچکیان ہونے کے
بہت ہوتی ہین خصوصا مونہہ آجاتا ہے اور دانتون کی جڑین سوج جاتی ہین اور خون کے دست بکثرت آتے ہین
اور خشک شہرونکے رہنے والے آدمی خشک اندام اور درشت پوست اور خشک مزاج ہین اور یہ شہر اور ملک گرمی کے
موسم مین گرم ہوتے ہین اور سردی کے موسم مین سرد ہو جاتے ہین اور مونہہ اور ہاتھ پاؤن پہٹ جاتے ہین
اور مسکنہای نشیب کے رہنے والے آدمی آنکھ کا درد اور ورم جگر بہت رکھتے ہین اور اون مقامات مین پانی بند نہین
ہوتا اور ہوا بند ہوتی ہے اور یہ جو شہر کہ پتھرون پر آباد ہین اور سنگین [illegible] اون شہرونکی گرمی مین گرم ہوتی ہے اور سردی مین
سرد اور آدمی وہانکے سخت اندام اور سخت گوشت ہوتے ہین اور بال اونکے ہر عضو پر بکثرت ہوتے ہین اور بند اونکے نمایان
ظاہر ہوتے ہین اور اونکے خشکی غلبہ رکہتی ہے اور بدخو اور متکبر اور جنگجو اور جلد باز ہوتے ہین کار گذاریان خوب خوب
کرتے ہین اور بہت خواب نہین کرتے اور احوال ہر ناک پہاڑکے رہنے والونکا اس طرح ہے کہ ہوا اون کے
شہرونکی مانند ہوای زمستان کے ہوتی ہے کہ جب تک برف پہاڑ پر رہتا ہے سرد اور خوش ہوا آتی ہے اور جب برف
پہٹ جاتا ہے اگر نہاد پہاڑکی اس طور پر ہے کہ ہوای شمالی کو باز رکہے تو ہوا ناخوش ہوگی اور جو جو شہر کہ دریاؤن کے
کنارے پر واقع ہین یا دریا سے نزدیک ہین تو گرمی اور سردی موسم کی قوی نہین ہوتی اور اگر دریا شمال کیطرف
واقع ہوا اور ہر چند مسکن نشیب مین اور دریا سے نزدیک زیادہ ہو معتدل ہوگا اور اگر دریا جنوب کی طرف ہو تو برخلاف
اسکے ہوگا اور باقی حالات مسکنہای دریائی کے اس گفتار کے دسوین باب مین مطالعہ کرنا چاہیے اور احوال شمالی ملکون کے
رہنے والونکا مانند حال ہوای سرد اور فصل زمستان کے ہے کہ اونکے معدہ مین کہانا بخوبی ہضم ہوتا ہے اور وہ لوگ دراز
عمر ہوتے ہین اور زمستانی بیماریون مین مبتلا رہتے ہین مانند زکام اور نزلے کے اور جو مرض اوس فصل مین ہوتے ہین
سب اونکو ہوتے ہین اور ناک سے خون بہت آتا ہے اسلیے کہ بسبب کمی تحلیل اور بستہ ہونے مسام اور پر ہونے
رگون کے خون جوش مار کر کسی رگ کا کہل جاتا ہے اور شمالی شہرون کے رہنے والونکو مرض مرگی کا نہین لاحق ہوتا اسلیے
کہ وہان آدمیون کے اعضا اندرونی قوی ہوتے ہین اور حرارت غریزی اونکے بدن مین نہایت قوت رکہتی ہے

اور اگر اتفاقیہ کسی شخص کو مرگی عارض ہوتی ہے تو سخت قوی ہوتی ہے اسلیے کہ کسی اور سبب قوی سے ظاہر ہوتی ہے
کہ وہ سبب قوت جسم پر غالب ہوتا ہے اور زخم اور پھوڑے پھنسی جو وہان کے آدمیون کے جسم پر ہوتی ہین وہ جلد اچھی
ہو جاتی ہین بوجہ نہ پکنے ہونے خون کے اور بسبب نہونے کسی سبب ہوائی کے کہ گوشت زخمون اور پھنسیون کا سست
کرے اور بوجہ قوی ہونے حرارت غریزی کے دل اونکا گرم رہتا ہے اور وہان کی عورتین حیض سے اکثر بدیر پاک ہوتی ہین
کیونکہ ایام حیض مین سرخی تمام نہین دیکھتی ہین اسلیے کہ رگین اور گذرگاہین خونکی اون کے بدن مین باریک ہوتی ہین اور
ایک گروہ اطبا کا یہ قول ہے کہ اوس ملک کی عورتین کم جنتی ہین اور رجال ترک کی عورتون کا برخلاف اونکے ہے اس وجہ سے
کہ حرارت غریزی اوسکی ساتھ اون جبیون کہ عورتین جب سبب کثرت جننے مین برابری کرتی ہے اور سردی ہوا کی گذرگاہون
اور رگون کو اونکی جو سمٹتی ہے اسلیے بچہ رحم سے نہایت دشواری سے نکلتا ہے اور دودھ بھی کم اون کے ہوتا ہے اور سینہ پر
ہوتا ہے تو غلیظ ہوتا ہے اور بعض جنکو بیماری سل اور کزاز کی بہت عارض ہوتی ہے اسلیے کہ جننے کے وقت قوت بہت
کرتی ہین اور صدمہ اور رنج بہت اوٹھاتی ہین اور اکثر اوقات بسبب قوت کرنیکے کوئی رگ سینہ کی ٹوٹ جاتی ہے اور
بسبب اوسکے سل کی بیماری ظاہر ہوتی ہے یا کوئی شاخ کسی ہڈی کی ٹوٹ جاتی ہے اور اوسکی وجہ سے کزاز لاحق ہوتا ہے اور
بچون کو فیلۃ الماء کی بیماری بہت ہوتی ہے اگر بسبب بڑی ہے تو بہ جہالت یا بعلیہ دور ہو جاتی ہے اور لڑکیون کی رحم اور شکم
مین پانی بھر جاتا ہے جب بڑی ہوتی ہین تو دور جاتا ہے اور آنکھ کا درد کم ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے تو قوی ہوتا ہے
اور باقی احوالات آٹھوین اور دسوین باب مین ملاحظہ کرین اور جنوبی شہرون کے رہنے والونکا حال مثل حال تابستان کے
ہے اور بیماریان بھی اون لوگون کو تابستانی ہوتی ہین اور خمار شراب کا وہان کے آدمیون پر بہت غلبہ رکھتا ہے
اسلیے کہ طعام بہت ہضم ہو نہین پاتا اور دماغ ضعیف رہتا ہے اور آنکھ کا درد اور بواسیر اونکو بہت ہوتی ہے اور وہان
بوڑھے آدمیون کو بسبب گرمی ہوا کے اور ہر طرف پھرنے سے فالج بہت عارض ہوتا ہے اور بیماریان طویل المدت
اکثر پیدا ہوتی ہین اور بسبب نرمی شکم کے دست بہت آتے ہین اور احوال مقامات شرقی اور غربی کے رہنے
والون کا مانند حال ہواؤن شرقی اور غربی کے ہے کہ مذکور ہو چکا ہے اور کیفیت اون شہرون کی جنکے ایک طرف
پہاڑ ہے اور ایک سمت دریا ہے وہان کی تر ہوگی اسلیے کہ ہوا بخارون کو دریا کے پہاڑ پر لیجاویگی اور کوئی گذر نہ پاویگی
اور بارش بھی بہت ہوگی اور اگر زمین وہان کی خشک ہے یا سنگی تو کچھ ضرر چندان نہین ہے لیکن اگر شست اور
تر زمین ہے ہوا وہان کی بد ہوگی اور جو زمین نشیب مین واقع ہو اور جنوب کیطرف اوسکے دریا ہو اور شمال کی
جانب پہاڑ تو بیماری وہان بکثرت ہوگی بالجملہ جس ملک کی زمین سنگین ہو وہانکی ہوا بہتر ہوا زمین تر سے ہوگی
اور ہوا یا پانی خشک اور درشت ہوتی ہے اور ہوای دریائی تر ہے اور ہوا کوہی سخت درشت ہے اور ہوا زمینون
نامون کی خوش اور نرم ہے اور ہوا بیشہ اور جس جگہ پانی کی کثرت ہے اور حشرات اور جانوران موذی بہت پیدا ہوتے

تیسری کتاب کی گفتار اول سے سکنا ہین عفن اور یا انکار سے باب چودہوان

جزوی کی شناخت مین سے پہلے ہم لکھ چکے ہین کہ سکنا کی مراد شہرون سے ہے اور سکنا جزوی خانہ کو کہتے ہین پس اگر کوئی آدمی کسی شہر مین مقام کرے کہ ہوا اور ہوا اوسکی بد ہو تو اوسکو چاہیے کہ اوس شہر مین ایسا مکان بنائے یا ایسے گھر مین جا رہے کہ اوس شہر کی ہوا کی مضرت سے بچے اور وہ گھر اس طرح کا ہونا چاہیے کہ سائبان اوسکا بلند ہووے اور رخ مشرق کیطرف اور روشندان فراخ بعضے مشرق کیطرف اور بعضے شمال کی طرف ہون اور اسطور کے ہون کہ صبح کو جب آفتاب نکلے تو تمام گھر مین تابش کرے تاکہ ہوا اوس مکان کی لطیف ہو جاے

گفتار دوسری تیسری کتاب کے حصہ اول سے پانیون کے احوال کی شناخت مین ہے اور اس گفتار کے سات باب ہین باب پہلا پانی کی

حاجتمندی مین ہے معلوم کرین کہ پانی ایک رکن ہے ارکان مخصوصہ سے کہ آدمی اور سب جانورون کو احتیاج اوسکے پینے کی ہے اور یہ حاجت اس غرض سے نہین ہے کہ پانی غذا ہوتا ہے کیونکہ کوئی جسم بسیط غذا کے قابل نہین ہے اور غذا نہین ہوتا ہے لیکن سبب حاجتمندی کا طرف پانی کے یہ ہے کہ پانی معدہ مین کھانے کے ساتھ شامل ہوتا ہے اور طعام اوس سے قوام پاتا ہے اور بسبب اوسکی رگون اور باریک باریک راستون مین نفوذ کرتا ہے اور اعضا مین پہنچتا ہے اس وجہ سے پانی سے چارہ نہین ہے اور کسی رکن مین ارکان سے یہ خاصیت نہین ہے باب دوسرا

تیسری کتاب کے حصہ اول کی دوسری گفتار سے طبیعت اور خاصیت اور منفعت اور مضرت پانیون کے بیان مین ہے جاننا چاہیے کہ پانی خالص سرد اور تر ہے اور بسبب آگ کی نزدیکی کے یا ہوا کی گرمی کے عرضی گرمی اسکو قبول کرتا ہے بدون آمیزش کسی گرم شے کے اور کبھی بسبب سردی ہوا کے عرضی سردی کو قبول کرتا ہے بدون آمیزش کسی سرد شے کے مگر خشکی کو ہرگز نہین قبول کرتا ہے لیکن اوس وقت کہ سبب جمنے کے اور ہرگز گو ہر پانی کا تری زیادہ قبول نہین کرتا ہے اسلیے کہ ممکن نہین ہے کہ خالص پانی زیادہ تر ہو اور فعل اور خاصیت پانی کی تری کرنا ہے اور جو گرمی یا خشکی کرتا ہے تو بسبب اوس زمین کو کرتا ہے جو اوس مین ملی ہوئی ہوتی ہے یا بسبب کسی کیفیت عارضی کے کہ حاصل کی ہے اور ہرگز آگ پانیمین نہین ملتی ہے اور اوس سے پانیمین سواے کیفیت کے اور کچھہ نہین پہونچتا ہے لیکن زمینی اور ہوائی چیزین بہت شامل ہوتی ہین اور اجزا زمینی ہوائی کی نسبت زیادہ ملتی ہین اسلیے کہ پانی ہمیشہ زمین کے اندر رہتا ہے اور ہوا کو ساتھ پانی کے ہمسایگی کی نہین ہے پس جو کچھ پانیمین شامل ہوتا ہے زمینی کے اجزا سے زیادہ ہوتا ہے اور تاثیر سورج اور ستارون کی ہوا کی طرف پانی کے پہونچتی ہے اسلیے جب تک ہوا سرد یا گرم نہین ہوتی ہے سردی اور گرمی پانی مین ظاہر نہین ہوتی اور مینھ کا پانی سب پانیون سے تری زیادہ کرتا ہے اسلیے کہ وہ زمین مین نہین رہتا ہے اور کوئی شے

کثیف اوسمین شامل نہین ہوتی اور باران زمستانی بہتر اور خالص باران تابستانی سے ہی اسلیے کہ زمستان
مین تابش آفتاب کی ضعیف ہوتی ہے پس باران زمستان کہ ابخرون غلیظ کو نہین کہنچ سکتا ہی اور ابخرۂ لطیف
ابخرون کے تہین حاصل کرتا ہی اور دودناک ابخرون اور غبار کو بھی قوت اتنی نہین ہوتی کہ ہوا مین ملین اور
باعث عفونت کا ہون اور باران تابستانی ایسا خالص نہین ہوتا ہی اسلیے کہ بخارات غلیظ اور دہوان اور
غبار اوسمین ملا ہوتا ہی اور مینہہ کا پانی اگرچہ بہت خوب ہوتا ہے لیکن جلد سڑجاتا ہی کہ اسلیے کہ نہایت لطیف ہوتا ہی
اور لطیف شی اسباب ہوائی اور زمینی سے جلد اثر قبول کرتی ہی اور سڑتی ہے اور جب مینہہ کا پانی سڑجاے اگر آدمی
اوسکو پیے تو ضرور خلطون کو تباہ کریگا اور اگر سڑنے سے پہلے اوسکو جوش کر کہین تو البتہ دیر مین متعفن ہوگا اور نشی سفر
عفونت پانیون کی باز رکہتی ہے اور مینہہ کا پانی آواز اور سینہ کو درشت کرتا ہی اور نقصان رکہتا ہی اور آب باران
بہتر اوس پانی سے ہی جو برف اور یخ سے پگہلتا ہے اسلیے کہ برف مین بخارات اور غبار اور دودہ ہوتی ہین اور یخ
ہونے سے لطافت پانی کی جاتی رہتی ہے کہ جب پگہلتا ہی حالت اول پر نہین پہرتا ہی اور اسی وجہ سے اگر کسی قدر پانی
جمجاتا ہی جب پگہلتا ہے تو اوس قدر پانی وزن مین نہین ہوتا مگر بہت فرق برف اور یخ کے پانیمین نہین ہے
لیکن اگر دونونکو پکاوین تو البتہ دونون حالت نیکی اور بہتری پر رجوع کرینگے اور روے یخ کہ نیک پانی سے جمایا
اور برف کہ زمین پاک پر گرا ہو کچہ فرق نہین ہے اوسمین کہ اوسکو پانیمین ڈالین یا پانیکو باہر سے پانی اوسمین سرد کرین
مگر دونون پہٹون اور جوڑون کو نقصان پہونچاتے ہین اور آب معدنی مانند کان لوہا اور تانبہ اور گندہک اور
نفط اور پھٹکری اور ہرتال اور جو ہر ایک کان کا پانی طبیعت اوسی کان کی رکہتا ہے لیکن لوہے کی کان کا پانی
سب اعضا کو مفید ہے خصوصًا معدہ اور گردہ کو اور باہ کو بڑہاتا ہے اور تلی کو گہلاتا ہی اور پانی تانبہ کی کان کا
اوسکی خاصیت سے نزدیک ہی تالو اور سوتہ اور آنکہون کو کہ رطوبت غلبہ کئے اور کانون کو کہ اوس سے رطوبت
بہے سودمند ہی اور پانی سونے کی کان کا سب کانون کے پانیون سے بہتر ہے اور افضل اور پانی چاندی کی کان کا
اوس سے نزدیک ہی اور پانی گندہک کی کان کا جیب اور داد اور برص اور نقرس اور بندون کے ورمون
اور مسولہن اور پٹہون کے درد اور فالج اور گرمی گوش اور سر کے پہوڑے پہنسیون اور گردہ اور مثانہ اور درد
رحم کو فائدہ بخشتا ہی خصوصًا اگر اوسمین بیٹہین مگر گرم مزاج والون کو نقصان دیتا ہی اور پانی نفط کی کان کا طبعیت
کو نہایت موافق ہی اور پھٹکری کی کان کا پانی خون کو کہ سے نکلے اور بہت حیض جاری ہو تو روکتا ہے اور
فضل کو آنتون سے خشک کرتا ہی اور اکثر اوقات اوس سے قولنج حادث ہوتا ہے اور حاملہ عورت کی حفاظت کرتا ہی
بچہ گرنے سے اور نفع دیتا اور ہرتال کی کان کا پانی نہایت بد ہے اور پانی دریا کا بہتون کی بیماریون کو مانند فالج
اور لقوہ اور رعشہ کے اور نقرس کو اور درد سر کو کہ سردی سے ہو اور مستسقی کو مفید ہے اور ملا اوسکا ورم

پستان کو نافع ہی اور آبزن اوسکا قئی اور سب طرح کے موذی جانورون کے کاٹے ہوئے کو فائدہ دیتا ہی اور دماغ کے
لیے بد ہی اور خلطون بد کو احشا سی طرف سر کے لیجاتا ہی اسی سبب سی ممانعت کی گئی ہے کہ ہرگز بروقت غسل کے غوطہ نہ مارین
اور سر نہ ڈبووین اور پانی شور اور آب دریا آدمی کو لاغر کرتا ہے اور دستونکو جاری مگر آخر مین قبض شکم کرتا ہے لیکن دستون کا
یہ سبب ہی کہ آنتونکو دہوتا ہی اور شوریت اوسکی آنتون کو گزند پہونچاتی ہے اور سبب قبض شکم کا یہ ہی کہ اخیر کو خشکی پیدا
کرتا ہی اور اون بیماریون کو نافع ہی جو سردی اور تری سے لاحق ہون اور ہڈی ٹوٹی ہوئی کو کہ باندہی ہو سخت کرتا ہی
اور نقرس اور فالج اور دمل اور پھپھولونکو مفید ہی اور اگر بہتر اور شیرین پانی کو نمک سی شور کرین اور جوش دین تو اوسکا بھی فعل
ایسا ہی ہوگا اور کہاری پانی پینا خون کو تباہ کرتا ہی اور خارش پیدا کرتا ہی اور پانی تلخ ہمیشہ دست جاری کرتا ہے
اور آب تیرہ شدہ اور پتہری گردہ اور مثانہ مین ڈالتا ہی اور گرم پانی طعام کو فم معدہ پر چڑہاتا ہے اور پیاس کو چندان
نہین بجہاتا اور بدن دُبلا کرتا ہے اور اکثر استسقا اور دق کی نوبت پہونچتی ہے اور سرد پانی باعتدال سب تندرستونکو
موافق اور مفید ہی اور گرم معدہ کو نہایت نافع ہی اور فم معدہ کو قوی کرتا ہی اور کہانا ہضم اور معدہ کو قوی کرتا ہی اسوجہ
ابخرے دماغ پر نہین چڑہتے اور خون کو تباہ ہونے نہین دیتا اور عفونتونکو دفع کرتا ہے اور گرم بیمارونکو نہین نفع بہت دیتا ہی
لیکن اگر کسی خلط کو پکانا چاہین تو ضرر پہونچاتا ہے اور نہایت ٹھنڈا پانی بوڑھون کو اور اون لوگون کو جنکے اعضا کے
اندرونی مین کوئی ورم یا کوئی صدمہ ہو نقصان پہونچاتا ہی اور حرارت غریزی کو بجہاتا ہے اور ضعیف کرتا ہے
اور پہلے حیوانی اور طبعی قوتون کو ضعیف کرتا ہی اور مضرت اوسکی جلد دماغ اور پٹھون پر پہونچتی ہے اور وہ پانی
جو آگ پر گرم کیا جاوے اگر وہ پانی نیمگرم ہے تو متلی پیدا کرتا ہے اور معدہ کو ضعیف کرتا ہی اور اگر شدت سی گرم ہے
ریح طحال کو توڑتا ہے اور اکثر اوقات قولنج کہولتا ہے اور مالیخولیا اور آنکہہ کا درد اور دانتون کی جڑون کا
زخم اور کان کے پیچھے کا ورم اور نزلہ اور سینہ کی بیماریان دفع کرتا ہی اور پیشاب اور حیض کو جاری کرتا ہے اور سب
طرح کے دردونکو تسکین دیتا ہی بالجملہ گرم پانی جس جسکو کہ مفید ہوتا ہی خارج بدن سے بہ نسبت اندرون جسم کے
زیادہ فائدہ بخشتا ہی اور سرد پانی اندر سے زیادہ بہ نسبت خارج بدن کے مفید ہوتا ہی اور آب چاہ اور کاریز
بقیاس آب روان صحرائی کے بد ہی اسوجہ سے کہ آب چاہ اور کاریز زمین پر ٹھہرا رہتا ہی اور مدت دراز تک
زمین سی ملا رہتا ہی خالی نہین ہے اس سے کہ کچھہ عفونت قبول کرے اور وہ پانی اپنی قوت حرکت سی باہر
نہین نکلتا بلکہ حیلہ اور کاریگری سے باہر نکلتا ہی وہ بدگوار ہوتا ہے اور معدہ مین دیر تک رہتا ہے اور گرانی
اور نفخ پیدا کرتا ہی اور اگر نہر آب کاریز کا ارزیز ہو وہ سخت بد ہوگا کہ آنتون کی زخم اوس سی ہونگے اور جو پانی کہ
زمین سی نکلے بطئی جسکی سوت جاری ہون وہ سب پانیون سی بدتر ہوتا ہے بلکہ آب چاہ اور کاریز اوس سے
بہتر ہی اسلیے کہ ہر ساعت آب چاہ خرچ ہوتا رہتا ہی اور آب تازہ باہر نکلتا رہتا ہے اور آب تر امیدہ کی حرکت بدیری

اور بدشواری ہے اوسمین کچھ حرکت اگر ہے تو اپنی قوت سے نہین ہے بلکہ کثرت مادہ سے سوت نکلتی رہتی ہین اور
ایسا پانی زمین سے ملا ہوا رہتا ہے اور جب تک کوئی زمین عفن اور تباہ نہین ہوتی پانی اوس سے تراوش نہین کرتا
پس اسیوجہ سے کہا گیا ہے کہ آب ترائیدہ سب پانیون سے بدتر ہے اور آب ایستادہ خصوصًا وہ پانی جو درمیان
درختون اور نیستان کے ٹھہرا ہوا ہو خاصتہ وہ کہ آفتاب کی تابش اوسپر نہ پڑتی ہو وہ پانی نہایت بد ہے اسلیے کہ
ایسا پانی جاڑے کے موسم مین برف گرنے کی وجہ سے سرد رہتا ہے اور بلغم بڑہاتا ہے اور گرمی کے موسم مین آفتاب سے
گرم رہتا ہے اور صفرا زیادہ کرتا ہے اس سبب سے کہ لطیف اوسکا تحلیل قبول کرتا ہے اور کثیف باقی رہتا ہے
اور بسبب ایستادگی کے اجزای زمینی اوسمین ملے ہوئے ہوتے ہین پس ایسے پانیون سے تلی بڑہ جاتی ہے
اور جگر ضعیف ہوتا ہے اور تمامی احشا کو ضرر دیتا ہے اور تپ وبائی عارض ہوتی ہے اور گردن کو باریک کرتا ہے
اور پیاس زیادہ کرتا ہے اور اکثر اوقات استسقا بھی ہو جاتا ہے اور کبھی اوس پانی سے ذات الریہ اور زلق الامعا
اور جنون اور بواسیر اور دوالی کا مرض عارض ہوتا ہے اور خصیتین بچون کے بڑہ جاتے ہین اور رجا کی بیماری عورتونکو
ہوتی ہے اور ایسے پانی سے ورم اور پھنسی کہ بدن پر لاحق ہوتی ہے دیر مین اچھی ہوتی ہے اور تپ چوتھیا بھی لاحق
ہوتی ہے اور بوڑہے آدمیون کو بسبب کمی رطوبت کے تپ محرقہ عارض ہوتی ہے اور صفراوی مزاج والونکو اور صاحب
تپ کو وہ پانی بہت ضرر پہونچاتا ہے اور ہر طرح کا پانی کہ رنگ یا مزہ یا بو مین عیب رکھے بہتر نہین ہوتا ہے اور ایسا ہی غلیظ
اور وہ پانی کہ جھاگ یا اور کوئی شے اوسکے اوپر ٹھہری ہوتی ہے اور وہ پانی کہ اوسمین جونک یا اور قسم کے کیڑے
ہون اور وہ پانی کہ پتے اور گھاس بد اوسمین برآمد ہوتی ہو یہ سب پانی خراب اور زیانکار ہین اور آب ایستادہ
کہ ایک مدت سے ٹھہرا ہوا ہو اور جسمین سڑتا ہو بہتر نہین ہے واللہ اعلم بالصواب باب تیسرا تیسری کتاب کے

حصہ اول کی دوسری گفتار سے نیک پانیون کی پہچان مین سے نیک اور بہتر اور

انتخاب سب پانیون سے پانی چشمہ کا ہے نہر چشمہ یا کہ اون چشمونکا پانی خود بخود پاکیزہ اور پتھر پر بہتا ہے یا پتھر سے
نکلتا ہے کہ کوئی چیز عیب شامل اوسکے ہو اور کسی طرح کا مزہ اور رنگ اور بو نہ رکھتا ہو وے پس جو پانی کہ پتھر سے
نکلتا ہو یا پتھر پر بہے وہ پانی عفونت کمتر قبول کرتا ہے اور اس پانی کو آب درست کہتے ہین اور جو پانی کہ زمین پاکیزہ
سے باہر نکلتا ہو وہ بہتر اوس پانی کا ہے جو پتھر سے نکلتا ہے اسلیے کہ زمین پانی کو صاف کرتی ہے اور جو شی اوسمین
ملی ہو اوسکو علیحدہ کر دیتی ہے اور پانی چشمہ کا روان ہونا چاہیے خصوصًا جنگل مین جاری ہو اور سورج اوسپر چمکے
اور ہوا اوسپر بخوبی چلے اور جو کوئی پانی کہ کثرت سے جاری ہو اور بقوت چلتا ہے اگر اوسمین کوئی چیز شامل ہو جاوے
تو کثرت اوسکی اوس چیز کو اوسکی طبیعت سے پھیر دیگی اور جو پانی کہ رخ طرف مشرق کے رکھتا ہو نہایت بہتر خصوصًا
اگر راہ دور سے آتا ہو اور اس کے بعد نیک وہ پانی ہے جو رخ شمال کی طرف ۔ اور وہ پانی جو رخ طرف مغرب کا رکھتے ہو

رکہتا ہو نمک نہین ہی اور اگر با وجود ان شرطون کے جو پانی کہ بلندی پر سے گرتا ہو سب پانیون سی انتخاب ہی اور آب
ایستادہ کہ کثرت سی ہوا اگر پوشیدہ ہو اور آفتاب اوسپر نہ چمکتا ہو بہتر اوس سے ہی کہ آفتاب جسپر چمکتا ہوا اور جو
پانی کہ بہت سبک ہو خاصیت اوسکی یہ ہی کہ وہ جلد سرد ہو جاتا ہے اور جلد گرم ہو جاتا ہے اور جاڑے کے
موسم مین نہایت سرد اور پانیون سے ہو جاتا ہے اور گرمی کے موسم مین نہایت گرم اور پانیون سی ہو جاتا ہی اور کچھہ مزہ
اور بو نہین رکہتا اور جو کچھہ اوس پانی مین پکاوین جلد پکجاوے اور آب دجلہ و نیل کی اسوجہ سے تعریف کیگئی ہی کہ وہ کثرت سی ہی اور راہ دور سے آتا ہی
اور نیک زمینون پر چلتا ہے اور جنوب سی طرف شمال کے آتا ہے اور اسی طرح جیحون کے پانی کی تعریف
لکہی ہوئی ہے کہ وہ بہی بہت کثرت سی ہے اور دور سے آتا ہے اور رخ طرف شمال کے رکہتا ہے

باب چوتہا تیسری کتاب کی حصہ اول کی دوسری گفتار سے پانیون کے آزمایش کے طریق مین

پانیون کا امتحان چند طریق سی ہے رنگ سی اور بو سے
اور مزہ سے اور روشنی اور تیرگی سے اور اس بات سی کہ جلد روشن ہو یا دیر مین اور اس طریق سی کہ جو چیز اوس مین
پکاوین جلد پکجاوے یا دیر مین پختہ ہو اور اس طریق سے کہ جلد ٹہنڈا ہو یا دیر مین اور سبکی اور گرانی سے پس امتحان
پانیونکا ان سب طریقونسی نہایت ظاہر ہی اور آزمانا سبکی اور گرانی سے اسطور پر ہی کہ ایک پیمانہ پانی سی بہرین
اور اوٹہا دین اور پہر وہ پیمانہ دوسرے پانی سے لبریز کرین اور اوٹہا دین جو سبک زیادہ ہوگا وزن اوسکا کمتر ہوگا
اور دستور دیگر یہ ہی کہ دو ٹکڑے کپڑے کے یا دو پہل روئی کے لیکر دونکو ہموزن تولکر پانی مین تر کرین اور سورج کے نیچے
رکہین کہ سوکہ جاوین پہر دونوں کو وزن کرین پس جس پانی کی ترکی ہوئی روئی ہلکی ہوگی وہ پانی سبک تصور کرنا
چاہیے اور اسی طرح جو پہل روئی کا اون دونون مین سی جلد سوکہ جاوے وہ پانی سبک ہوگا

باب پانچوان تیسری کتاب کی حصہ اول کے دوسری گفتار سی برے پانیون کے اصلاح کی تدبیر مین

اون تدبیرات سی کہ بری پانیون کو صلاح پر لاوے اور تباہی اونکی دور کرے اور مضرت اونکی کہو دیوے ایک یہ ہی کہ اونکو
کئی بار چہانین دوہری پاکیزہ کپڑے مین اور دوسری تدبیر یہ ہی کہ پانیون مین پاکیزہ خاک گہولین اور برہم کرین جس طرح مسکہ
نکالتی ہین پہر اونکو ٹہرا کر صاف کرین اور نتہارین اور تدبیر تیسری یہ ہی کہ پانی کو جس قسم کا ہو خوب پکاوین کیونکہ اکثر قسم کے
پانی پکانے سی درست ہو جاتی ہین خصوصاً اگر خاک پاکیزہ کے ساتہہ پکاوین اور اگر وہ خاک اپنے شہر کی خاک ہو تو بہتر
ہی اور اگر پارہ پشم پاکیزہ یا روئی پاکیزہ پانی مین ڈالین اور پکاوین کہ تر ہو جاوے پہر اوس روئی کو نچوڑین پانی صاف
نکلیگا اور بہتر ہوگا اور اگر بغیر پکانے اور جوش دینے کے روئی پاکیزہ پانی مین ڈالین کہ تر ہو جاوے پہر نچوڑین بہتر اور خالص ہو جائیگا
اور تدبیر چوتہی یہ کہ پانی کو مصعد کرین اور ٹپکاوین بطریق گلاب کے اور تدبیر پانچوین یہ کہ دو قدح برابر رکہین اور ایک پانی سے
بہرین اور دوسرا خالی رکہین اور کسی پشم پاکیزہ سی فتیلہ بناوین پہر ایک سرا اوسکا بہرے ہوئے قدح مین رکہین اور دوسرا

سے اخفیا کا قدح خالی مین کھین کا اوس فضلہ کے سبب سے پانی صاف اور خالص بھری ہوئی قدح سے خالی قدح مین آوے
یہ تدبیر بھی بنایا ہے اور اگر عیب پانی مین غلاظت کا ہو تو پکانے سے درست ہو سکتا ہی اور اگر شراب کے ساتھ اوسکو پئیں
لطیف ہو جائیگا اور آب شور سرکہ اور شہد کے ساتھ پینا چاہیے اور جو کوئی شے قابض مانند مورد دانہ اور خرنوب
اور زعرور ایسے مین ڈالین تو مضرت اوسکی دفع ہو جائیگی اور بہنگڑی کے پانی کو ایسی چیز کے ساتھ پینا چاہیے کہ شکم کو نرم
کرے اور ثقل با آسانی اوتارے اور شراب کے ساتھ بھی پینا اوسکا بہتر ہے اور تلخ پانی کو چرب اور شیرین چیز کے ساتھ
پئین اور آب تیرہ کو دودھ کے ساتھ نوش کرین اور تریاق سب مختلف اور مضر پانیون کی پیاز ہی خصوصًا
وہ پیاز کہ سرکہ مین پروردہ ہوا اور آب ایستادہ کے ساتھ کوئی گرم چیز پینی چاہیے اور میوہ ہای خشک کھاوین کہ مضر
کمتر ہو اور اگر میوہ جات [illegible] تر اور سیب اور شربت میوہ جات کی استعمال کرین اور معلوم کرین کہ جسجگہ پانی کا
تھوڑا ہو اور بہت کم ملتا ہو [illegible] اور موسم گرمی کا سخت ہو تو اگر اوس پانی مین سرکہ ملاوین اور پئین پیاس کو
تسکین ہوگی اور پانی کی خواہش کمتر ہوگی باب چھٹا تیسری کتاب کی حصہ اول کی دوسری گفتا
سے پانی پینے کی تدبیر مین [illegible] معلوم کرین کہ طعام کے اوپر پانی بہت پینا نیک نہین ہی اور بہتر ہی کہ صبر کرین
یہانتک کہ کہانا معدہ سے نیچے اوتر جاوے پھر پانی پئین اور اگر کوئی صبر نکر سکے تو تھوڑا پانی پئے اور جو پانی نہایت سرد
ہوتا ہی پیاس کو جلدی تسکین دیتا ہی اور سرد پانی گرم معدہ کے لیے مانند جوارش کے ہی اور دل گرم کو بجای ہوا [illegible] کے
ہی اور صبر کرنا پیاس پر رطوبت والے آدمی کو مفید ہی اور گرم مزاج آدمی کو پیاس پر صبر کرنا نقصان دیتا ہی اور دریا اور
کنوئین کا پانی نہ ملانا چاہیے اور ناشتا یعنی نہار پانی پینا یا بعد ریاضت یا بعد حمام سے فارغ ہونے کے پانی پینا
نہایت ضرر پہونچاتا ہی اور جو کوئی آدمی نہار یا بعد ریاضت صبر نکر سکے تو اگر تھوڑا پانی شراب مین ملا کر پئین نقصان
نہ دیگا اور جاڑے کے موسم مین گرم پانی کے ساتھ ملا پئین اور رات کیوقت پانی پینا ضرر دیتا ہی خاصکر کہ حاجت
صادق نہو و لیکن گرم مزاج والے آدمی کو کمتر ضرر پہونچاتا ہے اور بعد طعام گرم کے سرد پانی نقصان کرتا ہے
اسکے صبر کرنا چاہیے اور اگر چارہ نہو تھوڑا پانی منہ مین نگاہ رکھنا چاہیے پھر [illegible] تھوڑی دیر کے بعد معدہ
مین اوتارنا چاہیے اور تھوڑا تھوڑا پانی چبانا چاہیے اور پانی کو چوسنا چاہیے اور یکبارگی معدہ مین نہ اوتارنا چاہیے
اور اگر کسی کو بہت پیاس غالب ہو بہتر یہی ہی کہ تھوڑی دیر صبر کرے اوس پیاس پر اور سعی کرے کہ طبیعت سے وہ
اوس مواد کو پکا دیگی اور تحلیل کر دیگی اور صبر کرنا پیاس پر ایکساعت یا دو ساعت غنیمت سمجھنا چاہیے مگر جو
آدمی کہ گرم مزاج ہو اوسکو پیاس پر بوقت حاجت صبر کرنا چاہیے اور سرد پانی تشنگی غالب کو فورًا تسکین
دیتا ہی لیکن اگر سودا ہو اور سردی اور تری اوسکی قعر جسم مین پہونچے پیاس دور ہو جائیگی اور اگر تشنگی کاذب پر پانی
پیا جاوے [illegible] ساعت پیاس غالب ہوگی اسلیے کہ وہ مادہ کہ پیاس پیدا کرتا ہی مدد پاتا ہے اور قوی زیادہ ہوتا ہے

اوسصورت مین اولی یہی ہی کہ صبر کرین واللہ اعلم

باب ساتوان تیسری کتاب کی دوسری گفتار سے حمام اور سرد اور گرم پانی مین بیٹھنے کی تدبیرمین

معلوم کرنا چاہیے کہ جس کسیکو حاجت ہووے کہ اوسکے جسم مین تری زیادہ ہووے یعنی رطوبت بڑھ جاوے تو اوسکے واسطے کوئی چیز مانند حمام اور آبزن کے نہین ہے اور جس آدمی نے کہ ریاضت کی ہوا اور پسینہ آیا ہو اگر ماندگی ریاضت سے آسایش چاہے تو اوسکو آبزن اور حمام سے چارہ نہین ہی اور آبزن اور حمام صاف اور خوش ہونا چاہیے اور گرمی اور سردی پانی کی لائق مزاج انسان اور فصل سال کے چاہیے اور منفعت آبزن کی اکثر گرمی کی فصل اور زمانہ گرم اور مزاج اور خشک مین اور بعد ریاضت کے بہت ہوتی ہی اور غرض استعمال حمام اور آبزن کی بعد ریاضت کے یہ ہی کہ بدن آدمی کا تری اور گرمی لطیف معتدل کو چاہتا ہے اس سبب سے دونون زیادتی اوس سے نکرین کہ پوست پانی سے تر ہو اور نرم اور سرخ زیادہ ہو اور لازم ہے کہ جلد تر نکلے اوس سے کہ پسینہ آنا شروع ہوا اور تحلیل آغاز کرے باہر آوین تاکہ وہ تری اور گرمی ساتھ اوسکے رہی اور مردم لاغر اور دق والے کے لیے ایسا حمام چاہیے کہ پانی اوسکا بہتر ہو اور حمام اور آبزن چاہیے کہ کسی نہج سے سخت گرم نہووے اور اگر نیمگرم پانی مین بیٹھین جب بھی فائدہ دیگا اور تری پیدا کریگا اور گوشت کو اندامونکی طرف لاویگا اور شریانین اور اوصاف اوسکے کتاب معالجات مین تپ دق کے علاج مین بیان کی جاوینگی انشاء اللہ عزوجل اور وہ پانی کہ جسمین آبزن کرنا چاہین آب چاہ یا آب دریا آب معدنی یا وہ پانی کہ کوئی دوا واسطے کسی حاجت کے اوسمین ڈالی ہو ہر ایک پانی کو جسم انسان مین اثر عظیم ہے اسلیے کہ پانی سب تمام جسم پر پہونچتا ہی اور مسام کے اندر داخل ہوتا ہے اور جس کسی آدمی کو کہ حرارت آفتاب نے سوختہ کر دیا ہووے اور رطوبتین تحلیل ہو گئین ہون اوسکے حق مین سرد پانی مین بیٹھنا سودمند ہی اور بہتر سرد پانی پینے سے ہی ولیکن سردی باندازہ چاہیے کہ بدن کو خوش معلوم ہووے اور ایسا گرم پانی کہ پوست اوس سے گریزان ہو مسام کو نہین کھولتا ہے لیکن پوست کو سخت کرتا ہی اور مشابہ داغ دینے کے ہی اور تری پانی کی مسام مین نہین جاتی ہے اور جسم کے اندر نہین پہونچتی ہے اور اگر گرمی اوسکی نیمگرم سے زیادہ ہووے حرارت غریزی کو بھڑکاتی ہے ولیکن اگر بدن مین حرارت غریب ہو اوسکو زیادہ کرتی ہی اور اگر گرمی پانی کی نیمگرم سے کم ہو تو ایسی گرمی حرارت کو زیادہ نکریگی لیکن تری پیدا کریگی اور جو استعمال اوسکا کثرت سے ہووے سردی اور تری بڑھاویگا دو سبب سے ہی ایک اس سبب سے کہ اگرچہ تھوڑی گرمی رکھتا ہی لیکن از روی طبیعت کے سرد ہی اور آخر مین وہ تری اور وہ اجزا پانی کے کہ مسام کے اندر داخل ہوئی ہین ساتھ حرارت عرضی کے گداختہ ہونگے اور تری غالب ہوگی اور دوسرے اس سبب سے کہ طبیعت پانی کی سرد اور نرم ہی اور حرارت عرضی اوسمین عاریتاً ہی پس جس وقت تری بہت ہوگی حرارت عاریتی باطل ہو جاویگی اور رطوبت پانی کی حرارت غریزی کو ضعیف کرتی ہی اور سردی بڑھاتی ہی اور بہت بیٹھنا حمام مین متلی پیدا

کرتا ہی اور غشی لاتا ہی اسلیے کہ دل کو گرم کرتا ہی اور جس آدمی کے بدن مین کہ خلطین کثرت سے ہون وہ آدمی ہر بار اگر
حمام مین جاوے تو حرارت حمام کی اون خلطونکو پگہلائیگی اور ایک عضو سے طرف دوسرے عضو کے لیجائیگی اور اگر
بدن مین کوئی خلط خام ہو یعنی غذا کامل ہضم نہوئی ہو تو بالضرور حرارت حمام کی اوسکو بگاڑیگی اور بغیر ہضم
کامل کرنیکے تحلیل کریگی اسوجہ سے کہتے ہین کہ اگر حمام مین دیر بہت کرین تو حرارت غریزی زیادہ ہوگی اور
حمام بے آب خشکی بڑہاتا ہی واسطے خشکی کے استعمال کرین اور صاحب استسقا اور مرطوب کو سود مند ہی اور اگر حمام
با آب مین اتنی دیر توقف کرین کہ بہت پسینہ آوے وہ بھی خشکی بڑہاتا ہے اور اگر چندان پسینہ لاوے کہ حرارت غریزی کو
برانگیختہ کرے تو بدن تری کو حاصل کریگا اور تری زیادہ ہوگی اور اگر نہار حمام مین درنگ کرین یہان تک کہ
بہت پسینہ آوے بدن کو خشک اور لاغر کریگا اور ضعف لادیگا اور اگر کہانا کہا کر حمام مین جاوین بدن کو فربہ
کریگا اسلیے کہ غذا کو طرف ظاہر بدن کے کہینچتا ہی لیکن خوف اس بات کا ہے کہ سدہ پیدا کرے پس اگر
مزاج حمام کرنیوالے کا گرم ہے سکنجبین استعمال کرے اور اگر مرطوب ہو تو قونجی تا کہ سدہ سے تخویف رہے اور اگر
بعد اوسکے حمام جاوین کہ کہانا ہضم ہو گیا ہو وے اور ہنوز بہوک ظاہر نہوئی ہو قوت بڑہاتا ہی اور فربہ کرتا ہے
اور صفراوی آدمی کے جسم مین حرارت حمام کی صفرا کو شورش مین لاتی ہے اوس صورت مین احتیاط یہ ہی کہ وہ
آدمی حمام مین جانے سے پہلے قدرے سردی شربت انار ترش مین تر کرے یا آب میوہ یا گلاب مین اور حمام مین بہت
دیر تک نہ ٹھہرے اور خانہ گرم مین نجاوے اور گرم مزاج اور تر مزاج آدمی کو چاہیے کہ جسوقت حمام سے باہر آوے
کوئی شربت سرد مانند فقاع اور جلاب وغیرہ کے نہ پیے اور نہ حمام کے اندر پیے اسلیے کہ حمام مسام کو کہولتا ہی اور
رگونکو نرم کرتا ہے اور شربت جلد نفوذ کرتا ہے سردی اوسکی اعضاے رئیسہ تک پہونچتی ہے اور اعضا کی قوتونکو
ضعیف کرتی ہی اور پٹہونکو نقصان پہونچاتی ہے اور استرخا اور نقرس پیدا کرتی ہے اور اکثر اوقات جگر بھی سرد
ہو جاتا ہی اور نوبت استسقا کی پہونچتی ہے اور کوئی شربت گرم بھی نہ پینا چاہیے اسلیے کہ حرارت اوسکی جلد سینہ اور
پہیپہڑہ تک پہونچتی ہے اور سل اور دق پیدا کرتی ہے اور حمام کے اندر سے خاصکر ہواے سرد مین بتدریج اور با احتیاط
باہر آنا چاہیے اور سر اور بدن کو چہپانا چاہیے اور لازم ہے کہ صاحب تپ اور جراحت اور ورم حمام مین نہ جاوے
اور لیکن منفعتین حمام کی یہ ہین کہ نیند اور خواب خوش اور بہتر لاتا ہے اور سدون اور مسامات کو کہولتا ہی اور
تحلیل کرتا ہی اور کچی خلطونکو پکاتا ہی اور غذا کو ظاہر بدن کیطرف کہینچتا ہی اور فربہ کرتا ہے اور پراگندے مستون کو
روکتا ہی اور ماندگی رفع کرتا ہے اور مضرتین اوسکی یہ ہین کہ بہت دیر تک رہنا اوسمین دلکو گرم کرتا ہے اور غشی لاتا
اور ٹہہرے ہوے مواد کو ہلاتا ہے اور پگہلاتا ہے اور ایک عضو سے دوسرے عضو ضعیف کیطرف لیجاتا ہے اور ورم
اور درد پیدا کرتا ہے اور معلوم کرین کہ آب سرد مین بیٹہنا روا نہین ہے مگر اوس آدمی کو کہ سب تدبیرین اوسکی

اوسمین بہتر اور مناسب ہوں ورنہ ضرر پہونچاتا ہی اور آدمی لاغر اور ہر دم ہی اور چربی کے بدن والیکو سرد پانی مین
آبزن پنچا ہی اور بعد جماع اور بعد قے اور ہیضہ اور بعد طعام اور خواب نہ پانیکے اور کہانا نہ ہضم ہونے اور بعد روزہ کے
بہی پہنچا ہی اور صاحب زکام اور نزلہ کو بہی پہنچا ہی اور اوسدن پہنچا ہی کہ خشک ہوا ہو اور غرض گفتگو سے آبزن سرد مین
یہ ہی کہ جس کسی نے کہ ریاضت کی ہو اور حرارت اوسکی بدن مین بھڑکی ہو اور وہ چاہی کہ حرارت زیادہ ہو اور ساتھ اوسکی
رہی اور ساتھہ تحلیل کے خرچ نہووی اور پوست اور اندام اوسکی سخت ہووین وہ آدمی سرد پانی مین بیٹھی تاکہ یہ فائدہ مین
حاصل کرے اور اوس آدمی کو لائق ہی کہ سرد پانی مین بیٹھنا جو تندرست اور جوان اور قوی اندام ہو اور وہ آدمی کہ فربہی
جسکی گوشت سے ہو نہ چربی سے اور سب قوتین بدن مین قوی ہون اور جو بالعکس ہو اوسکو آبزن سرد قطعی ممنوع ہے
اور سرد پانی مین آغاز نشست گرم ترین زمانہ اور گرم ترین اوقات مین لازم ہی اور چاہی کہ ایکبارگی اپنے کو پانی
مین ڈالین کہ ایکبار تمام اعضا مین پہونچ جاوے اور سردی پانی کی اتنی چاہی کہ پوست آدمی کا اوس سے سخت کر ڈالے
تہوا اور پانی مین درنگ بہت نکرے اور پہلا اوس سے پانی سے نکلے کہ سردی پانی کی اوسکے بدن مین لرزہ پیدا کرے اور
جسوقت پانی سے نکلین ملاحظہ کرین اگر جلد بدن گرم ہو جاوے اور حالت اصلی پر آوی تو معلوم کرین کہ درنگ باندازہ
راست کی گئی ہے اور اگر دیر مین حالت اصلی پر آوی تو دوسری بار جلد برآمد ہووین اور ترتیب آبزن کی اس
نہج پر ہی کہ پہلے سارا بدن ملین اور قدری روغن زیتون کی مالش کرین پہر کوئی ریاضت باعتدال عمل مین لاوین
اور حرکت ریاضت مین عادت اپنی سے کسی قدر زیادہ کرین اور بعد ریاضت کے بہت جلد جسم اپنا سرد پانی مین
ڈالین جس طرح سے کہ بیان کیا گیا ہی پہر جسوقت آبزن سے باہر آوین دوسری مرتبہ جسم کو ملین مالش اول سے
سخت زیادہ اور اگر بعد مالش کے ایک مرتبہ اور پانی مین داخل ہووین اور جلد باہر نکلین روا ہی اور اوسدن
غذا اوس آدمی کی زیادہ ہونی چاہیے اور شراب نہایت کم چند روز اسی طریق پر کرین جبتک غرض حاصل ہو

گفتار تیسری کتاب کے حصہ اول سے طعام اور شراب کی تدبیر مین ہے اور اس

گفتار کے دو جزو ہین جزو پہلا تیسری گفتار سے احوال اور انواع غذا کی شناخت مین ہی اور اسمین
کی چوبیس باب ہین باب پہلا پہلی جزو اور تیسری گفتار سے سبب مین محتاج ہونیکی انسان
اور اور جانورون کے طرف غذا کے جاننا چاہیے کہ جسم آدمی اور اور جانور وغیرہ کا جو کہ مرکب ہی چار ارکان سے
کہ ہر ایک ضد ایک دوسرے کے ہین اور ایک دوسرے سے ناموافق اور رنجیدہ اور ایک دوسرے سے بھاگنے والا اور
ایک دوسرے مین اثر کرنے والا اور ایک دوسرے سے اثر قبول کرنیوالا چنانچہ باب دوسرے مین پہلی کتاب کی پہلی گفتار سے
بیان کیا گیا ہی اس سبب سے جسم آدمی کا ہمیشہ گھلنے اور گھٹنے مین ہی اسلیے کہ حرارت اوسکی رطوبت کو اوسکی بنا
بنانی ہی اور تحلیل خرچ کرتی ہی اور ہوائے محیط بہی اثر کرتی ہی اور تمام حرکتین بدنی اور نفسانی اسمین اثر کرتی ہین اسواسطے

اسوجہ سے ہمیشہ گھلتا اور گھٹتا ہی اور اسی سبب سے حاجتمند ہی ہے اوس عوض کی جو بدنسے گھلا ہے اور گھٹتا ہی اور ساتھ تحلیل کے خرچ ہوا ہے اور گرسنگی یعنی بہوک وہ ہی کہ بدنکو ساتھ اوس عوض کے حاجت ہو اور وہ عوض غذا ہے

باب دوسرا تیسری کتاب کی حصہ اول کی تیسری گفتار کے پہلے جزو سے غذا کی شناخت مین

سے معلوم کرین کہ کہانے کی چیزونکو کہانے سے پہلے اور ہضم ہونے اور خون ہونے سے پہلی بطرق مجاز غذا کہتی ہین اسلیے کہ جو کچھ کہایا جاتے جب تک معدہ مین نیم پختہ نہو اور معدہ سے طرف جگر کے نآوے اور جگر مین خون نہو جاسے غذا نہین ہوتا ہے اور معنی غذا کے یہ ہین کہ جو کچھ آدمی کہاتا ہی معدہ مین وہ چیز نیم پختہ ہوتی ہے اور معدہ سے پہر جگر مین آتی ہے اور جگر مین خون ہوتی ہے اور جگر سے رگو مین آتی ہے اور ہر ایک عضو کو اعضا سے مفردہ سے حصہ پہونچتا ہی اور وہ غذا مشابہ اور مانند اوس عضو کی ہو جاتی ہے اور بعوض اوس چیز کے جو اوس سے بتحلیل خرچ ہو گئی ہو قائم ہوتی ہے اور بدن اوسکا بسبب اوسکے اپنے قوام پر رہتا ہی اور اوسکی کیفیتونکو جیسا کہ چاہیے نہین پہیرتا ہی یعنے گرمی اور سردی اور تری اور خشکی کو اوسکے اوس چیز سے کہ باعتدال مزاج اوسکا ہی نہین پہیرتا ہے جیسے نان اور گوشت اوسکو غذا کہتی ہین اور جو آدمی کی کیفیتونکو پہیر دیوی اور مانند اور مشابہ اعضا کے نہو اوسکو دارو کہتی ہین مانند ہلیلہ اور سونٹھ وغیرہ کے اور جو آدمی کی کیفیتونکو کمتر اوس سے پہیرے کہ دارو اور کمتر اوس سے مشابہ اور مانند اعضا کے ہو کہ غذا اوسکو غذای دوائی کہتی ہین یا دوای غذائی یعنے وہ غذا کہ مشابہ دوا کے ہو یا وہ دوا کہ مشابہ غذا کے ہو مانند پودینہ اور ترک اور کدو اور سویا وغیرہ کے اور جاننا چاہیے کہ گوہر خون ہین کہ غذا ہی ز ستنی ہے گرمی اور تری غالب ہی اس سبب سے واجب کرتا ہی کہ او پر چیز کے کہ اوسکو غذا کہتی ہین گرمی اور تری غالب ہو اور جو کہ گوہر گرم اور تر جلد زیادہ تحلیل قبول کرتا ہی بہ نسبت اور چیزون کے اسلیے جسوقت کہ تحلیل ہو غذا تازہ چاہی تا کہ بعوض اوس چیز کے کہ خرچ ہو گئی ہو قائم مقام ہووے اور جو کہ جسم انسان کو غذا دیتی ہے باندازہ گرمی اور تری کے دیتی ہے جتنی اوسمین ہوتی ہے اور کوئی کہانے کی چیز نہین ہے جسمین گرمی اور تری سے کچھ حصہ نہین ہے لیکن اسوجہ سے کہ کیفیت ہر ایک کی دگرگون ہی بعضی کو سرد اور تر کہتی ہین اور بعضی کو سرد اور خشک اور بعضی کو گرم اور تر اور بعضی کو گرم اور خشک اور قوت ہاضمہ جس قدر گرمی اور تری کہ اوسمین ہوتی ہے اوس سے حاصل کرتی ہے اور قوت مغیرہ اوسکو متغیر کرتی ہے یعنی حالت اصلی سے پہیر دیتی ہے جتنا کہ پہیر سکتی ہے تا کہ خون بنجاتے اور اعضا مین داخل ہو اور مشابہ اعضا کے ہو جاتے اور باقی جو کچھ کہ قوت مغیرہ اوسکو نہین پہیر سکتی وہ ثقل ہو جاتی ہے کہ قوت دافعہ اوسکو باہر پہینکتی ہے واللہ اعلم

باب تیسرا تیسری کتاب کی حصہ اول کی تیسری گفتار کے پہلے جزو سے

اس امر مین ہے کہ بعض غذا کو گرم کسواسطے کہتی ہین اور بعض کو سرد اور بعض کو تر اور بعض کو خشک کیون کہتی ہین اور یہ کیفیتین جسم انسان مین غذا سے کیونکر ظاہر ہوتی ہین

معلوم کرین کہ جسوقت طبیب کہے شہد یا فلفل گرم ہے یا کوک یا بقلہ سرد ہے تو مراد اوسکی یہ نہین ہی کہ گرمی اور سردی
اونکی ساتھ حس کے دریافت کر سکتے ہین لیکن مراد اوسکی یہ ہی کہ وہ چیزین قوت مین بہ نسبت جسم انسان کے گرم زیادہ
یا سرد زیادہ ہین یعنی جسوقت کہ آدمی مثلاً شہد یا کوک نوشکرے اور حرارت اوسکی اوسمین اثر کرے اور اوسکو احوال
خامی سے متغیر کر دیوے تو وہ کیفیت کہ شہد مین ہی یا کوک مین جسم انسان مین ظاہر ہو گی اور جب تک کہ پہلے حرارت انسانکی
جو چیز کہ کہائی گئی ہو اوسمین کام نکرے یا وہ چیز حرارت اوسکی سے اثر نپاوے اور حال خامی سے نہ پہرے کیفیت اوسکی
جسم انسان مین ظاہر نہو گی اور معلوم کرین کہ جو چیز کہ آدمی کہاتا ہی حال اوسکا دوام وہی یا ہر نہین ہی یا وہ چیز ایسی ہو
کہ حرارت بدن سے اپنی حال سے پہر جاوے اور بدنکو حال اوسکے سے نہ پہیرے اور اگر پہیر دیوے احوال طبعی کیطرف نہ پہیرے
اور یا وہ چیز ایسی ہو کہ حرارت بدن انسان سے احوال اپنے سے نہ پہرے اور بدنکو حال اوسکے سے پہیر دیوے لیکن وہ چیز کہ
حرارت جسم انسان سے احوال اپنے سے پہر جائے اور اوسکے بدن کو نہ پہیرے دو طرح پر ہے یا وہ چیز ایسی ہو کہ جسم
انسان کے ساتھ پیوستہ ہو جائے اور مشابہ اور مانند ہووے یا وہ چیز ایسی ہو کہ جسم انسان کے ساتھ پیوستہ ہو
اور مشابہ اور مانند جسم کے ہووے لیکن وہ چیز کہ جسم انسان سے پیوستہ ہووے اور مشابہ اوسکے بدن کے ہو وہ غذا ہی
اور جو چیز پیوستہ اور مشابہ جسم سے ہو وے اور وے سود مند اور معتدل ہے اور جو چیز حرارت جسم انسان سے احوال اپنے سے
پہرے اور بدنکو احوال اوسکے سے پہیر دیوے وہ بہی دو طرح پر ہی ایک یہ کہ جس طرح سے کہ حرارت جسم انسان سے احوال اپنے سے
متغیر ہووے اور بدنکو بہی اندر کے متغیر کر دیوے یعنے اوسکے حال سے پہیر دیوے اسی طرح آخر کار حرارت بدن اوسکے سے بہی
پہر جاوے اور جسم انسان کا اپنی حالت پر پہر آوے اور تغیر احوال آدمی کا باطل ہو اور دوسرے یہ کہ وہ چیز ایسی ہو کہ حرارت
جسم انسان سے احوال اپنے سے نہ پہرے اور اوسکو پہیر دیوے اور جو کچھہ نوع اول سے ہی یا ایسی ہو کہ ساتھہ جسم انسان کے
پیوستہ ہو اور مشابہ اوسکے ہووے یا ایسی وہ چیز ہو کہ ساتھہ اوسکے پیوستہ ہو اور مشابہ اوسکے ہو لیکن وہ
ساتھہ جسم انسان کے مشابہ ہو غذای مطلق ہی اور جو کہ پیوستہ اور مشابہ ہو وے وہ مطلق ہے اور جو کچھہ نوع دوسری سے ہی
یعنی وہ چیز کہ حرارت جسم انسان سے نہ پہرے اور ایک حال سے طرف دوسرے حال کے متغیر ہووے لیکن احوال بدن انسانکو
پہیر دیوے وہ زہر مطلق ہے اور اس قول سے یہ مراد نہین ہی کہ زہر حرارت بدن انسان سے گرم ہو یا حرارت جسم
انسان کی اوسمین کچھہ اثر نکرے کیونکہ اکثر اقسام کے زہر ایسے ہین کہ جب تک حرارت جسم انسان کی اوسمین اثر
نکرے کام اونکا ظاہر نہین ہوتا ہے لیکن مراد اوس قول سے یہ ہی کہ طبیعت اور قوت اوسکی نہین متغیر ہوتی ہی اور وہ
قوت اوسکی آدمی کو ہلاک کرتی ہی اور زہر دو قسم سے بعضون کی طبیعت گرم ہے اور طبیعت اونکی خاصیت کو اونکی
مدد دیتی ہے واسطے تحلیل کرنے روح کے مانند زہر افعی اور بیش کے اور بعضون کی طبیعت سرد ہی اور طبیعت اونکی
خاصیت کو اونکی مدد دیتی ہے واسطے ضعیف کرنے اور پژمردہ کرنے روح کے جیسے زہر بچھو اور شوکران کا اور جاننا چاہیے

کہ طبیبون نے درمیان غذا اور دوا کے ایک فرق اور بیان کیا ہے بشرح وبسط تمام اور وہ یہ ہے کہ غذا تابعدار
طبیعت انسان کی ہے اور قوت طبیعت اوسکی سے منفعل ہوتی ہے اور قوتین آدمی کی اوسپر غالب ہوتی ہین
اور اوسکو ہضم کرتی ہین اور اوس سے غذا حاصل ہوتی ہے اور دوا مطیع طبیعت انسان کی نہین ہے اور قوتین
اوسکی اوسپر غالب نہین ہوتی ہین لیکن طبیعت آدمی کی مطیع اوسکی ہے کہ اوس سے منفعل ہوتی ہے پس اسی
سبب سے ہے کہ فعل غذا کا جو کسی کیفیت مین ایک درجہ مین یا دو درجہ مین جسم انسان مین کمتر فعل دوا سے کہ ایک درجہ مین اسلیے کہ
دوا بقیاس ساتھ طبیعت انسان کے فاعل ہے اور طبیعت آدمی کی اوس سے منفعل اور غذا منفعل ہے
اور طبیعت آدمی کی فاعل اور اسیوجہ سے ہے کہ غذا ہی معتدل کہ برابر مزاج تندرست آدمی کے ہے اگر بیمار یکا اوس سے
علاج کرین تو بالضرور بیماری زیادہ بڑھیگی اسلیے کہ غذا طبیعت انسان سے منفعل ہوتی ہے پس جسوقت کہ مزاج
صحیح ہوا اور غذا منفعل ہو صحت زیادہ ہوگی اور جسوقت کہ مزاج مریض ہوا اور غذا منفعل ہو بیماری بڑھیگی خاصکر
اگر جسم مین بیماری کے مواد بد ہووین چنانچہ بقراط اسی سبب سے کہتا ہے البدن الذی ھو غیر نقی کلما غذوتہ انما تزیدہ شرا
اور طبیبون نے کہا ہے الغذاء تزید فی القوۃ وتزید فی المرض وقلت الغذاء تنقص من القوۃ وتنقص
من المرض اور جاننا چاہیے کہ غذائین بآخر کار جسم انسان کو اندر کے حال اوسکے سے پھیر دیتی ہین از روے تغیر طبعی کے
اور وہ اس طرح پر ہے کہ اگرچہ کوئی غذا سرد ہووے مانند کدو اور کوک کی اند کے جسم انسان کو گرم بھی کریگی اسلیے کہ اول سب
غذائین خون بنتی ہین اور کیفیت خون کی گرم ہے اور غرض طبیب کی اس قول سے کہ دوا بازہر جسم انسان کو احوال اوسکی
سے متغیر کرتی ہے یہ نہین ہے کہ جسطرح غذا سے جسم انسان مین تغیر طبعی حاصل ہوتا ہے ہووے لیکن تغیر اوسکا اس طرح پر ہے کہ ہنوز
طبیعت اور قوت اوسکی بحال رہتی ہے اور حال بدن انسان کا پھرجاتا ہے اور غذا ہی دوائی آخر کار کو جو کچھ گرم ہے مانند
لہسن کے حرارت جسم انسان سے گرم ہوتی ہے پھر گرمی اوسکی جسم انسان مین ظاہر ہوتی ہے اور جو کچھ کہ سرد ہے مانند کوک کے
اوسی طرح پہلے حرارت جسم انسان سے گرم ہوتی ہے پھر سردی اوسکی بدن انسان مین ظاہر ہوتی ہے اور جسوقت کہ گوہر
غذاؤن دوائی اور غذاؤن مطلق کا تمامہ احوال اپنے سے متغیر ہو جاتا ہے اور خون بنجاتا ہے تو اکثر اثر اوسکا گرمی ہوتی ہے
بسبب خون ہوجانے کے لیکن طبیعت پہلے سے کہ ہر ایک مین ہے اند کہ اوس خون مین جو اوس سے پیدا ہوا ہے کچھ باقی رہتی ہے
اسیوجہ سے اگرچہ طبیعت خون کی گرم ہے لیکن درمیان اوس خون کے کہ کدو سے پیدا ہوتا ہے اور اوس خون مین جو لہسن سے
پیدا ہوتا ہے بہت فرق ہے اور نہایت تفاوت ہے **باب چودہوان تیسری کتاب کے حصہ اول کی**
تیسری گفتار کے پہلے جزو سے نیک غذاؤن کی شناخت مین ہے ہر ایک جنس سے
بہتر غذاؤن مین سے گوشت مرغ کا ہے اور مرغ بچہ اور بزغالہ کا اور زیرباج اور اسفیدباج کہ ان گوشتو سے تیار کرین اور
نان گندم سبوس کہ گیہون اسسال پاکیزہ بے آفت سے پکائی ہووے اور بہتر پکائی ہوا اور مچھلی تازہ کوچک اندام کہ تہ دریا کی

یا پانی پاکیزہ مین مسکن رکھتی ہو اور انڈا مرغ کا آدہا بہونا ہوا اور دودہ بکری کا کہ فربہ ہو اور جننے اوسکو سے ایک مدت گذر گئی ہو
اور اوسی ساعت دودہ اوسکا دوہا ہو وے اور شراب رقیق صافی خوشبو اور خوش مزہ اور گوشت گوسالہ کا اور جگر بکری کا
اور شیرین شراب سے غذای قوی حاصل ہوتی ہے

باب پانچوان تیسری کتاب کے حصہ اول کی تیسری گفتار کے پہلے جزو سے بد غذاؤن کے بیان مین سے ہر ایک جنس سے

وہ روٹی کہ اوسمین بہوسی بہت ہو یا پرانے گیہون یا آفت رسیدہ سے یا پرانے آٹے سے پکائی ہو غذای بد اوس سے حاصل
ہوتی ہے اور گوشت گاو اور گوشت اونٹ کا اور گوشت خرگوش کا اور گوشت پہاڑی گاے کا اور گوشت مرغ آبی کا
اور تلی سب جانورونکی یہ سب سودا بڑہاتی ہین اور گوشت بہیڑ کا اور منفرخ نامی حیوانات کا کہ محتاج کے نام ایک قسم
آش کا ہے اور وہی تری زیادہ کرتا ہے اور اعضای اندرونی مانند اوجہڑی اور آنتین بد اور زہوست ناک
ہین اور انڈا مرغ کا بہونا ہوا آدہ سے غذای غلیظ کو بڑہاتا ہے اور باجرہ بھی اسی طور سے اور مچھلی تازہ اور بزرگ
بلغم بڑہاتی ہے اور سیب اور اہر دو کچا اور ککڑی اور کہیرا بالم کچی خلطین پیدا کرتا ہے اور کدو اور خربوزہ اگر معدہ مین
تباہ ہو جاتے ہیضہ عارض کرتا ہے اور غذای بد پیدا کرتا ہے لیکن کدو گرم اور خشک مزاج آدمیون کے لیے نیک ہے اور سالن
سب طرح کے بد ہین اسلیے کہ غذا کم دیتی ہین اور فضول کثرت سے جمع ہوتے ہین

باب چھٹا تیسری کتاب کے حصہ اول کے تیسری گفتار کے پہلے جزو سے میانہ غذاؤن کے بیان مین سے

معلوم کرین کہ نان خشکار اور گوشت گوسفند بچہ اور بریختہ اور انگور سفید اور انجیر تر اور خشک اور ساگ سے کوک اور
کاسنی اور کدی غذای میانہ ہے

باب ساتوان غذای لطیف مین سے

لطیف غذائین تین طرح کی ہین
ایک یہ کہ اوس سے خون صاف اور نیک بنتا ہے اور وہ مثل مغز اوس روٹی کے ہے کہ دہوئے ہوئے گیہون سے
پکاوین اور گوشت مرغ بچہ اور گوشت تیتر کا اور چکور کا اور بازو مرغ کے اور مچھلی تازہ خورد اور کدو اور ماش پوست کندہ
یہ سب غذائین اوس آدمی کو دینی چاہیین جو حرکت اور ریاضت کم کرے یا حرارت غریزی اوسکی ضعیف ہوئی ہو یا
اوس آدمی کے بیماری سے اوٹہا ہو یا اوس آدمی کو دیوین جو کوئی چاہے کہ اوسکے بدن مین بہت خلطین جمع نہ ہو وین
یا احتیاط کرے کہ سدہ نہ پڑے اور دوسرے ایسی چیزین ہین کہ ساتھ قوت گرمی اور تیزی کے خون کو گرم کرتی ہین
اور رقیق کرتی ہین وہ مانند پیاز کے ہے اور مولی اور شلجم و شلغم اور رہینہ پس اگر ان چیزونکو پکاوین معنی لطافت کے اوس
جاتے رہتے ہین اور غلیظ ہوتی ہین لیکن اگر کوئی چاہے کہ معنی لطافت کے ان چیزونسے پاوے تو چاہیے کہ پانی اوسکا کام مین
لاوے یا خام نوش کرے اور اوسکے اثر پیدا کرے اور تیسرے وہ چیز ہے کہ اوس سے خون لطیف بنتا ہے اور اوس خون کو
کہ جسم انسان مین ہو لطیف کرتی ہے اور یہ چار طرح پر ہے ایک یہ کہ شیرین ہوتی ہے مانند شہد اور خربوزہ اور انجیر اور پستہ کے
کہ لطافت اوسکی نزدیک ہے اوس لطافت سے جو اول بیان ہو چکی ہے دوسری یہ کہ بحکم تیزی کے مزہ رطوبتونکا دور

کرتی ہی جیسے رائی اور لہسن اور گندنا اور اجمود اور صعتر فارسی یعنے پودینہ پہاڑی اور پودینہ دیسی اور سداب یعنی تیلی اور
سویا اور زیرہ اور کرویا کہ ایک قسم زیرہ کی ہے اور کبرا اور شراب زرد صافی پرانی یہ سب چیزین بلغم کو دور کرتی ہین اور
سُدّونکو کھولتی ہین مگر اس نوع سے بہت استعمال نرکھنا چاہیے تیسرے ایسی چیزین ہین کہ خلطون کو پگھلاتی ہین
اور لطیف کرتی ہین بقوت شوریت مانند آبکامہ اور ماہی شور اور چقندر اور ماء الجبن اور معنی انکی لطافت کی نزدیک ہین
اون چیزونکی لطافت سے جو بحکم تیزی رطوبتون کے مزہ کو دور کرتی ہین لیکن یہ نوع معدہ اور آنتون کو خوب پاک کرتی ہی
اور قبض کو دور کرتی ہی چوتھی نوع وہ چیزین ہین کہ لطافت اونکی بحکم ترشی ہے مانند سرکہ اور سکنجبین اور ترشی ترنج اور انار
ترش یہ نوع خلطونکو لطیف کرتی ہی اور گرم مزاج والے آدمی کو بہت سودمند ہی لیکن پودینہ دیسی اور صعتر فارسی اور رائی
خشک ہوجاتی ہین غذائیت سے خارج ہوتی ہین اور دواؤن کی زمرہ مین داخل ہوتی ہین

باب آٹھوان غلیظ غذاؤن کے بیان مین ہے

معلوم کرین کہ غذاؤن سے جو خشک ہی یا صلب یا لزج وہ غلیظ ہی اور مسور اور
باقلا خشک بھونا ہوا اور خرما ہی قسب اور شاہ بلوط اور گوشت خرگوش غلیظ ہوتا ہے بوجہ خشکی کے اور جگر اور انڈا مرغ کا
بھونا ہوا اور جوش کیا ہوا اور دودہ پختہ غلیظ ہوتا ہی اسلیے کہ پکنے سے بستہ ہوتا ہے اور خشک ہوجاتا ہی اور گوشت
اونٹ کا اور گائی کا اور گوشت بکری کا اور آنت اور اوجھڑی غلیظ ہی بسبب صلابت یعنی سختی کے اور کباب پختہ اور
شلجم پختہ بھی غلیظ ہی اور نان فطیری اور آٹا کہ بھی ہین گوندہا ہوا غلیظ ہی اور مغز سب جانورونکا اور دنبہ اور کمارت اور
اور سماروغ کہ عربی مین فطر کہتی ہین غلیظ ہی اور گوشت ماہی بزرگ کا لزج اور غلیظ ہی اور پنیر خشک غلیظ ہی اسوجہ سے
کہ اوسمین خشکی اور سختی لزجی تینون جمع ہین اور پاچہ اور لب و پستان کنارہ عضلون کی غلیظ ہین کہ سختی اور لزجی دونون
اونمین ہوتی ہین اور خاگینہ بھی غلیظ ہی اور گوشت کبوتر نہایت فضول سے ہی اور چڑیا گرم ہے اور غلیظ اور شراب
سیاہ اور شیرین غلیظ ہوتی ہے

باب نوان جلد ہضم ہونے والی غذاؤن کے بیان مین ہے

معلوم کرین کہ سب غذاؤنسے جو کچھہ درشت اور ناخوش مزہ اور خشک اور سخت اور بہت چربی رکھتی ہو اور نہایت
سرد اور نہایت گرم بھی نہووے وہ غذا جلد ہضم ہوتی ہے اور جو چیز کسی کو اچھی معلوم ہو اور آرزو کرے وہ جلد ہضم ہوتی
اور گوشت مرغ کا جلد ہضم ہونے والا گوشت چارپایہ سے ہے اور جو کچھہ لطیف غذاؤنمین بیان ہوچکا ہی سب
جلد ہضم ہونے والی غذائین ہین اور جو جانور کہ خشک مزاج رکھتا ہو مانند بکری اور گائی کے اور حیوان وحشی
کوچک اوسکا لطیف زیادہ ہی اور جسکا مزاج تر ہو بزرگ اوسکا لطیف ہی اور حیوان جوان جلد ہضم ہونیوالا ہے
بوڑہی سے اور متخلخل چیزین بہ نسبت اگلی چیزون کے جلد ہضم ہوتی ہین اور جو چیز نرم زیادہ اور آسانی سے
چبا سکین جلد ہضم ہوتی ہے اسی سبب سے کدو اور کاہو زود گوار تر ہوتی ہین اور کرفس سے ہی اور جانورون کے جسم
نیمہ پیشین کا گوشت مانند گردن اور سینہ اور دست بہتر نیمہ پسین سے ہے اور جلد ہضم ہونیوالا اور نیمہ راست بہتر

اور جلد با ہضم ہوجاتا ہے اور گوشت پشت کا بھی جلد ہضم ہوتا ہے اور جگہ سے باب دسوان تیسری
کتاب کے حصہ اول کی تیسری گفتار کے پہلے جزو سے غذاؤن بسیار فضول اور
اندک فضول کی پہچان میں ہے معلوم کرین کہ سینہ مرغابی اور بط کا اور مغز سب جانورون کا
اور آلات شکم اونکے اور تمامی بچگان جانوران کہ شیرخوارہ ہون اور نخود و تر اور باقلا تر اور ہر ایک جانور کہ حرکت کم کرے
خاصتہ کہ مزاج اوسکا تر ہو سب بازہو سست اور با فضول ہے اور بازوی جانوران کہ جنکا مسکن جنگل اور پہاڑ ہین اور
خصوصاً وہ جانور کہ بہت دوڑتے ہین اور حرکت کرتے ہین فضول اونکا کم ہوتا ہے باب گیارہوان تیسری کتاب کا
گفتار کے پہلے جزو سے اون غذاون کی شناخت مین ہے کہ جسم انسان
جنسے غذا بہت حاصل کرتا ہے معلوم کرین کہ تمامی طعامہای غلیظ جس آدمی کو کہ ہضم ہوسکتے ہون ہضم
اوسکا اونسے غذا بہت پاتا ہے اور جو چیزین کمتر فضول رکھتی ہین بدن آدمی کا اونسے غذا بہت پاتا ہی اور غذائین
جلد ہضم ہونیوالیان جو نوین باب مین بیان ہوچکین ہین آدمی کے بدن کو بہت غذا دیتی ہین باب ۱۲ بارہوان
تیسری کتاب کے حصہ اول کے تیسری گفتار کے پہلے جزو سے اون غذاؤن کے
بیان مین ہے کہ بدن انسان کا جن سے غذا کمتر پاتا ہے معلوم کرین کہ تمامی طعامہا
لطیف اور جو چیزین کہ تری اور خشکی اونپر غالب ہوا اور جو چیزین کہ بہت فضول رکھتی ہون بدن انسان کا اونسے
غذا کم حاصل کرتا ہے باب ۱۳ تیرہوان تیسری کتاب کے حصہ اول کی تیسری گفتار کے پہلے
جزو سے گرم غذاؤن کی شناخت مین ہے معلوم کرین کہ نخوداب ساتھہ روغن
زیتون یا روغن تازہ کے خاصتہ اگر ہمراہ صعتر یعنی پہاڑی پودینہ کے کہا دین اور اسفیدباجات ساتھہ چقندر کے
گوشت اور چکور اور ہرن کے گوشت کی خاصتہ کہ ہمراہ ابزار کے ہو مانند زیرہ اور کرویا اور گندنا اور سداب یعنی
تتلی اور کالی مرچ اور صعتر اور وہ اسپینی کے کہ نوشگین اور شیرینی سے مانند موزیز منقی اور قند اور شہد کے اور جو چیزین
مثل اوسکے ہین مانند خرما کے سب کو گرم ہین باب ۱۴ چودہوان تیسری کتاب کے حصہ اول
کی تیسری گفتار کے پہلے جزو سے خشک غذاؤنکے بیان مین ہو بہونی ہوئین چیزین اور گوشت
بھونا ہوا اور قلیہ کہ ساتھہ انگاصہ اور سرکہ اور ابزار کے مانند لہسن اور تتلی اور صعتر اور زیرہ اور کرویا یعنی شاہ زیرہ
کہاوین اور مرزرہ یعنی اوگرہ کہ آنگاصہ اور برگ چقندر سے تیار کرین اور نخوداب اور نعناع اور طرخون اور تمامی
ابزار اور گوشت مرغان جنگلی کا مانند تیتر اور چکور و چڑیا وغیرہ کہ یہ سب خشک ہین باب پندرہوان
تیسری کتاب کے حصہ اول کی تیسری گفتار کے پہلے جزو سے تر غذاؤن کی
پہچان مین ہے تر غذائین تربوز اور ککڑی اور شہتوت اور بالنگ اور باقلا تر اور نخود تر اور عناب

اور بادام تر اور جو چیز کہ پانی مین پکاوین سب جسم انسان کو تری پہونچاتی ہین اور گوشت سب جانوران جو رد
اور مزورہ کدو کا اس پوست کندہ سے تیار کرین خاصکر کہ ساتھہ کدو اور کاہو اور پالک اور روغن بادام کے تیار کرین
اور شیر تر اور نان سپیدہ کہ پانی یخ مین تر کیا ہو وے اور حلواے شکر اور بادام تر اور خشخاش تر اور کدو کے بیجون کی
گری اور کھیرے ککڑی کے بیجون کی گری سے بناوین اور شوربا ہی گوشت کہ پہلو اور پشت بزغالہ سے تیار کرین اور جانوران اہلی زیادہ تر ہین جانوران
دشتی سے باب ١٦ سولہوان تیسری کتاب کے حصہ اول کے تیسری گفتار کے پہلے جزو سے
سرد غذاؤن کی پہچانین سے ہے معلوم کرین کہ جو چیز کہ ترش ہے اور جو چیز کہ عفص یعنی بکبکی ہے سب سرد
ہین لیکن بکبکی سرد ہے اور غلیظ اور ترش سرد ہے اور لطیف اور شراب عفص اور شرابون سے کم گرم ہے پس اگر
شراب پئے تو سرد ہوگی اور غلیظ اور کاہو اور سیب اور انار ترش اور امرود چینی اور تربوز اور ککڑی اور جو کچھہ باب
گذشتہ مین لکھا گیا ہے سب سرد ہے اور گرم مزاج والون کو موافق باب ١٧ سترہوان تیسری کتاب کے حصہ
اول کی تیسری گفتار کے پہلے جزو سے اون غذاؤن کی شناخت مین ہے جو
سدہ کھولتی ہین معلوم کرین کہ خربوزہ اور مویز شیرین اور باقلا اور میتھی اور کشکاب اور نخوداب اور کبر سدہ
سدہ کو کھولتا ہے اور [illegible] اگر ناشتا پئین سدہ اور آنتون کو دھوتا ہے اور سدہ کو کھولتا ہے اور قند
اگر ساتھہ رائی کے کہاوین سدہ جگر کا کھولتا ہے اور لہسن اور پیاز اور گندنا اور مولی اگر خام کہاوین خلط غلیظ کو
لطیف کرتا ہے لیکن لہسن پختہ اور خام اس معاملہ مین یکسان ہے اور انجیر تر اور خشک سدہ گردہ کا کھولتا ہے اور
پاک کرتا ہے اور بادام تلخ سدہ جگر اور تلی کا کھولتا ہے اور پاک کرتا ہے اور پستہ سدہ جگر کا کھولتا ہے اور جگر کو قوی کرتا ہے
اور جلاب کہ شہد سے بناوین خلطون کو لطیف کرتا ہے اور سینہ کو پاک اور سدہ جگر اور تلی کا کھولتا ہے اور شراب
نیک صافی رگون کو پاک کرتی ہے اور شراب تیز خلط سینہ کو اور سر کو لطیف کرتی ہے اور سکنجبین خلطون کو لطیف کرتی ہے
اور آنتون کو پاک کرتی ہے باب ١٨ اٹھارہوان تیسری گفتار سے حصہ اول سے تیسری کتاب کے
اون غذاؤن کی شناخت مین ہے جو سدہ پیدا کرتی ہین معلوم کرین کہ سب
شیرینیان اور شیربا ہی کم آب جگر اور تلی مین سدہ ڈالتی ہین اور اگر شیر لطیف کرنے والی چیزون کے ساتھہ کہاوین
مانند پودینہ پہاڑی اور صعتر فارسی اور کالی مرچ کے سدہ کھولتا ہے اور چھوہارا اور کلیجہ اور جو کچہ گیہون سے بناوین
سوا ہی روٹی کے اور شراب شیرین سب سدہ پیدا کرتی ہین اور جگر اور تلی کو ضرر دیتی ہے باب ١٩ انیسوان
پہلے جزو سے تیسری گفتار کے حصہ اول سے تیسری کتاب کی اون غذاؤن کی
شناخت مین ہے جو شکم کو نرم کرتی ہین اور قبض دور کرتی ہین جو طعام کہ اوس مین
شیرینی ہو یا تیزی یا نرمی یا شوری یا نرمی شکم کو نرم اور قبض دور کرتا ہے اور پانی سور کا اور پانی کرنب کا اور شوربا

اور چقندر اور شیر آبناک اور کدو اور پالک اور خربزہ اور انجیر اور شہتوت اور آلوچی تر اور وہ آلو کہ جلاب مین تر کرین اور شراب پرانی اور نبی اور پانی مینتھی کا یا شہد اور زیتون اگر ہمراہ سرکہ کے کہائین یا آبکا معدہ کو قوت دیتا ہی اور دفع کرنے طعام کے

باب ۲۰ بیسوان تیسری کتاب کی حصہ اول کی تیسری گفتار کے پہلے جزو سے اون غذاؤن کی شناخت مین ہے جو طبع کو خشک کرتی ہین

امرود اور زعرور اور خرمای قسب اور سنجد اور انار دانہ بہونا ہوا اور زرشک و سماق اور دوغ خصوصًا کہ اوسکو جوش کرین اور پنیر خشک اور کرنج خصوصًا بہونا ہوا اور باجرہ یہ سب طبع کو خشک کرتی ہین اور سیب ترش اور انار ترش خلط غلیظ کو اگر معدہ مین پاتا ہے دور کردیتا ہی اور معدہ سے نکالتا ہی پس اگر نہ نکلے تو طبع کو خشک کرتا ہی اور مسور جسوقت کہ دو تین مرتبہ پانی مین جوش کرین اور وہ پانی گرادین اور پہر آب تازہ بدلین پہر اوسکو ساتھ پانی انار دانہ یا پانی سماق یا پانی زرشک کی تشبیل کرین طبع کو خشک کرتی ہی اور کرنب کو بہی مانند مسور کے تیار کرین طبع کو خشک کرتا ہے اور باقلا کہ بیچ پوست سرکہ مین پکادین اور مرغ کا انڈا کہ سرکہ یا سماق کے پانی مین جوش دین یہی فعل کرتا ہے اور صفراوی دستون کے معالجہ مین کہ بسبب کثرت پیدا ہونے صفرا کے معدہ مین دست جاری ہون سرکہ اور سماق نہایت موافق ہوتا ہی اور دوغ ترش سنگ تاب بہی نافع ہی اور اگر بسبب گرنے صفرا کے جگر سے طرف معدہ کے دست جاری ہون زرشک یا انار دانہ کا مزورہ بنادین اور دیوین موافق ہوگا اور سفوف انار دانہ بہی نافع ہی

باب ۲۱ اکیسوان تیسری کتاب کی حصہ اول کے تیسری گفتار کے پہلے جزو سے اون غذاؤن کے بیانمین ہے جو معدہ مین جلد تباہ ہوجاتی ہین

معلوم کرین کہ آلو اور زرد آلو اور خربزہ اور کدو اور شہتوت اگر یہ سب معدہ مین بدیر رہین تو جلد تباہ ہوجائینگی پس اون چیزونکو ناشتا کہادین تاکہ جلد معدہ سے اوتر جائین اور انار شیرین معدہ گرم مین جلد صفرا ہوجاتا ہے

باب ۲۲ بائیسوان پہلے جزو سے تیسری گفتار کے بادناک غذاؤن کے بیانمین ہے

معلوم کرین کہ نخود اور باقلا اور لوبیا اور ماش اور مسور مع پوست بادناک ہی اور اگر ان سبکو پوست کندہ بریان کرین ریح کمتر پیدا کرینگی اور شیر اور شراب اور شہد صاف نہ کیا ہوا بادناک ہی اور انجیر تر بہی مولد ریاح ہی لیکن جلد رفع ہوجاتی ہی اور انگور بہی ریح پیدا کرتا ہے اور سیب اور امرود اور خوبانی بہی بادناک ہی اور دہی اور چہاچہ اور انار ترش اور انار شیرین اور شلجم بہی اسی طرح ریح پیدا کرتا ہے

باب ۲۳ تیئیسوان تیسری کتاب کی حصہ اول کی تیسری گفتار کے پہلے جزو سے اون غذاؤن کی شناخت مین ہی جو معدہ کو نقصان پہونچاتی ہین

زیانکار غذائین مانند چقندر کے ہی بسبب قوت بورقی اور تیزی اسکے کہ

اوسمین ہوتی ہے معدہ کو ضرر پہونچاتا ہی اور شلجم اور خرفہ اور پالک بسبب نرمی کے اور میتھی اور تل اور مسکا اور روغن گاو بسبب نرمی اور چربی کے ضرر کرتا ہے اور شیر اس وجہ سے کہ معدہ سرد مین جلد ترش ہوتا ہی اور معدہ گرم مین جلد صفرا بنجاتا ہی زیانکار ہے اور شہد معدہ کو گزندگی پہونچاتا ہی اور متلی پیدا کرتا ہی اور مغز سب جانورون کے تر ہین اسوجہ سے چاہیے کہ اونکو ساتھہ پودینہ اور صعتر فارسی اور رائی اور نمک کے کہانا چاہیے اور خربزہ متلی پیدا کرتا ہی اور اگر معدہ مین تباہ ہو جائے تو اوس سے بد خلطین اوٹھتی ہین اور اسی طرح نئی شراب بد ہی اور معدہ کو نقصان دیتی ہے اور دستونکو جاری کرتی ہی اور شہتوت اور زردالو اور آلو سفید کہ عربی مین خوخ کہتے ہین یہ سب مفسد معدہ ہین واللہ اعلم باب

چوبیسوان تیسری کتاب کے حصہ اول کے تیسری گفتار کے پہلے جزو سے طعام نوش کرنے کی تدبیر مین

سے چاہیے کہ سچی بہونک پر کہانا کہاوین کہ جسوقت سچی بہونک ظاہر ہووے کہانا کہانے مین دیر نکرین اور اوسوقت ہاتھہ کہانے سے کہینچین کہ ہنوز کچہہ آرزو باقی ہو کیونکہ وہ آرزو باقی بعد ایک ساعت کے جاتی رہتی ہی اور بدترین غذا وہ ہی کہ معدہ کو بار دیوے پس اگر کسی دن ایسا اتفاق ہو تو چاہیے کہ بہت سووے اور مکان مین جسکی ہوا معتدل ہووے اور اگر نیند نہ آئے تو باہستگی ٹہلین اور قدرے شراب پئین اور لازم ہے کہ خوردنی چیزون مین ترتیب ملحوظ رکہین اور جو چیزین کہ نازک زیادہ اور لطیف نہایت اور روان زیادہ ہین اول نوش کرین اسلیے کہ طعام نازک اور لطیف اگر بعد طعام غلیظ کے کہایا جائے جلد ہضم ہوگا اور اوپر طعام ناگوار معدہ کے ٹہریگا اور گذر نہ پانے سے جلد تباہ ہو جائیگا اور اور غذا کو بھی تباہ کریگا اور سزاوار نہین ہی کہ نفخ دہندہ چیزین اول کہائین مگر جس آدمی کی طبع نہایت خشک ہو اور بعد طعام کے بھی نکہائین اور بعد ریاضت اور رنج کے نازک چیزین کہانا چاہیے مانند مچہلی تازہ اور مثل اوسکے اسوجہ سے کہ وہ جلد تباہ ہوتی ہین اور خلطونکو تباہ کرتی ہین اور جس کسی کو کہ غذائین بد ہضم ہو جاتی ہون اوسپر اعتماد نکرنا چاہیے اسلیے کہ بعد گذرنے ایک مدت کے اون بد غذاؤن سے خلطین بد جمع ہونگی اور اکثر ایسی غذائین ہین کہ اونمین صریح مضرت ہی اور ایک گروہ نے اونکی کہانے کی عادت اختیار کی ہے تو وہ غذائین اوس گروہ کے لیے بہتر اون غذاؤن سے ہین جنمین کچہہ مضرت نہین ہی اور جنکی کہانے کی عادت نہین ہے اور بہت ایسے آدمی ہین کہ اونکو کوئی غذا اگرچہ نیک ہو نقصان دیتی ہے تو اون آدمیونکو اوس غذا سے پرہیز کرنا بہتر ہی اور بدترین غذا وہ ہی کہ کئی طرح کے مخالف طعاموںسے ایک نوبت مین نوش کرین اور بہت دیر مین کہانا کہانا بہی نہایت برا ہی اور بہترین نوبت یہ ہی کہ دو دنمین تین مرتبہ کہانا کہائین ایک دنمین وقت فجر اور وقت عشا اور ایک دنمین وقت نماز ظہر مین اور جو کوئی ایک دن مین دوبار کہانا کہانے کی عادت کرے اگر ایک مرتبہ اوسکو نہ ملے تو ضعف لاحق ہوگا اور جو کوئی دنمین ایکبار عادت ڈالے اگر وہ دوبار کہاوے تب بھی ضعف ہوگا اور کسل عارض ہوگا اور جس شخص کا معدہ گرم ہووے اور صفرا اوسکے معدہ مین پیدا ہوتا ہو تو اوسکو چاہیے کہ

اول روز کچھ کم کھادی اور بہتر یہ ہے کہ چند لقمہ روٹی کے شربت انگور خام اور شربت انار کے ساتھ کھائے پھر
حمام مین جاوے اور حرکت اور ریاضت کرے اور کھانا چاہیے کہ پراگندہ کھاوے اور اسی طرح بعض آدمی کو ایسا
اتفاق ہوتا ہے کہ جسوقت بھونک ظاہر ہووے صفرا اونکے معدہ مین جمع ہوجاتا ہے اور جسوقت کھانا کھائین معدہ مین
تباہ ہوجاتا ہے تو اوسیوقت تدبیر اوسکی اس طریق پر کرین کہ طبع کو نرم کرنی چاہیے اور معدہ کو اوس سے پاک کرنا چاہیے
ساتھ پانی گرم یا ساتھ شربت آلو بخارا کے یا مانند اوسکے اور چیزون کے ساتھ اور اگر کسی کو ایسا اتفاق ہو کہ
کھانا اوسپر گران گذرے اور معدہ ممتلی ہوجاتے یا بسبب کسی حرکت کی کھانا اوسکے معدہ مین شورش پیدا کرے تو
اوسکو اوسیوقت قی کرنی لازم ہے اور اگر قے ممکن نہو گرم پانی نوش کرے کہ اوسکو اوتار دوے پھر سو رہین اور اگر ان
تدبیر ونسے بھی مطلب حاصل نہو اور آدمی گرم مزاج ہو تو طبع کو اطریفل صغیر سے نرم کرے یا جلنجبین مسہل سے اور اگر
آدمی مرطوب ہو طبع کو ساتھ کموفی اور ہڑی کے نرم کرے اور معلوم کرین کہ غذائین لطیف تندرستی کو بہتر نگاہ
رکہتی ہین ولیکن قوت کمتر دیتی ہین اور غذائین غلیظ برعکس اونکے ہین اور غذائین غلیظ بھی بھونک مین کہانی
چاہئین اور باندازہ حاجت کھائین اور بہت کھانا میوونکا خون کو آبناک کرتا ہے اسی سبب سے جسوقت کہ
آدمی کو حرارت پہونچے خون اوسکا جوش کھاتا ہے مانند شیرۂ انگور اور باقی میوونکو اگر ایک روز رہین تو گرم ہوجاتی
ہین اور جوش کھاتے ہین اور بعضے میوہ جات تر اگرچہ گرم مزاج والونکو گرمی کے موسم مین مفید ہوتے ہین
لیکن خون اونکے سبب سے عفونت قبول کرتا ہے پس اسی سبب سے کہا ہے کہ بہت کھانا میوونکا باعث پیدا ہونی تپ کا ہے
اور رطوبتین کہ میوہ جات سے پیدا ہوتی ہین ریاضت سے تحلیل ہوسکتی ہین اور پسینہ سے خارج ہوتی ہین اور خشک
غذائین بھونک کھوتی ہین اور رنگ چہرہ کا تباہ کرتی ہین اور طبع خشک کرتی ہین اور غذائین تر کسل پیدا کرتی
ہین اور بھونک کھانے کی کھوتی ہین اور غذائین سرد سستی اور کسل لاتی ہین اور بہت ترشیان کھانا جلد بڑہاپا لاتی
ہین اور شوربا غذای نیک ہے اور اکثر غذائین ایسی ہین کہ ایکدفعہ نہین اور ایک نوبت مین نکھانا چاہیے مانند دوغبا اور
غوربا کے اور کوئی دوا آلوا اور شفتالوا اور زردآلو کے بعد نکھانا چاہیے اور نہ بعد انار ترش اور نہ بعد کسی ترش میوہ
اور کریچ کے ہمراہ اوس شئے کی جسکو سرکہ مین تیار کرین نکھائین اور نمکسود اور آبگامہ اور پنیر تر اور دودہ بکری کا ساتھ
کسی تر میوہ کے نکھانا چاہیے اور سکبا اور غوربا ساتھ ماہی شور اور گوشت نمک سود کے نکھانا چاہیے اور کبوتر بچے
اور پیاز اور لہسن اور رائی ایک جگہہ نکھاوین اور گوشت نمکسود نہ سرکہ مین پکانا چاہیے اور نہ دودہ مین اور گوشت
مرغ دہی مین نہ پکانا چاہیے اور نہ کھانا چاہیے اور سرکو تانبہ اور رانگ کے برتن مین نرکھنا چاہیے اور لہسن اور پیاز
ایک جگہہ نکھانا چاہیے اور شہد اور خربوزہ ایک نوبت نکھانا چاہیے اور بعد کسی میوہ تر کے آب یخ نہ پینا چاہیے اور
گوشت بھونا ہوا کہ تنور سے نکالین اگر پوشیدہ نکیا ہو نکھائین اور فندق اور بادام کو ایک جگہہ نکھانا چاہیے

اور جو کوئی ہندبا یعنی دودھ کے ساتھ شراب نوش کرے وہ آدمی مرض نقرس سے بخوف نہ ہو اور بہت
پیاز کھانا جھائی اور دوران سر ظاہر کرتا ہے اور شوربہ فرین کھانا بعد فصد اور حجامت کے تھیب پیدا کرتی
ہین واللہ اعلم بالصواب جزو دوسرا تیسری گفتار سے حصہ اول کے تیسری کتاب
سے اصلاح مین غذاؤن کی ہے اور ہر ایک کی خاصیت اور فعل اور طبیعت
کی پہچان مین ہے اور اس جزو کے تیرہ باب ہین باب پہلا دوسرے جزو سے تیسری
کتاب کے حصہ اول سے تیسری کتاب کے حبوب کی طبیعت اور خاصیت اور منفعت
اور مضرت کے بیان مین ہے اور تدبیر مین دفع کرنے اونکی مضرت کے معلوم کرین گیہون
گرم ہے درجہ اول مین اور اوسمین تری اور خشکی معتدل ہے اور جسم انسان کو نسبت اور حبوب کے
غذا بہت دیتا ہے اور چونکہ اوس سے طرح طرح کی روٹی پکاتے ہین اسلیے دفع مضرت اور اصلاح ہر قسم کی [illegible]
معلوم کرنا چاہیے اس تفصیل سے نان میدہ بہ نسبت نان خشکار کے دیر مین معدہ سے باہر ہوتی ہے
اور اوس سے زیادہ نفخ کرتی ہے اور اوس سے سدہ اور پتھریان گردہ اور مثانہ مین پیدا ہوتی ہین اور صاحب وجع مفاصل
کو اور قولنجی کو اور اوس آدمی کو جو بسبب ریاح کے رنج اور تکلیف مین ہو ضرر پہونچاتی ہے اصلاح اوسکی
اس طریق پر ہے کہ خمیر یا پیہ اوسکا زیادہ کرین اور بورہ ارمنی ڈالین اور جو آدمی کہ ایسی روٹی کھاوے اوسکو سکنجبین
بزوری کا استعمال رکھنا چاہیے اور جو آدمی کہ گردہ اور مثانہ کی پتھری سے بخوف نہ ہو یہ سفوف استعمال کرے
مغز خربوزہ کے بیجون کی گری تین تولہ کلتھی اور بادام تلخ اور دو قوہ ہر ایک سات ماشہ شکر سفید سب کے برابر
ہر صبح ساڑھے دس ماشہ تناول کرے اور بعد اوسکے وہ پانی جسمین سفنراج پکاتی ہو نوش کرین اور گرم مزاج آدمی
اس سفوف کو ہمراہ شیرہ تخم خیار بچے تناول کرے اور آب باقلا پینا گردہ مین پتھری پیدا ہونے نہین دیتا اور جو
شخص ریاح سے رنج مین ہو اوسکو چاہیے کہ بعد تناول کرنے اس روٹی کے میوہ نکھاوے اور بعد اوسکے سات ماشہ
کمونی کھاوے یا شراب پرانی کسیقدر نوش کرے اور شداب یعنی تتلی اور لہسن اور صعتر فارسی استعمال کرے
اور اکثر اسفیدباجات کھاوے اور سب ترشیون سے پرہیز کرے اور قولنجی آدمی اس روٹی سے پہلے اسفیدباج
چرب نوش کرے اور غذاؤن مین انگامہ اور زیتون اور نمک اکثر کام مین لاوے اور نقل فانیذ تناول کرے
اور انجیر چاقو سے چیدکر اور ماء العسل مین ملاکر پہلے طعام سے مرطوب اور قولنجی کو دیوین نان خشکار
اوس سے خون سوداوی پیدا ہوتا ہے اور کہرا اور خارش اور بواسیر اور سوداوی بیماریان لاحق ہوتی ہین اور
یہ مضرتین بقدر بہوسی کے ہوتی ہین پس جو روٹی پاکیزہ زیادہ ہوگی مضرت اوسکی کمتر ہوگی اسلیے کہ جسم انسان کا
اوس سے غذا کم پاتا ہے اور آدمی کو ضعیف کرتا ہے اور اثر بوڑھاپے کا ظاہر کرتا ہے اور چہرہ کی تازگی رنگ کو دور کرتا ہے

اور اس روٹی کو شوربای چرب اور شیرینیون اور دودہ اور یا روغن گاو یا مسکہ کے ساتھہ کہائین اور شور اور تیز چیز وسنی بچیین **نان فطیر** بادناک ہی قولنجی کو نقصان پہونچاتی ہے اور سدہ اور پتہری گردہ اور مثانہ مین اوس سے پیدا ہوتی ہی اور تدبیر دفع اوسکی مضرت کی مانند دفع مضرت روٹی میدہ کے ہی **نان کعک** غلیظ ہوتی ہے اور دیر میان اوسکا لزج اوسکو ساتھہ نمک اور ہینگ اور پودینہ کے کہائین اور دفع مضرت اوسکی مانند دفع مضرت روٹی میدہ کی ہے **نان تابکی** بری ہے غذا کم دیتی ہے اور بدیر معدہ سے ہٹتی ہے قدری بورہ ارمنی اوسمین ڈالین اور اگر نفخ پیدا کرے ساتھہ شراب پرانی یا ساتھہ کمونی کے نفخ دور کرین **نان کماج** اوسکو خبز الملہ کہتے ہین سخت بدہی ردی اوس ردی کا قوت خاکستر حاصل کرتا ہی اور درمیان اوسکا خام اور لزج ہوتا ہے دفع مضرت اوسکی مانند دفع مضرت کعک کی ہے **جو** سرد اور خشک ہی درجہ اول مین اور غذا گیہون سے کم دیتا ہی اور بادناک ہے اور نان جوین معدہ اور آنتون سے جلد اوتر جاتی ہے اسوجہ سے طبع کو نرم کرتی ہی اور ستو جو کے نفخ کم کرتے ہین اور طبع کو خشک کرتے ہین اور غذا کم دیتے ہین اور ستو کو ساتھہ شکر کے کہانا چاہیے اور جو کو کشک کرنا چاہیے تاکہ نفخ کمتر کرے اور روٹی جو کی ہمیشہ کہانا آدمی کے بدنکو سخت کرتا ہی اور دفع مضرت اوسکی ساتھہ شوربای چرب اور یا قند اور شہد سے ہو سکتی ہے اور اگر کشکاب پاکیزہ جو سے پکاوین اور اوسکے نمک اوسمین ڈالین تو گوارندہ ہوگا اور لازم ہے کہ شکر جو کشک ہو پر پندرہ سکرچہ پانی ڈالین اور پکاوین یہانتک کہ تین سکرچہ رہجائے **باقلای تر** سرد اور تر اور بادناک ہی اور باقلای خشک سرد اور خشک ہی دونون قسم کے باقلا انجرہ طرف دماغ کے چڑہاتی ہی اور سر کو سنگین کرتی ہے اور قوت مفکرہ کو ضرر پہونچاتی ہے اور خواب بد دکہلاتی ہے اور باقلای تر جسوقت پکا کر کہائین ریح اوسمین کم ہو جاتی ہے مگر پوست اوتارنا بہتر ہی اور سرکہ مین پکائین اور ہمراہ روغن اور صعتر اور زیرہ کے کہائین اور اگر خام کہائین تب بہی ہمراہ صعتر اور زیرہ کے کہائین اور پانی باقلا کا سینہ کو نرم کرتا ہے اور روٹی باقلا کی بہت بد اور بادناک ہے اور سب مضرتین باقلا کی اوسمین ہوتی ہین پس جس کسیکو کہ اوسکی ریح سے تکلیف ہو وے اور اوس روٹی کے کمونی اور فلافلی تناول کرے اور اوسکو ہمراہ شوربای چرب کے کہانا چاہیے اور جو کوئی کہ اوسکے انجرہ سے تکلیف مین ہو اوسکو چاہیے کہ بعد نان باقلا کے چند نوالہ اوسی روٹی کے سرکہ کے ساتھہ تناول کرے اور یا پانی انار ترش اور یا پانی انار شیرین کے ساتھہ کہائے **نخود** گرم اور تر ہے ایک درجہ مین اور مزہ اوسکا شوری اور شیرینی سے مرکب ہی پس بقوت شیرینی طبع کو نرم کرتا ہے اور بقوت شوری ادرار کرتا ہی اور غذا اوسکی غذای باقلا سے افضل ہے مگر التہای بول کو ضرر دیتا ہی اس سبب سے اوسکو گہی کے ساتھہ کسیقدر کہایا جای کہائین اور نمک کم ملائین اور واسطے تخفیف ریاح کے اوسکو ہمراہ زیرہ یا سویہ کے

پکاوین اور جو کوئی سوبہ مثلاً پودینہ شامل کرکے پکائے باجرہ اور چینہ سرد ہی پہلے درجہ مین اور
خشک ہی دوسری درجہ مین دیر مین ہضم ہوتا ہی اور ثقل کو خشک کرتا ہی اور ادرار بخوبی کرتا ہے بہوسی اوتار کر دودہ
مین پکاوین اور مسکہ اور روغن بادام کے ساتھہ کہائین مسور گرمی اور سردی مین معتدل ہی اور خشک دوسری
درجہ مین ہی اور بادناک ہی سودا پیدا کرتی ہی اور پیشاب مین کمی اور خون حیض کو روکتی ہے اسوجہ سی مسور سے
اکثر بیماریان پیدا ہوتی ہین اور معدہ کی لیے بد ہی اور آنکہونکو تاریک کرتی ہی اور شہوت جماع کو دور کرتی ہے
اور اگر معہ پوست پکائین اور پانی اوسکا پئین طبع کو نرم کریگی ابن ماسویہ کہتا ہی کہ پوست عدس مین کسیقدر
تیزی ہے اسوجہ سی طرف گرمی کے منسوب کرتے ہین پس اوسکو اگر چھلکے دور کرکے پکاوین اور پانی اوسکا جدا
کرین جسطرح آٹھوین باب مین نوع اول سے تیسری گفتار کے بیان کیا گیا ہی قبض پیدا کرتی ہے مگر واسطے
ان دونون کامون کے پودینہ اور تلی اور کالی مرچ کے ساتھہ اوسکو کہانا چاہیے اور اگر نفخ کرے قدرے
کلونجی تناول کرین لوبیا گرم اور تر ہے درجہ اول مین اوس سے خون غلیظ بنتا ہے اور بادناک ہی
اور دیر مین ہضم ہوتا ہی اور معدہ کو ضرر پہونچاتا ہے اور ادرار کرتا ہے اور سر کو سنگی کرتا ہی اور خواب دکہلاتا
اور لوبیا سرخ زیادہ گرم ہے اور بہت ادرار کرتا ہے اور سفید سی بہتر ہے اوسکو ہمراہ تلی اور سرکہ اور رائی کے
پکانا چاہیے اور لوبیا سبز کو پکاوین پھر پوست اوتارین اور ہمراہ روغن زیتون اور آبکامہ کے تناول کرین یا ساتھہ
سرکہ اور رائی اور یا ہمراہ تلی کے کہائین ماش سرد اور خشک ہی پہلے درجہ مین اور احوال اوسکا احوال باقلا سے
نزدیک ہی اور غذا کم باقلا سی دیتا ہی اور ریح اوس سے کم پیدا کرتا ہی اور بدیر بہ نسبت اوسکی ہضم ہوتا ہے مرطوب آدمی
اوسکو ہمراہ زیرہ اور کروبا کے کہاتے اور گرم مزاج والا ساتھہ روغن بادام اور دہنیہ خشک یا تر کے اور پوست
کندہ تناول کرے تاکہ ریح کم کرے اور اگر پوست کندہ کو اول بریان کرین پھر پکاوین اور پانی اوسکا دور کرین کہ وہ
طبع کو خشک کریگا گیہون گرم ہے درجہ اول مین اور خشک ہی دوسرے درجہ مین اور غذا اکثر گیہونسی اور زیادہ اور
حبوب سی دیتا ہی اور بدیر ہضم ہوتا ہی گیہونسی اور طبع کو خشک کرتا ہی اوسکو دودہ تازہ مین پکاوین اور ساتھہ روغن بادام
اور شکر کے کہائین یا ہمراہ گوشت تازہ فربہ کے پکائین اور اگر بہوسی کے ساتھہ پکائین تب بھی بہتر ہے اور ساتھہ
مسکہ اور گہی کے کہائین کہ غذا زیادہ دیگا اور نان گرم غذا دینی مین نزدیک ہی گیہون کی روٹی سی لیکن بدیر ہضم ہوتی
ہی اور معدہ دیر مین باہر نکلتی ہی اوسکو ساتھہ نمک اور شور چیزون اور [illegible] کے تناول کرین مگر کسی شی کے ساتھہ نکہانا
چاہیے کنجد گرم ہی اور تر درجہ اول مین اور بدیر ہضم ہوتا ہی معدہ کو ضعیف کرتا ہی اور اوس سے خلط غلیظ لزج پیدا کرتا ہی
بوی دہن ناخوش کرتا ہی اور بدیر غذا بہت اور چرب دیتا ہی اور پوست کندہ بدیر ہضم ہوتا ہی اور غذا زیادہ دیتا ہی اور بہونا ہوا
کم نقصان کرتا ہی اور خام کو ساتھہ شہد کے تناول کرین یا بعد اوسکے قدری آبکامہ نوش کرین تخم خشخاش سرد ہی درجہ اول مین

اور خشک ہی درجہ دوم مین اور جو خشخاش کہ سیاہ ہے سرد ہے چوتھے درجہ مین اور خشک ہے چوتھے درجہ کے آخر مین اور شیرہ اوسکا افیون ہے لیکن خشخاش سفید نیند لاتی ہے اور بدیر ہضم ہوتی ہے اور اگر پوست خشخاش پانی مین پکاتین اور سر پر طول کرین نیند لاویگا شربت اوسکا مشہور ہے صاحب نزلہ گرم کو مفید ہے اور اگر خشخاش کو ساتھ شہد کے کہاتین منی کو زیادہ کریگی السی گرم ہے درجہ اول مین اور تری اور خشکی مین معتدل ہضم بدیر ہوتی ہے معدہ کو ضرر پہونچاتی ہے اور غذا کم دیتی ہے لیکن منی کو بڑہاتی ہے اور بہونی ہوئی طبع کو خشک کرتی ہے اور دفع مضرت اوسکی نزدیک ہے ساتھ دفع مضرت کنجد کے اور جس کسی کے ناخن اگر سفید ہوگئے ہون تو السی کو ساتھ پیس کے کوٹین اور شہد مین گوندہ کر ضماد کرین حالت اصلی پر لا دیگی اور تشنج ناخن کو بھی نافع ہے اور منفعت اوسمین بالخاصیت ہے باب دوسرا دوسری جز سے تیسری گفتگو کی

حصہ اول سے تیسری کتاب کی جانورون کے گوشت کی طبیعت اور خاصیت اور منفعت اور مضرت مین ہے اور اصلاح مین اونکی مضرتون کے

معلوم کرین کہ گوشت طعام قوی ہے اور اوس سے خون نیک اور درست اور قوی بنتا ہے اور ہمیشہ گوشت کہانا سوا ہے آدمی قوی اور تندرست اور سوا ہے اوس آدمی کے کہ حرکت اور ریاضت بہت کرے اور کام مشقت کے عمل مین لاتے پہنچاتا ہے اسلیے کہ امتلا کی بیماریان اوس سے پیدا ہوتی ہین اور حال گوشت اور ہر مقام کے جانورونکا مانند جنگلی اور پہاڑی اور اہلی اور وحشی کے جدا گانہ ہے اور حال گوشت ہر ایک اندام کا اسی طرح بکیفیت دیگر ہے اور گوشت جانوران جنگلی اور وحشی کا خشک زیادہ جانوران اہلی سے ہے اور گوشت جانوران کوہی کا خشک زیادہ جانوران دشتی سے ہے اور گوشت جانوران جو انکا تری زیادہ پیدا کرتا ہے بہ نسبت گوشت زیادہ عمر کے جانورونکے خصوصًا وہ جانور کہ وہ دودہ پیتے یا قریب زمانہ مین ہوئے تری زیادہ دیتی ہین مانند بزغالہ اور برہ اور چوزہ مرغ اور گوسالہ کے اور جو گوشت تری زیادہ کرتا ہے وہ غذا بھی بہت دیتا ہے لیکن فضول بھی اوسکا بہت ہوتا ہے اور سرخی گوشت کی غذا زیادہ دیتی ہے اور بدیر معدہ سے اوترتی ہے اور سفیدی غذا کم دیتی ہے اور جلد معدہ سے اوترتی ہے اور گوشت دو رنگ کہ سرخی اور سفیدی باہم ہو اوس معاملہ مین معتدل ہے اور سرخی خاصہ درمیان عضلہ کے ٹکک زیادہ اور لذیذ ہوتی ہے اور جو گوشت ہڈی سے نزدیک زیادہ ہوتا ہے وہ بہت بہتر اور جلد ہضم ہونیوالا اور کم فضول رکہنے والا ہوتا ہے اور جس عضو کی حرکت زیادہ ہووے اور چربی اور گوشت اوسمین کم ہووے وہ غذا کم دیتا ہے مانند پاچہ کے گوشت گوسپند غذا اچہی دیتا ہے اور آدمی کے بدن کو گرم رکہتا ہے اسلیے کہ اوس سے خون قوی بنتا ہے اور صاحب مزاج معتدل کو موافق ہے اور شہرون سرد اور فصل سرما مین نہایت موافق ہے اور اصلاح اوسکی گرم مزاج والے کو سرکہ اور انگور خام اور سماق اور آلو بخارا اور زرشک اور انار دانہ اور دہی اور کشک جو سے کرنی چاہیے

خاصةً شہرون گرم اور فصل گرما مین اور گرم مزاج والہ کو چاہیے کہ گوشت گوسفند پر شراب رقیق اور سفید نوش کرے
اور میوہ جات سے انار اور مثل اوسکے تناول کرے اور گوشت خوار آدمی کو ریاضت بالضرور کرنی چاہیے اور جو کچھ
پہلی جلد مین اس گفتار کے بیان ہو چکا ہے نوین باب مین مطالعہ فرمائین **گوشت بز** بہت ستودہ نہین ہے
مین جو کوئی گوشت بز کا بہت کہاے تو خوف اس امر کا ہے کہ اوسکو مرگی کا مرض پیدا ہوگا بالجملہ گوشت بز غذا
کم دیتا ہے گوشت گوسفند سے اور حرارت اوسمین کمتر ہوتی ہے اور بز فربہ اور جوان ہونی چاہیے اور گرم مزاج والونکو
اور شہرون گرم مین بد نہین ہے اگر فربہ اور جوان ہو اور بزغالہ بہتر ہے خاصةً اگر اوسکو ترشی ڈالکر پکائین اور
سردی کے موسم مین اور سرد مزاج والے کو موافق نہین ہے اور ریاح پیدا کرتا ہے اور طبع خشک اور بدن
کو لاغر کرتا ہے اصلاح اوسکی نخود اور پیاز اور شلجم اور دہنیہ سے ہو سکتی ہے اور شہد شیرین مزہ اور حلوای قند مصلح اوسکا
گوشت گاو اوس سے غذا بخوبی حاصل ہوتی ہے جب کسی کو کہ ہضم ہو جاتا ہو اور اوس سے خون غلیظ
سوداوی بنتا ہے اور گای کا گوشت نکہا دین مگر وہ لوگ جو ریاضت بہت کرتے ہین اور مشقت نہایت
عمل مین لاتے ہین اور جو کوئی شخص کہ ریاضت اور مشقت نکرتا ہووے اور وہ ہمیشہ گای کا گوشت کہاے
اور اوسکو بیماری تلی اور سرطان اور دوالی کی لاحق ہوگی اور وہ بیماریان ظاہر ہونگی جو خون سوداوی سے
عارض ہوتی ہین اور دفع مضرت اوسکی اسہال سودا اور اون تدبیر و نسخے ممکن ہے جو سوداوی آدمیونکو
موافق ہین اور گای سرخ بہتر ہے اور جوان ہونی چاہیے اور گوسالہ نہایت بہتر ہے اوسکو دو ڈراوین اور
ماندہ کرین اور قبل دوڑانے کے چندروز پانی زیادہ دیوین اور اگر گای کے گوشت کو اول کسی تنور مین
ہمراہ ایک دیگ کی کہ اوسمین پانی جوش کیا ہووے لٹکا دین ایکساعت اور اوسمین پانی نخود کا اور سوٓیا
اور زیرہ کرمانی اور نمک اور پودینہ اوسمین ڈالا ہووے اور سر تنور کا بند کرین کہ ابخرہ اوس پانی کے بلند
ہووین پس اس ترکیب سے وہ گوشت لطیف ہوگا پہر جس طرح چاہین اوسکو پکائین اور سب طرح کے سخت
گوشتون کی اسی طرح سے اصلاح کرین اور گای کا گوشت چربی دار گرم مزاج والے کو مفید ہے خصوصًا
اگر سرد کرکے باحتیاط کہاوین اور صاحب یرقان کو نافع ہے اور مرطوب آدمی اوسکو ساتھ لہسن اور تلی
اور ہینگ وغیرہ کے تناول کرے اور بعد اوسکے شراب قوی نوش فرماے **گوشت شتر** اونٹ کا
گوشت گرم ہے اور غلیظ اور خون کو گرم کرتا ہے اور جن آدمیون کو کہ سرد بیماریان لاحق ہون مانند درد پشت
اور درد سرین اور عرق النسا کے اونکو موافق ہے اور جو تہیا پتون کے آخر مین بہی موافق ہوتا ہے اور اوسکو
ہمراہ نخود اور سوٓیا اور ابزار کے پکاوین اور ساتہ زرانی کے کہائین اور گرم مزاج آدمی اوسکو ساتھ سرکہ
اور آبکامہ اور سرکہ کبیر اور سرکہ اشترغار کے تناول کرے اور اونٹ جوان بہتر ہے اور اعرابی اور سرخ ہو

اور قریب نیک اور اشتر علفی بختی نیک نہین ہے لیکن اوسکو بھی جس طرح گاے کے گوشت مین بیان کیا گیا ہے ایکساعت
اوپر پانی جوشان کے لٹکاوین کہ لطیف ہوجائیگا گوشت آہو شکاری جانور وحشی ہرن بہتر ہے کہ گوشت
اوسکا جلد ہضم ہونیوالا اور سبک زیادہ ہے اور بہ نسبت گوشت گوسفند اور گوشت بڑے کے گوشت ہرن کا
خشک ہے اور مرطوب آدمیون کو سزاوار ہے اور آدمی لاغر اور خشک مزاج کو ہمیشگی کرنی نچاہیے کہ خشکی اور
لاغری بڑہاتا ہے اور اصلاح اوسکی یہ ہے کہ روغن بادام یا گھی مین بریان کرین اور دہنیہ خشک چہڑکین اور جسکو
سردی اور ریاح سے تکلیف ہوا وسکو واسطے ساتھہ روغن زیتون کے بہتر ہے اور شوربا ہرن کے گوشت کا
بہتر گوشت بریان سے ہے اور گوشت بہونا ہوا طبع کو خشک کرتا ہے قولنجی کو نہ دینا چاہیے اور سرکہ مین پکانا چاہیے اسلیے کہ سرکہ مین پکانے سے
غذا کم دیتا ہے گوشت خرگوش بد ہے اور سودا پیدا کرتا ہے اور اوس سے خون سوداوی بنتا ہے اور اصلاح اوسکی مانند اصلاح
گوشت ہرن کے ہے اور پکنا اوسکا نمک اور بہت روغن مین یہانتک کہ مہرا ہو جاے بہتر ہے اور اگر اوسکو بھی اوپر آب جوشان کے
لٹکائین جسطرح گاے کے گوشت مین مذکور ہو چکا ہے بہتر ہے اور اگر تنور مین گرم پانی کے انجرہ مین بریان کرین تب بھی نیک ہے
اور مغز خرگوش اگر ساتھہ کالی مرچ اور رائی کے تناول کرین اعضا کی لرزنے کو سودمند ہے گوشت گورخر
گرم ہے اور غلیظ خون کو گرم کرتا ہے اور شوربا اوسکا کہ نخود اور سویا ڈالکر پکایا ہو اور دارچینی اور سونٹھہ بھی شامل
کی ہو جس آدمی کو کہ ریاح کی تکلیف ہو اور درد مفاصل رکھتا ہو مفید ہے اور اسی طرح اگر پانی مین پکائین اور
روغن زیتون مین بہونین نافع ہے اور آدمی گرمی دار کو گوشت گورخر کا ضرر پہونچاتا ہے اور جس آدمی کو کہ اوس
گوشت کہانے کا اکثر اتفاق ہوتا ہو اوسکو چاہیے کہ بعد اوسکے غذائین سرد اور تر استعمال رکہے اور اگر اوسکے کہانے سے
معدہ مین گرانی معلوم ہووے اور اجابت بدشواری ہوتی ہو تو جوارشات مسہلہ کام مین لانا چاہیے مانند ترپہلی و شہریار
اور معجون الافادیہ اور حب الافادیہ کی اور سب علاج مین قے لینے کی مذکور ہونگی انشاء اللہ تعالی گوشت اسپ گرم ہے
اور غلیظ خون کو گرم کرتا ہے اور اوس سے خون سوداوی پیدا ہوتا ہے اور آدمی لطیف طبع کو ضرر پہنچاتا ہے اصلاح اوسکی
مانند اصلاح گوشت گاے ہے اور اونٹ کا ہے گوشت گاو کوہی غلیظ ہے اور اوس سے خلط بد پیدا ہوتی ہے
اور جو پہاڑی گاے کہ گرمی کے موسم مین شکار اوسکا کیا ہو اور پانی بہت پیا ہو اور تو صید کیا ہو اور کچہہ
مدت اوسپر نہ گذری ہو مدت شکار سے وہ نکہانا چاہیے کہ کہانا اوسکا آدمی قتل کرتا ہے اور اصلاح اوسکی اسطرح
ہے کہ خوب بہت روغن مین پکائین یہانتک کہ مہرا ہو جاے اور اگر کوئی شخص بریان کرنا چاہے تو اوسکو تنور
مین پانی کے انجرہ پر بہونے اور اگر قلیہ اوسکا پکائین تو اول پکا کر پہر گہی مین بہونین اور گوشت بکری
اور بہیڑ پہاڑی کا نزدیک گاو کوہی کے ہے گوشت مرغابی و لط غلیظ اور بسیار فضول اور زیر دست ناک ہے
اور بچہ لط اور مرغابی کا آب پاکیزہ مین مسکن رکہتی ہو بہتر ہے اور اصلاح اونکے گوشت کی یہ ہے کہ اوسکو سرکہ مین پکائین

اور جس کسیکو کہ ہڈی ٹوٹی ہو اور پسینہ بہو سود مند ہی اور شکستگی کو نافع ہی اور سخت کرتا ہی اور خون کے دستونکو اور آنتون کے
زخمون کو فائدہ بخشتا ہی اور بہت کہانا پایہ کا خوف عارض ہو قولنج کا ہی اور جسوقت کہ اوسکو سرکہ اور ہینگ مین پکا دین
اصلاح اوسکی کرتی ہی اور مضرت قولنج سے باز رکہتی ہے **آنت اوجھڑی** بدیر ہضم ہوتی ہی اور بہت ناکارہ ہی اور غذا
گوشت کی غذا او سمین کم ہے اصلاح اوسکی سرکہ اور تیلی اور کرفس اور پودینہ سے کرین اور زیرہ اور ہینگ بہی مصلح اوسکی ہی
اور بہت کہانا آنت اوجھڑی کا بلغم بڑہاتا ہے اور آنتون سے بدیر باہر نکلتی ہے اور بعد اوسکے جوارشات مسہلہ نوش کرین
اور اگر شوربا اوسکا پکاوین تو زیرہ اور گوسفند جوان کی اوجھڑی ہونی چاہی اور شوربا آنتونکا بہتر نہین پکتا ہی لیکن اگر ساتھ
پیاز اور گندنا اور نخود اور سویا اور دارچینی اور کالی مرچ کے اصلاح کرین **جگر جانورون کا** جگر سے خلط غلیظ پیدا
ہوتی ہی ولیکن خلط بد نہین ہوتی ہی اور جگر برہ اور بزغالہ کا بہتر ہے اور جگر بز جسوقت مرگی والا کہاے گرہی ولیکن
مرض شب کوری کو دور کرتا ہی اور جگر بہیڑیہ یعنی گرگ کا جس آدمی کہ درد جگر ہو سود مند ہی اور جگر برہ کا واسطے
گرم مزاج والون کے ساتھ سرکہ اور دہنیہ اور کرفس کے قلیہ تیار کرین **طحال** غذای بد سودا ہی اور اوس سے
حاصل ہوتی ہی گردہ بدیر ہضم ہوتا ہی اور بہت ناکارہ ہی اسلیے کہ گذر بول او سیر ہوتا ہی اصلاح اوسکی دارچینی سے
کرین اور کالی مرچ [illegible] **دل** گوشت سخت اور بدگوار ہے اور غذا اوسکی بہتر نہین ہی ناخوردنی ہے
اصلاح اوسکی انگارا اور روغن زیتون سے کرین **پہیپہڑہ** غذا کم دیتا ہی اور بدیر ہضم ہوتا ہی اصلاح اوسکی
اس طریق پر ہی کہ پہلے اوسکو سرکہ اور کرڈیا یعنی شاہ زیرہ مین رکہین دو تین ساعت پہر بریان کرین اور پہیپہڑہ
برہ اور بزغالہ کا کہانا چاہیے اور دوسرا پیشہ ناکارہ ہوتا ہی **چربی اور مغز** بہت فضول رکہتی ہے اور بہت
کہانا چربی کا بلغم بڑہاتا ہی اور چربی بطلی گرم زیادہ اور جانورون کی چربیون سے ہوتی ہے اور تری کی
کم ہوتی ہی اور لطیف ہی اور چربی مرغ کی بدرجہ سیاہ ہی چربی بط سے اور چربی مرغ خانگی کی اور چربی اونٹ کی
گرم ہے اور کوہان تشنج کو مفید ہی اور چربی گاو کی بہت تری پیدا کرتی ہی اور چربی بکری کی قابض ہے
اور آنتون کی سوزش اور آنتون کے زخمونکو نافع ہی اور چربی مرغ جنگلی کی زبان کی سوزش خشکی کو مفید ہی اور
بوڑہے جانورونکی چربی مین تری کم ہوتی ہی مغز ہڈی کا کم فضول مغز سر سے ہی اور غذا اوسکی بہتر اور زیادہ ہے
اور قوت جسم اور قوت باہ کو بڑہاتا ہے اور رنگ پوست کو تازہ کرتا ہے اور اصلاح چربی کی نمک سے ہوتی
اور ابزار مانند زیرہ اور کرویا اور ہینگ اور دارچینی اور کالی مرچ کے مصلح اوسکے ہین اور مغز اطراف چربی کا
زیادہ ہوتا ہے اور بہتر سب مغزون سے مغز گای پہاڑی کا ہے پہر مغز گای اہلی کا پہر مغز بز کا پہر مغز گوسفند
اور مرغان لطیف نہایت بہتر **پستان اور خایہ چارپایان** غذا خایہ کی غذای پستان سے
کم ہے کیونکہ غذا پستان کی بہتر غذای خایہ سے ہے اگرچہ دونون بدگوار ہین اور پستان تری بڑہاتی ہین اور

خایہ جانوران خرد اور جوان کا بہتر ہی جس کسی کو ہضم ہوتا ہو غذا بہت حاصل ہوتی ہی اور خایہ مرغ فربہ کا
نیک ہی اور باہ کو سودمند ہی پوست برہ اور بزغالہ کا بسبب تری کے کہ ہنوز موجود ہی غذا کم دیتا ہے
اور لزج ہوتا ہے حال اوسکا مانند حال پاچہ کے ہی اور پوست اندرون سنگدان مرغ کو خشک کریں اور
پیسیں اور ساتھ شراب کے نوش کریں درد معدہ کو مفید ہوگا گوشت ماہی جو مچھلی کر کو جانتی ہی
اور گوشت اوسکا نازک ہوتا ہی اور لزج نہیں ہوتا اور سخت فربہ نہیں ہوتی ہے اور رنگ زرد اور سیاہ
نہیں ہوتا اور مسکن اوسکا آب پاکیزہ میں ہوتا ہی یا سنگریزوں میں تو گوشت اوسکا لطیف زیادہ اور جلد ہضم
ہونیوالا ہوتا ہے اسوجہ سے کہ نہایت فربہ نہیں ہوتا اور سبب اس امر کا کہ وہ مچھلی فربہ نہیں ہوتی یہ ہے کہ
اوس پلیدی کو جو ندی میں ہوتی ہے اور شہر سے اگر جمع ہوتی ہے کم حاصل کرتی ہی اس سبب سے پاکیزہ اور
خوش مزہ اور خوشبودار ہوتی ہے اور جلد گندہ اور تباہ نہیں ہونے پاتی اور جو بزرگ مچھلی ہوتی ہی غذا بہت
دیتی ہے لیکن اخلاط غلیظ کو پیدا کرتی ہے اور جو مچھلی کہ بو نہایت خوش رکھے اور سنگلاخ اوسکا مسکن اور اوسکا آب پاکیزہ میں
ہووے اور رنگ اوسکا زرد ہو یا سیاہ اور سخت فربہ ہو وہ مچھلی نہایت بد ہی اسلیے کہ پلیدی کو جو ندی میں ہوتی ہے
اکثر حاصل کرتی ہی اس سبب سے فربہ ہوتی ہی اور مچھلی خرد آدمی گرمی دار کو نافع ہی اور صاحب معدہ سرد کو ضرر
دیتی ہے اور اصلاح اوسکی اس طریق پر ہی کہ اوسکو روغن تیز میں بھونیں اور کالی مرچ نمک ملائیں اور
ساتھ اوسکے کہائیں اور بعد اوسکے سونٹھ پروردہ اور شراب صرف قلیل المقدار نوش کریں اور پیاس
پر صبر کریں جہانتک کہ ممکن ہو سکے اور سبب روغن مچھلی ہونی ہوتی معدہ میں سبک زیادہ اور مچھلی
ہی جو روغن میں بریان کریں اور ماہی شور بھی خالی نہیں ہے اس بات سے کہ اوس سے بلغم خامی پیدا
ہووے لیکن اکثر بلغم شور پیدا کرتی ہے اور بلغم شور سے کراہ خارش ظاہر ہوتی ہے اور بہت کہانا اوسکا
کو تباہ کرتا ہی اور رطوبت مستسقا کی کھینچتا ہی اسلیے کہ گوشت اوسکا پیاس پیدا کرتا ہے اور چنانچہ ماری
سنجوی نہیں کرتا اصلاح اوسکی ایک یہ کہ سرکہ میں رکھتی ہیں دوسرے یہ کہ اوسکو روغن میں بریان کرتے
ہیں اور بعد اوسکے قند یا شہد کہائیں تاکہ اوسکو جلد باہر لاوے اور گرم مزاج والے کو بعد اوسکے سکنجبین
کہانی لازم ہے اور اگر مچھلی کو برف اور یخ میں نگاہ رکھیں تازہ رہتی ہے اور تباہ نہیں ہونے پاتی اور
گوشت اوسکا نازک ہوتا ہے اور گوشت ماہی سے دنبال لطیف تر ہی اور گوشت پشت کا
بھی اسوجہ سے کہ حرکت مچھلی کی اکثر بسبب اوسکی ہی لطیف ہی اور گوشت حوالی سر کا بھی اسی سبب سے لطیف
اور گوشت پہلو اور ناف مچھلی کا غلیظ زیادہ ہوتا ہے اور سر اوسکا بہت چربی رکھتا ہی اور جلد ہضم ہو جاتا
اور پاکیزہ ہی اور غذا اوسکی بہتر ہے اسلیے کہ درمیان دریا کے ریاضت بہت کرتی ہے اور جو مچھلی کہ تازہ

دریا پر ہو وہ بھی نیک ہے خاصّۃً اگر مسکن اوسکا ریگ مین ہوا اور مچھلی کہ دریا سے بہتر پانی مین آوی لطیف یا ہو

ہوتی ہی باب تیسرا دوسرے جزو سے تیسری گفتار کے حصۂ اول سے سکباج اور

اسفیدباج کی منفعت اور مضرت کے بیان مین ہے اور تدبیر مین دفع کرنے اوسکے

مضرت کی سکباج گرمی دار کو مفید ہی اور مرطوب کو بھی اسلیے کہ رطوبت کو دور کرتا ہی سودمند ہی اور آدمی

سوداوی اور قولنجی کو اور پٹھون کو اور اوس عضو کو جو پٹھون سے مخلوق ہے مانند معدہ اور رحم اور مثانہ کے

ضرر دیتا ہی اور کھانسی اور آنتون کے زخم اور درد پشت اور درد زانو کو نقصان پہونچاتا ہی اور جس کسی آدمی کے

کہ آنتون اور گردہ مین زخم ہو اور اتفاق سکباج کہانے کا ہووے تو بعد اوسکے حلوا اور شکر اور نشاستہ اور

روغن بادام کا تناول کرے اور پہلے قدرے گیرو اور گوندھول کا کہا وے اور بعد وہ حلوا نوش کرے اور

واسطے مرطوب کے اصلاح اوسکی اس طریق پر ہے کہ چاشنی شہد کی کرین اور قدرے ہینگ ڈالین اور زیرہ اور

جائفل اور لونگ اور تتلی اور کرفس اور پودینہ اور لہسن خوشبودار کرین اور قدرے انجیر بھی ڈالین اور زعفران

بھی شامل کرین اور گرم مزاج والے کے لیے چاشنی شکر سے تیار کرین اور کرفس ڈالین اسفیدباج اسفیدبار

مطلق شوربا ہی اور وہ غذا نیک ہی اور سب مزاجون معتدل اور آدمیون تندرست کو موافق ہی اور حاجت

اصلاح کی نہین ہے مگر گرم مزاج والے کے واسطے جو نہایت محرور ہو اور خصوصًا موسم مین گرمی کے تناول کرے اصلاح

اوسکی اس طرح پر ہی کہ بعد اوسکے آب سرد نوش کرے اور قدرے پانی انگور خام یا اشیاء ترش سے اصلاح کرین کہ

تسکین حرارت کی کرتی ہین اور دیگر اسفیدباجات گرم زیادہ ہین شوربا سے بسبب ابزار کے کہ اوسمین شامل

کیے جاتے ہین مانند دارچینی اور زیرہ اور کالی مرچ وغیرہ کے اور آدمی صفراوی اور خونی کو نہ دینا چاہی اور موسم مین دی کے

زیادہ موافق ہین اور اصلاح اونکی ترشیون اور سرد پانی سے ممکن ہے اور دوغبا اور جغرات یا

بہت غذا دیتا ہی اور دیر ہضم ہوتا ہے اور بلغم اوس آدمی کے جسکا معدہ گرم ہو نہ دینا چاہی اور گرمی کی فصل مین

تناول کرنا چاہی اور قولنجی آدمی اور اوس شخص کو جسکو ریح کے سبب سے تکلیف رہتی ہو کھلانا چاہی اصلاح اوسکی

ساتھ سداب یعنی تتلی اور پودینہ اور لہسن اور روغن زیتون کے ہو سکتی ہے اور حلوا شہد یا قند کا یا شراب

صرف قوی اور سوسنتھہ پر وردہ یا کموئی وغیرہ سے اصلاح کرین اور جس آدمی پر کہ نشان تری کے ظاہر ہون

اوسکو نہ دینا چاہی اور گوشت بھی کسی مرغ اور کسی پرندے کے دوغبا نہ پکانا چاہیے اور گاہے گاہی اوسمین ڈالنا چاہی

نرف یا اور فرنیہ یا مثل دوغبا کے ہین اور اصلاح انکی بھی اوسی طرح کرنی لازم ہی اور غذا دوغبا

بہتر غذا ترشبا سے ہی اور معلوم کرین کہ جو آدمی کہ یہ غذائین کہاوے اوسکو میوہ جات تر اور فقاع اور مثل اوسکے

نکلانا چاہی زیرہ با بہ نسبت اسفیدبا اور دوغبا کے غذا کم دیتا ہے اسلیے کہ لطیف ہی اور رطوبت کو معدہ سے

کے ساتھہ گوشت گوسالہ یا گوشت مرغ کے پکائین اور دودہ ملا لین اور سویا اوسمین داخل کرین تا کہ اوسکو لطیف
کرے اور بوا اور مزہ اوسکا بہتر کرے اور ساتھہ سرکہ اور آنگاسہ کے تناول کرین اور ساتھہ کالی مرچ اور دارچینی اور
بہت مسکہ کے تیار کرین اور گائے کے گھی اور مسکہ کے ساتھہ بہتر ہی اور مرطوب کے لیے بعد اوسکے سونٹھہ پروردہ
یا سفرجلی مسہل دینی چاہیے اور گرم مزاج والیکو بعد گذرنے پانچ ساعت کے سکنجبین سادہ پلانا چاہیے بریانی غذا
بہت دیتی ہے اور قوت بڑہاتی ہے اور دیر ہضم ہوتی ہے اور معدہ قوی کے لیے زیبا ہے اور سرخی گوشت
ساتھہ سفیدی کے کہانی چاہیے کہ جلد آنتون سے باہر ہو جاتی ہے اور اگر گوشت کو پہلے ایک رات سرکہ مین رکھین
اور پہر تنور مین بریان کرین جلد ہضم ہوگا اور لطیف ہوگا اور غذا کم دیگا کباب دیر ہضم ہوتا ہے اور معدہ مین دیر تک
رہتا ہے اور خاصیت کباب کی یہہ ہے کہ اگر پانی اوسکا چوسین جلد غذا ہو جاتا ہے اور اگر پہلے سرکہ مین رکھین پہر
کباب کرین جلد ہضم ہوگا اور بعد کباب اور گوشت بہونی ہوئے کہانے کے پانی سرد اور شراب نہ پینی چاہیے

باب چہاردہم دوسرے جزو سے تیسری گفتار کے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے ہر قسم اچار اور آنگاسہ کی منفعت اور مضرت مین ہے اور دفع مین اونکی مضرت کے

قیمہ اور ہلام معلوم کرین جو کچھہ گوشت بزغالہ سے بناتے ہین اوسکو قیمہ کہتے ہین اور
جو گوشت گوسالہ سے تیار کرین ہلام کہتے ہین اور قیمہ وہی آدمی کے لیے جسکا جگر گرم ہو موافق ہے اور خون
اور صفرا کو بٹہاتا ہے اور مضرت دونون کی مثل مضرت سکباج کے ہے اور دفع مضرت اوسکی مثل دفع مضرت
سکباج کے ہے مخصوص گرم مزاج والے کے واسطے چاہیے کہ مخصوص مرغ خانگی یا تیتر یا لوہ کا تیار کرین
اور بعوض سداب یعنی پتلی کے کرفس اور طرخون ڈالین اور لہسن نہ ملائین گامہ کبر معدہ کے لیے بد ہے
پیاس پیدا کرتا ہے اور گرمی کرتا ہے لیکن رطوبت کو دور کرتا ہے اور کہانے کی بہوک زیادہ کرتا ہے اور
فضول طعام کو معدہ اور آنتون سے اوتارتا ہے اور گامہ تمام شوربہ ہوتے ہین اور یہی فعل کرتی ہین
ہمیشہ نہ کہانا چاہیے کہ خونکو تباہ کرتے ہین اور خارش پیدا کرتے ہین مگر سرکہ کچہہ اصلاح اونکی البتہ کرتا ہے
کبر لیسر کہ جو پرانی ہو تلی کو گہلاتی ہے اور گرم مزاج کے موافق ہے اور سدہ کہولتی ہے اور مرطوب کے لیے
بہی بد نہین ہے اسلیے کہ اندک رطوبت کو بہی دور کرتی ہے پیاز لیسر کہ اوجہرے دماغ پر چڑہاتی
اور بہوک بڑہاتی ہے اور سرکہ اوسکا بہتر اوس سے ہے کلس لیسر کہ سرد مزاج والے کو بہتر ہے
اشترغار اور بیخ انگدان دونون سرکہ اونکا بہتر ہے اسلیے کہ سرکہ اونکا لطیف ہے
اور جرم اونکا معدہ مین دیر رہتا ہے پیاز جنگلی مرطوب کے لیے دینی چاہیے اور باد کے دور کرنے کو
نافع ہے اور مرگی والے کو نہایت مفید ہے خیار لیسر کہ حرارت اور پیاس گرم مزاج والونکی دو

کرتی ہی لیکن معدہ مین بدیر رہتی ہے اوسکو بعد قلیہ اور شوربا اور ساتھہ غذاؤن غلیظ مانند وغبا اور ترفبا کے
کہاتے مین شلجم سرکہ غلیظ ہی اور سرکہ اور رائی سے لطیف ہوجاتا ہی باذنجان سرکہ صفرا کو توڑتا ہے
اور سدہ کہولتا ہی زیتون سرکہ چرب غذاؤنکی گرانی کو دور کرتا ہی اور بہونک بڑہاتا ہی اور سدہ
کہولتا ہی اور طبع کو نرم کرتا ہی اور ثقل کو اوتارتا ہے اور معدہ کو قوی کرتا ہے اور پیاس زیادہ کرتا ہے
مگر سرکہ اوسکی پیاس کو بجہاتا ہی آبکامہ کہ جو کے آٹے سے بناتے ہین یا جو کی روٹی سے گرم اور خشک ہے
دوسرے درجہ مین بلغم لزج کو معدہ سے صاف کرتا ہی اور بہونک بڑہاتا ہی اور جس آدمی کے آنتون مین کچہ
رطوبت غالب ہو کہ اوسکے سبب سے کیڑے پیدا ہوے ہون اوسکو دور کرتا ہے اور سڑے ہوے زخمونکو جو اعضا کے
اندرونی مین ہون دہوتا ہی اور موافق ہے قدرے پیاس بہی پیدا کرتا ہے لیکن اگر اوسکو سرکہ مین ملاتین تو
پیاس نہین ظاہر کرتا ہی اور منفعت اوسکی بحال رہتی ہے ماہشتابہ گرمی اور خشکی مین سوا ہی آبکامہ کی ہے
طبع کو نرم کرتا ہے اور معدہ اور آنتون کو صاف کرتا ہی اور بہونک بڑہاتا ہی اور صاحب دروزا کو مفید ہے
سماسپ کہ روٹی سے تیار کرین اگر شوربا ہووے پیاس زیادہ کرتا ہی اور نمک اوسمین بڑہاتے ہین کہ جلد تباہ
نہو جائے اور اندر کے نفخ بہی کرتا ہے بڑیا اور دو بڑیا اور گو خراسان مین نوالہ کہتے ہین قولنجی اور اوس
آدمی کو کہ باد کے سبب سے تکلیف مین ہو ضرر دیتا ہی بالجملہ ایک غذا ہی سنگین ہی اور بہتر یہ ہی کہ گوشت لطیف سے
تیار کرین مانند گوشت بزغالہ اور برہ کے اور زردی مرغ کے انڈے کی اور ستلی اور کرفس بہت ڈالین
اور طرخون اور کوک نڈالین اور ساتھہ سرکہ اور آبکامہ کے کہاتین معتدل مزاجونکو موافق ہے اور سرد مزاج والونکو
ساتھہ رایسن اور اشترغار اور مرغ کے انڈونکی زردی اور سداب اور گوشت بز کے بہتر ہے اور ساتھہ
آبکامہ یا ساتھہ سرکہ اشترغار کے کہاتین اور گرم مزاج والے کے لیے ساتھہ سینہ مرغ مصوص اور مرغ کے
انڈونکی زردی اور کاہو اور دہنیہ تر اور اندر کے طرخون کے بہتر ہے اور ساتھہ سرکہ کے کہاتین باب

پانچوان دوسرے جزو تیسری گفتار کے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے
دودہ اور پنیر کی منفعت اور مضرت مین ہی اور دفع مین اوسکی مضرت کی

معلوم کرین کہ دودہ سردی اور تری مین زیادہ معتدل ہے اور گرمی اوسمین کمتر گرمی جسم
انسان سے ہے اور دودہ مرکب ہی پانی اور پنیر اور روغن سے اور پانی اونٹنی اور گدہی کے دودہ مین
بہت ہی اسی سبب سے کہا ہی کہ دودہ ان دونونکا زیادہ لطیف ہی اور گائے کے دودہ مین روغن بہت
ہی اور دودہ بکری کا ان امور مین معتدل ہے اور وہ پانی جو دودہ مین ہی لطیف اور صافی ہے
اوسمین کچہ تیزی نہین ہی اور پنیر سرد ہے اور تری اور روغن گرم اور تر ہے اور ہوائی پس قیاس واجب

کرتا ہی کہ گوہر لطیف گرم زیادہ گوہر غلیظ اور چرب سو ہے واجب کرتا ہی کہ حرارت روغن کی قوی اور غالب ہووے
اسلیے کہ چربی مادہ حرارت کی ہے اور ساتھ اوسکی موافق ہے اسیوجہ کہا ہے کہ شیر گوسفند سرور زیادہ حملہ [illegible]
ہی اسلیے کہ پنیر اوسمین زیادہ ہی اور شیر گاو گرم ہے اسلیے کہ روغن اوسمین بہت ہی اور شیر بز میانہ ہی اسلیے کہ روغن
اوسمین بہ روغن گاو کے بہ نسبت کمتر ہے اور پنیر اوسمین بہ نسبت پنیر گوسفند کے کمتر ہے اور معلوم کرین کہ
احوال لبنیات چراگاہ کے سبب سے متغیر ہوتا ہی اور فصول سال مین بھی تغیر شیر مین ہوجاتا ہی اور سب طرح کے
شیر بعد جننے کے یکچند گاہ غلیظ ہوجاتے ہین اور پیدایش دودہ کی خون کامل النضج یعنی تمام پختہ اور بہتر سے ہے
پس جسوقت ایسا خون تمام پختہ پستان مین پہونچتا ہی تو قوت مغیرہ پستان کی اوس خون کو اپنے
رنگ اور اپنی طبیعت کی طرف پہیرتی ہی اسلیے کہ گوشت پستان کا گوشت سفید ہی اور نرم اور مزاج اوسکا
مائل بسردی ہے روفس کہتا ہی کہ دودہ مرطوب اور بلغمی کو اسوجہ سے ضرر دیتا ہی کہ دودہ سردی کیطرف میلان
رکہتا ہی اور حرارت اوسکی دوسری بار مزاج خون کیطرف پہر نہین سکتی ہے جیسا کہا ہی دو سبب سے ایک کہ
حرارت اوسکی ضعیف زیادہ ہی دوسرے یہ کہ ہنوز طرف مزاج خون کے نہین پہونچتی ہے گزیدن سے شیر
معلوم کرین کہ بہتر جملہ لبنیات سے دودہ عورتون کا ہے اسلیے کہ صاف نہایت ہی اور غذا دینے والا ہی اور سب
طرح کے شیر اگر پستان سے چوسین سودمند زیادہ ہین ورنہ جس ساعت کہ دوہین اوسیوقت پیوین پس اسی
سبب سے جس بیمار کے لیے کہ شیر خوردنی کی حاجت ہو تو لازم ہے کہ گدہی کو نزدیک بالین مریض کے لاوین
اور اوسیوقت دوہ کر پلاوین اور شیر سفید اور خوشبودار اور خوش مزہ بہتر ہے کہ قطرہ اوسکا ناخن پر ٹہہرے
اور جو شیر نہایت غلیظ اور نہایت رقیق ہو یا ترش مزہ یا ناخوشبو یا زرد ہو وہ کار آمد نہین ہے اور جس جانور کا
دودہ کہ استعمال مین آتا ہے وہ جانور تندرست اور تمام گوشت معتدل فربہی اور لاغری مین ہووے اور بہت
چربی دار ہو اور جب تک چالیس دن جننے اوسکے سے نگذرے ہون دودہ غلیظ ہوتا ہے اور دودہ جوان
جانور کا بہتر ہوتا ہے اور دودہ حیوان اندک سال کا تری زیادہ رکہتا ہے اور دودہ حیوان پیر کا تری کم
رکہتا ہی اور جو حیوان کہ ریاضت کم کرتا ہی اور کم دوڑتا ہے دودہ اوسکا گاڑہا ہوتا ہے اور جو حیوان کہ
ریاضت بہت کرتا ہے اور بہت دوڑتا ہی دودہ اوسکا لطیف ہوتا ہے اور جلد ہضم ہونیوالا ہے اور
روفس کہتا ہی کہ دودہ گہوڑی کا بھی مانند بکری کے دودہ کے ہی اسلیے کہ وہ ریاضت کم کرتی ہی اور علف
اوسکا اکثر تلخ اور خوش مزہ گہاس ہے اور دودہ حیوان پہاڑی کا بہتر ہے اور تری کم رکہتا ہی اور دودہ
حیوان اہلی کا غذا دہندہ جانور جو کہ چارہ اور بہوسی کہا دی گران اور غلیظ ہوتا ہے اور دودہ حیوان چرائی کا
لطیف اور نہایت بہتر ہے اور دودہ اوس جانور کا کہ مدت اوسکے حمل کی کم ہو مدت حمل انسان سے

ج ۳

وہ دودھ مزاج انسان کے موافق نہین ہے اور دودھ اوس جانور کا کہ مدت اوسکے حمل کی برابر ہو مدت
حمل انسان سو وہ دودھ مزاج انسان کے موافق ہے پس اسیوجہ سی کہا ہے کہ گاے کا دودھ موافق مزاج انسان کے
ہی اور جو دودھ کہ واسطے علاج کے نازکین حاصل کرین رقیق ہونا چاہیے اور دودھ حیوان سفید موی کا نہایت
ضعیف ہوتا ہی اور دودھ حیوان سیاہ موی کا نہایت قوی ہوتا ہی اور بدبیر احوال اپنے سے متغیر ہوتا ہی اور شیر
بہاری نری بہت رکہتا ہی اور نہایت رقیق ہوتا ہی اور شیر تابستانی غلیظ اور چرب نہایت ہوتا ہی اور دودھ اونٹنی کا
رقیق زیادہ جملہ لبنیات سی ہے کیونکہ پنیر اور روغن کم رکہتا ہی اور جلد معدہ سی اوترجاتا ہی اور دودھ گھوڑی کا کم
روغنی اور کم پنیری مین مانند اونٹنی کے دودھ کے ہی اور جالینوس کہتا ہی کہ جو دودھ کہ بد ہوتا ہی مضرت اوسکی
اس حد کو پہونچتی ہے کہ جسم کی خلطون کو تباہ کرتا ہی اور کہتا ہی کہ مینے ایک کودک کو بچشم خود ملاحظہ کیا کہ دودھ اوسکی
مان کا فاسد تہا تمام جسم اوس کودک کا پہوڑہ پہنسیون مین مبتلا ہو گیا خاصیت شیر معلوم کرین کہ جو دودھ
بہت نوش کرے گویا انہین طعام مخالف کہاتے ہونگے اسلیے کہ پانی اوسکا آنتون سے گذرتا ہے اور دست
لاتا ہی اور پنیر اوسکا معدہ اور آنتون مین بدیر رہتا ہی اور روغن معدہ کو صاف کرتا ہی پس جسوقت کہ دودھ پیا جاے
قوت اوسکی پانی کی دست لانے والی ہے اور قوت پنیر کی کہ ضد اوسکی قوت کی ہے ہر ایک کام اپنا کرتی
ہی اور ساتھ ایکدوسرے کے کوشش کرتی ہی اور روغن ساتھ قوت پانی کے مددگار ہوتا ہے اور آنتون میں پیچش اور
قراقر پیدا کرتا ہی اور اگر معدہ پاک ہو اور بدن ریاضت یافتہ ہو اور جگر گرم اور خشک ہو تو جگر اوسکے پانی کو جلد
اپنی طرف کہینچیگا اور قراقر شکم مین کم ہوگا اور قوت پانی کی ادرار کریگی اور معدہ ہر دو اجزاء دیگر کو ہضم
کریگا اور اگر معدہ مین گران ہو اور تباہ ہو جاے ترشی کی جانب متوجہ ہوگا اور خاصیت دیگر یہ ہی کہ تشنگی لاتا ہی
اور اگر معدہ گرم ہو جلد احوال اپنے سی متغیر ہوتا ہی اور دودناک ہو جاتا ہے اور اگر معدہ سرد ہو دیر ترش
ہو جاتا ہی اور پٹھون کو نقصان پہونچتا ہے اور گرم مزاج آدمی کے معدہ مین بستہ ہو جاتا ہی اور پنیر بنجاتا ہی
اور آدمی کو بیچین اور بیقرار کرتا ہی منفعت و مضرت شیر زنان جو آدمی کہ بہیڑہ اوسکا زخمی ہو اگر بہلا
بزرگ ہووے زخم کے چہاتیون سے منھ لگا کر پیئے یا اوسیوقت کا دوہا ہوا نوش کرے تو اوس زخم کو نہایت
مفید ہوگا اور اگر عورت کی دودھ کو ساتھ کندر کے آنکہ مین ٹپکاوین تو مرض [illegible] کو مفید ہوگا اور طرفہ
اوس سرخی کو کہتے ہین جو مانند قطرہ خون کے آنکہ مین ظاہر ہوتی ہے بسبب کسی ضرب یا [illegible] کے کہ آنکہ پر
پہونچے اور جملہ لبنیات تازہ فادزہر سمیات مانند ذراریح اور خربق وغیرہ کے ہین اور دودھ گاے کا
خاصتہ فادزہر تخم فنک کا ہی اور ہوش مین لاتا ہی اور فادزہر مردار سنگ کا ہی ہے اور اگر دودھ
اور روغن گل اور سفیدی مرغ کے انڈے کی باہم ملائین اور آنکہ مین لگائین آنکہ کے درد کو مفید ہوگا

اور نیند لاویگا اور ہوا درد کا پکا دیگا اور جب آدمی کے مثانہ مین کر زخم یا جلن بیچ قضیب کی راہ سے ٹپکا مین بذریعہ
اوس آلہ کے جسکو زراقہ کہتے ہین نہایت مفید ہوگا اور اگر کسی کے بچے کی آنتون مین زخم یا سوزش ہو ساتھ شیر تیون
یا ساتھ اون دواؤن کے کہ مناسب وے کی ہین یا ساتھ کشکاب اور روغن گل کے حقنہ کرین مفید ہوگا اور کلی
اور غرغرہ کرنا شیر تازہ سے گرم ورمون کو کہ دانتون اور زبان کی جڑ مین ظاہر ہوا ور خناق کو بھی سود مند ہے
اور اگر فسنی کو دودہ مین پکا مین مردون کی منی اور عورتون کے دودہ کو بڑہاتی ہے اور کہانسی اور سل اور
یرقان کو سود مند ہے اور رنگ چہرہ کا صاف کرتی ہے اور پیاس بجہاتی ہے اور دشواری پیشاب کو نافع
ہے اور اوس آدمی کو فائدہ دیتی ہے جسنے جماع بہت کیا ہوا اور دودہ اونٹنی کا بسبب حرارت اور شوریت
کی کہ اوس مین ہے سدہ جگر کا کہولتا ہے اور جیب کو دور کرتا ہے اور استسقا کو نافع ہے اور مرض استسقا مین اگر دودہ
اونٹنی کا ہمراہ بول شتر کے نوش کرین نہایت مفید ہوگا اور اگر شکر کے ساتھ پیین تب بھی نافع ہے اور
تنگی سانس اور بواسیر کو مفید ہے اور دودہ گہوڑی کا اوس عورت کو کہ بسبب گرمی اور خشکی کے حیض جسکا
بند ہوگیا ہو حیض کو جاری کرتا ہے اور طبع کو نرم کرتا ہے اور دودہ بکری کا کہانسی اور سل کو مفید ہے اور دودہ گدہی کا
بیماری دق اور زخم مثانہ اور کہانسی اور سل کو نافع ہے اور دودہ گوسفند کا اسی طرح کہانسی اور تنگی سانس کو دور
کرتا ہے اور رنگ چہرہ کا صاف کرتا ہے اور بدن کو فربہ کرتا ہے اور ہمراہ شکر کے کہانا نہایت سود مند ہے اور اگر
دودہ کو ساتھ برنج وغیرہ کے غلیظ تہا اونسی پکا مین ریاح کم پیدا کریگا لیکن سدہ جگر مین اور سنگ گردہ
اور مثانہ مین جلد پیدا کریگا اور بہت دودہ پینے سے جیب اور برص ظاہر ہوتی ہے اور جون بھی پڑتی ہے مگر
اونٹنی کے دودہ سے یہ بیماریان نہین ظاہر ہوتی ہین اور طبع کو نرم رکہتا ہے اور حلیب لبنیات بسبب جگا اور رنگ
دودہ پیتون کو ضرر دیتی ہین اور اون آدمیون کو نقصان پہنچاتی ہین جنکے سینہ اور پہیپڑہ مین ورم ہون اور
دانتون کو نہایت مضر اور صاحب صرع و سر کو زیانکار ہین اور تاریکی چشم اور شبکوری لاتے ہین اور مرطوب اور
قولنجی اور اون لوگو کو جو ریاح کے سبب تکلیف مین ہون اور صاحبان درد جگر اور درد طحال کو مضر ہین مگر
اونٹنی کا دودہ کہ صاحب درد جگر اور درد طحال کو سود مند ہے اور صاحب تپ کو نہایت مضر ہے اور جوان
آدمی کے بدن مین صفرا پیدا کرتا ہے اور بوڑہے آدمی کو سود مند ہے اور خشکی اور خارش بوڑہون کی دور کرتا ہے
اور جوان آدمی کے لیے فصل بہار اور موسم سرما مین موافق زیادہ ہے اور سرد مزاج والون اور اونہون
کو فصل تابستان مین نافع ہے اور شیر جوشانیدہ اور سنگ تاب کردہ یا آہن تاب دستون کو دور کرتا ہے
مقدار اوسکی پینے کی پچاس درم سے اسی درم تک ہے اور دودہ اونٹنی کا کہ واسطے حرارت جگر کو نافع ہے
مقدار شیر اوسکی سو درم سے دو سو درم تک ہے اگر بخوبی ہضم ہوجاوے اور اگر اچہی طرح ہضم ہوتا ہو تو

تیس۳۰ درم سے زیادہ نچاہیے یا کم بیس۲۰ درم سے چاہیے اور اگر واسطے استسقا کے تجویز کرین تو لازم ہی کہ علف
اونٹنی کا کرفس یا بادیان مقرر کرنا چاہیے اور اگر ممکن نہو سکے اوسکے دودہ سے پنیراب کرین اور دودہ گدہی کا
تیس درم چاہیے اور اگر بخوبی ہضم ہو جاتا ہو تو اکثر اسی۸۰ درم مقدار اوسکی چاہیے اور اگر گہٹی ڈکارین آوین چند روز
موقوف رکہین اور اگر ترش ہو مقدار اوسکی کم کرین اور علف اوس گدہی کا جسکا دودہ پینا منظور ہو کاسنی اور
ہرا دہنیہ اور برگ خرفہ اور کاہو معین کرین اور اگر اوس آدمی کو گدہی کا دودہ دیوین جسکے گلو سے خون آتا ہے
تو علف اوسکا جو یا دہنیہ خشک لازم ہے اور دودہ اوسکا ہمراہ گل ارمنی کے دیوین اور جو پانی لکڑی اور بالم کہیرا
اور پانی کدو اور خرفہ کا ہر ایک ایک جزو اور دودہ بکری کا ایک جزو جسوقت کہ دوہا ہو سبکو پکاوین اور شیشہ بیچ
ڈالین اور وہ شیشہ دیگ بیچ رکہین اور اوس دیگ کو پانی سے لبریز کرین اور نیچے آگ روشن کرین کہ جوش
کہاتے یہانتک کہ پانی لکڑی وغیرہ کا جلجائے اور دودہ رہ جائے پس یہ دودہ اوس آدمی کو مفید ہوگا جو گرمی
اور خشکی رکہتا ہی اور سب طرح کے شیر شکر کے ساتھہ زیادہ سود مند ہین اور اگر شیر واسطے کسی ورم سخت کے کہ اندر جسم
ہو نوش کرین تو چاہیے کہ ساتھہ روغن ارنڈی یا روغن بادام تلخ یا روغن بادام شیرین کے تناول کرین دفع
مضرت شیر معلوم کرین کہ جس آدمی نے دودہ نوش کیا ہو وے اوسکے بعد کوئی طعام اور شراب نکہاوے اوسوقت
کہ دودہ بخوبی ہضم ہو جاوے اسلیے کہ جو چیز دودہ مین شامل ہوتی ہے اوسکو تباہ کرتی ہے اور کوئی کام قوی اور
کوئی ریاضت سخت بہی بعد اوسکے نکرنی چاہیے اسلیے کہ جو کوئی رنج کہ بعد طعام کے آدمی کو پہونچتا ہی
طعام کو ترش کرتا ہی اور سوای اسکے بہی ہو نک نکہانا چاہیے اس سبب سے کہ اگر طعام کے اوپر طعام دیگر کہایا جاویگا
تو اوسمین بلکہ تباہ ہوگا اور بدشواری ہضم ہوگا اور اگر دودہ کو نمک کے ساتھہ کہائین یا شہد یا شکر کے ساتھہ تو
ہرگز معدہ مین بستہ نہوگا اور اگر اوسکو جوش دین اور حالت جوش مین شہد اوسمین ملائین تو بہتر ہوگا اور
شہد اوسقدر ڈالنا چاہیے کہ دودہ کو مزہ دار کر دیوے اور نمک بہی باندازہ چاہیے مگر اوس آدمی کو چاہیے کہ طبع کو
نرم کرے نمک زیادہ دینا چاہیے اور بعد نوش کرنے دودہ کے مضمضہ کرنا ساتھہ شراب یا سرکہ یا سکنجبین
یا ماء العسل یا آب سماق یا ساتھہ عاقر قرحا کے مضرت اوسکی دانتون سے باز رکہتا ہی اور اگر قرظ اور طراثیث
اور خبث الحدید اور تخم کرفس دودہ مین ملائین اور ایک ساعت تامل کرین پھر نوش کرین اوس آدمی کو مفید ہوگا
جسکو دودہ پینے سے اکثر دست آیا کرتے ہین اور دوغ سرد ہے دوسری درجہ مین اور خشک ہی پہلی مین اور جسوقت تک
تازہ اور شیرین ہوتا ہی مائل بگرمی رہتا ہی مگر اندک گرمی رکہتا ہی اور جسوقت کہٹا ہو جاتا ہی سرد ہوتا ہی اور اگر مسکہ
اوس سے جدا کرین اور اچہی طرح صاف کرین تب دوغ کو مفید ہی اور اگر دوغ پکائین اور لوہا گرم کرکے اوسمین ڈالین
تاکہ پانی اوسکا کم ہو اور گاڑہا ہو جاوے صفراوی اور خونی دستون کو روکتا ہے اور اگر اوس گای کو کہ دوغ اوسکا

دستون کے لیے دیوین کرنج اور ارزن اور خرنوب کہلادین نہایت بہتر ہوگا اور معدہ معتدل دوغ ترش کو ہضم
کرسکتا ہے بجز معدہ گرم اور جگر گرم کے ندینا چاہیے اور مرطوب آدمی کو دوغ مین روغن زیتون اور تلی اور
کلونجی اور کرفس اور پودینہ اور برگ ترنج ملاکر دینا چاہیے جغرات اور پنیر اوسکا دونون غلیظ ہین صاحب قولنج اور
درد مفاصل کو ضرر دیتے ہین اور اصلاح اونکی مثل اصلاح دوغ کے ہے ترف سرد اور خشک ہے تیسرے درجہ مین
اوس سے کیلوس بد بنتا ہے اور سودا پیدا ہوتا ہے اور معدہ کو نقصان رکہتا ہے لیکن پیاس کو بجہاتا ہے اور اصلاح اسکی
یہ ہے کہ اوسکو گوشت فربہ کے ساتھ پکائین اور کرفس اور سداب اور پودینہ اور برگ ترنج اوسمین ڈالین اور روغن
گاو کو ترف اور دوغ سے دور رکہین مگر روغن زیتون ڈالین پنیر بدیر ہضم ہوتا ہے اور بہتر پنیر وہ ہے کہ اوسکو برش
کرین تاکہ جلد اور بخوبی ہضم ہووے اور آدمی مرطوب اور قولنجی کو مضر ہے اور جو پنیر کہ نرم زیادہ ہو اور مستعمل نہایت ہو
بہتر ہے اور اگر پنیر کو شہد ملاکر کہائین تو جلد ہضم ہوگا اور قولنجی کو ضرر کمتر دیتا ہے اور پنیر تر ورم گرم کو مفید ہے جو
آنکہہ مین ظاہر ہو اور اگر پنیر خشک کو بریان کرکے تناول کرین طبع کو خشک کریگا اور پنیر تر بہی ایسا ہے اور پنیر
پرانا تیز ہوتا ہے اسوجہ سے پیاس پیدا کرتا ہے وہ دیر ہضم ہوتا ہے اور غلیظ ہوتا ہے اور جس طرح سے کہ غلیظ چیزین کسی
شے تیز کے ساتھ کہاتے ہین تو لطیف ہوجاتی ہین اور اصلاح قبول کرتی ہین پنیر اوس سے کچہہ اصلاح نہین
قبول کرتا بلکہ تباہ ہوجاتا ہے اور معدہ کو ضرر دیتا ہے اور درد معدہ پیدا کرتا ہے اور قولنج لاتا ہے اور درد گردہ
اور سنگ گردہ اور مثانہ پیدا کرتا ہے لیکن بعد طعام کے اگر بمقدار ایک درم تناول کرین معدہ کو خوشبو دیگا اور قوت
اسکے معدہ کا مددگار ہوگا تاکہ طعام کو جمع کرے اور بہتر ہضم کرے روغن گاو ورمونکو پکاتا ہے اور نرم کرتا ہے
اور پہیپڑہ اور سینہ کی بیماریونکو فائدہ بخشتا ہے اور پٹھون کو نرم کرتا ہے اور معدہ کو ضعیف اور گردہ کو گرم کرتا ہے
اور پادزہر بہتر ہے اور پادزہر سب زہرونکا ہے اسکے طبع کو نرم کرتا ہے اور اگر ساتھ شہد کے بچون کی
دانتون کی جڑ مین طلا کرین دانت باسانی نکلین گے اور اوس درد کو موقوف کریگا جو دانت نکلنے کے وقت
بشدت ہوا کرتا ہے اور اگر اسکو بدن پر طلا کرین پوست کو نرم کرتا ہے اور جسم کو فربہ کرتا ہے اور اگر اوسکا
شیاف بناوین آنتون اور رحم کے سخت ورمونکو مفید ہوگا اور گاو دوسکی قابض ہوتی ہے اور آنکہہ
کی دواؤن مین کام آتی ہے اور آنکہہ کے مواد کو روکتی ہے اور اگر اسکا حقنہ کرین تب بہی سودمند ہے اور
مقام گزیدگی افعی پر اگر رکہین تو نہایت نافع ہوگا سینہ اور پہیپڑہ کو گاو دوسکی مفید ہے اور نزلہ کے
مواد کو پکاتی ہے اور ذات الجنب کو بہی نافع ہے اگر موم روغن اوسکا بنا کرلین بلٹ

چہٹا دوسرا جزو تیسری گفتار کے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے بقولات کی منفعت اور مضرت مین ہے -

کاسنی کو عربی مین ہندبا کہتے ہین باغی اور جنگلی ہوتی ہے

جنگلی کو طرخشقوق کہتے سرد اور تر ہے درجہ اول مین اور اگر خشک کرین خشک ہوگی پہلے درجہ مین اور
سردی اور تری باغی کاسنی مین زیادہ جنگلی کاسنی سے ہوتی ہی یوحنا ماسویہ کہتا ہی کہ کاسنی سرد ہی پہلے درجے
کے اول مین اور خشک ہی درمیان مین درجہ اول کے اور طرخشقوق سرد ہی آخر مین درجہ اول کے اول درجہ
تک اور خشکی اوسمین بہ نسبت باغی کے زیادہ غالب ہی اور جو کاسنی کہ تلخ ہوتی ہے بہتر ہوتی ہی اسلیے
کہ جلد کہولتی ہے اور گرمی کے موسم مین تلخ زیادہ ہوجاتی ہے اور اندر کے سیل گرمی کیطرف رکہتی ہے
آنتین اوسکی سدونکو کہولتی ہین اور اگر کاسنی کو نقرس گرم اور آنکھہ مین ضماد کرین نافع ہوگا اور شیر جنگلی کاسنی کا
آنکھ کی سفیدی کو دور کرتا ہی اور اگر جو کے آٹے مین ملا کر مقام دل پر ضماد کرین خفقان گرم کو فائدہ بخشتی ہی
اور جگر گرم اور معدہ گرم کو نافع ہی اور معدہ کے واسطے جنگلی کاسنی باغی کاسنی سے بہتر ہے اور تشنگی کو دور
کرتی ہی اور صفرا کو تسکین بخشتی ہی اور جس کسی آدمی کے رات کیوقت پانی منہ سے نکلتا ہو وہ بہتر صبح کو پتے
چند کاسنی کے ساتھ تین ماشہ نمک مین ملا کر کہائے رات کو وقت تو نہایت مفید ہوگا کرفس پہاڑی اور
جنگلی اور باغی ہوتی ہے اور بعضی ایسی ہوتی ہے کہ پانی مین اور کنارہ پر پانی کے جمتی ہے اور تخم کرفس پہاڑی
کہ سنگستان مین ہوتی ہی فطراسالیون کہتے ہین مگر ہر ایک کرفس کو ہی کو فطراسالیون نہین کہتے ہین بلکہ
فطراسالیون وہی ہی جو پتہرون پر جمتی ہی اور رومی کرفس نہایت قوی الفعل ہے گرم ہے پہلے درجہ مین اور
خشک ہی دوسرے درجہ مین ابن ماسویہ کہتا ہی گرم ہے دوسرے درجہ کے آخر مین اور خشک ہے درمیان
تیسرے درجے کے لیکن کرفس باغی ریاح کو توڑتی ہی اور سدہ کو کہولتی ہے اور گرم مزاج والے کے لیے پرورده
کرفس بہتر ہی اسوجہ ہی کہ جمیع بقولات جب پرورده ہوتے ہین تو سردی اور تری اونمین غالب ہوتی ہی
اور اگر کوئی تره گرم ہو تو گرمی اوسکی پرورده ہونے سے ٹوٹ جاتی ہے اور خاصیت کرفس کی یہ ہے
کہ جگر اور تلی اور سینہ کو مفید ہی اور بدیر ہضم ہوتی ہے اور ادرار کرتی ہے اور گرده اور مثانہ کو پاک کرتی ہے
اور حاملہ عورتون کو نہ دینا چاہیے اور ابن ماسویہ کہتا ہی کہ ان معالات مین تخم اوسکا قوی ہے اور پوست
اوسکی جڑ کا تخم سے بھی قوی زیاده ہی اور اگر کوئی شخص کرفس کہا دے اور بچہو اوسکو کاٹے تکلیف اوسکو
بہت ہوگی اور اگر کرفس کو کاہو کے ساتھہ کہائین معتدل ہوگی اور کرفس پہاڑی نہایت مضر ہے
گندنا کی کئی قسمین ہین شامی نبطی جنگلی لیکن نبطی گرم ہے تیسرے درجہ مین اور خشک ہے دوسرے
درجہ مین اور جنگلی گرم زیاده ہی اور خشک نہایت ہی اور زیانکار ہے بالجملہ گندنا درد سر لاتا ہی اور خواب
بد دکہلاتا ہی اور دانتون اور دانتونکی جڑون کو ضرر دیتا ہی اور جو ساتھہ کشکاب کے پکائین اور وه کشکاب
ساتھہ شہد کے کہائین تنگی سانس کو کہ رطوبت غلیظ سے ہو اور پہیپڑہ کے ورم کو مفید ہوتا ہے اور اگر

دو درم تخم گندنا سے ساتھ دو درم مور و دانہ سے کوٹین اور دیوین جس آدمی کو کہ کہانسی مین خون آتا ہو سودمند ہے
اور اسی طرح دو درم تخم گندنا بہونا ہوا ساتھ دو درم مویزدانہ کے دیوین اوس آدمی کو جو ہچکی کہتا ہو سودمند ہی اور اگر
ساتھ تخم سپندان بریان اور ناکوفتہ کے دیوین ریاح کو توڑ دیگا خاصکر ریاح بواسیر کو اور بلغمی دستون کو روکتا ہی اور اگر
تخم اوسکے کوٹین اور قطران مین گوندہین اور دانتون کو اوسکی دہونی دیوین تو دانتون سے کیڑونکو دور کریگا اور درد
سو توقف کریگا اور گندنا معدہ کے لیے بدہی اسلیے کہ بدہضم ہوتا ہی اور گردہ اور مثانہ ریش کو ضرر دیتا ہی اور حیض کو
جاری کرتا ہے اور ادرار بول کرتا ہے اور بواسیر کو مفید ہے اور قوت باہ بڑہاتا ہی اور صاحب قولنج بلغمی اور ریحی
سودمند ہی اور طبع کو نرم کرتا ہی گرم مزاج والے کے لیے دفع مضرت اوسکی ساتھ کاہو اور کاسنی کے کرین گشنیز
یعنی دہنیہ لعضمین تلخی اور لطافت ہی سرد ہی پہلے درجہ مین اور خشک ہی دوسری درجہ مین جالینوس کہتا ہے کہ
دہنیہ گرمی کیطرف میلان رکہتا ہی اور ابو علی سینا کہتا ہی کہ یہ گرمی دہنیہ مین جوہر لطیف سے ہے کہ جلد تحلیل
قبول کرتی ہی ورنہ چاہیے تہا کہ بہت کہانے سے سردی نہ پیدا کرتا اور حنین کہتا ہے کہ جالینوس جو دہنیہ کو گرم
لکہتا ہی مخالفت کرتا ہی دیسقوریدوس اور روفس اور اور طبیبون کی کہ وہ سب کہتے ہین سرد ہی چنانچہ جالینوس
کہتا ہی کہ جو کہ دہنیہ خنازیر کو تحلیل کرتا ہے کیونکر کہہ سکتے ہین کہ سرد ہی بوعلی سینا کہتا ہی کہ دہنیہ چہرہ یعنی سرخبادہ
کو نافع ہی اور کوئی گرم شے سرخبادہ کو مفید نہین ہوتی ہے پس کیونکر گرم کہہ سکتے ہین اور پہر کہتا ہی کہ تحلیل
کرنا اوسکا خنازیر کو ممکن ہے کہ بسبب اوس خاصیت کی ہو کیونکہ لطافت اوسکی غوص کرتی ہی یہانتک خنازیر کو
تحلیل کرتی ہی اور سردی اسقدر غوص نہین کرسکتی یعنے اندر اوسکے نہین بیٹھ سکتی اور پانی دہنیہ کا ساتھ
دودھ کے اگر آنکھ مین لگائین ضربان اور درد کو فوراً تسکین دیگا اور سب ورمون گرم کو مفید ہوگا اور دماغ سے
ابخرہ اوتارتا ہے اسی سبب سے اوس مرگی کو جو بخارات معدہ سے عارض ہووے سودمند ہی اور بہت دہنیہ کہانا
عقل کو ضرر دیتا ہی اور مضمضہ کرنا اوسکے پانی مین منہ آنے کی بیماری کو مفید ہی اور نکسیر کو روکتا ہی اور ساتھ بادشہ
دہنیہ خشک ساتھ پانی بارتنگ کہانسی کو کہ خون کے ساتھ ہو نافع ہے اور دہنیہ بہونا ہوا قے کو
باز رکہتا ہی اور طبع کو خشک کرتا ہی اور معدہ گرم کو مفید ہی اور منی کو خشک کرتا ہی اور قوت باہ کو ضرر
اور بارہ تولہ پانی اوسکا غشی لاتا ہی اور نہایت ضرر پہونچاتا ہے کوک یعنی کاہو سرد اور تر ہی دوسرے
درجہ مین غذا اوسکی بہتر جملہ بقولات سے ہے اور جلد ہضم ہوجاتا ہی اور مخالف پانیون کے ساتھ کاہو
نوش کرنا مضرت اونکی باز رکہتا ہی اور اگر درمیان شراب خوری کے کہائین تو تکلیف مستی کی رفع
کریگا اور پیاس کو بجہاتا ہی اور حرارت معدہ اور سوختگی کو کہ حرارت آفتاب سے ہو سودمند ہی اور بہونا کہانا
کا پیدا کرتا ہے اور پانی اوسکا گرم ورمونکو نافع ہی اور تخم کاہو منی کو خشک کرتا ہی اور شہوت جماع کو

کم کرتا ہی اور احتلام کو دور کرتا ہے اور نیند لاتا ہی اور بہت کاہو کہانا آنکھہ کو تاریک کرتا ہی اور بغیر دہویا ہوا
دہوئے ہوئے سے بہتر ہوتا ہی اور سب بقولات دہوئے ہوئے نفخ پیدا کرتے ہین اور دفع مضرت کثرت
کاہو کہانے کی ساتھہ حب قوقایا کے کرین اور جو کسی کے سینہ مین کوئی خلط غلیظ موجود ہووے اور تنگی سانس
کی عارض ہو تو بہت کہانا کاہو کا خوف لاحق ہونے خناق کا ہے اور دفع مضرت اوسکی ساتھہ معجون زوفا
اور شربت زوفا اور ماء العسل کے ہوسکتی ہے **نعناع** گرم اور خشک ہی دوسری درجہ مین معدہ کو گرم
کرتا ہی اور کہانا ہضم کرتا ہی اور بلغمی قے کو روکتا ہے اور ہچکی کو نافع ہی اور شکم کے کیڑونکو مارتا ہی اور شربت
اوسکا یرقان کو سودمند ہی اور ہیضہ کو ساکن کرتا ہی اور قوت باہ زیادہ کرتا ہی اور گزیدگی سگ دیوانہ کو نافع
ہی گرم مزاج والیکو سرکہ مین ملا کر کہلائین **فطر خون** گرم اور خشک ہی دوسرے درجہ مین اور اوسمین ایک قوت
کہ جسمین کو انسد کرتی ہی کہ طبیب اوسکو خدر کہتی ہین اسوجہ سے بعض کہتی ہین کہ سرد ہی اور بعض کہتی ہین کہ عاقرقرحا
جنگلی فطر خون پہاڑی کی ہی سوختہ آگ کی بیماریونکو سودمند ہی اور درد گلو پیدا کرتی ہی اور بدیر ہضم ہوتی ہی اور بہوک کہانے
کی کہوتی ہی اور لازم ہی کہ برگ اوسکا شاخ سے جدا کرین اور کرفس کے ساتھہ کہائین اور گرم مزاج والیکو ہمراہ کاہو کے
کہانا بہتر ہی ساتھہ سرکہ کے **چقندر سبزی** اوسکی تر و تیز کہ گرم دوسرے درجہ مین اور تر پہلے درجہ مین بدنکو گرم کرتی ہی
اور کہانا جلدی ہضم کرتی ہی اگرچہ نفخ لاتی ہے اور قوت باہ بڑہاتی ہی اور دودھ زیادہ کرتی ہی اور حیض اور کا منی اور
کا ہواس مضرت کو دفع کرتی ہین اور تر و تیز جنگلی ادرار کرتی ہے اور باغی طبع کو نرم کرتی ہی اور پانی اوسکا جہائین
اور خارش کو کہوتا ہی خاصکر اگر گائے کے پتہ مین ملائین اور طلا کرین **برگ چقندر** اوسمین ایک قوت
ہی مانند قوت جوا کہار کے کہ ساتھہ اوس قوت کی طبیعت کو نرم لاتی ہی اور سدونکو کہولتا ہی اور ساتھہ اوسکے
کہ سردی سے شق ہو جائین اور سے بوسیدہ سرکو ساتھہ پانی برگ چقندر کے دہووین نافع ہی اور جو اوسکو ساتھہ
یارائی یا آب کامہ کے ساتھہ کہائین سدہ کو دفع کریگا اور طبع کو نرم کریگا اور بیخ چقندر کی بلغم پیدا کرتی ہی اور
بادناک ہی یا بجملہ معدہ کے واسطے بہتر نہین ہی **سداب** یعنی تپلی گرم ہے دوسری درجہ مین اور خشک ہی
تیسرے درجہ مین رطوبتونکو دور کرتی ہی اور ریاح کو توڑتی ہے اور رگون کو پاک کرتی ہی اور کہانا ہضم کرتی ہی
اور بہوک بڑہاتی ہے اور معدہ کو قوت دیتی ہے اور تلی کو سودمند ہی اور قولنج اور ہر طوب کو نہایت موافق
ہی اور صرع کی بیماری کرتی ہی اور بچہ کو نکالدیتی ہے اور بچہ کی آنتونکو مفید ہی اور آنکہونکو تاریک کرتی ہے
اور ابن ماسویہ کہتا ہی کہ سداب آنکہونکو قوت دیتی ہی اور نشر کو تیز کرتی ہی اور دونون قول درست ہین
سبب گرمی اور خشکی کے درد سر لاتی ہی اور خشکی بڑہاتی ہے اور گرم مزاج والون کی آنکہونکو تاریک کرتی ہی
اور ہر طوبت کو سودمند ہی اور منی کو سکہاتی ہی اور قوت باہ دور کرتی ہے بالکل سرد اور تر ہی دوسرے

درجہ مین اور اوسمین ایک قوت ہی صاف کرنیوالی اور دہونیوالی اور سینہ کو سود مند ہی اور طبع کو نرم کرتا ہی اور تشنگی
دور کرتا ہی اور بہونک ضعیف کرتا ہی اور ہمراہ آبگامہ کے کہانا اوسکا جلد معدہ سے اوتر جائیگا مرطوب آدمی کو
بعد اوسکے جوارش زیرہ کہانا چاہیے قلفہ ہندی اوسکی بتھوا ہی وہ بھی ایک قسم پالک کی ہے
سرد اور تر ہے اور ساگ چولائی کا بھی سرد ہی اور نرم خرفہ سرد ہی دوسرے درجہ مین اور تر ہے تیسرے درجہ
مین پیاس کو بجہاتا ہی اور اوسمین قوت قبض کی بھی ہے اس سبب سے عصارہ اوسکا لیسہ کو روکتا ہے
اور جس کسیکو کہانسی اور قے مین خون گلوسے آتا ہو پانی اوسکا اور برگ اوسکا کہانا سود مند ہی
اور مرض دوران سر اور سوزش بول کو دور کرتا ہی اور واسطے گندی دانتون کے برگ اوسکا چبانا
مفید ہی ابن ماسویہ کہتا ہی کہ شہوت جماع کو دور کرتا ہی اور پانی خرفہ کا بالخاصیت حب القرع یعنی
کدو دانون کو قتل کرتا ہے اور گرم ورمونکو گہلاتا ہی اور اودس درد سر کو جو ضربان کے ساتھ ہو ساکن
کرتا ہے شبت گرم اور خشک ہے دوسرے درجہ مین اوسمین ایک قوت ہی کہ ریاح غلیظ کو توڑتی ہی
اور شبت یعنی سویا دودہ عورتون کا بڑہاتا ہی اور طبع کو نرم کرتا ہے اور جرم اوسکا معدہ کے لیے برا ہی اور اگر اوسکو
دیگ مین پکاوین کہ قوت اوسکی اور مزہ اوسکا دیگ مین حاصل ہو جاوے پہر اوسکو نکالکر دور کرین تو بہتر ہوگا اور خاصیت اوسکی یہ ہے
کہ ہچکی کو دور کرتا ہی اور نیند لاتا ہی اور ہچکی امتلائی کو بند کرتا ہی بالخاصیت حلبہ یعنی میتھی گرم اور خشک ہی پہلے درجہ
مین اور اوسمین رطوبت فضلیہ بھی ہے اور بلغم سینہ کی خراش کرتی ہی اور ورمونکو پکاتی ہی اور نرم کرتی ہے
اور ورم کو نافع ہی کہانا اور ضماد کرنا اور اوسکے پانی مین بیٹہنا میتھی حیض کی ہی اور اگر میتھی کو خرما اور انجیر
اور شہد کے ساتھ پکا کر صاف کرین اور کہاوین آواز کو صاف کرتی ہی اور سینہ کو پاک اور پرانی کہانسی اور ضیق النفس
بلغمی کو دور کرتی ہی اور بہت کہانا اوسکا متلی اور درد سر پیدا کرتا ہی اور ادرار بول اور حیض کرتا ہے اور اگر میتھی کو
پکاوین اور سر اوسکے پانی سے دہووین بہوسہ اور ریشہائے تر کو پاک کریگی اور بالونکو گہونگر والے اور سیاہ اور
دراز کریگی اور اگر پانی اوسکا آنکہ مین لگاوین طرفہ کی بیماری کو سود مند ہوگی اور روغن حلبہ صلابت رحم کو نافع
ہی اور سرکہ کے ساتھ کہانا اوسکا معدہ اور آنتون کے زخمون کو مفید ہی اور برگ اوسکا نافع زیادہ تخم سے ہے
اور مضرت اوسکی سرکا اور اسکا سرد دفع ہوتی ہے بادرنجبویہ اوسکو مفرح القلب کہتے ہین گرم اور خشک ہے
تیسرے درجہ مین بلغمی اور سوداوی بیماریونکو سود مند ہی اور دہن کو خوشبو دیتا ہی اور سدہ دماغ کا کہولتا ہی
مفرح قلب ہی خفقان کو نہایت مفید ہی کہانا ہضم کرتا ہی اور ہچکی کو دور کرتا ہی فرنجمشک ہندی اوسکی
رام تلسی ہے گرم اور خشک ہی اور قوت دینے مین دلکے قوی زیادہ بادرنجبویہ سے ہے اور کہانا ہضم کرنے مین اور
جگر کو قوت دینے مین غیر بادرنجبویہ ہے اور کہانا اور سونگہنا اوسکا سدہ دماغ کا کہولتا ہے اور بواسیر کو

نافع ہی دفع مضرت اوسکی ساتھ سرکہ کے کرین باورو ج فارسی مین ریحان کہتی اور ہندی مین تلسی جنگلی
کہتے ہین گرم ہے دوسرے درجہ مین اور خشک ہے پہلے درجہ مین جلد متعفن ہو جاتی ہی اس سبب سے بوی دہن کو ناخوش
کرتی ہی اور اوس سے خلط بد پیدا ہوتی ہے اور بہت کھانا اوسکا آنکھونکو تاریک کرتا ہی اور معدہ کو ضرر دیتا ہی
اور تخم اوسکا سوداکو اور دشواری پیشاب کو نافع ہی اور پانی اوسکا ناک مین ٹپکانا نکسیر کو بند کرتا ہی اور اگر
پانی اوسکا جوش دیوین اور صاف کرین اور آنکھ مین لگائین مفید ہوگا اسفندان نوین باب مین اس
جزو سے منفعت اور مضرت اوسکی حرف مین کہ تخم اوسکا ہی بیان کیگئی ہے اسلیے کہ تخم اوسکا قوی تر ہی اور جگہ
ملاحظہ کرنا چاہیے برگ اوسکا معدہ کے لیے زیادہکار زیادہ تخم اوسکے سے ہے باب ساتوان دوسرے
جزو سے تیسری گفتار کے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کی تُرہ کی جزونکی
منفعت اور مضرت کی پہچان مین ہی اور تدبیر دفع مین اوسکی مضرت کے
مولی گرم اور تر ہے پہلے درجہ مین اور تخم اوسکا گرم ہے تیسرے درجہ مین تخم اوسکا قوی زیادہ ہی پہر پوست
پہر برگ پہر گودہ اور وہ نفخ پیدا کرتی ہی تخم اوسکا اوس نفخ کو دور کرتا ہی اور اگر بیج مولی کی شہد مین ملا کر منہ پر طلا
کرین چہائیونکو دور کرتی ہین اور ساتھ کندش کے چہیپکو دفع کرتی ہین اور ساتھ سرکہ کے داد کو دور کرتے ہین
مگر ساتھ سرکہ کے آنکہونکو نقصان دیتی ہین اور ابن ماسویہ کہتا ہی کہ برگ اوسکا آنکہونکو مفید ہی اور پانی اوسکا
آنکہ مین لگانا آنکہونکو صاف کرتا ہے اور معدہ کو لیے بد ہے اور اگر مولی بعد طعام کے کہائین طبع کو نرم
کرتی ہی اور پانی اوسکے پتون کا سدہ جگر کا کہولتا ہی اور استسقا کو نافع ہے اور سنگ اور ریگ سی گردہ
اور مثانہ کو پاک کرتا ہی اور باہر لاتا ہے اور اگر ٹکڑا مولی کا بچہو کے اوپر رکہین اوسیوقت مر جاتے اور
جو کوئی آدمی مولی کہا دے اور اوسوقت کوئی بچہو اوسکو کاٹے تو ضرر نکرےگا شلغم گرم ہے دوسرے
درجہ مین اور تر ہے پہلے درجہ مین اور بادناک ہے اور اوس سے خلط خام پیدا ہوتی ہے سینہ کو نرم کرتا ہی
اور پشت اور گردہ کو گرم کرتا ہے اور اگر شلغم کو گوشت مین پکائین غذا بہت دیتا ہی اور منی کو زیادہ کرتا ہی
لیکن معدہ مین بدیر رہتا ہی اور اگر جوش دیوین اور ساتھ آبکامہ اور ساتھ سرکہ اور کرفس اور ساتھ
[illegible] اور [illegible] کے کہائین لطیف ہوگا اور پختہ اور خام آنکہونکو مفید ہی کرنب گرم اور
خشک ہے پہلے درجہ مین طبع کو نرم کرتا ہی اور جرم اوسکا طبع کو خشک کرتا ہی خاصة اگر اوسکو پکائین اور پانی
اوسکا دور کر کے دوسری مرتبہ پانی تازہ ڈالین اور پکاوین پہر اوس پانی کو بہی دور کرین راسن
گرم اور خشک ہے تیسرے درجہ مین اور اوسمین کچھہ تری اور نرمی بہی ہے اور درد ہتیگا اور درد مفاصل
کو مفید ہی اور سدہ کہولتی ہے اور خلط غلیظ کو دور کرتی ہے اور معدہ مین بدیر رہتی ہے اور درد سر

لاتی ہی اور بہت کہانا اوسکا خون کو تباہ کرتا ہے اور منی کو سکہاتا ہی چقندر احوال اوسکا باب گذشتہ
مین مذکور ہو چکا ہے پیاز گرم ہے تیسری درجہ مین اور تر ہے دوسری درجہ مین اور ساتھ تیزی اور تری
اوسمین تلخی بہی ہے اور جو پیاز دراز زیادہ ہو گی تیز نہایت ہوگی اور پیاز سرخ تیز زیادہ سفید سی ہے اور پانی اوسکا
لطیف زیادہ اوس سے ہی اور سب طرح کی پیاز بادناک ہی اور درد سر لاتی ہے اور طبع کو نرم کرتی ہی اور جرم
اوسکا غلیظ ہی اور پختہ اوسکی سے خلط غلیظ پیدا ہوتی ہی اور منی کو زیادہ کرتی ہے اور بہت کہانا اوسکا عقل
کو نقصان دیتا ہی اور پانی اوسکا حیض جاری کرتا ہی اور ساتھ نمک اور تتلی کے اگر گزیدگی سگ دیوانہ پر
رکہین سود مند ہوگی لہسن گرم اور خشک ہی آخر مین تیسرے درجہ کے اور اول مین چوتھی درجہ کے اور
لہسن جنگلی نہایت گرم ہے خاصیت اوسکی یہی کہ بدن کو گرم کرتا ہے اور گرمی اوسکی حرارت غریزی کے
مشابہ ہی اور پیاس پیدا کرتا ہے اور خون کو پتلا کرتا ہے اور چہرہ کے رنگ کو سرخ کرتا ہے اور مضرت اسکا
فوالف کی دفع کرتا ہی اور بخار اوسکا اور مضرت اوسکی آنکہون کے لیے کم بخار اور مضرت پیاز کی سے ہے
اور لہسن مین خاصیت ریاح توڑنے کی بہی ہے اور قولنجی اور مرطوب کو مفید ہی اور معدہ کو گرم کرتا ہی
اور سدہ کہولتا ہی اور بچہو کے کاٹے ہوئے کو نافع ہی اور شکم کے کیڑونکو مارتا ہے اور جونک کو نکالتا ہے
جو ہمراہ پانی کے حلق مین کسی آدمی کے اوتر گئی ہو اور اگر لہسن کو پکا دین قوت باہ کو بڑہاتا ہی اسلیے کہ
خشکی اوسمین کم ہو جاتی ہے اور پرانی کہانسی کو مفید ہی اور آواز کو صاف کرتا ہے اور بلغم کو کہولتا ہے
اور اگر لہسن کو کسی عضو پر رکہین زخم کردیگا اور خاکستر اوسکی اگر داد اور مقامات زخم پر رکہین نافع ہوگی اور طبیبون سے
سوال کیا گیا ہے کس سبب سے لہسن اور پیاز اور رائی اور کالی مرچ اور مانند اونکے اور ایسی چیزون کو اگر
پیرونی پر رکہین تو زخم کر دیتی ہین اور اگر اونکو کہا دین معدہ کو زخمی نہین کرتی ہین جواب دیا گیا ہے کہ اسوجہ سے
کہ جو چیز کہایا جاتا ہی دہن مین چبایا جاتا ہے تب ہی ہضم قوت گوارندہ کہ اوسکو احوال اوسکے پہیرتی ہے
اسی سبب سے ہی کہ کہون اگر چبائین اور دل پر رکہین اوسکو پکا دیتا ہے اور اگر کوٹین اور پکائین ویسا اثر نہین
کرتا ہے اسلیے کہ اوسمین وہ قوت قوت گوارندہ سی باقی ہے جو پوست اور آب دہن مین ہی کیا نہین دیکہتے ہین
کہ جو چیز چبائی جاتی ہی مزہ اور بو اوس چیز کی اوسیوقت بدلجاتی ہے اور جسوقت دہن سے شکم معدہ مین اوترتی
ہی تو قوت معدہ کی ہر وقت اوسمین ایک اثر پیدا کرتی ہی اور ہضم کرتی ہی پس طبیعت معدہ اور ہضم کرنا اوسکی
قوت ان چیزون کی توڑ ڈالتی ہی اور دہن سے شکم معدہ مین یہ چیزین پہونچتی ہین اور شکم معدہ سے قعر معدہ تک
اوترتی ہین اور بہلا اوسکے کہ وہ فعل اپنا کرے قوت اونکی ٹوٹ جاتی ہے اور ان چیزونکو جسوقت
پوست بیرونی پر رکہین اوس موضع پر رہتی ہین اور کسی سبب سے اپنی حال سے نہین پہرتی ہین اور

قوتون اوس موضع سی کچہ اونہین اثر نہین کرتی ہی اور وہ چیزین کام اپنے سے باز نہین رہتی ہین اسو جہ سے
ظاہر جلد پر اثر کر سکتی ہین اور باطن مین اثر نہین کر سکتی ہین گا جر گرم ہی دوسرے درجہ مین اور تر ہی پہلے درجہ مین و ریاو ناک ہی اور
دیر گوار باہ کو قوت دیتی ہی اور تیج اوسکا قوت باہ مین قوی الاثر ہے اور ادرار کرتا ہے اور شقاقل گا جر
بیابانی ہے باہ کو زیادہ قوت دیتی ہے اور حیض جاری کرتی ہے

باب آٹھوان دوسرے جزو سے تیسری گفتار کے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے جنگلی گہاسون کی منفعت اور مضرت مین ہے کہ اونکے کہانے کی آدمی عادت رکھتا ہی

ریواج عربی اوسکی ریباس ہی سرد اور خشک ہی دوسرے درجہ مین پانی اوسکا آنکہہ مین لگانا بینائی کو فائدہ بخشتا ہی
اور حرارت کو تسکین دیتا ہی اور صفراوی دستونکو بند کرتا ہی اور طاعون اور آبلہ اور حصبہ اور وبائی تپون کو مفید ہے
حماض ہندی اوسکی چوکا ہی سرد اور خشک ہی دوسرے درجہ مین صفرا کو تسکین دیتا ہی اور طبع کو خشک کرتا
اور شہوت طعام کو کہ بسبب گرمی کے دور ہو گئی ہو پہیر لاتا ہی برغشت عربی اوسکی قنابری سے
گرم ہے درجہ اول مین رطوبتونکو دور کرتی ہے اور چہائین اور جہیپ کو کہانا اور طلا کرنا سودمند ہی اور پانی اوسکی
جڑ کا ناک مین ٹپکانا رطوبت غلیظ کو دماغ سی اوتارتا ہی اور پانی اوسکا طبع کو نرم کرتا ہی اور سدہ جگر اور تلی کا کہولتا
اور پہیپڑہ کو پاکیزہ کرتا ہی اور فم معدہ کو سودمند ہی اور ضماد کرنا اوسکا اوپر موضع بواسیر اور گزندگی جانورون کے
نہایت سودمند ہی ہلیون اوسکو مارچوبہ کہتے ہین جالینوس کہتا ہی معتدل ہی اور طبیب کہتے ہین کہ میل گرمی
کیطرف رکہتی ہے گردہ کو فربہ اور مثانہ کو گرم کرتی ہی اور چنگ پیشاب کو کہ سردی سے ہو سودمند ہی اور درد پشت
اور درد سرین اور عرق النسا کو کہ سردی سے ہو نافع ہی اور سدہ جگر اور گردہ کا کہولتی ہے اور متلی پیدا کرتی ہے
اور قوت باہ بڑہاتی ہی کنگر اوسکو عربی مین حرشف کہتے ہین اور مزاج اوسکا بعض طبیب لکہتے ہین کہ
معتدل ہی سردی اور گرمی مین اور تر ہے دوسرے درجہ مین اور بعض کہتے ہین گرم اور خشک ہی دوسرے درجہ مین
اور خواجہ ابو علی سینا لکہتے ہین کہ میرے نزدیک کنگر کئی قسم رکہتی ہے کہ ہر قسم کا مزاج علیحدہ ہی مولف کتاب ہذا
فرماتے ہین کہ یہی قول درست ہی بالجملہ ایک نبات ہی کہ ادرار کرتی ہے اور پیشاب بدبو جاری کرتی ہے
اسو جہ سی پسینہ مین خوشبو دیتی ہے اور محمد ذکریا کہتے ہین کہ وہ سینہ کو پاک کرتی ہے اور ضیق النفس کو مفید ہے
اور قوت باہ بڑہاتی ہی اور طبع کو نرم کرتی ہی اور بلغم کو بدن سے نکالتی ہے اور اگر اوسکو ساتہہ شراب کے نوش کرین
طبع کو خشک کریگی اور اوسکو پانی سے سر کا دہونا بال جماتا ہے اور اوسکے گوند کو کنگرزد کہتے ہین پس اگر گوند اوسکا
یعنی کنگرزد ساڑہے تین ماشہ یا سات ماشہ پانی گرم مین نوش کرین تے بآسانی لاویگا اور بلغم کو خارج کریگا اور
اور گرم مزاج والے کے لیے مضرت اوسکی ساتہہ سکنجبین کے دفع کرین اور ساتہہ ترش غذاؤن کے بہی مضرت

اوسکی دفع ہوسکتی ہے **کماۃ** ایک جڑ ہے سرد ہے دوسرے درجہ مین اور تر ہے پہلے درجہ مین معدہ کے لیے بد ہے
اور بہت کہانا اوسکا قولنج پیدا کرتا ہے اور فالج اور گرانی زبان اور اور بلغمی بیماریونکو ضرر دیتی ہے اصلاح اوسکی
اس طریق پر ہے کہ اوسکو ساتھ روغن زیتون یا نمک کے پانی کے پکائین یا کباب کرین اور اوسکو ساتھ ابزار گرم کے
کہائین مانند آبکاسہ اور صعتر اور نمک اور کالی مرچ اور دارچینی کے اور گرم مزاج والے کو ان ابزار کی حاجت
نہین ہے سوا اسکے کہ نمک کے پانی مین جوشیدہ ہین یا بریان اوسکو نمک کے ساتھ کہائین **فطر** اوسکو سماروغ کہتے
ہین چند نوع ہے ایک یہ فطر ہے اور دوسری غوسنہ اور تیسری کشنج لیکن فطر علی الخصوص ہرا کشندہ ہے
نزدیک ہے اور کہانا اوسکا خناق پیدا کرتا ہے اور یہ گہاس معدہ مین اسقدر گران ہو جاتی ہے کہ غشی لاتی ہے
اور ہاتھ پاؤن سرد کر دیتی ہے اور اکثر اوقات اوس سے سینہ سخت عارض ہوتا ہے اور پیشاب بدشواری
آتا ہے اور دوا الثعلب اور حبیب اور گرانی زبان پیدا کرتی ہے اور بہتر یہ ہے کہ کہمبیان جسوقت اونمین ملاحظہ
کرین احتراز کرین اور اوس سے دور رہین خاصۃً وہ فطر جو کسی جانور کے سوراخ کے پاس اوگی ہو وہ ہے اور اکثر
ایسا ہوتا ہے کہ اوسپر اثر جانورون کی گزیدگی کا ظاہر ہوتا ہے اون سبب سے دور رہنا چاہیے اور دفع مضرت
اوسکی مانند دفع مضرت کماۃ کے ہے اور جوارش مسہل بعد اوسکے کام مین لائین لیکن غوسنہ کم مضرت
رکہتی ہے اسلیے کہ اوسمین ایک قوت ہے مانند قوت جواکہار کے اور جسوقت اوسکو پکائین تو وہ قوت جاتی رہتی ہے
اور جرم غلیظ ہو جاتا ہے اصلاح اوسکی آبکاسہ اور کالی مرچ اور مانند اوسکے سے کرین اور کشنج بہی کم مضرت رکہتی ہے اور
اصلاح اوسکی بہی اونہین ابزار سے ہوسکتی ہے **سونف** تر اور خشک دونون طرح کی گرم ہے دوسرے درجہ
مین اور خشک ہے پہلے درجہ مین لیکن خشک گرم زیادہ ہے سُدّہ کہولتی ہے اور پیشاب اور حیض کو جاری کرتی ہے
اور رطوبتونکو جذب کرتی ہے اور ریاح توڑتی ہے اور پانی اوسکا آنکہ مین کہینچنا آنکہونکو روشن کرتا ہے **بارزد**
گوند ایک درخت کا ہے گرم ہے تیسرے درجہ مین اور خشک ہے دوسرے درجہ مین سب بلغمی بیماریون اور باطنی
دردون کو مفید ہے ہندی مین اوسکو بیروزہ کہتے ہین اور کہانسی پرانی اور ضیق النفس بلغمی کو سودمند ہے اور
یہی بارزد مرگی والیکو ہوش مین لاتی ہے اور دندان کاواک کے درد کو نافع ہے **خبازی** بعضی کہتے ہین کہ
خبازی ملوخیای جنگلی ہے لیکن ملوخیا باغی ہوتی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ خبازی ملوخیا کی قسم سے
اور خطمی سے نزدیک ہے سرد اور تر ہے پہلے درجہ مین اور بعضون نے لکہا ہے کہ باغی گرم اور خشک ہے اور
شیخ الرئیس فرماتے ہین کہ یہ قول یونس کا ہے وہ کہتا ہے کہ خبازی بقلۂ سید ہے کیونکہ بقلۃ الیہود کو ملوخیا
کہتے ہین اور خبازی نرم زیادہ اور لطیف زیادہ سرمق سے ہے اور اوسکو بتہوا کہتے ہین اور غلیظ زیادہ چقندر
سے ہے اور جنگلی نہایت لطیف ہے اور خشک زیادہ ہے اور بطول جوشاندۂ خبازی کا نافع ہے شروع مین

گرم ورمون کے اور چبانا خبازی کا قلاع کو دور کرتا ہے اور برگ خبازی کا ساتھہ برگ زیتون کے سوختگی
آتش پر ضماد کرنا نہایت مفید ہی

باب نوان دوسرے جزو سے تیسری گفتار کے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے ابزار کی منفعت اور مضرت کے بیان مین ہے

معلوم کرین کہ ابزار وہ چیزین ہین جنسے غذا خوشبو دار ہوجاتی ہی اور دیگ مین ڈالنا اونکا طعام کو درست کرتا ہے
زیرہ گرم ہے دوسرے درجہ مین اور خشک ہی تیسری درجہ مین ریاح کو توڑتا ہے اور رطوبت کو لطیف کرتا ہے
اور بہت کہانا زیرہ کا رنگ مونھہ کا زرد کرتا ہی جگر کو موافق ہے اور سدہ کہولتا ہی اور انتصاب نفس اور
دشواری پیشاب اور چنگ پیشاب اور موذی جانورون کے کاٹنے کو فائدہ بخشتا ہی اور انتصاب نفس
ایک قسم ضیق النفس کی ہے اور اگر عصارہ زیرہ کا آنکہ مین لگائین تو آنکہ کو روشن کریگا اور اگر تازہ زخم پر
زیرہ کو ملکر رکہین خون کو بند کر دیگا اور زیرہ پیسکر ناک مین پہونکنا نکسیر کو بند کرتا ہے اور چبا اوسکو ساتھہ روغن زیتون
اور شہد یا ساتھہ موم روغن اور آرد باقلا کے ورم خصیہ پر رکہین ورم کو دور کر دیگا اور گرم مزاج والا دفع
اوسکی مضرت کی سرکہ سے کرے کرویا گرم اور خشک ہی تیسرے درجہ مین ریاح کو توڑتا ہے اور حیض جاری
کرتا ہی اور پیشاب کو بہاتا ہی اور معدہ کو قوی کرتا ہے گرم مزاج والا دفع اوسکی مضرت کی سرکہ سے کرے
صعتر گرم اور خشک ہی تیسرے درجہ مین ریاح کو توڑتا ہے اور کہانا ہضم کرتا ہے اور رطوبتونکو جذب کرتا ہے
اور تری معدہ کو نافع ہی اور ادرار بول کرتا ہے اور حیض کہولتا ہے اور آنکہ کی تاریکی کو رطوبت سے ہو مفید ہے
اور کہانا اور ضماد کرنا اوسکا درد سرین کو مفید ہی اور ساتھہ سرکہ کے گوشتون کو لطیف کرتا ہی پودینہ خشکی
گرم اور خشک ہی تیسری درجہ مین سدہ جگر کا کہولتا ہے اور لطیف کرتا ہے دارچینی اور سنج گرم اور
خشک ہی تیسری درجہ مین جگر کا سدہ کہولتی ہے اور معدہ اور جگر کو گرم رکہتی ہے اور بلغمی پیٹون کو مفید ہے
اور ادرار کرتی ہے اور رطوبتون کو دماغ سے اوتارتی ہے مفرح ہے دلکو قوت دیتی ہے اور زبان کا
جانورون کے کاٹنے کو نافع ہی اور آنکہ کی تاریکی کو کہ رطوبت سے ہو مفید ہی اور طلا کرنا جہائی کو دور کرتا ہے
فلفل ابیض گرم اور خشک ہی چوتھی درجہ مین اور فلفل سفید قوی زیادہ سیاہ سے ہے اور دارفلفل شگوفہ فلفل کا ہی
اور خشکی اوسکی کمتر خشکی فلفل سے ہی اور تینون فلفل ریاح غلیظ کو توڑتی ہین اور رطوبات غلیظ کو سینہ اور
تمام بدن مین ہون لطیف کرتی ہین اور پٹہون اور عضلاون کو گرم کرتی ہین اور فلفل سفید مدہ معدہ کو سودمند
اور فلفل سیاہ ریاح کو توڑنے والی ہے اور خلطونکو دماغ پر چڑہاتی ہے اسوجہ سے مرگی والے کو نہ دینا چاہیے
اور بعضی طبیبون نے کہا ہی کہ فلفل سیاہ مرچ پختہ اور سوکہی ہوئی ہے کہ اوسکی قوت تیزی کی جاتی رہی ہے
اور فلفل سفید قوت تیزی کی اوسمین موجود رہتی ہے اس سبب اوسمین خشکی بہت نہین ہی کیونکہ

گرم اور خشک ہے تیسرے درجہ مین معدہ اور جگر کو نافع ہے اور آنکھ کی دوا وُن مین کام آتی ہے اور قے اور متلی کو روکتی
ہے اور موُنھ کو خوشبو دیتی ہے **کلونجی** گرم اور خشک ہے تیسرے درجہ مین کدو دانون کو مارتی ہے اور فاد زہر گزندگی
رتیلا کی ہے اور اوس درد سر کو نافع ہے جو غلبہ سردی سے ہو اور زکام کو دور کرتی ہے اور پیشاب اور حیض کو کھولتی ہے
اور سرکہ مین پکا کر مضمضہ کرنا دانتون کے درد کو مفید ہے **زنجبیل** گرم ہے تیسرے درجہ مین اور خشک ہے دوسرے
درجہ مین اور اوسمین رطوبت فضلیہ ہے اسی سبب سے جسوقت پرانی ہو جاتی ہے بدن کو گرم کرتی ہے اور گرمی
اوسکی فلفل سے زیادہ پایدار ہے بسبب طوبت فضلیکے اور خورو کا جوا وسمین ہے اور زنجبیل شہد مین پروردہ حافظہ کو بڑہاتی
ہے اور اوس رطوبت کو جو نواحی حلق اور سر مین ہو پاک کرتی ہے اور آنکھ کی تاریکی کو کہ رطوبت سے ہو مفید ہے
کھانا اور آنکھ مین لگانا اوسکا اور طعام کو ہضم کرتی ہے اور جگر اور معدہ کو نافع ہے اور قوت باہ کو بڑہاتی ہے
اور طبع کو نرم کرتی ہے اور موذی جانورون کے کاٹنے کو سودمند ہے **کلیجن** گرم اور خشک ہے تیسرے درجہ
مین معدہ سرد اور تر کو سودمند ہے اور قوی کرتی ہے اور دہن کو خوشبو دیتی ہے اور قولنجی اور درد گردہ کو
مفید ہے اور قوت باہ کو زیادہ کرتی ہے **زعفران** گرم ہے دوسرے درجہ مین اور خشک ہے پہلے درجہ مین
قابض ہے احشا کو نفع دیتی ہے ورمون کو تحلیل کرتی ہے اور سدہ کھولتی ہے اوعضوئونکو اصلاح پر لاتی ہے
اور کسی خلط کو مدد نہین دیتی ہے اور کھانا اوسکا چہرہ کو رنگ کو نیک کرتا ہے اور نیند لاتا ہے اور اگر زعفران کو
شراب مین پئین جلد مست ہو جائینگے اور کھانا اور سونگھنا اوسکا درد سر لاتا ہے اور طلا اوسکا درد سر کو مفید ہے
اور آنکھ کی بیماریونکو نافع ہے اور جسوقت زعفران کو آنکھ مین لگائین آنکھ کو صاف کریگی مفرح ہے دلکو قوت
دیتی ہے اور متلی پیدا کرتی ہے اور بہونک کھوتی ہے اور معدہ اور جگر کو قوی کرتی ہے اور قوت باہ بڑہاتی
ہے اور پر ادرار بول کرتی ہے اور ساتھ موم روغن کے سختی رحم اور زخم رحم کو مفید ہوتی ہے اور سارہے دس ماشے
زعفران نہایت تفریح سے قتل کرتی ہے سر کہ مرکب القوی ہے کہ اوسمین ایک قوت ہے تیز اور گرم اور
گرم اور ایک قوت ہے سرد اور جسوقت اوسکو پکائین سردی اوسکی کمتر ہوتی ہے اور اوسمین خشکی بھی ہے
سوداوی کو ضرر دیتی ہے اور ساتھ قوت تیزی کے خلطونکو لطیف کرتا ہے اور بلغم کو صاف کرتا ہے اور
ساتھ قوت سردی کے صفرا کو بٹھاتا ہے اور داد اور پلید زخمونکو نہین چھوڑتا ہے کہ پھیلجائین اور پٹھون کو
ضرر دیتا ہے اور بہت کھانا اوسکا دماغ کو مضر ہے اور آنکھونکو ضعیف کرتا ہے اور بوا اوسکی درد سر گرم کو تسکین
بخشتی ہے خصوصاً ساتھ گلاب کے اور ساتھ روغن گل کے معدہ گرم اور تر کو موافق ہے اور بہونک بڑہاتا ہے
اور مددگار ہضم ہے اور رحم کو نقصان پہونچاتا ہے **حرف ت تخم سپندان سرخ** ہے طبیب اوسکو حب الرشاد
کہتے ہین اور ہندی مین ترہ تیزک کے بیج مشہور ہین گرم اور خشک ہے پہلے درجہ مین چوتھے درجہ کے ملطف ہے

اسوجہ سے ضیق النفس کو نافع ہی اور ریاح احشا کو کہولتا ہی اور کدو دانون کو مارتا ہے اور حقنہ مین واسطے
عرق النسا کے کام آتا ہے اور کہانا اوسکا تمام جسم کے استرخا کو نافع ہی اور ضماد اوسکا ساتھہ شہد یا ہمراہ
سرکہ کے ورم طحال کو دور کرتا ہی اور ساتھہ پانی اور نمک کے دملون کو پکاتا ہی اور کہولتا ہی اور کہانا اور طلا
اوسکا سر کے بالونکو جو بسبب تری فزونی کے گر پڑتے ہین نگاہ رکہتا ہی مگر معدہ کو ضرر پہونچاتا ہے اور قدر
اوس سے ہونک غذا کی پیدا کرتا ہے اور حیض جاری کرتا ہی اور ادرار بول کرتا ہی اور بچہ کو رحم سے نکالتا ہے
اور اگر سات ماشہ بریان نا کوفتہ کہلاوین بلغمی دستون کو بند کر دیگا اور چودہ ماشہ کوٹا ہوا قے لاتا ہی اور بلغمی
دستونکو جاری کرتا ہی اور ریاح کو توڑتا ہے اور کہانا اور ضماد کرنا شہد کے ساتھہ زہریلے جانورون کے
کاٹے کو مفید ہی اور برگ اوسکا اسقدر قوت نہین رکہتا لیکن گرم اور خشک ہی اور ادرار کرتا ہے اور پیشاب
مین سوزش پیدا کرتا ہے اور بعضی اونمین سے ظاہر ہوتی ہین تخم دل ہندی اوسکی رائی ہے اور وہ تخم
اسفند سفید ہی گرم اور خشک ہی چوتہی درجہ مین طلا اوسکا بہق کو دور کرتا ہے اور بلغمی تپون کو اور تیز درد احشا کو
کہ بسبب باد اور رطوبت کے ہو نافع ہی اور ریاح غلیظ کو توڑتا ہی اور چبانا اوسکا زبان کی گویائی کو روان کرتا ہی انجدان
فارسی مین انگدان کہتے ہین دو قسم ہے سیاہ اور سفید سیاہ قوی زیادہ ہی اوسکو غذا مین کمتر استعمال کرتا ہے
ملطف ہی اور گرم اور خشک تیسرے درجہ مین درد مفاصل کو مفید ہی اور حیض کو جاری کرتی ہے اور پیشاب کو کثرت سے
بہاتی ہے اور بو اعضا کی ناخوش کرتی ہے اور ظاہری اور باطنی دملون کو نافع ہی اور جڑ اوسکی جلد ہضم ہونیوالی
اشتہا سے ہی اگرچہ وہ کبہی معدہ مین بدیر رہتی ہے اوسکو اور اوسکی جڑ کو مرہمون مین ملاتین خنازیر کا مادہ گلا
ہوگا اور معدہ کو گرم کرتی ہی اور ہاضم طعام ہے اور بہونک ظاہر کرتی ہے اور مثانہ کو نقصان پہونچاتی ہی اور
اشتہا اوس سے نزدیک ہی تپ چوتہیا کو نافع ہے اور حلتیت جسکو ہندی مین ہینگ کہتے ہین گوند اوسکا ہی
اوسکی دو قسمین بدبودار اور خوشبودار ہینگ بدبودار گرم ہے چوتہے درجہ مین ساتھہ سرکہ اور کالی مرچون کے
اگر داء الثعلب پر طلا کرین نافع ہوگی اور سودا صل اور سر درد شہر مین درمیان غذاؤن ترش کے اندکے
ہینگ کام مین لاتے ہین رنگ چہرہ کا روشن کرتی ہے اور خون بستہ کو شکم مین تحلیل کرتی ہی اور
ظاہری اور باطنی دملون کو نافع ہی اور درد پر طلا کرنا اوسکا ہمراہ سرکہ کے مفید ہوتا ہے اور جو انار کے
پانی کے ساتھہ کہاوین کو فتگی کو پہٹون اور عضلون کی اور تمدد اور فالج کو فائدہ دیگی اور ایک دانگ
ہینگ چار ماشہ سوم مین پیٹین اور نگلا وین واسطے تمدد اور فالج کے موثر ہوگی اور نیز واسطے تمدد اور فالج
ساتھہ سداب اور شراب اور مرچ کے کہاوین مفید ہوگی اور اگر ہینگ کو پانی مین حل کرین اور اوس پانی
سے غرغرہ فرماوین جونک کو حلق سے نکالدیگی اور مرغ کے انڈے کی زردی مین ملاکر کہاوین پرانی کہانسی کو

دفع کرے انگور گرم اور تر ہے پہلے درجہ مین اور گرمی اوسمین باندازۂ شیرینی ہوتی ہی پس جو انگور خوب پختہ
ہوتا ہی اوس سے خون صالح بنتا ہی اور بدن کو فربہ کرتا ہی اور طبع کو نرم رکہتا ہی اور چاہیے کہ پانی اوسکا جو بیج ہین اور
پوست اوسکا دور کرین اور کہائین اور لازم ہے کہ خوشہ توڑتے ہی فوراً نکہائین بلکہ ایک دو روز رکہکر کہائین
اور جب کسی کی آنتو مین اگر غلبہ ریح کا ہو انگور سے حذر کرنا بہتر ہے اور انگور نیم رسیدہ اور ترش بادناک ہی
اور جو قولنج کسی کو اکثر عارض ہوا کرتا ہو اوسکو بہی انگور نکہلانا چاہیے اور گرم مزاج والے کے لیے دفع مضرت
اوسکی انار کے پانی یا سکنجبین سے کرسکتے ہین اور قولنجی کو بعد انگور کے کمونی کہانا چاہیے یا فانیذ عکبری انگور خام
سرد اور خشک ہی پانی اوسکا صفراوی مزاج کو نافع ہی اور سرد مزاج اور قولنجی کو نہ دینا چاہیے دفع مضرت اوسکی
سابق مذکور ہو چکی ہے انجیر گرم اور خشک ہی پہلے درجہ مین جلد معدہ سی اوترتا ہے اور طبع کو نرم کرتا ہی اور پیشاب کو
بہاتا ہی اور مثانہ کو پاک کرتا ہے اور آدمی کے بدن کو اوس سے غذائیت بہت حاصل ہوتی ہی بہ نسبت اور
میوون کے اور غذا اوسکی نیک ہی خصوصاً پختہ انجیر کی اور بوڑہون کو موافق ہے اور معدہ کے لیے خوب
نہین ہے اور سستی پیدا کرتا ہے اور نفخ سے خالی نہین ہی اور گرم مزاج والے کے بدن مین تپ پیدا کرتا ہے
اور پیاس ظاہر کرتا ہی اور خلطون کو جلاتا ہے اور تباہ کرتا ہے اسی سبب سے بہت کہانا انجیر کا خون پیدا کرتا ہی
اور دفع مضرت اوسکی مانند دفع مضرت رطب کے کرین خوبانی اوسکو زردآلو اور شمش بہی کہتے ہین سرد اور
تر ہے دوسرے درجہ مین معدہ کے واسطے بہتر نہین ہی جلد احوال اپنے سے متغیر ہوتی ہے اور تباہ ہو جاتی ہی
اور جو کوئی خلط اوس سے پیدا ہوتی ہے وہ بہی بد ہوتی ہے پس بہتر یہ ہی کہ بعد طعام کے کہائین اور
مرطوب آدمی کو کہٹی ڈکارین پیدا کرتی ہے اور گرم مزاج کے لیے نہایت موافق ہے صفرا کو توڑتی ہے
اور پانی اوسکا پیاس بجہاتا ہے اور بوی دہن کو بسبب گرمی معدہ کے ناخوش ہو دور کرتا ہے روغن مغز
اوسکا گرم اور خشک ہی دوسرے درجہ مین بواسیر کو نفع کرتا ہے کہانا اور طلا کرنا اوسکا اور جس کسی کو کہ غلبہ ریح کا
اوسکو خوبانی نہ دینی چاہیے اور اوسکی مضرت کو لونگ اور کندری سے دفع کرین اور ساتھ مصطگی اور سونف
رومی کے ہمراہ میبہ کے نوش کرین یا ساتھ معجون فنداویقون کے مضرت اوسکی دفع کرین اور لازم ہے
کہ بعد خوبانی کے آب یخ نہ پیئین اور اگر کسی نے خوبانی بہت کہائی ہو تو واسطے دفع اوسکی مضرت کے استفراغ
کرین ساتھ جوشاندہ ہلیلہ کے اور بعد تنقیہ کے چند روز سونف کا پانی اور شکر پلائین تاکہ وہ تری جو اوس سے
خون مین حاصل ہوئی ہو بادرار دفع ہو جائے اور آدمی اون تپون سے جو اوس تری سے پیدا
ہووین خلاصی پائے اور گرم مزاج والے کو چاہیے کہ تری اپنے بدن سے ساتھ ریاضت اور
پسینہ کے پاک کرے اور بعد تحلیل میوہ جات ترکے ایسا ہی کرنا چاہیے کہ تر میوے کہانے سے خون مین تری حاصل ہوتی ہے

اور وہ تری سبب تپ کا ہی آلو اور شفتالو اور شفترنگ سب سرد ہین دوسرے درجہ مین اور تر
پہلے درجہ مین تمام پختہ معدہ گرم کو مفید ہین ہی اور آلو بوی دہن کو جو بسبب گرمی معدہ کے ناخوش ہو خوشبودار
کرتا ہے بعد اوسکے آب یخ نہ پینا چاہیے اور اوسکو اوپر کسی طعام اور کسی شراب اور کسی میوہ کو نکھانا چاہیے
اور دفع مضرت اوسکی مانند دفع مضرت خوبانی کے کرین اور وہ تپین جو تری اوسکی سے پیدا ہوتی ہین قوی یا دو
اور دراز آہنگ اون تپونسی ہوتی ہین کہ جو تری خوبانی سے ظاہر ہوتی ہین اور بعض طبیب کہتے ہین کہ قوت با
کو زیادہ کرتا ہے اور خواجہ ابو علی سینا کہتا ہی کہ یہ قوت اوس سے صاحب مزاج گرم اور خشک کیلیے حاصل ہوتی ہی
اور پانی اوسکے برگ کا کان مین ٹپکائین کیڑے کان کے سب مر جائینگے اور روغن اوسکے مغز کا کان کے درد
اور آدھا سیسی کے درد کو نافع ہے اور آلو بہت جلد معدہ سے باہر نکلتا ہی بہ نسبت شفتالو اور شفترنگ کے اور
طبع کو نرم کرتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ آلو اور خوبانی سے دست جاری ہوتے ہین پس جس وقت دست
جاری ہون گرم پانی اور سیدم پینا چاہیے کہ معدہ اور آنتون کو دھو دے پھر تدبیر بند کرنے دستون کی کرین
نیشوق سرد ہی پہلے درجہ مین دوسرے کے اور تر ہے آخر درجہ مین دوسرے کے اور جو شیرین ہوتا ہی دست
لاتا ہے اور جو ترش نہایت ہوتا ہی سرد زیادہ ہی وہ دست نہین لاتا ہی اور تشنگی اور صفرا کو بٹھاتا ہے
اور شیرین نیشوق معدہ کیلیے بہتر نہین ہی اور گرم مزاج والا جسکا معدہ ضعیف ہو دفع مضرت اوسکی
ساتھ گلشکر کے کرے اور ایک نوع آلو کی خرد ہی اوسکو آلو تحقیق کہتے ہین اور نیشاپور مین ملک شہی
کہتے ہین اور ایک نوع اور ہی بلکہ شام مین اوسکو قراصیا کہتے ہین سب اقسام اوسکی پیاس بجھانے اور صفرا
کو تسکین دینے مین ساتھ ایک دوسرے کے نزدیک ہین اور بہ نسبت آلو کے دستون مین قوی زیادہ ہین
اور نیشوق سردی مین غالب سب انواع سے ہے اور شفترنگ ایک میوہ ہی کہ ایک طرف اوسکی سرخ اور دوسری
طرف سفید مائل بزردی ہوتی ہے اور وہ پھل مرکب درخت شفتالو اور زرد آلو کی ہوتا ہی پیوندی ہے اور مذ لونی
پس جو شفترنگ خوشبودار ہی دل گرم کو مفید ہی اور بالخاصیت خون دلکو صاف کرتا ہی سیب سرد اور
تر ہے پہلے درجہ مین اور سیب ترش سرد ہی دوسرے درجہ کے اول مین اور سیب تلخ خشک ہی اور اس
خلط سرد پیدا ہوتی ہے بالجملہ سیب دلکو طاقت بخشتا ہی اور اگرچہ بدیر ہضم ہوتا ہی لیکن معدہ کو اوس سے قوت
حاصل ہوتی ہے اور سیب طبع کو خشک کرتا ہی اور ریاح کو ... اور گرم مزاج والے کو اوس سے کچھ مضرت
نہین ہی اور نا صفرا اگر تمام کھائے ... کہتا ہی کہ سیب ترش فراموشی لاتا ہی مرطوب دفع اوسکی
مضرت کی ساتھ شراب قوی کے کرنا ہے امرود سرد اور خشک ہے پہلے درجہ مین اور امرود
ترش لطیف نہایت ہی اور سرد زیادہ اور ترشکو کے غلیظ زیادہ ہوتا ہے اور جو خلط کہ امرود سے پیدا ہوتی ہے

بہتر ہوتی ہی اوس خلط سی کہ سبب سے پیدا ہوتی ہی بالجملہ امرود بادناک ہی اور دیر بمعدہ سی اوترتا ہی اور قولنج کو
نہایت ضرر پہونچاتا ہی اور نیم رسیدہ نہایت بد ہی بعد اوسکے آب یخ نہ پینا چاہیے اور نہ کوئی کہانا غلیظ کہانا
چاہیے دفع مضرت اوسکی شراب کہن اور جوارشات مسہل اور زنجبیل پرورده اور شوربا وغیرہ سی کرین اور
امرود تمام رسیدہ گرم مزاج والے کو مفید ہی اور پیاس اور متلی کو دفع کرتا ہی خاصة امرود چینی آلی
یعنے سیب بھی کہ عربی مین اوسکو سفرجل کہتے ہین سرد ہے آخر درجہ اول مین اور خشک ہی اول درجہ دوم مین آنکھ
اوسکی لکڑی کی دہوون مانند توتیا کے رنگ دیتی ہے اور یہ بریان بہت زیادہ ہوتی ہے اور سود مند ہے
اور اوسکے بریان کرنے کی تدبیر یہ ہی کہ بہ کو کاٹین اور درمیان اوسکا پاک کرین اور دانہ کے مقام پر
شہد بھرین یا شکر اور اوسکو خمیر مین لپیٹکر بھوبل مین دبا دین طبع کو خشک کرتی ہی اور بہ شیرین طبع کو
اسقدر خشک نہین کرتی جسقدر بہی ترش اور دانہ اوسکا نرم ہوتا ہے سینہ اور حلق کو نرم کرتا ہے اور فضول
کو احشا پر اوترنے نہین دیتا اور آبی لہیہ بہ پیاس کو بجھاتی ہے اور قے کو روکتی ہے اور خمار کو مفید ہی اور معدہ
واسطے قوی ہے اور ادرار کرتی ہے اور بہت کہانا بہ کا درد پٹھون کا پیدا کرتا ہے اور روغن اوسکا پسینہ کو
باز رکہتا ہی اور اگر بعد طعام کے کہائین اجابت طبع کرتی ہے اس حد کو کہ اگر بہت کہائین تو طعام ناگوارید
باہر لاتی ہی انار شیرین گرم اور تر ہے اور معتدل سینہ اور حلق کو نیک کرتا ہے اور بدن اوس سے
غذا خوبی پاتا ہے اور کہ وہین انکے بادناکی بھی ہے اور انفاخ لیکن ریح اوسکی جلد تحلیل ہوجاتی ہی
اور کچھ پیاس بھی پیدا کرتا ہے اور معدہ گرم مین صفرا ہوجاتا ہے اور انار ترش سرد اور تر ہے اور قابض
اور لطیف معدہ اور جگر کو مفید ہی اور بھونک بڑہاتا ہے اور شہوت جماع کو دور کرتا ہے اور صفرا اور
پیاس کو بجھاتا ہی اور آدمی سرد مزاج کو نقصان پہونچاتا ہے مضرت اوسکی زنجبیل پرورده سی دفع کرین
اور گرم مزاج آدمی ہمیشہ شراب پیے اوسکے لیے کوئی نقل بہتر انار ترش اور بہی سے نہین توت شہتوت
میٹھا گرم اور تر ہے اور بادناک اور معدہ کو پاک کرتا ہے اور گرم مزاج کو درد سر لاتا ہے مضرت
اوسکی سکنجبین سے دفع کرین اور شہتوت ترش صفرا کو تسکین بخشتا ہے اور معدہ کے لیے بہتر شہتوت
شیرین سی ہے طبع کو نرم کرتا ہے اور جو شہتوت نہایت ترش ہوتا ہی وہ سرد بھی زیادہ ہوتا ہے اور ازدیاد
قوت قبض کی ہے اور اگر شہتوت خام کو بجای سماق کے پکائین منہ آنے کی مرض کو سود مند ہوگا مرطوب
آدمی کو دفع مضرت اوسکی ساتھ جوارش مسک کی کرنی چاہیے اور بعد اوسکے کچھ ترش شے کہاوے
خربزہ حرارت مین معتدل اور دوسرے درجہ مین تر ہی اور خربزہ شیرین درمیان دوسری درجہ کے
گرم ہے اور کچا یعنے خام خربزہ پہلے درجہ مین سرد ہی اور دوسری درجہ مین تر ہے مگر سردی اوسمین

باندازہ اوسکے مزہ کے ہی اور جو خربزہ بخوبی پختہ ہو گیا ہو وہ لطیف ہوتا ہی اور سدہ کھولتا ہی اور ادرار کرتا ہے
اور معدہ کو صاف کرتا ہی اور تخم اوسکا صاف کرنیوالا معدہ کا زیادہ گودہ سی ہے اور پوست انسان کو صاف
کرتا ہی خصوصاً تخم اوسکا جھائی اور چھیپ اور سبوسہ سر کو دور کرتا ہے اور پوست اوسکا پیشانی پر اگر کہین
اوس مواد کو جو سر سے اوترتا ہی باز رکہتا ہی اور جو خربزہ نیم خام ہوتا ہی وہ غلیظ ہوتا ہی بالجملہ خربزہ جسم مین جاکر
جس خلط کو پاتا ہی مددگار اوسکا ہو جاتا ہی اور قے لاتا ہے خاصتہً جڑ اوسکی بمقدار ساتماشہ ساتھہ شراب
قے کو بخوبی حرکت دیتی ہی اور خربزہ پختہ اور نیم پختہ صاف کرنیوالا ہی معدہ کا اور گردہ اور مثانہ کو پاک کرتا ہے
اور جو آدمی کہ پتہری گردہ اور مثانہ سی رنج مین ہو اوسکو خربزہ ساتھہ روٹی کے نہ کہانا چاہیے خاصتہ ساتھہ
نان فطیر کے اور بعد طعام کے بھی نکہانا چاہیے اسلیے کہ خربزہ مواد غلیظ کو گردہ اور مثانہ کیطرف جلد اوتارتا ہی
کہ اوس مواد سی ریگ اور سنگ پیدا ہوتا ہی اور جو خربزہ کہ بہت میٹھا اور بہت پختہ ہو جلد صفرا بنجاتا ہی اور باوجودیکہ
خاصیت اوسکی یہ ہی کہ جلد معدہ سی اوترتا ہے لیکن جسوقت احوال اپنی سے متغیر ہوتا ہی صفرا ہو جاتا ہی اور اوس سے
صفراوی تپ لاحق ہوتی ہی اور محمد بن زکریا کہتا ہی کہ یحیی بن ماسویہ نے غلط بیان کیا ہے یہ کہا ہی کہ بعد
خربزہ کے شراب اور جوارشات کہانا چاہیے اسوجہ سی کہ خربزہ سی حذر اسلیے کرتے ہین کہ صفرا نہو جاوے پس کیونکر
روا ہو سکتا ہی کہ اوسکو ساتھہ شراب اور گرم جوارشات کی کہائین کہ تیز زیادہ ہو جاوے اور وہ صفرا جو اوس سے
پیدا ہو جلد رگو نمین نفوذ کرے پس بہتر یہ ہی کہ احتیاط اوسمین کرین کہ صفرا نہ پیدا ہونے پاوے اور تدبیر اوسکی یہ ہے
کہ پہلے اوس سے کہ صفرا ہووی جلد معدہ سی نکلجاوے لاجرم ساتھہ سکنجبین اور حرکت آہستہ کی اوسکو دفع کرین اور اگر
بعد خربزہ کہانے کے ارادہ سونے کا کرین تو چاہیے کہ پہلوی راست پر سو رہین کہ جلد اوترجاوے اور طبع بہت
جلد اجابت کری اور جلد غذای ترش مانند غوریا اور سکبا کی کہائین کہ صفرا نہ پیدا ہونے دیوی اور جسوقت
خربزہ بھی بہوک پر کہایا جاوے اور برابر اوسکے کوئی ایسی چیز نکہائی جاوے کہ اوسکو دفع کرے خاصتہ اگر
اوسپر خواب کری تو کچہہ درنگ نکریگا اس امر مین کہ صفراوی تپ پیدا کرے لیکن اگر یہ شخص سرد مزاج ہو تو
اوس تپ سے خلاصی پائیگا اور یہ کلام یحیی بن ماسویہ کی قول کی تاویل نہین کرسکتا ہی یہ جو کہتی ہین کہ یہہ
قول اوس خربزہ کی نسبت ہی جو میٹھا نہووی اسوجہ سی کہ یہ کلام اگر اوسکی نسبت ہوتا تو وہ کچھہ تفصیل
اوسکی بیان کرتا اور فرق درمیان شیرین اور ترش کے مندرج کرتا پس لازم ہے کہ خربزہ ترش
اگرچہ صفرا نہو جاوی تب بھی بعد اوسکی شراب اور جوارشات کہانا چاہیے لیکن وہ آدمی کہاوے جو سرد مزاج ہو
تربوز دوسرے درجہ کی پہلے مین سرد ہی اور آخر مین اوسکے تر ہی اور تربوز سی تری بہت پیدا ہوتی ہے
اور جو میٹھا تربوز ہوتا ہی اوس سی رطوبت شیرین پیدا ہوتی ہے اور ایسی رطوبتین صفرا اور تیزی خون کو

ساکن کرتی ہین اور بثون محرقہ اور تپون غب کو دور کرتی ہین اور جسوقت جگر اور رگونمین قدری صفرای نا طبیعی ہو توان رطوبتون کی طرف حاجتمندی زیادہ ہوتی ہی تاکہ مزاج اوس صفرای قلیل کا پہیر دیتی ہین اور اوسپر غلبہ کرتی ہین کیونکہ بسبب قلت اوس صفرا اور بباعث لاغری بدن کے ہر وقت مسہل نہین نوش کر سکتی ہین تاکہ مسہل صفرای قلیل کو نکالدیوی اس سبب سے گرم اور خشک مزاجونمین تربوز نہایت مفید ہی لیکن بسبب نازکی تربوز اور بوجہ گرمی معدہ اور جگر کے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اوائل اونسی جلد بہر جاتا اور دودناک ہوکر درد سر پیدا کرتا ہے اور اوسمین سے جو رگونمین جاتا ہی بدن کو گرم کرتا ہے لاجرم اوس آدمی کو کہ بعد تربوز کے برخلاف واجب درد سر یا کسی طرح کی حرارت جسکی توقع نہو ظاہر آوی تو چارہ نہوگا اس بات سے کہ قدری پانی انگور خام یا پانی انار ترش کا ساتھہ اوسکی نوش کرین تاکہ متغیر نہو جاوے اور یہ عرض ظاہر نہووین اس جگہہ ایک دقیقہ ہی اور وہ یہ ہی کہ یہ ترشیان جو بعد تربوز کے کہائی جاوین خالی نہونگی اس بات سی کہ نفخ ظاہر ہو اور چونکہ تیزی ترشیون کی رطوبتون کو دور کرتی ہین اور لطیف کر دیتی ہین پس اوس آدمی کو جسکو تربوز کی حاجت ہی فائدہ اون رطوبتون کا اوس سے باز رکھتی ہین اسلیے کہ فائدہ ان رطوبتون کا اوسکے قوام ہین ہی پس جسوقت کہ قوام اونکا لطیف ہو گیا تو فائدہ بھی اونکا باطل ہوگا اور یہ مقام بہت تنگ ہے کہ طبیب کو متحیر کرتا ہی پس اسی جگہہ غور اور تامل ضرور ہے معلوم کرنا چاہیے کہ بہت چیزین سودمند ہین کہ ایک شخص کو بعینہ نقصان دیتی ہین اگرچہ ازروی قیاس کے کیفیت اوس چیز کی جو مناسب کیفیت مزاج اس شخص کے ہو واجب کری کہ وہ چیز اوسکو فائدہ دیوی لیکن بسبب اوس خاصیت کی جو اوسوقت اوس مزاج کی ساتھہ اوس چیز کے ہی فائدہ نہ دیوی بلکہ نقصان دیوی پس بہتر یہ ہی کہ اوس چیز سے دست بردار ہون اور طرف اور کسی شے کی متوجہ ہون مثلاً کوئی شخص ہے کہ یہ حال جو بیان کیا گیا حال اوسکا ہے بعینہ اور اوس آدمی کو تربوز اور اوسکی تری کی حاجت ہی پس جسوقت کہاوی یہ اعراض اوسمین ظاہر ہون تدبیر اوسکی یون کرنا چاہیے کہ بعوض اوسکی ایسی چیز کہاوی کہ جو کیفیت قوی رکہتی ہووی اور چندان نازک نہو یا قوام بہتر رکہتی ہو اور ساتھہ اوس مزاج کی مقابلہ کر سکے اور وہ چیز مانند امرود چینی اور بہرابادی کے ہی پس اگر خواہش دل سی کہانا اوسکا چاہین یا واسطے طلب منفعت کی تو تدبیر اوسکی اس طریق پر چاہیے کہ اوسکو طعام سی پہلے کہائین تاکہ سر طعام پر نفخ نکرے اور جلد بدن اوس سے بہرہ تری کا پاوے پہر اوسکے بعد طعام کہائین کہ پہلی مستحیل ہووے اور اوسکے سی طعام موافق اوسکو مدد دیوی یہانتک کہ مزاج اس شخص کا تہنا ضرر اوسکا نہ قبول کر سکے اور اوسمین وہ اثر نکرے کہ ساتھہ تنہائی کے کر سکتا ہی کاہو سرد اور خشک ہی دوسری درجہ مین اور علوہ کی خاصیت اور طبیعت سے نزدیک ہے تنگی سانس کو کہ حرارت سی ہو فائدہ بخشتی ہی اور یرقان اور سوزش مثانہ

اور زخمون کو جو مثانہ اور گذرگاہ بول مین ہون سود مند ہی **عنب الثعلب** ہندی مین اوسکو مکوہ کہتی
ہین سرد اور خشک ہی دوسرے درجہ مین جگر کو گرم اور ورمون گرم کو کہ جگر مین اور اور اعضا مین عارض ہون
سود مند ہی سدہ جگر کا کہولتی ہے اور ضماد اوسکا ورمونکو ساکن کرتا ہی اور عصارہ اوسکا حیض کو روکتا ہی
اور سب منفعتین کاکنج کی اوسمین پائی جاتی ہین اور مکوہ پانچ طرح کی ہوتی ہی ایک مخدر ہی اور ساتھ افیون کے
نزدیک ہے اور دوسری نہایت بد ہی اور منجملہ زہر قاتل کے ہی لیکن بہتر مکوہ کی وہ قسم ہے کہ برگ اوسکا سبز ہے
اور پہل اوسکا زرد ہی اور اوسمین ایک قوت قابضہ ہی کہ اوس قوت کی وجہ سے کثرت حیض کو باز رکہتی ہے اگر
اوسکے برگ کا حمول اور ضماد کرین **کدو** سرد اور تر ہے دوسرے درجہ مین جلد ہضم ہوجاتا ہی اور جسم انسان کا اوس سے
غذاے نیک پاتا ہی اور اگر اوسکو گوشت مین پکائین تو نہایت جلد ہضم ہوگا اور غذا اوسکی بہتر ہے پیاس کو بجہاتا ہے
اور طبع کو نرم کرتا ہے اور جسوقت سرکہ مین پکائین لطیف نہایت ہوتا ہی اور حرارت کو بجہوبی تسکین دیتا ہے
اور جلد ہضم ہوجاتا ہی اور مرطوب اور قولنجی کو نقصان پہونچاتا ہی اور دفع مضرت اوسکی ساتھ مرچ اور رائی اور
انگابہ اور دارچینی کے کرین **بادنجان** یعنی بیگن مرکب القوی ہے اوسمین ایک مادہ ہی تیز اور جلانے والا
کہ خون کو سوختہ کردیتا ہی اور خلط سوداوی کو پیدا کرتا ہے اور سوختہ آنے کی بیماری کو غالب کرتا ہے اور ایک
مادہ ہی سرد اور خشک اور شیرین اور غذا بہتر اوس سے حاصل ہوتی ہی طبع کو نرم کرتا ہی اور ایک مادہ ہی سرد اور خشک
اور غلیظ موافق مزاج زمین کے بدہضم ہوتا ہی اور نفخ کرتا ہی اور طبع کو خشک کرتا ہی بالجملہ بیگن معدہ کے واسطے
نیک ہے متلی کو روکتا ہی اور سر اور آنکہون کے حق مین بد ہی اور بیگن بہت کہانے سے بواسیر اور داد اور
سوداوی بیماریان پیدا ہوتی ہین لیکن سرکہ مضرت اوسکی آنکہہ اور سر سے باز رکہتا ہی اور سدہ جگر اور
تلی کا کہولتا ہی اور اگر اوسکو نمک کے پانی مین جوش دیوین پہر روغن تازہ یا روغن بادام مین بہونین اکثر
مضرتین اوس سے جاتی رہتی ہین اور اگر بیگن کو چیرین اور دوپہر کامل نمک کے پانی مین رکہین پہر دہو وین اور
کوئی شے ملا کر پکائین مضرتین اوسکی کم ہوجائینگی اور اگر اوسکو سرکہ مین رکہین اور اچار کرین کہانا ہضم کریگا
اور بہوک بڑہائیگا اور صفرا کو تسکین دیگا **عناب** ثمر سرد ہی پہلے درجہ مین اور تری اور خشکی مین معتدل
ہی اور رازی کے قائل بہ تری ہے بعضے کہتا ہی گرم اور تر ہی پہلے درجہ مین معدہ کے لیے بد ہے اور دیر گوار
ایک گروہ کہتا ہی کہ عناب درد گردہ اور مثانہ کو فایدہ بخشتا ہی اور کہانسی کو نافع ہی اور سینہ کو نرم کرتا ہے
اور خون کی تیزی کو بجہاتا ہی اور بسبب رطوبت لزج کے خون کو غلیظ کرتا ہی پس بسبب غلظت کے تیزی
اوسمین کم ہوجاتی ہی اور ساکن ہوتی ہی جالینوس کہتا ہی مینے عناب مین معالجہ حفظ صحت اور ازالہ مرض
مین کچہہ اثر نہین دیکہا بلکہ اوسکو بدگوار پایا ہے اور خشک عناب بہی خواص مین قریب اوسکے ہے تر کے

سرد اور خشک ہے اور قابض اور قبض اوسکا سب میوون سے زیادہ ہے پیشاب کو روکتا ہے اور صفرا کو
تسکین بخشتا ہے اور قولنج کے لیے سب چیزون سے بدتر ہے پس مضرت اوسکی شہد اور شوربا ہے چرب اور جوارشات
مسہل سے دفع کرین سپق شہر گرگان اور طبرستان مین اوسکو طاق دانہ کہتے ہین اور عربی مین سدر
لکہتے ہین اور ہندی مین بیر مشہور کرتے ہین لیکن بیر شیرین اور پختہ گرم ہے درجہ اول مین معدہ کے لیے
بد ہے اور بادناک اور طبع کو خشک کرتا ہے اور درد سر لاتا ہے مضرت اوسکی شہد اور شکر اور شراب اور
جوارشات مسہل سے دفع کرین زیتون نمک مین پڑا ہوا معدہ کو قوت دیتا ہے اور بہت کم غذا کی
پیدا کرتا ہے اور اگر اوسکو پیسین اور سوختگی آتش پر ضماد کرین پہپولا نہ پڑنے دیگا اور زیتون زخم پلید کو
پاک کرتا ہے اور زیتون سیاہ کی دہونی صاحب ربو اور تنگی نفس کو نافع ہے اور اگر اوسکو سوختہ
کرین آنکھ کے لیے بجاے توتیا ہے اور اگر اوسکو اول شہد مین آلودہ کرین پہر جلائین تو بہتر ہوگا اور عصارہ
برگ زیتون کا اوس مواد کو باز رکہتا ہے جو دماغ سے آنکھ پر اوترتا ہے حب الآس تخم مورد ہے
اور گرگان اور طبرستان مین اوسکو مورد دانہ کہتے ہین طبیعت اوسکی مانند طبیعت مورد کی ہے معدہ کے
لیے نیک ہے اور طرح طرح کے دستونکو روکتا ہے اور موہنہ کو خوشبو دیتا ہے ترنج پوست اوسکا گرم اور خشک ہے
پہلے درجہ مین اور گوشت اوسکا سرد اور تر ہے پہلے درجہ مین اور ترشی اوسکی سرد اور خشک ہے دوسرے
درجہ مین اور تخم اوسکا گرم اور خشک ہے دوسرے درجہ مین گوشت اوسکا دیر ہضم ہوتا ہے اور اوس سے خلط
غلیظ پیدا ہوتی ہے مضرت اوسکی شہد سے دفع کرین اور بہتر یہ ہے کہ اوسکو شہد کے ساتھ کہائین اور اونکے
پوست بھی اوسکے ساتھ تناول کرین تا کہ طبع اجابت کرے اور بعد اوسکے کچھ غذا کہائین اور پوست اوسکا
طعام ہضم کرتا ہے اور قے اور متلی کو دور کرتا ہے اور معدہ کو قوت دیتا ہے اور مفرح ہے اور ترشی اوسکی صفرا اور حرارت
اور پیاس کو بجہاتی ہے دواد اور جہائی پر طلا کرنا مفید ہے اور اگر آنکھ مین لگائین زردی یرقان کی دور ہو جاتی ہے اور آدمی سو مزاج
کو [illegible] اور تخم اوسکا فادزہر ہے بچہو کے زخم پر رکہنا مفید ہے اور بواسیر کو نافع ہے موز ہندی اوسکو کیلا کہتے ہین طبیعت اوسکی اور
حال اوسکا خربزہ کے حال سے نزدیک ہے طبع کو نرم کرتا ہے اور بہت کہانا کیلا کا سدہ ڈالتا ہے اور صفرا پیدا کرتا ہے اور بلغم کو زیادہ
کرتا ہے اور سینہ کو اور حلق کو نرم کرتا ہے اور معدہ کے لیے برا ہے اور اوس [illegible] ہضم [illegible] کرتا ہے اور گردہ کو نافع
ہے اور ادرار کرتا ہے گرم مزاج والونکے واسطے مضرت اوسکی [illegible] سرد [illegible] پہلے
درجہ مین اور خشک ہے دوسرے درجہ مین اور قابض ہے کہ بسبب قوت قبض کے سدہ پیدا کرتا ہے اور اگر [illegible] گرم اور خشک [illegible]
سکنجبین [illegible] زیادہ [illegible] ہونے پاتا اور [illegible] صفرا کو بٹہاتا ہے اور معدہ کو [illegible] دیتا ہے پیاس اور متلی کو دور
کرتا ہے اور بہوک پیدا کرتا ہے اور بسبب ترشی کے طبع کو خشک کرتا ہے اور حیض کی کثرت کو روکتا ہے اور [illegible] پانی سے

کلیان کرنا و انتون کی جڑونکو مضبوط کرتا ہی اور اگر اوسکو معدہ اور شکم پر ضماد کرین آنتون پر صفرا کے اوترنے کو
باز رکہتا ہی زرشک سرد ہی اور خشک دوسری درجہ مین طبع کو خشک کرتی ہی اور پیاس بجہاتی ہی خونی اور
صفراوی دستون کو روکتی ہے اور ورمون گرم پر رکہنا اوسکا سودمند ہی اور قرص زرشک حرارت جگر کو
نافع ہین

باب اا گیارہوان دوسری جزو سے تیسری گفتار کے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے خشک میوونکی منفعت اور مضرت کی پہچان مین ہی اور دفع مین

اونکی مضرت کی خرما ہندی مین چہوارہ خشک کہتے ہین منفعت اور مضرت اوسکی مانند منفعت و مضرت رطب کے ہی اور قوی
زیادہ اوس سے ہی زبیب فارسی مین مویز کہتے ہین حرارت اوسکی قوی زیادہ انگور سے ہے اور اوسمین تری معتدل ہے
سینہ اور حلق کو فائدہ دیتی ہے اور آواز کو صاف کرتی ہی اور جگر کو فربہ اور معدہ اور سینہ کو صاف
کرتی ہی اور اوسمین کچہ مضرت نہین ہے گرم مزاج والے کو بعد اوسکے قدر سکنجبین چٹانی چاہیے یا کہٹا انا
کہلاوین کشمش شہر طریقہ مویز ہی اور نفع کرتی ہی انجیر خشک درد پشت اور تقطیر بول یعنی چنک
پیشاب کو نافع ہی گردہ کو پاک کرتا ہی اور فربہ جسم کو اور پاک سینہ کو اور زیادہ باہ کو اور نرم طبع کو کرتا ہی اور سمی خلطونکو مسام سے نکالتا ہی اور اوپر جلد کے لاتا ہے اس سبب سے جوئین جلد مین پڑجاتی ہین پس اس مضرت کو حمام
اور بہت پسینہ لانے سے دفع کرین اور جسم اپنا ساتہہ جوا کہار اور چنے کے آٹے اور اشنان سے دہووین اور اگر انجیر کو
اخروٹ کے ساتہہ کہاوین ریاح کو دفع کریگا اور قولنج کو مفید ہوگا اور گرم مزاج والے کے لیے مضرت انجیر خشک
کی انار اور سکنجبین دفع کرین اور مسہل اوسکا قولنج کو کہولتا ہی اس طریق پر کہ انجیر خشک بہت بڑی بڑی لیوین اور
پوست اوتارین اور الکیتو درم پر بمقدار دس درم شیر انجیر خام داخل کرین اور الکیتو درم اخروٹ اور مغز بادام
مین کوٹین کہ خوب گوندہ جاوے اسقدر کہ کوئی جزو جدا نرہے نگاہ رکہین پس بوقت حاجت ناشتا مقدار
دس درم اوسمین سے تناول کیا کرین ثفل کو باہر لاتا ہے اور قولنج کو منع کرتا ہی خاصۃً اگر پانچ درم برگ سداب
خشک اوسمین ملائین اور سانپ اور بچہو کے کاٹنے کو بہی نافع اخروٹ گرم ہے دوسرے درجہ مین اور
خشک پہلے درجہ مین اخروٹ تر طبع کو نرم کرتا ہے اور دیر ہضم ہوتا ہی لیکن معدہ سے جلد زیادہ بادام سے
اوتر جاتا ہی اور اخروٹ خشک قبض طبع کرتا ہی اور درد گلو پیدا کرتا ہے اور صفرا کو جلاتا ہے اور اگر ناشتا تناول
کرین قے لائیگا اور زبان کو سنگین کریگا اور درد سر پیدا کریگا اور اگر اخروٹ تر کی پوست کا پانی نچوڑین اور
اوس پانی سے غرغرہ کرین خناق بلغمی دور ہوجائیگا اور اخروٹ خشک آشوب ذہن پیدا کرتا ہی مغز کاٹ کے
بہونکا حرارت کو اوسکی تسکین بخشتا ہی اور اخروٹ بسقدر پرانا ہوگا تیز ہوگا اور تدبیر دفع مضرت اخروٹ کی یہ ہے
کہ اوسکو دونون پوست سے پاک کرین اور پاک کرنا اوسکا اس طریق پر ہے کہ اخروٹون کو سبوس کے ساتہہ

ملاکر بریان کرین نرم آگ پر اور ہاتھ سے ملین اور پہونکین سب پوست جدا ہو جائیگا اور اخروٹ انجیر اور تنتلی کے
ساتھ باہم کوٹین فادزہر ہے بادام گرم ہے پہلے درجہ مین صاف کرنیوالا ہے سینہ اور پھیپڑہ کا اور گردہ
اور جگر اور تلی کو پاک کرتا ہی اور مثانہ گرم اور آنتون کے زخم کو نافع ہے لیکن بدیر ہضم ہوتا ہی اور بادام تلخ
گرم اور خشک ہی دوسرے درجہ مین خلط غلیظ کو کہ معدہ اور پھیپڑہ اور جگر مین ہو پاک کرتا ہے اور پتھری گردہ کی
صاف کرتا ہی اور دشواری پیشاب کو سود مند ہی پستہ سردی اور گرمی مین معتدل ہی سدہ جگر کا کھولتا ہی
اور گردہ کو بہتر کرتا ہی اور آشوب دہن پیدا کرتا ہی اور حلق کو درشت کرتا ہی فندق سرد ہی پہلے درجہ
مین اور غلیظ ہی اور غذا دینے والا اور معدہ مین بدیر ہضم ہوتا ہی گرم مزاج والے کے لیے اوسکو ہمراہ شکر کے دلوین
اور مرطوب کے لیے شہد کے ساتھ لازم ہے اور اگر کوئی آدمی فندق کثرت سے کہاتا ہو تو گرانی اوسکی ساتھ سفرجل
مسہل کے دفع کرے حبۃ الخضرا یعنی بن گرم ہے دوسرے درجہ مین اور خشک ہی پہلے درجہ مین ایک
گروہ کہتا ہی کہ درخت اوسکا پرانا ہوتا ہی اور بزرگ جن کو ضرو کہتے ہین اور ادرار کرتا ہے اور تلی کو نافع ہی اوسکے
گوند کو صمغ البطم کہتے ہین اور علک الانباط بھی لکھتے ہین محلل اور صاف کرنیوالا ہی اور اگر اوسکو مقدار ساڑے چار ماشہ
ساتھ شہد یا جلاب کے لعوق کرین اور کہائین اخلاط غلیظہ کو کہ سینہ مین ہون پاک کرتا ہے اور استعمال اون کا طبیعت کو
نرم کرتا ہی اور گردہ کو پاک اور قوت باہ کو زیادہ کرتا ہی اور مرہمون مین بھی نافع ہوتا ہی اور سخت ورمون کو نرم
کرتا ہی اور پکاتا ہی اور پاک کرتا ہی ابن ماسویہ کہتا ہی کہ حبۃ الخضرا یعنی بن ہو ناک کو کہتا ہی حب الصنوبر الکبار
فارسی مین اوسکو چلغوزہ کہتے ہین معتدل ہی اور گرمی اور تری کی طرف میل کرتا ہی حب الصنوبر الصغار
گرم اور خشک ہی دوسرے درجہ مین لیکن چلغوزہ صاف کرنیوالا اور محلل ہے اور اوسکے اندر قدرے سوزانی ہے
اوسکو پانی مین تر کرین سوزانی اوس سے جاتی رہیگی اور جسم کو فربہ کرتا ہی اور مفلوج کو نفع بخشتا ہی اور سینہ کو اخلاط سے
پاک کرتا ہی اور اگر اوسکو افسنتین رومی کے ساتھ معدہ پر طلا کرین تو معدہ کو قوی کریگا باوجودیکہ خود بدیر ہضم
ہوتا ہی گرم مزاج والے کے لیے شکر کے ساتھ دلوین اور مرطوب کو شہد کے ساتھ کہلائین تاکہ بخوبی ہضم ہو
اور قوت باہ کو بڑہاتا ہی اور مثانہ کو نگاہ رکھتی پیشاب کو قوت دیتا ہی اور گردہ اور مثانہ کی رطوبت کو صاف
کرتا ہی گرم مزاج والا اوسکی مضرت تخم خرفہ کے پانی سے دفع کرے اور انار کے پانی سے بھی عناب خشک
سینہ کو نرم کرتا ہی اور معدہ کے لیے نیک نہین ہی خون کو ساکن کرتا ہی اوس طرح سے جیسے عناب تر کے بیان مین
مذکور ہو چکا ہی اور بہت کہانا اوسکا نفخ کرتا ہے اور قوت باہ کو نقصان دیتا ہی آلو خشک دانہ اوسکا
مونہہ مین نگاہ رکہین پیاس کو بجہاتا ہی اور جیسا کہ آلوی تر مین لکہا گیا ہی آلو خشک مین بھی وہی ہی سے
سبب اور امرود اور آلو کے قدیم ہیون معدہ سے دیر مین باہر نکلتی ہین اور طبع کو خشک

کرتی ہین پس جلاب اور بار السل اونکو جلد معدہ سی نکالتا ہے کنجد بریان بوی دہن کو ناخوش کرتا ہی
اور گوشت دانتون کی جڑ کا تباہ کرتا ہی اور بہت کہانا اوسکا معدہ پر گران معلوم ہوتا ہی مضرت اوسکی
انکا سی دفع کرین اور درمیان دانتون کا اوس سی پاک کرین نارجیل عربی مین جوز ہندی کہتی ہین گرم ہے
دوسری درجہ مین اور تر ہی پہلی درجہ مین درد پشت اور درد سرین کو نافع ہی اور قوت باہ کو بڑہاتا ہی اور معدہ سی
بدیر باہر نکالتا ہی شکر اور فانیذ سکو دفع کرتی ہی لیکن ہوان اور صاحب رطوبت آدمیون کو موافق ہی گرم مزاج والی کی
لیے مضرت اوسکی انار ترش کے پانی یا سکنجبین سے دفع کرین اور معلوم کرین کہ پوست نارجیل کا ہضم نہین ہوتا
اوسکو چھیلنا بہتر ہی گل خوردنی یعنی مٹی قابل خوردنی جاننا چاہیے کہ بہتر وہ مٹی قابل کہانے کی ہوتی ہی جو
جلد گذر جاوے اور دہن مین نرم پاوے اور چپٹنے والی نہو اور ریگ نہو پس ایسی مٹی اگر بعد طعام کے سارے
تین ماشہ کہائین تو گرانی طعام چرب کی معدہ سی دور ہو جاویگی اور قے کو بھی یہ مٹی باز رکھتی ہی اور جو مٹی کہ اس
صفت کی نہو نہایت ضرر پہونچاتی ہی اور سدہ ڈالتی ہے اور پتھری اور ریگ گردہ اور مثانہ مین پیدا کرتی ہی
پس جس آدمی کے گردہ اور مثانہ مین ریگ اور پتھری ہو یا کسی جگہ سدہ پڑا ہوا ہو اوسکو کسی قسم کی مٹی کہلانی
چاہیے اور نشان اوس آدمی کا کہ رگین اوسکی باریک ہون اور سدہ جگر مین پڑا ہوا ہو یہی کہ بدن دبلا ہوگا
اور چہرہ کا رنگ زرد ہوگا اور سبزی کی طرف میلان کریگا اوسکو کسی حالت مین مٹی کہلانی چاہیے اسی طرح
اوس آدمی کو کہ پتھری اور ریگ گردہ اور مثانہ مین ہو مٹی بچانی چاہیے اور اگر خواہش کامل ہی اتفاق قدرے
مٹی چاٹنے کا ہو دے تو لازم ہے کہ بعد اوسکے دوسرے دن سکنجبین بزوری کہائین یا شربت فنجنشین وغیرہ اور
کسی حال مین اوس دن کہ مٹی کہائی ہو کوئی چیز جو ادرار کرے ہرگز نکہائین اور نہ دوسرے دن اسلیے کہ چیزین مدر کہانا بعد
مٹی کے سدہ ڈالتی ہین اور پتھری اور ریگ گردہ اور مثانہ مین پیدا کرتی ہین اور اگر کسی کو یہ علت ہو کہ بغیر مٹی کہانے طاقت
صبر کی نرکہے تو اوسکو مصطگی وہ دوائین جو دافع مضرت گل ہین تناول کرین واللہ اعلم باب ۱۲ بارہوان دوسری
جزو سے تیسری گفتار کے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے شیرینیون کی
منفعت اور مضرت کی پہچان مین ہے اور تدبیر مین دفع مضرت کی شکر صاف کرنے اور
جلا دینے مین شہد سی نزدیک ہی اور گرمی اور تری مین معتدل ہے اور نیشکر بھی مناسب مزاج شکر کے ہی اور تری
اور نرمی مین زیادہ شکر سے ہی اور گرمی شکر کی درجہ اول مین ہے سینہ کو نرم کرتی ہی اور معدہ کے لیے نیک ہی مگر
اوس معدہ کو کہ جسمین صفرا پیدا ہوتا ہو نیک نہین ہی اسلیے کہ وہ بھی جلد صفرا ہو جاتی ہے شہد گرم اور خشک ہے
دوسری درجہ مین اوسکو فارسی مین انگبین اور عربی مین عسل النحل کہتی ہین بہتر قسم اوسکی سرخ شفاف خوشبودار اور
خوش ذائقہ اور صادق الحلاوت ہی کہ اوسمین موم معلق نہو اور جب اونگلی سے اوٹھائین تار بندہ جائے ایسا

شہد والے کے لیے نہایت بہتر ہے اور بعد اوسکے سفید نباتی رنگ بہتر ہے یہ واسطے غذا کے مخصوص ہے کہ بہت لذت کہتا ہے
اور یہی بہتر صیفی سے ہے اور شتوی شہد زبون ہے اور اسی طرح سبز اور سیاہ اور پرانا اور بدمزہ یا تلخ یا ترش اور
رقیق بدبودار شہد زیانکار ہے **فانیذ** اوسکو قند کہتے ہین گرم اور تر ہے پہلے درجہ مین خصوصاً قند سفید اور غلیظ
زیادہ شکر سے ہے کہانسی کے لیے سودمند ہے اور طبع کو نرم کرتا ہے اور ریاح کو نہایت مفید ہے اور حیض کو جاری کرتا ہے
فالودہ جو شکر اور نشاستہ اور روغن بادام سے تیار کرین موافق مزاج بادام اور شکر کے ہوگا پس ایسا فالودہ
سینہ کو نرم کرتا ہے اور بہت غذا دیتا ہے اور معدہ کے لیے نیک نہین ہے گرم مزاج والا مضرت اوسکی دوسرے
دن دفع کرے ساتھ سکنجبین کے کہ تخم کاسنی سے بنائی ہو تاکہ سدہ پڑنے سے محفوظ رہے اور اوسکی حرارت کو تسکین
دیوے اور جو فالودہ کہ شہد اور روغن اخروٹ سے تیار کرین وہ گرم مزاج کو نہ بنانا چاہیے **خبیص** فارسی مین فرشتہ
کہتے ہین معدہ کے لیے بہتر فالودہ سے ہے اس سبب سے کہ لزوجت اوسمین کم ہوتی ہے گرم مزاج والے کے
واسطے دفع مضرت اوسکی مانند دفع مضرت فالودہ کے ہے **لوزینہ** سینہ اور حلق کو مفید ہے لیکن اوسکی
روٹی سے سدہ پڑتا ہے دفع مضرت اوسکی مانند دفع مضرت فالودہ کے ہے **قطایف** فارسی مین رشتہ
خطائی کہتے ہین اور عربی مین اطریہ کہتے ہین اور فارسی مین آش آرد اوسکی کئی قسمین ہین خواہ آرد گندم
خالص سے بنائین اس طرح کہ آٹا میدہ کا نرم کرکے قمع سوراخ تنگ سے مانند رشتہ کی کہینچتے ہین یا آٹا پانی
اور نمک مین گوندہ کر اور تختہ پر بیلین کر کے رشتہ طولانی چہری سے کاٹتے ہین لیکن جو قطائف قند اور
روغن اخروٹ اور مغز اخروٹ سے تیار کرین گرم ہوتی ہے اور اوسکی روٹی سے سدہ پیدا ہوتا ہے لیکن
جلد ہضم ہوتی ہے اور جو قطایف کہ شکر اور مغز بادام اور روغن بادام سے بنائین گرم مزاج والیکو موافق
ہوتی ہے اور جو قند اور مغز پستہ سے بنائین سدہ کمتر پیدا کریگی دفع مضرت سب قسمونکی دوسرے دن ساتھ
سکنجبین کے کرین اور ساتھ پانی انار ترش کے **شکربیز** کہ شکر فائق سے تیار کرین معتدل ہوگا اور
اور سدہ کم پیدا کریگا اور سب حلویات سے بہتر ہے گرم مزاج والا مضرت اوسکی ترش میوہ ونسے کرے **زلابیہ**
فارسی مین حلوای زلیبی کہتے ہین معدہ مین بدیر ہضم ہوتا ہے اور خوف سدہ کا ہے گرم مزاج والے کو بعد
اوسکے ترشی کہانی چاہیے واللہ اعلم

باب ۱۳ تیرہوان دوسری جزو سے تیسری گفتار کو اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے ہر جنس کے روغنون کی منفعت اور مضرت مین ہے

روغن اخروٹ مزاج اخروٹ کا رکہتا ہے اور مناسب معدہ اور گردہ کے
ہے اور بلغمی دستون کے لیے سب روغنون سے زیادہ موافق ہے **روغن زیتون** جو روغن کہ زیتون سبز سے
نکالین سرد اور خشک ہوگا پہلے درجہ مین پس وہ روغن معدہ کو دباغت دیتا ہے اور اوسکو عربی مین

زیت الانفاق کہتے ہین دستون کو بند کرتا ہی اور جو روغن کہ زیتون پختہ سے بنایا جاتا ہی گرمی اوسمین باعتدال ہوتی ہے
اگر اوسکو مغسول کرین یعنی دہووین بہتر اور معتدل زیادہ ہوگا اور جو روغن زیتون کہ پرانا ہو مزاج اوسکا گرم ہوگا روغن بادام
معتدل ہی معدہ کے لیے بہتر نہین ہی کہانسی کو فائدہ دیتا ہی اور سختی سینہ اور مثانہ کو نافع ہے اور سدہ کہولتا ہے اور
صاحب اسہال کو ضرر پہونچاتا ہی اور اگر مغز بادام کو ساتھ مغز فندق کے کوٹین اور روغن باہم کہینچین دستون والیکو
بہتر روغن بادام خالص ہوگا **روغن کنجد** یعنی تل کا تیل غلیظ ہی اور گرمی مین معتدل اور معدہ کے لیے
بہتر نہین ہی اگر اوسکو دہووین لطیف ہوجائیگا اور منفعتین اوسکی روغن بادام کی منفعتون سے نزدیک ہین
روغن ناریل گای کے گہی سے لطیف زیادہ ہی معدہ کو نقصان نہین کرتا اور پرانا روغن اوسکا درد پشت
اور درد زانو کو مفید ہی **روغن پستہ** لطیف زیادہ روغن کنجد اور روغن گاو سے ہے اور جگر اور گردہ
کے لیے نافع ہی سدہ کہولتا ہی اور معدہ کے لیے بد ہے **روغن قرطم** روغن اوسکا طبع کو نرم کرتا ہے
اور صاحب قولنج کو نافع ہی اور معدہ کو ضعیف کرتا ہی **دہونا روغنو نکا** اس طریق پر ہی کہ ایک من طبی روغن
ساتھ ایک من پانی اور ایک مٹھی نمک کی ملائین اور نرم آگ پر جوش دین تا کہ پانی جلجائے پہر نمک اوس سے جدا کرین
اور دوسری مرتبہ پانی مین ملائین اور جوش دین کہ پانی جلجائے اور روغن رہ جائے اور اگر واسطے بیماری کے
دہووین کہ بیماری اوسکی ضعیف ہو قدری ستو جو کے اور انڈے کے سفیدی یعنے ناگر موتہا اوسمین جوش کرین پہر
صاف کرکے کام مین لائین اور تدبیر بنانے اور روغنون کی مانند روغن شاہسفرم یعنی نازبو اور روغن بابونہ
اور روغن سداب یعنی تتلی اور روغن برگ مورد اور روغن برگ چقندر اور روغن شبت یعنی سووہ کہ یہ اسباب
روغن بعض اوقات کام آتے ہین اس نہج پر ہی کہ عصارہ انکا ادویہ مذکورہ کو جدا گانہ ساتھ روغن کنجد
یا روغن زیتون کے نرم آگ پر جوش دین کہ پانی جلجائے اور روغن باقی رہی **گفتار چوتھی حصہ اول سی**
تیسری کتاب کی شراب کی منفعت اور مضرت کے بیان مین ہے اور اس گفتار کی
اٹھارہ باب ہین باب پہلا چوتھی گفتار اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے اس
امر مین ہے کہ غرض شراب پینے سے کیا ہے معلوم کرین کہ غرض شراب پینے سے
ہین ایک خوشی روح کی دوسری منفعت بدن کی اور نگاہ رکہنا اوسکا عالت تندرستی پر اور جسم آدمی کا
دو چیزون سے ایک کالبد اور دیگر نفس سے چنانچہ اوس نفس کو قوت کہتی ہین اور روح بہی کہتی ہین لیکن
طبیبون کی اصطلاح مین ہی بیان کیا جاتا ہی اور جو سوای اصطلاح طبیبون کے ہی معنی نفس کے کہ نفس کیا ہی
طبیبون کو کچہہ اوس سے مطلب نہین ہی اور معرفت اوسکی علم اعلی سے معلوم ہو سکتی ہے پس معلوم کرین کہ اس
نفس کے لیے تین قوتین ہین ایک کو شہوانی کہتی ہین اور کام اوسکا حاصل کرنا لذت اور برانگیختہ کرنا شہوت کا ہی

معدن اوسکا جگر ہی دوسری کو قوت حیوانی کہتے ہین کام اوسکا تمامی عز و جاہ اور ریاست اور ظفر اور غلبہ اور کینہ کرنا ہی معدن اوسکا دل ہی تیسری قوت انسانی ہی اوسکو قوت ناطقہ کہتے ہین اور قصد اوسکا طلب علم اور حکمت اور صواب اور بُری کا مونسی باز رکہتا ہی اور یہ قوت مخصوص واسطے انسان کے ہی اور معدن اوسکا دماغ ہی اور یہ شریف زیادہ سب قوتون سی ہے اور خسیس زیادہ سب سے قوت شہوانی ہی اسلیے کہ سب لذتین اس جہان کی ڈہونڈہتی ہے اور بُرائی او ذلت اور ملامت سی کچہہ اندیشہ نہین کرتی ہی اور قوت حیوانی بعضے کام اوس کے پسندیدہ ہین اور بعضی نکوہیدہ اس سبب سے یہ قوت متوسط ہی درمیان قوت انسانی اور شہوانی کے کیونکہ اگر قوت انسانی قوی زیادہ ہووی تو غلبہ اوسکے لیے ہوگا اور قوت حیوانی تابع اوسکی ہوگی قہر کرنے کے لیے اوپر شہوانی کے اور اگر شہوانی قوی زیادہ ہوا اوپر انسانی کے غلبہ کری تو قوت حیوانی متابع شہوانی کے ہوگی قہر کرنے کے لیے اوپر قوت انسانی کے پس کام ہر ایک قوت کا مخالف ایکدوسری کے ہی اور مراد باز رکہنی سے ہر چیز کے کام اوسکے سی قہر کرنا ہے اور خردمند ہمیشہ بدی اور زشتی سی پرہیز کرتا ہی اور قصد اس امر کا رکہتا ہی کہ سب کام اوسکے بہتر اور با صواب ہوون اور بدی سے پرہیز کری اسلیے کہ خردمند ہمیشہ ان دونون کامون مین مشغول رہتا ہی ایک قہر کرنا اوپر قوت شہوانی کے دوسری قصد کرنا صواب کا اور کار آخرت سی اندیشہ کرنا اور یہ رنج عظیم ہے تو اوسکے لیے ایسی چیز چاہیی اوسکو اوس رنج اور اندیشہ سی آسایش دیوی لہذا حکماے زمان نے جستجو کی کہ وہ شی کیا ہے کہ خردمند جسکی عمل سے یہ آسایش پاوی کوئی طعام اور کوئی شراب نہ پائی کہ یہ غرض اوس سی حاصل ہوتی مگر شراب انگوری واسطے اس غرض کے تجویز فرمائی تاکہ قوت انسانی استعمال اوسکے سی اوس رنج اور اندیشہ سی آسایش پاوے اور قوت شہوانی اور حیوانی کو بہی قہر کرنے قوت انسانی کے سے آسایش رہی اور بہرہ دونون قوتون کا بہی بوجہ صواب حاصل آوی اسلیے کہ نظام اور عمارت جہان کی اس بات مین ہی کہ بہرہ ہر ایک قوت کا جس طرح اور جسقدر کہ باصواب ہو حاصل ہوا اور اگر سب ایکبارگی ان دونون قوتون پر قہر کرین اور کچہہ بہرہ نہ دیوین تو جلد عمارت عالم اور نسل بنی آدم باطل ہو جاوے پس یہی اس مقدمہ کی اسلیے تنبیہ اوٹہائی کہ خردمند سمجہی اور معلوم کری کہ غرض شراب پینے سے کیا ہی اور وہ کہ دین اسلام مین حرام ہے اگر بسبیل شہوت اور اسراف مشغول شراب رہین کا اوس سببی خلل کار دین اور کار دنیا عالم مین راہ پاوے اور اگر بوجہ اعتدال ہووی تو صحت بدن کی میسر ہوگی اور فرحت روح حاصل ہوگی

باب دوسرا چوتہی گفتار سے حصہ اول کے شراب کی منفعت کے بیان مین ہے

رفس کہتا ہی کہ شراب حرارت غریزی کو بڑہاتی ہی اور کہانا جلد ہضم کرتی ہی اور اخلاط کو بدن مین معتدل کرتی ہی اور خون کو پاکیزہ اور رنگ چہرہ کا نیک اور نا فربہ کو فربہ کرتی ہی اور صفرا کو جو بدن مین ملا ہوا ہو باول کی راہ نکالتی ہے اور بلغم خام اور فسردہ کو گہلاتی ہے اور قوت روح کی

زیادہ کرتی ہی اور خون کو بدنمین گوشت بناتی ہی اور تندرستی کو نگاہ رکھتی ہے اور رگون کو خلطون سے دہوتی ہے اور
شہوت کلبی کو کہوتی ہے اور قولنج ریحی کو کہولتی ہے اور غذا کو جلد طرف اطراف بدن کے پہونچاتی ہی اور
جالینوس کہتا ہی کہ شراب معدہ کی ریح کو توڑتی ہے اور رگون کو فراخ کرتی ہے اور غذا کو تمام بدنمین پہونچاتی
ہی اور سددونکو کہولتی ہے اور غلیظ اخلاط و نکو لطیف کرتی ہی اور پسینہ کی راہ باہر نکالتی ہے اور نیند لاتی ہے
اور بقراط کہتا ہی کہ شراب کسی خلط خام اور فسردہ کو جسم انسانمین نہین چھوڑتی ہے کہ باہر نہ نکلے اور مسرت اور فرحت
نفس کو دیتی ہے اور روح کو تازہ کرتی ہے اور دلکو قوی کرتی ہے اور آخر بیماریون اور تپون گرم مین بھی دینی کی
اجازت ہی اور دیسقوریدوس کہتا ہی کہ باینہمہ منافع جس کسیکو کہ زہر دیا ہووی اوسکو بھی بہت مفید ہی خاصۃً
سرد زہر مانند افیون اور شوکران کے اور شراب قوی بچھو کی کاٹے ہوئے کو مفید ہی اور طبیبون نے صاحب مالیخولیا
اور صاحب غشی کو بھی شراب پینے کی اجازت دی ہے اور جس کسیکو کہ شراب پینے کی عادت ہو اور وہ اوسکو
چھوڑ دیوی تو ترک اوسکی سے اندیشہ اور غم بے سبب ظاہر ہوگا اور ہضم تباہ ہو جائیگا اور مزاج سرد اور بدن دبلا
اور حرارت غریزی کم اور سب قوتین ضعیف ہو جائینگی اور وہ خلطین کہ بسبب شراب پینے کے ساتھ پسینہ اور ادرار
پیشاب اور نرمی طبع اور قے کرنے کی بدن سے باہر آتی تہین ترک شراب سے بدستور بدنمین رہین گی اور بہت برس تک
اور اونکی وجہ سے طرح طرح کی بیماریان پیدا ہونگی پس لازم ہے کہ شراب بالکلیہ چھوڑین اور نہ کثرت اوسکی کرین

باب تیسرا چوتھی گفتار حصہ اول سے تیسری کتاب کا اس مضمون مین ہے کہ کوئی طعام اور کوئی شراب برابر شراب انگوری کے نہین ہے

معلوم کرین کہ منفعت بزرگ شراب انگوری مست کرنیوالی مین یہ ہی کہ مزاج اوسکا اور حرارت اوسکی خاص جسم
انسان نہی کی مزاج اور حرارت غریب نہین ہی لیکن مزاج اوسکا اور حرارت اوسکی مناسب حرارت
غریزی کے ہی کہ جسم انسان کا ساتھ اوسکے زندہ ہی اور تمامی منفعت اوسکی یہ ہی کہ خم مین جوش کہانے
اور پختہ ہووی اور پانی اوسکا ساتھ اجزون کے اوس سے اوٹھے اور ثفل غلیظ اور اجزاے ارضی اوس سے
جدا ہون اور خم کی تہ مین بیٹھین اور گوہر اوسکا صاف رہجاتے نہ کچھ فزونی اوسمین ہو اور نہ کوئی جزو غلیظ کہ اوس سے
تنفخ یا خشکی پیدا ہووی یا اوپر معدہ کے گرانی کرے اور اگرچہ شیرہ اور میوونکا اور وہ چیزین کہ اونکو مانند شیرہ انگور کے
ساتھ صناعت کی بناتین کہ جوش کہاتین اور مست کرنے والی ہون لیکن ہر ایک طبیعت اصل میوہ اپنے کی
رکھتی ہے یا گرم زیادہ شراب انگوری سے ہی یا سرد زیادہ یا غلیظ زیادہ یا دناک زیادہ اور کوئی شراب اون
سب سے بدرجہ شراب انگوری کے نہین ہے اور کوئی ایسی صفائی نہین رکھتی ہے اور اجزای ارضی اور پانی کسی شیرہ
تمامہ جدا نہین ہوتی ہین جسقدر شیرہ انگور سے جدا ہوتے ہین اور اگر اور کوئی چیز شرابہای دیگر مین شامل کرین گرم

ہوجائین اور بخوبی جوش کہائین اور بادنا کی اونسے دور ہوجائے تو وہ چیز اون شرابونکو گرم زیادہ کریگی اور گرمی
اونکی مناسبت اور ماننندگی حرارت غریزی سے گذر جائیگی یا وہ حرارت اونسے پیدا ہوگی کہ مشابہ حرارت تپ کے
ہوگی اور اونسے مضرتین طرح طرح کی ظاہر ہونگی اس سببسے کوئی شراب برابر شراب انگوری کے نہین ہے

باب چوتھا چوتھی گفتار اور حصہ اول سے تیسری کتاب کی شراب کی مضرت کو بیان مین

ہے معلوم کرین کہ منفعت شراب کی اوسوقت تک ہے کہ باندازہ موافق نوش کرین اور جسوقت
اندازہ اور مقدار مناسب سے زیادہ پئین تو منفعت اوسکی مضرت سے بدلجائیگی اسلیے کہ منفعت بزرگ اوسمین
یہ ہے کہ حرارت غریزی کو قوت دیوے اور بہڑکا دیوے اور جسوقت اوسکو بہت پئین اور اندازہ سے زائد نوش کرین تو
بالضرور حرارت غریزی ضعیف ہوجائیگی اسلیے کہ حرارت غریزی کے لیے مانند غذاے موافق کے ہے لیکن ہر غذا کا
قبول کرنیوالا اوسوقت قوی ہوگا کہ غذا اوسکی باندازہ اوسکی قوت کی ہوگی اور جبکہ غذا زیادہ اوس سے ہو کہ قوت
ہاضمہ اوسکو ہضم کر سکے اور قوت غاذیہ اوسمین تصرف کر سکے تو ناچار غذا قبول کرنیوالا ضعیف ہوگا اور جب
ضعیف ہوگیا تو سوء الہضم یعنی بدہضمی ظاہر ہوگی اور بدن فضول سے بہر جائیگا اور طبیعت بسبب زیادتی فضول
اور ضعف حرارت غریزی کے اوسکو دفع نکر سکے گی اس سببسے خاطین بد اندامونمین پراگندہ ہونگی خاصتہً
شریف اندامونمین مانند جگر اور معدہ اور دماغ کے اسقلبنا وس استاد طبیبونکا یون بیان کرتا ہے کہ
شراب بہت اور شراب بد پینے سے وسواس و اندیشہ بد اور دیوانگی اور کند فہمی اور راے ناصواب اور فراموشکاری
اور نقصان عقل اور تیرگی چشم اور تباہی حواس اور خوف خواب مین اور بیداری مین بدون کسی سببکے
اور سراسیمگی ظاہر ہوتی ہے یہ سب دماغی بیماریان ہین کہ افراط شراب سے ظاہر ہوتی ہین لیکن بیماریہاے تن
مانند سکتہ اور خناق اور رعشہ اور نقرس اور فالج اور سرسام اور تباہی مزاج اور ضعف جگر اور استسقا اور
دردسر اور درد دندان اور ورم گرم اور تپ گرم اور مرگ مفاجات کی ظاہر ہوتی ہین اور معلوم کرین کہ شراب
گرم اور تر ہے اور مادہ بخار کا تری ہے اور فاعل بخار کی حرارت ہے اور یہ دونون مزاج شراب مین حاصل
ہین پس جسوقت کہ آدمی شراب بہت نوش کرے اور حرارت غریزی ناطاقت ہوجائے تو ناچار سردی
اور تری بدنمین بڑہیگی اور شراب بخارات اوسکے اوٹہاویگی اور دماغ پر چڑہا دیگی اور دماغ خود سرد اور
تر ہے اور بسبب کثرت شرابکے حرارت غریزی ضعیف ہوگی کہ اون بخرون کو دفع نکر سکے گی اور لطیف
ہو سکے گی لاجرم وہ بخارات سرد اور تر اون راستونمین کہ حس و حرکت دماغ سے اون راہونمین ہو کر تمام جسم
مین جاتی ہے ٹہہرینگے اور وہ راہین بند ہوجائینگی اور وہ بیماریان جو اونسے منسوب ہین ظاہر ہون گی
مانند سکتہ اور مرگی وغیرہ کے اور اگر بخارات سرد اور خشک ہون مالیخولیا اور خوف پیدا کرینگی اور اگر دل کسی

شخص کا اوراعضا سی گرم زیادہ ہوا اور اوسکو اتفاق پرانی شراب یا جوشیدہ پینی کا پڑی اور بخار گرم اور خشک دماغ پر
چڑہین تو اوسکو صفراوی بیماریان مانند سرسام صفراوی اور ہذیان اور بیخوابی اور جنون کی ایک قسم جسکو قطرب
کہتی ہین ظاہر ہونگی اور اگر بخار گرم اور تر ہون تو اوسکے بدنمین بیماریان خونی اور ورم گرم اور خناق اور گرم
تپین اور سوزندہ پیدا ہونگی اور جاننا چاہیے کہ آدمی بسبب روح کو زندہ ہی اور روح ہوای لطیف ہی آتشی جسم انسان
اور معدن اوسکا سب جانورون مین دل ہی اور دل کے اندر دو کشادگی ہین فراخ ایک داہنی طرف سی
اور ایک بائین طرف سی کہ طبیب اونکو بطن القلب کہتی ہین اور دونون بطنون مین قدری وہ ہوای لطیف ہے
اور قدری خون ہی اور بطن راست مین ہوا زیادہ ہی اور خون کمتر ہے اور بطن چپ مین ہوا کمتر ہے اور خون زیادہ ہے
اور آدمی بسبب اس ہوا اور اس خون کے زندہ ہی جو دلمین ہے اور اون شرائین مین جو دلسی آگی ہین اور اون
رگونمین جو جگرسے آگی ہین اور درمیان جگر اور درمیان بطن راست دل کے ایک رگ ہی بزرگ کہ خون
اوس رگ سی دل کیطرف جاتا ہی پہر بطن راست سی طرف بطن چپ کی آتا ہے اور بطن چپ مین دو رگین
ہین بزرگ ایک وہ کہ خون اوس سے تمام جسم کی شرائین مین جاتا ہے دوسری رگ وہ کہ پیوستہ ہی پہیپہڑہ
پس وہ ہوای لطیف پہیپہڑہ سی اس رگ بزرگ مین ہوکر دل کیطرف آتی ہے وقت سانس لینے کے اور بخار گرم
اور دود ناک بہی بوسیلہ اس رگ کے دل سے باہر نکلتی ہین پس جسوقت آدمی شراب نوش کرے اور شراب
ایک چیز ہے کہ جلد خون مین ملتی ہے اور ساتھ اوسکے ایک ہوجاتی ہے جگر مین اور اگر بہت نوش کرے تو
رگین شراب سی پر ہوجاتی ہین اور وہ دونون بطن دل کے کہ بیان کیے گئے وہ بہی پر ہوجاتے ہین شراب اور
خون سے پہر جسوقت کہ یہ دونون بطن بہر گئے تو اوس ہوا کو جو اونمین رہتی ہے جگہ نہین ملتی ناچار بہاگتی ہے
اور باہر نکلتی ہے اور وہ ہوا روح ہے کہ جسوقت وہ باہر نکلتی ہے آدمی مرجاتا ہے اوسیوقت ایک اسباب
مرگ مفاجات سی کہ شراب نوشی سے عارض ہوتی ہے یہ ہی اور یہ اکثر مشاہدہ کیا گیا ہے اور وہ علتین جو جگر پر
عارض ہوتی ہین یا یہ کہ مزاج جگر کا گرم ہوتا ہے اصل مین اور شراب اوسکو اور زیادہ گرم کرتی ہی کہ اوس سے
گرم بیماریان ظاہر ہوتی ہین اور تپین سوزندہ اور اگر مزاج اوسکا گرم نہو اصل مین اور شراب بہت نوش کیجایے
تو حرارت غریزی ضعیف ہوگی اور جگر سرد ہوگا اور شراب کو ہضم نکرسکے گا اور فعل اپنا تمام نکرسکیگا اس سببسے
فضول جمع ہونگے اور جسم مین پہیلجائینگے اور سدہ پڑیگا لاجرم ان اسباب سی مضرت شراب بہت
پینی کی منفعت اوسکی سے زیادہ ہوگی اسلیے کہ حد اوسکی منفعت کی معلوم ہے اور اوسکی مضرت کی کچہ انتہا نہیں ہی
اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ شراب حرارت غریزی کو گرم نہایت کرتی ہے خاصةً اگر مزاج شراب پینے والے کا اصل
مین گرم ہووے تو اوسکو دو طرح سی ضرر پہونچاتی ہے ایک یہ کہ حرارت غریزی کو گرم زیادہ کرتی ہی اور اعتدال سی

باہر لیجاتی ہی دوسری یہ کہ رطوبت اصلی کو پگھلاتی ہی اور تحلیل جلد کرتی ہی اس سبب سے گرم مزاج والے کو شراب دیر
سے پینی چاہیے اور ممزوج پینی چاہیے اور تھوڑی تھوڑی

باب پانچواں چوتھی گفتار سے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے اس امر مین ہے کہ شراب کس آدمی کو پلانی چاہیے اور اسکو نہ پلانی چاہیے اور کسوقت اور کسقدر پلانی چاہیے

معلوم کرین کہ طبیعت شراب کی گرم اور تر ہے اور شراب پینے والا یا کودک ہے یا جوان یا کہل یا پیر لیکن طبیعت کودک کی اکثر حالات
مین گرم اور تر ہے اور گرمی شراب کی اوسکی گرمی اور تری مین زیادتی کرتی ہے اس سبب سے مزاج اوسکا شراب
پینے سے اعتدال سے خارج ہو جاتا ہے لیکن اگر ایسا کودک ہو کہ مزاج اوسکا مائل بسردی ہو اوسکو قدرے شراب ضرر
نہین دیتی ہے اگرچہ جالینوس کہتا ہی کہ کودک کو کسی حال مین شراب نہ پلانی چاہیے اور افلاطون کہتا ہی کہ کودک کو
کسی حالت مین شراب نہ دینی چاہیے اور نیز وہ کہتا ہی کہ واسطے کودکان کے شراب حرام ہے اور شراب خاص
کودک کیلیے مانند تبر کے ہی خاص درخت کیلیے اور نیز وہ کہتا ہی کہ اٹھارہ برس کی عمر تک کودک کو شراب
کسی حالت مین نہ دیوین کیونکہ اگر دیوینگے تو آتش کودکی پر اور زیادہ آگ ترقی کریگی کہ باعث اوسکی سوختگی کا
ہوگا پھر جب اٹھارہ برس کی عمر سے گذر جاوے تو البتہ باندازہ پلانی چاہیے اور اگر گرم مزاج رکھتا ہو ممزوج
دینی چاہیے اور مستی اور بڑے بڑے جام مین پینے سے حذر کرنا چاہیے لیکن آدمی جوان طبیعت اوسکی گرم اور خشک ہے
اکثر حالات مین صفرا اوسپر غلبہ کرتا ہی شراب اوسکے لیے سبب صفراوی بیماریون کا ہوگی اور آدمی کہل یعنی ادھیڑ
اگر شراب پیے تو اوسکو بہت موافق ہوگی اسلیے کہ شراب سے اوسکو چندان مضرت نہوگی جتنی کودک اور جوان کو
ہوتی ہے کیونکہ مزاج کہل کا بہت گرم نہین ہوتا اور اگر کہل وہ آدمی ہو جسکا مزاج مائل بسردی ہووے تو اوسکے
واسطے شراب بہت سودمند ہی اور مردم پیر یعنی بوڑہا آدمی طبیعت اوسکی سرد اور خشک ہی اور طبیعت شراب کی
گرم اور تر ہے تو سب چیزونسے موافق زیادہ اوسکے حق مین شراب ہوگی اگر باندازہ نوش کرے اور جاننا چاہیے
ہر ایک فصل فصول سال سے مزاج جداگانہ رکھتی ہے اور طبیعتین شراب پینے والون کی بھی یکسان نہین ہوتی
ہین پس اول بہار اور میانہ بہار مین اگر بافراط نہو مفید ہی اور خلطونکو جو فصل زمستان مین جمع ہو جاتی ہین
لطیف کرتی ہی اور براہ ادرار اور اجابت طبع اونکو جسم سے باہر نکالتی ہے اور آخر فصل بہار اور گرمی کی فصل
مین اول خزان تک شراب پینا بہتر نہین ہے خصوصاً پرانی شراب اور اگر شراب پینے والا گرم مزاج ہو اوسکو
نہایت ضرر دیتی ہے پس اگر نوش کیجاوے ممزوج پینی چاہیے سرد پانی مین اور مکان کو خنک رکھنا چاہیے
اور موافق ترشیان غذا مین کھانی چاہئین اور مستی سے پرہیز کرنا چاہیے اور فصل خزان مین اگر ہمیشہ نوش کیجاوے
کمتر ضرر دیتی ہے بلکہ سودمند ہوتی ہی لیکن شراب اسہالین نوش کرنا چاہیے اور جس کسی کو کہ عادت شراب نوشی کی

مطلق نہو وہ آدمی جسوقت شراب نوش کرے اگر گرم مزاج ہو درد سر پیدا کریگی اور سر کا گہومنا اور اگر مرطوب ہوسے لائیگی اور جی متلائیگا اور کان بہرے ہو جائینگے اسلیے کہ شراب غذا دینے والی ہے کہ مشابہ دوا کے ہے جسوقت معدہ مین جاتی ہے تو اول قوت اوسکی بدن پر غلبہ کرتی ہے پہر قوت بدن کی اوسکو ہضم کرتی ہے لیکن جو شخص اول ہی مرتبہ پینا شروع کرے تو اوسکو چاہیے کہ طعام موافق کہاوے اور آسایش کرے تاکہ گرانی طعام کی معدہ سے اوتر جاے یا کچھہ کم ہو جاوے اور لازم ہے کہ رنج بدنی اور نفسانی سے بھی آسودہ ہووے اور خوشدل رہے اور پہلے شراب صافی اور بہتر نوش کرے اور پانی مین ممزوج کرے تاکہ مزہ شراب کا شکستہ ہو جاوے اور معدہ اوسکو قبول کرے اور تھوڑی تھوڑی پینی چاہیے تاکہ طبیعت ساتھہ شراب کے موافق رہے اور اگر آدمی مرطوب ہو پانی سے کم گھٹاوے اور شراب سے بتدریج بڑہاوے اور چاہیے کہ شراب نوش کرنے مین بہت باتین نکرے اور حرکت بھی بہت مناسب نہین ہے اور جب تک مستی سے بالکلیہ باہر نہو جاوے دوسری مرتبہ پینا شروع نکرے کہ مضر ہے

باب چھٹا چوتھی گفتار سے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے ان حالات کے اسباب کی شناخت مین ہے جو شراب نوشی سے ظاہر ہوتے ہین

مانند نشاط وغیرہ کے لیکن سبب نشاط کا دو چیزین ہین ایک نفس دوسرے بدن لیکن جو کہ نفس سے پہنچتا ہے کیفیت اوسکی یہ ہے کہ شراب عقل کو کوتاہ کر دیتی ہے اور قوت شہوت کو بڑہاتی ہے پہر جب کہ عقل کوتاہ ہو جاتی ہے تو آدمی کامون مین اندیشہ نہین کرتا اور انجام کامون سے غافل رہتا ہے اور جو حرکت کرتا ہے کچھہ خوف نہین رکھتا اور جسوقت کہ قوت شہوت کی قوی زیادہ ہوتی ہے عقل کو مقہور کرتی ہے اور انجام کام سے بغض رکھتی ہے کہ آدمی خصلت بہائم کی پاتا ہے اور آثار نشاط کے اول ہاتھہ مارنا اور شعر پڑہنا اور بازی کرنا شروع ہوتا ہے اور حرکتین نازیبا ظاہر ہوتی ہین اور زیادتی اور کمی ان امورات کی بمقدار کثرت اور قلت شراب کے ہوتی ہے اور بمقدار مستی کے اور سبب نشاط کا اگر بدن سے ہو تو وجہ اوسکی یہ ہے کہ شراب خون مین ملجاتی ہے اور جگر سے دل کی طرف پہونچتی ہے اور دلکو گرم کرتی ہے اور گرمی اوسکی تمام جسم مین پہیلتی ہے کہ آدمی حالت شراب نوشی مین باتین کرتا ہے اور دلیر ہو جاتا ہے اور بہت ہنستا ہے اور حرکتین نازیبا کرتا ہے اور لیکن سبب سر گہومنے کا یہ ہے کہ حرارت شراب اور حرارت جگر کی معدہ سے ابخرے اوٹہاتی ہے اور خاصیت بخار کی یہ ہے کہ جسوقت راہ پاتا ہے قصد اوپر چڑہنے کا کرتا ہے پس جسوقت بخار معدہ سے بلند ہوگا تو قصد دماغ کا کریگا اور جو کہ شکل سر کی گول ہے یہ بخار بھی سر مین گردش کریگا اور بسبب گردش بخار کے روح باصرہ بھی اوسمین ملکر گہومیگی اس سبب سے آدمی جس چیز کو کہ دیکہیگا ایسا معلوم کریگا کہ گویا وہ چیز پہرتی ہے اور سبب اس بات کا کہ مست ایک چیز کو دو چیز دیکھتا ہے یا بہت چیزین دیکھتا ہے لیکن سبب اس بات کا کہ آدمی احول ہو جاوے اور ایک چیز کو دو دیکھے آنکھہ کے پٹھون کی تشریح مین بیان ہو چکا ہے مست کو بھی

حالت دبیش ہوتی ہی کہ بسبب اوسکی ایک چیز کو دو دیکھتا ہی اور سبب اس امر کا کہ ایک چیز کو بہت چیزین
جانتا ہی یہ ہی کہ جسوقت بخارات سر کے گردش کرتے ہین اور روح باصرہ بھی اون بخارات کے ساتھہ گھومتی ہے
تو آنکھہ کے بیچ دو حال ظاہر ہوتے ہین ایک یہ کہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جو کچھہ برابر اوسکی آنکھہ کے پھرتی ہے
اور اس حال مین ایک چیز کی بہت چیزین دکھائی دیتی ہین اسلیے کہ کچھہ فرق نہین ہے اسمین کہ جو چیز کہ برابر
آنکھہ کو بہت پھرتی ہی اور درمیان اوسکے روح باصرہ خود پھرتی ہے کیونکہ دونون صورتون مین برابری ساتھہ
روح باصرہ کے اور برابری روح باصرہ کی ساتھہ چیزون کے جلد جلد زائل ہوتی ہے کہ ایک چیز ایک لحظہ مین بہت
دفعہ برابر روح باصرہ کے ہوتی ہی اسلیے ایک چیز کی بہت چیزین دکھائی دیتی ہین مثلاً اگر کسی سپر کی پشت پر نشان
نقطہ کا کیا جائے اور اوس سپر کو خوب گھوماوین تو وہ نقطہ ایسا معلوم ہوگا کہ گویا اوس سپر کی پشت پر ایک
خط کھنچا ہوا ہی اور یہ شکل اس سبب سے معلوم ہوگی کہ وہ نقطہ جلد جلد برابر روح باصرہ کے ہوگا اور آنکھہ اوس نقطہ کو
ایک لحظہ مین بہت دفع برابر اپنے دیکھے گی اور وہ نقطہ خط معلوم ہوگا اور خط مراد بہت نقطون سے ہے جو باہم پیوستہ
ہوے ہین پس جسوقت نقطہ خط دکھائی دیوے تو ایسا معلوم ہوگا کہ ایک نقطہ گویا بہت نقطہ ہین اور سبب
لٹکنے مست کی زبان کا یہ ہی کہ مست کی اعصاب سست ہوتی ہین اسوجہ سے کہ بخار شراب کا دماغ کو گھیرتا ہی اور
حس و حرکت دماغ سے متعلق ہی بمددگاری پٹھون کے پس جسوقت دماغ ابخرون سے پوشیدہ ہوگا تو پٹھے
گرمی اور تری شراب سے نرم ہو جائینگی اور قوت اوٹھانے والی اور ہلانے والی ضعیف ہوگی اور اگرچہ
آدمی ساتھہ قوت ناطقہ کی کلام کرتا ہے لیکن بمددگاری زبان کے تمامی کو پہونچتا ہی کیونکہ زبان ایک عضو ہی
متخلخل اور بخار پذیرندہ اس سبب سے تری شراب سے جلد کلام نکر سکیگا ایک ضعف قوت زبان سے دوسری قوت ناطقہ
کہ آلہ زبان کو پھیر نسکیگا اور سبب اس امر کا کہ مست جماع نہین کرسکتا ہی ایک سبب اوسکا یہ ہی کہ جماع کیوقت
ضروری ہے ہونا حرارت کا آلت جماع مین بکثرت بہ نسبت اور اندامون کے اور حرارت مست کی پراگندہ ہوتی ہی
تمامی اطراف بدن مین اور دوسرا سبب یہ ہی کہ اندام مست کی سب سست ہوتی ہین اور تیسرا سبب یہ کہ جماع کیوقت
ضروری ہے کہ کہین غذا ہی گوارندہ اور شایستہ سی پیہون اور حال مست کا برخلاف اوسکی ہوتا ہی اسلیے کہ کہین
مست کی شراب اور غذاؤن ناگوارندہ سے بھری ہوتی ہین اور سبب اس بات کا کہ مست کو جماع زیادہ نقصان
دیتا ہی یہ ہی کہ حرارت اوسکی پراگندہ ہوتی ہی اور اندام اور بشرہ اوسکا متخلخل ہوتا ہی حرارت شراب سے پس جسوقت
جماع کریگا تو بہت حرکت عمل مین آئیگی اور خوف اس بات کا ہوگا کہ حرارت سارے بدن کی نکلجاوے اور غش ہو
سکتہ عارض ہو خاصة اگر جسم مین فضول بہت جمع ہو گئے ہون اور جو فرزند کہ مستی مین پیدا ہوگا بشکل دیوانہ
مبتلا اور بدخو ہوگا اور کم عقل اسلیے کہ منی مست کی پتلی ہوتی ہی اور ناپختہ اور فضول مین شامل اور حالت جماع مین

قوای اندرونی بھی مثل خیال اور فکر کے مشوش ہوتے ہین **باب ساتوان جو شیخی گفتار سے او رحصہ اول سے بیشتری کتاب کا اس بات کی پہچان مین ہے کہ مستی کیا ہے اور کتنے اوسکے درجے ہین** مولف فرماتے ہین کہ کلام ہمارا شراب انگوری کے باب مین ہے اسلیے کہ ہمارے ولایت مین اکثر انگور سے شراب بناتے ہین اور انگور مرکب ہے چار جزو سے طبیعت ایک جزو کی اوسمین سے سرد اور خشک ہے موافق طبیعت زمین کے اور جزو دوسرا سرد اور تر ہے موافق مزاج پانی کے اور جزو تیسرا گرم اور تر ہے موافق مزاج ہوا کے اور جزو چوتھا گرم اور خشک ہے موافق مزاج آگ کے اور زیادتی گرمی اور سردی انگور کی بمقدار شیرینی اور ترشی کے ہوتی ہے کہ جو انگور بہت میٹھا ہوگا مزاج بھی اوسکا گرم نہایت ہوگا اور معلوم کرین کہ جسوقت کہ انگور کو کوٹین اور عصیر یعنی شیرہ اوسمین سے جدا کرین تو چھلکا اور دانہ اوسکا کہ سردی اور خشکی اوسمین زیادہ ہے اوس سے علیحدہ ہو جائیگا اور شیرہ اوسکا کہ گرمی اور تری اوسمین بیشتر ہے باقی رہیگا پس جسوقت اوس شیرہ کو خم مین ڈالین تو جزو آتشی اوسکا قصد اوپر کا کریگا اور اجزای زمینی جو اوسمین رہ جاتین کے قصد نیچے کا کرین گے اور جوش ہونا عصیر کا یہ ہے کہ یہ اجزا آپس سے جدا ہوتے ہین اور جزو آتشی جھاگ بنتا ہے اور جزو زمینی گاد ہو جاتا ہے اور جزو ہوائی اور جزو آبی بیچ مین رہتے ہین اور جو کہ شیرہ انگور مین جزو آتشی بہ نسبت خاکی کے زیادہ ہے اسلیے وہ حرارت جو جزو ہوائی اور آبی مین باقی رہتی ہے بیشتر ہوگی اور اسی طرح چار مہینہ کی مدت تک یہ اجزا ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہین یہانتک کہ بعد اوس مدت کے شراب صافی رہجاتی ہے گرم اور تر اور بعد چار مہینہ کے حرارت اوسکی رطوبت کو کمتر کرتی ہے یہانتک کہ پرانی ہوتی ہے تو گرمی اور خشکی زیادہ گرمی اور تری سے ہوتی ہے اسجگہہ سے معلوم ہوا کہ شراب گرم اور تر ہے اور معدہ اور جگر آدمی کا گرم ہے پس جسوقت شراب نوش کیجاتے تو گرمی جگر اور معدہ کی شراب کو گرم نہایت کریگی اور انجرے گرم اور تر اوس سے اوٹھین گے اور وہ انجرے ساتھہ لطافت گرمی کے قصد اوپر چڑھنے کا کرین گے اور جسوقت دماغ پر پہونچین گے تو دماغ کو گرم کرین گے اور تری بخار کی دماغ کو ڈھانپ لیگی اسوجہہ سے سب اطراف گرم ہو جاتین گی اور حرارت بہت ظاہر ہوگی اور جسوقت کہ مواد ان انجرون کا بہت ہوگا تو وہ رگین جنکی راہ سے حس و حرکت دماغ سے تمام بدن مین جاتی ہے پر ہو جاتین گی اور سستی اور سُستی اعضا مین ظاہر ہوگی اور پوشیدگی دماغ سے بیہوشی عارض ہوگی ولیکن اگر یہ نوبت پہونچے تو اوس صبح رہتین اکثر مین اور شراب نہ پئین تو البتہ وہ انجرے بباعث لطافت کے پراگندہ ہون گے اور آدمی ہشیار ہو جائیگا اور جس کسی کا کہ دماغ نہایت تر یا ضعیف ہوگا تو وہ آدمی بہت جلد سست ہو جائیگا اور حکمای ہند نے یون بیان کیا ہے کہ غرض شراب پینے سے آسایش پانا ہے کامون اور اندیشون اور رنجون اس جہان اور اوس جہان کے اور نشاط اور خوشی کرنا اور گستاخی کرنا ساتھہ دوستون کے اور تیز ہونا فہم کا اور کینہ اور دشمنی زائل ہونا اور تازہ روئی

اور دلیری اور اچھا معلوم ہونا راگ اور ناچ کا اور خوشنودی حاصل ہونا اسکو مستی اول کہتے ہین اور یہ درجہ مستی کے
سب درجون سے ستودہ ہے اور جسوقت آدمی اس حد سے گذر جاتے تو سب منفعتین دور ہو جاتی ہین اور حرکتین بدنی
اور نفسانی سب مضطرب ہونگی اور خود ناچنا اور گانا اور کہیل کود اور اپنے چہوٹون سے خوش طبعی اور رنجیدہ
کرنا حاضران جلسہ کا شروع کریگا یہ حال انتہای مستی درجہ دوم مین ہوتا ہے اور سب مضرتین شراب کی جو
مذکور ہو چکی ہین سب اس درجہ مستی مین ظاہر ہونگی اور جسوقت شرابخوار اس حد سے بھی گذر جاتے تو وہ درجہ
تیسرا ہے درجات مستی کا اوس سے سکتہ اور فالج اور مرگی اور موت ناگہانی اور مناظرہ بزرگ کی توقع رکہنی چاہیے
اور بعض طبیبون نے مہینہ بہر مین ایک مرتبہ مستی تمام روا رکہی ہے اسلیے کہ مستی تمام مین اعضا اور ارواح کو
مہینہ مین ایکبار آسایش کامل حاصل ہو جاتی ہے اور اس آسایش مین ہضم کامل ہوتا ہے اور خلطین خام
اور بد اسمین پختہ ہو جاتی ہین اور فضول بھی بدن سے پاک ہوتے ہین **باب آٹھوان چوتھی گفتار**
اور حصہ اول سے تیسری کتاب کا ان سببون کی شناخت مین ہے
کہ آدمی جن سے جلد مست ہو جاتا ہے اور ان سببون سے جنکے سبب دیر مست
ہوتا ہے معلوم کرین کہ اگر مزاج گرم ہو اور جگر اور دماغ دونون گرم ہون تو شراب اوسکو جلد بد مست
کریگی اور مستی اس آدمی کو زیادہ نقصان پہونچائیگی اور اگر مزاج معتدل ہو لیکن جگر اور معدہ اور دماغ اوسکا
چہوٹا ہو اور رگین تنگ تو یہ آدمی بہت شراب نہ پی سکے گا اور جلد مست ہوگا اور اگر جگر یا دماغ ضعیف ہو تو
اندک مایہ مین مست ہوگا اور شراب اور مستی اوسکو ضرر دیگی اور سبب دوسرا جلد مست ہونے اور دیر مست
ہونیکا نفس شراب اور قوت شراب اور ضعیفی شراب ہے لیکن پرانی شراب دیر مست کرتی ہے اور مستی بھی اوسکی دیر تک رہتی ہے
کہ سبب دیر مست کرنیکا اندک تری ہے اور سبب دیر مست رہنے کا قوت شراب کی ہے اور شراب خام بہت جلد مست
کرتی ہے بہ نسبت شراب جوشیدہ کے اور شراب رقیق جلد مستی لاتی ہے اور جلد ہوشیار کر دیتی ہے اور شراب گرم جلد مست
کرتی ہے شراب سرد سے اور وہ شراب جسمین اجزا شامل ہون مانند لونگ جائفل وغیرہ کے وہ جلد مست کرتی ہے بسبب گرمی اور
لطافت کے اور شراب نوشی ناشتا جلد مست کرتی ہے اور بہت آفتین لاتی ہے مانند سر گرانی اور دیوانگی اور تشنج وغیرہ کے
باب نوان چوتھی گفتار سے اور حصہ اول سے تیسری کتاب سے اس مضمون مین ہے کہ بعض آدمیونکو
بضرورت شراب پلانی چاہیے جاننا چاہیے کہ جس شخص کا معدہ سرد ہو اور کہانا اوسکو ہضم ہوتا ہو اور ہو نیک بھی جاتی رہی ہو
اور کہٹی ڈکارین آیا کرتی ہون اور جسوقت وہ پانی پیے تو معدہ اور شکم کو پیچ تکلیف دیوے اور قراقر کرے اور
کہانا معدہ مین گرانی کرے اور دیر تک رہے اوسکو بضرورت شراب پلانی چاہیے **باب دسوان چوتھی گفتار سے**
اور حصہ اول سے تیسری کتاب سے اس امر کی تصریح مین ہے کہ بعض آدمی جسوقت جام بزرگ

شراب کا پیتے ہین تو دیر مین مست ہوتے ہین اور بعضے برخلاف اوسکے وجہ اوسکی یہ ہے کہ معدہ اور جگر اونکا بہت گرم نہین ہوتا اسلیے حرارت معدہ کی جلد شراب بسیار سے کہ ایکبار کثرت سے نوش کیجاتے ابخرہ نہ اوٹھا سکے گی اور حال اوسکا اس طرح پر ہوگا جس طرح سے کہ لکڑی بہت اور تر کو ضعیف آگ مین رکہین تو قوت لکڑی کی آگ کی قوت سے زیادہ ہوگی اور وہ آگ اوس لکڑی کو نہ جلا سکے گی پس ہر ایک شخص کہ جسکا معدہ اس صفت کا ہوگا وہ جسوقت جام بزرگ نوش کریگا تو بدیر مست ہوگا اور جب مست ہو جائیگا تو دیر ہی مین ہوشیار بھی ہوگا اور جسوقت یہ آدمی جام خرد نوش کریگا تو معدہ اور جگر اوسکا اوس شراب قلیل سے ابخرہ اوٹھا دیگا اور وہ ابخرے دماغ مین بہر جائین گے اور جلد مست کر دینگے باب گیارہوان چوتھی گفتار سے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے اس امر مین ہے کہ کوئی آدمی جو شراب بہت پئے اور بہت سووے وقت اوٹھنے کے اوسکو مردہ پائین معلوم کرین کہ سبب اوسکا باب مضرتہای شراب مین بشرح و بسط بیان ہو چکا مختصر اوسکا یہ ہے کہ شراب ایک چیز لطیف ہے اور جلد رگونمین گذرتی ہے اور خون بنتی ہے اور رگین اوس سے بہر جاتی ہین اور ہوا کو داخل ہونیکی اون رگونمین جگہہ نہین رہتی اور فی الجملہ اگر ہوتی بھی ہے تو وہ ہوا جگہہ اپنی شراب ہی کو چہوڑ دیتی ہے اور خود باہر نکلجاتی ہے یہ آدمی مرجاتا ہے اور اکثر اوقات پہیپہڑہ بھی پر ہو جاتا ہے کہ سانس کی مدد بھی مسدود ہو جاتی ہے اور جبکہ سانس کے آنے جانے مین قصور پڑا تو لامحالہ آدمی اوسیوقت مرجائیگا باب ١٢

بارہوان چوتھی گفتار سے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے خمار کی شناخت مین ہے اور تدبیر اوسکی معلوم کرین کہ جسوقت حرارت غریزی اور قوت ہاضمہ ضعیف ہوتی ہے طعام اور شراب کو معدہ مین اچھی طرح ہضم نہین کر سکتی ہے اور فضلہ اوس شراب کا بدن مین موجود رہتا ہے اوس فضلہ کو خمار کہتے ہین اور اسباب خمار کے پانچ ہین ایک ضعف قوت ہاضمہ دوسرے ضعف قوت دافعہ تیسرے سوء المزاج کہ قوتین اوسکی وجہ سے ضعیف ہو جاتی ہین چوتھے قوت شراب کی پانچوین قوام شراب کا یہ سب اسباب نہ ہضم ہونے شراب کے ہین اور اسباب رہنے فضلہ کے جسم مین ہین پس جسوقت کہ فضلہ شراب کا معدہ مین ہو اور ساتھہ رطوبت کے ملا ہوا ہو تو گرانی سر اور بدن پیدا کریگا اور جسوقت کہ ساتھہ صفرا کے شامل ہو متلی اور کرب ظاہر کریگا اور اگر خون کے ساتھہ ملا ہوا ہو آدمی نشاط ڈہونڈہیگا اور جبکہ سبب خمار کا فضلہ ناگواریدہ ہے علاج اوسکا دو طریق ہے ایک استفراغ اس فضلہ کا دوسری تقویت قوت ہاضمہ کی تاکہ جو کچہہ اوس فضول سے رہا ہو ہضم ہو وے اور اکثر ایسے آدمی ہوتے ہین کہ مدت اونکو خمار کی ایک گہنٹہ سے زیادہ نہین ہوتی اور اکثر ایسے آدمی ہین کہ خمار اونکا ایکدن رہتا ہے اور اکثر دن کو تین دن رہتا ہے اور جس کسی کا کہ دماغ ضعیف اور تر ہو خمار اوسکا بدیر دفع ہوتا اور جس آدمی کا خمار کہ تین دنسے گذر جاے تو خمار کے ساتھہ اور کوئی چیز شامل ہوگی اور علاج خمار کا کتاب معالجات مین باب

دردسر خماری مین بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالے باب ۱۳ تیرہوان چوتھی گفتار سے اور حصہ
اول سے تیسری کتاب کا اس امر کی تدبیر مین ہے کہ جو کوئی چاہے کہ شراب بہت
پئے اور دیر مین مست ہووے لازم ہے کہ پہلے شراب پینے سے حرکت بہت نکرے اور آفتاب اور گرم باد
مین شراب نوش نکرے اور باتین بھی بہت نکرے اور اگر صبح کیوقت پہلے شراب افسنتین پئے نہایت موافق ہوگی
اور خمار بھی کم ہوگا اور غذا سماقی اور عدسی اور ریواج با اور غورہ با اور سکبا اور انار با اور کرنب موافق ہوگی
اور شیرینی بھی موافق ہوگی ایک گروہ نے اسطرح بیان کیا ہے کہ شراب پینا ترش اور قابض چیزون پر بہتر نہین
اسلیے کہ قابض شراب کو معدہ مین بدیر رکہتی ہین اور ابخرہ اوس سے بہت اوٹھتی ہین اور طبع سخت ہوتی ہے
اور ادرار بھی نہین ہوتا اور جو کوئی کہ بدیر مست ہووے اسکو طبع نرم رکہنی چاہیے اور ادرار بھی کرنا چاہیے پس اسیطرح
چرب یعنی شوربا پر مرغن اولی ہے اور طبیبون نے کہا ہے کہ گائے کا کہی فادزہر شراب کا ہے اور شراب کی قوت کو
معدہ اور جگر سے باز رکہتا ہے اور وہ چیزین جنمین توابل بہت پڑی ہون نہ کہانی چاہئین اور نہ وہ چیزین کہ
جنمین تیز مزہ ہو مانند [illegible] رائی اور [illegible] گرم اور گرم بوئین بھی نہ سونگہنی چاہئین اور ناخوش بوؤن سے
حذر کرنا بہتر ہے [illegible] کہتا ہے کہ جو کوئی شراب سے پہلے پانچ دانہ بادام تلخ کے کہا لیوے تو وہ بدیر مست ہوگا
اسلیے کہ وہ معدہ کو [illegible] کریگا اور قوت دیگا اور ادرار کریگا اور یہ معجون اس کام کیواسطے طبیبون کی
بنائی ہے بادام تلخ تخم کرنب بادام شیرین پودینہ جو باریک [illegible] خشک یعنی [illegible] نمک نفطی اسکو کوٹین اور
جلاب طبرزد مین گوندہین اور پہلے شراب پینے سے [illegible] درم نوش کرین لیکن کم [illegible] یہ معجون ندیمون

باب ۱۴ چودہوان چوتھی گفتار سے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کی شراب کی
دوستی کم کرنے کی تدبیر مین ہے اور مستی سے جلد ہشیار کرنے کی تدبیر مین [illegible]

علاج دوستی شراب کا ازروی عقل اولی اور مناسب یہہ ہے کہ آدمی اپنی عقل اپنی کو قوی کرے تاکہ شہوت
نفسانی کو شراب کا [illegible] باز رکہے لیکن طریق خاصیت سے طبیبون نے بیان کیا ہے کہ اگر تہوڑا ایک [illegible]
کم آدہ سیر شراب بہانی ہوتا ہے آب زرکسی کو دیوین اور کہین کہ یہ پانی کس شے کا ہے تو وہ آدمی دشمن شراب کا ہوجائیگا
اور اگر [illegible] شراب مین آلودہ کرکے کہ آدمی دشمن شراب کا ہوگا اور اگر کہی [illegible]
پیسین اور شراب مین دیوین دشمن شراب کا ہوگا اور لیکن مست کا اگر سر پانی مین ملا کر دیوین ہشیار ہوجائیگا
اور اگر [illegible] ترش کو سرد کرین اور دیوین ہشیار کردیگا اور تدبیرین [illegible] کی کتاب معالجات مین باب علاج
دردسر خماری مین بیان کیجائینگی کام مین لائین اور دوسری شراب کو [illegible] خشک اور [illegible] اور
[illegible] اور کباب [illegible] اور تخم بادیان جو کچہ چاہئین دور کردیگی باب پندرہوان چوتھی گفتار سے

اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے انواع شراب کی حالات مین ہے معلوم کرین کہ شراب
رقیق اور تنک غذا کمتر دیتی ہے اور جلد معدہ اور جگر سے باہر آتی ہے اور ادرار بہت کرتی ہے اور جلد رگون مین
نفوذ کرتی ہی اور دماغ مین پہونچتی ہے اور جلد نشاط اور فرحت لاتی ہے اور جلد نشاط کو دور کرتی ہی اور شراب
غلیظ غذا بہت دیتی ہی اور فربہ کرتی ہی اور بدیر معدہ سی باہر نکلتی ہے اور دماغ مین بھی بدیر پہونچتی ہے اور
نشاط دیر مین لاتی ہی اور مستی کو بدیر چھوڑتی ہی اور شراب معتدل قوت اوسکی ان دونون باب مین باعتدال
ہی اور شراب سفید بہت گرم نہین ہوتی ہی اور مثانہ اور گذرگاہ بول کو پاک کرتی ہی اور گرم مزاج والیکو مضر اور اچھے
اور اوسکو بہت موافق ہی اور شراب زرد بہ نسبت شراب سفید کے زیادہ گرم ہوتی ہے اور شراب لعلگون گرم
زیادہ شراب سفید اور شراب زرد سی ہوتی ہے اور شراب جسقدر سرخی زیادہ کی طرف میلان کریگی گرم زیادہ
ہوگی ایسی شراب اوس آدمی کو جسکا معدہ اور آنتون مین بلغم ہو نافع ہوگی شراب آتش رنگ سب قسم کی شراب
سی گرم زیادہ ہوتی ہی اور شراب سیاہ غذا بہت دیتی ہے اور گرمی اوسکی شراب آتش رنگ سے کم ہوتی ہی شراب
ضعیف کی بو ضعیف ہوتی ہی اور بدیر معدہ مین رہتی ہی اور گرم مزاج والے کو موافق ہے شراب خوشبو کو ریحانی
کہتی ہین صاحب خفقان اور غشی اور صاحب درد معدہ کو نافع ہی اور شراب ناخوشبو دماغ کو ضرر دیتی ہے
اور خلطونکو بدنمین جمع کرتی ہی اور وہ شراب کہ جسکا کچھ مزہ ظاہر نہو وہ ضعیف ہوتی ہے اور لائق تھوڑے پینے
گرم مزاج والیکے مناسب مزاج ہے شراب شیرین مزاج کو گرم کرتی ہے اور بدیر معدہ مین رہتی ہے اور جگر
مین سدہ ڈالتی ہے اور تلی کو بزرگ کرتی ہے اور آدمی لاغر کو فربہ کرتی ہے اور سینہ کو نرم کرتی ہے اور
شراب تلخ گرم ہوتی ہی اور کہانا ہضم کرتی ہے اور بلغمی خلطون کو لطیف کرتی ہے اور باہر لاتی ہی اور سدونکو
کھولتی ہے اور جسم کو گرم کرتی ہے اور گرم مزاج آدمی کو درد سر لاتی ہے اور مرطوب کو لائق ہی اور شراب تیز
قوی زیادہ تلخ سی ہوتی ہے ارریاح کو توڑتی ہے اور شراب ناخوش مزہ سخت بدمزہ ہوتی ہی اور سب مزاجونکو
ضرر دیتی ہے اور اوس سے خلطین بد جسم مین جمع ہوتی ہین شراب گلوگیر معدہ کو قوی کرتی ہے اور طبع کو خشک
کرتی ہی اور بہت پیشاب لاتی ہی اور غذا کم دیتی ہے اور جو شراب کہ رنگ اوسکا سرخ ہو اور قوام اوسکا گاڑھا غذا
دیتی ہے اور جلد خون بناتی ہی اور فربہ کرتی ہی اور شراب سیاہ اور سبز بھی یہی فعل کرتی ہے اور شراب کہ انگور گرم
سیری سے بناتین قوی زیادہ ہوتی ہے اوس شراب سے جو انگور سرد سیری سے بنتی ہے اور وہ شراب کہ انگور کوہ یا
سے بناتین یا انگور زمین سنگ آمیز سے بناکرین قوی زیادہ اور خشک زیادہ ہوگی اون شرابون سے جو انگور زمین
نرم سے بناتین اور اختلاف شراب کی طبیعتون کا سبب اختلاف طبیعتون مقام اور ہوا کے ہی اور خم شراب کا
نیا بہتر ہے اور خم شراب کا نیچے زمین کے دفن نا چاہی اور نہ جا نمناک اور نہ ہوا کے مقام مین اسلیے کہ انکے

زمین کے اوسمین ملتی ہین اور انجرے شراب کے اوس سے جدا نہین ہوتے ہین اور یہ شراب ناخوشبو ہوتی ہی اور خون کو
عفن کرتی ہی اور سبب بیماریوں کا ہوتی ہی اور شراب خام جلد مست کرتی ہی اور جلد ہضم ہوجاتی ہی اور خمار اوسکا
سبک ہوتا ہی اور نشاط بہت لاتا ہی اور ایسی شراب یعنی شراب خام غذاے معتدل دیتی ہے اور خون کو صاف
کرتی ہی اور دل اور بدن کو قوی کرتی ہے لیکن دماغ کو تر کرتی ہی اور بوی دہن کو ناخوش اور شراب جوشیدہ
دو قسم کی ہوتی ہی ایک شیرین اور ایک تلخ لیکن تلخ گرم اور بہت سبک خام سے ہوتی ہے اور بہت لطیف ہوتی ہی
اور جلد تر اطراف مین پہونچتی ہے اور خوشبو اور خوشگوار زیادہ خام سے ہوتی ہی اور بدیر مست کرتی ہی اور بدیر ہضم
ہوتی ہی اور خمار اوسکا گران ہوتا ہے اور نشاط اوسکا مانند نشاط خام کے ہوتا ہی اور سردی کے موسم مین اور
اوس آدمی کو جسپر غلبہ سردی کا ہو اور بوڑہوں کو موافق ہے اور یہ شراب بوی دہن کو ناخوش کرتی ہی جس طرح
شراب خام کرتی ہی اور لیکن شراب جوشیدہ اور شیرین بدیر ہضم ہوتی ہی اور غذا بہت دیتی ہی اور مزاج کو گرم
کرتی ہی اور خون کو بڑہاتی ہی اور خون کو گاڑہا کرتی ہے اور معدہ کے لیے بہتر نہین ہی اور طبع کو نرم کرتی ہی اور
جگر مین سدہ ڈالتی ہی اور تلی کو بزرگ کرتی ہی اور اکثر اوقات استسقا کو پیدا کرتی ہی اور اکثر اوقات گردہ اور
مثانہ مین ریگ اور پتھری ڈالتی ہے اور بہت نوش کرنا اس شراب کا کسی کو پہنچا ہی اور نئی شراب مین تری
زیادہ گرمی سے ہوتی ہی اور معدہ مین نفخ کرتی ہی اور بدیر ہضم ہوتی ہی اور دماغ کو تر کرتی ہے اور خواب شوریدہ
دکھلاتی ہی اور طبع کو نرم کرتی ہے اور رطوبتین جسم مین جمع کرتی ہے صاحب مزاج گرم خشک اور سرد خشک کو
مفید ہی اور شراب پرانی گرم اور خشک ہوتی ہے تیسرے درجہ مین اور نزدیک بعض کے دوسرے ہے اور بخار اوسکا دماغ کو خشک
کرتا ہی اور حواس کو تیرہ کرتا ہی اور آنتون کے لیے بد ہے اور معدہ کو مفید ہی اور کہانا ہضم کرتی ہے اور مرطوب کو
نہایت نافع ہی اور ریاح توڑتی ہے اور بلغم خام اور بستہ کو پگہلاتی ہے اور ساتھہ ادرار اور اجابت طبع کے باہر
لاتی ہے اور شراب صرف بوڑہون کو اور صاحب فالج اور اقسام قولنج کو اور ریاح کو جو معدہ اور آنتو مین ہو
سودمند ہی اور آدمی لاغر اور گرم مزاج کو ضرر دیتی ہے اور شراب ممزوج اوس آدمی کو کہ جسکا دماغ ضعیف ہو
اور خون غالب اور دبلا اور پہوڑے پہنسی بہت نکلتی ہون اور صاحبان درد سر کو اور صاحبان دق اور سل اور
ناقہین کو نافع ہی اور گرمی کے موسم مین ممزوج شراب اکثر مزاجون کو موافق ہے شراب صرف سے اور شراب
مویزی خشکی اوسمین زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت شراب انگوری کے اور گرمی کمتر اور غذا بھی بہ نسبت اوسکے کم
دیتی ہے لیکن مویز رسیدہ کی شراب ہونی لازم ہے اور جب کسی کا مزاج سردی یا خشکی کیطرف مائل ہو اوسکو
شراب مویز لائق نہین اور معدہ مین ریاح پیدا کرتی ہی اور جلد ساتھہ سودا کے ملتی ہے اور اگر مویز اور منقی ملاکر
شراب کھینچین تو وہ زیادہ اور بہت گرم ہوگی اور اگر دوشاب ساتھہ مویز کے شامل کرین طبع کو دارو نرم کریگی اور

نفخ مین ترقی کریگی اور اوس آدمی کو کہ جسکی آنتون اور معدہ مین رطوبت ہو نہین چاہیے مگر جو شیدہ اور افادیہ پڑے ہی
دیوین اور اگر شہد مویز مین ملائین گرم زیادہ ہوگی اور بر و سینہ کو نافع ہوگی اور ادرار بہت اور گردہ اور مثانہ کو گرم کریگی
اور اگر عرق گاجر کا مویز اور شہد مین ملائین نہایت گرم ہوگی مگر نفخ پیدا کریگی اور آلت باہ کو مدد دیگی اور متلی پیدا کریگی
اور دیر ہضم ہوگی لیکن اگر افادیہ پڑے ہوں تو جلد ہضم ہوجائیگی مگر انجیری بہت اوبھار دیگی شراب خرما گرم اور تر ہے اور
طبع کو نرم کرتی ہے اور ثقل کو معدہ اور آنتون سے نکالتی ہے اور بر و سینہ کے لیے بہتر ہے ولیکن پیاس پیدا کرتی ہے
اور جگر مین سدہ ڈالتی ہے اور ساتھ سودا کے ملجاتی ہے اور خون کو سیاہ اور سبز کرتی ہے اور بدن کو غذای قوی دیتی ہے
اور فربہ کرتی ہے اور جون پوست بدن مین پیدا کرتی ہے اور اس شراب کو صرف مین اکثر لاتے ہین مگر گاہ گاہ بطریق
معالجہ کہ قولنجی کو سودمند ہے اور جو شراب کہ ارزن اور گاورس اور کرنج وغیرہ سے بناتے ہین اوسکو شراب لکھنا چاہیے
کہ اوس سے فضل و منفعت شراب کی حاصل نہین ہوتی ہے مگر گرانی سر باب ۱۶ سولہوان چوتھی گفتا
سے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے شراب بنانے کی تدبیر مین ہے جاننا چاہیے کہ
سب طرح کی شراب سے شراب انگوری نافع تر ہے اور بعضے تین اوسکی کمتر اور منفعتین اوسکی بیشتر ہین اور جو انگور کہ پختہ ہوگا
اور نہایت شیرین شراب اوسکی قوی زیادہ ہوگی اور بہتر اور وہ انگور بہتر ہے جسکے درخت نے پانی ندی کا پیا ہو
نہ پانی کاریز کا اور جسوقت کہ عصیر خم مین ڈالین بہ شیرینی ٹکڑے ٹکڑے کرکے خم مین ڈالین اور گاؤزبان کھڑی مین بادرنجبویہ
اضافہ فرمائین اور چھوڑ دین کہ جوش کہا دے اور اگر سر خم کا مٹی سے بند کرنا چاہین تو بہ کہ ٹکڑے اوسمین سے نکالین اور پھلی گاؤزبان کی
اوسمین چھوڑین نشاط شراب کا بہت ہوگا نہایت سودمند ہوگی خاصہ سوداوی آدمی کو اور اگر برگ عود دا
کہ عربی مین حب الآس کہتے ہین نیکو فتہ کرین اور ایکسو من ہی سے عصیر اوسکا دو من لیکر ڈالین کہ جوش کہاوے
ایسی شراب جس آدمی کو کہ اوسے دست آتے ہون سودمند ہوگی اور معدہ کو قوی کریگی اور جسوقت
قرابہ مین ڈالنا چاہین تو پہلے قرابہ مین قدری گلاب ڈالین اور گرد اوین کہ تمام قرابہ مین پہونچ جاوے اور سر
قرابہ کا سخت کرین اور رکہہ دین کہ وہ تری گلاب کی اوسمین خشک ہوجاوے پھر شراب ڈالین اور سر قرابہ کا
مٹی سے مضبوط بند کرین خوشبودار اور نہایت نافع شراب ہوگی باب ۱۷ سترہوان چوتھی گفتار
اور حصہ اول سے تیسری کتاب کی مجلس شراب کے بیان مین ہے معلوم کرین کہ ہوا
مجلس شراب خوردن کی معتدل ہونی ضرور ہے اور اگر مائل بخنکی ہو تو اچھے چاہیے اسلیے کہ آدمی اوس
ہوا مین بدیر مست ہوگا اور جلد تر ہوشیار ہوجائیگا اور حرارت شراب کی شکستہ ہوجائیگی اور اوس مجلس مین
خوشبوئین رکھنا چاہیے اور میوہ جات مانند سیب اور بہی اور قدری گلاب اور کافور اور بنفشہ اور نیلوفر
اور صندل اور شاہسفرم یعنی نازبو ہونا چاہیے اور کوئی بوی غریب اور کوئی بوی ناخوش نچاہیے کہ وہان پہونچے

اور بوی عود کُندر چاہیے اور مکان فسیح اوسکے لیے ضرور ہے اور پاکیزہ جگہہ ہونی چاہیے اور تصویرین اور رنگتین نچاہئین کہ
نظارہ اونکا حالت مستی مین مضر ہے اور محمد زکریا لکھتے ہین کہ صحرا اور زیر آسمان بیٹھنا زیادہ موافق ہے مکان مین
بیٹھنے سے اگر جس وقت صحرا مین بیٹھین تو نیچے آفتاب اور گذرباد مین بیٹھنا نچاہیے اور ہوا کے دن مکان مین بیٹھنا
بہتر ہے صحرائی نشست سے۔ باب اٹھارہوان چوتھی گفتار سے حصہ اول سے تیسری کتاب کے

تدبیر مین جلاب اور سکنجبین اور ماء العسل اور فقاع وغیرہ کے ہے لیکن جلاب معدہ اور سینہ
اور حلق اور پھیپھڑہ اور سوزش مثانہ کو سودمند ہے اور آواز کو صاف کرتا ہے اور جسجگہہ حاجت نرمی کی ہو نافع
ہوتا ہے اور پیچش اور بیٹون اور بواسیر کو مفید ہے ماء العسل سوای آدمی مرطوب کے نچاہیے اور سوای اون
بیماریون کے کہ رطوبت سے پیدا ہوتی ہین کام مین نہ لائین خصوصاً اگر افادہ مین گرمی ہون سکنجبین
صفرا کو بٹھاتی ہے خاصۃً اگر برف اور یخ کے ساتھہ نوش کرین اور اگر کسیکے معدہ اور آنتون مین کچھہ رطوبت
ہو وے اوسکو دور کرتی ہے اور ساتھہ اجابت طبع کے باہر نکالتی ہے اور جگر کو موافق ہے اور سدہ کھولتی ہے
خاصۃً اگر بزوری ہو لیکن سکنجبین بزوری تسکین صفرا نہین کرتی ہے جیسے سادہ کرتی ہے اسلیے سدہ کھولنے کے
واسطے بزوری قوی زیادہ ہوتی ہے اور تسکین صفرا کے لیے سادہ بہتر ہوتی ہے پس اگر بزوری تخم کاسنی اور
بیخ کاسنی اور گلاب سے تبدیل اور شکر سے بنائین نہایت نافع ہوتی ہے اور پانی معدہ اور رحم اور پھیپھڑہ کو
ضرر دیتا ہے خاصۃً سرد کو سخت مضر ہے اور صاحب نزلہ اور زکام اور کھانسی کو نہایت نقصان کرتی ہے
اور سینہ کو درشت کرتی ہے اور شہوت جماع کو دور کرتی ہے اور متلی اور قے لاتی ہے اور تقطیر البول یعنی
چنک پیشاب کو مضر ہے فقاع یعنی بوزہ لیکن فقاع صاحب معدہ ضعیف اور صاحب نقرس
اور درد مفاصل اور صاحب زکام اور نزلہ اور صاحب درد سر اور تر کو نہایت مضر ہے اور معدہ اور پھیپھڑہ کے
لیے سخت بری چیز ہے بو علی سینا کتاب قانون مین لکھتے ہین کہ ایک جگہہ دیکھا گیا ہے کہ دو علاج بیچے
ہاتھی دانت سے دستہ چھری وغیرہ تراشتا تھا اور اوسپر نقش کیا کرتا تھا اور عاج کو ایک شب جو فقاع مین رکھتا
تو صبح کو اسقدر نرم ہوجاتا تھا کہ جو نقش چاہتا تھا اوس جلد اور بآسانی نقش کرتا تھا پس سمجھنا چاہیے کہ جس حالت
مین فقاع مین ڈالنے سے ہاتھی دانت کا یہ عالم ہوتا ہے تو معدہ اوس سے کس درجہ سست ہوگا لیکن گرم
مزاج والا اگر بوزہ یعنی فقاع سے صبر نکرسکے تو واسطے اوسکے بوزہ کو ساتھہ شکر کے پانی مین ڈالین مثلاً تین من طبی بوزہ
ہو اور ایک من شکر اور آگ پر رکھکر جوش دین پھر صاف کرین اور اوپر اوسکے پانی انار دانہ کا یا پانی سیب ترش کا
یا پانی بہی ترش کا اوسمین ملائین جسقدر کہ خواہش ہو اور اگر چاہین کہ مائل بشیرینی ہو ترشی کم کرین اور اگر چاہین کہ
ترشی کیطرف زیادہ میلان کرے ترشیان اضافہ فرمائین اور جو بوزہ کہ مائل بترشی ہو اوسکو ساتھہ سُداب

اور پودینہ اور طرخون اور انڈے کے سُداب اور انڈے کی نمک کے جوش دین اور جو ماٹل بشیرینی ہو ساتھہ دارچینی اور لونگ اور
اگر اور سونٹھہ اور انڈے کے مشک کی جوش کرین ہر ایک اوسقدر کہ فقاع پر غالب نہو اور بو اور مزہ اوسقدر ہو کہ خوش
معلوم ہووے اور واسطے مرطوب آدمی کے شیرین بہتر ہی اور بجای شکر کے شہد مناسب ہی اور واسطے صاحب ضعف معدہ
کے بالچھڑ اور چھوٹی الایچی زیادہ کرین اور اگر گرم مزاج والا چاہی کہ اس فقاع سے طبع نرم کرے تو بجای شکر ترنجبین داخل
کرین اور بجای انار دانہ آب عُنابی ڈالین ابن ماسویہ کہتا ہی کہ فقاع بالای طعام پینا طعام کو معدہ مین خام
کرتا ہی اور تباہ کرتا ہی اولی یہ ہی کہ ناشتا نوش کرین اور جب تک فقاع یعنی بوزہ معدہ سے نگذر لیوے کوئی طعام
نکھائین اور بوزہ کہ آرد جو اور تتلی اور بالچھڑ اور اجمودہ اور مرچ سے بنائین وہ پٹھون کے لیے نہایت بد ہوگا لیکن
خاصیت فقاع یعنی بوزہ کی یہ ہی کہ صاحب جذام کو مفید ہوتا ہی اور اگر قرص گندم مین اور انار دانہ اور پودینہ
اور طرخون سے فقاع بنائین اور شکر ڈالین گرم مزاج والیکو بد نہین ہی واللہ اعلم و احکم بالصواب گفتار پانچوین

حصہ اول سے تیسری کتاب کی خواب اور بیداری یعنی سونے اور جاگنے کی تدبیر مین تھے
اور منفعت اور مضرت مین اوسکے اور اس گفتار کے پانچ باب ہین باب پہلا پانچوین گفتار
اور حصہ اول سے تیسری کتاب کی اس امر مین ہی کہ نیند کیا چیز ہے اور کیونکر اور کہان
ظاہر ہوتی ہے

لیکن خواب وہ ہی کہ چھوڑ دیتا ہی نفس انسانی استعمال حواس کو اور طریق حصول خواب کا
یہ ہی کہ رطوبت معتدلہ دماغ مین جمع ہوتی ہی بسبب حصول رطوبات بخاریہ کی عروق سُباتیہ سے طرف دماغ کی
پس رطوبت مذکور سُست کرتی ہی پٹھون کو اور کثیف کرتی ہے مسالک اعصاب کو اور غلیظ کرتی ہی روح نفسانی کو
پس اسی سبب سے روح نفسانی پٹھون کے رستون مین نفوذ نہین کرتی ہی اور سکون حواس ظاہر مین واقع ہوتا ہی اور حرکت
کم ہوتی ہی مگر اوسقدر حرکت کہ حیات کو ضرور ہی سلامت رہتی ہی مانند تنفس اور نمو اور ہضم کے اور لیکن اسباب بیخوابی
اور کم خوابی اور بسیار خوابی اور خواب ناخوش کے کہ آدمی اوس سے آسایش نپاوے سبب باندازہ زیادتی اور نقصان اور اصلاح اور فساد
اس رطوبت کے ہین اور بیخوابی کے لیے اسباب دیگر بھی ہین مانند درد اور رنج اور اندیشہ اور اندوہ اور شادی اور غصہ
وغیرہ کے اور یہ اسباب غیر مذکورہ ہو چکے سبب بیخوابی کا اسواسطے ہونگے کہ یہ سب حرکتین نفس کی ہین اور حرکت نفس حواس کو
ساکن ہونے سے باز رکھتی ہے اور سبات اور عرق خواب ہونا خواب نہین ہی لیکن ایک آفت ہی کہ حواسون کو
فرمانبرداری نفس سے اور نفس کو کار اوسکی سے باز رکھتی ہی اور شرح اوسکی اپنے مقام پر بیان کیجاویگی انشاء اللہ تعالے

باب دوسرا پانچوین گفتار اور حصہ اول سے تیسری کتاب کی شناخت مین حاجتمندی
انسان کی طرف خواب کے

معلوم کرین کہ خواب مشابہ سکون کے ہی اور بیداری مشابہ حرکت
اور حرکت دائم سے تحلیل بہت ہوتا ہی اسلیے کہ حرکت حرارت غریزی کو افروختہ کرتی ہے اور بدنکو نرم

اور خلطونکو لطیف ہے اور سبسے زیادہ لطیف جسم انسانمین روح ہے پس جسوقت کہ خلطین غلیظ اساتھہ حرکت کی
لطیف ہوجاتی ہین تو بسبب لطافت کی تحلیل قبول کرتی ہین اور روح کہ لطیف زیادہ ہے اور ہمیشہ تحلیل قبول
کرتی ہے تو واجب ہوتا ہے کہ حالت حرکت مین تحلیل کو زیادہ قبول کرے یہی سبب ہے کہ حرکت بسیار سے
سب قوتین ضعیف ہوجاتی ہین کیونکہ قوت سب قوتون کی بیہانجی روح کے ہے اسی سبب سے بیخوابی آدمی کو
ماندہ اور سست کردیتی ہے اور حس و حرکت اور اندیشہ اور رای اوسکی سب ضعیف اور تباہ ہوتی ہے اور ہضم کمتر
حاصل ہوتا ہے اور آدمی حالت بیداری مین کہ مشابہ حرکت کے ہے اگرچہ حرکت نکرے اور ایستادہ رہے یا نشستہ یا شکل
دیگر بیداری اوسکو اوسی شکل پر نگاہ رکھتی ہے مثلاً آدمی بیٹھا ہوا جسوقت سو جاتا ہے تو گر پڑتا ہے پس حال بیداری کا
آدمی کیلیے ایک حالت ہے درمیان خستگی اور تہری کے اور جسوقت کہ یہ حال ہمیشہ رہے حال اوسکا مانند حال اوس
جسم کے ہوگا جو ہمیشہ متحرک رہتا ہو وے اور مضرتین اوسکی بہت ظاہر ہونگی اور جسوقت کہ خواب عارض ہوتی ہے
تو روح خواب مین کمتر تحلیل ہوتی ہے اور مدد زیادہ پاتی ہے اسلیے کہ ہضم کامل اور جلدتر حاصل ہوتا ہے اور
اس سبب سے سب قوتین قوی ہوتی ہین اور ہضم حالت خوابمین اسواسطے کامل ہوتا ہے کہ مثلاً جسوقت دو چیزین
ہون ایک اثر کرنے والی اور دوسری اثر قبول کرنے والی اور دونون ساکن ہون تو اثر کرنے والی اثر بہتر
کرسکیگی اور اثر قبول کرنیوالی جلدتر اور تمامتر قبول کریگی اسی طرح حالت خواب مین حرارت غریزی کہ اثر کرنیوالی
ہے اور غذا کہ اثر قبول کرنیوالی ہے دونون ساکن رہتی ہین اس سبب سے ہضم کامل ہوتا ہے اور بدن غذا بہتر
اور بیشتر پاتا ہے اور تری کہ تحلیل ہوتی ہے اسوجہ سے خوابمین بہرہ تری زیادہ بیداری سے پاتی ہے پانچواں

سونے اور جاگنے کی منفعت اور مضرت مین ہے معلوم کرین کہ خواب معتدل بوجہہ تو
نہایت نافع ہے اور تری کو جو کار آمد اوسکے ہے جسم مین اوسکے بخوبی نگاہ رکھتی ہے اور جو کہ آغاز ظاہر ہونے خواب کا
دماغ سے ہے اور قوتین دماغ کی خواب سے آسایش پاتی ہین اسلیے حصہ دماغ کا منفعت خواب سے اور اعضا کے
حصہ سے زیادہ پہونچتا ہے اور اسی سبب سے ہے کہ بیخوابی مزاج دماغ کو تباہ کرتی ہے اور آدمی کو تنگ دل اور ملول
اور سراسیمہ کرتی ہے اور اندیشہ اور رای کو تباہ کرتی ہے اور جسوقت آدمی خواب معتدل پاوے اور اوس خواب سے
بیدار ہووے تو وہ آدمی آسودہ اور بے ملالت ہوگا اور عقل اور دانش اوسکی صافی اور تدبیر اور اندیشہ خوبتر اور
حواس سب درست ہونگے اور قوت حیوانی خوابمین راحت پاتی ہے اسلیے کہ یہ قوت حمال تن ہے پس جسوقت
انسان خواب کریگا تو یہ قوت خواب کی حالت مین حمالی سے آسودہ ہوگی اور خواب بہت مرطوب آدمیون
اور سرد مزاج والونکو ضرر دیتی ہے اور قوتون کو سست کرتی ہے اور سر کو سنگین کرتی ہے اور دماغ کی رطوبتونکو
بڑہاتی ہے اور جس طرح سے کہ خواب کہانا ہضم کرتی ہے اور تحلیل اور استفراغات باز رکھتی ہے اور مواد کو پکاتی ہے

اسی طرح بیخوابی ہضم اور مواد کے پکانے کو باز رکھتی ہے اور استفراغ اور تحلیل زیادہ کرتی ہے اور خشکی بڑہاتی ہے اور بیماریونکو
جو خشکی اور صفرا سے ہوتی ہین ظاہر کرتی ہے خاصتہ آدمی لاغر اور خشک مزاج کو زیادہ نقصان پہونچاتی ہے اور جسوقت
حاجت ہووے کہ کوئی خلط پختہ ہوجائے یا رقیق ہوجائے اور تحلیل قبول کرے بیخوابی اوسصورت مین مفید ہوگی اور
اون تپونکو کہ جو بسبب ورمون اعضاے اندرون شکم کے عارض ہون خواب ضرر دیتی ہے خاصتہً آغاز نوبت
مین اسلیے کہ حرارت اور مواد حالت خواب مین جسم کے اندر لوٹ جاتا ہے اور ورم بڑہتا ہے اور اسیطرح کی تپونمین بھی
اسی طرح آغاز نوبت مین نہایت نقصان پہونچاتی ہے مگر آخر نوبت مین نافع ہوتی ہے اسلیے کہ اوسصورت مین حرارت
جو اندرون جسم کے متوجہ ہوتی ہے مواد باقی کو پکاتی ہے اور اگر خون بدن مین غالب ہووے بیخوابی سودمند تر ہوگی اور
صفراوی بیماریونمین خواب سودمند ہوتی ہے خاصتہ لاغر آدمی کو اور جسوقت کہ بیمار کو خواب سے راحت نہ معلوم ہووے
خطرناک ہے اور جسوقت کہ آدمی تندرست کو خواب بہت غالب ہو اور خواب کی حالتمین پسینہ جاری ہو بغیر کسی سبب
ظاہر مانند کسی رنج اور ماندگی کے تو وہ مقدمہ بیماری کا تصور کرین اور بیمار کو نشان تندرستی کا ہوگا اور خواب وقت
صبح قبل ریاضت اور غذا نوشی کے نہایت ضرر دیتی ہے اور بدن سُست اور سرد کرتی ہے اور ہاتھ پاؤن کا ٹوٹنا اور
ماندگی ظاہر ہوتی ہے اور خشکی بڑہتی ہے اور جسوقت کہ بدن مین خلطین بد ہوتی ہین تو خوابہاے شوریدہ دکہلاتی ہین
اور دن کا سونا نزلہ اور بعضی بیماریان پیدا کرتا ہے اور اوس سے رنگ چہرہ کا تباہ ہوتا ہے اور تلی بڑہ جاتی ہے اور کسل
اعضا مین ہوتا ہے اور بھوک غذا کی ضعیف ہوجاتی ہے اور بھوکے پر سونا قوت کو ساقط کرتا ہے اور بدنکو دبلا
کرتا ہے اور حرارت غریزی کو ضعیف کرتا ہے اسلیے کہ حالت خواب مین حرارت غریزی متوجہ باطن کے ہوتی ہے اور غذا کو
نہین پاتی ہے جسکو ہضم کرے اور بدنکو بہرہ دیوے ناچار رطوبت اصلی کو خرچ کریگی اور جسوقت کہ مادہ اوس حرارت کا
خرچ ہوگیا تو بالضرور وہ بھی ضعیف ہوجائیگی اور خواب روز قائم مقام خواب شب کی نہین ہوسکتی ہے اور
جس کسیکو دن کے سونے کی عادت ہووے اوسکو لازم ہے کہ ایکبارگی اوس عادت کو نہ ترک کرے بلکہ بتدریج
دن کا سونا چھوڑے باب چوتھا پانچوین گفتار اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے
تدبیر خواب مین ہے جالینوس لکہتا ہے کہ مین ہر شب قلیہ پکواتا ہون اور کوک اوسمین ڈالتا ہون
اور دارچینی اور ابزار سے خوشبو دیتا ہون بوجہ کوک کی نیند آتی ہے اور دارچینی سردی کوک کی دور کرتی ہے یہ تدبیر
بہتر ہے اوس آدمی کے لیے جسکو نیند نہ آتی ہو اور اگر اول حمام کرین اور پانی نیمگرم سر پر ڈالین تو نیند بخوبی آویگی
اور ملنا بہت اعضا کا اور شراب ممزوج اور آواز خوش اور آہستہ اور آوازہاے پیوستہ مانند آوازہاے آب اور تاریکی
اور ماندگی اور آسایش پانا درد وغم سے خواب لاتا ہے اور جس کسیکو نیند نہ آتی ہو جسوقت رات آوے اور وقت
خواب کا پہونچے تو اوسکو تکیہ لگانے نہ دیوین اور آرام اور چین نہ لینے دیوین اور پاس اوسکے بہت دیر بیٹھیں

بائین طرح طرح کی کرین اور اوسکو بٹھاتے رکہین یہانتک کہ ماندہ ہو جاوے پس ایکبارگی اوسکے سامنے سے ہٹ جاوین
اور خاموش ہو رہین اور روشنی چراغ کی اوسکے پاس سے دور کرین اور اوسکو سلا دیوین ان تدبیرونسے جلد سو رہیگا
اور اگر باوجود ان حیلون کے ہاتھ پاؤن بھی اوسکے باندہین ایک ساعت یہانتک کہ اوس سے رنجور ہووے پھر
ایکبارگی بند کھولین اور اوسکو سلا دین بہت جلد سو رہیگا

باب پانچوان پانچوین گفتار اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے اس بات کے بیان مین ہے کہ کس طرح سونا چاہیے

پہلے ایک ساعت پہلوے راست پر سونا چاہیے پھر بائین پہلو پر پلٹکر سو رہنا کھانا بخوبی ہضم کرتا ہے اور چت سونے سے آسایش بہتر ہوتی ہے
لیکن بہت دیر تک سونا اس شکل سے بیماریان دشوار اور سخت پیدا کرتا ہے مانند فالج اور کابوس اور سکتہ کے اسلیے
کہ خلطین اور فضول تالو اور ناک کی راہ سے قفا کی جانب پلٹتی ہین اور طرف پٹھون کی اوترتی ہین اور بہتر یہ ہے کہ
جبتک کھانا معدہ سے نہ اوتر جاوے نہ سووین

گفتار چھٹی حصہ اول سے تیسری کتاب سے حرکت اور سکون کی تدبیر مین ہے اور انواع ریاضت مین ہے

اور اس گفتار کے پانچ باب ہین

باب پہلا چھٹی گفتار سے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے تندرست آدمیونکی حاجتمندی مین ہے طرف حرکت اور ریاضت کے اور بیان مین اوسکی منفعت کی

معلوم کرین کہ حرارت غریزی جو دل سے تمام جسم مین پہونچتی ہے اکثر اسباب سے اثر قبول کرتی ہے اور ضعیف ہوتی ہے
اور قدر ہے قدر ہے ساتھ تحلیل کے خرچ ہوتی ہے پس بضرورت عوض اوسکا کہ جسقدر اوسمین سے تحلیل ہونے سے خرچ ہوگیا ہے
اوسکو پہونچانا چاہیے اور مدد دینی چاہیے اور اوسکو تازہ رکھنا چاہیے اور مدد اوسکی وہ حرارت جو باہر سے اندرون جسم انسانکو
پہونچتی ہے وہ سب حرارت غریب ہے اور اوس حرارت غریزی کے گوہر سے نہین ہے اور اوسکی مدد کیلیے وہ حرارت
درکار ہے جو اوسی کے گوہر سے ہووے اور وہ بجز حرکت اندامون کے نہین ہوسکتی اسلیے کہ جسوقت آدمی حرکت کرتا ہے
تو اعضا بسبب حرکت کے گرم ہو جاتے ہین اور حرارت غریزی افروختہ ہوتی ہے اور تازہ ہوتی ہے اور نیز اپنے گوہر سے
مدد پاتی ہے اس حرکت کو ریاضت کہتے ہین اور ریاضت کی دو نوع ہین ایک نوع ریاضت کی یہ ہے کہ تمام جسم کو اوس سے
حرکت ہوتی ہے جیسے کوئی پیادہ چلے یا گھوڑے پر سوار ہوکر دوڑاوے اسکو ریاضت کلی کہتے ہین اور دوسری نوع ریاضت
کی یہ ہے کہ ایک عضو کو اوس سے حرکت ہوتی ہے جس عضو کو حاجت ریاضت کی ہوتی ہے اور اسکو ریاضت
جزوی کہتے ہین تفصیل اوسکی اپنے مقام پر بیان کیجائیگی انشاء اللہ تعالے اور ریاضت کی منفعتون سے پہلے منفعت یہ ہے
کہ حرارت غریزیکو تازہ کرتی ہے پس جسوقت حرارت غریزی تازہ ہوتی ہے تو کھانا بخوبی ہضم ہوتا ہے اور اعضا سخت
ہوتے ہین اور غذا کو اچھی طرح قبول کرتے ہین اور سب قوتین بھی قوی ہوتی ہین اور فضول پگھلتے ہین اور تحلیل قبول
کرتے ہین اور جو کہ آدمی بضرورت طرف غذا کے حاجتمند ہے اور کوئی طعام ایسا نہین ہے کہ ہمگی غذا ہو جاوے بلکہ

ہر ایک طعام سے کو ہر گوار بدنی مین فضلہ باقی رہتا ہے جیسا کہ کتاب اول مین باب ششم مین تیسری گفتار سے مذکور ہوچکا ہے پس طبیب طبیعت کو یاری دیتا ہے کہ اوس فضلہ کو تمامہ دفع کرے لیکن اگر یہ طبیعت مدد ونیا وے تو چارہ نہین ہے اس بات سے کہ فضول بدنمین جمع ہووین اور اوس سے مضرتین طرح طرح کی ظاہر ہون اسلیے کہ بدنمین اگر فضلہ احوال اپنے سے پھر جائے تو عفونت کو قبول کریگا اور اوس سے عفنی تپین پیدا ہونگی اور اگر مثلاً جسم مین فضلہ گرم ہو یا کوئی فضلہ سرد ہو تو اور کسی ایسے سبب کا اتفاق پڑے کہ اوس سبب سے فضلہ گرم زیادہ ہو یا فضلہ سرد زیادہ ہو جائے تو فضلہ گرم سے سوء مزاج گرم ظاہر ہوگا اور فضلہ سرد سے سوء مزاج سرد عارض ہوگا اور اگر کوئی ان فضول مین سے اپنی جگہ سے حرکت کرے اور دوسرے کسی عضو کی طرف پہونچے اور وہان ورم پیدا کرے تو اوس سے ابخرے بلند ہونگے اور مزاج دماغ کا تباہ کرینگی اور اگر یہ اتفاق نہو تو بیشک جمع ہونے فضول سے امتلا ظاہر ہوگا پس بضرورت کم کرنا امتلا کا اور پاک کرنا بدن کا فضول سے لازم ہے اور اخراج فضول کا دوا سے ہو سکتا ہے اور ہر ایک دوا مین ایک طرح کی مضرت ہے اور کوئی دوا اس امر سے خالی نہین ہے کہ طبیعت پر قہر نکرے اور باوجود فضول نکالنے کے اصلی رطوبات اور جوہر روح سے بھی خرچ نکرے اور اعضائے رئیسہ ضعیف نہون اور اگر دوا کا استعمال نکرین تو فضول بدنمین رہتی ہین اور مضرتین ہر رنگ پیدا ہوتی ہین اور نیز ہمیشہ دوا کام مین نہین لا سکتے ہین کہ مضرتین اونکی ہمیشہ رہتی ہین پس کوئی چیز ایسی نہین ہے کہ فضلہ کو نچھوڑے کہ بدنمین جمع ہونے پاوے اور بدنکو ورزش اوس سے پاک کرے سوا ے ریاضت کے پس حاجت انسان کی طرف ریاضت کی نہایت ضروری ہے

باب دوسرا چھٹی گفتار سے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے اس بات کی شناخت مین ہے کہ ریاضت کسوقت اور کتنی اور کیونکر کرنی چاہیے

وقت ریاضت کا کچھ معین نہین ہے لیکن جسوقت کہ ہضم تیسرا تمام ہووے یعنے جسوقت کہ معدہ اور جگر غذا سے خالی ہووے اور غذا رگونمین داخل ہووے اور اعضا مین پہونچے اور باعث غذا ہونے اعضا کے ہووے اور آدمی خواب کامل پاوے اور پیشاب رنگین ہووے اور آنت اور مثانہ ثفل اور پانی سے خالی ہووے وہ وقت ریاضت کا ہے اور مضرت اوسی ریاضت کی کہ بیوقت کرین یہ ہے کہ اگر ہنوز معدہ اور جگر غذا سے خالی نہوا ہو تو اخلاط خام ناگوارید بدنمین پراگندہ ہونگی اور اوس سے سدہ پڑیگا اور اسی طرح جسوقت کہ ریاضت کرین اور بدنمین خلطین زیادہ اوس سے ہون کہ ریاضت جنکو تحلیل کر سکتی ہے تو وہ حرارت جو حرکت ریاضت سے پیدا ہوتی ہے اون خلطونکو پھیلا دیگی اور گرم کریگی اور سبب تپ کا اور بیماری کا ہوگی اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جسوقت کہ خلط پھیلتی ہے تو جگہ اپنی سے حرکت کرتی ہے اور کسی دوسرے عضو کی طرف آتی ہے اور اوس سے ورم عارض ہوتا ہے اسوجہ سے ایسے حالات مین سکون اولی اور بہتر ہے حرکت سے اسلیے کہ ریاضت زیادہ فضلہ بکروزہ سے جو غذا نیک اور تمام گوارید سے کہ اعضا مین باقی رہے تحلیل نہین کرتی ہے پس جو فضلہ جسم مین زیادہ یکروزہ سے ہو یا غلیظ زیادہ ہو ریاضت اوسکو تحلیل

نکل سکیگی اور مضرت اوسکی زیادہ منفعت سے ہوگی لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلے بدنکو اوس فضلہ سے پاک کرین کسی اور وجہ سے
اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی بدن خلطون بد اور کثیر المقدار سے بہرا ہوا ہو اور اوسکو کسی ریاضت قوی کا اتفاق پڑے
تو خلطین بقوت ریاضت متحرک ہونگی اور خلطین قایم کہ حرکت مین آوینگی پہنسینگی اور جگہ بہت بدنمین گہیرینگی اور اوسکے سبب سے زبانین
کی اور رگین بہر جاوینگی اور روح بند ہوگی اور آدمی مفاجا یعنی ناگہانی موت پائیگا یا غشی عظیم مین مبتلا ہوگا یہ سبب
جو بیان ہو چکین اوس ریاضت کی مضرتین ہین جو امتلا کے اوپر کرین لیکن مضرت اوس ریاضت کی جو
بہوناک پر کرین یہ ہے کہ حرکت ریاضت کی رطوبات اصلی کو پگہلاتی ہے اور حرارت غریزی کو بہی اگر ریاضت
مقدار سے زیادہ ہو تحلیل کرتی ہے اور بدنکو سرد کرتی ہے اور خشکی پیدا کرتی ہے اور قوت کو دور کرتی ہے خاصتہً اگر
مزاج گرم اور خشک یا اور سرد اور ہو تو مضرت اوسکی عظیم ہوگی اور جس طرح سے کہ ریاضت معتدل اور باوقت حرارت
غریزی کو تازہ کرتی ہے اور اندامون اور قوتون کو قوت دیتی ہے اسی طرح ریاضت بافراط اور بیوقت حرارت
غریزی کو تحلیل کرتی ہے اور قوتون کو ضعیف کرتی ہے اور حد ریاضت کی یہ ہے کہ جسوقت رنگ چہرہ کا افروختہ
ہووے اور رگین بدن کی ممتلی اور پہلا نہ بحال رہے پس جو ریاضت کہ واسطے تحلیل فضلا یکروزہ کے کرین حد
اوسکی یہ ہے اور دلیل بزرگ ریاضت مین یہ ہے کہ مزاج ریاضت کرنیوالے کا دیکہین اگر مزاج گرم اور خشک اور
سرد اوی ہے تو ریاضت کمتر اوس حد سے کرین اور جلد زیادہ اوس حد ریاضت سے علیحدہ ہون اور اگر مزاج
سرد اور تر ہو اوس حد تک پہونچانا چاہیے اور اندک زیادہ اوس سے اور حرکت ریاضت مین اول آہستہ چاہیے
اور بتدریج سخت اور تیز کرنا چاہیے اوس انتہا تک کہ قوت ریاضت کرنیوالے کی پہنچ سکے اور بتدریج حرکت آہستہ
کرین اور بتدریج ریاضت قطع فرماوین اور جس کسیکو کہ حاجت ریاضت قویہ کی ہووے اوسکے واسطے تدریجاً
کی بڑہانا بہتر ہے قوت ریاضت کی بڑہانے سے ہے اسلیے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ قوی ریاضتون سے فتق عارض ہوتا ہے
یا کوئی رگ ٹوٹ جاتی ہے اور لازم ہے کہ جسوقت ریاضت شروع کرین پہلے ہاتہہ اور پاؤن اور پشت
ریاضت کرنیوالے کی ملین مالیدنی معتدل ساتہہ دستہای مختلف یا ساتہہ کپڑے درشت کی پہر روغن فاتر
مانند روغن بادام اور روغن کنجد تازہ کے اعضا اوسکے چرب کرین اور باآہستگی ملین پہر اعضا اونکو ساتہہ روغن
دباوین فشردنی معتدل یہانتک کہ قوت ملنے اور نرمی روغن کی بخوبی اعضا و تہین ہو پہنچے پہر طرف ریاضت
مشغول ہووین اور اس مالنے کو طبیب مالیدن استعداد کہتے ہین اسلیے کہ ایسی مالش حرارت غریزی کو اندر
حرکت مین لاتی ہے اور مسام کو کہولتی ہے اور فضلا کو پوست کیطرف کہینچتی ہے تا کہ ریاضت سے تحلیل قبول کرے
اور یہ اوس آدمی کے بدن کے لیے چاہیے جسکے اعضا سخت ہووین اور مسام بند ہووین اور غذائین غلیظ کہاتا ہو
اور وہ شخص کہ جسکے اعضا نرم ہووین اور غذائین غلیظ کہائے ہوئے نہو اوسکے لیے ایسی مالش اور روغن کا

ج ٣

چرب کرنے کی حاجت نہین ہی اور لازم ہے کہ جسوقت ریاضت سی فارغ ہون حمام مین جائین اور درمیان کے
درجہ مین بیٹھین اور پانی نیمگرم جو پوست پر اچھا معلوم ہو استعمال فرمائین اور اندکے اور مالش کرین مالیدنی نرم اور
آہستہ اور ہاتھہ پاؤن اور عضلونکو کھینچین اور سانس اوپر کھینچکر قدری قدری چھوڑین تاکہ باقی فضول کہ حرکت ریاضت سے
پگھلے ہون طرف مسام کے باہر آوین اور تحلیل خرچ ہون اور اگر مالش روغن سے بھی ہو تو بہتر ہے اس مالش کو طبیب
مالیدن استرداد کہتے ہین اور یہ مالش دوم بھی اوس جسم کے لیے چاہیے کہ جسکے عضلے سخت ہووین اور قوی غذائین کھائی ہون
اور وہ جسم کہ جسکے عضلے نرم ہووین اور قوی غذائین نکھائی ہون اوسکے لیے ان مالشون کی کچھہ حاجت نہین ہے اور
نہ حاجت ریاضت کی اور اگر حاجت بھی ہوتی ہے تو اس انتہا کی حاجت نہین ہوتی ہے اور ریاضت مین مالش ایک
طرح کی اون دونون سے کفایت کرتی ہے اور گرمی کے موسم مین ریاضت اوس مکانمین کرنی لازم ہے جہان کی ہوا
خوش اور صافی ہو اور سردی کے موسم مین اوس مکانمین چاہیے جسکی ہوا گرم ہو اور دھوان اور بوی ناخوش اوسمین نہو فی
چاہیے باب تیسرا چھٹی گفتار اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے جزوی ریاضتونکی شناخت
مین ہے معلوم کرین کہ ہر ایک عضو کے لیے ایک ریاضت مخصوص ہے چنانچہ پاؤن کی ریاضتون سے بہترین ریاضت
پیادہ چلنا ہی اور ہاتھہ کی ریاضت کام کرنا ہی ہاتھہ سے یا کچھہ پھینکنا مانند پتھر وغیرہ کے یا کوئی شے گران یعنی بھاری اوٹھا
ایک مقام سے دوسری جگہہ اوٹھا کر رکھنا اور ریاضت سینہ اور حنجرہ اور حلق کی ساتھہ آوازون اور الحان گوناگون کے
اور پڑھنا قرآن وغیرہ کا اول باہستگی اور پھر با آواز بلند اور مقدار پڑھنی کی وہان تک ہی کہ درد سر پیدا نکرے اور تکلیف
ندیوے اور روح کو صافی کرے اور حواس کو تیز اور عقل کو روشن اور سب قوتون کو قوی کرے اور بیک نفس سانس کھینچنا
خطرناک ہی اور خط باریک پڑہنا کبھی کبھی آنکھہ کو ریاضت دیتا ہی اور ریاضت شنوائی کی دور کی آوازون پر کان لگانا
ہی اور ترجیح یعنی جھولا جھولنا ہے کہ عربی مین ارجوحہ کہتے ہین ناقہین کو نافع ہی اور اوس آدمی کے لیے مفید ہی جسکی قوت
ضعیف ہو اور بوڑہے ہون اور صاحب شوصہ اور ذات الجنب کو نافع ہی اور جھولنا جھولے کا اگر باہستگی ہو تو نیند
لاتا ہی اور باقی سر کی بیماریونکو مانند نسیان اور غفلت کے دور کرتا ہی اور شہوت کو حرکت دیتا ہی اور صاحب نقرس
اور درد گردہ اور بیماریون بلغمی اور شطر الغب کو مفید ہی اور سوداونکو لطیف کرتا ہی تاکہ تحلیل خرچ ہووین اور ہنڈولہ
اور گہوارہ مین جھولنا بھی اسی نوع سے ہے اور اسی طرح سواری گھوڑے کی اور مثل اوسکے باعتدال ہو نافع ترین ریاضات
ہی خاصۃً ناقہین کو خصوصاً کہ معتاد سواری ہون اور بیٹھنا کشتی مین خاصۃً اگر نزدیک کنارہ دریا کے ہو مجذوم
اور صاحب سدہ سرد کو نافع ہی اور کشتی کرنا ریاضت تمام بدن کی ہے اور چوگان بازی ریاضت قوی ہے
اور اپنے جسم کو درخت مین لٹکانا اور پاؤن ہلانا ریاضت قوی ہے تمام بدن کے لیے باب چوتھا چھٹی گفتار
سے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے انواع ماندگی کے بیان مین ہی جو ریاضت سے

پیدا ہوتی ہین معلوم کرین کہ متقدمین کے نزدیک ماندگی تین نوع پر ہے قروحی تمددی اور ورمی اور ایک
گروہ نے کہا ہے کہ ماندگی کی ایک نوع اور ہے اوسکو قشفی کہتے ہین پس چار نوع ماندگی کی اکثر ریاضت سے پیدا ہوتی ہین
اور اکثر اور کسی سبب سے بھی اسباب سابقہ کے پیدا ہوتی ہین لیکن قروحی وہ ماندگی ہے کہ اگر ہاتھ اوسپر کہین
اور حرکت کرین تو ایسا الم پاینگے جس طرح زخم سے پاتے ہین اور اکثر اوقات یہ الم ظاہر پوست مین ہوتا ہے اور اکثر
جسم کے اندر ہوتا ہے اور سبب اوسکا فضلہ ہے رقیق اور گرم بسیار اور سبب پیدا ہونے اس فضلہ کا کوئی حرکت
قوی ہے کہ اندام اوس سے گرم ہوتے ہین اور گوشت اور چربی آدمی کی پگہلتی ہے اور جس وقت کہ یہ فضلہ رگون مین
پھیلتا ہے تو تیزی خون کی اور اسکی قوت کو توڑتی ہے لیکن اگر نواحی پوست مین پراگندہ ہووے ماندگی قروحی ظاہر
ہوگی اور اگر یہ فضلہ بہت تیز ہو سردی پشت مین معلوم ہوگی اور اگر یہ فضلہ نہایت تیزی رکھتا ہووے لرزہ اور تپ ظاہر
ہوگی اور اگر سبب اس ماندگی کا ریاضت ہو تو آبزن مین بیٹھنا اور بہت مالش باہستگی ساتھ روغنون
کشاینده مانند روغن سویا اور روغن بابونہ اور روغن [illegible] اور روغن بیخ خطمی اور روغن بیخ قثاء الحمار کے
نافع ہے مگر حمام بہت گرم نہووے اور پانی اوسکا بہتر چاہیے اور اگر بیخ چقندر [illegible] کرین اور اوسکو ساتھ
روغن کنجد کے شیشہ مین بھرین اور شیشہ کو دیگ [illegible] آب مین [illegible] اور جوش دین مالش اوس روغن کی ماندگی کو
دفع کرتی ہے اور اوس مواد کو تحلیل [illegible] کرتی ہے اور اگر معلوم ہو جاوے کہ بدن مین کوئی خلط اکثر [illegible] سے ہے یا
ریاضت کے پہلے نزدیک [illegible] اتفاق غذای غلیظ کا ہوا ہے [illegible] اسکی وجہ سے ہو گیا ہے تو لازم ہے کہ تدارک اوسکا
ہونیکے پہلے کرنا چاہیے اور اگر اوس خلط کا استفراغ کرین تب بھی بہتر ہے اور آبزن اور حمام اور روغن ملنا بھی اوسی
صفت سے چاہیے کہ مذکور ہو چکا ہے اور دوسرے دن غذا [illegible] اور اوسکو کام مین لانا چاہیے مانند مرغ کے ساتھ
پانی انگور خام اور آلو [illegible] کے اور تیسرے دن غذا مانند قلیہ کدو اور مرغ ساتھ ماش کے اور یا ایک ساتھ کشک جو کے
تناول فرماوین اور ماندگی تمددی وہ ہے کہ آدمی تصور کرتا ہے کہ اندام اوسکے کوفتہ ہین اور جو حرارت اور امتلا
اور کشیدگی کہ امتلا سے ہوتی ہے اندام مین پاویگا اور حرکت بدشواری کرسکیگا خاصۃً اگر بعد ریاضت کی ظاہر ہو
اور سبب اسکا وہ فضلہ ہے جو عضلو مین رہ گیا ہے اور وہ دو طرح پر ہے ایک فضلہ ایسا ہوتا ہے کہ اوسمین چندان
سوزانی اور حدت نہین ہوتی ہے دوسرے فضلہ ایسا ہے کہ اوسمین مادہ بادی ہوتا ہے مگر فرق دونو مین یہ ہے کہ جو
بادی ہوتا ہے گرانی کم کرتا ہے اور جو فضلہ اور کسی طرح کا ہوتا ہے اوس سے گرانی تمام جسم مین ہوتی ہے اور اکثر اوقات
اس سبب سے کہ آدمی اچھی طرح سووے اسطرح کی ماندگی ظاہر ہوتی ہے اور وہ سہل ہے اور وہ ماندگی جو با وجود اچھی
طرح سونے آدمی کے ظاہر ہو سخت ہے علاج اوسکا بھی تحلیل کرنا ہے اور عمل مین لانا آبزن اور حمام کا دن مین
دو تین مرتبہ اور روغن جو علاج قروحی مین بیان ہو چکے ہین کام مین لانا اوسی طریق سے لازم ہے [illegible]

جو علاج قروحی مین مذکور ہوچکی ہی اور اگر یہ ماندگی ریاضت کی سبب سی ظاہر ہو تو استفراغ سی چارہ نہو گا اور اگر یا
اس ماندگی کا باعث ہی زیرہ اور شاہ زیرہ یعنی کرویا اور سونف رومی کہانا اور روغن جو مذکور ہوچکے ہین ملنا اوسکو
تحلیل کرتا ہی اور غذا نخود آب ساتھہ صعتر اور زیرہ اور کرویا کے اور ماندگی ورمی وہ ہی کہ بدن گرم ہوتا ہے اور
رگین اور عضلی پر ہوتے ہین اور جسوقت ہاتھہ اوسپر رکہین رنج پاوین مانند اوس عضو کے کہ آماسیدہ ہوا اور
اندامونمین کشیدگی پاوین جسطرح امتلا مین ہوتی ہے اور سبب اوسکا مانند اسباب تمددی کے ہی اور علاج اوسکا
یتین کامونمین تمامی کو پہونچتا ہی علاج امتلا کا ساتھہ استفراغ کرنے اور کم کہانے کی اور دور کرنا حرارت کا ساتھہ
خنک شربتون کی اور نرم کرنا کشیدگی عضلونکا ساتھہ حمام اور آبزن اور روغنون کے اور روغن بنفشہ اور
روغنونمین ملانا بہتر ہی اور آسایش مفید ہی اور ماندگی قشفی کہ خشکی سے ہوتی ہی وہ اس طرح کی ہی کہ آدمی کے
کہ اندام مین خشکی ظاہر ہوتی ہی اور سبب اوسکا دو طرح پر ہی ایک یہ کہ جسم مین خلاط فروتی پیدا ہوتی ہے اور باوجود
اوسکی ریاضت اور کسی اور رنج کا اتفاق پڑتا ہی کہ اوس سے پسینہ بہت آتا ہی یہانتک کہ خشکی پیدا ہوتی ہے اور
دوسرا سبب یہ ہی کہ ہوا سخت گرم ہوتی ہی اور روزہ اور کم کہانے کا اوس ہوا مین اتفاق پڑتا ہی اور جمیع الواع
ماندگی ان سببونسی پیدا ہوتی ہین ریاضت بیوقت اور ہوای گرم اور کمی غذا یا زیادتی غذا اور علاج اوسکا کہ
آبزن حمام مین بیٹھنا اور استعمال روغن بنفشہ یا اور روغنونکا کرنا اور شربت کشکاب اور روغن بادام اور شکر اور لعاب
اسپغول اسیطرح شکر کے کہانا ولیکن کشکاب مین پانچہ یا مرغ تناول کرین اور غذا مزورہ کشک جو اور قلیہ کدو اور
ماش اور یا ایک ساتھہ مرغ کی اور یا اللحم اور مرغی کے انڈی آدہے بھنے ہوئے اور اگر قوت اوسمین اور فصل اور سال
اور بدن موافق ہو آب سرد مین بیٹھنا بہتر ہی اور تیسرے دن چاہیے کہ بعد آبزن یا حمام کے ایکبار گی جسم اپنا سرد پانی مین
ڈالین اور اوسی وقت نکلین مسام بستہ ہونگے اور تری بدنمین رہیگی اور تحلیل کم ہوگی اور بدیر رہنا سرد پانی مین مشابہ
اور مالش کی چیزونسی جو انواع ماندگی مین استعمال کرتے ہین شکم پر کچھہ ملین لیکن اگر شکم کے عضلامین سختی وہی رنج
کہ ہوا اور اعضا مین ہوتا ہی اوسوقت اگر قدری باہستگی ملین روا ہی اور سب صورتونمین اور جمیع حالات مین
روغن کو فم معدہ سی دور رکہین اور اگر رات کیوقت طرف غذا کے حاجت ہووے اول قدری مالش کرین اور
تہوڑی دیر صبر کرین پس غذای معتدل بمقدار معتدل تناول کرین اور حال سب ماندگیون کا حمام مین آنا اور
اور اگر حمام مین جاوین اور اوسیوقت سردی پشت پر معلوم ہووی تو اوسیدم باہر نکلین اور ساتھہ استفراغ اور
پھیر لانے مزاج کے مشغول ہووین اور جسوقت کہ معلوم ہووی کہ بدنمین کوئی خلط خام ہے پہلی علاج ماندگیکا کرین پھر
اوسکو دور کرین پھر خلط کو پکانے اور استفراغ مین مشغول ہووین اور اگر خلط بکثرت ہووی تو وہ ریاضت سی باز رہیگی
اور فصد سی بھی باز رہیگی اسلیے کہ فصد سی خون نیک باہر ہوتا ہی اور خلط خام بدنمین رہجاتی ہی اور لازم ہی کہ نہایت گرم

اور سکنجبین تناول فرماوین اور عوض غذا کے کشکاب پر قناعت کرین اور اگر قناعت نہو سکے مزورہ ہای لطیف
تیار کرین مانند مزورہ پالک اور ریاس اور مزورہ کدو اور زیرہ با اور غوربا کے اور سبب ماندگی تمددی کا باب
گذشتہ مین بیان کیا گیا ہی اور علاج بھی وہی کرنا چاہیے اور اگر احتیاج ہووی یہی تدبیرین کہ جو خلط کے پکانے کے
واسطے مذکور ہو چکین ہین کام مین لاوین اور ماندگی ورمی مین فصد اول کرین اوس رگ کی کہ الم ماندگی کا جس
عضو مین زیادہ ہوا اور فصد کرنے مین شتابی کرین کیونکہ اگر تاخیر عمل مین آئیگی تو ماندگی محکم ہوگی اور جو دوسرے دن یا تیسرے
دن فصد کرین تب بھی روا ہی اور پہلے دن سوای کشکاب کے اور کوئی غذا دینی نچاہیے اور دوسرے دن حمام کرین
اور آبزن اور روغن بنفشہ یا روغن بادام یا روغن کنجد ملنا اور تیسرے دن اسی ترتیب سے اور غذا مزورہ اسفاناخ
یعنے اوگرا پالک اور کدو اور کاہو اور ماہی خورد اور ریاس کا تناول کرنا چاہیے اور جہانتک ممکن ہو سکے پانی سے
صبر کرین اور بشرط ضرورت جلاب تناول کرین یا شراب رقیق ممزوج اور غذا کم اندازہ سیری سے چاہیے اور سیری
نچاہیے اور لیکن کسلانی اور اپنے کو کھینچنا اور بازیدگی کہ اوسکو تمطی اور ہندی مین انگڑائی کہتے ہین اور کشیدگی
دہن کہ اوسکو تثاوب اور ہندی مین جماہی کہتے ہین سبب اوسکا فضلہ اندک ہی کہ عضلو مین ہوتا ہی اور جماہی
اکثر اوسوقت ظاہر ہوتی ہے خواب سے جسوقت آدمی اوٹھنا چاہتا ہی اور بہ بہ نہین ہی اسلیے کہ وہ نشان اس امر کا
کہ آدمی بخوبی سو چکا ہی اور کھانا ہضم کامل کو پہونچا ہی اور غذا لگ گیا ہی اور طبیعت فضلہ اندک طرف عضلون کے
دفع کیا ہی اور سبب جماہی کا جو ہو کے عضلو مین ہوتا ہی اور حمام اور مالش اور کھانا ایکرو نہ کھانا اوسکو دفع کرتا ہی اور اگر
انگڑائی اور جماہی پیہم اور کثرت سے ہوا اور اس تدبیر سے دور ہووی وہ بد ہی اسلیے کہ پیہم اور کثرت اوسکی مقدمہ
بیماری کا ہی اور علاج اوسکا علاج اون ماندگیون کا ہے جو سابق بیان کیا گیا ہے گفتار ساتوین
حصہ اول سے تیسری کتاب کی تدبیر لباس مین ہی اور شناخت مین ہی
اور مضرت عطر اور روغنون کے ملنے کے اور اس گفتار کے چار باب ہین باب پہلا ساتوین
گفتار اور حصہ اول سے تیسری کتاب کی تدبیر لباس مین ہی معلوم کرین کہ جو کپڑا کہ آدمی پہنتا ہی
اگر زیادہ گرمی کرے وہ مانند جامہ قز اور پوستین اور پشمینہ کے ہے اور جو کم گرمی کرے وہ جامہ کتان اور توری
اور کرپاس اور پنبہ جامہ درمیانی ہے اور کرپاس نرم سب کپڑون سے بہتر ہے اور حریر سے زیادہ گرم ہے اور جامہ
اور نرم شدہ گرم زیادہ جامہ گازری سے ہی اسلیے کہ جامہ نرم شدہ بدن پر بار دیتا ہی اور جامہ گازری
بدن پر بار نہین دیتا ہی اور ہمیشہ جامہ کتان اور جامہ درشت پہننا بدن کو لاغر کرتا ہی اور پوست کو سخت کرتا
اور جامہ نرم برخلاف اوسکے ہوتا ہی اور جامہ مرغزی کہ نام ایک جگہ کا ہی پشت اور گردہ کو گرم کرتا ہی اور پوستین سمور
اور جگر اور گردہ کو گرم کرتی ہی اور پوست برہ اوس سے نزدیک ہی اور روباہ سمور سے کمتر ہے اور فنک درمیان

روباہ اور سمور کے ہی اور سمور گرم زیادہ حواصل سی ہے اور حواصل گرم زیادہ خرگوش سی ہے اور بعد سب پوستینونکے گرمی مین سنجاب اور قاقم ہے

باب دوسرا اسانوین گفتار سے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے عطریات کی پہچان مین ہے اور منفعت اور مضرت مین اوسکے

معلوم کرین کہ **مشک** جو مشہور اور معروف ہی اوسکی آٹھہ قسمین ہین اول چینی دوسری تبتی تیسری طوسی چوتھی خطائی پانچوین خرخیری چھٹی بحری ساتوین کشمیری آٹھوین نیپالی ہے اور اکثر آدمیون نے کہا ہی کہ مشک کی سب قسمونسے اعلی تبتی ہے لیکن صحیح یہ بات ہی کہ سب سے بہتر چینی ہی اور وہ نادرات سی ہے اور وزن اوسکی نافہ کا کم وبیش بیس درم سنگ ہے اور وزن اوسکے پوست کا نیم درم سنگ سی چار دانگ تک ہے اور اوسکی پوست پر بال نہین ہوتی ہین اور اوسکو جب ناک کا قریب سونگھہ لیوین نہین سونگھہ سکتی ہین اسلیے کہ قوت اوسکی بو کی نکسیر جاری کرتی ہی کہ اور جس عطر مین کہ اور کسی قسم کا مشک ایک مثقال کام مین لاتے ہین اوس مشک سی ایک دانگ یعنی چار رتی ڈیرہ چاول کفایت کرتا ہی اور سودہ اوسکا مانند زعفران کے ہوتا ہی اور نافہ تبتی بھی لطیف اور اندک مو ہے اور وزن اوس نافہ کا پانچ سے چھہ درم سنگ تک ہوتا ہے اور مشک اوسکا جو تازہ ہوتا ہی اندک ریزہ اور صاف ہوتا ہی اور جو پرانا ہوتا ہی سیاہ رنگ رکھتا ہی اور جو سخت تازہ ہوتا ہی مائل بسرخی ہوتا ہی اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ مشک تبتی اور کشمیری بہتر ہے اور چینی کشمیری کے بہ نسبت مرتبہ مین کمتر ہے کیونکہ بو چینی پایدار نہین ہوتی ہی اور نہایت سیاہ ہوتی ہی اور طوسی درمیان اوسکے اور تبتی کے ہی پس کچھہ فرق نہین ہی مگر یہ بال اوسکی نافہ کے سپید ہوتی ہین اور مائل بزردی اور نافہ اوسکا آٹھہ درم ہوتا ہی دس درم تک اور نیپالی مائل بسیاہی ہے اور اکثر کتابون مین اس طرح لکھا ہوا ہے کہ مشک تبتی سے جس جگہہ ایک مثقال چاہیی اس مشک سے نصف وزن اوسکا کافی ہوتا ہی اور خطائی مشک مانند چینی کے ہی الا نافہ اوسکا نہایت تنک پوست ہوتا ہی اور قوت اوسکی نصف قوت تبتی سی ہی اور مشک خرخیری معروف ہی عطر مین وہ مستعمل نہین ہے مگر معجونون مین کام آتا ہی مشک بحری اصلی ہے لیکن دریا کے انگریزون نے بو اوسکی کم کردی ہے اور عطریات مین مستعمل ہے اور خوشبو تیز رکھتا ہی اور جلد سودہ ہوجاتا ہے مشک کشمیری کمتر مستعمل ہے اسلیے کہ جب اوسکو پیستی ہین ہمگی پوست ہوتا ہی وزن اوسکی نافہ کا کم وبیش دس درم ہے اور عطار مشک بدبو کو اوس سی نیک کرتے ہین اور اگر چاہین کہ مشک کو آزمائین سی سوزن لہسن مین داخل کرین پھر اوس سوزن کو نافہ مین پہونچائین اگر بو ہی لہسن جاتی رہے تو معلوم کرین کہ بہتر مشک ہی ورنہ وضعی اور اسی طرح اگر مشک کو چبائین اور آب دہن سی تر کرین اور خرقہ مین رکھکر دبائین اگر سب باہر نکل آوے وضعی ہی اور جو قدرے مشک کانچ کے برتن مین رکھکر آگ پر رکھین اگر بو ہی مشک دیوے بہتر ہی ورنہ وضعی اور مزاج مشک کا گرم اور خشک ہی تیسری درجہ مین اور بعضون نے کہا ہے کہ دوسری درجہ مین ہے

اور خشکی اوسمین زیادہ غالب ہی اور لطیف اور مشک دماغ اور دل سرد کو قوت دیتا ہی اور صاحب غشی کو مفید ہے اور
بعضی آنکھ کی دواؤنمین کام آتا ہی اور گرم مزاج والیکو درد سر لاتا ہی اور نہایت نقصان پہونچاتا ہی **کافور** انواع کافور
بہت ہین لیکن جو نوع کہ بہتر ہے قیصوری ہے اور ریاحی یہ دونون نہایت سپید ہین اور ایک اور نوع ہی اوسکو
سربری کہتے ہین کہ سربر نام ایک ولایت کا ہی مائل بسرخی وہ نوع ہی اور چوتھی نوع کافور کی نہایت سفید نہین ہے
لیکن اغبر یا نیلگون ہی پس اس نوع کو جس شی مین کہ استعمال کرین بو اوسکی غالب ہوگی اور تین نوع اور ہین مالوس اور
اسپرک اور کبرت اور بعضی اہل معرفت نے کہا ہی کہ کافور ایک جنس ہی جو حلال ہی قیصوری ہے اور جو ریزہ ہی ریاحی ہے اور
درمیان اوسکی ریزہ کے پوست درخت کا فور ہوتا ہی اور مقام پیدا ہونے کافور کا بیشہ بزرگ ہی کہ اکثر اوس بیشہ مین کافور
اور صندل کے درخت ہوتے ہین اور سانپ اوس بیشہ مین بہت ہوتے ہین اور گرمی کے موسم مین بسبب شدت گرمی
ہوا کے اوس بیشہ سے بھاگ کر اون درختونپر جاے پناہ اپنی قرار دیتے ہین کہ آدمی اون مقامات پر نہین پہونچ سکتے ہین سوداگر
لوگ گرمی کے موسم مین معہ تیر اور کمان وہان جاتے ہین اور دور سے کھڑے ہوکر تیر اون درختونپر مارتے ہین کہ ہر ایک شخص
اپنے اپنے تیر پر نام اپنا لکھ دیتا ہی پھر جسوقت سردی کے موسم مین سانپ اون درختون سے اوتر کر سوراخون مین چلے جاتے
ہین آدمی اون درختون کے پاس آتے ہین اور ہر ایک اپنے نام کا تیر ڈہونڈہتا ہی پس جس درخت پر جسکے نام کا تیر
ہوتا ہی وہ درخت اوسی آدمی کا ہوجاتا ہی اور بعضونکا تیر درخت کافور مین پیوست ہوجاتا ہی اور بعض تیر درخت
صندل مین اور اہل معرفت یون بیان کرتے ہین کہ کافور جسوقت درخت سے علیحدہ ہوتا ہی شوخگون ہوتا ہی اور اکثر
نیلگون بھی ہوتا ہی سوداگر لوگ اوسکو دہوتے ہین اور شیر تازہ اوسیدم کا دوہا ہوا لیکر پارہ پارہ کافور اوسمین ڈالتے ہین
اور خوب ہاتھ سے ملتے ہین نرم نرم پھر چھلنی یعنی غربال مین کرکے ہلاتے ہین دودھ نکلجاتا ہی اور کافور رہجاتا ہی اسوجہ سے رنگ
اوسکا سفید ہوتا ہی اور آزمایش کافور کی یہ ہی کہ اوسکو آفتاب مین رکھین اگر پگھلجاوی کافور ہی ورنہ مغشوش ہی اور
طبیعت کافور کی سرد اور خشک ہی دوسری درجہ مین خون بینی کو روکتا ہی یعنے نکسیر کو بند کرتا ہی خاصۃً اگر سورد کے
پانی کے ساتھ ناکمین ٹپکائین اور معدہ کو قوت دیتا ہی اور باہ کو ضرر پہونچاتا ہی اور دل اور دماغ گرم کو نہایت
مفید ہی اور آنکھ کی دواؤنمین صفراوی دستونکی دواؤنمین کام آتا ہی اور بیخوابی لاتا ہے اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ
کافور اندر عطر کے مانند نمک کے ہے اندر دیگ کے حالانکہ یہ قول برخلاف اوسکے ہے اسلیے کہ کافور جمیع عطریات پر غلبہ
رکہتا ہی اور سبکی بو کو تباہ کرتا ہی **عود** یعنی اگر اوسکی بھی کئی قسمین ہین لیکن سب قسمونسے بہتر عود ہندی ہی موم کی
طرح آگ پر پگھلجاتا ہی بعد اوسکے قماری ہے وہ کمتر ہندی سے ہی مگر خوشبو مین ہندی کے نزدیک ہی لیکن خوشبو عود ہندی کی
زیادہ پایدار ہی پھر صنفی ہے اور چینی ہے اور ایک قسم عود کی اور ہی اوسکو سمندوری کہتے ہین مانند قماری کے
جوش کہاتی ہے لیکن خوشبو مین اوسکی مثل نہین ہی اور کئی قسمین عود کی اور بھی ہین اور آزمایش عود کی

آگ پر ہو سکتی ہے طبیعت اوسکی گرم اور خشک ہی تیسری درجہ مین اور اوسمین قوت قابضہ ہی دستونکو جو سردی سے ہون باز رکھتی ہے اور جمیع احشا کو قوت دیتی ہی خاصۃً معدہ کو اور رطوبتین بد اور عفن معدہ سے باہر نکلتی ہین اور عود یعنی چوب اگر ریاح کو توڑتی ہی اور درد پہلو کو زائل کرتی ہے اور دل اور دماغ اور جگر سرد کو نافع ہی اور سُدہ جگر کا کھولتی ہے عنبر محققین نے یون بیان کیا ہی کہ عنبر ایک شی ہے کہ قعر دریا مین ہوتی ہی مانند کماۃ کے کہ جنگل مین جمتی ہے اور صحرای گرکان اور بعضی شام کے شہرونمین یہ کماۃ بہت ہے اور آٹھوین باب مین دوسرے جزو اور تیسری گفتار سے اس کتاب کے بیان ہو چکی ہے لیکن عنبر جب ظاہر ہوتا ہی تو ہوای عظیم چلتی ہی اور دریا کو اسقدر تہ و بالا کرتی ہے کہ قعر دریا بھی متحرک ہو کر شگافتہ ہو جاتا ہے اور عنبر قعر دریا سے پراگندہ ہو کر کنارہ دریا پر آجاتا ہی اور ایک گروہ نے کہا ہی کہ عنبر ایک رطوبت ہی کہ بعضی معادن سے درمیان دریا اور جزائر میان دریا مانند قفر اور مومیائی اور قیر کی نکلتی ہے اور بسبب جزر اور مد اور تلاطم امواج کنارہ دریا پر مجتمع ہوتی جاتی ہے مانند روغن کے اور سرد ہوا سے جمجاتی ہی اور سبب اس بات کا کہ اوسمین ابابیل کی چونچ معلوم ہوتی ہی یہ ہی کہ جسوقت عنبر کنارہ دریا پر پہونچتا ہی اور آفتاب اوسپر چمکتا ہی تو تابش آفتاب سے نرم ہو جاتا ہے اور ابابیل جسکو عربی مین خطاف کہتے ہین اوسپر بیٹھتی ہے چونچ اوسکا اوسمین گڑ جاتا ہی اور نہین نکل سکتا ہی پس وہی مین رہجاتا ہی اور بعض آدمی اسطرح بیان کرتے ہین کہ عنبر کو ہوا جسوقت کنارہ دریا پر لیجاتی ہی اور وہ سردی ہوا سے جمتا ہی تو بہت کیڑے اوسپر جمع ہوتے ہین اون کیڑونکو دیکھکر جانور اوپر سے اوترتے ہین پس جسوقت اون کیڑونکو کھانا چاہتے ہین منقار اور چنگل اونکا اوسمین رہ جاتا ہی اور اکثر اوسمین ریگ بھی ہوتا ہی جسوقت اوسکا استعمال منظور ہوتا ہی پگھلاتے ہین اور صاف کر لیتے ہین اور سبب ریگ کا اوسمین یہ ہی کہ جسوقت سر دریا پر پہونچتا ہی موج اوسکو خشکی مین ڈالتی ہے اور ریگ اوسمین شامل ہوتی ہی پھر دوسرے وقت اوسکو ہوا پھیرلاتی ہی اور دریا ہی مین ڈالتی ہے یا کوئی موج دریا کی آتی ہے اور پھر اوسکو دریا مین کھینچ لاتی ہی اور ریگ اوسمین رہجاتی ہی اور انواع عنبر سے شحری ہے اور زمین شحر عمان اور عدن کے بیچ مین ہی کہتے ہین کہ اسی زمین کے پہاڑ مین اوگتا ہی اور عنبر اوس دریا سے نکلتا ہی اور ایک نوع عنبر کی ہے اوسکو قاقلی کہتے ہین سفید اور خوب ہی اور ایک قسم عنبر کی سلاہطی ہے اور بعض قسم عنبر کی ایسی ہی کہ مچھلی اوسکو نگلجاتی ہی اور پھر اوگلدیتی ہی اوس سے بو مچھلی کی معلوم ہوتی ہے اور طبیعت عنبر کی گرم اور خشک ہی دوسرے درجہ مین اور لطیف ہی بیماریون سرد دماغی اور بوڑھونکو نافع ہی اشمشہ اوسکو ہندی مین چھڑیلہ کہتے ہین سفید بہتر ہے اور سیاہ بد ہی گرم ہے پہلے درجہ مین اور خشک ہے دوسرے درجہ مین اور ایک گروہ کہتا ہی کہ سرد اور خشک ہی اور خشکی بہ نسبت سردی کے اوسمین زیادہ ہی اگر اشمشہ شراب مین تر کرین تو وہ شراب آدمی کو سُلاتی ہے اور اگر شراب قابض مین تر کرین تو وہ

شراب معدہ اور جگر ضعیف اور خفقان کو سودمند ہوگی اور اُشنہ قے کو روکتا ہی اور نفخ کو توڑتا ہی اور اگر معجونوں میں ڈالیں
بہت منفعتیں دیتا ہی اور اگر پانی میں پکائیں اور صاحب اختناق الرحم کو اوسمیں بٹھائیں سودمند ہوگا اور اگر اوسکو
طوطیا میں ملائیں اور بغل پر ملیں بو بغل جاتی رہیگی مجرب ہے سُک گرم ہی پہلے درجہ میں اور خشک ہی دوسرے
درجہ میں معدہ کو درشت کرتا ہی اور قے کو روکتا ہی اور طبع کو خشک کرتا ہی اور احشا کو نافع ہی زعفران باب
ابزار دیگ میں بیان ہو چکی ہے صندل سرد او خشک ہی دوسری درجہ میں ضعیفی معدہ اور درد سر گرم
نافع ہی اور صندل سرخ سرد زیادہ سفید سی ہے اور اگر صندل کو پیسکر سینہ پر ملیں خفقان کو دور کریگا اور تپون
محرقہ کو بھی مفید ہی لادن گرم ہے دوسری درجہ میں اور خشک ہی پہلے درجہ میں ملطف اور محلل اور منضج ہے
رحم کی بیماریونکو نافع ہی اور بالون کو سیاہ اور قوی کرتا ہی اور زخمونکو اچھا کرتا ہی اظفار الطیب ہندی میں
نکھ کہتے ہیں سیپ کی ٹکڑے ہیں مانند ناخن کے عطریات اور بخور میں کام آتا ہی دیسقوریدوس کہتا ہی کہ وہ جنس
صدف سی ہے جزائر ہندوستان سی لاتے ہیں جسجگہہ سنبل پیدا ہوتی ہی اور بعضی قلزم سے لاتی ہیں اور بعضی بابل سے
اور بعض اظفار الطیب کی ہوتا ہے جدہ سی لاتے ہیں اور بعض گوشت ناک ہی گوشت اوس سی پاک کرتی ہیں نکھ بہتر
بحری ہے بعدہ وہ نکھ جو جدہ سی لاتے ہیں نونکھ کی لطیف ہوتی ہے صاحب مرگی اور صاحب اختناق الرحم کو
نافع ہی باب تیسرا ساتوین گفتار اور حصہ اول سی تیسری کتاب کی ریاحین کی شناخت
میں اور منفعت اور مضرت میں اوسکی - ا قحوان فارسی میں بابونہ گاو اور بابونہ گاو چشم
کہتے ہیں درمیان اوسکا زرد ہی اور کنارہ اوسکی سفید ہیں گرم ہے تیسری درجہ میں اور خشک ہی دوسری درجہ میں لطیف
کرنیوالا ہی اور سدہ کہولتا ہی اور ادرار کرتا ہے اور حیض کو بخوبی جاری کرتا ہے اور بو اوسکی سے نیند آتی ہے
روغن اوسکا بواسیر کی رگونکو کہولتا ہے اور پسینہ لاتا ہے اور ضم معدہ کو ضرر دیتا ہی بنفشہ سرد ہی پہلے درجہ میں
اور تر ہے دوسری درجہ میں ورمون گرم کو کہولتی ہے اور سینہ کو نرم کرتی ہے اور کہانسی اور درد سر کو سودمند ہے
آنکھ اور معدہ کی سوزش کو دور کرتی ہے شربت اوسکا ذات الجنب اور ذات الریہ اور گردہ گرم اور سوزش
بول کو نافع ہی خیری لطیف ہی مائل بگرمی اور خیری زرد معتدل ہے روغن اوسکا پٹھونکو نافع ہی مرزنجوش
ہندی میں دونا مروا کہتے ہیں گرم اور خشک ہی تیسری درجہ میں سدہ دماغ کا کہولتا ہے اور درد سر سوداوی اور
ریاحی کو دور کرتا ہی قیصوم گرم ہے دوسری درجہ میں لطیف کرنیوالی ہے جالینوس کہتا ہی کہ شگوفہ اوسکا افسنتین سے
لطیف زیادہ ہی اور سدونکو کہولتا ہے اور سر کو گرم کرتا ہے شاہسفرم فارسی میں اوسکو نازبو کہتے ہیں
سرد اور تر ہے اور اوسمیں کچھہ نرمی بھی ہے نیند لاتی ہے حرارت دماغ کو ساکن کرتی ہے اور فصل خریف میں بو
اوسکی زکام پیدا کرتی ہے حماحم ہندی میں اوسکو کالغہ کہتے ہیں میل بگرمی رکھتا ہی نرگس معتدل ہی بو اوسکی

دماغ کو سودمند ہی اور روغن اوسکا پٹھونکو قوت دیتا ہی اور جڑ اوسکی جراحت عظیم کا اندمال کرتی ہے اور گوشت
اعصاب کو باہم ملاتی ہے اور اگر پیاز نرگس ایک یا دو کھائین قے لاویگی اور جسوقت داء الثعلب پر ضماد کرین بال
جماویگی کل مرکب ہی چند گوہری ہر ایک گوہر مین ایک قوت ہی مخالف دوسری گوہر کے قابض اور تلخ ہی سردی اور
خشکی غلبہ رکھتی ہے بو اوسکی دماغ گرم کو مفید ہی اور درد سر کو کہ خون اور صفرا سے ہو زائل کرتی ہی صاحب دماغ
گرم اور تر کو چھینک لاتی ہی معدہ اور جگر کے لیئے نافع ہی اور اگر ساتھ مورد کے کھائین زخمون کو سفتی کے سود مند
سعتر مین فارسی جنبا تر کہتے ہین اور ہندی مین پیودنی مشہور ہے جنگلی بکری رکھتی ہے اور حیض کو کھولتی ہے اور
ورم اور درد رحم کو سودمند ہی اور اگر اوسکو نوشکر مین دست لاتی ہی کلفت اوسکا لطیف اور محلل ہے اور معدہ کے
لیئے نہایت نیک ہے اور مسہل موافق ہے تمام ایک قسم پودینہ کی ہی گرم اور خشک ہی تیسری درجہ مین لطیف اور
محلل ہے اور ہچکی امتلائی اور حبس شکم کو سودمند ہی اور حیض جاری کرتی ہی اور پیشاب کو بہاتی ہی اور سدہ جگر کا
کھولتی ہے اور صاحب لیثغس یعنی سرسام بلغمی اور نسیان یعنی مرض فراموشی کو نافع ہے اور سرکہ مین پکایا
ہوا صاحب قرانیطس یعنی سرسام صفراوی کو مفید ہی صاحتر اوسکی شکل سنبل مانند بنفشہ کے ہے
لیکن سونگھنا اور کھانا اوسکا قوت مردی کو زائل کرتا ہے خاصہ بیج اور تخم اوسکا سوسن سفید گرم اور
خشک ہی دوسری درجہ مین اگر برگ اوسکا شراب مین پکائین اور اوسکو ورم بلغمی پر ضماد کرین تحلیل کر دیگی اور
اگر اوسکی جڑ کو پیسین اور سوختگی آتش پر لگائین سود مند ہوگی اور اگر پھول اوسکے روغن مین پرورده کرین
اور بعد چند روز کے بلین پھوڑون کو نہایت قوت حاصل ہوگی اور اگر مفرح گرم مین استعمال کرین دل کو قوت
دیگی اور سوسن کبود یعنی نیلی سوسن کو ایرسا بھی کہتی ہین اسلیئے کہ رنگ اوسکی پھول کا مرکب ہی سپیدی اور زردی
اور آسمانی اور قرمزی سے اور جڑ اوسکی بیخ سوسن سفید سی گرم زیاده ہی حیض کو کھولتی ہے اور کوفتگی عضلہ کو
سود مند ہی سینہ اور رحم پھیپھڑہ کو بیسبب سی پاک کرتی ہے صاحب اختلاج اور دوران سر اور رعشہ اور درد
پہلو کو نافع ہی یاسمین ہندی مین اوسکو چنبیلی کہتے ہین لطیف ہی اور گرمی اور خشکی کی طرف مایل کہتے ہی
دماغ تر اور پٹھونکو سودمند ہی اور اگر اوسکو کوٹین اور چبائین پلین چھائین کو دور کریگی آذر گون ہندی
اوسکی مشہور سورج مکھی ہے گرم اور خشک ہی تیسری درجہ مین اگر اوسکو سرکہ مین پیسین اور داء الثعلب پر طلا
کرین نافع ہوگی اور اگر اوسکو چبائین اور اگر اوسکی عرق النسا پر طلا کرین نافع ہوگی اور اوسمین قوت
فادزہری ہے جانورون کے کاٹنے کو درد کو تسکین دیتی ہے مورد مرکب ہی چند گوہری اور قوت ہر گوہر کی
مخالف دوسری کے ہے تلخ اور قابض ہی اور اوسمین طاقت لطیف ہی اور گرمی اور خشکی اندک ہی اور سردی اور خشکی
غالب ہی پس جس کسی شی کی ترکیب اس طرح پر ہوتی ہے اوسکی ترکیب کو طبیب مرکب لکھتے ہین اسلیئے کا وس شی کا

مزاج یکسان اور ایک طریق پر نہین ہوتا ہی کیونکہ ہر ایک قوت اوسکی فعل جداگانہ کرتی ہے اور گل اور سورد اور دہنیہ
اور کاسنی ان چارون کی ترکیب اسیطرح پر ہی کہ منفعتونمین فعل گوناگون رکھتی ہین اور سورد دماغ کو قوی کرتی ہی تخم
اوسکا قوی زیادہ برگ اوسکے سے ہی شراب سور و خون کے دستون کو روکتی ہے اور معدہ اور تمامی احشا کے لیے
سودمند ہی سرو درخت سرو مین تیزی اور تلخی ہے اور عفوصت اوسکی زیادہ تلخی سے ہی گرم ہی پہلے درجہ مین
اور خشک ہی دوسری درجہ مین حرارت اوسکی باندازہ عفوصت ہوتی ہے اور بعضون نے لکھا ہی سرد سرد ہے لیکن
برگ سرو جوز اوسکی سی زیادہ قابض ہے اور اوسمین قوت تحلیل کرنیوالی ہی اور جوز اوسکی برگ اوسکے سے قوی زیادہ ہی
آزاد درخت مشہور ہی اوسکو شہر ری مین ہلیلہ کہتے ہین اور طبرستان مین کنار نام رکھتے ہین اور کرکان مین زہرہ بین
مشہور کرتے ہین گرم ہے دوسری درجہ مین اور خشک ہی پہلے درجہ مین بو اوسکی شگوفہ کی سدہ دماغ کا کھولتی ہے
اور پانی اوسکے برگ کا بالونکو دراز کرتا ہے اور جون کو مارتا ہے اور عصارہ اوسکے پتون کا اگر ہمراہ شہد کے کہائین سبط جگر
زہرونکو سودمند ہوگا اور میوہ اوسکے درخت کا زہر ہے معدہ اور جمیع اعضای سینہ کیواسطے بد ہے معصفر معتدل ہے
اوسکو پیسکر اگر لگائین ریشہای دہن کی تری کو دور کریگا شقایق لالہ ہی گرم اور خشک دوسرے درجہ مین تصور
کرتے ہین پانی اوسکا ناکمین ٹپکانا تری دماغ کو دفع کرتا ہے اور چبانا اوسکا نیند لاتا ہے اور اوسکو شکر اگر شیاف
کرین حیض کو فوراً جاری کردیگا اور اگر اوسکو پکائین اور پانی اوسکا پئین دودہ کو بڑہا دیگا مرو گرم اور خشک ہے
دوسرے درجہ مین بو اوسکی ہنگام شراب نوشی جلد مست کرتی ہے اور پیاس پیدا کرتی ہے کفاح بو اوسکی نیند غالب
کرتی ہے اور جس کسی کو کہ حاجت ہووے علاج جراحت کی تو لازم ہے کہ اوسکی جڑ کو پانی یا شراب مین پکائین اور پانی اوسکا
مریض کو پلائین وہ آدمی ایسا خواب مین مستغرق ہوگا کہ معالجہ اوسکے زخم کا بخوبی کرسکین گے خطمی معتدل ہے
اور محلل اور ورمون کو بٹھاتی ہے اور ریش پکاتی ہے اور سینہ کو نرم کرتی ہے اور بیخ اور تخم اوسکا چسپیدہ کو
پوست سے جدا کرتا ہے

باب چوتھا ساتوین گفتار در حصہ اول سے تیسری کتاب کے روغنون کی منفعت اور مضرت مین ہی

روغن بان یعنی بکاین کا تیل گرم اور لطیف ہے
پٹھونکو نفع بخشتا ہی اور اگر فلیتہ اوسمین چرب کرین اور عمل مین لائین رطوبت خام کو نیچے اوتار دیگا —
روغن سوسن گرم اور محلل ہے پٹھونکو اور درد رحم اور کان کے درد کو کہ سردی سے ہو سودمند ہے
روغن نرگس معتدل ہے اور تحلیل کمتر بہ نسبت روغن سوسن کے کرتا ہے سینہ اور پہلو اور پٹھون کے
درد کو نافع ہی روغن چنبیلی گرم ہے پٹھون اور گردہ کو اور اعضای ضعیف کو مفید ہی روغن مرزنجوش
یعنی دونا مروا کا تیل گرم اور لطیف ہی ریاح کو جو اندر سر کے ہو تحلیل کرتا ہے اور سدہ دماغ کا کھولتا ہے
روغن قسط درد مفاصل اور پٹھون کی سستی کو جو بسبب سردی کے ہو دور کرتا ہی روغن مصطکی گرم

اور قابض ہی دانتون کے جڑونکو ورم کو دور کرتا ہے اور ورم زبان کو بھی نافع ہی اور ضعیفی معدہ کو کہ سردی سے ہو مفید ہی روغن سداب یعنی ستلی کا روغن پٹھون کی سستی کو اور معدہ کی ضعیفی کو اور گردہ کے درد کو سود مند ہی اور درد رحم اور درد پشت اور درد پہلو کو کہ سردی سے ہو نفع کامل بخشتا ہے ۔ روغن افسنتین سستی کو معدہ سرد کے نافع ہے روغن بنفشہ خنک اور لطیف ہے خشکی دماغ کی اور حرارت سینہ کو رفع کرتا ہے روغن نیلوفر زیادہ خنک روغن بنفشہ سی ہے نیند لاتا ہے اور درد سر کو کہ گرمی اور خشکی سے ہو زائل کرتا ہے روغن مورد بالون کو قوی کرتا ہے اور دماغ گرم کو سود مند ہے روغن بابونہ گرم ہے اور محلل صاحب تپ و لرزہ کو شفیدہ ماندگی رفع کرتا ہے روغن شبت یعنی سووہ کا تیل یہی فعل کرتا ہے روغن گل کھانا اور ملنا اوسکا ظاہری اور باطنی زخمون کے لیے سود مند ہے شانہ اور آنتون کی جلن کو دور کرتا ہے اور درد کو کہ گرمی سے ہو نافع ہے تمام ہوا بحکم ایزدی حصہ پہلا تیسری کتاب کا ذخیرہ خوارزم شاہی سے

حصہ دوسرا تیسری کتاب کا ذخیرہ خوارزم شاہی سے تندرستی کے نگاہ رکھنے کی تدبیر مین ہے اور اس حصہ کی سات گفتار ہین گفتار پہلی تیسری کتاب کے دوسرے حصہ کی جسم پاک کرنے کی تدبیر مین ہے فضول طعام اور فضول اخلاط سے کہ بدن یا تخمہ بیماری کا ہوتی ہین اور اس گفتار کے پانچ جزو ہین ۔ جزو پہلا پہلی گفتار سے اصول کلی کی شناخت مین ہی انواع استفراغات مین اور اس جزو کے سات باب ہین باب پہلا فصد اور قے اور دستون کی تدبیرون کے اصول مین ہے باب دوسرا تدبیر مین پھیر دینے مواد کے ہی ایک عضو سی طرف دوسری عضو کی باب تیسرا اس امر کی شناخت مین ہی کہ انواع استفراغ سی پہلے کونسا استفراغ عمل مین لائین باب چوتھا اون حالات کی شناخت مین ہی کہ جو استفراغ واجب کرتے ہین باب پانچوان اون حالات کی شناخت مین ہی کہ جو ... استفراغ واجب کرتے ہین باب چھٹا اون نشانون مین ہی جو فائدہ اور نقصان پر تنقیہ کے دلالت کرتی ہین باب ساتوان بازرکھنے مین ہے انواع استفراغات کے جزو دوسرا پہلی گفتار سے پاک کرنے مین بدن کے ہی مواد فضول سی ساتھ

قے کے اور اس جزو کے گیارہ باب ہین - باب ١ پہلا تندرست آدمیون کی حاجتمندی
مین ہر طرف قے کے باب ٢ دوسرا اوسکی منفعت اور مضرت مین ہے باب ٣ تیسرا اس بات مین ہے
کہ قے کس شخص کے لیے تجویز کرنی چاہیے اور کسکو نہ تجویز کرنی چاہیے باب ٤ چوتھا قے کی تدبیر مین ہے
باب ٥ پانچوان اس امر مین ہے کہ قے کسقدر اور کب اور کیونکر کرنی چاہیے باب ٦ چھٹا قے کے
نقصان اور فائدون کی نشانیون مین ہے باب ٧ ساتوان اون حالات کے تدارک مین ہے جو بعد
قے کے ظاہر ہوتے ہین باب ٨ آٹھوان قے کی دواؤنکی قوتون مین ہے اور جگہونکی اونکا فعل کی
باب ٩ نوان اس قاعدہ مین ہے کہ دوا قے کی کیونکر استعمال کرین باب ١٠ دسوان قے کی
دواؤنکی اصلاح مین ہے باب ١١ گیارہوان قے کی دواؤنکی شمار اور مزاج مین ہے جزو تیسرا اسہال
گفتار سے بدن کے پاک کرنے کی تدبیر مین ہے ساتھ دواؤن مسہل کے اور جو کچھ اوس سے متعلق ہے اور
اس جزو کے اٹھارہ باب ہین باب ١ پہلا اصول کلی کے بیان مین ہے استعمال کرنے مین دواؤن مسہلہ
باب ٢ دوسرا اس امر مین ہے کہ دوا مسہل کی کسکو دینی چاہیے اور کسکو نہ دینی چاہیے باب ٣ تیسرا اس
بات کی شناخت مین ہے کہ قوی دوا مسہل کی کسکو دینی چاہیے اور کسکو نہ دینی چاہیے باب ٤ چوتھا
اون تدبیرونمین ہے جو پہلے دوا سے اور بعد دوا کے عمل مین لائین باب ٥ پانچوان اس امر مین ہے کہ
دوائین مسہل کی کیونکر کھانی چاہیے باب ٦ چھٹا دوا پینے والے کی قوت کی نگاہ رکھنے مین ہے باب ٧ ساتوان
اس امر مین ہے کہ دوا مسہل کی کسوقت کھانی چاہیے باب ٨ آٹھوان امیر آدمیون کی مسہل کی تدبیر مین ہے
اور اون آدمیون کی دوا کی تدبیر مین ہے جو مسہل بدشواری پیتے ہین باب ٩ نوان اس قاعدہ مین ہے کہ
دستون کو کسوقت بند کرنا چاہیے باب ١٠ دسوان اون حالات کے تدارک مین ہے جو بعد استفراغ کے
ظاہر ہوتے ہین بجز افراط استفراغ کے باب ١١ گیارہوان اوس شخص کی تدبیر مین ہے جو مسہل کی دوا کھاتے
اور دست اوسکو نہ آئے باب ١٢ بارہوان دستون کے بند کرنے کی تدبیر مین ہے جسوقت کثرت سے
دست آوین باب ١٣ تیرہوان اس بات کی شناخت مین ہے کہ دوا اخلاط کو کیونکر بدن سے نکالتی ہین
باب ١٤ چودہوان اس امر کی شناخت مین ہے کہ مسہل دواؤن مین ہر ایک کیا فعل کرتی ہے باب ١٥
پندرہوان شناخت مین ہے فرق درمیان دوا مسہل اور دوا ملین کے باب ١٦ سولہوان
اس بات مین ہے کہ دوا کیونکر ملانی چاہیے باب ١٧ سترہوان اون دواؤن کے بیان مین ہے جو مشہور ہین
اور اکثر استعمال مین آتی ہین اور منفعت اور مضرت اور اصلاح ہر ایک کی اور مقدار خوراک ہر ایک دوا کی اور
بیان ہر ایک کا بترتیب ا ب ت ث باب ١٨ اٹھارہوان سبب شناخت ماء الجبن اور اوسکی

خاصیت اور فضیلت کے بیان مین ہے جزو چوتھا پہلی کتاب سے فصد اور حجامت کی تدبیر مین
اور اس جزو کے چھبیس ۲۶ باب ہین - باب پہلا فصد کی فضیلت کے بیان مین ہے
باب ۲ دوسرا خون کی فضیلت کے بیان مین ہے اور حاجتمندی مین اوسکے نکالنے کی جسم سے باب ۳ تیسرا
اون سببون کی شناخت مین ہے جو فصد واجب کرتے ہین باب ۴ چوتھا اون قاعدون مین
جو وقت فصد کی لحاظ کرنا اوسکا ضروری ہو باب ۵ پانچوان کثرت خون کی نشانیون مین ہے باب ۶ چھٹا
تباہی خون کی نشانیون مین ہے اندر جسم کے باب ۷ ساتوان احوال خون کی شناخت مین ہے
بعد باہر نکلنے کے باب ۸ آٹھوان اون سببون کی شناخت مین ہے جو خون کو تباہ کرتے ہین
باب ۹ نوان رنگ خون کے بیان مین ہے ہر ایک مزاج اور ہر ایک سال مین سال ہائے عمر کے
باب ۱۰ دسوان اس قاعدہ مین ہے کہ اجازت فصد کی کسکو دینی چاہیے اور کس کو نہ دینی چاہیے باب ۱۱
گیارھوان اون اسباب کے بیان مین ہے جو باعث حاجت کا ہوتے ہین طرف فصد کرنے اور
بہت خون باہر نکالنے کے بہانتک کہ غشی کی نوبت پہونچے باب ۱۲ بارھوان اس امر کے بیان مین ہے
کہ وقت فصد کے قوت کو کیونکر نگاہ رکھنا چاہیے اور خون کسقدر نکالنا چاہیے باب ۱۳ تیرھوان اس
قاعدہ مین ہے کہ قوت ضعیف آدمی کی کیونکر نگاہ رکھنی چاہیے کہ غشی ہونے پاوے باب ۱۴ چودھوان
اون اسباب کے بیان مین ہے جو فصد سے باز رکھتے ہین باب ۱۵ پندرھوان اس امر کی شناخت مین ہے کہ
خون دو دفعہ یا زیادہ دفعہ باہر نکالین باب ۱۶ سولھوان اس بات مین ہے کہ خون کو کسی طرف پھیرنا
کیسا اور بار بار کیونکر پھیرنا چاہیے باب ۱۷ سترھوان اوس آدمی کی تدبیر مین ہے جسکی فصد کھولنا ہو
باب ۱۸ اٹھارھوان اس امر کی شناخت مین ہے کہ فصد بیمار کو کب کھولنی چاہیے
باب ۱۹ اونیسوان اون مضرتون کے بیان مین ہے جو فصد کی غلطی اور بہت خون نکلنے سے پیدا ہوتے
ہین باب ۲۰ بیسوان بیان مین اون مضرتون کے ہے جو فصد کھولنے سے باوجود حاجتمندی فصد کے
پیدا ہوتے ہین باب ۲۱ اکیسوان اون رگون کے بیان مین ہے جنکی فصد کھولتے ہین باب ۲۲ بائیسوان
رگون کے حالات کی شناخت مین ہے کہ فصاد کو شناخت اونکی سے چارہ نہین ہے باب ۲۳ تیئیسوان
اس امر کے بیان مین ہے کہ نشتر فصاد کا کس طرح کا ہونا چاہیے اور کیونکر رگ پر اوسکو رکھنا چاہیے باب ۲۴ چوبیسوان
اس معاملہ مین ہے کہ ہر ایک رگ کیونکر کھولنی چاہیے باب ۲۵ پچیسوان تدارک مین خطاؤن کے جو فصد مین واقع
ہوتی ہے باب ۲۶ چھبیسوان فصد کی تعلیم مین ہے باب ۲۷ ستائیسوان فضیلت حجامت کے بیان مین
باب ۲۸ اٹھائیسوان بیان مین ہے مقدار نقصان حجامت کا فصد سے باب ۲۹ اونتیسوان اس امر کی

شناخت مین ہی کہ حجامت کب کرنی چاہیے باب تیسوان اس بات کی پہچان مین ہی کہ حجامت کسکے لیے تجویز
کرنی چاہیے باب ۳۱ اکتیسوان ہر عضو کی حجامت کے بیان مین ہی اور منفعت اور مضرت مین اوسکی باب بتیسوان
ہر ایک شخص کے کیونکر پچھنے لگانی چاہئین باب ۳۳ تینتیسوان تدبیر مین اوس آدمی کے ہی جسکی حجامت کی ہی
باب ۳۴ چونتیسوان وجہ شیشہ رکھنے کی ہی بغیر پچھنے لگانے کے باب ۳۵ پینتیسوان جونک لگانے کی بیان مین ہے
جزو پانچوان استفراغات جزوی کی تدبیر مین ہی اور اس جزو کے دس باب ہین باب ۱ پہلا پیشاب
جاری کرنے کی تدبیر مین ہی اور ذکر مین اون دوائون کے جو ادرار بول مین مستعمل ہوتی ہین باب ۲ دوسرا
پسینہ جاری کرنے کی تدبیر مین ہی اور اون دوائون مین جو ادرار عرق مین مستعمل ہین باب ۳ تیسرا پسینہ روکنے
کی تدبیر مین ہی باب ۴ چوتھا مخاط یعنی رینٹ کی اخراج کے تدبیر مین ہی باب ۵ پانچوان لعاب دہن
کی اخراج کی تدبیر مین ہی باب ۶ چھٹا اون شیافات کی تدبیر مین ہی جو آنتون کو پاک کرتے ہین
باب ۷ ساتوان حقنہ کی تدبیر مین ہی باب ۸ آٹھوان صفت حقنہ مین ہی باب ۹ نوان
استفراغ کی تدبیر مین ہی ساتھ طلا کے باب ۱۰ دسوان تدبیر جامع مین ہے گفتار دوسری
تیسری کتاب کے دوسرے حصہ سے سوء مزاج کی تدبیر مین ہے اور شناخت مین ہے
حاجتمندی صاحب سوء مزاج کے طرف نگاہ رکھنے تندرستی کے اور اس گفتار کے چار باب ہین باب ۱
پہلا اس امر کے بیان مین ہی کہ سوء مزاج کیا ہی اور کہان سے ظاہر ہوتا ہی باب ۲ دوسرا اس امر کی بیان مین ہے
کہ بدترین سوء مزاج کا کون ہی باب ۳ تیسرا اس بیان مین ہی کہ ہر ایک سوء مزاج کیا پیدا کرتا ہی باب ۴
چوتھا اس مضمون مین ہی کہ ہر ایک مزاج مین تدبیر نگاہ رکھنے تندرستی کی کیونکر کرنی چاہیے گفتار
تیسری تیسری کتاب کی دوسرے حصہ سے اعراض نفسانی کی تدبیر مین ہی اور اس گفتار کے
چھ باب ہین باب ۱ پہلا اس مضمون مین ہی کہ اعراض نفسانی کیا کیا چیزین ہین اور کہان سے ظاہر
ہوتے ہین باب ۲ دوسرا قوت اثر اعراض نفسانی کے ہی جسم انسان مین باب تیسرا اعراض
نفسانی کی منفعت اور مضرت کی بیان مین ہی بطریق کلی باب ۴ چوتھا اعراض نفسانی کی منفعت اور
مضرت کی بیان مین ہی بطریق تفصیل باب ۵ پانچوان تدبیر مین حاصل کرنے منفعت اعراض نفسانی
کی ہے اور دفع مین اوسکی مضرت کی باب ۶ چھٹا اس بات کی شناخت مین ہی کہ جس طرح اعراض
نفسانی جسم انسان مین اثر کرتی ہین مزاج بدن کا نفس مین اثر کرتا ہے گفتار چوتھی تیسری کتاب کے
دوسری حصہ سے اون حالات کی شناخت مین ہی جو بدن انسان پر ظاہر ہوتے ہین اور ظاہر
ہونا اونکا نشان اوس بیماری کا ہی جو آیندہ ہونے والی ہے اور اس گفتار کے چار باب ہین باب ۱ پہلا

اون حالات کی شناخت مین ہی جو سر اور روی مین ظاہر ہوتے ہین باب ۲ دوسرا اون حالات کی
بیانمین ہی جو نصف بدن مین ظاہر ہوتے ہین باب ۳ تیسرا اون حالات کی شناخت مین ہی جو اندرون
جسکے ہوتے ہین باب ۴ چوتھا اون حالات کی بیانمین ہی جو بچے کے جسم مین ظاہر ہوتی ہین گفتار
پانچوین تیسری کتاب کی دوسری حصہ سے اطفال کی پرورش کی تدبیر مین ہی اور اس گفتار کے
آٹھ باب ہین باب ۱ پہلا بچہ کی ناف کاٹنے اور غسل دینے اور پالش کرنے اور سُلانے کی تدبیر مین ہے
باب ۲ دوسرا بچہ کو دودھ پلانے کی تدبیر مین ہی باب ۳ تیسرا اختیار دایہ مین ہی باب ۴ چوتھا
نیکی اور بدی اور کمی اور زیادتی شیر اور دایہ کی تدبیر مین ہے باب ۵ پانچوان دودھ چھڑانے کی
تدبیر مین ہی باب ۶ چھٹا دانت نکلنے کی تدبیر اور علاج مین ہی باب ۷ ساتوان اون بیماریونکے
علاج مین ہی جو بچونکو عارض ہوتی ہین باب ۸ آٹھوان بچہ کی پرورش مین ہی بعد شیر خوارگی کے گفتار
چھٹی تیسری کتاب کی دوسری حصہ سے بوڑھون کی تدبیر مین ہی اور اس گفتار کے پانچ
باب ہین باب ۱ پہلا بڑھاپے کی شناخت مین ہی باب ۲ دوسرا بڑھون کی غذا کی
تدبیر مین ہی اور رفع قبض شکم مین باب ۳ تیسرا بڑھون کے شراب مین ہی [illegible] بڑھون کے باب ۴ چوتھا
بوڑھون کے [illegible] کی تدبیر مین ہی باب ۵ پانچوان بوڑھون کے [illegible] کی تدبیر مین ہی
گفتار ساتوین تیسری کتاب کی دوسری حصہ سے مسافرونکی تدبیر مین ہی اور اس گفتار کے
سات باب ہین باب ۱ پہلا تدبیر سفر مین ہی بطرف کلی باب ۲ دوسرا اوس مسافر کی تدبیر
مین ہی جو گرمی کے موسم مین سفر کرے باب ۳ تیسرا اوس مسافر کی تدبیر مین ہی جو سردی کے موسم مین سفر
کرے اور تدبیر مین نگاہ رکھنی ہاتھ پاؤن کے اور سرماندہ کی تدبیر مین ہی باب ۴ چوتھا چہرہ کی نگاہ رکھنے
کی تدبیر مین ہی باب ۵ پانچوان آبہای غریب کی مضرت دفع کرنے کی تدبیر مین ہی باب ۶ چھٹا
مسافرون کے پیادہ چلنے اور تھک جانے کی تدبیر مین ہی باب ۷ ساتوان مسافران دریا کی
تدبیر مین ہی تمام ہوئی فہرست دوسری حصہ کی تیسری کتاب سے اب شروع ہوتا ہے
بیان ہر ایک گفتار کا حصہ دوسری کتاب سوم سے وہ نشتین گفتار پہلی حصہ دوم سے
تیسری کتاب کی جسم کے پاک کرنے کی تدبیر مین سے فضول طعام اور فضولی
اخلاط سے کہ جسم مین سبب بیماری کا ہوتی ہین اور اس گفتار کے پانچ جزو ہین جزو پہلا
گفتار اول سے اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کی اصول کلی کی شناخت مین ہی انواع استفراغات
مین اور اس جزو کے سات باب ہین باب ۱ پہلا پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کی

نصد اور قے اور دستون کی تدبیرونکی اصول مین ہے بقراط کہتا ہی کہ تندرست آدمی جسوقت دوا مسہل
کی یا دوا قے کی نوش کرے تو اوسکو جلد غشی عارض ہوگی اور اسی طرح وہ آدمی جسکو بدغذاونکی کھانے کی
عادت ہو اوسکو بھی دوا کھانے سے غشی ہوگی اور اوسکی طور پر استعمال دواونکا بدن تندرست مین باعث ضرر
کا ہی جالینوس کہتا ہی کہ زیانکاری دوا کی تندرست آدمی کے حق مین اس سبب سے ہے کہ کام ہر دوا کا یہ ہے
کہ ہر ایک خلط کو جو اوس دوا سے مخصوص ہو طبیعت سے حاصل کرتی ہے اور باہر نکالتی ہے پس جسوقت اوس
خلط کو نپاویگی تو ساتھہ خون اور گوشت کے کوشش کریگی اور کچھ اون سے حاصل کرکے باہر نکالیگی اور جو آدمی
کہ بدغذاؤن کی عادت رکھتا ہووے اور اوس غذا سے فضول بدبدن مین جمع ہوتے ہون تو جسوقت دوا اوس
فضلہ کو حرکت دیگی بالضرور بدی اوسکی جسم مین ظاہر ہوگی اور ابخرہ اوسکے دل اور دماغ پر پہونچین گے جسطرح
کوئی کسی شی ساکن کو ہلاوے اور کیفیت اوس چیز کی پیدا ہو اور معلوم کرین کہ جمیع استفراغات مین چار غرض کو نگاہ
رکھنا چاہیے غرض پہلی یہ ہی کہ جسوقت کسی استفراغ کا ارادہ کرین تو لازم ہے کہ بدن سے اوس خلط کو نکالیے
بدن انسان کو جس خلط سے مضرت ہی کیونکہ جسوقت وہ خلط باہر نکالا جاویگا تو سودمندی اوسکے نکلنے کی جسم پر ظاہر
ہوگی اور جسوقت کہ کوئی خلط فزون اور زیانکار ہووے اور جسم انسان مین باہر نکلوادے اسکی کچھہ نتیجہ اور سستی ظاہر
نہ آوے لیکن راحت اور آسایش پاوے تو چاہیے کہ طبیب اوس خلط کے نکالنے کے درپے ہو کہ جو مخالف تندرستی
کی ہے اور جس سے بیماری اوٹھتی ہے اسلیے کہ اگر بیماری صفراوی ہووے اور طبیب درپی اخراج بلغم کے ہو بیماری زیادہ
ہوگی کیونکہ جسوقت سردی اور تری بلغم کی جسم مین رہیگی اور گرمی اور تیزی صفرا کا مقابلہ کریگی تو تیزی کو اوسکی
توڑتی رہیگی پس اگر بلغم کو باہر نکالین گے تو بالضرور تیزی صفرا کی غالب ہوگی اور خوف ہلاکت کا ہی اسی وجہ
لازم ہے کہ طبیب تامل کرے اور غور فرماوے کہ بدن مین کون خلط فزونی ہی اور سبب بیماری کا کونسی خلط ہے
اوس خلط کو باہر نکالنا چاہیے اور اگر سبب بیماری کا غلبہ خون ہو تجویز فصد ضروری ہے مگر دوا ندوین اسلیے کہ
جو کوئی دوا کہ خون کے دست جاری کرتی ہے زہر ہے اور اگر سبب بیماری کا صفرا کا ہو یا سودا یا بلغم ہو جو
کوئی غالب ہووے اوسکو نکالین اور اخراج مین اوسکے وہ دوا استعمال کرین جو اوس خلط سے مخصوص ہے
تا کہ اوسکو خون سے جدا کرے اور باہر لاوے اور جسوقت کہ خون اور اور خلطین سب ایکبارگی زیادہ ہوگئی ہون
تو اوس حالت مین فصد کھولنا استفراغ کلی ہوگا اسلیے کہ سب خلطین خون مین شامل ہیں مین اندر رگون کے پس
خون کے ساتھہ ہر ایک خلط برآمد ہوتی ہے یعنی چیز بے چیز سے ہر خلط سے خون نہین بلکہ نکلتی ہے اور اگر خون باندازہ
ہو اور اور خلطین زیادہ ہون تو اوس حالت مین فصد نکھولنا چاہیے بلکہ تنقیہ دوا سے کرنا چاہیے اور اکثر ایسا ہوتا ہے
کہ جو کوئی خلط کہ زیادہ ہوتی ہے جسوقت اوسکو باہر نکالتے ہین تو ماندگی اعضا مین ظاہر ہوتی ہے یا حرارت

غالب ہوتی ہی یا کسی تپ کو پیدا کرتی ہے یا کسی اور تکلیف کو ظاہر کرتی ہی مانند خراش آنتون کی دوامے مسہل
سے اور مثل خراش مثانہ کے دوامے مدر سے پس بصورت اگرچہ استفراغ سودمند ہوگا لیکن سودمندی اوسکی
پوشیدہ رہیگی اور ظاہر نہوگی غرض دوسری یہ کہ ملاحظہ کرین کہ جس خلط کو کہ باہر نکالنا منظور ہی وہ کس
جانب کو میلان رکھتی ہے پس اوس جانب سے باہر نکالین مثلاً اگر کوئی ایسی خلط ہووے کہ وہ متلی پیدا
کرنیوالی ہو تو قے فرمائین اور اگر وہ خلط آنتون مین ہیجان کرتی ہو مسہل دیوین اور جو دماغ مین کوئی خلط ہو
ناک کی راہ سے ساتھ چھینک کے نکالین یا تالو کی راہ سے ساتھ غرغرہ کے باہر کرین اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ نشانہ
کرنے اور گرم دوا کے ملنے سے خلطین دماغ سے تحلیل قبول کرتی ہین اور اگر خلط سینہ مین ہو راہ حلق اور منخرہ
ساتھ سبب السعال کے باہر نکالین اور جو خلط شکم جگر کی جانب یا طحال ہو مسہل دیوین اور جو پشت جگر
کیطرف ہو یا گردہ اور مثانہ مین تو اوس خلط کو بادرار بول خارج کرین اور جو کوئی خلط عضلو مین ہو اور ظاہر
جسم مین تو مالش کی دواؤن اور پسینہ لانے کی چیزون سے باہر نکالین ولیکن اگر شکم کیطرف خلط نہایت شدت ہو تو
بسبب کثرت خلط کے مسہل اور ادرار دونون کی احتیاج پڑتی ہے غرض تیسری یہ کہ طبیب اس امر کو بھی
معلوم کرے کہ جو خلط کہ کسی عضو مین ہو اوس عضو سے دوسرے عضو کی طرف سے بھی باہر نکلے اور گزر اوسکا دور
پڑے وہ کرن عضو سے مثلاً اگر بحجت بیماری جگر سے فصد کرنے کی حاجت ہووے رگ باسلیق کو لین ہات
راست سے اور قیفال بھی سر رگ فصد کرین کہ اکثر ایسے مقامات مین خطا وقوع مین آتی ہے تو فصد باسلیق کی
شہ رگ ہوتی ہی اور ایسا ہونا چاہیے کہ وہ عضو جسمین گزر خلط کا ہوگا شریف زیادہ اوس عضو سے ہووے کہ جسمین وہ
خلط ہی تا کہ خلط عضو خسیس سے طرف عضو شریف کی میل نکرے اور وہ عضو کہ خلط کا گزر جسپر ہوگا وہ گزر طبعی ہونا چاہیے
جیسا کہ گردہ اور مثانہ گذر طبعی ہے اوس خلط کے لیے جو حدبہ جگر مین ہوتی ہے اور انتڑین گذر طبعی ہے اوس خلط کا
جو مقعر مین اونکی ہوتی ہے اور اکثر ایسا اتفاق پڑتا ہی کہ گذر خلط کا جسکو باہر نکالنا چاہتے ہین طبعی ہوتا ہی لیکن اوس عضو
مین کہ گذر اوس خلط کا جسپر ہوگا کچھ الم ہووے اور طبیب خوف کرے کہ گذرنے سے خلط کے اوسپر زیادتی الم کی اور شدت
تکلیف کی اور زیادہ ہوگی تو اوس صورت مین لازم ہے طبیب کو کہ اوس خلط کو وہان نجانے دے اور اس گذر سے
پھیر کر اور راستہ کیجانب سے باہر نکالے اور اکثر ایسا ظہور مین آتا ہے کہ نگاہ رکھنا اس مصلحت کا طبیعت سے حاصل
ہوتا ہی بدون قصد اور کوشش طبیب معالج کی اس طرح سے کہ طبیعت اوس خلط کو واسطے نگہبانی اوس عضو کے
اور بباعث اوسکی بزرگی اور شرف کے اور کسی راہ سے دفع کرتی ہے برخلاف عادت کے اگرچہ طریق اوسکے دفع کا بہت
بعید ہووے غرض چوتھی یہ کہ تامل اور غور کرنی چاہیے کہ وقت استفراغ یعنی زمانہ پاک کرنے جسم کا ہی یا نہین
اور جالینوس قطعاً کہتا ہی کہ پرانی بیماریون مین خلط کے پکنے کا انتظار کرلیوین بلکہ تیز بیماریون مین بھی جسکو امراض حادہ

کہتے ہین انتظار پکنے خلطون کا لازم ہے خاصتہً اگر سخت متحرک ہو ولیکن اگر سخت متحرک ہوا اور رقیق ہو تو شتابی
کرین اور بہت جلد تنقیہ خلط کا فرماوین خاصتہً اگر خلطین گونین ہون اور اعضاے دیگر مین پراگندہ نہون اور اگر
خلط ایک عضو مین ہو تو کسی حالت مین اوس خلط کو حرکت نہ دینا چاہیے جب تک پختہ نہو لیوے اور نشانیان پختگی کی
نہ دیکھ لیوین چنانچہ اپنے مقام پر لکھا جائیگا اور جسوقت کہ طبیب خوف اس بات کا کرے کہ قوت مریض کی خلط
کے پکنے تک ساقط ہوگی تو اوس صورت مین لازم اور روا ہوگا جلد تنقیہ فرمانا بشرطیکہ اول احتیاط کرے کہ خلطین
سخت غلیظ نہون کیونکہ اگر خلط کو غلیظ پاوین تو کسی وجہ سے اوسکو حرکت نہ دیوین اور نشان غلظت کا یہ ہے کہ پہلے
بیماری سے غلیظ کھانون سے اتفاق امتلا کا ہوا ہوگا اور سر پہلو مین الم اور کشیدگی پاویگا اور احشا مین کچھ ورم
ہوگا اور سبب باتون سے زیادہ ایسے مقامات پر شناخت گذرگاہونکی اخلاط کے لازم ہے تاکہ ا وہنین سدہ نہو وے
کیونکہ اگر اخلاط کے گذرگاہون مین سدہ معلوم کرین تو کسی حالت مین اخلاط کو حرکت نہ دیوین جب تک پہلے
گذرا ونکا کشادہ نکر لیوین پس جسوقت کہ طبیب ان اغراض کا لحاظ کرے اور سمجھے کہ اخلاط غلیظ نہین ہین اور
گذرگاہین بھی کشادہ ہین اور خوف کرتا ہے کہ قوت پہلے پکنے سے خلط غلیظ کی ضعیف ہوگی تو روا ہوگا استفراغ کرنا
اوس خلط کا اور یہ احتیاط اور تامل اسواسطے کرنا چاہیے کہ دوا مسہل کی بہو قت اور بیجا خطرناک ہوتی ہے اسلیے کہ
دوائین مسہل کی سب گرم اور خشک ہین اور مثلاً کسی بیمار کو تپ آوے کہ بسبب تیزی تپ کے اوسکو احتیاج
مسہل نہین ہے لیکن حاجت اوسکو سرد اور تر چیز دینے کی ہے کہ ضد مزاج تپ کی ہین اور بسبب مواد تپ کے
مسہل کی حاجت ہے پس استعمال مسہل کا ایسے مقامات مین اوسوقت چاہیے کہ طبیب کو واضح ہو جاوے کہ
راحت بیمار کو نکلنے سے مواد کے زیادہ اوس حرارت سے ہوگی کہ جو دوا سے پیدا ہوتی ہے اور قوت بھی قوی دیکھین
اور قوام مواد کا بھی معتدل پاوین اوسوقت تنقیہ فرماوین اور بقراط کہتا ہے کہ دوا مسہل کی بعد پختہ ہو جانے
مواد کے دینی چاہیے کیونکہ جب تک مواد خام رہتا ہے ہنوز آغاز بیماری کا ہوتا ہے اور آغاز مرض مین مسہل
منع ہے ولیکن اگر بیماری سخت آشفتہ ہووے اور جالینوس کہتا ہے کہ نشان آشفتگی بیماری کا یہ ہے کہ بیمار اول
بیماری مین نہایت بیقرار ہوگا اور مواد بیماری کا حرکت مین ہوگا اور ایک عضو سے طرف دوسرے عضو کے
دوڑیگا پس جسوقت ایسا حال ملاحظہ کرین تو تنقیہ اوس مواد کا اول مرض مین ہی روا ہوگا اور معلوم کرنا چاہیے
کہ حال خامی اور پختگی خلطونکا پھوڑون اور بیماریون مین مانند حال دملون اور ورمون کے ہے کہ کسی ورم کو شگاف
نہ دینا چاہیے اور جراحت نکرنی چاہیے جب تک پختہ نہو لیوے اسی طرح بیماریون مین بھی احوال پختگی اور خامی اخلاط مین
نگاہ کرنا چاہیے اور نیز لازم ہے کہ روز حرکت بیماری اور روز نوبت تپ مین کوئی استفراغ مانند فصد اور مسہل کے
نکرنا چاہیے اور خلطونکو نہ ہلانا چاہیے پس اگر ضرورت ہو تو استفراغ ساتھ قے کے اولی ہے اسلیے کہ خلط حرکت مین

آتی ہی تو سیلان اوپر کے جانب کو کرتی ہی اسوجہ سے فصد اور مسہل بہتر ہوگا اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ تپ کی نوبتوں میں
بیماروں کو قے عارض ہوتی ہی اسلیے قے زیادہ موافق ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دوا قی کی دست لاتی ہے خاصکر کہ
معدہ قوی ہو یا طبع نرم ہو یا دوا بھونک کر اوپر کھائی ہو یا بیمار کو قے کرنے کی عادت نہو اور اکثر ایسا ہوتا ہے
کہ دوا مسہل کی قے لاتی ہے خاصکر کہ معدہ ضعیف اور ممتلی ہو یا طبع خشک ہو یا مزہ یا بو دوا کی نہایت ناخوش ہو
اور جو استفراغ کہ اعتدال سے زیادہ ہو نہایت مضرت رکھتا ہی اگرچہ وہ خلط سب قابل اخراج کے ہو اور بدن
اوسکے بخوبی پاک ہو سکتا ہو جیسے کہ صاحب استسقا سے اگر پانی بہت ایکبارگی باہر نکالیں یا اخراج بزرگ سے ریم
بہت ایک بار باہر کریں تو قوت ساقط ہوگی اور غشی عارض ہوگی اور اکثر بیمار کو نوبت ہلاکت کی پہنچیگی
اسلیے کہ جو خلط کہ اوسکے بدن میں ہوگی بجای مادہ اصلی کے ہوگی اور مرکب روح کا ہوگی اگرچہ ردی ہی لیکن قوام بدن کا اوسیکے
پر ہو جو ایکبار باہر کیجاتی تو روح بھی ساتھ خلط کے خرچ ہوگی اور قوت ساقط ہو جائیگی اور سخت اور دشوار بیماریوں میں
[illegible] اور وسواس اور دیوانگی اور عرق النسا اور شقیقہ اور سرطان اور جذام اور خورہ اور ریشہای بدکہ [illegible]
استفراغ انکا مسہل سے ہی کیونکہ دوا مسہل کی بخوبی مواد کو اوکھا سکتی ہے اور باہر نکال سکتی ہے اور استفراغ
بسیار مانند مسہل اور قے کے جلد [illegible] اور جو کوئی ہر مہینہ ایکبار یا دو بار دوا مسہل کی یا دوا قی کی کھاتی
واسطے احتیاط کے تاکہ بدن اوسکا پاک ہووے تو مضرت اوسکی اس تدبیر سے زیادہ منفعت سے ہوگی اسلیے کہ تمامی اعضا
اور سب قوتیں کثرت استفراغ سے ضعیف ہو جائینگی اور تدبیر کی عادت ہو جائیگی اور ملازم کریں گے یا تم میں
طبیب کی کوئی میزان درست نہیں ہی کہ ساتھ اوس میزان کے بخوبی معلوم ہو جاتا ہو کہ مواد ناطبعی کتنا ہی
اور کتنا کم کرنا چاہیے اور کسقدر دوا مسہل کی عمل میں لانی چاہیے تاکہ بقدر فزونی اوس مواد کے ایکبار کم کرے
یا دواؤں سے کہ مزاج کو اصلاح پر لاتیں کسقدر کام میں لانا چاہیے تاکہ مزاج ایکبار اصلاح پر آجائے اور باعتدال
پھر آوے پس جو کہ ایسی کوئی میزان ہاتھ میں طبیب کے نہیں ہی اور بجز قیاس کے طرف ان دونوں غرض
کی کوئی راہ نہیں ہے احتیاط یہ ہی کہ طبیب از روی قیاس کے اسباب اور نشانیوں میں بیماریوں کے
بخوبی غور و تامل کرے اور بتقریب اور تخمین معلوم کرے کہ مزاج کس حد تک اعتدال سے باہر ہوا ہے اور
کسقدر خلط ناطبعی جسم بیمار میں زیادہ ہوئی ہی تاکہ واسطے استفراغ اوس خلط کے ایسی دوا استعمال کرے کہ جو مخصوص
اور متعلق اوس خلط کی ہے اور بمقدار کمتر اوس سے کام میں لائے کہ جسقدر قیاس واجب کرے اور اون
دواؤں سے جو مزاج کو اصلاح پر لاتی ہیں ایسی دوا استعمال کرنا چاہیے کہ مزاج کو ایکبار طرف دیگر نہ پھیر دو
لیکن ایسی چیز عمل میں لانا چاہیے کہ قوت مزاج غریب کو توڑ دیوے اور باعتدال اصلاح پر لاوے اور اعتماد کم کرنے
میں خلط ناطبعی اور باعتدال پھیر لانے میں مزاج غریب کو دو چیزوں پر کریں ایک یہ کہ دوائیں چند بار

دینی چاہئین تاکہ بتدریج مواد کم ہووی اور مزاج اعتدال پر پھر آوی دوسری یہ کہ جسوقت کہ طبیب مواد بیماری سے کہ
اوس سے قوت بیمار پر رنج اور صدمہ ہی اندک کمتر کرے تو طبیعت اوسی قدر سبکبار ہوگی اور باقی کو دفع کریگی
اور مقابلہ اوسکا کرسکیگی اور تبدیل مزاج یعنی اصلاح پر لانے مین مزاج کے اعتماد اس امر کا کری کہ ساتھ شربتون کے
موافق اور متواتر کے پھر قوت مزاج غریب کا طبیعت سی باز رکھی تاکہ طبیعت قوت پائے اور اثر سودمندی شربتون
جلدتر قبول کرے اور مزاج کو اعتدال کیطرف پھیر لاوی اور یہ احتیاط اسوجہ سی کرنی چاہیے کہ جسوقت دوا مسہل
یا دوا قے کی دی گئی کام دست طبیب سے نکل گیا کیونکہ اگر استفراغ زیادہ اوس سے کرے کہ چاہیے تو طبیب دوا کو
اوسکے فعل سے باز نرکھ سکیگا مگر برنج بسیار اور مضرت اوس دوا کی منفعت اوسکی سے زیادہ ہوگی پس لازم
یہ ہی کہ کمتر اوس سی کام مین لائے کہ قیاس واجب کری تاکہ اگر حاجت ہووی معاودت کرسکتا ہی اور جاننا چاہیے
کہ طریق استفراغ ہر ایک خلط کا ہر ایک عضو سی برخلاف ایک دوسری کے ہی مثلاً اگر معدہ مین رطوبتین بہت ہین
استفراغ ساتھ قے کے موافق تر ہی اور اگر صفرا یا سودا آنتون کیطرف میل رکھتا ہی استفراغ اوسکا ساتھ مسہل کے
بہتر ہے اور اگر بدن مین کسی شخص کے شورش صفرا کی ہے اور طبیعت صفرا کی یہ ہی کہ قوت اوسکی اوپر کیجانب
مائل ہوتی ہی تو استفراغ اوسکا ساتھ قے کے سہل ہوگا اور سودا بسبب گرانی اور غلیظی کے نیچی کیجانب میلان
رکھتا ہی اسلیے استفراغ اوسکا ساتھ مسہل کے بہتر ہوتا ہے اور جسوقت کہ خلط تمام بدن مین پراگندہ ہو جیسے
استسقا لحمی مین تو استفراغ سب طرفسے کرنا چاہیے کبھی ساتھ قے کے اور گاہی مسہل اور گاہی بادرار بول اور
کبھی پسینہ لانیوالی چیز سے اور استفراغ مواد صفراوی کا علت یرقان مین اسی طور پر کرنا چاہیے اور اگر مواد ایک
عضو مین ہووے کہ فعل اوس عضو کا تمام جسم کے لیے سودمند ہی مانند معدہ اور جگر کے اور احتیاج استفراغ کی ہووے
تو لازم ہی کہ اوس استفراغ مین قوت اوس عضو کی نگاہ رکھنی چاہیے اور استفراغ برفق یعنی آہستگی کرنا چاہیے اور مسہل
دوائین کہ اوس عضو کی قوت کو ضعیف کرین استعمال نکرنی چاہیے لیکن اندک اندک استفراغ کرنا چاہیے کہ چند مرتبہ
مین بدن پاک ہوجائے اور اوس دوائین جو واسطے تحلیل مواد اوس عضو کے تیار کرین یا واسطے استفراغ
اون خلطون کے وہ دوا کہ اوس عضو کو سودمند ہی ملانی چاہیے کہ اوسکی قوت کو نگاہ رکھے اور جسوقت کہ مواد
کسی عضو کی تجویف مین ہو مانند معدہ اور آنتون کے اور اوس عضو نے مواد کو تشرب نکیا ہو یعنی اپنی طرف نہ کھینچا
ہووے تو اوس مواد کو ایکبار استفراغ کرنا چاہیے اور اوس دوائین کہ واسطے اس استفراغ کے بناتین وہ دوا جو
اوس عضو کے لیے سودمند ہی شامل کرنا چاہیے اور اوسکی قوت کو نگاہ رکھے اور جسوقت کہ عضو نے مواد کو تشرب کیا
ہووے تو استفراغ اوس خلط کا برفق اور بکرات کرنا چاہیے باب دوسرا پہلی جزو سے اور گفتار اول سے
دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے تدبیر مین پھیر دینے مواد کے ہی ایک عضو سی طرف دوسرے عضو کے

جسوقت کہ مواد برخلاف عادت طبعی رخ کسی عضو کیطرف لاوی تو اوس مواد کا پھیرنا اوس راہ سی دو طریق پر ہوگا ایک یہ کہ مواد کو اوس عضو سی بجانب مخالف طرف کسی عضو دور تر یا نزدیک تر کے پھیر لاوین اور راہ عضو دوم سے باہر نکالین مثلاً کوئی مرد ہے کہ اوسکی کام و زبان سے خون جاری ہے اور کوئی عورت ہے کہ اوسکے بواسیر سے خون نکلتا ہے پس اگر ہم چاہین کہ اوسکو جانب مخالف سی طرف کسی عضو نزدیک تر کے لاوین تو تدبیر اوسکی یون کرین کہ اوسکو ناک کی طرف پھیرین اور اگر ہم چاہین کہ طرف کسی عضو دور تر کے پھیر دیوین تو اعضای زیرین سی کسی رگ کی فصد کھولین اور جو خون کہ بواسیر سے آتا ہی اگر اوسکو ہم چاہین کہ کسی عضو نزدیک تر کیطرف پھیرین تو ہمکو چاہیی کہ اوسکو بطریق حیض پھیر دیوین اور اگر ہم چاہین کہ کسی عضو دور تر کیطرف پھیرین تو کوئی رگ نیمہ بالا کی رگوں مین سی کھولین اور جسوقت کہ ہم چاہین کہ مواد کو بجانب مخالف راہ دور سی پھیرین تو یہ خلاف دو قطر مین نہ ڈہونڈہین لیکن ایک قطر مین تاکہ برابر ہو وی اور قطر ایک خط کو کہتی ہین کہ دائرہ مین دراز زیادہ اوس سی کوئی خط نہین ہوسکتا ہی پس اگر مثلاً مواد ناک کا داہنی طرف سی اوپر کیطرف چڑہ گیا ہی تو اوسکو نیچی کیطرف داہنی طرف سے کھینچین اور بائین جانب کے نیچے کیطرف کو نہ پھیرین اسلیے کہ یہ خلاف دو قطر مین ہی ایک اوپر کیطرف سی نیچی کیطرف کو اور دوسرا داہنی طرف سی بائین طرف کو اور یہ نیک نہین ہی اور جسوقت کہ مواد ناک کا داہنی طرف ہو اور ہم چاہین کہ اوسکو بائین طرف کو پھیرین تو ملاحظہ کرین کہ جانب مخالف دست راست ہی یا دست چپ اگر دست راست ہی فصد دست چپ کی کھولین تاکہ مواد کو دست راست سی بجانب دست چپ پھیر دیوی اسلیے کہ یہ خلاف ایک قطر مین ہی اور برابر ہی اور اگر مواد سر کے اندر جانب راست ہی تو اوسکو بجانب چپ سر کے نہ پھیرین لیکن دست راست ہی سے نیچی کیطرف کھینچین اور اگر پای راست مین مواد ہی اور فصد کی حاجت ہی تو ہمکو چاہیی کہ فصد دست راست کی کھولین اور اگر مواد پای چپ مین ہی فصد دست چپ کی کھولین اسلیے کہ خلاف ایک قطر مین ہی اور برابر ہی اور جسوقت کہ مواد رخ کسی عضو کی طرف کری کہ اوسکو جلد پھیرنا چاہیی تو لازم ہے کہ اوسکو بجانب مخالف کھینچین تاکہ بہت مواد جمع نہووی کہ پھیرنا اوسکا پھر دشوار ہوگا اور جو مواد کہ حرکت مین آوی اور رخ کسی عضو کیطرف لاوی تو پھیر اوس مواد کا اوس عضو سی اوسوقت سودمند ہوگا جبکہ بدن ممتلی ہووی اس سبب سی کہ پھیر لانی مین مواد کی مواد دیگر کہ اوس عضو مین ہوگا حرکت کریگا اور مادہ ہای دیگر کہ درمیان اس عضو اور اوس عضو کی ہوگا سبب متحرک ہوگا اور اوس سی آفتین طرح طرح کی پیدا ہونگی پس اگر یہ حال ملاحظہ کرین تو پھیرنا مواد کا طرف کسی عضو نزدیک اور خسیس کے بہتر ہوگا اور کسی وجہ سی اوس مواد کو کہ کسی عضو مین ہو اوسکو طرف عضو شریف کی نہ پھیرین اور نہ اوس عضو کیطرف جسکی حس نہایت قوی ہو اور نہ اوس عضو کی طرف کہ قوت اوسکی ضعیف ہو اور جسوقت

کہ طبیب ارادہ کرے کہ مواد کو کسی عضو سے طرف کسی عضو کے پھیر دیوے تو لازم ہے کہ پہلے دردونکو ساکن کرنا چاہیے اسلیے کہ
درد مواد کو طرف اپنی کھینچتا ہے اور اگر طبیب چاہے کہ اوسکو بدون ساکن کرنے درد کے پھیر دیوے تو مزاحمت
اوسکی بہت ہوگی اور کچھ منفعت نہوگی پس جسوقت درد کو اول ساکن کریگا تو پھیرنا مواد کا سہل ہوگا
اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پھیرنا مواد کا اوس عضو سے کہ رخ طرف اوس عضو کے ہے ہو کفایت کرتا ہے اور حاجت
استفراغ کرنے کی کچھ نہیں ہوتی اور پھیرنا مواد کا چند طریق سے ممکن ہے ایک یہ کہ کسی عضو دیگر کو جو برابر اوسکے ہے
خوب باندہیں تو بسبب اوسکے اسقدر الم پہونچیگا کہ بسبب الم کے مواد اوسکی طرف پھر جائیگا یا شیشہ حجامت کا
کسی عضو برابر اوسکے رکھیں یا دوائیں گرم رکھیں یا مثلاً اگر دست راست میں مادہ ہے تو دست چپ سے کوئی
کام سخت کریں یا کوئی بھاری بوجھ اوٹھاویں یا اگر سر میں مادہ ہے یا آنکھ میں ہے تو سر پر اور آنکھوں پر ایسی دوائیں
لگائیں جو دردونکو بٹھاتی ہیں اور تسکین بخشتی ہیں اور پاؤنکو سخت ملیں یا گرم پانی میں رکھیں یا پٹکہ سے باندہیں کہ مواد
اوپر سے اوترے اور معلوم کریں کہ جو مواد بند کشادہ میں ہوتا ہے اوسکا پھیرنا اور استفراغ کرنا دشوار ہوتا ہے اسلیے کہ
مواد کنج میں ہے اور اسوجہ سے مواد بہت رہتا ہے اور دوا مسہل کی نیز اوپر سے مواد دونکو نیچے کیطرف کھینچتی ہے اور
نیز نیچے سے اوکھاڑتی ہے اور باہر نکالتی ہے اور اگر مواد نے بدن کے اندر قرار پایا ہو تو مسہل نہایت سودمند
ہوتا ہے کہ تمام بدنکو پاک کردیتا ہے اور دوا قے کے مواد دونکو جسم کے نیچے کیطرف سے اوپر لاتی ہے اور نکالتی ہے اور نیچے کے
دردونکو تسکین دیتی ہے پس جسوقت کہ مواد نیچے کیطرف میلان کرے تو قے اوسکے لیے نہایت نافع ہوگی اور جسوقت
کہ مواد اوپر کیطرف میلان کرے تو شیاف اور حقنہ بھی نیز موافق ہونگے اور جسوقت کہ مواد سخ معدہ کیطرف آوے
یا طرف سینہ کے تو اوس صورت میں بازو اور ران دونوں باندہنی چاہئیں تاکہ مواد اوس سے اطراف پھر جاتے
اور ادرار بول کو ساتھ پسینہ کے پھیر سکتی ہیں اور پسینہ کو ساتھ ادرار بول اور اسہال کے دستون کو پھیر سکتی ہیں

باب تیسرا پہلے جزو سے اور پہلی گفتار سے اور حصہ دوم سے تیسری کتاب کا اس امر کی
شناخت میں ہے کہ انواع استفراغات سے پہلے کونسا استفراغ عمل میں لائیں معلوم

کریں کہ جس آدمی کی کہ غذا اور تدبیر پسندیدہ ہووے اوسکو نہ مسہل کی احتیاج ہے اور نہ قے کی لیکن حمام اور ریاضت
اور ریاضت جمیع استفراغات سے بے پروا کرتی ہے اور اگر اوسکو مسہل باقی کی حاجت ہووے کوئی دوا مسہل
اور لطیف کافی ہوگی اور جو کسی وقت اس آدمی کے بدن میں امتلا ظاہر ہووے تو وہ امتلا اخلاط بد سے نہیں ہے
اسلیے کہ غذا نیک اور ترتیب اور تدبیر نیک سے خلط بد پیدا نہیں ہوتی ہے اسوجہ سے استفراغ بفصد بہتر اور
مناسب ہے اور جس آدمی کے بدن میں کہ فصد اور مسہل دونوں کی احتیاج ہووے تو اول فصد کرنی لازم ہے اور ساتھ
جسوقت کہ خلطیں بلغمی خون کے ساتھ شامل ہووین تو اول فصد اولی ہے لیکن اگر بلغم سخت لزج اور غلیظ

اور سرد ہوا اگر پہلے فصد کریں تو بلغم غلیظ زیادہ اور سرد زیادہ ہوگا پس ایسی حال مین اول دوا مسہل کی نہایت
بہتر ہوگی اور جسوقت کہ خلطین اندر جسم کے ساتھ ایک دوسری کے برابر ہوں تو پہلے فصد کھولنی چاہیے پھر مسہل
دینا چاہیے اور جسوقت کہ ایک خلط یا دو خلطین اعتدال سے بڑھ گئین ہوں تو اول اوس فزونی کو مسہل سے کم کرنی
چاہیے پھر فصد کھولنی چاہیے اور تپونمین مسہل قے سے اولی ہے اور آدمی کم گوشت اور لاغر کو قے زیادہ موافق ہے
بہ نسبت مسہل کے اسلیے کہ صفرا اوسپر غالب ہوتا ہے اور صفرا بالطبع اوپر کیجانب کو میلان رکھتا ہے اسوجہ سے قے
موافق زیادہ ہوتی ہے اور آدمی گوشت ناک اور فربہ کو مسہل زیادہ موافق ہے بہ نسبت قے کے پس اگر کسی آدمی
لاغر کو کسی سبب سے حاجت مسہل کی ضروری ہووے تو اسکو مسہل موسم زمستان مین اولی اور مناسب ہوگا اور
فربہ آدمی کو قے موسم تابستان مین بہتر اور انسب ہوگی اور جسوقت تمام بدن مواد سے بھرا ہووے لیکن نیمہ بالائین
فضول کثرت سے ہو تو اوسوقت مسہل دینا بہتر ہے کہ پہلے اندک امتلا دستوں سے کم کریں پھر تدبیر قے کی فرمائین
کیونکہ اوس ہنگام مین کہ تمام بدن مواد سے پر ہووے اور فضول نیمہ بالائین زیادہ ہووین اگر تدبیر قے کی پہلے کرین تو
فضول نیمہ بالائین زیادہ ہون گے اور بوجہ اوسکے دو مضرتین حاصل ہونگی ایک یہ کہ فضلے بیمار ایکبارگی نفسہ نیچے
باہر نکل سکیگا اور خوف خناق کا ہوگا اور دوسری مضرت یہ ہے کہ اگرچہ قے ایک استفراغ ہے کہ فضلہ دیگر اعضا کو بھی
کیطرف کھینچتی ہے اور معدہ کو پاک کریگا فضول کا ہوتا ہے لیکن مضرت اسکی دماغ تک پہنچتی ہے اور اگر پہلے ساتھ
دوا مسہل کے کہ اسکے فضول کم کیا ہووے اور قوت بد خلطون کی توڑ دی ہووے تو مضرت کم ہوگی اور طبیعت
واسطے اوسکے دفع کے توانا ہوگی اور جسوقت کہ تمام بدن ممتلی ہووے اور فضول نیمہ زیرین مین زیادہ ہووین تو
اول اوس امتلا کو ساتھ دوا مسہل کے کہ قے کی دواؤن سے کم کرنا چاہیے پھر تدبیر مسہل کی اولی ہے اسلیے کہ
دوا مسہل کے خلطون کو اوپر سے زیادہ اوتارتی ہے کہ بدن بعد اسہال کے بخوبی پاک ہوتا ہے
اور سبب استفراغات بوجہ امتلا استعمال کرنی چاہیین لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اگرچہ بدن
ممتلی ہووے لیکن بسبب بدی کسی خلط اندک کے اور بسبب تپ اور تکلیف کی جو اوس خلط سے ہو پھر ضرور احتیاج
استفراغ کے ہوتی ہے اور اس حال کا طبیبوں نے الامتلا بحسب القوة و بحسب الکیفیۃ نام رکھا ہے اور اوس
حال کو کہ تمامی جسم ممتلی ہووے الامتلا بحسب الاوعیۃ و بحسب الکمیۃ کہتے ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی کو
کہ احتیاج استفراغ کی ہوتی ہے اور اسکو کوئی سبب ایسا پیش آوے کہ وہ اوس استفراغ سے باز رکھے تو اوس صورت مین
تدبیر روزہ رکھنے اور کم کھانا کھانے اور تمام خواب کرنے کی اولی اور مناسب ہے اور مزاج کو ساتھ شربتوں اور
غذاؤن اندک اور لطیف اور موافق کے اصلاح پر لانا چاہیے اور کم طعام کھانا بجای فصد کے قائم ہوتا ہے اسلیے
کہ جسوقت جتنا کہ اوس سے تحلیل خرچ ہوگا اور بدل اوسکا غذا سے رگونمین پھر نہ آویگا تو خون کمتر پیدا ہوگا اور یہ حال

بجای فصد کے قائم ہوگا مگر غذای لطیف اور خشک کھانی چاہیے اسلیے کہ کمتر کھانا غذا کا خون کو گرم کرتا ہی اور اسی طرح
جس بدن مین کہ استفراغ بلغم کی حاجت ہووی روزہ رکھنا اور بھوکا رہنا اور کم غذا کھانا قائم مقام اوس استفراغ کے
ہوتا ہی اسلیے کہ بھوک کی حالت مین قوت طبیعت کی بلغم کو پکاتی ہے اور ہضم کرتی ہے اور خون بناتی ہی یا رقیق
کرتی ہے اور تحلیل خرچ کرتی ہی لیکن غذائین لطیف اور معتدل کھانا چاہیے اور سردی سے دست کش رہنا چاہیے
اور جسوقت کہ فصد ضروری نہو اور غرض سوای کم کرنے امتلا کے اور کوئی نہو تو دوای مسہل سے اوسکے امتلا کم کرنا
اولی اور بہتر ہوگا بہ نسبت فصد کے اسلیے کہ خون بہترین اخلاط ہی اور بہترین اخلاط کو خرچ کمتر کرنا چاہیے اور جسوقت
کہ فصد کیجاوی اور خون سرخ اور رقیق ہووی تو لازم ہے کہ فوراً رگ کو باندہین اور خون روکین اور اگر امتلای دیگر ہو
تو کم کرنا اوسکا بدوای مسہل جسکے مناسب اور بہتر ہوگا اور معلوم کرین جو امتلا کہ بحسب الکیفیۃ ہوتا ہی وہ جلد عفونت پیدا
کرتا ہی اور امتلای جو بحسب الکمیۃ ہو کوئی رگ شگافتہ ہوتی ہے یا مواد رخ کسی عضو کی طرف رکھتا ہی اور درد اور ورم
پیدا کرتا ہے اور جسوقت کہ امتلا بحسب الکیفیت ہو اور تدبیر غذا اور ترتیب اوسکی نیک ہوتی ہو اور بیماری سے
ہنوز قوت نظاہر کی ہو تو اوس حالت مین فصد بہتر ہوگی اور جسوقت کہ برخلاف اسکی ہو مسہل مناسب ہے اور
جسوقت کہ کوئی آدمی ہیضی ہو تو اوسکے لیے فصد چاہیے مسہل اور استفراغ اوسکا ساتھ حمام اور مالش اور ریاضت
کی کفایت کرتا ہے اور اگر معلوم ہوجائے کہ غلبہ خون غلیظ سوداوی کا ہے تو اوسکے لیے اگرچہ فصد روا ہی لیکن
استفراغ بدوای مسہل نہایت اولی ہے اور اگر غلبہ کسی خلط خام کا ہو جسکا بہتر یہ ہے کہ مسہلہ دوائون سے تنقیہ
فرمائین جلد قبل پیدا ہونے سے کسی مرض کی اور فصد کیطرف توجہ نکرین اور اگر غلبہ خلط خام کا تپ پیدا کرے تو
تنقیہ اوسکا مسہل سے بھی بچنا چاہیے لیکن تدبیر مالش اور پکانے خلط کی کرنا چاہیے اور ساتھ شربتون موافق کے
جیسا کہ مشاہدہ واجب کرے باب چوتھا پہلی جزو او گفتار اول اور دوسرے حصے
تیسری کتاب کے اون حالات کی شناخت مین ہے جو استفراغ واجب
کرتے ہین اور اون کے بیان مین ہے کہ جو اوس سے باز رکھتے ہین معلوم کرنا چاہیے
کہ دس حال ہین کہ طبیب کو آگاہ کرتے ہین اس امر پر کہ استفراغ بہتر ہے یا نہین ہے اور وہ دس حال یہ ہین
پہلے امتلا دوسرے قوت تیسرے مزاج چوتھے سحنہ پانچوین سال اعمر چھٹے فصول سال ساتوین
حال ہوا کے شہر آٹھوین عادت استفراغ نوین صناعت دسوین معلوم کرنا اس بات کا اس
شخص کو اوس سے پہلے کہ تدبیر اوسکے استفراغ کی کرین گے کوئی استفراغ ہوا ہے یا نہین پس جسوقت کہ
یہ دس حال دلالت کرین تو طبیب حکم کرسکتا ہے کہ استفراغ صواب ہے یا نہین ہے اسلیے کہ جسوقت کہ
رگین خالی ہووین اور بدن مین کوئی امتلا پایا نجائے تو استفراغ بہتر نہوگا اور اگر قوتین حیوانی اور طبیعی اور نفسانی

اور جس شخص کے کہ فضول دماغ کی کان کی راہ سے جاری رہتی ہوین وہ جب بند ہوجاوین گی تو علت دوران سر اور مثل اوسکے
اور مرض پیدا ہونگے اور جسوقت کہ بعلاج یا ساتھ علاج کی وہ استفراغ واقع ہووے تو وہ علت بالکلیہ جاتی رہیگی بحکم ایزدی پچیسوین

باب پانچوان جزو اول اور گفتار اول اور دوسرے حصے تیسری کتاب کی اون حالات کی شناخت مین ہی جو بہت جلد استفراغ واجب کرتے ہین

جسوقت طبیب کو واضح
ہوجاوے کہ کسی بدن مین کوئی خلط سخت بد ہے اور ممکن نہین ہے کہ طبیب اوسکو اصلاح پر لا سکیگا یا پکا سکیگا اور نیز اگر یہ
معلوم ہووے کہ بدن مین خلطین بہت ہین اور طبیعت واسطے اوسکو پکانے کی قیام نکر سکیگی تو بہت جلد استفراغ کرین
اور جالینوس کتاب ماء الشعیر مین کہتا ہے کہ جسوقت امراض حادہ یعنی تیز بیماریون مین فصد اور مسہل کی احتیاج ہووے
تو بیمار کو ماء الشعیر نہ پلانا چاہیے جبتک کہ پہلے فصد نہ کر لیوین یا مسہل نہ دیلیوین اور محمد بن زکریا کہتا ہے کہ یہ قول جالینوس کا
دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ تیز بیماریون مین فصد اور مسہل جلد عمل مین لاوین اسلیے کہ مدت بیماری کی جب تک ابتدا کی
طرف انتہا سے پہونچے ماء الشعیر بیمار سے باز رکھین اور یہ مدت کمتر چار روز ہے اور معتدل چودہ روز اور وہ بات جو جالینوس
کہتا ہے کہ جب تک مواد پختہ نہو جاوے استفراغ نکرنا چاہیے اوس کلام کو امراض مزمنہ یعنی پرانی بیماریون اور بلغم خام پر حمل کرنا
چاہیے کہ مجرد بلغم پختہ نہ ہو پہنچا ہو اسلیے کہ خون ایک خلط پختہ ہے اور صفرا اور سودا دونون حد پختگی اور حد خونی سے گذر گئی ہین
ان تینون خلطون مین احتیاج انتظار پختگی کی کچھ نہین ہے اور جالینوس کتاب حیلۃ العلل فی الاعضاء مین لکہتا ہے
کہ جسوقت کہ نافض یعنی لرزہ مادہ صفرا سے عارض ہووے استفراغ کرنے مین شفا متصور ہے اور جسوقت کہ وہ
لرزہ بسبب غلبہ بلغم کے ہو اگر کثرت سے نہو اول پکانا چاہیے پھر استفراغ یعنی بدن سے نکالنا چاہیے اور اگر مواد اوسکا
بکثرت ہو تو پہلے اندک کم کرنا چاہیے اور باقی کو پکانا لازم ہے تا کہ شفا حاصل ہو اور کتاب حیلۃ البرء مین لکہتا ہے
کہ جسوقت کہ خلط سینہ اور پھیپڑے اور قصبہ شش مین ہو تو جلد طرف استفراغ کی متوجہ ہون اور نیز اوسی کتاب
مین لکہتا ہے کہ امراض حادہ یعنی تیز بیماریون مین شربت آلو سے تنقیہ کرنا چاہیے یا قدرے شہد پلانا ہے کہ اوسکو
آب دوغ مین ڈالا ہووے استفراغ مناسب ہے اور آب دوغ کو عربی مین ماء الرایب کہتے ہین اور وہ اسلیے ہے تا کہ
تھوڑی حرارت بھی پہونچا سے اوس مین ظاہر ہووے اور طبیب رایب اوس دوغ کو کہتے ہین کہ اول اوسکو صاف
کرین اور مسکہ اوسمین سے علیحدہ کر کے خنک مقام پر رکھدیوین کہ جسقدر گاڑھا ہو برتن کی تہ مین بیٹھ جاوے اور جسقدر
رقیق یعنی پتلا ہو اور برتن کے اوپر رہ جاوے اوس آب رقیق کو رایب کہتے ہین اور نیز جالینوس کہتا ہے کہ جو دوائین کہ بدستور
جاری کرتی ہین اور جسم سے باہر نکلتی ہین اور بدن مین مستحیل نہین ہوتی ہین اور جو دوا کہ خلط گرم کو دست کی
راہ سے نکالے وہ اگرچہ گرم ہووے اوسکو سرد کنندہ بعض کہتے ہین مانند سقمونیا کہ وہ اگرچہ بالطبع
گرم ہے لیکن اس وجہ سے کہ بدن کو صفرا سے پاک کرتی ہے اور حرارت اوسکی جسم سے زائل کرتی ہے سرد کنندہ

اور جو خلط غلیظ یا رقیق کہ پیدا ہوتی ہے وہ معدہ اور آنتون سے آتی ہے باب ساتوان پہلے جزو اول گفتار
اول اور پہلے حصہ مین تیسری کتاب کے اسہالات مین ہے کہ انواع استفراغ کو کیونکر باز رکھنا
چاہیے طریق باز رکھنے استفراغات کا اس طرح پر ہے ایک یہ کہ مواد کو جو مستفرغ ہوتا ہے اوسکو اوس راہ سے
جس طرف رخ کیے ہوئے ہے پھیر دیوین اور دوسرے کسی طرف سے باہر نکالین دوسرے یہ کہ جیتک اوسی راہ سے جب پھر نکلتا ہے
اوس مواد کو بخوبی تمام استفراغ کرین تیسرے یہ کہ استفراغ کو ساتھہ استفراغ کے باز رکھین چوتھے سرد دواؤن سے
باز رکھین پانچوین یہ کہ قابض دواؤن سے باز رکھین چھٹے یہ کہ نرم دواؤن سے باز رکھین اور ان دواؤن کو مخدر کہتے
مین ساتوین داغ کنندہ دواؤن سے باز رکھین آٹھوین عضو کے باندھنے سے باز رکھین لیکن باز رکھنا استفراغ
کا بطریق پھیر دینے مواد کے اس طور پر ہے کہ مثلاً حیض بہت جاتا ہے تو لازم ہے کہ پستان پر پچھنے لگا کر شاخ سے
کھینچین تاکہ خون اس جانب کو پھر آوے اور باز رکھنا بطریق پھیر دینے مواد کے کسی دوسرے عضو کی طرف اور اوس عضو
استفراغ کرنا اس طرح پر ہے کہ واسطے افراط حیض کے رگ باسلیق کو کھولین اور واسطے نکسیر کے سر کی فصد کھولین
اور اسیطرح دستون کی افراط کو ساتھہ قے کے باز رکھین اور قے کو ساتھہ دستون کے باز رکھین اور دواؤن
کو ساتھہ پسینا لانے کے باز رکھین اور باز رکھنا استفراغ کا بھی ساتھہ استفراغ کیا اوسیکی راہ سے ایسا ہے کہ جب
کہ معدہ طعام کو ہضم نکرے اور معدہ مین ایسا مواد ہووے کہ متلی پیدا کرے اور متلی آوے تو اوس حالت مین
کوشش کرنی چاہیے کہ قے بخوبی تمام آجاوے اور وہ مواد قے کی راہ بالکلیہ نکلجاوے اور معدہ اوس سے پاک ہووے
اور اسی طرح اگر معدہ اور آنتون مین کوئی ایسی خلط ہووے کہ اوسنے دونون کو نرم اور لاغر کیا ہووے کہ اوسکے
سبب طعام معدہ مین اور ثقل آنتون مین درنگ نکرتا ہو اور پھسلجاتا ہو اور جلد باہر نکلجاتا ہو تو لازم ہے کہ معدہ
اور آنتون کو ساتھہ ایارج فیقرا کے اوس خلط سے پاک کرین تاکہ معدہ درست ہوجاوے اور قوی ہووے
کہ طعام کو بخوبی نگاہ رکھے اور ہضم کرے اور دست ٹھہر جائین اور جو استفراغ کہ سرد دواؤن سے باز رکھین
وہ اس طریق پر ہے کہ کوئی خلط گرم ہو گئی ہو کہ اوسکے سبب سے مواد اوسکا رقیق ہو کر نکلتا ہے اوسکے لیے
سرد دوائین کام مین لائین تاکہ اوسکو قوام دیوین اور غلیظ کرین اور سرکہ اور گوند کا ہوون کو استعمال لائین
اور معدہ مزاج گرم کو زائل کرین اور جو کچھ مخدر ہو دواؤن سے باز رکھین کیفیت اوسکی اس طور پر ہے کہ
کوئی خلط تیز حرکت مین آئی ہووے اور آنتون پر گذری ہو اور وہ رطوبت کہ ہمیشہ پر آنتون کے چھائی ہوئی تھی
سا... وہ پھسلگئی ہو اور آنتون کو برہنہ کر دیا ہووے اور لہو جو اوسکے حس تیز کی ثقل اور درستی اوسکی آنتون
پر پہنچتی ہو اور ثقل کو جلد دفع کرتی ہو اور نگاہ نرکھ سکتی ہو تو اوسکے واسطے مخدر دوائین استعمال فرمائین
گوند ببول کا اور کثیرا اور لعابات اور غذائین لزج مانند پاچہ کے تاکہ آنتون پر قائم مقام اوس رطوبت کے ہووے

ہووے اور تیزی ثقل کی اون سے باز رکھے اور اوس خادمے کے گذرکے اندر بھی ٹھہرے اور اوسکو قوام دیوے اور حرکت سے باز رکھے اور جو کچھ ساتھ دواؤن داغ کنندہ کے باز رکھیں تو اس طور پر ہے کہ اندر احشا یا بیرون احشا قرحہ ہووے اوسکے واسطے داروے داغ کنندہ اوس مقام پر پہونچاتے ہین تا کہ خشک ریشہ دفع کرے اور استفراغ کو ٹھہراوے اور خشک ریشہ پوست ہے کہ سر ریشہ پر لپٹا ہوتا ہے لیکن اس خشک ریشہ مین ایک مضرت ہے اور وہ یہ ہے کہ جسوقت وہ پوست سے جدا ہوتا ہے قرحہ زیادہ کشادہ ہوجاتا ہے پس جسوقت چاہین کہ خشک ریشہ پایدار ہووے تو لازم ہے کہ داغ کنندہ دواؤن کے ساتھ داروے قابض شامل کرین کہ سر قرحہ کو بھی ملا دیوے اور داغ بھی کیا جاوے اور جو کچھ بطریق باندھنے عضو کے باز رکھیں کیفیت اوسکی یہ ہے کہ مثلاً فصاد فصد یا باسلیق مین خطا کرے اور رشتہ شریان پر پہونچے پس تدبیر اوسکی یہ ہے کہ باندھ دیں تا کہ رگون کی گرفت کرے جبتک کہ اوپر بیٹھ جاوے یا موضع رگ کو ساتھ دوائے لاوین اور پشم خرگوش کے باندھین چنانچہ تصریح اس بیان کی باب فصد مین مفصل مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ وعدہ اور معلوم کرین کہ جسوقت استفراغ خون بسبب کشادہ ہوئے منہ رگون کے پیدا ہووے تو قابض دوائین سے رک سکتا ہے اور اگر بسبب خوردہ کے استفراغ خون ہو تو صاف کرنے والی دوائین سے پاک کرین پھر وہ دوائین جو گوشت کو اوگاتی ہین اوپر رکھیں یہ سب اصول ہین کہ استفراغات کے باز رکھنے کے لیے مذکور ہوئے ہین اور جزوئی اور شرح ہر ایک کی اپنے مقام پر بیان کیجائیگی انشاء اللہ تعالیٰ

جزو دوسرا گفتار اول اور دوسرے حصہ تیسری کتاب کے استفراغ یعنی پاک کرنے مین بدن کے مواد فضول سے ساتھ قے کے اور اس جزو کے گیارہ باب ہین

باب پہلا دوسرے جزو اور گفتار اول اور دوسرے حصہ تیسری کتاب کے تندرست آدمیوں کی حاجتمندی مین قے سے

معلوم کرنا چاہیے کہ جو کھانا کہ معدہ سے ہضم ہوا کرتا ہے اندر کی آلودگی اوسمین رہجاتی ہے اور جو کچھ غلیظ اور لزج زیادہ ہوتی ہے خمل معدہ کے درمیان مین قرار پاتی ہے اسوجہ سے احتیاج ہوتی ہے کہ معدہ کو گاہ گاہ اون آلودگیون سے پاک کرین خاصتہً اگر معدہ سرد ہوا اور اوسمین رطوبت بہت ہووے کہ بسیاری رطوبت درمیان جرم معدہ اور جرم طعام کے جو حائل ہوتی ہے معدہ کو مماست طعام سے باز رکھتی ہے اس سبب سے حرارت معدہ کی طعام تک نہین پہونچتی ہے اور بدین وجہ کھانا ہضم نہین ہوتا ہے اور بسبب ہضم ہونے طعام کے رطوبتین زیادہ ہوجاتی ہین اور حاجت استفراغ کی زیادہ ہوتی ہے اور معلوم کرین کہ جناب باری عز اسمہ نے تدبیر مصلحت جسم انسان کی اس طور پر کی ہے کہ ہمیشہ اندر کی صفرا سے زہرہ یعنی پتہ کی اوپر اوترتا ہے اوس راستہ سے جو درمیان آنتون اور جگر کے پیدا کیا گیا ہے واسطے اس کام کی تا کہ وہ صفرا آنتوں کو بلغمون سے دہو دیوے اور اوسکو صاف کرے اور نیچے کی آنتون پر اوتار لاوے اور شرج کی عضلون تک

پھونچے اور عضلہ تیری صفرا سے اگاہی پاوے اور واسطے حاجت کے اوٹھاوے اور مانند اس اسنہ کی جناب باری سے
پتہ سے طرف معدہ کی کوئی گذر کشادہ نہیں کیا ہے تاکہ اوسکو بلغموں سے پاک کرتا ہے اسلیے کہ اگر جس طرح سے کہ اندکے
صفرا پتہ سے آنتونکی طرف اوترتا ہے لیکن صفرا معدہ پر بھی آتا تو آدمی ہمیشہ متلی میں مبتلا رہتا اور طعام معدہ میں
قرار نپاتا اور ہضم البتہ نہوتا اور بدن طعام سے بہرہ غذا نپاتا اس سبب سے آفریدگار نے دہونا اور پاک کرنا معدہ کا
بلغموں فزونی سے بقوت اختیاری چھوڑ دیا تاکہ آدمی اوسکو وقت حاجت بطریق قے دفع کرے اسواسطے
تندرست آدمی کو احتیاج ہوتی ہے کہ گاہ گاہ معدہ کو قے سے پاک کرے

باب دوسرا دوسرے جزو اور گفتار اول ور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے قے کی منفعت اور مضرت کے بیان میں

بقراط کہتا ہے کہ میں قے کو پسند کرتا ہوں اور بہتر سمجھتا ہوں نہ واسطے استفراغ کے لیکن
اسواسطے کہ بیش گردہ اور سبب درد کے انکو فائدہ بخشتی ہے وہ درد جو نیچے کے جسم میں عارض ہوں بالجملہ استفراغ
قے کا استفراغ قوی ہے خاصتہً خلطوں بلغمی سے خصوصاً نیچے کے جسم میں گردہ سے قدم تک اور بعض مسہل کی کوئی
استفراغ قوی زیادہ اور نافع تر قے سے نہیں ہے اور قے کی منفعتوں سے یہ ہے کہ معدہ کو پاک کرتی ہے اور گرانی سر کو
دور کرتی ہے اور آنکھوں کو روشنی بخشتی ہے اور بعد قے کے طعام بہتر ہضم ہوتا ہے اور بھونک کھانے کی بڑھاتی ہے
اور بھونک بری بری چیزوں کی مانند بھونک مٹی کے اور تیزا ور شور اور ترش چیزوں کے رفع کرتی ہے اور درد موں
اور تشنج کو نافع ہے اور مرگی کو کہ معدہ سے اوٹھتی ہے اور یرقان کو مفید ہے اور رعشہ اور فالج اور تنگی سانس اور
نقرس اور مالیخولیا کو سودمند ہے اور جذام کے لیے ایک علاج قوی ہے اور سب پرانی بیماریوں کو مفید ہے خاصتہ
اگر باندازہ کیجائے اور آدمی کو فربہ کرتی ہے ابن ماسویہ کہتا ہے کہ جس آدمی کو کہ مسہل پینے سے متلی پیدا ہوے
اور گرمی جسم میں پھیل جاتی ہو تو اوسکو لازم ہے کہ دوا کھانے سے پہلے تین دن برابر قے کرے یہ رنج دفع ہو جائیگا
اور لیکن مضرتیں قے کی یہ ہیں کہ اگر افراط کریں معدہ کو ضعیف کردیگی اور خلطوں کو معدہ کیطرف رجوع کریگی
اور سینہ اور آلتہای دوفرن کو اور آنکھوں اور دانتوں کو اور درد سر کو جو بشرکت معدہ اور اور اعضا کے ہے
اور جگر کو ضرر پھونچاتی ہے اور اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ قوت قے سے کوئی رگ سینہ میں شگافتہ ہوتی ہے اور
اکثر آدمی ایسے ہیں کہ طعام بکثرت کھاتے ہیں اور پھر قے کرتے ہیں اور اس عادت سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں

باب تیسرا دوسرے جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے اس امر میں ہے کہ قے کس کے لیے چاہیے اور کس کے لیے نچاہیے

معلوم کریں کہ جس
آدمی کا کہ دماغ ضعیف ہو یا سینہ میں کوئی ورم ہو اوسکو قے کرنی بہتر نہوگی اسلیے کہ اوسکو خوف رہنا چاہیے
اس بات سے کہ سینہ میں کوئی رگ ٹوٹ جاوے یا مواد رخ طرف دماغ یا سینہ کے لاوے اور جس شخص کا کہ

سینہ تنگ اور گوشت سے برہنہ ہوا اور حنجرہ باہر آگیا ہوا اور گردن باریک اور دراز ہوا وسکو بھی قے نکرنی چاہیے
کیونکہ قے ایسے شخص کو نہایت دشوار ہوگی اور خطرہ اس بات کا ہوگا کہ بیماری سل کی عارض ہوا ور سینہ مین ورم
پیدا ہوا اور نہایت فربہ آدمی کو مسہل بہ نسبت قے کے زیادہ موافق ہوتا ہے اور لاغر آدمی کو قے موافق زیادہ ہوتی
ہے بہ نسبت مسہل کے اسلیے کہ خلط صفرا اوسکی بدن مین غلبہ رکھتی ہے اور محمد بن زکریا کہتا ہے کہ شخص لاغر کو احتیاج قے
نہین ہے لیکن اوسکے واسطے اولی اور مناسب یہ ہے کہ غذائین تر کھلا دین تاکہ اوسکے معدہ مین رطوبت نیک
پیدا ہووے اور بدن اوسکا اوس سے بہرہ حاصل کرے اور جب کسی کا کہ معدہ ضعیف ہوا وسکو مسہل قے سے بہتر
ہوگا اور حاملہ عورتین بھی قے ہرگز نکرین اسلیے کہ خلطین بد اونکے بدن سے قے کی وسیلہ سے پاک نہین ہوتی ہین
اور قوت قے سے ایک نوع کا اضطراب اونکے بدن مین ظاہر ہوتا ہے اور جس کسیکو قے کرنے کی بہت عادت ہو گئی
اور متلی رنج دیتی ہووے اوسکو بھی قے سے روکنا چاہیے اور جس کسیکو کہ قے کرنے کی عادت نہو یا دشوار ہوا وسکو
قے کرنا باعث خطر ہے اور جس آدمی کا کہ سینہ چوڑا ہوا اور شکم کے عضلے قوی ہون اوسکو قے نافع ہوتی ہے اور آسانی
آتی ہے خاصة اگر گردن دراز نہووے اور بیماریون تیز اور بیماریون سینہ مین بھی قے نکرنی چاہیے باب چوتھا
دوسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ تیسری کتاب قے کرنے کی تدبیر مین ہے
تدبیر صواب یہ ہے کہ پہلے کوئی ایسی حرکت کیجائے جس سے بدن گرم ہو جاوے اور خلطین رقیق ہو جائین اور گداز ہو کر
خلطون کی کھل جائین اور اگر خلط نہایت غلیظ ہو تو اول حمام کرنا لازم ہے اسلیے کہ حمام خلطون کو پگھلاتا
اور اگر خلط رقیق ہو تو اوسکا کرنا چاہیے ساتھ غذاون غلیظ اور لزج کے اسلیے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سبب
دشواری قے کا رقیقی خلط ہوتی ہے اور لیکن وہ طعام جو واسطے قے کرنے کے تناول کرین بکثرت نوش
کرنا چاہیے تاکہ معدہ پر ہو جاوے اور طرح طرح کا کھانا کھانا چاہیے تاکہ معدہ اون غذاون گوناگون کو پھیر دیوے
کیونکہ گوناگون طعام کو معدہ بدشواری پسند کرتا ہے اور جسوقت کھانا کھا وین تو لازم ہے کہ اندر
درنگ کرین تاکہ فضول اور خلطین طعام مین شامل ہو جاوین اور اوسکے ساتھ باہر نکلین اور جو آدمی کہ
واسطے قے کے شراب نوش کرے اوسکو لازم ہے کہ بخوبی پیئے تاکہ بآسانی قے ہو جاوے یہ کلام متقدمین
ہے اور طریق تجربہ سے اکثر لوگون کو اس طور پر پایا ہے کہ جسوقت اس نیت سے اونھون نے شراب پی ہے
تو حس اونکے معدہ کی کند ہوگئی ہے کہ جو چیز بعد اوسکی کھائی گئی ہے آگاہی اوسکو حاصل نہین ہوتی ہے اور قے
سے باز رہا ہے اور تیراندازون کو اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ درمیان شراب نوشی کے کہ ہنوز مزہ شراب کا
ایسا ہی پایا ہے اور نقل سے دہن کو خوش کیا ہے اگر ارادہ کیا ہے کہ قے کرے اوسوقت اوسکو قے بآسانی
ہوئی ہے اور جس آدمی کو کہ قے بدشواری آتی ہو یا عادت نہو تو لازم ہے کہ اوس سے پہلے غذائین چرب

اور شیرین تناول کرے اور کوئی ریاضت عمل مین نہ لائے اور قی کرنے کو دن غذا مین نیک کھانی چاہئین تاکہ اگر معدہ یاری ندیوے اور قے نہ کیجاوے غذا کہ معدہ مین رہے غذای نیک جسم کو دیوے اور جس کسیکو قے کرنی دشوار ہوتی ہے اوسکو چاہیے کہ قے سے چند روز پہلے ہر صبح کو ایک اوقیہ یعنے دو تولہ دس ماشہ روغن تازہ ایک اوقیہ شراب مین گھولکے تناول کرے اور حمام مین جاوے اور اعضا کو ساتھہ روغن بنفشہ یا روغن گل یا روغن بادام چرب کرین بہتر ہوگا اور لاغر آدمی جس ساعت کہ قی کرنا چاہے حمام مین جاوے اور نیمگرم پانی سے جو مائل بگرمی ہو غسل کرے کہ رگین نرم ہو جائین اور خلطین پگھلین اور نرم ہو جائین اور بعد حمام کے اونیس تولہ شراب صرف تناول کرے کہ خلطین نرم ہووین اور شوربا چرب اور چند طعام گوناگون کھاوے کہ سب چرب اور نرم ہووین اور کچھہ ترشی نکھاوے اور شراب بھی دو تین طرح کی چاہیے اور آخر مین شراب کی چند قدح پیوستہ تر اور گران تر نوش کرے اور شراب قوی بھی چاہیے تاکہ مراد حاصل ہووے اور جسبدن سرد ہوا ہووے قے حمام کے اندر کرنی لازم ہے تاکہ سب آفتونسی بیخوف رہے اور جسوقت قے سے فارغ ہووین شراب سیب سے پیاس بجہانی چاہیے اور سکنجبین اور جلاب کیطرف مشغول ہونا چاہیے اور اگر کسی شخص کو قے جلد آجاتی ہو یا متلی ہوتی ہو تو اوسکو لازم ہے کہ بوی خوش سونگھے اور ہاتھہ پاؤن اوسکے ملنی چاہئین اور سیب اور بہ اوسکو چوسنا لازم ہے تاکہ دوا اوسکی معدہ مین اتنی دیر تک رہے کہ خلط کو حرکت دیوے اور قے کی وسیلہ سے خارج کرے باب پانچوان دوسری جزو اور گفتار اول اور حصہ دوم سے تیسری کتاب کے اس امر مین ہے کہ قی کب اور کتنی مدت مین اور کیونکر کرنی چاہیے معلوم کرین کہ فصل تابستان بہترین فصول ہے واسطے قی کے اور جس آدمی کو کہ قے بدشواری آتی ہو یا بیخوف نہووے کہ اوس سے کوئی آفت ظاہر ہو تو اوسکو سوا فصل تابستان کے قی کرنی نچاہیے کیونکہ اس فصل مین خلطین گداختہ ہوتی ہین اور حرکت اوپر کی جانب کرتی ہین اسلیے کہ قی فصل تابستان مین بآسانی ہو سکتی ہے اور بعد فصد کے تین دن تک قی نکرنی چاہیے خاصتہ اگر فم معدہ ضعیف ہو اور مرطوب کے لیے سب وقتون مین بہتر وہ وقت ہے کہ ریاضت سے آسودہ ہوا ہو تاکہ وہ خلطین جو حرکت ریاضت سے گداختہ ہوتی ہون طعام اور شراب ساتھہ اون خلطون کی رحمت نکرے اور خوف اس بات کا نہووے کہ بسیاری خلط سے گذرگاہین بند ہو جائین گی اور خناق پیدا ہوگا اور وہ قے کہ بے طعام اور شراب نہو سکے تو اوسکے ماہی شور اور مولی اور پانی نیمگرم کہ سویا اور لوبیا اور راتی ناگوفتہ اور قدرے نمک اوسمین پکایا ہو شہد کی سکنجبین مین ملاکر استعمال فرمائین اور قے کرنا قوی دواؤن سے بجز فصل بہار اور اول خزان کے لازم نہین ہے اور گرم مزاج والے کو سب وقتون مین بہتر وہ وقت ہے کہ آسودہ ہون اور حمام مین

نیمگرم پانی سے غسل کیا ہووے اور روغن بھی ملا ہو اور کشکاب روغن بادام کے ساتھہ کھایا ہو اور اوس سے تین چار
ساعت کے بعد اوسکے ماہی تازہ کھائین اور قے کرنے کی حالت مین شربت کشکاب نوش کرین سکنجبین
اور آب گرم ملاکر اور مدت قے کرنے کی حسب قول بقراط یہ ہے کہ ایک مہینہ مین ایکدفعہ قے کرنی چاہیے دو روز
بعد ایک دوسرے کے تاکہ وہ خلط جو روز اول اپنے مقام سے متحرک ہوئی ہو اور خارج نہوئی ہو دوسرے دن بخوبی
نکلجاے اور نیز وہ کہتا ہے کہ جو کوئی اس ترتیب کو نگاہ رکھے مین ضامن اوسکی تندرستی کا ہون اور ایک گروہ نے
بیان کیا ہے کہ مہینہ مین دو مرتبہ قے کرنی لازم ہے اور دونون دفعہ دو روز بعد ایک دوسرے کے اور وہ قاعدہ
کہ قے کیونکر کرنی چاہیے معلوم کرین کہ جو آدمی کہ ارادہ قے کا واسطے پاکی معدہ کے کرے تو اوسکو کوئی دوا سے قے کی
دواؤن سے نہ کھانی چاہیے اور قے کی حالت مین بہت قوت نکرنی چاہیے اسلیے کہ پہنچے سے قے کے دواؤن کے
اور قوت کرنے سے حالت قے مین خلطین تمام جسم کی معدہ کیطرف رجوع کرتی ہین اسلیے اوسکو سکنجبین پیے اور کچھہ
غذا نہ چاہیے اور وہ غذا جو خلط غلیظ کو لطیف کرے مانند ماہی شور اور مولی اور انار کے یا کوئی اور چیز کہ ہے ایسا ہی
اور اگر احتیاج قوی ہووے تو قدرے پانی سودہ کا ہمراہ سکنجبین شہد کے تناول کرین تاکہ قے آسانی آجاے اور
اگر واسطے اور کسی بیماری کے قے کرنی منظور ہے تو اور سب شرطین بجالانا چاہیے جو اوپر مذکور ہوچکی ہین اور جسب
ساعت کہ قے کرنی منظور ہو تو لازم ہے کہ دونون آنکھون پر فادہ یعنی گدی رکھکر عصابہ یعنی پٹی سے باندہین اور
جو عوض گدی کے دو تھیلیان سیوین اور ریت اونمین بھرکر اور آنکھون پر چڑہاکر باندہین نہایت بہتر اور مناسب
ہو اور جسوقت کہ قے سے فارغ ہولیوین آنکھین کھولین اور جسوقت فراغت پائین تو آنکھین اور منہ
سرد پانی سے دہووین اور سکنجبین یا ماء العسل سے کلیان کرین اور دہن کو خوب پاک کرین اور قے کرنے کی
حالت مین سر کو تھامین اور جو کھڑے ہوکر قے کرنا منظور ہو تو اور بھی بہتر ہے کہ خلطین آسانی خارج ہووین
اور کسی چیز پر دونون پہلوؤن مین سے کسی پر تکیہ نہ لگاوین اور جسوقت دہن کو پاک کرچکین تو قدرے گلقند
یا اطریفل کو چاٹین یا قدرے مصطگی سودہ کو پانی کے ساتھہ کھائین اور بعد قے کے طعام اور شراب نوش نکرین
اور جلد حمام مین جائین اور نہائین اور پھر جلد باہر آئین اور اگر کسی طور پر چارہ نہووے اور حاجت غذا کی
لابد سمجھین تو ایسا کھانا کھاوین جسکا جوہر نیک ہووے اور جلد ہضم ہوجاے اور مزا اوسکا بہتر ہو مگر کم
کھانا چاہیے

باب چھٹا دوسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے قے کے نقصان اور فائدون کی نشانیون مین سے

نشانیان قے کی سودمندی کی یہ ہین
کہ آدمی بعد اوسکے اپنے بدن مین سبکی پاویگا اور خواہش طعام کی بہت ہوگی اور نبض اور نفس اوسکا باعتدال
ہوگا اور سب قوتین اوسکی قوی ہونگی اور ابتدای قے مین متلی ہوگی اور فم معدہ اندر کے سوزش پائیگا

خاصیۃ اگر دوا قوی ہو مانند خربق وغیرہ کے اور پہلے دہن سے لعاب آنا شروع ہوگا پہر بلغم بہت آویگا پہر خلط
رقیق نکلیگی اور سوزش معدہ ہنوز باقی ہوگی اور پہر متلی اور گرمی کے کوئی اور رنج نہوگا اور اکثر اوقات طبع بہی
اجابت کریگی اور بعد تین چار ساعت کے وہ سوزش معدہ کی دور ہوجاویگی اور نشان زیادتی قے کا یہ ہے
کہ قے تمام نہوگی یا اوسی شئے اوسمین سے نکلیگی اور آنکھیں قے کرنے والی کی چڑہ جاوینگی اور سرخ ہوجاوینگی اور پسینہ
بہت جاری ہوگا اور آواز نہ نکلیگی اور ہچکی ظاہر ہوگی پس جسوقت یہ حالات ظاہر ہونگے تو آدمی بالضرور ہلاک ہوجاویگا
تدارک اوسکا جلدی سے کرنا چاہیے اور ساتھ پانی نیمگرم اور روغنوں کے جو قوت تریاقیت رکہتے ہین مثل روغن بادام کے
کوشش کرین تاکہ قے بخوبی ہوجاوے پس جسوقت قے ہوجاویگی تو خناق سے بخوف ہوجاویگا لیکن ہچکی اسلیے ظاہر
ہوتی ہے کہ خلطین بد معدہ مین جمع ہوجاتی ہین اور معدہ اسقدر طاقت نہین رکہتا ہے کہ اونکو دفع کرسکے اور سرخی
آنکھون کی اور چڑہ جانا آنکھ کا اور ہچکیان نشان اس بات کا ہے کہ کوئی خلط بد باگرم دماغ پر چڑہ گئی ہے اور
خوف اس امر کا ہے کہ ورم گرم دماغ مین پیدا ہوجاویگا اور تشنج با فواق اور بے فواق نشان لیسیدگی قے کا ہے اور
تری جسکی حاجت اعضا کو ہے خشک ہوگئی ہے اور اجابت طبع بعد قے کے نشان اس امر کا ہے کہ خلطین ناگوار نیچے
کیجانب کو رجوع کرتی ہین باعث سہل ہونے دوسری چیز دوا اور گفتار اول اور دوسرے حصے

تیسری کتاب کا اون حالات بد کے تدارک مین ہے جو بعد قے کے ظاہر ہوتے ہین

قے کی دوا اون سے خربق سفید نہایت قوی ہے اور جسوقت کہ قے بہت آوے اور سوزش معدہ اور پیاس شدت
ظاہر ہو تو تدارک اوسکا گرم پانی اور روغن زیتون یا روغن کنجد کے کرنا چاہیے اور ہر ساعت آب گرم اور
روغن پلانا چاہیے کہ قے بخوبی آجاوے اور سوزش کو تسکین حاصل ہو اور شاید طبع بہی اجابت کرے اور معدہ
اور ہاتہ اور پاؤن گرم کرنا چاہین کہ متلی کی ترقی ہووے اور قے تمام آجاوے اور اگر دیر مین
آوے اور علین معدہ کی اور پیاس کم ہووے تو فورا حمام مین جاوین اور پیٹ پر سرکہ چرب کرکے اور ایارج فیقرا مین تہوڑا
حلق کے اندر ڈالین تاکہ مقصود حاصل ہو اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ قے بخوبی آجاتی ہے بسبب اثر کامل دوا کے
لیکن بعد اوسکے پہلوؤن کے سر مین درد ظاہر ہوتا ہے تدارک اوسکا اسطرح چاہیے کہ پانی گرم اور روغن
باہم ملاوین اور پارچہ پشم ابریشم یا پنبہ یعنی روئی کو کہ اوسمین تر کرین اور اوس مقام درد پر رکہین اور اکثر
اوقات بعد قے کے سوزش عظیم پیدا ہوتی ہے اوسکی سبب شوربا چرب مرغ ... اور لازم ہے کہ اوس موضع
موم روغن سے کہ روغن بنفشہ اور روغن خیری سے بنایا ہو ملین اور اکثر بعد قے کے ہچکی آنی شروع ہوتی ہے
اوسکو قدرے گرم پانی پینے سے اور چہینک لانے سے دفع کرین اور اکثر اوقات بعد قے کے سے
بیماریاں ظاہر ہوتی ہین مانند کزاز اور تشنجات اور باطل ہونا آواز کے تدبیر اوسکی یہ ہے کہ ہاتہ پاؤن

پکا سہو باندہین اور شراب اور رُبّ الجمار دونون یا کسی ایک کو اونہین سے روغن بیتون مین پکائین اور
گرم معدہ کی اوپر رکھین اور شہد اور گرم پانی پینے کو دیوین اور صاحب سبات کے لیے اوس روغن ہین سے
نیم گرم کانون مین ٹپکانا سریع النفع ہے اور اگر اوقات قے مین خناق ظاہر ہوتا ہے تدبیر اوسکی یہہ ہے کہ دونون بازو
کسکر باندہین اور حقنہ بھی کرین اور ایسا اوقات قے کے بعد خون بھی آتا ہے اوسکی واسطے شیر تازہ دیوین کہ قوت
دوا کی پہیر دیوے اور جمیع عوارض مین شیر تازہ جیسے سودمند ہے اور جو قدری شراب بھی شیر مین شامل کرین تو
منفعت اوسکی کامل اور جلد ظاہر ہوگی اور جس حیلہ سے کہ ممکن ہوسکے کوشش کرنا چاہیے یا بعد قے کے سو رہنا چاہیے
اور معدہ پر ضمادات قابضہ لگاوین اور اگر با فراط خون آوے شیر تازہ اور شراب بدستور دیوین اور جس وقت
چاہین کہ نواحی سینہ اور معدہ کو باقی خون سے کہ اوس جگہ جمع ہوگیا ہو پاک کرین تو لازم ہے کہ قدری سکنجبین
سرد دیوین اور غرغرہ کے پیچ کوٹین اور پانی اوسکا ساتھ گل ارمنی کے دیوین خون کو روکیگا اور جاننا
چاہیے کہ جو کچھ قے مین برآمد ہوتا ہے بیشتر بلغم ہوا کرتا ہے اور صفرا بنسبت بلغم کے کمتر نکلتا ہے اور اوسکے بعد آتا ہے
اور سودا صفرا کے پیچھے آتا ہے اور کمتر نکلتا ہے اور ہر ایک شخص کی قے مین سودا نہین نکلتا ہے مگر اوس آدمی کی
قے مین آتا ہے کہ جو ہمیشہ شراب پیا کرتا ہے اور جگر گرم ہووے یا جسکی تلی بڑی ہووے یا وہ عورت کہ جسکا خون
حیض کا بند ہوگیا ہو اور جس وقت کسی آدمی کی قے مین کچھ ترشی برآمد ہو اور وہ اوس سے پہلے عادت نہ رکھتا ہو
اوس آدمی کو اوس دن غذا کم دینی چاہیے اور غذا سے پہلے گلاب گرم کرکے پلانا چاہیے اور اگر معلوم کرین کہ
معدہ سرد ہوگیا ہے قدری مصطگی گلقند مین ملاکر دیوین یا سینہ بالمونی اندے کے کھلائین اور جس آدمی کی
قے مین سودا بہت آتا ہووے تو اوسکی تدبیر یہہ ہے کہ سرکہ کو گرم کرین اور اسفنج مردہ یا روئی اوسمین ترکرکے
معدہ پر رکھین **باب آٹھوان دوسری جزو اوپر گفتار اول اور حصہ دوم سے تیسری کتاب**
کے قے کی دواؤن کے بیان مین ہے اور جلوگی اونکے فعل کی معلوم کرین کہ قوت قے کی
دواؤن کی خلطون کے کھینچنے مین اپنی طرف کو مانند قوت دواؤن مسہل کے ہے لیکن دونون مین فرق یہہ ہے
کہ اول تو راہ باہر نکلنے کی مخالف ایک دوسرے کے ہے چنانچہ معلوم ہے اور دوم یہہ کہ دوائین مسہل خلطونکو بدیر
حرکت مین لاتی ہین اور بہت دیر مین اپنی طرف کھینچتی ہین اور باہستگی فعل کرتی ہین اور قے کی دوائین
فی الفور قعر بدن اور اعضای بعیدہ سے خلطونکو کھینچ لاتی ہین اور قہر کرتی ہین اوپر خلطون کے اور اوپر اعضا کی قوتونکو
اور خلطونکو بقوت جنبش دیتی ہین اور اوکھاڑتی ہین اور بدن سے باہر بسرعت نکالتی ہین اسلیے کہ طبیب کو لازم ہے
کہ واسطے قے کے ایسی دوائین اختیار کرے کہ وہ ساتھ قوت دافعہ معدہ اور ساتھ قوت دافعہ اعضاے
بعیدہ کی مقابلہ کرسکین اور خلطونکو برخلاف دفع تمامی اعضا کے جگہ سے ہلاسکین اور دفع اعضا کی راہ سے

اونکو پھیر سکین اور جلد معدہ کیطرف لا سکین اور فوراً باہر نکال سکین اور چونکہ قوت دافعہ طبعی سب اعضا کی اطرافوں ہی کہ مواد کو نیچے کیطرف دفع کرتی ہے پس اس کام کے لیے چارہ نہوگا اس امر سے کہ ایسی دوا اختیار کرین کہ کھینچنا اوسکا مخالف دفع تمامی اعضا کی ہو اور جلد فعل کرے اور قوی تر ہو اور معلوم کرنا چاہیے کہ قے کی دواؤن کے بھی کئی درجہ ہین بعضی ایسی چیزین ہین کہ خلطون غلیظ اور لزج کو قعر بدن اور اعضای بعیدہ سے نکالتی ہین وہ خربق سفید ہے اور پھر چلبہنگ اور اوسکے بعد مرتبہ کندس کا ہے اور تخم شبرم اور مازریون اور جوز القی یعنے مین پھل اور رقعہ یمانی اور جو دوائین کہ بنسبت ادویہ مذکورہ کے مرتبہ مین کمتر ہین منجملہ اونکے نمک ہندی اور جوا کھار اور مولی کے بیج اور سودہ کے بیج اور مولی اور تخم کنگر زد کہ سکنجبین عسلی مین آلودہ کیا ہو وہی اور رائی ہی جو دوائین قے کی کہ اونسے بھی کمتر درجہ مین ہین وہ ایسی ہین کہ خلطونکو لطیف اور رقیق کرتی ہین اور با آہستگی نکالتی ہین اونمین سے کنگر زد ہے اور تخم بتھوا اور جو شاندہ بتھوا اور خربزہ اور تخم خربزہ اور جڑ خربزہ کی اور پانی لوبیا اور جڑ سوسن کی اور خبازی پکائین اور پانی اوسکا ساتھ سکنجبین کے تناول کرین اور فقاع گرم سودہ کے پانی یا شہد کے ساتھ دیوین خصوصاً بعد نکلنے کے حمام سے اور پیاز نرگس ساتھ مچھلی تازہ یا ہمراہ اور کسی طعام نوش فرمائین اور یہ دوائین جو گھٹ کر درجہ کی ہین یہ خلطونکو معدہ اور اعضای نزدیک سے باہر نکالتی ہین اور خلطونکو لطیف کر دیتی ہین اور بلغم کو بخوبی نکالتی ہین لیکن اور دوائین جو قوی زیادہ ہین اور خواص ہین جنکا سابق بیان ہو چکی ہین مضرت اونکی سے بچو جیسا چاہیے اور دیتے ہین اونکا احتیاط کامل رکھنی چاہیے

واللہ اعلم باب نوان جزو دوم اور پہلی گفتار اور حصہ دوم سے تیسری کتاب کی اس امر مین ہے کہ دوائین قے کی کیونکہ کام مین لائین قوی ترین دواؤن کی معاملہ قے مین خربق سفید ہے اور کھانا اوسکا موجب خطر ہے کیونکہ اگر بدن مین خلط بہت نہو وے اور وہ دوا کام اپنا بخوبی تمام کرے تو بلاشبہ تشنج خشک پیدا ہوگا اور جو بدن مین خلطین بہت ہون اوس صورت مین بھی خوف اس بات کا ہے کہ خناق ظاہر ہوگا اسوجہ سے کہ خلط بسیار ایکبار معدہ کیطرف رجوع کریگی مگر ایکبارگی باہر نہ نکل سکیگی لاعلاج خناق عارض ہوگا اسلیے بہتر یہ ہے کہ جب تک کوئی ضرورت قوی نہ دیکھین خربق کا استعمال ہرگز نکرین اور سوا اوس آدمی کے نہ دینی چاہیے جسکو قے بدشواری آتی ہو اور نہایت فربہ نہو جسکے بدن مین فضول بہت نہو وین اور حاجت اوسکی طرف قے کے ضروری ہو اور جب تک ممکن ہو سکے اور کسی دوا سے کام نکالین مگر خربق سفید کو حتی الامکان نہ دیوین اور معلوم کرنا چاہیے کہ سکنجبین اور کشکاب بلغم رقیق کو معدہ سے پاک کرتا ہے اور جو بلغم غلیظ ہو وے مولی کو پکائین اور سکنجبین عسلی مین ملا کر اور قدرے نمک پیسا ہوا یا بورہ یعنی جوا کھار اوسپر چھڑک کر ایک شب رکھین اور اوسکی صبح کو مولی اور سکنجبین نہار تناول کرین اور اوپر سے ماہی شور اور

اثار با اور بانچہ نوش فرمائین اور اگر سکنجبین سوودہ کے پانی مین گھولکر ایک گھنٹہ پہلے غذا سے دیوین بلغم غلیظ کو
پاک کردیگی اور اگر سکنجبین عسلی مین زوفا پکا کر دیوین تو اون رطوبتون کو بخوبی باہر نکالدیگی جو طبقات معدہ
مین داخل ہوگئین ہون اور پیاز نرگس دو عدد یا تین عدد ہمراہ طعام کے تناول کرین تو قے بخوبی لاتی ہے
اور ساڑہے دس ماشہ مولی کے بیج ہمراہ ماء العسل نیمگرم کے اگر نوش کرین تو قے باسانی آویگی اور کنکر دساتا
ماشہ بہی فعل رکھتی ہے اور مین پہل سات ماشہ اسی طرح عمل کرتی ہے اور بیج خیار کچلی ہوئی تین تولہ ہمراہ
پانی سوودہ یا ساتھہ سکنجبین کے بدستور قے لاتی ہے اور روغن تازہ نیمگرم پانی مین ملاکر دیوین تو قے بخوبی لائیگا
اور خربوزہ کی جڑ بہی بدستور قے لانیوالی ہے تو بیج پندرہ دانہ یا آٹھہ دانہ ہمراہ پانی سوودہ اور روغن تازہ کی نہایت
قوی ہے اور واسطے پاک کرنی تندرست آدمیون کے معدہ کی خربزہ اور ککڑی اور پیاز نرگس اور مولی کے بیج
اور سوودہ کی بیج اور مثل اوسکی کافی ہونگے اور پرانی بیماریونمین مثل فالج اور رعشہ اور مالیخولیا کے مین پہل اور
جہلنک اور خربق اور مانند اوسکی دینے سے قے بخوبی آتی ہے اور سوو منبہ اور ساڑہے دس ماشہ جوا کھار چھٹانک
کم سیر گرم پانی مین حل کر کے اگر پلائین نفع اوسکا قوی ہوگا اور جاشا اور پودینہ نہری اور مولی اور سوودہ پانی
جوش دیکر نوش کرین تو قے آویگی اور روغن سوسن نیمگرم پانی کے ساتھہ قوی الاثر ہے اور کدو کی بیج اور ککڑی
کی بیج اور بادرنج اور چقندر اور چلغوزہ اور شلجم اور میتھی اور کنجد اور انجیر اور شراب شیرین اور لوبیا اور کندش
اور جوز ماثل یعنی دہتورا اور کرم دانہ اور عرطنیثا یہ سب دوائین قے کی ہین **صفت دوای مرکب**
تخم سویا سات ماشہ کنکر دساڑہے دس ماشہ بورہ نان سات ماشہ کندش ساڑہے تین ماشہ سب کو
کوٹین مقدار خوراک ساڑہے دس ماشہ ہمراہ ساڑہے پانچ تولہ سکنجبین عسلی کے جو شاندہ مین سوودہ اور گیہون
اور لوبیا وغیرہ کے دیوین **صفت دیگر** نمک ہندی تربد زرد جوا کھار ہر ایک ساڑہے تین ماشہ رائی ڈیڑہ
دو ماشہ ساتھہ سکنجبین اور جو شاندہ سوودہ کے دیوین **صفت دیگر** تخم سویا دو ماشہ تخم کنکر دو نو ماشہ مین پہل ساڑہے چار ماشہ کوٹین اور
ساتھہ جوشاندہ سوودہ کے دیوین **صفت دیگر** کنکر دساتماشہ مین پہل حب الرشاد یعنی تخم ترہ تیزک اور مولی کے بیج ہر ایک ساڑہے
تین ماشہ ہمراہ ماء العسل نیمگرم دیوین **صفت دیگر** مولی کے بیج سوودہ کے بیج تخم سویا کنکر دمین پہل نمک نفطی بورہ نان کو
کوٹین اور شہد مین گوندہین قدر خوراک ڈیڑہ تولہ ساتھہ جوشاندہ سوودہ کے **صفت دیگر** تخم سویا ساڑہے دس ماشہ بورہ نان
پونے دو ماشہ شہد کی سکنجبین اور نیمگرم پانی کے ساتھہ دیوین اور تخم سویا کو فقط اور پوست ترپرہ خشک پانی مین پکا کر
دیوین اور خربزہ کی جڑ اور ککڑی کی جڑ پکائین اور چہانین اور شہد کے ساتھہ دیوین یا سکنجبین ملا کر پلائین اور پانی ابر
خیار کو فقط ہمراہ سکنجبین کے نیمگرم دیوین **صفت دیگر** تخم سویا تین تولہ کنکر دساڑہے سترہ ماشہ کندش
ساڑہے تین ماشہ بورہ نان سات ماشہ سب کو کنکر دتر کے پانی مین گوندہین اور قرص بنا تین اور

بعضی ایسی ہین کہ قے لاتی ہین اور بعضی ایسی ہین کہ باری دیتی ہین ذکر نے ہین او طبیعت و منفعت اور مضر
ہرایک کی تیسری گفتار مین حصہ اول سے اس کتاب کی مذکور ہوچکی ہے ساتھہ منفعت اور مضرت و دیگر طعام اور
شراب کے اور لیکن وارد ہے راستنی یہ ہین خربق سفید جیلاہنک کندش موبزج عرطنیثا تخم مازریون تخم شبرم روغن
سوسن جاسوس رفعہ یمانی کنگر زد مین چل اوسکو عربی مین جوز القی کہتے ہین وہتورا جسکو جوز ماثل کہتے ہین پیاز
نرگس بورہ یعنی جوا کھار لیکن خربق سفید جڑ شاخہاے باریک کی ہے مانند پوست چوب بوسیدہ کے
اور سبک ہے مشابہ پوست خطمی کے اور خربق سیاہ سے تلخ زیادہ ہے اور گھاس اوسکی مانند گھاس بارتنگ کے
ہے لیکن کوتاہ زیادہ اوس سے ہے اور رنگ اوسکی گھاس کا سرخ ہے دامن کوہ اور سخت زمین مین اوگتی ہے
سگ اور خوک کیواسطے زہر قاتل ہے اسوجہ سے قاتل الکلب اوسکو کہتے ہین اور اگر اوسکو پیلین اور سونگہین تو اوسکی چھینک
لاتی ہے جیلاہنک بیخ تربد زرد کا ہے اور تربد جسکو ہندی مین نسوت کہتے ہین پوست اوسکی جڑ کا ہے
اور جیلاہنک ہندی پہنر ہے مانند قوودری کے ہوتا ہے فعل اوسکا مانند فعل خربق کے ہے جاسوس نام اوسکا
قانون مین اسی طرح لکھا ہوا ہے اور طبیعت اور قوت مین مانند جیلاہنک کے ہے جوز ماثل کہ ہندی مین
اوسکو دہتورا کہتے ہین مانند جوز کے ہوتا ہے وہ بھی زہر ہے بیچ مین اوسکے تخم بھرے ہوتے ہوتے ہین اور کانٹے اوپر
اوسکے موٹے موٹے ہوتے ہین اور تخم اوسکا مانند تخم ترنج کے ہے بقدر ایک دانگ یعنی چار رتی دیڑہ چاول تخم مذکورا
مست کردیتے ہین اور سلاتے ہین اور ساڑھے تین ماشہ اگر دیوین تو اوسدن کھانیوالا اوسکا مرجائیگا اور دشمن
دل ہے اور استفراغ اوسکا مانند استفراغ مین چل یعنی جوز القی کے ہے اور استعمال دہتورہ کا خطرناک ہے اور
ترشی خاصتہً دہی ترش ہستی اوسکی کھودیتا ہے کندش ایک جڑ ہے پُر گرہ پوست اوسکا سیاہ ہوتا ہے
اور باطن اوسکا سفید اور فرغانہ مین ایک قسم کی کندش ہوتی ہے وہ نہایت بد ہے اور کندش رومی کو عطر ونیون
کہتے ہین گرم اور خشک ہے تیسری درجہ مین بلکہ چوتھی درجہ مین زخم ڈالتی ہے اور طلا اوسکا چھیپ اور برص یعنی
سفید داغ کو نافع ہے اور چھینک لاتی ہے اور بلغم غلیظ کو بدن سے نکالتی ہے کنکر زد گوندکنگر کا ہے اور ذکر اوسکا
آٹھوین باب مین تیسری گفتار اور حصہ اول سے اس کتاب کی مفصل بیان کیا گیا ہے موبزج گرم اور خشک ہے
تیسری درجہ مین اوسکو زبیب الجبل بھی کہتے ہین ثمر اوسکا غلافی ہوتا ہے مانند نخود کے اور اوسمین دو تین دانے
چھوٹے چھوٹے اور چوڑے اور کھر کھرے بعضی سفید اور بعضی سیاہ مائل بسرخی ہوتے ہین اور موبزج تیز ہے اور
سوزانندہ چھپیرہ کے لیے قاتل ہے خاصتہً اگر ہرتال بھی اوسکے ساتھہ شامل کرین اور اگر داء الثعلب پر طلا
کرین بال سب نکل آوینگے اور جو موبزج کو چباوین تو بہت دماغ کی لعاب دہن کی راہ سے دفع ہوگی اور جو
سرکہ مین پکاوین اور اوس سرکہ سے کلیان کرین دہن اور گوشت کو دانتونکی جڑون کے سود مند ہوگا اور

مثانہ مین زخم ڈالتاہی اور قدری مویزج سی ہمراہ شی مصلح مثل مرغ کے انڈون کی زردی اور کشکاب اور روغن بادام
کو دیناتی بخوبی لاتاہی اور مثانہ کوپاک کرتاہی عرطینثا ایک جڑ ہی سفید استفراغ قوی کرتی ہی اور بواوسکی
چھینک لاتی ہی پیاز نرگس جڑ نرگس کی ہے خلطونکو طرف اپنی کھینچتی ہے اور جو چیز کہ اندام کو زخمی کرے
اور اوسکے اندر رہ جاتی مانند خار اور تیر کے اوسکو باہر نکالتی ہے خاصتہ ساتھ شہد کا اور چھیپ اور چھائی
کو دور کرتی ہے خاصتہ کہ ہمراہ سرکہ کے طلا کرین اور داء الثعلب پر ملنا اوسکا بال جماتاہی اور ساتھ شہد اور کرسنہ
کے طلا اوسکا زخمونکو پکاتاہی اور پاک کردیتاہے اور ضماد اوسکا پھوڑون کے لیے سودمند ہی اور خوشبو نرگس کی
دردسر لاتی ہی خاصتہ گرم مزاج والیکو مگر مرطوب آدمی کے دردسر کو مفید ہے تخم باذریون اور تخم شبرم
مسہلہ دوا ؤنمین بیان کیے جائینگے روغن سوسن منفعت اور مضرت اوسکی روغنون کے باب مین پہلی
حصہ سی اس کتاب کے مذکور ہوچکی ہے جزو تیسرا پہلی گفتار اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کی
بدن کے پاک کرنی کی تدبیرمین ہی ساتھ دواؤن مسہل کے اور اس جزو کا اٹھارہ باب مین
باب پہلا تیسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کا اصول کلی
کی بیانمین ہی استعمال کرنے مین دواؤن مسہل کے مسہلہ دواؤن سی ہر ایک دوا اوسکی
نکالنی اور پاک کرنے ایک خلط کی مخصوص ہے لیکن سبب دوائین مسہل کی استفراغ رطوبت کا خلط مخصوص سی
زیادہ کرتی ہین کیا نہین دیکھتی ہین کہ جو کوئی دوا مسہل کی پیتاہی او سدن اوسکی اونگلی مین انگوٹھی ڈھیلی ہوجاتی
اور ڈھیلی ہونا انگوٹھی کا بجز اسوجہ کی نہین ہی کہ دوا مسہل کی استفراغ رطوبت کا زیادہ خلط مقصود سی کرتی ہے
اور اسی سبب سی دوا مسہل کی صاحب تپ دق کو ہلاک کردیتی ہے اور نیز لازم ہے کہ آدمی لاغر کو گرمی کی فصل
اور گرم شہرونمین دوا مسہل کی ہرگز ندین مگر بعد احتیاط کامل کے اور احتیاط یہ ہی کہ طبیب کو احوال دوا مین
اور احوال پر اوس شخص کے جسکو دوا دینی ضرور ہی اور احوال مین ہوا اور حال فصل سال اور احوال شہر مین
بخوبی غور کرنی چاہیی کیونکہ اکثر سال ایسا اتفاق ہوتاہے کہ کسی شخص کو اوس سال مین دوا مفید ہوتی ہی
اور سالہای دیگر مین وہی دوا نقصان دیتی ہے سبب اوسکا یہ ہی کہ مزاج اوس آدمی کا مثلاً گرم اور تر ہی
اور مزاج فصل سال کا بھی اوسی طور پر گرم اور تر اتفاقیہ ہووی اور اوس سال مین سقمونیا اور تربد یعنی نسوت
اور مثل اوسکے سے استفراغ کیا جاوی تو خلطین گرم اور تر بخوبی نکل جاینگی کیونکہ پانچوین باب مین اس گفتار
بیان کیا گیاہی کہ سقمونیا اگرچہ بالطبع گرم ہے لیکن اسوجہ سی کہ بدن کو صفرا سی پاک کرتی ہی اور حرارت کو
جسم سی زائل کرتی ہی اوسکو سرد کنندہ بعرض کہتی ہین پس جسوقت کہ سقمونیا حرارت صفرا کو اور تربد یعنی نسوت
مادہ رطوبت کو جسم سی کم کریگی تو سودمندی اوسکی اوس سال مین اوس شخص پر بخوبی ظاہر ہوگی اور جسوقت

ایسا اتفاق پڑے کہ اوسی آدمی کا مزاج دوسرے کسی سال مین گرم اور خشک ہوا اور وہ تری کہ اوس سال مین تہین
اوسکی غلبہ کتنی تھی کم ہوگئی ہو اور مزاج فصل سال کا بھی گرم اور خشک اتفاق پڑے تو استفراغ سقمونیا اور
تربد یعنی انسوت سے اوسی آدمی کو نہایت مضر ہوگا اور سبب اسکا کہ کوئی سال ایسا اتفاق پڑے کہ جو کوئی
دوا مسہل کی کہاوے ہلاک ہوجاوے یہ ہے کہ وبا ہوا مین ظاہر ہوتی ہے اور مزاج فصل سال کا گرم اور خشک
ہوتا ہے پس تندرست آدمیونکی قوت دل اور تری کو اس سال مین نگاہ رکھنا لازم ہے اور شربت خنک و مفرح
خنک کام مین لائین اور آسایش دیوین اور حمام اور پسینہ لانے اور تکلیف کی کامون سے دور رکھنا چاہیے اور اگر
کوئی آدمی کہ جسکے لیے یہ تدبیرین کرنا چاہیے برخلاف کرے اور دواے مسہل بلا تامل نوش کرے تو بلا شبہ وہ مسہل اسکی
جسم کی قوت کو تحلیل کر دیگا اور استفراغ اوسکا زیادہ تر ہوگا بلکہ خوف ہلاکت کا ہے اور طبیب کو لازم ہے کہ مسہل
کی دوا مین ہمیشہ خوشبودار چیزین جو فم معدہ کو تقویت بخشین اور مضرت دوا کی فم معدہ سے باز رکھین مانند گلاب کے
پہول اور مصطگی اور زیرہ اور پودینا اور سونٹھ اور بالچھڑ وغیرہ کے شامل کیا کرے اور ایک دن مین دو مسہل نہی دینا
چاہیےین ایسا ہے کہ اگر دو مسہل ایک روز مین دیے جاینگے تو تدارک اونکی افراط کا نہایت دشوار ہوگا اور اکثر اوقات
ایک دن مین دو مسہل دینا خلط بسیار کو حرکت مین لاتا ہے اور بسبب اوسکی گذرگاہین بند ہوجاتی ہین اور ورم اور
سُدّہ پیدا ہوتا ہے اور یہ مضرت نہایت بزرگ ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بسبب تقصیر دوا کا تنگی گذرگاہون اور رگونکی
ہوتی ہے کہ پیدایش ہی مین اسیطور پر مخلوق ہوتی ہون یا بسبب کسی مزاج یا بسبب کسی علت کی تنگ ہوگئی ہون
جس طرح فالج اور سکتہ مین جو رگین تنگ ہوجاتی ہین تو کام دوا کا با تقصیر اور دشواری ہوتا ہے تدبیر اوسکی
یہ ہے کہ اول خلطونکو رقیق کرین اور سدونکو کھولین اور راہ دوا کی اور راہ باہر نکلنے خلطون کی بزرگ کرین اور مزاج
کی بھی تبدیل کرین اور ماء الاصول اور روغن ارنڈی اور روغن بادام تلخ اس حال مین موافق ہوگا اور دواے
مسہل مین تخم کرفس یعنی اجمودہ اور نمک نفطی کام مین لائین اور جسوقت احتیاج پڑے کہ استفراغ کیا جاوے اور مزاج
کی بھی تبدیل کیجاوے اور کوئی ایسی چیز میسر ہووے کہ دونون کام اوس سے بخوبی عمل مین آئین اوسکو غنیمت تصور کرنا چاہیے
جیسے تپ صفراوی اور تپ محرقہ مین پانی آلو بخارا کا طبع کو بھی نرم کرتا ہے اور تسکین حرارت کی بھی کرتا ہے اور لازم ہے
کہ دواے مسہل کی دیر دیر مین کام مین لانا چاہیے اور وہ دوا جو مزاج کی تبدیل کرے اکثر عمل مین لانا چاہیے اور جسوقت
طبیب واسطے اوس خلط کی جو دماغ مین ہو گولیان بنانا چاہے تو بہتر یہ ہے کہ بڑی بڑی گولیان بناوے کہ معدہ
مین دیر تک رہے اور قوت اوسکی دماغ تک پہونچے اور دماغ اور معدہ کو پاک کرے اور اگر خلط اطراف مین ہو
اور رینہ کشادہ ہین تو اوسکے لیے چھوٹی چھوٹی گولیان تیار کرے تاکہ جلد نفوذ کرے اور قوت دوا کی اطراف تک
پہونچے اور جسوقت کہ خلطین پختہ ہوئی ہون تو مضرت دواے مسہل کی بیشتر ہوگی اگرچہ استفراغ کرے گی بیفایدہ

ہوگا دودوسری وجہ یہ ہے کہ تمام خلطیں حرکت میں آئینگی اور تمام بدن میں پراگندہ ہونگی اور اخلاط دیگر بھی تمام خلطونکے ساتھ شامل ہوجائینگی اور استحالہ قبول کرینگی اس سبب سے خلطیں بد اور مزاج بد جسم بیمار پر مستولی ہوگا دوسری وجہ یہ کہ دوا مسہل کی جس چیز کو کہ لطیف پاتی ہے خلط سے اوسکو باستفراغ باہر نکالتی ہے اور جس چیز کو کہ غلیظ پاتی ہے چھوڑ دیتی ہے اور بیماری دشوار ہوجاتی ہے اور معلوم کریں کہ اکثر بیماریوں اور استفراغات میں عنایت طبیب کی طرف دماغ کے زیادہ ہونی چاہیے اور تنقیہ اوسکا اکثر ملحوظ رکھنا چاہیے خاصةً پرانی بیماریوں میں باب دوسرا

تیسری جزو سے اور گفتار اول سے دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے اس امر میں ہے کہ دوا مسہل کی کس شخص کے لیے تجویز کرنی چاہیے اور کسکو نہ تجویز کرنی چاہیے

وہ اسباب جو مسہل سے باز رکھتے ہیں تیرہ ہیں ایک ضعف قوت دوسرے امتلای خون تیسرے کودکی چوتھے پیری پانچویں گرمای سخت گرم چھٹے سرمای سخت سرد ساتویں ضعیفی دل آٹھویں ضعیفی معدہ نویں کم گوشتی عضلہای شکم دسویں لاغری بہت گیارہویں تندرستی اور پاکی بدن بارہویں ضعیفی آنتوں کی تیرہویں الثغ آدمی کو بھی دوا مسہل کی نہ دینی چاہیے اور الثغ عربی میں اوس آدمی کو کہتے ہیں کہ حرف سین اور لام کہہ نسکے اور جگہہ سین کے ثا کہے پس معلوم کریں کہ اگر باوجود ضعف قوت کے مسہل نوش کریں تو اوسکی ضعف ترقی کریگا اور امتلای خون میں مسہل بیفائدہ ہے اور کودک کو کسی حالت میں مسہل نچاہیے اسلیے کہ زمانہ اوسکا بالیدگی اور بڑھنے کا ہے نہ ہنگام مواد باہر نکالنے کا لیکن ایسی ہی کوئی اگر ضرورت قوی ہو تو آب میوہ جات سے صفائی جسم کودک کی ملحوظ رکھیں اور پیری میں بھی مسہل نہ دیویں کیونکہ مسہل قوت پیری کو ضعیف کرتا ہے اور تری کے مواد کو کم اور حرارت کو تحلیل کرتا ہے پس پیری میں تری اصلی اور نیز قوت اور حرارت کو اوسکے بدن میں نگاہ رکھنا چاہیے اور مسہل سے بچانا چاہیے اور بغیر ضرورت سخت کے ہرگز نہ دینا چاہیے اور اوسمیں احتیاط تمام کرنی چاہیے اور گرمای سخت گرم میں مسہل ضعف لاتا ہے اور افراط کرتا ہے اور سرمای سخت سرد میں خلطیں جمی ہوتیں اور ٹھٹھری ہوتی ہیں دوائیں مسہلہ اوسمیں بدشواری اجابت کرتی ہیں اور مسہل حالت ضعیفی دل میں غشی عارض کرتا ہے اور ضعیفی معدہ میں دوا دینا دشوار ہوتا ہے اس سبب سے کہ معدہ دوا کو قبول نہیں کرتا ہے لامحالہ ضعف غالب ہوتا ہے اور بسا اوقات نوبت بغشی پہونچتی ہے اور کم گوشتی عضلہای شکم کہ نشان لاغری بہت اور ضعیفی احشا کا ہے استفراغ سے باز رکھتی ہے اسوجہ سے کہ استفراغ اوسمیں خشکی بڑھاتا ہے اور خوف اس بات کا ہے کہ تپ دق ہو جاوے اور طبیعت آدمی نہایت لاغر کی ضعیف ہوتی ہے اوسکو بھی مسہل نہ دیں اور اوس تندرست آدمی کو جسکو حاجت تنقیہ کی مطلق نہو استفراغ مناسب نہیں ہے اسلیے جبکہ دوا خلطوں ناکار کو نپائیگی تو خلطوں نیک کو جو بدن کا آدمیں اوکھاڑیگی اور باہر نکالیگی اور بالضرور نقصان اوسکی نزرگ ہوگی اور جس کسی کی آنتیں ضعیف ہوں اوسکو بھی مسہل نہ دیوں اسلیے کہ آنتیں ضعیف دوای مسہل سے قوت دستونکی حاصل کرتی ہیں اور ہمیشہ اوسی ہیئت پر

رہتی ہین کہ پھر تدارک اونکا نہایت دشوار ہوتا ہی اور الثغ کو بھی مسہل سے بچانا چاہیے کیونکہ الثغ کی زبان کو نکالنے مین
بعضے حرفون کے نگاہ رکھنی چاہیے کہ دانتون کیطرف نہ پہونچے خاصکر بولنے مین حرف سین کے اور بعضے حرفون مین زبان کو
اوپر تالو کے اور اوپر دانتون کے اعتماد کرنا چاہیے تاکہ حرف درست نکلے اور جسوقت کہ زبان اور پٹھے اوسکے ضعیف
ہووین تو آدمی اوسکو جیسا کہ چاہیے نگاہ نہین رکھ سکتا ہی اور نہ اعتماد جیسا کہ چاہیے کر سکتا ہی اور سبب ضعیفی زبان
الثغ کا رطوبت زبان اور رطوبت اوسکے پٹھون کی ہے اور حال اوسکی زبان کا نکالنے مین حرفون کے مانند احوال
بچون کے ہے حالت رفتار مین پس جس طرح سے کہ طفل بسبب نرمی پٹھون اور تری اور نازکی کے پاؤن مین پر ٹھہرا
نہین سکتا اور سیدہا نہین چل سکتا ہی اسی طرح الثغ بھی بسبب تری زبان اور نرمی پٹھون کے زبان کو نگاہ
نہین رکھ سکتا اور اعتماد جیسا کہ چاہیے نہین کر سکتا اور نرمی پٹھون کی دماغ کی تری سے ہوتی ہے پس جسوقت
کہ دماغ تر ہووے تو ہمیشہ فضول دماغ سے طرف معدہ کے اوترین گے اور گرنا ان فضول کا معدہ پر سبب اسہال مزمن کا
ہوگا یعنی ہمیشہ آمادہ طرف اسہال مزمن کے ہوگا اوس صورت مین اگر مسہل اوس آدمی کو دیا جائیگا تو لامحالہ اقرار
دستونکا اوسپر ہمیشہ رہیگا کہ پھر تدارک کبھی نہو سکیگا اور معلوم کرین کہ جسوقت تندرست آدمی کے معدہ مین پیچیدگی
ناف اور درد پشت اور کمرگاہ اور درد زانو ظاہر ہووے تو یقین کر لینا چاہیے کہ اوس آدمی کو مسہل کی نہایت
حاجت ہی اور خلطین اوسکے جسم کی نیچے کیطرف میلان رکھتی ہین باب بیستم تیسرے جزو اور گفتار اول
اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کا اس امر مین ہی کہ قوی دوائین مسہل کی کسکو دینی
چاہئین اور کسکو نہ دینی چاہئین تین طرح کے گروہ کو قوی دوائین نہ دینی چاہئین ایک گرم شہر کے
رہنے والون کو گرم شہر مین سلیے کہ فضول اونکے جسم مین تحلیل ہو جاتا ہے لہذا اونکو استفراغ قوی کی حاجت
نہین ہی دوسرے خشک مزاج والونکو قوی دوا کی احتیاج نہین ہی پس اونکو بھی نرم اور لطیف دوائین مثل املتاس اور
شیر خشت اور آب لبلاب انسبت قوی کے اونکو درست بہتر اور مناسب ہی اور دوائین آفت جاری کرتی ہین اور حکما نے ذکر کیا ہے کہ
یہ قاعدہ ہمنے تجربہ کر کے درست پایا کہ قولنج خشک استطلاق سے کھل گیا تیسرے اوس آدمی کو قوی مسہل کی نہ دین جسکو دوا کھانیکی عادت
نہووے اور تین گروہ آدمیون کے ایسے ہین کہ اونکو قوی دوا کی جانب نہایت احتیاج ہوتی ہی ایک اون
آدمیون کو حاجت ہوتی ہے جو سرد شہر مین سکونت رکھتے ہین اسلیے کہ قوت سرما کی دواؤن کی قوت کو
ضعیف کر دیتی ہی اور فعل سے اونکو باز رکھتی دوسرے وہ آدمی ہین جو اکثر پانیون سے نوش کرتے ہین اسوجہ سے
کہ آبہای استادہ سے احشا اونکے ضعیف ہو جاتے ہین اور خلطین بد اونکے بدن مین بہت پیدا ہوتی ہین تیسرے
صاحب طحال کو قوی دوائین مسہل کی دینی چاہئین باب بیست چوتھا تیسرے جزو اور پہلی گفتار
اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کا اون تدبیر مین ہے جو پہلے دوا کے اور بعد دوا کے

عمل ہین لاوین جاننا چاہیے کہ دوا کہانی سے پہلے پرہیز کامل کرنا چاہیے اور طعام اور شراب کہ جنسے کیموس بد پیدا
ہوتا ہے دور رہنا چاہیے اور جو چیز کہ معدہ اور جگر اور آنتونکو ضرر دیتی ہے اور اونکی قوتون کو ضعیف کرتی ہے نکہانی
چاہیے اور روزہ رکھنے اور رنج کھینچنے اور بیہونک اور جماع سے اور جو کچہ کہ قوت کو ضعیف کرے یا جسم کے احوال کو پہیر دیوے
اوس سے دور رہنا چاہیے اور ساتھہ اوس چیز کے اور برابر اوسکے دوا نکہانی چاہیے اور خلطونکو بدنین واسطے دوا کے
ساختہ اجابت کرنا چاہیے ساتھہ اون تدبیرون کے جو سددونکو کہولتی ہین اور خلطونکو پکاتی ہین اور طبع کو نرم
کرتی ہین اور معدہ کو ضعیف نہین کرتی ہین پس بقراط نے اسی سبب سے کہا ہے کہ جس کسی کا جسم دوا سے پاک
کرنا چاہین تو لازم ہے کہ اون خلطون کو جنکو بدن سے باہر کرنا منظور ہو ایسا کرین کہ جسم کی گذرگاہون اور
رگونمین باسانی گذر کرین اور جالینوس کہتا ہے کہ بقراط نے یہ اسواسطے کہا ہے کہ جسوقت طبیب ان تدبیرون سے
غافل رہیگا تو پیچش آنتون کی اور پیاس اور غشی اور متلی اور سر گہومنے کا مرض عارض ہوگا اور بعض ضعیف ہوجائینگے
اسلیے کہ جسوقت کہ طبع خشک ہوگی اور خلطین غلیظ ہونگی اور سُدے کہلے ہوے نہونگے تو طبیعت دوا سے کوشش کرنے
مین عاجز ہوگی اور اعراض اور حالات بد پیدا ہونگے اور نیز چاہیے کہ جس ساعت کہ آدمی دوای مسہل نوش کرے
طعام بالکلیہ ہضم ہوگیا ہو اور معدہ اور جگر اوس سے خالی ہو وے اور ہنوز گرسنگی ظاہر نہوئی ہو اور ثفل خشک بھی
آنتون سے باہر نکل آیا ہو تاکہ گذر خلطونکا کشادہ ہوگیا ہو اور اگر حاجت ہو وے ثفل خشک کو حقنہ نرم سے باہر کرین
اور جو ضعیف المعدہ اور گرم مزاج والے آدمی کو دوای مسہل کی حاجت ہو وے تو اوسکو ایک گہنٹہ پہلے دوا پینے
سے کشکاب یا آب انار ترش اور شیرین ہمراہ قدرے شکر کے یا مربہ لطیف کہلانی چاہیے پہر دوا دینی لازم ہے اور جسوقت
کہ دوا مسہل کی نوش کی گئی معدہ اور قدمون کو گرم رکھنا چاہیے یہان تک کہ طبیعت آدمی کی نفرت دوا سے
ساکن ہوجاوے پہر کچہ حرکت بھی تہوڑی تہوڑی کرنی چاہیے تاکہ دوا بھی حرکت مین آوے اور کبہی قدرے قدرے گرم پانی
گہونٹ گہونٹ پینا چاہیے نہ اسقدر کہ قوت دوا کی توڑ دیوے اور دوا کو اور دوا کو باہر نکالدیوے اور گولیون مسہلہ کے
اوپر گرم پانی پینا روا ہے اسلیے کہ پانی گرم گولیون کو اوتار دیتا ہے اور عمل اونکا ظاہر کردیتا ہے خاصۃً اگر قصور عمل
مین واقع ہوا ہو اور بعد تمامی عمل کے بھی گرم پانی پینا چاہیے تاکہ معدہ اور آنتونکو باقی خلط اور دوا سے دہو دے
اور جوشاندہ مسہل کے بعد گرم پانی نہ پینا چاہیے اسلیے کہ جوشاندہ کو رقیق کردیتا ہے اور قوت کو اوسکی توڑتا ہے
اور جلد رگونمین پہونچا دیتا ہے اس سبب سے دوا کام اپنا نہین کرتی پانی اور نوش کرتی ہے مسہلہ دوا کے اوسوقت
حرکت نکرنی چاہیے بلکہ ساکن رہنا چاہیے یہانتک کہ طبیعت آدمی کی دوا مین اپنا اثر کرے اور اوسکو گرم کرے
کیونکہ جبتک طبیعت انسان کی دوا مین اثر نکریگی اور اوسکو گرم نکریگی دوا کام اپنا ہرگز نکریگی اور بعد نوش کرنے نرم
اور ضعیف دواؤن کے مانند بنفشہ اور نیلوفر اور املتاس اور مثل اوسکے حرکت کمتر کرنی چاہیے اور بہت

آہستہ تاکہ قوت اونکی قائم رہے اور فعل بھی اپنا بخوبی کرسکین اور اگر دوا مسہل کی نہایت قوی نوش کیگئی ہو تو کثرت
انسان کی اوسکو قوت دیگی اور مواد کو وہ دوا بخوبی نکال سکیگی اور باوجود نوش کرنے دوای قوی کے اگر سکون
کیا جاوی تو استفراغ اوسکا کامل ہوگا اور سونا بھی نچاہیے کیونکہ خواب دوا کی قوت کو باطل کرتی ہے پھر وہ دوا
فعل اپنا نہین کرسکتی اور جبتک دوا استفراغ تمام نکرلیوی کوئی طعام اور شراب اوسپر نکھلانا چاہیے اور اگر
معدہ گرم ہووی اور خوف ہووے کہ خالی معدہ پر صفرا اکر یگا یا اگر پرہیز بہت کیا ہو اور روزہ بہت رکھے ہون اور تاخیر
طعام اور شراب سے مضرت متصور ہو تو قبل فعل کرنے سے دوا کے قدرے روٹی شراب انگوری مین بھگو کر کھلاتین تاکہ
قوت آدمی کی بھی قائم رہے اور قوت دوا کی بھی ٹوٹ نجاوے اور جسکو کہ مسہل کی دوا پلانا چاہین اوسکے طعام مین
نمک بہت نڈالنا چاہیے اور جس کسیکو کہ فصد اور مسہل دونون کی احتیاج ہووے اگر خلطین گرم ہوون تو پہلے
فصد کھولنی چاہیے بعد اوسکے مسہل دینا چاہیے اور اگر خلطین نہایت سرد ہوون اول مسہل دینا لازم ہے اور
جس کسیکو کہ طبیب دوا مسہل کی گرم دیگا اوسکی فصد اول کھولنی چاہیے اور باقی خون کو ساتھ شربتون اور غذاؤن
خنک کے باعتدال پھیر لانا چاہیے تاکہ دوا سے حرارت اور عفونت پیدا نکرے اس سبب سے کہ گرم دوائین خون کو گرم
کرتی ہین اور جب خون گرم ہو جاتا ہے تو اسباب ضعیف سے جوش کھاتا ہے اور مانند آگ کی افروختہ ہوتا ہے
اور اگر ذرا ایسا ہو کہ قوت مسہلہ دواؤن کی دست لانی مین زیادہ قوت گرم کرنے سے ہے اور گرم خلطونکو جلد
زیادہ اوس سے باہر نکالتی ہین کہ جتنا بدن کو گرم کرتی ہین اور خود ساتھ خلطون کے باہر آتی ہین تو جو آدمی
کہ دوا پینا مضرت گرم کرنے اوسکے سے سلامتی پاتا اور جانا حمام مین چند روز پہلے دوا سے خلطونکو لطیف کرتا ہے
اور لائق دستون کے کر دیتا ہے اور جس ساعت کہ دوای مسہل پینی منظور ہے اوس سے پہلے اگر حمام مین جاتین اور جلد
باہر نکل آتین تو نہایت مناسب ہوگا مگر باہر نکلنے کے بعد چند آن صبر کرنا لازم ہے کہ اثر حمام اور حرارت اور پسینہ
آنے کا زائل ہو جاوے پھر دوا نوش کرین اور بعد دوا مسہل کی پینے کے حمام نکرین جبتک کہ عمل اور فعل
دوا کا بخوبی نہولیوے مگر سردی کے موسم مین اگر خانہ اول مین حمام کے جاوین تو روا ہے اسلیے کہ حرارت خانہ
اول کی اسقدر نہین ہوتی ہے کہ خلطونکو ظاہر جسم کیطرف کھینچے یا بچلا ہوا دوا پینے والے کے مقام کی ایسی ہونی چاہیے
کہ سردی اوسکی اندر کے گرمی کیطرف میلان رکھے نہ اسقدر کہ پسینہ اور پیاس نہ پیدا کرے اور جسوقت کہ مسہل
پیا ہووے اور دوا نے بدن کو بخوبی پاک نکیا ہووے تو لازم ہے کہ تین دن یا چار دن حمام مین جاتین تاکہ وہ
فضول باقی جو نواحی پوست مین رہی ہوون بدن سے پاک ہو جاتین اور ہنگام عمل مسہل کے سورہنا مناسب
نہین ہے کیونکہ خواب دوا کو کام سے باز رکھتی ہے اور اگر کوئی شخص دوا مسہل کی نوش کرے اور اوسیوقت سو رہے
تو کچھ قباحت نہین ہے بلکہ دوا کا کام بہتر کرتی ہے لیکن بشرطیکہ دوا قوی ہووے کیونکہ اگر بعد دوا ضعیف کے خواب

کرین گے تو دوا ہضم ہوجائیگی اور کام نکریگی اور جسوقت کہ دوا حرکت مین آئے اور ریح قراقر کرے اور اجابت نکرے
سبب اوسکا ضعیفی معدہ کی ہے کہ خلط کو دفع نہین کرسکتی تو اوسصورت مین لازم ہی کہ معدہ کو ساتھہ چیزون
قابض مانند دوشاب انگوری اور شربت انار اور گلقند کے قوی کرنا چاہیے تاکہ قوت حاصل کرے اور خلط کو
باسانی دفع کردیوی اور معلوم کرنا چاہیے کہ پہلے دوای مسہل سے طبع کو نرم کرنا قرین صواب ہی مگر وہ آدمی کہ احشا
جسکے ضعیف ہون اور مستعد اس امر کا ہو کہ بعد دوا کے مدت تک دستون مین مبتلا رہیگا طبع اوسکی نرم کرنی چاہیے
کہ سبب افراط کا ہووی اور اگر واسطے اوسکی ساتھہ دواون مسہلہ کے کوئی شے قے کی دواون سے ملا دین تاکہ قوت دونو
دواون کی ساتھہ ایک دوسری کے کوشش کریگا اور افراط دستون کی پیدا نکرے تو جبلی مناسب ہوگا بالجملہ مسہل
سے تین دن پہلے قے کرنا بہتر ہے کہ پیاس اور متلی کو باز رکھی لیکن جسوقت مسہل فراغت پاتین تو لازم ہے کہ اپنے کو
تمام رنجون اور سب سببون سے جو ضعف پیدا کرتے ہین یا کسی حال کو حالات جسم سے متغیر کردیتے ہین اور جمیع
استفراغات سے نگاہ رکھنا چاہیے مثال اوس چیز کی کہ ضعف لاتی ہی اور نیز استفراغ کرتی ہے اور احوال بھی
متغیر کرتی ہی وہ جماع ہی بعد مسہل کے اوس سے پرہیز لازم ہی اور سب حرکتون سے کہ ضعف لاتی ہین اور پسینہ
پیدا کرتی ہین اور شراب کی کثرت سے اور سستی اور مثل اوسکے سے بچنا چاہیے اور غذائین لطیف اور سبک و جلد
ہضم ہونیوالی اور موافق مزاج کھانی چاہئین لیکن اس نوع کی بھی بہت نکھانی چاہیین اور جو کوئی غذا کہ
نہایت ترش یا نہایت کھاری یا بہت میٹھی یا سخت تیز یا بہت سرد ہو نکھانی چاہیے مثلاً جلاب کہ تہ
مین سرد کیا ہو یا وہ غذا کہ عادت اوسکی کھانے کی گرم ہووی سرد کرکے نکھانی چاہیے اور وہ غذائین کہ جنکی عادت
سرد کرکے کھانے کی ہو مانند فسرد اور بلام اور مقصوص کی وہ بھی نکھانی چاہئین اسلیے کہ احشا کوشش کرنے سے
دواون کے اور دفع کرنے سے خلط کے رنجور ہوجاتے ہین تو ایسی چیزون کے ساتھہ مقابلہ نہین کرسکتے اسلیے کہ
دوائین مسہل کی نیز اعتدال سے خارج اور نیز آدمی کی طبیعت سے دور ہین اور سوای ضرورت اور واسطے دفع اوس خلط کے
کہ مضرت اوسکی زیادہ مضرت دوا سے ہو نکھانی چاہیے پس بہتر یہ ہی کہ بعد مسہل کے بدن کو آسایش دینی چاہیے
اور غذائین نیک اور اندک کھانی چاہئین تاکہ فضول بد اور بسیار کسی جگہہ پھر نہ جمع ہووین اور جبکہ مسہل سے
بسلامت فارغ ہوئے ہون اگر مزاج مرطوب ہے تو تخم کتان یا حب الرشاد بقدر سات ماشہ ہمراہ جلاب
گرم کے تناول کرین اور اگر ساتھہ مرطوبی مزاج کے سردی غالب ہووی تو حب الرشاد کو روغن زیتون مین
چرب کرین پھر ہمراہ جلاب کے نوش کرین پس اگر دوا پینے والا گرم مزاج رکھتا ہو اور صفراوی ہو تو اسپغول جلاب
سرد مین دیوین اور اگر ہنوز بقیہ دوا کا احشا مین موجود ہو تو اسپغول کو جلاب گرم مین دیوین اور جو پیاس اور
حرارت غلبہ کرے اسپغول کو روغن گل یا روغن بنفشہ مین چرب کرین پھر ہمراہ جلاب کے نوش فرمائین اور اگر

مزاج معتدل ہو تو عوض اسپغول کے تخم شاہسفرم داخل کرین اور آدمی معتدل او خشک مزاج کو کشکاب بعد
دوای سخت کے نافع ہی اسلیے کہ کشکاب احشا کو باقی دوا سے دہوتا ہی اور دوا کی خشکی کا تدارک کرتا ہی اور اکثر ایسا
اتفاق ہوتا ہی کہ بعد مسہل سے فراغت پانے کے بو دوا کی معدہ مین رہ جاتی ہی پست جو معدہ شکر معدہ کو اوس سے پاک
کرتا ہی اور جو قوت دواسے کسی شخص کی آنتین خراشیدہ ہوگئین ہون اور سحج کی بیماری ظاہر ہو جاتی تو گل ارمنی
میٹھے انار کے پانی مین پیشکر نوش کرین اور اگر ہمراہ اسپغول بریان یا تخم شاہسفرم بریان کے تناول کرین
تو نہایت بہتر ہی اور شراب پینا بعد دوا کے پسندیدہ نہین ہی خوف اس امر کا ہی کہ کچھہ اضطراب اور تپ پیدا
ہوگی اور اکثر اوقات اندامون کے اندر بو دوا کی رہجاتی ہے اوسکے لیے حمام بہتر ہے پھر تخلخہ سیب کے پانی اور
امرود کے پانی سے پیو اور کافور لین اور ایکساعت صبر کرین پھر حمام سے باہر نکلین

باب پانچوان تیسری جزو اور گفتار اول اور دوسری حصہ تیسری کتاب کا اس امر مین ہے کہ دوائین مسہل کی کیونکر کھانی چاہئین

معلوم کرین کہ سردی کے موسم مین جوشاندہ گرم پینا چاہیے خاصۃً اگر مزاج دوا
پینے والے کا سرد ہووے اور گولیان بھی ہمراہ گلاب گرم یا آب گرم کے تناول کرین اور جو گولی کہ ہمراہ جوشاندہ کے
دیوین وہ جب چاہیے کہ جنس مطبوخ سے ہو مثلاً ساتھہ مطبوخ شاہترہ کے حب ایسی چاہیے کہ صفرا کو بدن سے خارج کرے
اور ساتھہ مطبوخ افتیمون کے حب یعنی گولی ایسی دینی چاہیے کہ سوداوی دست جاری کرے اور ساتھہ مطبوخ
سورنجان کے ایسی گولی کھاوین جو بلغمی دست لاوے

باب چھٹا تیسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسرے حصہ تیسری کتاب کا نگاہ رکھنے مین قوت آدمی دوا پینے والے کی

حالت مسہل مین قوت دوا پینے والے کی نگاہ رکھین اور معلوم کرین کہ وہ خلطین جنکا استفراغ
کرنا منظور ہی کم ہین یا بہت اگر خلطین بہت ہین اور قوت ضعیف تو ایسی حال مین کوئی دوا قوی کہ ان کو ایکبار گی
پاک کرے نہ دینا چاہیے لیکن استفراغ اوسکا سبک اور لطیف دواؤن سے بدفعات بسیار کرنا چاہیے اور درمیان
ہر ایک استفراغ کے دوسری استفراغ تک غذائین پسندیدہ اور لطیف دینی چاہئین کہ قوت کو بڑہا دین تاکہ بسبب
اس تدبیر کے خلط بد جو استفراغ اول مین کم ہوگئی ہو خلط نیک عوض اوسکی پیدا ہووے اور جسوقت کہ قوت قوی
ہو اور خلط بابہت ہو تو ساتھہ قوی دواؤن کے بدفعات بسیار استفراغ کرنا چاہیے اور اگر قوت ضعیف ہو اور
خلط کم ہو تو ساتھہ شربت یا کسی جوشاندہ لطیف کے استفراغ کرنا چاہیے یا کسی دوای سبک سے تنقیہ کرنا لازم ہے
کہ قوت برباد نہ ہووے

باب ساتوان تیسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے اس امر مین ہے کہ دوا مسہل کی کسوقت کھانی چاہیے

مسہل کی دوا پینے کا زمانہ موافق بہار ہی اور خزان لیکن فصل بہار موسم تابستان کیطرف میلان کرتی ہی اور موسم

تابستان کیطرف میلان کرتی ہی اور موسم تابستان خلطونکو پگھلاتا ہی اور طرف ظاہر بدن کی کھینچتا ہی اور ساتھ پسینہ کی تحلیل کرتا ہی اس سبب سی اکثر آدمیون کو فصل بہار مین نہایت سبک دوائین مسہل کی نوش کرنی چاہیی تاکہ مواد اندر کے کمتر ہووی اور باقی کو اعتماد اوپر تدبیرون صواب اور ریاضت اور مالش اور حمام اور ہوای تابستان کے کرنا چاہیی تاکہ تحلیل خرچ ہو اور فصل خزان کی موسم زمستان یعنی سردی کے موسم کیطرف میلان رکھتی ہے اسلیے خلطین سردی کے موسم مین اندرون جسم کے ٹھہرتی ہین اور ہوا زمستان کی مثل ہوای تابستانکی اوسکو تحلیل نہین کرسکتی ہے اور اکثر آدمی میوہ جات تابستانی اور خزانی بہت کھاتے ہین اور جسم مین اونکے کیموس بد ظاہر ہوتا ہی پھر جبکہ موسم سردی کا آتا ہی تو کیموس بد اندامون اور رگ کشادہ نہین ہجاتا ہی اور جمجاتا ہے پس اسیوجہ سی مسہل کے لیے سب سی قوی یعنی بہتر زمانہ خزان کا ہے تاکہ قبل از موسم زمستان کیموس بد بدن سی پاک ہو جاوے اور تابستان وہ زمانہ ہی کہ جسم انسان کا ساتھ گرمی ہوا اور تیزی دوای قوی کے مقابلہ نہین کرسکتا ہی اور اسیوجہ سے اکثر آدمیون کو موسم تابستانمین دوای قوی کھانی سے تپ پیدا ہوتی ہی اور دوسری یہ کہ موسم تابستانمین پسینہ بہت آتا ہی اور تحلیل بہت کرتا ہی اور دونون امر وسے ضعف پیدا ہوتا ہی اگر ساتھ دوا کے استفراغ کیا جایگا تو ضعف زیادہ ہوگا اور تیسری یہ کہ موسم تابستانمین ہوا خلطون کو ظاہر جسم کیطرف کھینچتی ہے مانند حمام کے اور دوا جو کھائی جاتی ہے کام اوسکا یہ ہے کہ خلطون کو اندر کیطرف کھینچتی ہے اپنی طرف کو تاکہ دستون کی راہ سے باہر نکالے اس سبب سی درمیان ہوا اور دوا کے منازعت درپیش ہوتی ہے اور اوس صورتمین استفراغ بدشواری اور بے منفعت ہوتا ہی اور جاننا چاہیی کہ جسوقت آخر فصل بہار مین ستارہ شعری طلوع کرے تو یقین کرلینا چاہیی کہ اب زمانہ دوای مسہل کے نوش کرنیکا گذر گیا اور اسی طرح جسوقت کہ آخر فصل خزانمین پہاڑون پر برف ظاہر ہو اور ہوا خنک ہو جاوی تو معلوم کرین کہ اب زمانہ مسہل کا منقضی ہوگیا اور اگر سوای فصول موافق کے ضرورت مسہل کی نہایت قوی ہووی تو اوسوقت دوا نوش کرین جسوقت کہ باد جنوب چلی اور ہوا بہتر ہو اور تابستانمین اوسوقت پیئین جبکہ باد شمال چلنی شروع ہو

باب آٹھوان تیسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصے تیسری کتاب کی امیر آدمیون کے مسہل کی تدبیرمین ہی اور اون آدمیون کی دوا کی تدبیرمین ہی جو مسہل بدشواری پیتی ہین

علاج امیرون اور اون آدمیون کا جو مسہل سی نفرت کرتے ہین غذا سی دوائی سی کرنا چاہیی اور نیز تدبیر اونکی ساتھ طلاؤن اور شیاف مسہل کے لازم ہے اور اگر ان تدبیرون سے کام نہ نکلے اور مسہل دینا قرار پاوے تو پہلے چاہیی کہ تھوڑی روغن عطر مین بھگو کر ناک مین رکھین اور اوسکے طرف بھی چبائین تاکہ حس دہن کی کند ہو جاوے اور مزہ دوای مسہل کا نہ معلوم ہووے اور بعد دوا نوش کرنے کے نعلی اور پودینہ اور اجوائن اور بہ اور گل خراسانی سونگھکر اور گلاب ٹپکا کر سونگھین اور اگر جی متلانا موقوف نہووے

تیغوتون بازو کسکر باندہتے اور قابض چیزین مانند بہی اور گل شور اند کے چوسین اور حیلہ ہای دیگر جو مسہل دینے مین کام
آتی ہین ایک یہہ ہی کہ شہد کا قوام کرین یا شکر کا قوام دیوین اور دوائی مسہل کی گولیان بناکر اوراوس قوام مین ڈالکر
لپیٹین اور جس حالت مین کہ جب کو شہد مقوم مین لپیٹین اوسوقت ہاتھ پانی سے تر کرلیوین اس حیلہ سے کچہہ مزہ
اور بو دوا کی ظاہر نہوگی اور اگر پانی یا جلاب موتھہ مین لیکر حلق کے اندر نگاہ رکہین اور گولی کو اوس پانی مین
ڈالکر ایکبار نگلجاتین کچہہ مزہ دوا کا معلوم نہوگا اور جو کوئی ایسا آدمی ہو کہ ان حیلوں سے بہی دوا مسہل کی نکہا سکے
وہ اگر گرم مزاج رکہتا ہو تو اوسکا دفع سے استفراغ کرین اس طریق سے صفت اوسکی دفع ترش کو کسی ظرف سفالین
پر رکہدیوین ایک رات صبح کو پانی صافی زرد کا اوپر آگیا ہوا اور گاڑہا جدا ہوکر تہہ مین بیٹہہ گیا ہو اوس پانی کو طبیب
زبان عربی مین ماء الرائب کہتے ہین وہ تسکین حرارت بہی کرتا ہے اور اگر بقدر کامل نوش کرین اجابت بہی کرتا ہے
اگر قدری سقمونیا اوسمین حل کی ہو اور اگر سقمونیا آب زردآلو یا آب خرمای ہندی یا شراب آلو یا آب انار یا جلاب
مین حل کرین وہی اور اگر آلو کو چاقو سے چوکین اور ایک رات جلاب مین رکہین اور اوسکے سقمونیا اوسمین حل
کرین پہر اوسکی صبح کو جلاب نوش کرین تو اجابت بخوبی کریگا اور کچہہ کراہیت نہ معلوم ہوگی اور اکثر آدمیون کے
جسم مین یہ آلو اور یہ جلاب بغیر سقمونیا کے بہی عمل اپنا کرتا ہے اور طبیعت نرم کرتا ہے اور اگر کوئی شخص ان شربتون پر راضی
نہو اور گولی کہانا چاہے تو ایک جزو سقمونیا اور تین جزو شکر یا ترنجبین پاکیزہ ہاون مین ڈالین اور ایک قطرہ
پانی کا اوسپر ٹپکاتین اور بتدریج حل کرکے ایک ساعت چھوڑ دین کہ ہوا اوتری پانی کی کم کردے پہر
اوسکی چہوٹی چہوٹی گولیان تیار کرین اور نگلوا دیں فرماتین اور جو کوئی آدمی شیرینی سے راغب نہو تو اوسکو
واسطے سقمونیا کو سبب ترش کے پانی مین یا بہی ترش کے پانی مین حل کرین اور اتنی دیر تک رکہہ دین
کہ اوسکی تری جذب ہوجائے اور اتنی کم ہوجائے کہ گولی بندہ سکے پہر اوسکو گولیان بناتین اور دہوپ
مین سکہاتین اور بقدر حاجت دیوین اور واسطے اہل تنعم کے رُب ہلیلہ اور رُب تربد وغیرہ بناتے ہین لیکن
رُب ہلیلہ اسطور پر بناتے ہین کہ اول سو عدد ہلیلہ زرد لیوین اور توڑین اور ایک شیشہ مین بہرین اور پانی
اوسمین سے جدا کرین اور اگر چاہین دوسری بار بہی پانی اوس شیشہ مین ڈالین اور رکہدیوین کہ باقی قوت
اور رنگ ہلیلہ کا اور مزہ اوسکا اوسمین حاصل ہوجائے پہر سب پانیون کو جمع کرین اور عصارہ ہای پاکیزہ
اور تمام سے رنگ دیوین اور خاک اور گرد سے نگاہ رکہین اور بار یک کپڑے سے ڈہکین اور نیچے آفتاب کے رکہدیوین
اور ہر روز ہلاتے رہین یکسان ہوجائے پہر آفتاب مین رکہنے سے جسوقت مثل شہد کے ہوجائے ختم کرین اور سایہ
رکہدیوین کہ خشک ہوجائے اور مثل ایلوا معلوم ہو وہ یہہ رُب ہلیلہ کا ہے اور قوت اوسکی کامل ہوتی ہے بعض قدر
اس رب مین سے جتنا فعل قوی ہوتا ہے بہت ہلیلہ سے اوسقدر فعل ظہور مین نہین آتا اور جسوقت اوسکو کام مین

لائین تو خوب پیسین اور گوندہکر گولیان بنائین ایک گولی بقدر سار ہی دس ماشہ دست بخوبی لاتی ہے اور قدر ی
سقمونیا بھی اوسمین شامل کرین تو عمل اوسکا اور بھی قوی ہوجائیگا اور نیز اسی طریق سی بد سے رُب بنا سکتے ہین
اور محمد بن زکریا کہتا ہی کہ میٹھی رب تربد اکثر بنایا ہی قوت مین قریب سقمونیا کی پایا ہے قند کے ساتھ گوندہکر مین
دیا کرتا تھا بخوبی دست اوس سی آتے تھی اور مزہ دوا کا کچھہ نہ معلوم ہوتا تھا اور پھر کہتا ہی کہ شحم حنظل بھی رُب
میٹھی بنایا ہی اسی طریق سی اور مغز بادام اور کتیرا اور شکر کے ساتھ گوندہا ہی اور اکثر لوگون کو دیا ہے مزہ اور
کراہیت دوا کی کمتر پائی گئی ہے اور دست بخوبی اوس سی آتے ہین اور سر اور آنکھونکو بہت فائدہ بخشتا ہے
اور افتیمون اور بسفائج اور ہلیلجات دیگر سے بھی اسی طور پر رُب تیار کرسکتے ہین نہایت لطیف بنتا ہے
اور غذا اوسمین بعینہ داخل کرین اور جو کشکاب مین اندک سقمونیا داخل کرین اگرچہ پسندیدہ نہین ہی مگر ایک
مرتبہ بسبب ضرورت روا ہی اسلیے کہ کشکاب مانند کیلوس کے ہی اور جگر جلد اوسکو اپنی طرف کھینچتا ہے
اور دوا ایسی ہونی چاہیے کہ قعر معدہ مین تھوڑی دیر ماساریقا کے نزدیک ٹھہری رہی اور خلطونکو اپنی طرف کھینچ
اور وہ خود جگر مین نجاوے اور خاصیت سقمونیا کی یہ ہی کہ معدہ مین بہت دیر تک نہین ٹھہرتی ہے اور استفراغ
بزودی تمام کرتی ہی اور یہ بہترین خاصیت سی ہے خصوصا صاحب تپ کیواسطے اسلیے کہ کوئی مضرت تپ کی دوا
مین مثل متلی کے نہین ہی کہ قوت کو ساقط کرتی ہی اور جو چیز فم معدہ پر بہت دیر تک ٹھہرتی ہی متلی اور پیاس
بالضرور پیدا کرتی ہی اور قوت بسبب اوسکی ساقط ہوتی ہی اور سبب متلی اور پیاس کا جمع ہونا اخلاط صفراوی کا ہے
فم معدہ مین اور دیر ٹھہرنا دوا کا ہی اوسجگہ پس جو کوئی دوا فم معدہ مین دیر تک بہت نہ رکی اور خلطونکو اپنی طرف
کھینچکر دفع کریگی خاصیت اوسکی نیک اور بہت بہتر ہوگی اور جس شخص کی کہ قوت نہایت ضعیف ہو یا جگر
اوسکا گرم ہو اوسکو بعد استفراغ کے سقمونیا ساتھہ پانی بہی ترش اور پانی سیب ترش اور پانی ریواج اور غورہ
یعنی انگور خام اور ترشی ترنج اور پانی انار ترش اور پانی سماق تر اور پانی زرشک تر یا خشک کی جوشانا چاہیے
اور پانی خرفہ کے بیجون کا ہمراہ سکنجبین سرد کے تناول کرین کہ حرارت کو تسکین دیوے اور جس شخص کا کہ معدہ ضعیف
ہو اور بھونک جاتی رہی ہو تو سقمونیا ساتھہ رُب بہی کے دینا چاہیے اور صاحب جگر گرم کے لیے دوغ کے ساتھہ
دینا لازم ہے جس طرح سابق مذکور ہوچکا ہے اور صاحب یرقان کو ماءالجبن مین دیوین اور جس آدمی کو
متلی ہوتی ہو اوسکے لیے ساتھہ شربت انار اور شربت پودینہ یا ساتھہ شربت سیب کے دینا چاہیے اور مضرت
سقمونیا کی یہ ہی کہ بھونک کی قوت کو ساقط کرتی ہی اور جگر کو گرم کرتی ہی پس اگر اوسکو ہمراہ سکنجبین سفرجلی
کے دیوین دونون مضرتین اوسکی باطل ہوجائینگی اور یہ تدبیر نہایت نیک ہی اور تدبیر دیگر بہتر اور آسان تر
یہ ہی کہ بقدر ایک دانگ یعنی چار رتی ڈیڑہ چاول یا زیادہ اوس سی سقمونیا جلاب مین ملکرین اور بھی ترش

آگ پر جوش دین کہ نصف باقی رہی صاف کرین اور چھ تولہ ترنجبین اوسمین حل کرکے دوبارہ صاف کرین سب ایک خوراک ہی **صفت حب مسہل** بنفشہ خشک پیسی ہوئی سات ماشہ ست ملٹھی کا ساڑھے تین ماشہ املتاس اوسقدر کہ دونون دوائین جسقدر ہین گوندہ سکین اور گولیان بندہ سکین سب ایک خوراک ہی **صفت لعوق خیارشنبر** املتاس گھولکر چھانین اور نرم آگ پر جوش دین کہ مثل شہد کے قوام ہوجاوے اور جو اول قدری ترنجبین اوسمین حل کرین تو نہایت قوی الاثر ہوگا اور قدری بنفشہ پیسکر اوسمین گوندین نرم زیادہ ہوگا **صفت مسہل تندرست** واسطے نگاہ رکھنی تندرستی کے جسوقت کہ چاہے کام مین لاوے حاصل کرین گوند حبۃ الخضرا کا یعنی بن کے درخت کا اور طبیب اوس گوند کو علک البطم کہتے ہین گوند مذکور سے ساڑھے تین ماشہ سے سات ماشہ تک اور جو انکار سوا ماشہ سے اڑہائی ماشہ تک لیکر شامل کرین اور تناول فرماتین دست بخوبی لائیگا **مسہل دیگر واسطے تندرست آدمی کے** کسوم کے بیجون کی گری چودہ ماشہ سونف رومی پونے دو ماشہ مغز بادام چودہ ماشہ کوٹین اور شہد مین گوندین **مسہل دیگر لطیف** مصطگی ساڑھے تین ماشہ سے ساڑھے چار ماشہ تک شکر عسکری نو ماشہ دونونکو پیسین اور سوتی وقت سرد پانی کے ساتھ تناول کرین اور سورہین صبح کو طبع نرم کریگا اور یہ مسہل معدہ کو بہت نافع ہوگا اور جو کھانا کھانے سے پہلے دس دانہ انجیر خشک کے تناول کرین طبع کو نرم کرتے ہین محمد بن زکریا کہتا ہے کہ مرغ آدہے بھونے ہوتے طعام سے پہلے کھاوین طبع کو بخوبی نرم کردیتے ہین اور ماہی شور اور گندنا قبل از طعام طبع کو نرم کرتا ہے اور پیاز روغن کا ثقل خشک کو دفع کرتا ہے **باب نوان تیسرے جز داور پہلی گفت اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے اس امر مین ہے کہ دستونکو کسوقت بند کرنا چاہیے** معلوم کرین کہ جسوقت دوا کام اپنا بخوبی کر چکے اور دست کماحقہ آوین اور اخیر کو پیاس غلبہ کرے اوسوقت بلا تامل دستونکو بند کردینا چاہیے اور جسوقت پیاس ظاہر ہوتی ہو اگرچہ دوا فعل اپنا بہت کرے ہنوز دستونکو نہ روکنا چاہیے اور خوف نکرنا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ پیاس جو بعد دوا کے ظاہر ہوتی ہے سب کے بدن میں سبب اوسکا صرف افراط استفراغ نہین ہے لیکن بعضی کا سبب گرمی اور خشکی معدہ اور حلق کی ہوتی ہے اور بعضی کا سبب گرمی اور تیزی دوا کی ہے اور بعضی کا سبب حرکت خلط صفرا کی ہے پس جسوقت کہ غلبہ پیاس کا بہت ہو اور دست اندازہ واجبی پر ہون سبب اوسکا استفراغ ہوگا اوسوقت لازم ہے کہ فی الفور روکنے کی تدبیر کرین اور جسوقت کہ دوا کسی خلط کو جو اوس سے متعلق ہے استفراغ کامل کیا اور دوسری خلط کے نکالنے کا ارادہ شروع کیا تو فوراً روکنا چاہیے مثلاً اگر دوا واسطے تنقیہ صفرا کے کھائی ہے اور اوسنے استفراغ صفرا کا بخوبی کیا ہے اور پیچھے بلغم کو نکالنا شروع کیا تو فوراً دستون کو بند کرین کہ افراط نہو جائے پس اگر تنقیہ صفرا اور بلغم کا کیا اور نوبت نکالنے خلط سودا کے پہونچی تو کام اوسکا حد سے گذر گیا اور جسوقت کہ کام اوسکا واسطے استفراغ خون کے پہونچے

خطرناک ہی اور اگرچہ چھٹی باب مین تیسری گفتار سے کتاب اول کی سبب خطرناکی اس استفراغ کا بیان ہوچکا
اسجگہہ پھر مذکور ہوتا ہی کہ تشریح اوسکی اس مقام پر لایق اور زیبا ہی معلوم کرین کہ جسوقت کوئی ایسی دوا مسہل
کی نوش کیجاتی کہ متعلق استفراغ کسی ایک خلط کے ہو تو وہ دوا پہلے اوس خلط کو نکالیگی کہ جو اوس سے متعلق ہے
اور اگر ہنوز قوت دوا کی باقی ہوگی تو دوسری کسی خلط کو جو رقیق زیادہ ہوگی حرکت دیگی اور نکالنا شروع کریگی مثلاً
کوئی ایسی دوا ہی کہ ساتھہ استفراغ سودا کے تعلق رکھتی ہے تو وہ اول خلط سوداوی کو بدن سے نکالیگی پھر استفراغ
صفرا کا پھر استفراغ بلغم کا کریگی اور جو کوئی ایسی دوا ہی کہ ساتھہ تنقیہ صفرا کے تعلق رکھتی ہی تو وہ اول استفراغ
صفرا کا کریگی پھر تنقیہ بلغم کا پھر استفراغ سودا کا اور اگرچہ خون بہ نسبت خلط بلغم اور سودا کے رقیق زیادہ ہی لیکن
اللہ تعالی جل شانہ نے طبیعت انسان مین ایسی قوت رکھی ہے کہ خون کو نگاہ رکھتی ہے اور دوا کے غلبہ سے بچاتی ہے
کیونکہ احتیاج طرف اوسکی نہایت ہی اسلیے کہ وہ غذا ہو اسطی ہے اور بدن بوجہ اوسکی برپا ہے البتہ جسوقت کہ دوا قوت
طبیعت کو ضعیف کردیتی ہے اور اوسپر قہر کرتی ہے تو طبیعت اوسکی حفاظت نہین کرسکتی اور وہ خون کو اوس سے
بزور چھین لیتی ہے اور ایسے ہنگام مین خطرہ بڑا ہے اسوجہ سے نگاہ رکھنا قوت کا جمیع استفراغات مین مقدم استفراغات
سے ہے اسلیے کہ جسوقت حاجت تنقیہ کی درپیش ہو اور قوت ضعیف ہووے یا بسبب استفراغ کرنے کے ضعیف
ہوگئی ہو تو مضرت ضعیفی قوت کی زیادہ مضرت اوس خلط سے ہوگی کہ جسکا تنقیہ کرنا چاہیے پس جسوقت کہ ضعف
قوت مین ظاہر دیکھین اسیوقت دستونکو روک دیوین اگرچہ ہنوز خلط فاسد سے بہت رہگئی ہو اور اگر بلاحظہ کرین
کہ ضعف مطلق نہین ہی دست بخوبی آنے دیوین باب دسوان تیسری جزو اور پہلی گفتار اور
دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کا اون حالات کی تدارک مین ہی جو بعد نوش کرنے
دواؤن کے ظاہر ہوتے ہین سواے افراط استفراغ کے جسوقت کہ دوا مسہل کی خوب
دست جاری کرچکے اور بعد استفراغ کی ہچکی ظاہر ہووے تو مناسب ہے کہ اوسوقت اسپغول روغن گل و سرد
پانی کے ساتھہ دیوین اور ہاتھہ پاؤن باندہین اور دوائین چھینک کی ناک کے اندر رکھین کہ چھینک آوے
اور جسوقت کہ بعد دستون کے سوزش اور حرارت ظاہر ہووے لعاب اسپغول یا لعاب بہدانہ ہمراہ روغن گل
یا روغن بادام یا روغن مغز تخم کدو کے ہر ساعت دیوین اور جسوقت کہ مازریون کھانے سے جو کیفیتین کہ ظاہر
ہوتی ہین پیدا ہووین تب بھی انھین لعابات اور روغنون سے تسکین کرین اور بعد چند مرتبہ ان لعابات
کو نوش کرنے کی انڈے کی سرکہ سرد پانی مین گھولکر پیتین اور ریوند چینی قوی العمل ہے جسوقت اوسکے کھانے سے
کچھہ تکلیف دیکھین رُب بہی اور رُب سیب کھاوین اور ٹھنڈے پانی سے نہاوین اور سر پر سرد پانی کا خوب
تریڑا دیوین اور فرفیون سے بھی جلن اور پیاس غالب ہوتی ہے روغن گاو اور مسکہ اور لعابات اور روغن

اور گلاب سرد کرکے اور کشکاب ساتھ روغن بادام اور ببول کے گوند کے دینا چاہیے اور پانی انار کا اور پانی
سیب کا اور شوربا مرغ فربہ کا خیلے مفید ہوتا ہے اور افراط فرفیون کی ساتھ کشکاب اور روغن گل اور ببول کے
گوند کے باز رکھ سکتی ہین اور صندل اور گلاب اور کافور سونگھنا چاہیے اور جسوقت بعد دوا کے خون کی قی آوے
شراب انگوری ہمراہ شیر تازہ کے دیوین مگر وزن شیر کا زیادہ ہونا چاہیے اور پیاز کہ سرکہ مین پروردہ ہو کھلانا اوس
متلی کو دور کرتی ہے جو دواؤن سے پیدا ہوتی ہے باب گیارہوان تیرہوین اور پہلی گفتار اور دوسرے
حصہ تیسری کتاب کے دواؤن کے افراط کے باز رکھنے مین ہے جسوقت کہ دوا مسہل
یا دوا قے کی افراط کرے ہاتھون کو بغل کی جڑ سے اور پاؤن کو ران کی جڑ سے گرم کیے ٹکڑون سے لپیٹین اور مضبوط
باندھین اور لپیٹنا اور باندھنا بغل اور ران کی جڑ سے شروع کرین اور نیچے تک لپیٹتے جاوین سر دست اور قدم تک
لپیٹکر باندھین اور تریاق کبیر یا فلونیا دینا چاہیے اور اگر ممکن ہو حمام مین لیجاوین کہ پسینہ آوے اور پانی گرم زیر دامن
بیمار رکھین خاصۃ جانب پشت سے کہ بخارات پانی کے بدن پر اثر کرین اور پسینہ جاری ہو اور اگر پسینہ بہت افراط
کرے شربت سیب اور شربت بہی اور شربت انار ساتھ طباشیر کے دیوین اور پانی بہی کا اور پانی سیب کا اور پانی
مورد نتر کا اعضا پر ملنا چاہیے خاصۃً پشت پر اور کافور اور صندل اور گلاب سونگھنا چاہیے اور اگر واسطے افراط دستونکے
پست جو اور پانی بہی اور مورد اور گلنار اور طباشیر اور خرنوب وغیرہ سے ضماد تیار کرکے معدہ پر لگائین نہایت
نافع ہوگا اور لازم ہے کہ ہوا مکان کی معتدل کرین اسلیے کہ ہوا گرم تحلیل کرتی ہے اور ضعف لاتی ہے اور ہوا سرد
خلطون کو جسم کے اندر کیطرف پھیر دیتی ہے اور لقمہ چپاتی روٹی کے انار ترش کے پانی مین تر کرین اور دیوین اور
بعد اوسکے کعک یعنی کلیچہ تنوری پیسکر اور شراب انگوری مین بھگو کر کچھ چند تناول کرین خیلی سود مند ہوگا اور
پست جو ساتھ قدری تخم خشخاش پیسی ہوئی کے نہایت بہتر ہے اور تخم مورد بریان ساتھ دس ماشہ روغن
مین جوش دین کہ گاڑھا ہو جاوے مرطوب کو نافع ہوگا اور شیر تازہ جوش دین یہانتک کہ آبنا کی اوسکی اندر کے
کم ہو جاوے مرطوب کے لیے مفید ہے لیکن اگر حرارت بافراط ہو یا تپ عارض ہو گئی ہو تو اوسوقت شیر نہ دیوین اور
اگر مزاج نہایت گرم ہو اسپغول کو بھون کر اور گوند ببول کا بھون کر اور گل ارمنی تینون دوائین روغن گل مین
چرب کرین اور رب بہی مین گوند مین یا رب سیب یا شربت مورد مین گوند ملکر دیوین اور واسطے باز رکھنے تیز دوا
کی آنتون سے سکہ اور گاے کا گھی نہایت نافع ہے جالینوس کہتا ہے کہ ایک آدمی کو سقمونیا دی گئی تھی اور اوسکی
وجہ سے استفراغ کامل ہوا تھا تیسرے دن اوسکی درد اور جلن آنتون مین ظاہر ہوئی اور ثفل بکثرت آیا تھا
اسیطرح یہہ کیفیت کئی دن رہی کہ جسقدر درد اور جلن ہوتا اور شدت کرتی تھی ثفل بکثرت باہر آتا تھا کبھی ہر تیسرا اور بیمار
کو نہین ملاحظہ کیا وہ آدمی تو لینے ہوتا اور سبب کچھ لینے کے دوائین مسہل کی اوسکو بہت کھلائین تھین اور آنتین

ضعیف ہوگئین تھین اور سقمونیا نے اوسکی آنتون کو چھیل دیا تھا اور فضول بدن کے جو اوسکی جسم مین تھے
وہان جمع ہوتی تھے اور بسبب خراشیدگی کے آنتون کو تکلیف دیتی تھے پس جسقدر فضول ایک روز مین
جمع ہوتی تھے اور آنتون کو تکلیف دیتی تھے ہر روز اوسی قدر باہر نکلجاتے تھے مینے تجویز کیا کہ خندروس اور اناج
اوسکی غذا مقرر کرین کچھ تخفیف معلوم ہوئی بعد اوسکی سماق مینے تجویز کیا کہ اوسکی آنتون کو طاقت بخشے اور
روبی تابعض شربتون مین دینی کو حکم کیا اور میوہ جات سے بھی اور بہی اور کیلا نا شروع کیا ایک مدت مین وہ
تکلیف اور شدت بحکم ایزدی سب دفع ہوگئی باب ۱۲ بارہوان تیسری جزو اور پہلی گفتار اور
دوسری حصہ سے تیسری کتاب سے اوس آدمی کی تدبیر مین ہے کہ جو دوا نوش کرے
اور وہ کام اپنا نکرے جسوقت کہ دوا کام اپنا نکرے پیچیدگی ناف اور سر گھومنا اور درد سر اور تشنج
ظاہر ہوگا پس بمجرد ظہور اس کیفیت کی فوراً حقنہ کرین یا شیاف رکھین کہ دست جاری ہون اور نوبا
مصطگی پیسکر ہمراہ گرم پانی کے تناول کرین فم معدہ کو قوت دیگی اور دوای مسہل کو بدن سے دفع کریگی اور اکثر
ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ اشیای قابض مانند بہی اور سیب کے جسوقت چوستے ہین تو فم معدہ ان چیزون سے
قوی ہوجاتا ہی اور متلی جاتی رہتی ہی اور دوا مسہل کی قعر معدہ تک اوتر آتی ہے اور پھر دست بخوبی
آتے ہین جالینوس کہتا ہی کہ ایک آدمی کو سقمونیا دیگئی تھی سوا ساعت تک استفراغ نکیا پھر معدہ مین جسم
اوسکی ظاہر ہوئی کہ معدہ تنگ ہوتا تھا اور کھینچتا تھا اور چہرہ اوس آدمی کا زرد ہوتا جاتا تھا مینے تجویز کیا کہ
میوہ جات دیتی جائین جسوقت اوسنے میوہ کھائی تسکین سب کیفیتونکو معلوم ہوئی اور استفراغ بھی کیا یعنے
دست بھی آئی اور سبب اوس تکلیف کا یہ تھا کہ دوا معدہ کی سوتھہ پر ٹھہری ہوئی تھی اور خلط کو اوپر کھینچتی
تھی پس ان قابض میوہ جات نے فم معدہ کو قوی کیا اور دوا کو دفع کردیا سولف کہتے ہین کہ جسوقت ان
تدبیرون سے کچھ فائدہ نہووے اور آنکھین اوپر کو چڑھ جائین اور دوا اوپر کیجانب حرکت کرے اور کچھ بدن سے
خارج نہووے تو ایسے حالات مین فوراً فصد کھولنی چاہیے اور بجز فصد کے اور کوئی تدبیر ایسا نہین ہے اور نیز اگرچہ
یہ کیفیتین ظاہر نہووین اور دوا کام اپنا نکرے تو اوسوقت مین بھی فصد کھولنا بہتر ہوگا اور اگر دو دن یا
تین دن دوا کھائی ہوے گذر گئے ہون اور کچھ اثر دوای مسہل کا ظاہر نہووے تب بھی فصد کھولنا مناسب ہے
اسلیے کہ خوف اس امر کا ہے کہ خلطین حرکت مین آئینگی اور کسی عضو رئیس پر پہونچینگی اور اکثر اوقات دوا سے
مسہل بدیر کام کرتی ہے اوسکے لیے وہ شربت جو دوا کو تیز کرے اور یا خلطونکو رقیق کردے مانند ماء العسل گرم
کے دیوین یا اور گرم پانی نمک پڑا ہوا تو دوا مسہل کو کام مین لاتا ہے اور جسوقت دوا قعر معدہ سے گذر جاتے
اور آنتون مین ٹھہر جاتے اور اجابت نکرے اوسکو بھی اسی طرح کے شربتون سے دفع کرنا چاہیے اور نشان اسکا

که دوا معده سے اوتر گئی ہے کہ معده مین کچھ گرانی اور پیاس اور متلی معلوم نہوگی اور ڈکار بو دوا کی نہ ہوگی اور جسوقت
که ماء العسل اور آب گرم سے کام نہ نکلے تدبیر حقنه اور شیاف کی کرنی چاہیے اور اگر دوا مسہل کی معده سے نہ اوترے اور
یہ تدبیر جو مذکور ہو چکی سود مند نہووے اور شدتین طرح طرح کی ظاہر ہوویں تو فوراً تدبیر قے کی کرین جس طرح ممکن ہو
تاکہ معده دوا سے پاک ہو جاوے اور بعد قے کے جلاب اور سرد پانی پینا چاہیے

باب ۱۳ تیرھوان تیسرے جزو اور پہلی گفتار اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کی اس امر مین ہے کہ دوائین خلطونکو کب استفراغ کرتی ہین اور کیونکر اپنی طرف کھینچتی ہین اور کیونکر دفع کرتی ہین

معلوم کرین کہ دوا مسہل اور دوائی کہ مستفرغہ مین آتی ہے جرم دوا کا اور گوہر اوسکا بدن مین پراگندہ
نہین ہوتا ہے اور مقام خلط تک نہین پہونچتا ہے لیکن قوت دوا کی بدن مین پھیلتی ہے اور موضع خلط تک پہونچتی ہے
اور اوسکو اوکھاڑتی ہے اور خون سے جدا کرتی ہے اور نیز جس طریق سے کہ معده اور جگر سے گئی تھی اور اوس
موضع مین پہونچی تھی اوسی راه سے پھیر لاتی ہے اور پھر وه خلط رگون مین گذرتی ہے اور پھر جگر مین اور
جگر سے اوس رگ مین سے کہ اوسکو باب کہتے ہین باہر آتی ہے اور آنت اثنا عشری اور آنت صائم تک پہونچتی
ہے جسوقت اسجگہہ آتی ہے تو قوت دافعہ حرکت مین آکر اوسکو نیچے کیطرف کو دفع کرتی ہے اور کم اتفاق ہوتا ہے
کہ معده کے اوپر چڑھتی ہے لیکن اگر معده پر آتی ہے تو بطریق قے دفع ہو جاتی ہے اور سبب اس امر کا کہ معده پر
نہین چڑھتی ہے یہ ہے کہ جرم دوائے مسہل کا جلد معده سے باہر ہو جاتا ہے اور آنتون مین اوترتا ہے اور طبیعت ہمیشہ
کوشش کرتی ہے کہ دوا کو راه نزدیک اور آسان سے دفع کرے اور رہا دخلط کی کہ پیچھے سے آتی ہے طبیعت کو
حرکت مین لاتی ہے تاکہ اوسکو دفع کرے اور اگرچہ ہنوز دوا بعضے معده مین رہجاتی ہے قوت جاذبہ اوسکی
خلط کو اپنی طرف کھینچتی ہے لیکن قوت دافعہ اولی اس باب مین ہے کہ خلط کو نہین چھوڑتی ہے کہ طرف
معده کی پھر جاوے بلکہ اوسکو نزدیک اور آسان راه سے دفع کرتی ہے خاصۃ اگر آدمی تندرست ہو اور قوتین سب
صحیح و سالم ہون اور معده قوی ہو پس اگر معده ضعیف ہو اور قوتون مین بھی کچھ قصور ہو گیا تو اوسصورت مین
خلطین بعضی معده پر چڑھ جائینگی اور دونون طریق سے دفع ہونگی معلوم کرین کہ مثلاً کوئی خلط اعضا مین ہے
کہ معده سے دور ہے پس جسوقت دوا معده مین داخل ہوگی تو قوت دوا کی مانند قوت مقناطیس کے اوسجگہہ
پہونچیگی جسجگہہ وه خلط ہے اور اوسکو جگہہ سے اوکھاڑیگی اور جس راستہ سے کہ گئی ہے اوسی راه سے معده کے پاس
پھیر لائیگی جس طرح مذکور ہو چکا اور قوت دافعہ اوسکو دفع کریگی اور اوس ہنگام مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
گویا قوت دافعہ گھات لگائے بیٹھی ہے کہ جسوقت قوت دوا کی خلط کو اس جگہہ پھیر لاتی ہے قوت دافعہ
کہین سے باہر آتی ہے اور اوس خلط کو اوس استہ سے جو واسطے ثقل کے ہے دفع کرتی ہے اور جسوقت کہ خلط

دماغ اور جنجرہ اور قصبۂ شش مین ہوتی ہے تو قوت دوا کی اوسکو معدہ کی طرف کھینچتی ہے اور قوت دافعہ
اوسکو آنتون کی راہ سے دفع کرتی ہے اور حال تے کی دوا کا خلطون کے کھینچنے مین اپنی طرف اسی طرح ہے
لیکن دفع کرنا اوسکا برخلاف ہے اسلیے کہ دوا قی کی آنتون کی قوت پر غلبہ کرتی ہے اور خلط کو طرف معدہ
کھینچ لاتی ہے اور قوت دافعہ معدہ کی اوسکو نزدیک اور آسان راہ سے دفع کرتی ہے اور ساتھ قے کے باہر
نکالتی ہے اور دلیل اوس قول کی صحت اور درستی پر جو ہمنے کہا ہے کہ جرم دوا کا بدن مین پراگندہ نہین ہوتا ہے
اور مقام خلط تک نہین پہونچتا ہے لیکن قوت دوا کی پہونچتی ہے یہ ہے کہ ظہور اوسکا کہ خیلے دشوار ہے کہ وزن
ایک دانگ کسی دوا کا سارے بدن مین پھیل جاوے اور پھر لوٹ آوے اور اوسمین سے کسی قدر دوا کہ اوسکے وزن کو
ساتھ وزن اوس خلط کے جو اوسکو ایک عضو سے ہلانا چاہے کچھ نسبت نہین ہے جگہ سے اوکھاڑے اور پھر لاوے
اور دوسری مرتبہ اجزا اوسکے ملجاتین اور ساتھ اخلاط کے باہر نکلجاتین اور صورت اوسکی اسطرح پر ہے کہ مثلاً ایک
آدمی ایک دانگ تخم حنظل نوش کرے اور تمام جسم مین وہ پھیل جاوے تو ہر ایک عضو مین ایک جو سے بھی
کم پہونچیگی پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایک جو دوا ایک من خلط کو ہلاوے اور اوکھاڑے اور پھر لاوے اگر کوئی کہے
وہ دوا بوزن یک جو بسبب اوس قوت کے جو اوس دوا مین ہے یہ فعل کرتی ہے تسلیم کرنا پڑا کہ جو کچھ خلط کو
ہلاتی ہے جرم دوا کا نہین ہے بلکہ قوت دوا کی ہے اور کچھ فرق نہین ہے درمیان اس امر کے کہ ہم کہین کہ
قوت دوا کی معدہ سے تمامی اعضا مین پہونچتی ہے اور درمیان اوسکے کہ ہم کہین کہ ایک جزو دوا سے کہ اوسکے
وزن کو خلط کے وزن سے کچھ نسبت نہین ہر ایک عضو مین پہونچتا ہے اور قوت اوسکی خلط کو ہلاتی ہے
اور اوکھاڑتی ہے اسلیے کہ دونون کلامون مین حوالہ دوا کی قوت پر ہے نہ دوا کے جرم پر اور اگر توہم کیا جاے
کہ جرم دوا کا پاس اون خلطون کے جو متعلق ہر ایک دوا کے ہین پہونچتا ہے اور قوت دافعہ اعضا اور رگونکی
دوا کو مدد دیتی ہین اور دفع کرتی ہین یہانتک کہ مقام دفع تک پہونچتی ہے یہ توہم بھی بیجا ہے کیونکہ دوا کو
لوٹ آنے کو طرف معدہ کے کوئی موجب نہین ہے اور جسجگہ کہ خلط ہے قوت دافعہ نہین ہے کہ دوا کو پھیر کر دے
اسلیے کہ اگر قوت باز گردانندہ کوئی ہوتی تو وہی قوت دوا کو پہونچنے سے اوس مقام کے باز رکھتی اور جو
کوئی دوا مثلاً پاؤن کی اونگلی کے پاس پہونچے تو وہ کونسا عضو ہے کہ قوت اوسکی دوا کو پھیر دیوے اور اگر وہ
مقام خلط تک پہونچے اور اوسی جگہ سے لوٹ آنے سے دوا کے کچھ منفعت اور استفراغ نہوگا بلکہ مضرت ہوگی
اور جبکہ حال برخلاف اسکے ہے تو ہمنے خوب سمجھ لیا کہ دوا معدہ اور آنتون سے اوپر نہین بڑھتی ہے اور وہ قوت
دوا کی جو موضع خلط تک پہونچتی ہے اور اوسکو ہلاتی ہے اور اوکھاڑتی ہے اور باہر نکالتی ہے اور معلوم
کرین کہ جس طرح خلط کو باہر نکلنے کے لیے رگون اور گذرگاہون کی حاجت ہے دوا کی قوت کے پہونچنے کو طرف

مقام خلط کو اوسکی کچھ احتیاج نہین ہی اسلیے کہ قوت دوا کی جسم نہین رکھتی ہے کہ پوست اور گوشت اور
پٹھون اور ہڈیون اور جھلیون پر گذر کرے اور موضع مقصود مین پہونچکر فعل اپنا کرے کیا نہین دیکھتے ہین
کہ جسوقت ضمادات خارج بدن پر لگائے جاتے ہین قوت اونکی کیونکر بدن کے اندر پہونچتی ہے اور فائدہ
اونکا کیونکر ظاہر ہوتا ہی اور پوست اور گوشت اور ہڈی اور جھلی اور پٹھا اوسکو روک نہین سکتا برابر اثر اوسکا
پہونچتا ہی پس اس تمامی مضمون سے یقین کر لینا چاہیے کہ وہ قوت دوا کی ہے کہ اندرون جسم کے مقام
خلط تک پہونچتی ہے نہ جرم دوا کا ہے باب ۱۴ چودھوان تیسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسرے

حصہ سے تیسری کتاب کے مسہل دواؤن کی قوتون کے اختلاف مین ہے اور اس امر کی شناخت مین ہی کہ ہر ایک دوا کیا فعل کرتی ہے

معلوم کرین کہ
قوتین دواؤن کی مختلف ہین قوت بعض دوا کی ایسی ہے کہ ایک خلط کو خون سے جدا کرتی ہی اور عضو سے
اوکھاڑتی ہی اور باہر نکالتی ہے مانند نسوت کے کہ بلغم کو خارج کرتی ہے اور سقمونیا صفرا کو اور حجر ارمنی سودا
کو نکالتی ہے اور قوت بعضی دوا کی ایسی ہے کہ دو خلطونکو ہلاتی ہے مانند صبر کے کہ صفرا اور بلغم کو نکالتا ہی
اور قوت بعض دوا کی ایسی ہے کہ تین خلطونکو ہلاتی ہے مانند شحم حنظل کے کہ بلغم اور صفرا اور سودا کو خارج
کرتا ہی اور جو کوئی دوا کہ ایک خلط سے زیادہ کو اوکھاڑے اور نکالے کام اوسکا با تفاوت ہوگا اسوجہ سے
کہ مثلاً غاریقون بلغم کے دست بہت جاری کرتی ہی بہ نسبت دستون سوداوی کے اور سودا کی دست
بہت جاری کرتی ہے بہ نسبت صفرا کی اس بیان سے معلوم کر لینا چاہیے کہ جو دوا کہ ایک خلط کی دست
جاری کرتی ہے اوسمین ایک قوت سے زیادہ نہین ہی اور جو دوا کہ زیادہ ایک خلط سے دست لاوے
اوسمین زیادہ ایک قوت سے ہے اور اگر نہ ایسا ہوتا تو اوسکے فعل مین یہ تفاوت نہ پایا جاتا اور جس طرح
بعضی دوائین ہین کہ کسی ایک عضو سے مخصوص ہین اور استفراغ اوس عضو سے زیادہ کرتی ہین مانند
شحم حنظل کے کہ دماغ اور پٹھونسے استفراغ بیشتر کرتا ہی اور سورنجان مفاصل سے اسی طرح بعض دوائین مخصوص
ہین کہ ایک عضو کو ضرر پہونچاتی ہین جیسے سقمونیا جگر کو اور سورنجان معدہ کو اور شحم حنظل آنتون کو نقصان
دیتا ہی اور اگرچہ دوائین جو استفراغ بلغم کا کرتی ہین بہت ہین مانند تربد یعنی نسوت اور غاریقون اور شحم حنظل
کے لیکن ہر ایک دوا بوجہ دیگر اور بمقداری دیگر اور عضو دیگر سے استفراغ کرتی ہے اور ہر ایک دوا چیز دیگر کو
بوجہ دیگر ضرر دیتی ہے اور فعل دواؤن کے بحسب حالات جسم کے متغیر ہوتے ہین یعنی اکثر اوقات ایسا
اتفاق پڑتا ہے کہ ایک دوا ایک شخص کو فائدہ دیتی اور وہ ہی دوا بعض اوقات اوسی آدمی کو ضرر
پہونچاتی ہے اسوجہ سے کہ حالات بدنکے سب وقتونمین یکسان نہین ہوتی ہین اسلیے حالات انسان کے

سب یکسان نہ تصور کرنی چاہیئن اور ضبط اونپر نگاہ رکھنا چاہیے بلحاظ جہت حالہاے طبعی اور ناطبعی سے مانند مزاج اصلی اور سالہای عمر اور فصول سال اور حال ہوا اور حال شہر اور عادت کے چنانچہ اگر گرم مزاج آدمی شحم حنظل نوش کرے تو استفراغ اوسکا بافراط ہوگا خاصۃً اگر فصل گرمی کی ہوا اور ہوا بھی شہر کی گرم ہو اور نہاد شہر کی جنوبی ہو اور عمر اوس آدمی کی جوان ہو اور اوسکو قوی دواؤن کی عادت بھی نہو تو اوسکی بدن مین حالات بد ظاہر ہونگے خاصۃً اگر ساتھ اوس دوا کے حاجت نہو پس اسی قیاس پر فعل دوا کا ہر ایک آدمی کے بدن مین بحسب استعداد اور احوال اوس جسم کے متغیر ہوتا ہے

باب ۱۵ پندرہوان تیسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کی دوای مسہل اور دوای ملین کے فرق کی شناخت مین

ہے معلوم کرین کہ دوائین یا قابض ہین اور عفص یعنی بکٹھی مانند ہلیلہ اور شحم انار کے یا تیز ہین او مرّان مانند شحم حنظل اور خربق سیاہ اور سقمونیا وغیرہ کے یا نرم ہین اور لزج مانند لبلاب اور سپستان کی اور تینون انواع یا شیرین ہین مانند ترنجبین اور املتاس کے یا شور ہین مانند جواکھار اور نمک کی یا تیز ہین مانند سقمونیا اور شحم حنظل کی اور استفراغ ان دواؤنکا بقوت طعم یعنی ان مزون کی وجہ سے نہین ہے لیکن بسبب قوت دیگر کے ہے اسلیے کہ بہت چیزین یہی طعم رکھتی ہین اور کچھ استفراغ نہین کرتی ہین اور طبیب سوای تیز دواؤن کے مسہل نہین کہتے ہین مانند شحم حنظل اور خربق سیاہ اور سقمونیا اور تربد اور مثل اوسکی کیونکہ دوائین قابض اور لزج اور شیرین اور شور استفراغ کمتر کرتی ہین اور سوای معدہ اور آنتون کے اور جو کچھ نزدیک اونکے ہے اور مقامات سے استفراغ نہین کرتی ہین پس مسہل استثنی تیز دوائین ہین اگرچہ استفراغ اونکا بقوت تیزی نہین ہے لیکن بقوت دیگر ہے اور تیزی اوس قوت کو مدد دیتی ہے تاکہ جلد گذر جاے اور ساری بدن مین پہونچ جاے اور خلط کو رقیق کرے اور حرکت مین لاوے اسیوجہ سے دوای مسہل دوای تیز کو کہتے ہین اور باقی اور دواؤن کو جو تیز نہین ہین ملین کہتے ہین اسلیے کہ تیز دوائین خلط کو قعر بدن سے اوکھاڑتی ہین اور بدنکو خلطون سے کہ اندام مین قرار پائی ہوتی ہون پاک کرتی ہین اور احوال کو بدن کے متغیر کردیتی ہین پس جو کوئی اونکو بوقت حاجت جس طریق سے کہ چاہیے کام مین لاے منفعت عظیم پہونچاتی ہین اسی واسطے لازم ہے کہ دوائین مسہل کی باستقصا اختیار کرین اور مقدار اونکے وزن کیواسطے ہر ایک شخص کے باستقصا شناخت کرین اور اصلاح اونکی فرمائین کہ منفعت حاصل ہو اور مضرت نکرنے پائین اور بعضے مسہل دواؤن کو منجملہ زہر کے شمار کرتے ہین مانند شیر شبرم اور حب الملوک اور مازریون نا مدبر اور ریوند چینی وغیرہ کے اسلیے کہ استفراغ ان دواؤن کا بافراط ہوتا ہے اور مضرت اونکی اعضا کو بہت پہونچتی ہے پس لازم ہے طبیب کو کہ ایسی دواؤن کو کسی کام

کام مین نہ لاتے باب ۱۶ سولھوان تیسری جزو اور گفتار اول اور دوسری حصے تیسری
کتاب کی اس امر مین ہی کہ دوا مسہل کی کیونکر ترکیب دینی چاہیے ملانے مین مسہل دوا کے
کو نو دقیقہ نگاہ رکھنی چاہئین اسلیے کہ ہر ایک دقیقہ اس باب مین اصل بزرگ ہی پس طبیب اگر ان اصول سے
غافل رہیگا تو منفعت دوا کی مضرت سے بدلجائیگی ایک اون نو دقیقون مین سے یہہ ہی کہ وہ دوائین جو دل کو
قوی کرین مسہل دواؤن کے ساتھہ ملاوین تا کہ مضرت دواے مسہل کی فم معدہ سے باز رکھین اور روح حیوانی کو
جو ہر ایک عضو مین ہی تقویت بخشین اور سب چیزون سے بہتر وہ دوائین ہین جو دلکو قوت دیتی ہین اور مسہل
کی مدد کرتی ہین دوسرے یہ کہ مسہل دواؤن کے ساتھہ ادرار کرنے والی دوائین بہت نہ ملائین اسلیے کہ ادرار
کی دوائین مسہل کو کام سے باز رکھتی ہین اور کام اوسکا کمتر کرتی ہین تیسرے یہ کہ دوا مسہل کی نہایت شیرین
نکرین اسلیے کہ معدہ اوسکو بسبب شیرینی اور نزدیکی کے ساتھہ طبیعت غذا کی بہتر قبول کرتا ہی اور ہضم کرتا ہی.
چوتھے یہ کہ جسوقت دو دوائین باہم ملائی جاوین اور ایک دوا اونمین کی جلد کام کرنیوالی ہوا اور دوسری
دیر مین کام کرتی ہو تو ممکن ہی کہ ایسا اتفاق پڑے کہ دوا دیر کام کرنیوالی ساتھہ دوا جلد کام کرنیوالی کے
مزاحمت کرے اور اوسکی قوت کو توڑے اور ممکن ہے کہ دوا جلد کام کرنیوالی کام سے فارغ ہوا اور دوسری
دیر کام کرنیوالی کام کرنے پر ہنوز تیار ہوئی ہو جسوقت کام مین آوے قوت اوسکی بسبب تنہائی کے ضعیف
ہو جاوے اس سبب سے کوشش کرنی چاہیے کہ مقدار وزن ہر ایک کی اوسکے اندازہ کے موافق ہووے اور نیک سرشتہ
اور آمیختہ ہووے تا کہ دونون سے ایک مزاج اور ایک قوت حاصل آوے پانچوین یہ کہ بہت دوائین ایسی ہین
کہ اونکو کسی چیز کے ساتھہ کام مین لاوین تا کہ وہ شی زیادہ اونکو مدد دیوے اور کام مین لاتے چھٹے یہ کہ دواے قابض
مانند ہلیلہ کے کہ استفراغ جسکا بعد ہو ساتھہ دواے لزج کے کہ جسکا کام پھسلانا ہو اس طرح شامل نکرے کہ پہلے
دواے قابض عصر کرے اور دواے لزج خلط کو اوسکے بعد پھسلانا شروع کرے اسلیے کہ دواے قابض گذرگاہون کو
جبکہ بعصر تنگ کر دیگی تو اوس خلط کے لیے جسکو دواے لزج پھسلائیگی کچھ نہ ہوگا اور خطرہ اس بات کا ہوگا کہ کوئی
خلط کسی عضو مین رہ جاوے اور کسی طرح کا ورم اور سدہ پیدا کرے لیکن اس طرح ترکیب دیوین کہ اول دوا
پھسلانیوالی خلط کو پھسلانا شروع کرے پھر قابض دوا عصر کرے تا کہ خلط جلد دفع ہو جاوے بقوت تمام
ساتوین یہ کہ وہ دوا جو واسطے اصلاح کسی دوسری دوا کے کام مین لائین وزن اوسکا اوس آدمی کے
واسطے جو مضرت دوا سے نہین خوف کرتا ہے چہار گونہ وزن اوسکے سے مقرر کرین اور واسطے اوس آدمی کے
جسکو بضرورت اوس دوا کی حاجت ہو اور از روی حقیقت کے جانتے ہین کہ اوسکو اوس دوا سے مضرت ہوگی
تو نہم چند وزن اوسکا تجویز کرین اس سے زائد وزن نہ بڑہاوین کہ فعل اوسکا باطل ہو جاوے آٹھوین یہ کہ

وہ دوائین جو جوشاندہ مسہل مین پگھلائی جاتی ہین اور پھوک اونکا کچھ باقی نہین رہتا ہی وزن اونکا مقدار شربت
یعنی بقدر خوراک معینہ اصلی تجویز کرنا چاہیے کیونکہ سب کی سب وہ دوائین جو شاندہ مین ہین گی اور نوش کیجاوینگی
مانند نمک اور گوند ہر قسم کے اور جو کچھ مثل اونکی اور چیزین ہین لیکن وہ دوائین کہ جنکا ثفل یعنی پھوک جوشاندہ سے
علحدہ کیا جاتا ہی اور فقط جوشاندہ مین قوت اونکی رہتی ہے تو وزن اون دواؤنکا البتہ المضاعف کرنا
چاہیے تاکہ جسوقت دواؤن کو چھانکر پھوک پھینک دیا جاوے تو قوت اونکی ساتھ مقدار شربت یعنی ساتھ
اونکے وزن معینہ اصلی کے برابری کرے مثلاً ایک شخص کو کابلیہ سے سات ماشہ دیتے ہین تو جوشاندہ مین
واسطے اوسکے اکیس ۲۱ ماشہ دیوین اور کمتر چودہ ماشہ سے نہ دیوین اسی طرح اور غیر وغیرہ قیاس کرلینا چاہیے اور تربد یعنی
نسوت اگر گولیون مین ڈالین تو وزن اوسکا پونے دو ماشہ مثلاً ہونا چاہیے اور اگر تربد کو جوشاندہ مین داخل کرین
سات ماشہ چاہیے باقی اور دوائین اسی قیاس پر تصور کرین یون یہ کہ جسوقت تین دوائین مرکب کرنا چاہین
یا چار دوائین تو وزن ہر ایک کا وزن خاصہ اصلی سے کہ تنہا دیتے ہین گھٹاتین مثلاً وزن بلیلہ کا چار درم
اور غاریقون ایک مثقال اور صبر یعنی ایلوا دو درم ہے لیکن جسوقت اونکو مرکب کرین تو وزن بلیلہ کا ایک درم
اور نسوت چار دانگ اور غاریقون نیم درم اور صبر چار دانگ مقرر کرنا چاہیے اور اور دوائین اسی قیاس پر
ترکیب دیوین تاکہ وہ سب ایک شربت معتدل ہو جاوے باب کا تمام ہوا اب تیسری جزو اور پہلی

گفتار اور دوسرے حصے تیسری کتاب کے شناخت مین منفعت اور مضرت اور طبیعت اور خاصیت اور مقدار شربت دواؤن مسہل اور ملین کی جنکو اکثر استعمال مین لاتے ہین اور جو مشہور اور معروف ہین بیان ہر ایک کا بہ ترتیب ا ب ت ث حرف الالف

افسنتین پانچ طرح کی ہوتی ہے طرسوسی اور سوسی اور
نبطی اور خراسانی اور رومی لیکن نبطی افسنتین خوشبودار ہوتی ہے اور بہت تلخ اور برگ اور تخم اوسکا چھوٹا
ہوتا ہے اور حرارت بھی اوسمین کم ہوتی ہے اور اوسکو نبطی وستو مین کچھ فضل نہین ہے اور بہتر سب اقسام سے
سوسی اور طرسوسی ہے برگ اوسکا مانند برگ صعتر کے ہوتا ہے اور پارہ پارہ مانند گرہ اور مثل تخم کے ہوتا ہے
اور تلخ بہت اور اوسمین قبض اور تیزی بھی ہے اور نبطی قابض سب قسمون سے ہے بعضے طبیب اوسکو شیح رومی
کہتے ہین اسلیے کہ وہ جملہ اقسام شیح کی ہے اور بعضے طبیب اوسکو کشوث رومی کہتے ہین طبیعت اوسکی گرم ہے پہلے
درجہ مین اور خشک ہے تیسرے درجہ مین اور بعضون نے کہا ہے کہ دوسرے درجہ مین ہے اور صحیح یہی قول ہے اور
قوت عصارہ افسنتین کی طبیعت اوسکی گھاس کی قوت کی کمتر ہے اور عصارہ پانی نچوڑا ہوا ہوتا ہے
ولیکن بعض حکیم کہتا ہے کہ اصل اوسکے عصارہ کا مثل فعل اوسکے برگ کی ہے لیکن عصارہ اوسکا معدہ کو

مضر ہی اور درد سر بھی پیدا کرتا ہے بو علی سینا لکھتے ہین کہ گھاس اوسکی ہم معدہ کو مضرت پہونچاتی ہی جالینوس
کہتا ہی کہ افسنتین مین حرارت ہی اور کچھ حرافت یعنی تیزی بھی ہے اور قبض ہی اور نیز افسنتین گرم کرنیوالی جسم
کی ہے اور صاف کرنیوالی اور قوت دینے والی اور خشک کرنیوالی ہے اور خلط صفراوی کو معدہ سے اوتارتی ہی
اور دستون کے طریق سے پاک کرتی ہی اور ادرار بول کے ذریعہ سے باہر نکالتی ہے اور جس وقت کہ معدہ اور سینہ اور
پھیپھڑہ مین کثرت رطوبت کی ہووے تو منفعت اوسکی ظاہر نہوگی بسبب تلخی اور قبض اور خشکی کے جو اوسمین ہے
پس اسوجہ سے لازم ہے کہ افسنتین کو بغیر تریاک کے جوش نہ دین کیونکہ تریاک اوسکی قبض کو باز رکھتی ہے اور رطوبت
کو دستون کی راہ پاک کرتی ہے اور سدہ کھولتی ہے اور نہین چھوڑتی ہے کہ خشکی اوسکی رطوبت کو معدہ مین
خشک کرے بلکہ جوش ہونا اوسکا ہمراہ تریاک یعنی ملنوت کی رطوبت معدہ کو پاک کرتا ہے اور باوجودیکہ معدہ کو خلط
صفراوی سے پاک کرتی ہی سدہ کو بھی جو اندر منفذون کے جو درمیان معدہ اور جگر کے گردہ کو کھولتی ہی مگر اوس
معدہ کو جسمین خلط صفراوی نہووے ضرر دیتی ہی جالینوس لکھتا ہی کہ اگلے حکیمون نے ایک گروہ کو کہ اونکے معدہ
مین خشکی تھی افسنتین سے علاج کرکے ناحق ہلاک کیا اور نیز کتاب حلیۃ البرء مین لکھتا ہی کہ مینے ایک گروہ کا کہ جنکا معدہ
ضعیف تھا اور گرم بشدت تھا سرد پانی سے علاج کیا اور افسنتین سے اونکو باز رکھا بہت فائدہ ظہور مین آیا
لیکن منفعتون سے افسنتین کے ایک منفعت یہ ہی کہ اگر آدمی شراب خوار شراب سے پہلے قدرے جوشاندہ اوسکا نوش کرے خمار سے
باز رہیگا اور پیشاب بخوبی جاری ہوگا اور جوش کرنا اوسکا ساتھ انجیر اور سنبل الطیب کے نفخ کو توڑتا ہے اور درد معدہ
اور درد شکم کو مفید ہی یا نچا جوشاندہ اوسکا اور شربت اوسکا معدہ کو قوت بخشتا ہی اور ادرار کرتا ہے اور بیماریون
جگر اور گردہ کو اور یرقان کو نافع ہی اور کھانا ہضم کرتا ہی اور بھوک طعام کی بڑھاتا ہی اور دردون اور ریحون کو جو
پہلو و شکم سے ہوتی ہین ہون نافع ہے اور شکم کے دراز کیڑون کو مارتا ہے اور حیض کو کھولتا ہے اور رگون کو صفراوی
پانی سے پاک کرتا ہی اسوجہ سے استسقا کو اور ورمون اور تشنج اور ابتدای سوء مزاج اور داء الثعلب کو نفع بخشتا ہی
اور جو افسنتین کو شہد مین گوندہین اور تشنج کے اندر رہین حیض بخوبی جاری ہوگا اور جو اوسکو ساتھ شہد
اور نطرون کے تالو کے اندر طلا کرین خناق کو جو اندر حلق کے ہو نافع ہی اور اگر اوسکو پانی مین جوش دین
اور بدن پر ملین شری یعنی پتی کو دور کرتی ہے اور بھپارا اوسکے جوشاندہ کا کان کے درد کو مفید ہے اور جو
افسنتین کو شہد مین گوندہین نیلے نیلے نشانون کو اور خون مردہ کے آثار کو جو بسبب ضربت کے حوالی چشم پر
ظاہر ہون دور کرتی ہی اور اگر اوسکو معدہ اور جگر اور تہیگاہ پر ضماد کرین درد کو تسکین دیگی اور جو اوسکو شہد
مین پکائین اور تناول کرین شکم کے کیڑے مرجائینگے اور اگر ساتھ انجیر اور نطرون اور سرکے کے پکائین
اور تلی پر ضماد کرین نافع ہوگی اور ساتھ سرکے کے کھانا اوسکا اوس خناق کو مفید ہی جو سماروغ کی کھانے سے

پیدا ہوا ہو قدر خوراک اوسکی اگر کاڑہ مین پانچ درم یعنی ساڑھے سترہ ماشہ اور اگر جرم اوسکا کہا تین وو درم یعنے
سات ماشہ چاہیے بدل اوسکا واسطے تقویت معدہ کے ہموزن اوسکے اسارون یعنی تگر اور ہموزن اوسکے
ہلیلہ زرد چاہیے اور واسطے جگر کے بالچھڑ اور واسطے کرم شکم کے سلہ معدہ اور شیخ آرمنی دیوین افتیمون شاخین
باریک اور شکستہ ہین اور مزہ اوسکا تیز ہے ایک گروہ نے کہا ہے کہ افتیمون زیرہ رومی ہے اور دیسقوریدوس
لکھتا ہے کہ وہ شگوفہ ایک گہاس کا ہے کہ مشابہ صعتر کے ہے اور شاخ اوسکی قوی زیادہ شاخ صعتر سے ہے اور
شاخین اوسکی باریک ہین مانند بال کے بہترین قسم اوسکی سرخ رنگ ہے اور تیز بو اوسکو افریطش جزیرہ
بیت المقدس سے لاتے ہین جالینوس کہتا ہے کہ وہ گرم اور خشک ہے تین درجہ مین اور خشک ہے آخر درجہ اول
مین دست سوداوی جاری کرتا ہے اور صاحبان مالیخولیا اور مرگی اور تشنج کو نافع ہے اور ریاح کو دور کرتی
ہے اور رادہیڑ اور بوڑہے آدمی کو مفید ہے اور صفراوی آدمی کو مضرت پہونچاتی ہے اور قے اور پیاس پیدا
کرتی ہے قدر خوراک جوشاندہ مین سات ماشہ سے چودہ ماشہ تک ہے اور تنہا جرم اوسکے سے ساڑہے تین ماشے سے
سات ماشہ تک اصلاح اوسکی یہ ہے کہ اوسکو روغن بادام شیرین مین چرب کرین یا روغن بنفشہ مین اور خوب کوٹین اور
پکانے مین یہی چاہیے کہ خوب پکا دین یعنی بہت جوش دین اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ قدر خوراک اوسکی جرم
اوسکے سے سات ماشہ سے ساڑہے دس ماشہ تک ہے اور جوشاندہ مین ساڑہے سترہ ماشہ سے تین تولے تک ہے پہلے
اوسکو کپڑے کی تنگ پوٹلی مین کہکر پوٹلی باندہین جسوقت کہ جوشاندہ آخر پختگی کو پہونچے اوس پوٹلی کو اوسکے اندر
ڈالدیوین اور دو تین جوش دیوین اور آگ سے اوتاریں پہر اوس پوٹلی کو آہستگی سے ملین اور نچوڑین محمد زکریا
کتاب حاوی مین لکھتا ہے کہ جو کوئی چاہے کہ سوداوی استفراغ کرے تو اوسکو لازم ہے کہ ہفت مثقال
یعنی ستائیس ماشہ افتیمون پیسے اور ہمراہ ساڑہے پانچ تولہ سکنجبین کے تناول کرے کندی کہتا ہے کہ ایک
آدمی کا کہ تلی اوسکی بہت بڑھ گئی تہی اسی سے علاج میں نے کیا اور بعد کئی دن خدا کے حکم سے اوسکو شفا حاصل
ہوئی اور یوسف الشاہی کہتا ہے کہ اکیس ماشہ افتیمون ہمراہ ساڑہے پانچ تولہ سکنجبین اور ساڑہے پانچ تولے
شراب کے سوداے خالص کو نکالتی ہے اسطوخودوس ایک گہاس ہے کہ اوسکے سر پر شست درشت
شاخین ہوتی ہین جس طرح دانہ جو کے سر پر ہوتی ہین اور برگ اوسکا بہ نسبت برگ جو کے دراز ہوتا ہے
اور اوسکے اندر شاخین خاکی رنگ ہوتی ہین جس طرح افتیمون مین ہوتی ہین اور رنگ اوسکا مائل بسرخی
ہوتا ہے اور ابن ماسویہ لکھتا ہے کہ اسطوخودوس تخم کرفس یا تخم سے ملتی ہین بوئی کافوری دیتا ہے اور مزہ اسطوخودوس کا
تلخ ہے اور تیز ہے اور گرم ہے پہلے درجہ مین اور خشک ہے دوسرے درجہ مین مرکب ہے دو گوہر سے ارضی اور ناری
یعنی خاکی اور آتشی سے کہ بسبب قوت آتشی کے سدہ کہولتا ہے اور صاف کرتا ہے اور لطیف کرنے والا

صفراوی خون کو باہر نکالتا ہی اور سب اعضای اندرونی کو تقویت بخشتا ہی دیسقوریدوس کہتا ہی کہ جوشاندہ اوسکا درد
سینہ کو نفع دیتا ہی مانند زوفا کے اور بادہای غلیظ کو توڑتا ہی اور پہلوؤن کے درد اور پٹھون کو مفید ہی اور سرد
بیماریونکو جو پٹھون مین ہوتی ہین خیلی سودمند ہی اور سب دواؤن سی بہتر ہے اور صاحب مرگی کو ماقرقرحا
اور سکنجبین کے ساتھ نافع ہوتا ہی اور صاحب مالیخولیا کو نہایت فائدہ بخشتا ہی اور صفراوی آدمی کے بدن مین
سوزش اور متلی اور پیاس پیدا کرتا ہے اور مانند افتیمون کے بلغمی اور سوداوی دست لاتا ہے جالینوس
کہتا ہی کہ اسطوخودوس مسہل ہے اور مجربہ ذکر یا لکہتے ہین کہ جس کسی کا دماغ بسبب زخم یا گرپڑنے یا ضرب پہونچنے کی
بگڑگیا ہو اوسکو چاہیے کہ سات ماشہ اسطوخودوس پانی یا شراب مین نوش کرے خلاصی پایگا آملہ مشہور اور
معروف ہی جو کہ شیر مین آغشتہ ہو وہی بہتر ہے اوسکو شیر آملہ کہتے ہین اور شاہ آملہ بھی کہتے ہین اوسمین کچھ حرارت
بھی ہے اکثر طبیب کہتے ہین کہ سرد ہی اور بوعلی سینا لکھتے ہین کہ خشک ہی اور اوسمین اندکے خنکی بھی ہے بالون کی
جڑونکو قوی کرتا ہے اور سیاہ کرتا ہی اور پٹھون کے لیے نہایت سودمند ہی آنکھونکو تقویت بخشتا ہی اور معدہ کو
صاف کرتا ہی اور رطوبتون کو جو معدہ مین اوتراتی ہین دور کرتا ہے اور قے اور پیاس کو مٹاتا ہی اور دل کو
قوی کرتا ہی اور فہم اور حفظ مین زیادتی کرتا ہے اور صاحب بواسیر کو نفع دیتا ہی اور نزدیک ایک گروہ کے آملہ خشک
لیکن سوورہ یعنی دودہ مین آغشتہ طبع کو نرم کرتا ہی اور اکثر افعال مین قائم مقام ہلیلہ کابلی اور ہلیلہ سیاہ کے ہے
اشق گوند اشترغار کا ہے اوسکو لزاق الذہب کہتے ہین گرم ہے دوسری درجہ کے آخر مین اور خشک ہی پہلے درجہ مین
بہترین قسم اوسکی مشابہ کندر کے ہوتی ہے اور جو اوسکو پیسین خوشبو مثل جند بیدستر کے دیوے اور تلخ مزہ اوسکا ہو تا
سدونکو کھولتا ہی اس حد تک کہ رگون کے سرون سی خون کو باہر نکالتا ہے اور نرم کرنیوالا ہی ورمون سخت کا اور
تحلیل کرنیوالا اور غدود گلو اور ہر قسم کے غدود پر اگر ضماد اشق کا کرین نہایت نافع ہوگا اور بدن جھون کو بھی مفید ہی گوشت
پلید کو کھاتا ہے اور گوشت پاکیزہ جماتا ہی اور درد ون تہیگاہ اور درد مثانہ اور عرق النسا بلغمی کو کھانا اور ضماد
کرنا اوسکا مفید ہوتا ہی اور ساتھ شہد اور قطران رومی کے زفت دوشی کہتے ہین اگر اوسکا ضماد کرین خلطونکو جو مفاصل
مین سخت پتھر کے مانند ہو وین نرم کرتا ہے اور جو اوسکو ساتھ شہد یا کشکاب کے لعوق کرین تنگی سانس اور ضیق النفس
بلغمی اور سوداوی کو سودمند ہوگا اور زخمون کو جو حجاب کے اندر ہون پاک کرتا ہے اور اگر سرکہ مین حل کرین اور
تلی اور جگر پر ضماد کرین نہایت نافع ہوگا اور اگر ساڑھے تین ماشہ سرکہ مین گھول کر تناول فرماوین ورم طحال کو
تحلیل کریگا اور استسقا کو بھی نافع ہی اور ادرار بول کرتا ہے اس انتہا کو کہ خون راہ بول سی نکلنا شروع ہوتا ہی
یہ سب تقریر دیسقوریدوس اور جالینوس اور اریباسوس کے ہی اور ایک گروہ کا قول ہے کہ آشق مسہل مسہل
دواؤن کے ہی بلغم اور زرداب کو بدن سی باہر نکالتا ہے لیکن بلغم کو کھانی سے اور زرداب کو کھا کر اور ضماد کر کے

نکالتا ہی اور جو اشق کو پانی مین حل کرین اور آنکھو مین کھینچین جرب اور تری چشم کو نفع بخشتا ہی طبری کہتا ہی
کہ اشق کہ دوداؤن کو بھی شکم مین قتل کرتا ہی اور پیشاب اور حیض کو جاری کرتا ہے اور رطوبتونکو سینو نکی
راہ نکالتا ہے دیسقوریدوس لکھتا ہی کہ وہ بچہ مردہ کو بھی رحم سے فوراً باہر نکالدیتا ہی قدر خوراک اشق کی سولہ
ماشہ سے ساڑہی چار ماشہ تک ہی جو نشاندہ مین حل کرین بدل اوسکا خانہ مگس شہد ہی انزروت بعضی
کتابو مین عنزروت لکھتے ہین یعنی بسبب نزدیکی حرف عین کے ساتھہ ہمزہ کے اور فارسی مین اوسکو کنجدہ کہتے
ہین گوند ایک درخت خاردار کا ہی نواح فارس مین اوگتا ہی اور اوس گوند مین کچہہ تلخی بھی ہی بہتر قسم مائل بزردی
ہوتی ہی اور جو وہ گوند رات کو درخت سے اوترتا ہے یا سایہ مین ہوتا ہی وہ سفید ہوتا ہی اور جو آفتاب مین ہتا ہی
سرخ ہوتا ہی اور سب طرح کے گوند سورج کی وجہ سے سرخ ہو جاتے ہین ایک گروہ کہتا ہی کہ انزروت گرم ہی دوسرے
درجہ مین اور خشک ہی پہلے درجہ مین ابن جریج کہتا ہی کہ وہ نہایت گرم ہے گوشت پوسیدہ کو زخمون سے
کھاتا ہے اور آنکھہ کے درد کو نافع ہی خاصتہً اگر کوئی شے آنکھہ مین پڑگئی ہو ہر طرح کی شے کو باہر نکالتا ہی اور اس
معاملہ مین کوئی دوا برابری اسکی نہین کرسکتی ہے خاصتہً اگر اوسکو ساتھہ نشاستہ اور شکر کے ملائین اور
جو اوسکو گدہی کے دودہ مین پرورہ کرین اوس درد چشم کو جو سواد اوسکا دماغ سے اوترتا ہی اور
سبل کو بھی آنکھہ کے نافع ہی اور بوڑہون کی طبع کو نرم کرتا ہی اور جوان کی طبع کو بدرجہ نرم کرتا ہے اور
بلغم خام کو سر اور بدن سے نکالتا ہے اور مرہمون مین بھی کام آتا ہی اور تحلیل کرتا ہی جراحات اور
ریشہاے خبیثہ کو خشک کرتا ہی اور جلد درست کردیتا ہی اور بہت کھانا اوسکا آدمی کو اصلع کرتا ہی اور
جو فتیلہ شہد مین آلودہ کرکے ساتھہ انزروت پسے ہوے کی لپیٹین اور کانمین رکھین کانکے زخم کو جلد پاک کرکے
درست کریگا اجاص فارسمین آلو کہتے ہین سرد ہی دوسرے درجہ کے پہلے مین اور تر ہے دوسرے
درجہ کے آخر مین گوند اوسکا ساتھہ شہد یا ساتھہ شکر کے بچون کے داد پر اگر طلا کرین نافع ہوگا اسلیے کہ
لطیف کرنیوالا ہی اور نکالنے والا مواد کا ہے اور آلوی خام مین گونہ قبض ہے اور جو اوسکے پتون کو چباوین
اور ساتھہ اوسکے کلیان کرین اوس مواد کو جو تالو اور ملاذہ یعنی کوا اور حنجرہ پر اوترتا ہے پھیر دیتا ہے اور آلوی
ترش تسکین صفرا کی کرتا ہی اور آلوی شیرین معدہ کے لیے بہتر نہین ہی لیکن شیرین دست لاتا ہی حرف الباء
بسفائج ایک چوب ہی خاکی رنگ مائل بسیاہی اور سرخی اور شاخین رکھتی ہے اوسکو بسپایج بھی کہتے
ہین کیونکہ وہ مانند اوس کیڑے کے ہوتی ہے جو بسیار پا ہے یعنی پاؤن جسکے بہت ہین اسی سبب سے
اسکا نام بسفائج ہوا الیسناؤ کہتا ہی فولودرون ایک گھاس ہے گرم بسیار پا سے مشابہت رکھتی ہے
کہ اوس کیڑے کو عربی مین دخال الاذن کہتے ہین یعنی وہ کیڑا جو کان مین داخل ہوجاتا ہی اور اگر کوئی کہے کہ

وہ سرحسن ہے کہ اوسکو کبیل دار وکہتے ہین قول اوسکا معتبر نہوگا بہتر قسم بسفایج کی مائل بسرخی ہی اور موٹا پا اوسکا
ایک انگشت ہوتا ہی اور جسوقت اوسکو توڑتے ہین اندر سے زرد نکلتی ہے اور نیز بہتر وہ قسم ہے جو تازہ اور امسال
کی ہو مزہ اوسکا کسی طرح کا ہوتا ہی شیرین ہی ساتھہ تلخی اندکا ور قدری عفوصت کی اور اندکی مزہ لونگ کا رکہتی ہے
گرم ہے دوسری درجہ مین اور خشک ہی تیسری درجہ مین خاصیت اوسکی یہ ہی کہ بلغم کو توڑتی ہے اور سودا اور بلغم کے
دست جاری کرتی ہی اور بدر بول ہی اور اگر اوسکو شوربا ہی مرغ مین پکاتین قولنجی کو نفع دیگی اور اگر کوئی پہانکی کہی گیا
بسفایج کر کے نگلگا تین کہل جائیگا اور قدر شربت بسفایج یعنی وزن خوراک اوسکا سات ماشہ ہی اور جوشاندہ
مین چودہ ماشہ ہی اور اگر کوئی اوسکو بدون کسی دوسری دوا کے نوش کرے تو لازم ہی کہ شراب عسلی یا پانی مین
غرغرہ کرے اور بعضون نے کہا ہی کہ اوسکو کشکاب مین پکا دین یا پانی مین چقندر کے یا ککڑی کے پانی مین اور
جسوقت اوسکو اور دواؤن کے ساتھہ شامل کرین ان تدبیرات کی کچہہ احتیاج نہین ہی بدل اوسکا افتیمون
ہی اور نیم وزن اوسکا نمک ہندی بآن ایک درخت ہی دانہ اوسکا نخود سی بستہ بڑا ہوتا ہی سریانی مین
بستقی کہتے ہین اسوجہ سے کہ وہ مانند پستہ کی ہوتا ہی لیکن پستہ کی دو پہلو ہوتی ہین اور اوسکی تین پہلو ہین اور مغز
اوسکا بہی سہ پہلو ہی اور مغز پستہ کا دو پارہ ہی اور مغز اسکا ایکپارہ ہی اور رنگ سفید اور مزہ تلخ رکہتا ہی گرم ہے
تیسری درجہ مین اور خشک ہی دوسری درجہ مین اور روغن اوسکا گو کہ قبض سے خالی نہین ہی اور مغز اوسکا اور روغن
اوسکا صاف کرنیوالا ہی جہائی کا اور اون آثار کا جو موہنہ پر ہوتی ہین اور نشان زخمون کے دور کرتا ہی اور جو اوسکو
مرہمو نمین داخل کرین ورمون سخت اور گندہ کو سودمند ہوگا اور نرم کریگا اور اگر اوسکو سرکہ مین ملا کر لگائین بہنسیون
ورزخمونکو جو سر مین ہون اور جہائی اور گندہ کو جلد صاف کر دیگا اور روغن اوسکا اگر ساتھہ روغن چربی بطخ کے
کان مین ٹپکائین تو کان کا درد اور طنین اور دوی کا مرض بالکلیہ جاتا رہیگا اور جو اوسکی جڑ کو پانی مین
جوش دین اور اوس پانی سے مضمضہ یعنی کلی کرین دانتون کے درد کو نہایت نافع ہوگا اور جو اوسکو تین اور
ساتھہ روئی یا ہمراہ آرد جو اور کلونجی کے گوندہ کر ضماد کرین تلی کو جلد تحلیل کریگا اور جو ساڑہی چار ماشہ
مغز اوسکا ہمراہ شہد کے کہائین بلغم خام کو دستون کی راہ سے نکالیگا اور فلینہ اگر اوسکو روغن بادام چرب کرکے
رکہین بلغم خام کو بدن سے جلد دفع کریگا جالینوس کہتا ہی کہ اوسکو جگر اور طحال کے مرض مین سرکہ کی ساتھہ کہانا
چاہیی اور جو ضماد کرنا چاہین تب بہی سرکہ مین شامل فرمائین اسلیے کہ سرکہ مددگار اوسکا ہی اور معدہ کو لیے
وہ بہتر نہین ہی متلی پیدا کرتا ہے ساڑہی چار ماشہ اوسکا عصارہ ڈالتا ہی مسلمویہ لکھتا ہی کہ مغز اوسکا دانتونکی
جڑون کے گوشت کو مضبوط کرتا ہی اور نکسیر کو بند کرتا ہے اور گوشت کو جماتا ہے بدل اوسکا ہموزن اوسکی
قوہ ہی اور نیم وزن اوسکا پوست سلیخہ کو رہ نمک سے بہت قوی ہے لیکن اسمین کچہہ قبض نہین ہے

ارمنی بہتر ہوتا ہی اور وہ چوڑی چوڑی ٹکڑے متخلخل اور زرد شکلین سپید یا گلگون ہوتے ہین اور قیاس افریقی کا مثل
دیگر اقسام بورہ کے مانند قیاس بورہ کے ہی ساتھ نمک کے جالینوس لکھتا ہی کہ قوت بورۂ عامی کی درمیان
قوت بورۂ افریقی اور درمیان قوت نمک کی ہے اسلیے کہ افریقی مین سواے صاف کرنے اور جلا کے نہین ہے
اور نمک مین بجز قبض کے نہین ہے اور بورۂ عامی مین دونون قوتین ہین لیکن قبض بہت کم ہے اور صفائی
اور جلا زیادہ ہی بورہ کو کوری رکابی مین رکھکر آگ پر رکھتے ہین اوسکو بورۂ سوختہ کہتے ہین تو شنا اوسکی افریقی سے نزدیک ہے
کتنک بورۂ لطیف زیادہ بورہ سے ہے گرم اور خشک ہی دوسرے درجہ کے آخر مین خاصیت اوسکی جلا اور صفائی
اور دہونا اور کاٹنا اور تحلیل کرنا ہے اور ہمراہ مسہلہ دواؤن کے اگر دیوین تو دوا کو جلد معدہ سے جدا کرتا ہے
اور دستون پر مدد دیتا ہی اور اگر بورہ کو ساتھ سداب یعنی تنتالی و نکلیب جوشاندہ تنتلی اور ریگ مین تنبا دل کرین پہیدگی شکم کو دور
کریگا اور جو اوسکو کیڑے مارنے والی دواؤن کے ساتھ استعمال فرمائین تو کرم شکم جلد مرجائینگے اور جلد
باہر نکل آئینگے اور جو شکم اور ناف پر ملین اور آگ کے سامنے بٹھائین کیڑونکو جلد قتل کردیگا اور جمیع اقسام
بورہ کے مخصوصاً افریقی اوس خناق کو جو سمارغ کے کہانے سے پیدا ہووے نافع ہی اور ساتھ گدہی کی چربی اور
سور کی چربی کے باولے کتے کے کاٹے ہوئے پر اگر اوسکو لگائین تو نہایت مفید ہوگا اور جب کسی نے کہ زراریح
کہائی ہو تو بورہ کو پانی کے ساتھ دیوین مفید ہوگا اور جو ساتھ انجدان کے کہاوین خون کی مضرت کو باز
رکھیگا اور معدہ کیلیے بد ہی اور قے لاتا ہے خاصتاً افریقی اور اگر بورہ کو شہد مین گوندہین اور سر کے بال و سن
دہووین سبوسہ کو دور کریگا اور موٹے بالونکو باریک کریگا اور اگر ساتھ شراب انگوری یا ساتھ شربت زوفا کے
کان مین ٹپکائین گرانی کو نافع ہوگا اور دوی اور طنین کو مفید ہوگا اور ماسرجویہ کہتا ہی کہ اگر بورہ کو سرکہ مین
پیسین اور طلا کرین بہق کو دور کرتا ہے اریباسوس کہتا ہی کہ بورہ خارش کو نافع ہی اسلیے کہ زرداب تیز کو کہ
خارش اوسکی وجہ سے ہوتی ہی تحلیل کرتا ہی ضماد اوسکا خون کو طرف ظاہر پوست کی کہینچتا ہی اسلیے رنگ چہرہ کا
سرخ کرتا ہی اور لاغر آدمی کو فربہ کرتا ہی اس سبب سے کہ کہانا بخوبی ہضم کرتا ہی لیکن بہت نوش کرنا بورہ کا چہرہ کے
رنگ کو متغیر کردیتا ہی اور سیاہ کرتا ہے **بنفشہ** سرد اور تر ہے پہلے درجہ مین ابن ماسویہ کہتا ہی کہ سرد ہے
پہلے درجہ مین اور تر ہے دوسرے درجہ مین گرم ورمونکو بٹھاتی ہے اور گرم مزاج والون کو بسبب قوت
سردی کے نافع ہوتی ہے اور درد سر گرم کو مفید ہی اور اگر برگ اوسکی تنہا یا ہمراہ آرد جو کے ورمون گرم پر
رکھین نافع ہونگے اور بنفشہ سینہ کو نرم کرتی ہے اور شربت اوسکا ذات الجنب اور درد گردہ کو سود مند
ہوتا ہی اور طبع کو نرم کرتا ہے اور بنفشہ خشک صفراوی دست جاری کرتی ہے بعضی کہتے ہین کہ دست بسبب
لزوجت کے لاتی ہے یہ بات نہین ہی لیکن بسبب اور کسی قوت کے دست لاتی ہے کیا نہین معلوم کرتی ہین

غرغرہ اوسکا تیز ہے اور زبان پر سوزش اوسکی معلوم ہوتی ہی اور معدہ کے واسطے بہتر نہین ہے قدر خوراک اوسکی سات سے
دس ماشہ ہی چودہ ماشہ شکر کے ساتھ ہمراہ آب گرم کے **بلیلہ** یا سرجوبہ کہتا ہی طبیعت اوسکی آملہ کے مزاج سے
قریب ہی اور ایک گروہ کہتا ہی کہ فعل بلیلہ کا مانند فعل ہلیلہ زرد کے ہے اور فعل آملہ کا مانند فعل ہلیلہ کابلی کے ہی
سرد ہی پہلے درجہ مین اور خشک ہی دوسرے درجہ مین اوسمین گونہ قبض بھی ہے معدہ کی تری اور سستی کو دور کرتا ہے
بعض گروہ کہتا ہی کہ طبع کو خشک کرتا ہے اور ایک گروہ کہتا ہی کہ طبع کو نرم کرتا ہی لیکن ظاہرا یہی قول صحیح ہی کہ
طبع کو نرم کرتا ہی اور معدہ اور آنت مستقیم کو نافع ہے **برنگ کابلی** دو قسم ہے ایک قسم بہت چھوٹی ہے اور
دوسری قسم بزرگ ہی اور سخت ہی لیکن چھوٹی قسم بہتر ہوتی ہے گرم اور خشک ہی رطوبتون کو جوڑون سے نکالتی ہے اور
شکم کے کیڑونکو خاصۃً کدو دانون کو دستون کی راہ سے خارج کرتی ہے اوسکا پوست اوتارکر اور کوٹکر کھاوین **بخور مریم**
گرم اور خشک ہی اور جلا دینے والی ہے اور حیض بستہ کو جلد کھولتی ہے اور بچہ کو شکم کے اندر قتل کرتی ہی اور کیڑون کو بھی
مارتی ہے اور جو اوسکو ناف پر ملین یا اوس سے حمول کرین دست لاتی ہے **بزرقطونا** اسپغول ہے سرد اور تر ہے
دوسرے درجہ مین ابن جریج کہتا ہی کہ سرد ہے تیسرے درجہ کے آخر مین اور بسبب انتہای سردی کے زہر سے بہت نزدیک
ہی اگر ساتھ سرکہ اور روغن گل کے ضماد کرین ورمون اور درد مفاصل اور درد سر گرم کو سود مند ہوگا اور جو اوسکو
بھونین اور روغن گل مین چرب کر کے کھاوین صفراوی دستون کو بند کردیگا اور جو خام اوسکو یعنی بغیر بھونے ہوئے
جلاب مین لعاب نکالکر اور روغن بنفشہ قدری ٹپکا کر دیوین طبع کو نرم کردیگا اور جو برگ اسپغول کا قلیہ کرین خونی
دستون کو مفید ہوگا اور ضماد اوسکا ورمونکو تحلیل کرتا ہی اور قائم مقام دھنیہ تر کے ہی **برشیاوشان** ایک
گھاس ہے کنارہ دریا اور حوض اور چاہ کے اندر بہت اوگتی ہے برگ اوسکا دھنیہ تر سے مشابہت رکھتا ہے
شاخ اوسکی سرخ سیاہی مائل ہوتی ہے یونس اور ابن سرافیون لکھتے ہین کہ برسیاوشان کو شعر الخنازیر بھی کہتے ہین
اسلیے کہ شاخ اوسکی مانند سور کے بالون کے ہوتی ہے تخم اوسکا نہین ہوتا ہے جالینوس کہتا ہی کہ برسیاوشان
سردی اور گرمی مین معتدل ہی بوعلی سینا لکھتے ہین کہ اوسکے گرمی اور خشکی کیطرف میلان رکھتی ہے اسلیے تحلیل
کرنیوالی اور لطیف کرنیوالی ہے سدہ کو کھولتی ہے اور اوسمین گونہ قبض بھی ہے خاکستر اوسکی ساتھ روغن
زیتون کے داء الثعلب اور داء الحیہ کو نافع ہے اور ساتھ روغن مورد اور ساتھ شراب انگوری کے بالون کو
دراز کرتی ہے اور بالون کی جڑون کو سخت کرتی ہے اور پانی اوسکی راکھ کا سبوسہ سر کو دور کرتا ہے
دیسقوریدوس لکھتا ہی کہ جوشاندہ اوسکا پھیپھڑہ کو پاک کرتا ہی اور تنگی سانس اور درد سینہ کو نافع ہے
اور اگر اوسکو ساتھ شراب انگوری کے نوش کرین سانپ کے کاٹے ہوئے کو نافع ہوگی اور اکثر زہریلے جانورون کے
کاٹنے کو مفید ہی پیشاب کو جاری کرتی ہے اور حیض اور نفاس کو کھولتی ہے اور پتھری کو گردہ سے باہر نکالتی ہے

اور ضماد اوسکا ایشہای بدکو سود مند ہی اور خنازیر کو تحلیل کرتا ہی ابن ماسویہ لکھتا ہی کہ بسپاوشان مسہل ہے
یعنی دست بھی جاری کرتی ہے **حرف التاء** تربد ہندی اوسکی نسوت ہی اور وہ ایک لکڑی ہے
بہتر قسم اوسکی سفید اور بیچ سے خالی اور گوند رکھنے والی ہے اور موٹا ہے اور باریکی مین معتدل ہی اور جلد
پسجاتی ہے اور مزہ اوسکا تیز ہوتا ہے زبان پر سوزش پہونچاتی ہے ابن ماسویہ لکھتا ہے گرم اور خشک ہے
تیسرے درجہ مین اور ایک گروہ کہتا ہی کہ مزاج اوسکا مشابہ سقمونیا کے ہی مگر ضعیف ہی دست لاتی ہے اور زیادہ
اسکا بہت بلغم اور اندکے سوختہ خلطون کو بدنی باہر کرتا ہے اور جوشاندہ اوسکا صفراوی خلطونکو اکثر نکالتا
اور بلغم کو کم استفراغ کرتا ہے بوعلی سینا لکھتی ہین کہ تربد یعنی نسوت بلغم رقیق کو نکالتی ہے اور جسوقت اوسکو سونٹھ
اور بادیان اوسکے ہمراہ [illegible] قوت دیوین بلغم خام کو بخوبی نکالے گی اور تربد تنہا غلیظ البلغم کو نہین نکال سکتی ہے
مگر وہ بلغم جو معدہ اور آنتون مین ہو [illegible] اور بعضون نے لکہا ہے کہ تربد یعنی نسوت کے ہمراہ اگر کوئی دوا اوسکو
قوت دیتی ہے نہو دیگی تو وہ بلغم کو معدہ کا اوپر لاتی ہی اور وہان سے دفع نہین کرسکتی اس سبب سے مضرت اوسکی
بہت ہوتی ہی خاصکر دماغ کو بسبب مشارکت معدہ کے ساتھ دماغ کے اور زنجبیل یعنی سونٹھ اوسکو مدد دیتی ہے
اور کام مین لاتی ہی اور جوڑون کے ورم کو نافع ہی اصلاح اوسکی اس طریق پر ہی کہ پوست سیاہ اوسکا چھیلین
اور جسوقت نسوت کو چھوٹی مین [illegible] النا منظور ہو تو خوب کوٹین اور نرم پیسین اور اگر جوشاندہ مین داخل کرین تو
چندان باریک نہ پیسین اور روغن بادام سے چکنا کرلینا چاہیے اگر خلل معدہ مین چپٹ نہ ہو طبری لکھتا ہے کہ
سب مسہل دواؤنسی تربد بہتر ہے اور ہندیون نے سب اپنی کتابون مین اسپر اتفاق کیا ہے ترنجبین معتدل ہے
اندکے مائل بگرمی صاف کرنیوالی ہے اور سینہ کو نرم کرتی ہے اور کہانسی کو مفید ہی اور پیاس بجہاتی ہے
اور صفراوی دست بالخاصیت جاری کرتی ہی **حرف الجیم** جاوشیر گرم اور خشک ہی تیسری درجہ مین
ریاح کو تحلیل کرتی ہی عرق النسا اور درد مفاصل اور نقرس کو نافع ہی اور ماندگی کو دور کرتی ہی اور کہانسی
اور درد پہلو کو کہ سردی کی وجہ سے ہو سود مند ہی قولنج کو کھولتی ہے اور رطوبت خام کو دستون کی راہ نکالتی ہے
صاحبان اختناق الرحم اور صلابت رحم کو مفید ہی اور حیض اور پیشاب کو جاری کرتی ہے اور کہانا او
اور ضماد بھی اوسکا صلابت طحال [illegible] ورم [illegible] کو نافع ہی [illegible] المفاصل سرد اور
خشک ہی پہلے درجہ مین بوعلی سینا لکہتا ہی کہ درست یہ ہی کہ وہ گرم اور خشک ہی دوسری درجہ مین [illegible]
برص سفید کو دور کرتا ہی اور [illegible] پیدا کرتا ہے اور گاڑہے دست سوداوی جاری کرتا ہے اور کدو دانون
اور [illegible] کیڑون کو شکم سے نکالتا ہے حب الرشاد تخم سپندان ہی [illegible] قسم [illegible]
اوسکو حرف الکاف مین [illegible] وہ قسم ماکول ہے یعنی کہانے مین اکثر کام آتی ہے اور بعضی قسم سفید ہی اور گول اوسکا

خردل لعیر رائی کہتے ہین وہ طلاؤن مین گرم شکم کے اکثر مستعمل ہی اور بعض قسم درازہی تخم شاہسفرم کی شکل اوسکو
حب الرشاد کہتے ہین گرم اور خشک ہی تیسری درجہ مین معدہ اور جگر کو گرم کرتا ہی اور تلی کے ورم کو دور کرتا ہی خصوصا
اگر شہد ملا کر لیپ کرین اور قدر سی بھی اوس سے پہونک کو زیادہ کرتا ہی لیکن بسبب تیزی کے معدہ کے واسطے بہتر نہین ہے
چودہ ماشہ سے ساڑہے سترہ ماشہ تک گرم پانی کے ساتھ کہائین دست بخوبی لاتا ہے اور کدو دانون اور کیڑون کو
شکم سے باہر نکالتا ہے اور عرق النسا کو نافع ہی اور سودہ اور ناسور وہ بقدر چودہ ماشہ حب الرشاد ہی آنتون کے
مواد کو خارج کرتا ہی اور قولنج کو مفید ہی اور حب الرشاد بھونا ہوا اور ناکوفتہ مقدار چودہ ماشہ اگر تناول کرین دستونکو
بند کردیگا اور حب الرشاد خام کو شوربہ مین پکائین اور واسطے سینہ اور تنگی سانس کے دوین تو رطوبت لزج کو
سینہ اور پہیپہڑے سے صاف کریگا اور ایک گروہ کہتا ہی کہ حب الرشاد اوس دیلہ کو جو باطن مین ہو نکالتا ہی اور کہولتا
اور حیض کو جاری کرتا ہی اور بچہ کو رحم کے اندر قتل کرتا ہے اور جہاں اوسکو نمک کے ساتھ ملائین اور ضماد کرین بالونکو
پکا دیگا اور اگر سرکہ اور جو کے ستو مین شامل کر کے ضماد کرین عرق النسا کے مرض کو مفید ہوگا اور بادہ کو تقویت بخشتا ہے
اور پٹھون کی سستی کو طلا اوسکا نافع ہی اور کہانا اوسکا طلا کرنا حب الرشاد کا بالونکو گرنے سے بچاتا رکھتا ہی اور جانوران
موذی کے کاٹنے کو نافع ہی اور سب کیڑے زمین کے اوسکی دہونی سے بہاگ جاتے ہین حنظل ہندی مین اندرائن کا پہل
کہتے ہین نر اور مادہ ہوتا ہی مادہ نرم اور سفید اور بے ریشہ ہوتا ہے اور نر سخت اور کرجاب اور ریشہ دار ہوتا ہے
بہتر قسم اوسکی سفید ہی اور نرم اور جو پہل اوسکا سیاہ اور سخت ہوتا ہے وہ سست برا ہی بلکہ لازم ہی کہ حنظل کو
جبتک زرد نہولیوے اور سبزی اوس سے دور نہو جاوے درخت سے جدا نکرین اسلیے کہ جو خام ہوتا ہی زیادہ نکالتا ہے
انتون مین زخم ڈالتا ہی اور متلی اور تنگی سانس پیدا کرتا ہے اور پسینہ سرد لاتا ہی اور اکثر اوقات ہلاک کر دیتا ہے
اوسکو وقت غائب ہونے ثریا کے جدا کرنا چاہیے اور ایک گروہ نے کہا ہی کہ جس وقت کہ ثریا اول شب برآمد ہووے
وقت پختگی اور جدا ہونے اوس پہل کا تصور کرنا چاہیے اور بہتر اور مستعمل تخم اوسکے مادہ کا ہے پس تخم ہی اوس
پہل سے جدا کرتے ہین بعد تین مہینہ کے ضعیف ہو جاتا ہی اسلیے مناسب ہی کہ بوقت حاجت تخم اوسکا
نکالین اور پوست اور تخم اوسکا ضرر دیتا ہی اصلاح اوسکی کتیرا اور نشاستہ اور گوندہی کرتے ہین لیکن کتیرا اون سب
مین اولی ہے اسلیے کہ وہ اوسکی مضرت کو بھی باز رکہتا ہی اور دستون کو جاری بھی کرتا ہے اور گوند اوسکو کام
باز رکہتا ہی پس اگر گولیان مسہل بنانا چاہین تو البتہ حاجت اصلاح کی ہوتی ہے اور جو تخم حنظل کو بھوناتا اور
ایارجات مین استعمال فرمائین تو اصلاح کی کچہہ احتیاج نہین ہی اور اوسکو جوشاندہ مین نہ ڈالین اسلیے کہ گرمی کے
موسم مین متلی اور پیچیدگی ناف پیدا کرتا ہی اور بعض اوقات دستون مین بھی قصور کرتا ہی اسواسطے کہ ہوا سے گرم
خلطونکو طرف ظاہر جسم کے کہینچتی ہے اور ہوا ہی سرد مین اسافل کو ضرر پہنچاتا ہے اور مقعدہ سے خون جاری

حاصل کرسکتا ہی اور جو اوسکو روغن چنبیلی یا روغن سوسن یا روغن خیری مین پکاوین تو اثر اوسکا نہایت قوی ہوگا
حجر ارمنی سنگ لاجورد سے نزدیک ہی لیکن لاجورد شفاف اور رنگین ہوتا ہے اور یہ نرم اور ریگ آمیز ہے
معدہ کے واسطے بہتر نہین ہی اوسکو دہو کر استعمال فرمانا چاہیے اسلیے کہ بغیر دہویا قے لاتا ہے اور حجر ارمنی سودا کی
مسہل ہے اور طبیبون نے واسطے اخراج سودا کے اسی پر اختصار کیا ہی اور خربق سیاہ سے دست بردار ہوگئے ہین
اسوجہ سے کہ یہ بہ مضرت ہی حبۃ الخضرا سندی اوسکی بطم ہی خشک میوہ جات مین تذکرہ اوسکا ہوچکا ہے
حرف الخاء خیار شنبر ہندی اوسکی املتاس ہی بہتر وہ ہی کہ جو تازہ درخت سے ٹوٹا ہوا ہو اور وہ
پھل ایک درخت کا ہی بزرگی مین بقدر درخت اخروٹ کے اور پھول اوسکا زرد ہوتا ہی مین تر ہے اور گرمی
اور سردی مین معتدل اور تحلیل کرنوالا اور ملین ہی معدہ اور آنتون کو صفرا اور رطوبت سے پاک کرتا ہے اور
ثقل خشک کو دفع کرتا ہی اور زیادہ تر بسبب دردگار اوسکی ہے واسطے استفراغ رطوبت کے اور وہ قولنج کو بھی کھولتا
اور ہمراہ خرمای ہندی کے استفراغ صفرا کا کرتا ہے اور صاحب تپ کو بھی نافع ہی اور ساتھ پانی ہری دھنیہ اور پانی مکو کے
غرغرہ کرین خناق کو نافع ہوگا اور ورمون اور نقرس گرم پر طلا اوسکا نافع ہے سودمند ہی اور مسہل خیار شنبر کا
بیخ و آفت سے یہانتک کہ زنان حاملہ کو بھی بوقت ضرورت اوس سے مسہل دے سکتے ہین خرمای ہندی
سرد اور خشک ہی تیسری درجہ مین پیاس کو جو تپون سے پیدا ہوتی ہی تسکین بخشتا ہی اور قے کو باز رکھتا ہی اور
معدہ گرم کو قوت دیتا ہی اور تپون مین بھی کہ باضعف اور غشی ہون نافع ہوتا ہی اور استفراغ صفرا کا کرتا ہے
اور محمد زکریا لکھتے ہین کہ خرمای ہندو ایک غذا ہی مشابہ دوا کے باندازہ اوسکو کھانا چاہیے اور بچون کو اوسکی عوض
آلو دینا چاہیے اور عورتون کو اور خصی آدمی کو نہ دینا چاہیے مگر اندک اور جس کسی کو درد معدہ اور قولنج کی شکایت
دیوے نہ دینا چاہیے اگرچہ قولنج حرارت سے ہو اور اسی طرح اوس آدمی کو کہ درد مثانہ رکھتا ہو اور اوس عورت کو
کہ درد رحم ہو اور صاحبان امراض دماغی کو مانند مرگی اور فالج اور لقوہ اور سرسام سرد اور صاحب مالیخولیا
کو اور اوس آدمی کو کہ کھانا جسکے معدہ مین ترش ہوجاتا ہو اور اوس آدمی کو کہ جسکے پٹھے ضعیف ہوگئے ہون اور
اوس آدمی کو کہ جسکا شکم ملین ہو یا جلد مستعد یا جابت ہو خرمای ہندو قطعاً ممنوع ہی ہرگز نہ دیوین اور آدمی
سفید پوست اور اندک مو کو بھی نہ دینا چاہیے مگر اندک اور کتاب اصلاح الادویہ المسہلہ مین مقدار خوراک اوسکی
پانی کی تنہا بدون آمیزش دوای دیگر کے نیم رطل بغدادی لکھی ہوتی ہی خروع فارسی اوسکی بیدانجیر اور ہندی ارنڈ
ہی گرم اور تر ہی دیسقوریدوس کہتا ہی کہ تخم اوسکے سے تیس دانہ پیسین اور تناول کرین استفراغ بلغم کا بخوبی ہوگا
اور اکثر اوقات قے بھی عارض ہوگی اسلیے کہ معدہ کو ضعیف اور نرم کرتا ہی اور ایک گروہ نے کہا ہی کہ قولنج کو
کھولتا ہے اور بلغمی دست جاری کرتا ہی اور درد مفاصل کو مفید ہی مقدار اوسکی خوراک کی دس دانہ ہی

پندرہ دانگ ہی اور اقل درجہ آٹھ دانا اور چو تخم اوسکا کوٹین اور چہا سے اور چہائی پر طلا کرین دونون بیمارونکو دور کریگا اور خلطون کو پگہلاتا ہی اور لطیف کرتا ہی اور اندامونکو قوت دیتا ہی دمشقی لکھتا ہی کہ تخم اوسکا اور روغن اوسکا محلل ہی پٹھون کو نرم کرتا ہی اور دستونکو جاری اور جذام کو دور کرتا ہی اور ان بیماریون کو جو سردی سے ہون نافع ہی اور روغن اوسکا مرہمون مین کام آتا ہی اور فعل اور قوت مرہم کی زیادہ کرتا ہی اور ریشہا سے تر کو کہ سر پر ہو اور انقلاب رحم کو اور انضمام رحم یعنی باہم رحم کے مونہہ ملنے کو نافع ہی اور کہانا اوسکا کیڑونکو مارتا ہے اور شکم سے باہر نکالتا ہی اور جالینوس لکھتا ہی کہ برگ اوسکے تحلیل کرتا ہی اور جلا دیتا ہی اور صاف کرتا ہی لیکن تخم اوسکا بہت قوی ہی دیسقوریدوس کہتا ہی کہ برگ اوسکا ضماد کرنا ورم پستان کو کہ وقت نفاس کے عارض ہوتا ہی دور کرتا ہی اور جالینوس لکھتا ہی کہ روغن اوسکا پرانے روغن زیتون سے بہت مشابہ ہی اور قوی زیادہ ہی اور بدل روغن زیتون نئے اور پرانے کی ہے خربق سیاہ ہندی مین اوسکو کٹکی کہتے ہین برگ اوسکا مانند برگ خیار کے ہی اور شاخ اوسکی کوتاہ ہی رنگ اوسکی ڈنڈی کا قرمزی ہے اور جڑ اوسکی مستعمل ہے اور اصل اوسکی جڑ کی مانند سر پیاز کے ہی اور اوسمین سے جڑین باریک باریک اوگتی ہین رنگ بیرون اوسکا سیاہ ہی اور رنگ اندرونی اوسکا خاکی ہے اور درمیان سے خالی ہے اور اوسمین مانند خانہ عنکبوت کی ایک شی ہوتی ہے کہ جسوقت اوسکو توڑتے ہین مانند گرد کے اوسمین سے کوئی چیز نکلتی ہے اور وہ خشکی مین اوگتی ہے اور بہتر وہ ہی کہ نہایت باریک ہو اور پرانی اور تازہ نہو اور زود شکن ہو اور مزہ اوسکا تیز ہو زبان کو کاٹتی ہے پس لازم ہے کہ اوسکی شاخین پانی مین تر کرین اور رہنے دین کہ نم ہو جائین پھر پوست اوسکا تراشین اور اوس پوست کو سایہ مین سکھائین اور پیسین اور چہانین اور ساتھ اون دواؤن کے کہ اصلاح اوسکی کرتی ہین کام مین لائین مانند قطراسالیون اور دوقو کے گرم اور خشک ہی تیسری درجہ مین محلل ہے اور لطیف کرنے والی اور جلا دیتی ہے اور گوشت مردہ کو کہاتی ہے خاصیت اوسکی یہ ہی کہ مزاج کو بدل دیتی ہے اور مزاج جوانی کا پیدا کرتی ہے خربق سفید بہت آدمی ایسے ہین کہ واسطے قولنج کے خربق سفید کہاتے ہین اونکو قی ہوتی ہے اور نہ دست آتے ہین ولیکن فائدے اور دستون کا حاصل ہو جاتا ہی اور آدمی قوی الترکیب اور جوان اور ادہیڑ کے یہ موافق ہوتی ہے مگر ناطاقت آدمی کو دینا نچاہئے وقت اوسکے کہانے کا ماہ نیسان ہی اور لازم ہے پہلے کہانے سے اوسکے ایک ہفتہ کامل طعام غلیظ سے پرہیز کرنا چاہئے اور عیش و خوشی ڈہونڈہنی چاہئے اور جسروز کہ کل کے دن خربق کہاوین تو رات کیوقت قے کرین اور صبح کو خربق تناول کرین استفراغ اوسکا قی اور دست اور لیا و شقیقہ پرانا اور فالج اور درد مفاصل سرد کو نافع ہی اور سودا اور خلطون بد کو کہ ساتھ خون کے شامل ہون خون سے جدا کرتی ہی اور تمام جسم کو

پاک کرتی ہی اور چھیپ اور برص کو زائل کرتی ہے اور جو اوسکو سرکہ مین جوش دین اور اوس سرکہ سی مضمضہ یعنی کلی
کرین دانتون کے درد کو دور کرتی ہے اور جو شاہدانہ اوسکا کان مین ٹپکانا دوی اور طنین کو نافع ہی اور قوت
شہوانی کو زیادہ کرتا ہی اور اصلاح اوسکی یہ ہی کہ اوسکو شراب انگوری یا سرکہ یا سکنجبین مین تر کرین اور ایک رات
بھیگی دیوین پھر وہ شراب یا سکنجبین ہمراہ اوس کشکاب کہ جو کشک جو اور مسور سی پکایا ہو تناول کرین اور یا ساتھ
شوربا مرغ فربہ یا ساتھ اوس شی کے کھائین کہ جو اوسکو جلد اوتار دیوی اور معدہ کو قوت دیوی اور جلد اوسکو
کام مین لاوین لیکن وہ چیز جو جلد اوسکو اوتار دیوی اور معدہ کو قوی کری مانند پودینہ نہری اور صعتر اور فطراسالیون
اور دو قوی ہی اور وہ چیز جو جلد اوسکو کام مین لاوی سقمونیا ہی خبازی ایک جنگلی گھاس ہے شاخین اوسکی بلند
ہوتی ہین اور ایک جز سی بہت شاخین پھوٹتی ہین اور سر ہر شاخ کی ایک گل ہوتا ہی مانند برگ خطمی کے لیکن برگ
خبازی برگ خطمی سے بہت چھوٹا ہوتا ہی اور وہ ملوخیا کی ایک قسم ہی اور ایک گروہ نی کہا ہے کہ خبازی دشتی
اور ملوخیا بوستانی ہی اور ایک نوع ملوخیا کی ہے اوسکو ملوخیا الشجرہ کہتی ہین اور وہ خطمی ہے لیکن دشتی جنگلی
اور نرم کرنیوالی اور بوستانی اس سبب سے کہ پانی بہت پاتی ہی نہایت ضعیف ہوتی ہی اور تخم دونون قسم کے
قوی زیادہ برگ سی ہین اور ملوخیا الشجرہ دونون اقسام کی بہ نسبت زیادہ تحلیل کرنیوالی ہی اور یونس لکھتا ہی
کہ خبازی جنگلی کو کہ سورج کے نیچے رہتی ہے ایک قوت حاصل ہی خشک اور گرم اور پاک کرنیوالی اور سبب اسی
قوت کے جسوقت اوسکو پکا کر کھاتے ہین طبعی دستونکو بخوبی جاری کرتی ہے اور اکثر اوقات بوجہ افراط دستون کے
خون آنا شروع ہوتا ہی اور تخم اوسکا کوٹکر نملہ پر لگادین خشک کردیگا اور اوسکے برگ اور شاخ مین قوت تحلیل
اور قبض کی کمی ہی اور خشکی بدون سوزش کے پیدا ہوتی ہی اور باوجود اس قوت کے اگر چہ شاہدانہ اوسکا سوختگی
آتش پر لگائین بہت نفع پہونچائیگا اور ورم گرم کو بھی نافع ہی اور واسطے موئے آنے کے مرض اور دانتون
جڑون کے زخم کے اگر اوسکو چبادین بہت نفع ہوگا اور اگر اوسکو تلی کی دوا مین داخل کرین بہت فائدہ
ہوگا ابن ماسویہ لکھتا ہی کہ خبازی سرد اور تر ہی پہلے درجہ مین خصوصاً باغی اور معدہ تر کے لیے بد ہی اور مثانہ
اور زخم گردہ کو بہت نفع دیتی ہے خصوصاً شگوفہ خبازی کا بہت مفید ہی اور تخم اوسکا بہتر ہوتا ہی حلق اور سینہ
کی کھرکھراہٹ اور گردہ اور رحم اور مثانہ کو نافع ہی اور دیسقوریدوس کہتا ہی کہ اگر برگ اوسکا چبائین اور
ساتھ قدرے نمک کے ناصور پر ضماد کرین اوسکو بخوبی پاک کردیگا اور گوشت تازہ جماویگا اور اگر برگ اوسکو کوٹکر
آدمی کے پیشاب مین ملین کہ مانند مرہم کے ہو جائین اوس مرہم کو گنج سر کے زخم تر پر لگائین نفع کامل
ہوگا اور گوشت تازہ اوگیگا اور وہ مرہم سعفہ سر کو بھی مفید ہے اور جو برگ اوسکا ساتھ زیتون کے
کوٹین اور سوختگی پر آگ کی اور یا اوپر چہرہ کے لیے آتشک کے ضماد کرین فائدہ مین پہونچائیگا اور برادہ اوسکے

جوشاندہ مین بیٹھنا سختی ورم رحم کی دور کرتا ہے اور جوشاندہ ہی اوسکی حقنہ کرنا سوزش مقعد اور زخم اور
آنتون کی جلن کو مفید ہی اور اگر برگ اوسکی پکا کر کھاوین مضرت دواؤن زہریلا کا رقاتل کی دور کرتی ہین
اور زہر کو قے کی ذریعہ سی خارج کرتی ہین اور ریتلا ایک قسم مکڑی کی ہے اوسکی کاٹے ہوئے پر ضماد اوسکا
ضماد سود مند ہی اور جو اوسکو روغن زیتون مین خوب پیسین کہ مثل مرہم کے ہو جاوے اور زخم زنبور پر ضماد کرین
تو درد اوسکی زہر کا تمام جسم مین پراگندہ نہوگا اور ایک گروہ کہتا ہی کہ ضماد اوسکا باغی معدہ کو لیے بد ہی اور سدہ
جگر کا کھولتی ہے حرف الدال د بفتح دال و سکون نون و دال مہملہ عربی مین حب السلاطین اور
ہندی مین جمالگوٹہ کہتی ہین پھل ایک درخت کا ہے غلافی اور اکثر تین عدد ایک غلاف مین ہوتی ہین اور
ہر ایک علیحدہ ایک غلاف مین ہوتا ہے بقدر پستہ کے اور طول مین اوس سے کم ہوتا ہے تین قسم ہے چینی ہندی
سنجری لیکن چینی مانند پستہ کے بڑا ہوتا ہی اور سنجری چھوٹا ہوتا ہے تخم ارنڈ کے مشابہ رنگ اوسکا سرخ اور سیاہ
نقطہ ہوتے ہین اور ہندی سنجری سے بہت بڑا ہی اور چینی سے چھوٹا ہے مغز اوسکا خاکی رنگ مائل بزردی ا
اور خاصیت اوسکی یہ ہی کہ مقطع اور جالی ہے اور بلغم اور سودا کو نکالتا ہے بہتر قسم اوسکی چینی ہے پھر ہندی
اور سنجری بہت بری قسم ہے اور بدبر کام اپنا کرتی ہے اور پیٹ کی ناف اور پیچش شکم پیدا کرتی ہی اور وقت
جمالگوٹہ کا چاقو سے چھیلنا ضروریات سے ہے اسلیے کہ اگر ہونٹھ پر لگ جاویگا تو رنگ ہونٹھونکا دور کر دیگا اور سفید
مانند برص کی رنگ ہونٹھونکا ہو جاویگا پس جس وقت اوسکا پوست اوتارین اور مغز اوسکا چیرین تو اوسکی
بیچ مین ایک شی مانند زبان کے باریک برامد ہوگی اوسکو دور کرنا چاہی مزاج اوسکے مغز کا چوتھی درجہ کے پہلے
مین گرم اور خشک ہی اور نہایت تیز اور زیادہ اوسکا گرم اور خشک ہی چوتھی درجہ کے آخر مین اور باسمیت
ہوتا ہے اور مغز اوسکا دست بافراط جاری کرتا ہے اور سودا اور بلغم کو مفاصل یعنی جوڑونمین سی نکالتا
اور پاؤن کی سیاہی کو نگاہ رکھتا ہی اور اوسکو مین دواؤن کے ساتھ کھانا چاہیے مقدار خوراک
اوسکی تین جو ہی یعنی ڈیڑہ حبہ اور واسطے آدمی قوی اور دلیر کے دو دانگ یعنی آٹھ رتی تین چاول ہے
لیکن اوس آدمی کو استقدر دیوین جو مزاج اور ترکیب قوی رکھتا ہو اور بہت دستون کا تحمل ہو سکتا ہو
اصلاح اوسکی یہ ہی کہ ساتھ نشاستہ اور انڈی کی زعفران کے کوٹین اور گولیان بناوین اور ہمراہ مسہل دواون
دینا چاہین تو مسوت اور قسنتین اور حب النیل کے ساتھ دیوین اور جو چیزین کہ مثل اوسکی ہین اوسکے ہمراہ دینا چاہی
اور جس دوا مین کہ ہیون ہو اوسکے ساتھ ہرگز نہ دیوین اور دوسری مزاج سرد اور شہر سرد کے لیے نہ دینا چاہیے
حرف الذال ذیب فارسی مین گرگ اور ہندی مین بھیڑیا کہتی ہین جامع الفنون مین لکھا ہے کہ
گوہ اوسکا قولنج کے دفع کرنی کے لیے فعل عجیب رکھتا ہی اگر لٹکا دیوین صاحب قولنج کا اوس سے

معالجہ کیا ہی حکیم مطلق سی سب نے اوس مرض سی خلاصی پائی ہے اور پہر کسی کو قولنج تمام عمر نہوا اور جو ہوا بھی پہر
تو ضعیف اور خفیف ہوا ہی ولیکن لازم ہی کہ استعمال سرگین گرگ کا اوس قولنج مین کرین جو بغیر ورم کے ہوا ور
ترکیب اوسکی یہ ہی کہ اوسکو کسی کپڑے مین باندہکر اور پشم کی ڈوری سی تہیگاہ پر باندہین تو قولنج فوراً جاتا رہے گا
اور بہتر یہ ہی کہ ڈوری اوس گوسفند کی پشم سے بٹنا چاہیے کہ جس گوسفند کو بہیڑیے نے پہاڑا ہو لیکن اگر وہ میسر
نہو سکے تو تسمہ پہاڑی گای کی کہال کا تراش کر عمل مین لائین اور محمد بن زکریا لکہتے ہین کہ مینے چاندی کا تعویذ بنایا
تہا اور قدرے گوہ بہیڑیہ کا اوسمین رکہا تہا کہ وہ بقدر باقلا کے تہا اوسکو مینے واسطے امتحان کے ران پر صاحب
قولنج کے باندہا منفعت اوسکی سی عجائب مشاہدہ ہوئے اور بہتر گوہ اوسکا وہ ہی کہ اوس بہیڑیہ نے ہڈیان
کہائین ہون نشانی اوس گوہ کی سفیدی اوسکے رنگ کی ہے کہ با خشونت ہوتا ہے اور نیز بہتر سرگین بہیڑیے کا
وہ ہی کہ جو خار اور پتہرون پر اور کسی شے بلند پر پڑا ہو وہ کہ جسمین ہڈیان چبائی ہوئین نکلین اور پیشاب اور خون
بہیڑیہ کا قاطع حمل ہے پینا بھی اور حمول بھی کرنا اوسکا اور خصیہ بریان اوسکا کہانا قوت باہ کو بشدت بڑہاتا ہے
اور جو کوئی عورت پیشاب پر بہیڑیہ کے پیشاب کرے ہرگز حاملہ نہوگی اور اگر دندان پیش گرگ کی پوست مین لپیٹکر
جس کسی مکان مین دفن کردیوین وہان کے رہنے والو مین باہم تفرقہ ہو جائیگا **حرف الراء** ریٹہ فندق
ہندی ہے گرم اور خشک ہی سرکہ مین پیسکر اگر خنازیر پر طلا کرین فوراً گہلا دیگا اور کہانا اوسکا اون ریحونکو
دفع کرتا ہے جو پشت اور پہنیگاہ مین ہون چند روز کہانا چاہیے قدر خوراک ایک ایک تخم ہی بچہون کی سستی کو دور
کرتا ہی محمد بن زکریا لکہتے ہین کہ ایک آدمی کو لقوہ عارض ہوا مینے تجویز کیا کہ اس دوا کو پیسین اور دو قطرہ
ناک مین بیمار کے ٹپکائین جس طرف کہ لقوہ ہی اور ایک قطرہ اوس طرف جو سمت درست ہی اوس مریض نے
اوسی طرح استعمال کیا بہت رطوبت ناک سی نکلی ایک قطرہ ہر روز بڑہایا تین دن مین شفا ہوگئی اور واسطے
شقیقہ اور پرانے درد سر اور مرگی اور مرض سدر اور دوار اور مالیخولیا کے بھی اسی طرح استعمال کرین نافع ہوگا
اور جو پوست دیمی اوسکا جلاوین اور دہونی اوسکی دیوین بچون کی پیچ کو بہت فائدہ ہوگا اور اگر اوسکو
سرمہ مین پیسکر آنکہہ مین لگائین مرض احول کو نفع کامل پہونچیگا اور منافع ریٹہ کے دستور کے معالجہ مین مانند
منقشون اخربق سیاہ کے ہین اور اصلاح بھی اسکی بعینہ وہی ہے مقدار خوراک کامل اسکی تین کرم ہے
اور کرم چہہ قیراط کا ہوتا ہے اور قیراط چار جو سے شراب انگوری شیرین عرق یا سکنجبین یا فطراسالیون اور
دوقو اور سقمونیا کے ساتہ اور جو کچہہ خربق مین مذکور ہو چکا ہے یہان بھی اوسی مضمون کو عمل مین لائین
اور ریٹہ تریاق ریتلا کا ہے اور ریتلا ایک قسم مکڑی کی ہے پوست ظاہری ریٹہ کا پیسین اور ریتلا کین
جس طرف سی کہ کاٹا ہوا اور مقام گزیدگی پر بھی طلا کرین نہایت مفید ہوگا اور جو اوسکو پانی مین پیسین اور

اوسمین آلودہ کرکے فرج عورت مین رکہین حیض کہلجائیگا اور بچہ مردہ رحم سے جلد خارج ہوگا حرف الزاء
زراوند اوسکی تین قسمین ہین ایک قسم طویل ہے یعنی دراز اور دوسری قسم مدحرج یعنی گول اور تیسری قسم
اور ہے طویل کو نر کہتے ہین اور مدحرج کو مادہ اور تینون قسمین گرم ہین تیسرے درجہ مین اور خشک ہین دوسرے
درجہ مین جالینوس لکھتا ہے کہ قوتین مدحرج کی جمیع امور مین ساتھہ قوتون طویل کے برابر ہین بجز اس بات کے
کہ مدحرج تلطیف کرنے کی قوت مین قوی زیادہ ہی اور طویل گرم کرنے اور جلا کرنے کی قوت مین قوی زیادہ ہے
اس سبب سے جسجگہ کہ حاجت طرف گرمی اور جلا کے زیادہ ہوتی ہے اوسجگہ طویل نافع ہوتی ہی اور جسجگہ
حاجت تلطیف کی بیشتر ہوتی ہے مدحرج مفید زیادہ ہوتی ہے دیسقوریدوس حکیم لکھتا ہی کہ منفعت
توڑنے ریاحون کی اور گلانے کسی شی غلیظ کے جو اندر جگر کے ہو بیشتر ہی اور بناسوس لکھتا ہی کہ طویل ریشہائے زخم کو
موافق ہی اور مقام ریش پر کہ گوشت دور ہوگیا ہو گوشت بنا جاتی ہے اور ریشہای کہن پر لگانا بہی نافع ہے
اور دانتون کو مفید ہی دیسقوریدوس کہتا ہی کہ ساڑہی تین ماشہ زراوند طویل شراب انگوری مین ڈالکر
کہائین یا ضماد کرین تو مضرت زہرون اور دواؤن بد کی باز رکہتی ہے اور جو اوسکو ساتہہ مر یعنی بول اور
فلفل یعنی مرچ سیاہ کے تناول کرین صاحبہ نفاس عورت کو کہ فضول اچہی طرح نہ نکلے ہون پاک کرتی ہی
اور حیض بستہ کو کہولتی ہے اور بچہ مردہ کو رحم سے باہر نکالتی ہے اور حمول اوسکا بہی یہی فعل رکہتا ہی اور اگر
مدحرج کو پانی مین پیسین اور کہائین ہچکی اور لرزہ اور عضلون کی سستی اور درد پہلو اور ورم طحال کو مفید
ہوگی اور جو اوسکا ضماد کرین تیر اور خار اور پوست استخوان کو جسم سے باہر نکالتی ہے اور ریشہای بد کو پاک
کرتی ہے اور جو اوسکو ایرسا یعنی نیلی سوسن کی جڑ کے ساتہہ ملائین پرانے زخمون کو پاک کردیگی اور
دانتون کو جلا دیتی ہے جالینوس لکھتا ہی کہ اگر اوسکو پیسین اور ہمراہ پانی کے کہائین تو آنتون کو اونمین
ریاح غلیظ ہون نافع ہوگی اور لرزہ اور مرگی اور نقرس کو سودمند ہوگی اور سدے کہولتی ہے اور
اربناسوس کہتا ہی کہ مدحرج مشتبہ کو دردون کو جو عضلون مین ہون نافع ہی اور رنگ چہرہ کا صاف
کرتی ہے اور سینہ کو پاک اور قوت شنوائی کو زیادہ کرتی ہی اور ساڑہی تین ماشہ بلغم اور صفرا کو دستون
کی راہ نکالتی ہی اور معدہ کو پاک کرتی ہی اور بچہو کے کاٹے ہوے کی مضرت کو باز رکہتی ہی خاصیۃ طویل اور طویل
اور مدحرج دونون کرمی کوشک دواؤن مین کام آتی ہین اور نہایت نافع ہین بدل مدحرج کا مثل
وزن اوسکے سرکچور اور تین وزن اوسکا جاوشیر اور نصف وزن اوسکا کوٹ یعنی قسط اور بدل طویل کا مثل
وزن اوسکے سرکچور اور نصف وزن اوسکا کالی مرچ ہی زوفا زوفا خشک ایک گہاس ہے اوسکو اگر ساتہہ
شہد کے کہائین کیموس غلیظ بلغمی کو دستون کی راہ نکالتی ہی اور کدو دانون کو پاک کرتی ہے اور اگر

انجیر کے ساتھ تناول کرین طبع کو نرم کرتی ہی روفس لکھتا ہی کہ استفراغ بلغم خام کا کرتی ہی اور دیگر منافع اپنے
اپنے مقام پر مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالی **حرف السین سقمونیا** طبیب اوسکو محمودہ کہتے ہین
دیسقوریدوس لکھتا ہی کہ اوسکی گھاس کی ایک جڑ ہی اوس سے شاخین بہت پھیلتی ہین بلندی اوسکی تین
گز سے چار گز تک اور ظاہر سمت پر اوسکی ایک رطوبت ہی چسپندہ اور برگ اوسکا مانند برگ لبلاب کی اور نرم زیادہ
اور سبز اور باریک زیادہ اوس سے ہوتا ہی اور پھول اوسکا سفید اور گول درمیان سے خالی اور سفیدی اوسکی خاک آلودہ ہی اور ثقیل بو ہی اور [illegible]
اور اوسکی جڑ کا مانند کلائی انسان کے ہی اور سفید ہی اور شیردار اور طریق حاصل کرنے شیر کا اوس سے یہ ہے کہ ہنگام
رسیدگی اطراف اوسکی جڑ کے خاک سے خالی کر کے برگ اخروٹ گرد اوسکے بچھاتے ہین اور جڑ اوسکی چیرتے ہین
شیر اوسکا اون پتون پر جمع ہوتا ہی پھر تامل کرتے ہین کہ جمجاتا ہی اوسکو اوٹھا کر نگاہ رکھتے ہین اور بار یہ کہ اوسکی جڑ
کو جلاتے ہین کہ جو کچھ رطوبت اوس مین سے نکلتی ہے اون پتون پر جمع ہوجاتی ہے اور بہتر قسم اوسکی انطاکی ہے اور
جرمغانی اور اصلاح سقمونیا کی یہ ہی کہ اوسکو مشوی یعنی بریان کرین اور طریق اوسکی بریان کرنے کا اس نہج پر ہے
کہ ایک سیب کو دو ٹکڑے کرین ایک نصف اوسکا بہت بڑا اور دوسرا النصف بہت چھوٹا ہووے اور درمیان
اونکا پاک کرین اور سقمونیا درمیان بڑے ٹکڑے کے رکھین اور چھوٹا ٹکڑا اوسپر جما کر باہم ملائین اور خمیر سے مضبوط کر کے
آگ مین ڈالدین اور خیال رکھین کہ چھوٹا ٹکڑا اوپر رہے اور آگ مین یہانتک رکھین کہ خمیر سرخ ہوجائے اوسوقت
آگ مین سے نکالین اور تامل کرین کہ سرد ہوجائے پھر اوسکو خمیر سے باہر کر کے سقمونیا نکالین اور سیب مین بھی اسیطرح
بریان کرسکتے ہین اور رب بہی کا خود اوسکی اصلاح کرتا ہے اور مصلح اوسکی سونٹھ رومی اور ڈوقو سے
یا روغن بادام مین چرب کرنے سے اصلاح اوسکی ممکن ہے اور محمد زکریا لکھتا ہی کہ اگر سقمونیا کو ساتھ
ہلیلہ زرد اور صبر یعنی ایلوا کے استعمال کرین اصلاح اوسکی ہو سکتی ہے اور معلوم کرنا چاہیے کہ قوت سقمونیا کی
مشوی کی جلد باطل ہوجاتی ہی اور قوت خام کی تیس برس بلکہ چالیس برس تک رہتی ہے طبیعت اوسکی
گرم اور خشک ہی تیسرے درجہ مین گرمی اوسمین خشکی سے زیادہ ہی اگر جڑ اوسکی سات ماشہ تناول کرین دست
لاویگی اور جو اوسکی جڑ کو سرکہ مین پکاوین اور پیسین اور جو کے آٹے مین گوندھین اور عرق النساء پر ضماد کرین
نافع ہوگی اور سقمونیا کو اگر شہد اور روغن زیتون مین پکائین اور خراج پر ضماد کرین تحلیل کریگی اور جو اوسکو
سرکہ اور روغن گل مین ملا کر سر پر رکھین پرانے درد سر کو دور کرتی ہی ابن ماسویہ کہتا ہی کہ سقمونیا معدہ اور
جگر کے لیے بد ہے اور بھونک کھانے کی کھوتی ہے اور ایک گروہ کہتا ہی کہ وہ متلی اور پیاس پیدا کرتی ہے
اور آنتون کو ضرر دیتی ہے اور اگر سقمونیا کو روئی یا پشم کے ساتھ حمول کرین بچہ کو رحم کے اندر قتل کریگی
اور باہر نکالیگی اور اگر زیادہ مقدار واجب سے تناول کرین پہلے قبض کریگی اور سینہ سرد اور متلی اور کرب

پیدا کریگی پھر دستون کو بافراط لادیگی اور چال سقمونیا کا موافق احوال ہر ایک شہر کے متغیر ہوتا ہی اور شہرون
سرد اور شمالی مین زیادہ اوس سی دینی چاہیے کہ جسقدر معتدل شہرونمین دیتی ہین اور ابن ماسویہ لکھتا ہے
کہ اندکے سقمونیا ادرار کرتی ہے اور دست نہین لاتی اور اگر اوسکو ہمراہ ایلوا نوش کرین یہ قوت کمتر
اوس سے حاصل ہوگی اور طلا اوسکا چھیپ اور برص اور چھائی پر نہایت نافع ہی اور کھانا اور طلا کرنا اوسکا
بچھو کے کاٹے ہوئی کو خیلی سودمند ہی سکبینج ایک گوند ہی شکل مین مشابہ خیار کے بہتر قسم اوسکی صاف ہی
باہر سے سرخ یا زرد اور اندر سی سفید مزاج اوسکا تیسرے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک تحلیل
کرنے والا اور تلطیف کرنیوالا اور ریاح توڑنیوالا اور گرم کرنیوالا اور جلا دینیوالا ہی لیستیریہ وشق کرتا ہی کہ فالج اور صرع کی کو نافع ہو اور اوس درد سر کو
جو بسبب سردی اور ریاح کے ہو دور کرتا ہے اور درد سینہ اور پہلو اور کہانسی پرانی کو مفید ہی اور غلیظ خلطوں کو
جو سینہ کی اندر ہون اوکھاڑتا ہے اور اوس گوند کو اگر ساڑھی چار دانگ یعنی دو ماشہ اڑھائی رتی تلی یعنی
سُداب کی پانی نچوڑے ہوئی مین دیوین ضیق یعنی تنگی سانس کی مرض کو خیلی سودمند ہوگا اور فالج کو بھی کہ
گردن مریض کی پشت کی جانب کھینچی ہو مفید ہی اور ساتھہ پاؤن کے سُن ہو جانے کو بھی نافع ہی اور جو اوسکو
سرکہ مین پیسین اور سبلری پلک چشم اور شعیرہ پر طلا کرین نہایت نفع پہونچائیگا اور اگر اوسکو سرکہ مین حل کرین
اور سونگھین مرض اختناق الرحم کو مفید ہوگا اور حقنہ اوس سے کرنا قولنج کو کھولتا ہی اور بلغم کو مفاصل سے یعنی
جوڑونمین سی اوکھاڑتا ہی اور دستون کی راہ باہر نکالتا ہی اور یہ گوند بواسیر کو بھی خیلی مفید ہی اور ریاح کو توڑتا ہے اور
تپ لرزہ کو دور کرتا ہی اور قوت مجامعت کو بڑہاتا ہی اور جگر کو نافع ہی اور سردی معدہ اور رحم اور آنتون کی
زائل کرتا ہی اور حیض کو کھولتا ہی اور پیشاب کو بخوبی جاری کرتا ہی اور صفرا کو نکالتا ہی اور واسطے مرگی اور درد
کی اگر اوسکو حل کرین اور ناک مین ٹپکائین بہت نفع بخشیگا اور سب طرح کے کیڑون کو شکم مین قتل کرتا ہے اور
گردہ اور مثانہ سی پتھری کو باہر نکالتا ہی اور خنازیر کو تحلیل کرتا ہی اور مثانہ اور گردہ کے لیے مضر ہے اور مصلح اوسکا
کتیرا ہی مقدار خوراک اوسکی ساڑھے تین ماشہ ہی بدل اوسکا قنہ ہی سنا مکی ایک گھاس ہی گرم اور
خشک ہی پہلے درجہ مین سودا اور صفرا کو دستون کے ذریعہ سی نکالتی ہے اور قوت اوسکی قعر بدن تک پہونچتی ہی
اسی وجہ سی دردون مفاصل اور عرق النسا کو مفید ہوتی ہے اور کھرا اور خارش کو دور کرتی ہی اور اگر اوسکو
بقدر دو تولہ ساتھہ دس تولہ پانی سو نیز منقی کے گرم کرین اور چودہ ماشہ روغن بادام سی چرب کرکے تناول کرین
صفرا اور بلغم کو بخوبی دفع کریگی اور اگر ساڑھے سترہ ماشہ افتیمون بھی اوسمین شامل کرین تو مناسب اخلاط سودا
کو بھی نافع ہوگی اور سنا مکی پیسی ہوئی شہد مین ملا کر تین دن یا سات دن چاٹنا وجع مفاصل اور اور
طرح دردون کے لیے نہایت مجرب ہے اور کرب اور انتون مین درد اور پتلی اوس سے پیدا ہوتی ہی مصلح اوسکا

پاک کرتا ہی چوب اور شاخ اور تخم سے اور آلودہ کر تا روغن بادام مین بعد کوٹنے اور چہاننے کے اور ساتھ ہلیلہ زرد اور
گلاب کی پہول اور انیسون یعنی سونف رومی اور بنفشہ اور پانی میوون کے استعمال کرنا مصلح ہی با جملہ استعمال
اوسکا بدون گل سرخ اور روغن بادام کے جائز نہین ہی مقدار خوراک جرم اوسکی سے سات ماشہ ہی ساڑہی دس ماشہ
تک ہی اور جوشاندہ اوسکی سے چودہ ماشہ سی دو تولہ تک ہی بدل اوسکا ہموزن اوسکی تربد یعنی نسوت اور نصف
وزن اوسکا ہلیلہ زرد اور چہارم وزن اوسکا بنفشہ ہی **سورنجان** ایک جڑ ہی لہسن جنگلی سی بہت مشابہ
صنوبری شکل قدری چوڑا اوسبھی رکھتی ہے اور وہ تین قسم ہی ایک قسم ایسی ہے کہ ظاہر اور باطن اوسکا دونون سفید
ہین اور مزہ شیرین رکھتی ہی اور دوسری قسم وہ ہی کہ ظاہر اور باطن اوسکا دونون زرد ہین مائل بہ تیرگی اور سرخی اور
تیسری قسم اوسکی وہ ہی کہ ظاہر اور باطن اوسکا مائل بسیاہی ہوتا ہی اور ظاہر اوسکا نہایت تیرہ اور مزہ تلخ ہے
مگر بہتر قسم قسم اول ہے یعنی وہ کہ جو اندر اور باہر سی سفید ہی اور اندر کے سخت اور کرم ناخوردہ اور بو بھی نہین رکھتی
اور یہ قسم مستعمل ہے داخلا کہانے اور پینے کی دواؤن مین اور وہ قسم جو سرخی اور سیاہی کیطرف میلان رکھتی ہی بد ہے
ابن ماسویہ لکھتا ہی کہ سرخ اور سیاہ زہر قاتل ہے وہ مستعمل خارج سی ہے نہ داخل سی گرم اور خشک ہی تیسری درجہ مین
اور بعضون نے کہا ہی کہ تیسری درجہ مین گرم ہے اور دوسری مین خشک ہی اور بزعم بعضی مزاج قسم سفید کا حرارت مین
معتدل ہی اسکندر کہتا ہی کہ مزاج سورنجان کا سرد ہی لیکن نہایت سرد نہین ہی کیونکہ اگر بہت سرد ہوتی تو دستون
کی قدرت نرکھتی مگر البتہ سرد ہی اور سردی ہی کی وجہ سی اوسکو جوڑون کے درد مین ساتھ زیرہ اور کالی مرچ کے
کہلاتے ہین اور بعض طبیب اسطرح لکھتے ہین کہ سورنجان سفید مین حرارت خفیف ہی اور اور قسمین اوسکی گرم بشدت
ہین محمد زکریا کہتے ہین کہ اگر وہ گرم ہوتی تو پشیمای بدن مین جلن پیدا کر دیتی اور حالانکہ اوسمین کچھ سوزانی نہین ہے اور
سورنجان تریاق ہی گٹھیا اور جوڑون کے سطح کی درد کا مگر معدہ کے لیے بد ہے اور بہت کہانا اوسکا بہتر نہین ہے
اسوجہ سی کہ جب کثرت سی کہائی جائیگی تو عضلونکو سخت کر دیگی اسی سبب سے اوسمین یہ قاعدہ مقرر ہی کہ ہر بار جو اوسکو
کہاتے ہین تدبیر تری اور نرمی جوڑون اور جسم کے بند گاہون کی کر لیتے ہین پس مناسب ہے کہ اس قاعدہ پر عمل
کرین اور کہانا اور ضماد کرنا سورنجان کا نقرس اور سب طرح کے دردون کو جو بندگاہو مین ہون دور کرتا ہی اور
سورنجان شہوت جماع کو بہت بڑہاتی ہی اسلیے کہ اوسمین ایک رطوبت فضولی ہے خاصۃً اگر ساتھ زنجبیل اور پودینہ
اور زیرہ کے تناول کرین اور پرانے زخمون کو بھی سکھاتی ہے جرم اوسکا اور جوشاندہ اوسکا دونون مسہل ہین قدر
خوراک اوسکی ساڑہی چار ماشہ ہی تنہا اور ساتھ شکر اور اور دواؤن کے سوا دو ماشہ ہی بدل اوسکا دردون مفاصل
مین ہموزن اوسکی حنا ہی اور ہموزن اوسکا گوگل ہی **سپستان** معتدل ہی سینہ کو صاف کرتا ہی اور پیاس کو
بجہاتا ہی اور قبض شکم دور کرتا ہے **حرف الشین** **شحم حنظل** حرف حا مین مذکور ہو چکا ہی **شاہترہ**

اوسکو سلطان البقول کہتے ہین ایک گھاس ہی مشہور بہتر قسم اوسکی سبز اور تازہ اور تلخ ہی طبیعت اوسکی سرد ہی پہلے درجہ مین
اور خشک ہی دوسرے درجہ مین اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ مرکب القوی ہی حرارت مین معتدل اور دوسرے درجہ مین خشک اور بعضے کہتے
ہین کہ دوسرے درجہ مین گرم ہی مگر شیخ الرئیس نے اول درجہ مین سرد لکھا ہی لیکن تلخی اوسکی واجب کرتی ہی کہ اوسمین کچھ حرارت بھی ہے
اور کہتے ہین کہ تخم اوسکا بہت قوی ہی بہ نسبت گھاس کے اور شاہترہ خون کو صاف کرتا ہی اور صفرا کو معدہ سے
اور فلطون یا او سوختہ کو تمام بدن سے خارج کرتا ہے اور پوست بیرونی کو خارش سے پاک کرتا ہی جالینوس لکھتا ہے
کہ بسبب قوت قبض کے جو اوسمین ہی معدہ کو تقویت بخشتا ہی اور ایک گروہ کہتا ہی کہ بقوت تلخی کے سدہ کھولتا ہے
مقدار خوراک ہری شاہترہ کی پانی نچوڑی ہوئے سے نیم رطل بغدادی یعنی اٹھارہ تولہ سات ماشہ تین تولہ شکر کے اور جرم
اوسکے ساڑھے دس ماشے سے ساڑھے سترہ ماشے تک اور تخم اوسکے سے ساڑھے سترہ ماشے تک ہے بدل اوسکا نصف
وزن اوسکے سنا اور دو ثلث اوسکا ہلیلہ زرد اور بعضون نے کہا ہی کہ استعمال اوسکا ساتھ ہلیلہ زرد کے اولی ہے
اسلیے کہ شاہترہ تلی کو مضر ہی اور ہلیلہ مصلح اوسکی ہے شبرم ایک گھاس ہی کہ باغون مین جمتی ہی اور کہیتون مین
بھی ہوتی ہی اور اوسکی ایک ساق ہی راست اور گرہ دار نی کی شکل اور شیر دار بہتر قسم اوسکی وہ ہی جو دیار
نصیبین سے لاتے ہین رنگ اوسکا مائل بسرخی ہوتا ہی اور سبک اور رقیق اور نازک ہوتی ہے مشابہ پارہ ہای
پوست پیچیدہ کے اور بدترین اقسام اوسکے سے تیرہ رنگ اور غلیظ سخت ہی کہ سرخی کم رکھتی ہے اور جو اوسمین سے
بعد شکستگی کے اندرون جوف مانند سوت کے تارون کے کوئی شے برآمد ہو بہت زبون اور قاتل ہی اور بغیر عمل
کرنے اور پسینہ سر داو تخشش پیدا کرتی ہی اور جو شبرم اوسکی فارس سے لاتے ہین وہ بھی بد ہوتی ہے طبیعت اوسکی
گرم ہے دوسرے درجہ مین اور خشک ہے تیسرے درجہ مین اور شیر اوسکا گرمی اور خشکی مین چوتھے درجہ ہی سموم قتالہ سے
اور مسہل قوی ہے بلغم اور سودا کا اور اوسمین قوت قبض اور تیزی کی ہے منہ رگون کے کھولتی ہے اور بڑی
مضرت ہی اسیواسطے طبیب اوسکے استعمال سے دست بردار ہوئے ہین اور کسی طرح کام مین نہین لاتے معدہ اور جگر کو
نقصان پہونچاتی ہے اور تپ پیدا کرتی ہے اور اگر اصلاح اوسکی کرتے ہین تو فعل اوسکا ضعیف ہو جاتا ہے
اور قوت مسہل کی اوسمین نہین رہتی ہی اور کتاب کامل الصناعۃ مین لکھا ہی کہ شیر اس گھاس کا ناکارہ ہی
مگر جرم اوس گھاس کا زرد پانی اور صفرا اور رطوبتین غلیظ کو کہ اندر بند گانٹھون کے ہون اور خلط سوداوی
کو مسامون کی فرایسے باہر نکالتا ہی اور قولنج کھولتا ہی اور پیٹ کی سدد کو کھولتا ہی کہ اگلے طبیب استعمال اوسکا اکثر
رکھتے تھے مگر اور حکیمون نے جو حقیقت اس گھاس کی ہے مضرت دیکھی استعمال اوسکا مطلق چھوڑ دیا اور
بالکلیہ دست بردار ہو گئے اور طریق اوسکی اصلاح کا یہ ہی کہ اوسکو نالو فتہ شیر گاو مین بھگوتے ہین ایک رات
دن اور ہر وقت شیر تازہ بدلتے ہین کیونکہ شیر اوسکی مضرت کو ضعیف کرتا ہی اور تھوڑے دنون کی تیزی کو

اوسکی دور کرتا ہی اور اگر چارپارہ ہووی جرم اوس گھاس کا ساتھ انیسون اور تخم بادیان اور زیرہ او رہلیلہ کے کھانا چاہیے اگرچہ کتابونمین ان مصلح دوائون کے ساتھ اجازت اوسکو استعمال کی دیتے ہین لیکن اولی یہ ہے کہ اس اجازت پر دلیری نکرین ہلیلہ کہ مضرت اوسکی تیزی ہین وسکو ہے اور یہ دوائین تیزی زیادہ کرتی ہین وجس طبیب ذکر ساتھ ان دوائون کے اوسکو استعمال کی اجازت دی ہی اسلیے دی ہے کہ یہ دوائین معدہ کو قوت بخشتی ہین اور اوسکی مضرت کو معدہ سے باز رکھتی ہین اس طرف کا تو خیال کیا ہی اور دوسری مضرت کی طرف کو کہ تیزی زیادہ کرتی ہی کچھ توجہ نہین کی ہے پس اولی یہ ہی کہ اس اجازت پر دلیری نکرین اور کسی طرح اوسکو کام مین نلائین اور جو واسطے مرض استسقا کی اس گھاس کو کھائین تو چاہیے کہ اوسکو کاسنی کے پانی اور مکو کی پانی مین تین رات دن تر کرین اور ہر روز پانی اوسکا بدلتے رہین پھر خشک کرین اور ساتھ قدری نمک ہندی اور نسوت اور ہلیلہ زرد کے گولی بنائین مقدار خوراک اوسکی چار رتی ڈیڑہ چاول ہے دو ماشہ چھ چاول تک اور بقدر چودہ ماشہ اوس سے زہر قاتل ہے حرف الصاد صبر بکسر صاد ہندی مین ایلوا کہتے ہین پانی نچوڑا ہوا ایک گھاس کا ہی تین قسم ہے اسقوطری اعرابی سمنجانی مگر بہ نسبت جمیع اقسام کے اسقوطری بہتر پانی اوسکا آب زعفران سی مشابہت رکھتا ہی اور خوشبو کیلہ کی او مین ہوتی ہے او رنازک اور ریزندہ او ر روشن اور اعرابی مین بہ نسبت اسقوطری کے یہ صفتین کمتر ہوتی ہین اور سمنجانی بداور گندہ اور سیاہ ہوتی ہی اور صبر کو یونانی مین فیقرا اور سریانی مین علوی اور بنگالہ مین مصبر کہتے ہین اور اوسکی گھاس مین شگوفہ بھی ہوتا ہی مانند شگوفہ سوسن کے لیکن برگ اوسکا بزرگ او رغلیظ اور آبناک زیادہ برگ سوسن سی ہے اوسکی پتون کو توڑکر اور چرخی مین ڈالکر کوٹتے ہین اور پانی اوسکا تغار مین او رکشادہ برتن مین رکھتے ہین کہ وہ پانی سورج مین گھٹتی گاڑہا ہو جاتا ہی اور سوکھ جاتا ہی اوسکا نام ایلوا ہی گرم اور خشک ہی دوسری درجہ مین جالینوس کہتا ہی کہ صبر استفراغ صفرا کرتا ہی اور دیسقوریدوس لکھتا ہی کہ جو اوسکو سوا پانچ ماشہ ہمراہ آب گرم کے تناول کرین دست لاویگا اور معدہ کو پاک کریگا او رمقدار سات ماشہ ایلوا گلو سی خون بہنی کو باز رکھتا ہی اور صاحب یرقان کو نافع ہی اور جو اوسکو ہمراہ شہد مصفی کے کھائین صفراوی اور بلغمی دست لائیگا اور بقدر ساڑھے دس ماشہ استفراغ کامل کرتا ہی اور جو اوسکو مسہلہ دواؤنمین داخل کرین مضرت دواؤنکی بدن سے دفع ہوگی اور تازہ زخمون کو درست کرتا ہی اور قرحہ اور جرب چشم کو مفید ہی اور واسطے درد سر کے سرکا او رروغن مین ملاکر طلا کرین درد سر ساکن ہوگا اور جو اوسکو شراب انگوری مین ملائین اور بال اوس سے دہوئین بالون کے گرنے کو باز رکھیگا اور معلوم کرین کہ قوت صبر کی قعر بدن مین نہین پہونچتی ہے اور سوای معدہ اور آنتون کے اور مقامات سے استفراغ نہین کرتی ہے اور اگر مقدار اوسکی بڑہاوین تو ممکن ہی کہ قوت اوسکی جگر تک پہونچے اور اگر افادیہ

اوسمین ملائین تو زیادہ قوی اثر ہوگا اور دیسقوریدوس لکھتا ہی کہ طب قدیم مین لکھا ہوا ہی کہ ایلوا سوداوی
دست لاتا ہی اور مالیخولیا کو نافع ہی اور جو کوئی اوسکو تین دن برابر ہر روز ساڑھی چار ماشہ کھاوی اور تین دن
چھوڑدی اور پھر معاودت کری اور تین دن پھر کھاوی کرتا ہی کہن کو دور کردیگا ماسرجویہ لکھتا ہی کہ صبر بلغم کو سر سے
اوتارتا ہی اور جوڑون مین سی کھینچتا ہی اور سدہ جگر کا کھولتا ہی فارسی کہتا ہی کہ معدہ کو گرم کرتا ہے اور دباغت
دیتا ہی اور ریاح کو توڑتا ہی اور ذہن کو تیز اور عقل کو روشن کرتا ہی اور جوڑون کے درد اور نقرس کو سودمند ہے
اور معدہ کیواسطے کہ جسمین صفرا ہو بہترین دوا اونکا ایلوا ہے اور کھانے کی بھونک کو جو باطل ہوگئی ہو پھیر لاتا ہے
اور خراب چیزونکی بھونک کو مانند مٹی وغیرہ کی آرزو کو دور کرتا ہے اور اگر صبر کو مصطگی اور گلاب کے پھول اور
گوگل سے اصلاح دیکر گولیان بنائین وقت صبح اور رات کیوقت چند گولیان تناول کرین طبع کو نرم
کرتی ہین اور طعام کو تباہ ہونے نہین دیتی ہین مولف کہتی ہین کہ مینی بعض کتابونمین مطالعہ کیا ہی کہ کسی
جالینوس سی حکایت کی ہی کہ صبر کھانا چاہیی مگر بعد اوس ہنگام کے کہ جبکہ کھانا معدہ سی اوتر گیا ہو اسلیے کہ اگر
شامل طعام ہوجائیگا تو وہ اوسکو بالضرور تباہ کردیگا اور لازم ہی کہ صبر کو گرمی اور سردی سخت مین نکھائین اسلیے
وہ مقعد اور بواسیر کو نقصان پہونچاتا ہی اور ان دونو فصلونمین مضرت اوسکی بیشتر ہوتی ہی اور وہ جگر کو بھی
مضر ہے صلاح اوسکی اسطرح پر ہے کہ اوسکو مغسول کرین یعنی دہو وین اس طرح سی کہ حاصل کرین صبر یعنی
ایلوا ایک رطل بغدادی یعنی چونتیس ۳۴ تولہ اور کوٹین اور چھانین اور نگاہ رکھین اور طلب کرین افسنتین رومی
دس استار یعنی ساڑھے سولہ تولہ اور مصطگی اور عود بلسان اور حب بلسان اور سلیخہ اور دارچینی اور بالچھڑ اور
اسارون یعنی تگر ہر ایک ساڑھی دس ماشہ سبکو نیمکوفتہ کرکے دو من طبی یوسفے دو سیر پانی مین پکائین کہ آدھا رہجاے
صاف کرین اور دوائین ہاتھ سی ملین اور چھانین اور ایلوا پیسا ہوا تہوڑی قدری اس پانی مین ڈالکر ہاتھ
سی ملین اور دہو وین کہ سب اوسمین مالیدہ ہوجاوے پھر اوسکو رہنے دیوین یہانتک کہ تہ مین بیٹھ جاے
پس اوس پانی کو جو اوسکے سر پر ہے پھینکدیوین اور ساڑھے دس ماشہ زعفران اوسمین ملاکر سکھائین
یہ صبر مغسول ہی اس صبر کو اکیلا کھانا نہین روا ہے اور بجواور دوائون مین ملاوین روا ہے اور واسطے گرم مزاج
آدمی کے کاسنی کے پانی مین دہو وین اور اوس پانی مین ملین اور رہنے دین کہ تہ نشین ہوجاوے پانی
اوسکا دور کرکے دوسری مرتبہ پانی کاسنی کا تازہ ڈالین اور ملین اور دہو وین اسیطرح تین مرتبہ کاسنی کا
پانی بدلین اور اوس مین جو ہو کر پھر گلاب داخل کرین اور ملین اور دہو وین اور رکھدین کہ تہ نشین ہوجاے
اور سوکھجاوی ایسا صبر مغسول گرم مزاج والون کو نہایت موافق ہے اور قوت صبر مغسول کی جلد جاتی
رہتی ہی اور قوت دستونکی بھی ضعیف ہوجاتی ہے اور بغیر دہویا ہوا صبر دست بہت لاتا ہی اور معدہ کو

اسلیے پاک کرتا ہی کہ معدہ مین بدیر رہتا ہی اور قوت لطیف کنندہ اوسکی دماغ پر چڑہتی ہے اور خلطونکو لطیف کرتی ہی
اور اوتالالق ہے اور صبر معدہ کو پاک کرتا ہی اور جب معدہ پاک ہوجاتا ہی تو انجری بد معدہ سی دماغ پر نہین چڑہتی اسلیے
دماغ بھی پاک ہوجاتا ہی اور بعض گروہ کہتا ہی کہ سبب پاک کرنے صبر کا معدہ اور دماغ کو یہ ہی کہ معدہ کو ساتھ
دماغ کے شرکت ہی بسبب اوس پٹھے کے جو معدہ سی دماغ پر آیا ہے چنانچہ پٹھونکی تشریح مین بیان کیا گیا ہے
صابون مخترعات ہرمس سی ہے ورمونکو پکاتا ہی اور ملایم کرتا ہی اور قولنج کو کھولتا ہے اور خلط خام کو پیٹ سے
نکالتا ہی اور زخم اور عفونت پیدا کرتا ہے اور کھانا اوسکا مانع حمل ہے اور حمول اوسکا حیض جاری کرتا ہے
اور زندہ اور مردہ بچہ کو رحم سے نکالتا ہے اور حرف ضاد اور طا اور ظا اور عین مین کوئی دوا بے مسہل
مشہور نہین ہے **حرف الغین غاریقون** ایک چیز ہے شبیہ بوسیدہ جڑ کی کہ جوف سی بعض درختو
سا کہوردہ اور بہت کہنہ کی نکلتی ہے نر اور مادہ ہوتی ہے لیکن قسم مادہ بہتر ہے اور نشان اوسکا یہ ہی کہ نرم
اور سفید ہوتی ہے کہ ہاتھ مین جلد مالیدہ ہوجاتی ہے اور جو قسم اوسکی مائل بسرخی یا سیاہی ہے اور سخت
اور بدشواری مالیدہ ہوتی ہے اور نہایت زبانکا ہی مزہ اوسکا اول شیرین گو نہوتا ہے پھر تلخی معلوم ہوتی
ہی اور آخر مین تیزی کرتا ہی اور اوسمین اندکے قبض بھی ہے گرم اور خشک ہی اور ایک گروہ لکھتا ہی کہ گرم ہی پہلے
درجہ مین اور خشک ہی دوسر درجہ مین اور جالینوس لکھتا ہی کہ غاریقون تحلیل کرتا ہے اور خلطون غلیظ کو لطیف
کرتا ہے اور سددونکو جو جگر اور گردہ مین ہون کھولتا ہی اور یرقان کو دور کرتا ہے اور دماغ کو پاک کرتا ہے
اور مرگی کے لیے سودمند ہی اور دیسقوریدوس کہتا ہی کہ پھیپڑہ کے زخم اور تنگی سانس کے مرض کو ساتھ شراب
انگوری شیرین مزہ کے نافع ہی مقدار خوراک غاریقون کیواسطے اس کام کے ایک درمی یعنی ساڑہی چار ماشہ
اور واسطے ورم سپرز اور عرق النسا اور درد مفاصل کے تین ابولوس یعنی سوا دو ماشہ ساتھ سکنجبین کے
مفید ہی اور غاریقون پٹھونکو پاک کرتا ہے اور جو کوئی آدمی کہ گھوڑی پر سے یا جای بلند سی گر پڑا ہو اوسکو نہایت
نافع ہی مقدار خوراک اوسکی واسطے اس کام کے تین قیراط ہے اور قیراط آٹھ جو کا ہی اور جلاب مین استفراغ
غلیظ خلطونکا کرتا ہی مانند سودا اور بلغم کے اور یہ بھی اسمین صفت ہی کہ اور دوائونکو قعر بدن مین پہونچا دیتا ہی گویا
بدرقہ ہی واسطے اور دواؤن مسہل کے اور حیض بستہ کو کھولتا ہی اور مقدار خوراک اس امر کے لیے ایک درمی
یعنی ساڑہی چار ماشہ ہی اور تپ ولرزہ اور سرد ہونے اور لرزہ کو کہ بلغمی زجاجی سے پیدا ہوا اور پرانی ہون کو کہ
غلیظ خلطونسے ظاہر ہون دور کرتا ہی اور مضرت زہرون کی باز رکہتا ہی اور ساتھ اونکی قوت کے مقابلہ کرتا ہی
واسطے ہونے کے قدر خوراک غاریقون کی بہار کو بہت سو ساڑہے چار ماشہ ہی شراب انگوری مین اور واسطے
دفع مضرت زہرون کے بھی اسیقدر اسی طور سی دیوین اور ضماد غاریقون کا بچھو کے کاٹے ہوئے کو نہایت

سود مند ہی دیسقوریدوس لکھتا ہی کہ غاریقون بقدر ایک درمی یعنی ساڑہی چار ماشہ درد گردہ اور جگر اور رحم
اور تنگی پیشاب اور سب طرح کے دردونکو جو اندر شکم کے ہون مفید ہی اوسکو تنہا چبائین یا کھائین یا چاٹکر
نگل جائین درد معدہ اور کھٹی ڈکارون کو نافع ہوگی حرف الفاء فرفیون ایک گوند ہی قوت اوسکی
تین برس چار برس رہتی ہی اور جب وہ پرانا ہوجاتا ہی تو زردی سے سرخی کیطرف میلان رکھتا ہے اور
روغن مین بدشواری حل ہوتا ہی اور وہ گوند نیا اور تازہ برخلاف اسکی ہوتا ہے جالینوس لکھتا ہی کہ وہ
گوند لطیف کرنیوالا اور سوزانندہ ہی اور وہ ہینگ سے زیادہ گرم کرنیوالا ہی باوجود یہ لکھا ہے کہ کوئی گوند ہینگ سے
زیادہ گرم کرنیوالا نہین ہی اور جو فرفیون کو پیسین اور روغن مین ملاکر مالش اور صاحب خدر کے اعضا پر
ملین بہت نافع ہوگا اور اگر اوسکو آنکھ مین لگائین پانی کو پیدا کرتا ہی لیکن آنکھ کو سوزش دیتا ہے کہ تمام دن
جلن اوسکی آنکھ مین رہتی ہے اس سبب لازم ہے کہ اوسکو ساتھ شہد کے آنکھ مین کھینچین اور اگر مسہلہ دواؤن مین
فرفیون داخل کرین وہ دوائین جو گرم ہین بلغم کو نیچے گاہون اور پٹھون سے اوکھاڑتا ہے اسی وجہ سے فالج اور
لقوہ اور عرق النسا کو سودمند ہوتا ہے اور گردہ سرد کو گرم کرتا ہے اور قولنج سرد کو کھولتا ہی اور ایک گروہ
کہتا ہی کہ جسوقت کہ کسی کو کوئی جانور زہردار کہ زہر جسکا سرد ہو کاٹے تو چاہیے کہ پوست اوسکے سر کا چھیل لین اور جرح
کرکے کھوپڑی اوسکی ظاہر ہوجاتے تب اوسکے فرفیون اوس شگاف مین بھر کر سوزن سے سیوین مضرت اوس زہر کی
اوسکو ہرگز نہ پہونچیگی مقدار خوراک فرفیون کی چھ حبہ ایک دانگ تک ہی یعنی تین رتی سے ساڑہے چار رتی تک
زیادہ اس مقدار سے کھانا چاہیے اسلیے کہ زیادتی اوسکی باعث صداع اور رنج کا ہے کرب اور غشی اور عرق سرد
لاتا ہی اور معدہ کی سوزش کو اذیت دیتا ہی اور فرفیون کو بہت نہ پیسنا چاہیے اور اصلاح اوسکی ببول کے گوند سے
ہوسکتی ہے اور گرم مزاج آدمی اور خون افزائی کو قطعی نہ دینا چاہیے اور ساڑہی دس ماشہ زہر قاتل ہی تین دن کے
عرصہ مین معدہ اور آنتون مین زخم ڈالدیتا ہی اور ہلاک کرتا ہے فعیلاسوس ایک دوا ہی کہ اوسکو حی طیبنا کہتے
ہین اور بعض طبیب کہتے ہین کہ وہ بخور مریم ہے حرف با مین ذکر اوسکا ہوچکا ہے حرف القاف قنطوریون
ایک گھاس ہی شاخ اوسکی مانند چوکے کی ہوتی ہے اور مشابہ خس کے ہی پھول اوسکا سرمئی رنگ تخم اوسکا مشابہ
تخم قرطم کے ہوتا ہی جڑ اوسکی سرخ رنگ برنگ خون کے دو قسم ہی صغیر اور کبیر قسم صغیر کو قنطوریون دقیق بھی کہتے ہین
اور وہ کثیر الوجود ہی اور کبیر کو قنطوریون غلیظا کہتے ہین غلیظ قسم اوسکی بزرگ ہی مثل جاروب ار شاخین اوسکی
اور زرد ہوتی ہین اور سر شاخ کا سبز ہوتا ہے اور قسم دقیق مانند اوسیہ جنگلی اور بہر فاریقون سے ہی برگ اوسکا
برگ سداب سے بہت مشابہ ہی گرم اور خشک ہی تیسری درجہ مین جالینوس لکھتا ہی کہ قنطوریون غلیظ کی جڑ تین
مزہ طرح طرح کے ہین اسی سبب سے فعل بھی وہ طرح طرح کے کرتی ہے تیزی اور قابض اور شیرینی کم رکھتی ہی نہین

بقوت تیزی کے حیض کو کھولتی ہے اور بچہ کو قتل کرتی ہے اور رحم سے گرا دیتی ہے اور بسبب قوت قبض کے جراحتونکو
درست کرتی ہے اور گلو سے خون بہنے کو باز رکھتی ہے اور بسبب ان دونون قوتون کے سستی اور کوفتگی پٹھون کو
نافع ہوتی ہے اور تنگی سانس اور سعال پرانی کو مفید ہے اسلیے کہ ان بیماریونمین دو کامون کی احتیاج ہے ایک
وہ چیز جو کہ خلطونکو اعضا سے نکالے اور دوسری وہ چیز کہ اعضا کو قوی کرے اور باہر لانا خلطونکا تیزی کی قوت سے
ہوتا ہے اور عضو کا قوی کرنا قبض کی قوت سے ہے اور منفعت تیز دوا کی اوسوقت ظاہر ہوتی ہے کہ تیزی اوسکی
خالص نہووے کیونکہ اگر تیزی خالص ہوگی تو تمامہ مضرت ہوگی پس دوائے تیز ایسی چاہیے کہ کچھ شیرینی بھی تیزی کے
ساتھ اوسکی مزہ مین ہو تاکہ شیرینی اوسکی تیزی کو نرم کرے اور معتدل کرے اسلیے کہ شیرینی معتدل ہے اور تلخی تیزی کی قوت کو
اندر کے پھیر دیتی ہے اور اس دوا مین تلخی شیرینی بھی ہے اور قبض ہے اور تیزی ہے اسوجہ سے منفعتین اس دوا کی بہت
ہین اور طبیعت اوسکی گرم اور خشک ہے دوسرے درجہ مین اوسکو اگر تر کوٹین اور پانی اوسکا حاصل کرین اور سایہ مین
نزدیک سورج کے رکھین کہ خشک ہوجائے اوسکو رسوت کے عوض کام مین لاتے ہین اور لیکن قنطوریون دقیق
منفعت اوسکی شاخ اور برگ اور شگوفہ مین ہے اور اوسکی جڑ مین کچھ منفعت نہین ہے تلخی اوسمین زیادہ ہے اس سبب سے
خشک کنندہ ہے اوسکو اگر تر کوٹین اور نئے اور پرانے زخمون پر رکھین جلد گوشت جما دیگی اور جو اوسکو خشک کوٹین اور خشک
کرکے مرہمون مین کام مین لائین تو ناصور کو اور اون زخمونکو جو گوشت کے اندر بیٹھے ہون نافع ہوتی ہے اور اون
موادونکو کہ ایک عضو سے آتا ہے باز رکھتی ہے دیسقوریدوس لکھتا ہے کہ قنطوریون پارہ ہای گوشت کو فراہم کرتی ہے
جالینوس کہتا ہے کہ بہترین دواؤن کی ان منفعتون مین جو مذکور ہوچکین وہ دوا ہے کہ جسمین خشکی اور قبض ہے اور سوزانی
نہین ہے اور اس سبب سے کہ قنطوریون اور اوسکی عصارہ مین یہ قوتین موجود ہین یہ منفعتین اوس سے حاصل ہوتی
ہین دیسقوریدوس لکھتا ہے کہ عصارہ اوسکا شہد مین ملا کر آنکھ مین کھینچنا تاریکی چشم کو جلا بخشتا ہے اور اوس سپیدی کو
جو آنکھ مین قرحہ کے سبب سے ظاہر ہوا ہو زائل کرتا ہے اور اگر اوسکے عصارہ سے حمول کیا جائے تو حیض بستہ کھلیگا
اور اسقاط حمل ہوجائیگا کھانا اوسکا پٹھون کے لیے بہتر ہے اور حقنہ اوسکا عرق النسا اور پٹھون کی کوفتگی کو سودمند ہے
اور بعض طبیبون نے لکھا ہے کہ خاکستر اوسکی ساتھ پانی کے حقنہ کرین عرق النسا کو نافع ہوگی اور ابن ماسویہ کہتا ہے
کہ قنطوریون بلغم لزج کو دستون کی راہ نکالتی ہے اور ایک گروہ کہتا ہے کہ سات ماشہ قنطوریون شراب انگوری مین
ذات الجنب کو کہ سردی سے ہو مفید ہے اور گلو کے خون بہنے کو باز رکھتی ہے اور جالینوس وغیرہ لکھتے ہین کہ کھانا اور
ضماد کرنا اوسکا جگر کے سدہ کو اور تلی کی سختی کو دور کرتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ قنطوریون قولنج کو کھولتی ہے
اور مقدار سات ماشہ پیچیدگی شکم اور درد رحم کو نافع ہے اور درد جگر کو مفید ہے قثاء الحمار لغت عربی ہے فارسی
اوسکی خیار خر ہے اور جو آدمی اوسکو کریلا ہندی جانتے ہین محض توہم ہے اسواسطے کہ قثاء الحمار سہلہ دواؤن سے ہے

اورنام اوسکا عربی مین علقم بھی ہے اور وہ ایک گھاس مشہور ہے جڑ اوسکی اور عصارہ یعنی افشردہ اوسکا کام مین
آتا ہے اور آخر فصل تابستان مین وہ گھاس نشو و نما پاتی ہے اور ایک گروہ کہتا ہے کہ قوت اوسکی جڑ اور اوسکے
برگ کے عصارہ یعنی افشردہ کی ایک ہے گرم اور خشک ہے تیسرے درجہ مین تحلیل کرنیوالا اور جلا کرنیوالا اعصارہ اوسکا
اور طریق اوسکی جڑ سے افشردہ نکالنے کا یہ ہے کہ جڑ اوسکی کوٹین اور پانی اوسکا نچوڑکر حاصل کرین اور صاف کرکے اور خاکستر
گرم پر قوام دیوین اور سایہ مین سکھائین اور اوسکے میوہ سے بھی اسی طریق سے افشردہ حاصل کرتے ہین اور افشردہ
اوسکا سبک اور سفید اور چکنا ہوتا ہے یکسالہ بہتر ہے دیسقوریدوس لکھتا ہے کہ افشردہ اوسکا کان مین ٹپکانا کان کے
درد کو دور کرتا ہے اور جو اوسکو روغن تازہ مین حل کرین اور ناک مین ٹپکائین تو پرانے درد شقیقہ اور سب قسم کے
پرانے درد سر کو نافع ہوتا ہے اور یرقان العین یعنی آنکھ کی زردی کو جو بسبب مرض یرقان کے ہو دور کرتا ہے اور
دماغ سے مواد کو کھینچتا ہے اور جو اوسکو روغن زیتون یا گائے کے پتہ مین ملاکر تالو اور زبان کی جڑ پر ملین خناق
بلغمی کو دفع کریگا اور اگر اوسکی جڑ کو سرکہ مین پکائین اور نقرس پر ضماد کرین سودمند ہوگی اور جو اوس سرکہ سے
کلیان کرین دانتون کے درد کو مفید ہوگا اور مقدار دوا ابولو ونیم یا چار اکسونانی پوست اوسکی سے اور ...
مسہل ہے اور صاحب منتہا کہ مفید اور ... معدہ کو نقصان نہین دیتا ہے اور معلوم کرین
کہ طب کی کتابون مین بعض کلمات ایسے ہین کہ علما نے اونکا ترجمہ نہین کیا ہے اور بدستور یونانی زبان مین تلفظ
مین آتے ہین اور اکثر نام دواؤن کے اور اونکے وزن بھی ایسے ہین کہ اونکو بدون ترجمہ کے بدستور چھوڑ دیا ہے اور متاخرین نے
بھی پیروی متقدمین کی کی ہے یعنی اونھون نے بھی زبان یونانی مین اون اسما کو اور اوزان ادویہ کو بدستور لکھا ہے
اور کچھ توجہ ترجمہ کیجانب نہین فرمائی ہے یہ کلمہ دوا ابولو ونیم اور اکسونانی منجملہ اونہین کلمات کے ہے پس جاننا چاہیے
کہ ایک ابولو وزن تین قیراط کا ہے اور ہر قیراط چار جو کا ہوتا ہے اور دو ابولو ونیم سات قیراط اور دو جو کا تصور کرین
اور بوزن مکہ اڑہائی دانگ کا وزن ہے بسنگ سیم اور اکسونانی پیمانہ بھی ہے اور وزن بھی ہے لیکن جو پیمانہ ہے
وہ اٹھارہ درم ہے اور جو وزن ہے آٹھ قیراط ہے اور نوین کتاب کے آخر مین تذکرہ ان سب امور کا بیان کیا جائیگا
انشاء اللہ تعالے اور اگر نیم رطل بغدادی اوسکی جڑ سے پیسین اور مقدار دو قسط شراب انگوری مین ملاکر ہر روز
ساڑہے چار اوقیہ دیوین تو ورم استسقا کو دور کریگی اور اوقیہ بوزن مکہ بسنگ زر ساڑہے سات مثقال ہے
اور بسنگ سیم قریب دس درم اور چار دانگ کے ہے اور ایک گروہ لکھتا ہے کہ اوقیہ بارہ درم کا ہوتا ہے اور درم
ساڑہے تین ماشہ کا ہوتا ہے تو اس حساب سے وزن اوقیہ کا ساڑہے تین تولہ تصور کرین اور بحساب بعضے تین تولہ بھی
اور بحساب بعضے تین تولہ سے کم ہے اور بعض طبیب لکھتے ہین کہ عصارہ اوسکا دستون کے ذریعہ سے اور نیز قے کی راہ سے
بلغم کو پاک کرتا ہے اور اکثر دستون اور قے مین خون بھی لاتا ہے اور تنقیہ اوسکی عصارہ سے تنگی سانس کو بہت نافع ہے

اور اصلاح اوسکی یہ ہی کہ اوسکو وچند نمک مین ملائین اور گولیان بنائین اور اوسکو اوپر گھونٹ گھونٹ گرم
پانی مین محمد زکریا کہتے ہین کہ اگر کوئی چاہی کہ اس عصارہ سے قے کری تو کسی قدر عصارہ مذکور نمک کے پانی مین
داخل کری اور ساتھہ پر مرغ کے زبان کی جڑ اور حوالی زبان کو اس نمک کی پانی سے آلودہ کری اور جس کسیکو
قے دشواری سے ہوتی ہو تو چاہیے کہ اس عصارہ کو روغن تخم بنولہ یا روغن سوسن مین حل کرین اور بدستور کام
مین لائین اور جو آدمی کہ اس سے قے کریگا اوسکو سونا نچاہیے جب تک کہ فارغ نہولیوے اور جو یہ دوا قے مین
بہت افراط کری تو لازم ہے کہ شراب انگوری ساتھہ روغن تخم بنولہ تازہ یا روغن تخم تازہ کے دیوین اوس وقت
قے تھم جاویگی اور ہر طرح سے آسایش حاصل ہوگی اور اگر تکلیف اوسکی ہنوز باقی رہی تو پوست جو آب سرد اور سرکہ
مین دیوین اور قابض میوہ جات کھائین یہانتک کہ تسکین حاصل ہوا اور ایک گروہ لکھتا ہے کہ عصارہ اوسکا
حیض کو جاری کرتا ہے اور بچہ کو رحم مین قتل کرتا ہے اور جو اوسکو حقنہ مین استعمال کرین بلغم خام کو بخوبی نکالیگا
اور اکثر اوقات افراط بھی کرتا ہے اور خون کو جسم سے نکالتا ہے قرطم فارسی مین کسکدانہ اور ہندی مین کہتے ہین کسم
اور فارسی مین کاکیان بھی مشہور ہے اور ایک گروہ اوسکو معصفر کہتا ہے اور اوسکی دو قسمین ہین باغی اور جنگلی جنگلی
گرم ہے پہلے درجہ مین اور خشک ہے تیسری درجہ مین اور باغی گرم ہے پہلے درجہ مین اور خشک ہے دوسری درجہ مین خاصیت
اوسکی یہ ہے کہ اوسکو جسوقت کوٹکر تازہ دودہ مین ڈالتے ہین تو شیر تازہ فورا بستہ ہوجاتا ہے اور شیر بستہ کو کھولتا ہے اور
پانی اوس شیر کا کہ جو اوس سے بستہ ہوتا ہے اسہال یعنی دست بخوبی لاتا ہے ابن ماسویہ لکھتا ہے کہ قرطم کیموس
سوختہ کو جسم سے نکالتا ہے اور دیسقوریدوس لکھتا ہے کہ جو مغز اوسکا بیجون کا کوٹکر شہد کے پانی یا شوربا مرغ مین داخل
کرین دست بخوبی جاری ہونگی مگر معدہ کیواسطے بد ہے اور مغز تخم قرطم ایک قسط اور قسط زبان یونانی مین ایک رطل
بغدادی ہے اور بادام تلخ ساڑھے چار اوقیہ اور انیسون نطرون ہر ایک دو درہمی اور درہمی ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے
اور انجیر خشک تین عدد سبکو کوٹین اور شہد مین گوندہین اور چند گوزی تناول کرین اسہال یعنی دست خاطر خواہ
جاری ہونگی اور گوزی نزدیک گروہ اہل یونان کے نو درم سنگ ہے اور ایک گروہ کے نزدیک چھہ درم سنگ ہے
اور اگر مغز تخم قرطم کا ساتھہ مغز بادام اور انڈے کے انیسون کے کوٹین اور اوس سے ناطف کرین شہد مین اور طعام
پہلے مقدار بارہ درم یعنی ساڑھے تین تولہ کھائین طبع کو نرم کریگا اور چھہ تولہ تک اوسکو کھانے کی اجازت ہے اور
اگر مغز اوسکی تخم کا کہ ہنوز تازہ ہو کوٹین اور بقدر تین تولہ گرم پانی کے ساتھہ کھائین دست جاری کریگا اور
قولنج کو نفع بخشیگا اور ماسرجویہ لکھتا ہے کہ طبع کو نرم کرتا ہے اور ریاح کو توڑتا ہے اور منی کو بڑہاتا ہے دیسقوریدوس
کہتا ہے کہ اگر قرطم جنگلی اور تخم اوسکے دونون ساتھہ قدری کالی مرچ کے کوٹین اور شراب انگوری مین تناول کرین
بچھو کے زخم کے درد کو تسکین ہوگی اور ایک گروہ نے لکھا ہے کہ تخم قرطم جنگلی کو اگر بچھو کا کاٹا ہوا کھائے تو منہ مین چباوے

درد کو فوراً تسکین ہوگی اور جسوقت مونہہ سے باہر نکالیگا درد پھر عود کریگا **قنبیل** تخم مشہور ہے مانند رنگ
سرخ کو ہندی مین اوسکو کمیلا کہتے ہین گرم اور خشک ہے دوسرے درجہ مین کیڑون اور کدو دانون اور دراز کیڑون کو
کہ شکم کے اندر ہوتے ہین قتل کرتا ہے اور دستون کے ذریعہ سے باہر نکالتا ہے **قاقلی** ایک گھاس ہے مانند اشنان کے
گرم ہے پہلے درجہ مین اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ گرمی مین معتدل ہے اور اوسمین کیفیت خشکی کی ہے اور اوسکے
قبض کھی کتی ہے مستسقی یعنی صاحب استسقا اور گرم مزاج والیکو نافع ہے اور پانی کو دستون کی راہ اور ادرار کے ذریعہ سے
باہر نکالتا ہے مقدار خوراک پانی اوسکے ناجوشیدہ تین رطل بغدادی ہے ساتھ تین تولہ شکر سفید یا سرخ کے

حرف الکاف **کماشیر** گونا ایک درخت کا ہے احوال اوسکا مانند احوال جاوشیر کے ہے اور درجہ
قوی زیادہ ہے گرم اور خشک ہے چوتھے درجہ مین مسہل زرد آب ہے اور استسقاء لحمی اور زقی کو دفع کرتا ہے اور ریاح
اور حیض کو جاری کرتا ہے اور بچہ کو پیٹ سے نکالتا ہے گرم دانہ مجرب کیا گیا ہے کہ وہ رحم کو گرم کرتا ہے اور دستونکو
جاری کرتا ہے اور سقوط لاتا ہے اور بدن کو آب زرد سے پاک کرتا ہے **حرف اللام** **لاجورد** وہ ایک پتھر ہے کہ
کاشغر سے لاتے ہین گرم ہے دوسرے درجہ مین اور خشک ہے تیسرے درجہ مین جلا دینے والا اور صاف کرنیوالا
خلطونکا ہے کدورت سے اور اوسمین قوت قبض کی ہے اور اندر سوداء محترقہ اور زہر کے مارنے والا ہے پلک اور آنکھ کو
نافع ہے اسلیے کہ خاصیت اوسمین یہ ہے کہ خلطون کو جسم سے پاک کرتا ہے اور کھانا اور حصول کرنا اوسکا حیض
کو کھولتا ہے اور غلیظ اخلاط کو ساتھ خون کے ملی ہوئی ہون دستون کے ذریعہ سے بدن سے پاک کرتا ہے اور درد
گردہ کو نافع ہے مقدار خوراک اوسکی ساتھ اور دواؤن کے پوست دو ماشہ سے ساتھ ساتھ ماشہ تک ہے
لبلاب فارسی ہے اوسکو عشقہ کہتے ہین ایک گھاس ہے مشہور اور معتدل اور اوسکے خشکی اور گرمی کیطرف
میلان رکھتی ہے ایک گروہ لکھتا ہے کہ وہ گرم اور تر ہے اور اوسمین کچھ لزوجت بھی ہے جالینوس کہتا ہے
کہ لبلاب گرم ہے پہلی درجہ کے اوسط مین اور خشک ہے پہلے درجہ کی اول مین اور اوسمین تیزی اور عفوصت
بھی ہے خاصیت اوسکی یہ ہے کہ صفرای سوختہ کو دستون کی راہ بدن سے پاک کرتا ہے اور نیز جالینوس لکھتا ہے
کہ لبلاب بزرگ کا اوسکو حبل المساکین کہتے ہین یعنی رسن درویشان مرکب ہے گوہر زمینی قابض اور گوہر آبی نرم
اور گوہر آتشی تیز سے پس جسوقت کہ یہ لبلاب خشک ہو جاتا ہے تو گوہر پانی کا اوسمین سے جدا ہو جاتا ہے اگر رس
لبلاب کو شراب مین پکاتین اور سر جراحات پر رکھین بہت جلد درست کردیگا اور جلا وسکو تیل اور اوسین
اور موم اور روغن گل سے ضماد تیار کرین اور سوختگی آتش پر رکھین نفع دیگا اور اگر پانی اوسکا ساتھ روغن
کے کان مین ٹپکاتین کان کے درد کو کہ گرمی سے ہو مفید ہوگا اور برگ اوسکا سرکہ مین پکا کر ضماد کرنا تلی کے
ورم کو نافع ہے اور پانی نچوڑا ہوا اوسکے پتونکا صاحب استسقا کو پانی سے پاک کرتا ہے بڑی رنج اور اگر پانی اوسکا پکا کر

دست کم لاویگا لیکن سدہ کھولنی مین قوی زیادہ ہوگا اور اگر پانی اوسکا خام نوش کرین دست بہت لاویگا اور سدہ کھولنی مین ضعیف ہوگا مقدار خوراک اوسکی ایک رطل بغدادی سے نیم رطل تک ساتھ چھہ تولہ شکر سفید یا سرخ کی لیکن شکر سرخ دستونکو بند کر دیتی ہی اور اگر ساڑہی چار تولہ املتاس اوسکی پانی مین حل کرین قولنج گرم کو کھولیگا اور اون ورمونکو جو حشا مین ہون اور جگر گرم کو سودمند ہوگا اور رواوسکو ساتھ تربد کو مرکب کرین یعنی اگر نسوت اوسمین داخل کرین قولنج بلغمی کو دفع کریگا اریناسوس لکھتا ہی کہ افشردہ لبلاب بزرگکا ناک مین ٹپکائین دماغ کو پاک کرتا ہی اور اوسکو جو کان کیطرف آتا ہی پھیر دیتا ہی اور پرانی درد سر کو دور کرتا ہی اور بعض گروہ کہتا ہی کہ سینہ اور پھیپڑہ کو پاک کرتا ہی جالینوس لکھتا ہی کہ شگوفہ اوسکا اوس سے قوی زیادہ ہے اگر دیگر شگوفہ کو پیسین اور ساتھ موم روغن کے ملاکرین سوختگی آتش کیلیے بہترین دواون کا ہے جوزی لکھتا ہی کہ لبلاب سرد اور تر ہی اور صاحب تپ گرم کو نافع ہے جالینوس کہتا ہی کہ شیر لبلاب بزرگ کا شپش یعنی جون کو مارتا ہی اور بالون کو مونڈتا ہے اسلیے کہ اوسمین قوت سوزانندہ ہی حرف المیم مازریون برگ ایک درخت کا ہی شیر دار بقدر درخت سماق کے دو قسم ہے ایک بزرگ برگ دوسری خوردبرگ لیکن جو قسم بزرگ برگ ہی وہ دقیق ہی اور جو خوردبرگ ہی غلیظ زیادہ ہی اور ایک قسم اور ہی کہ مائل بسیاہی ہے وہ زہر قاتل ہے بہتر سب قسمونکی وہ قسم ہے کہ برگ اوسکا مانند برگ زیتون کے ہوتا ہے اور لطیف زیادہ ہے اور جو قسم کہ برگ اوسکا نہایت چھوٹا ہے وہ بھی بہتر ہی اور یہ بھی معلوم کرین کہ درخت بزرگ برگ کا اور ہے اور درخت برگ خوردکا اور ہی اور بعض گروہ نے جو توہم کیا ہی کہ دونون ایک درخت سے ہین گمان اونکا غلط محض ہے گرم اور خشک ہی چوتھی درجہ مین تیز ہے اور پاک کرنیوالا دیسقوریدوس کہتا ہی کہ اگر برگ مازریون کو کوٹین اور شہد کو ساتھ ریشہای بد پر طلا کرین بہت ہی نافع ہوگا اور اگر اوسکو ساتھ گندہک کے ملائین اور چھائی اور جھیپ اور برص پر طلا کرین مفید ہوگا اور جو کالی مرچ اور موم کے ساتھ کوٹین اور درد مند دانتون پر رکھین نافع ہوگا اور اگر اوسکو سرکہ مین پکائین اور سرکہ کو گرم مونہہ مین لیکر کلی کرین یا ساتھ خلال کے درد مند دانتون پر ٹپکائین درد کو دور کردیگا اور کہانا اوسکا خلطون بلغمی اور سوداوی کو بدن سے نکالتا ہے اور استسقا کی پانی کو خارج کرتا ہی اور بدون اصلاح کے افراط کرتا ہی اور کرب پیدا کرتا ہے اور آنتون کو چھیلتا ہی اور اکثر اوقات قی بھی لاتا ہی اور بوڑہون اور مرطوب آدمیون کو موافق ہے اور آدمی جوان اور گرم مزاج کو کھلانا چاہیے اور اصلاح اوسکی اسطرح ہی کہ اوسکو تین روز سرکہ مین تر کرین دو دن اور وہ سرکہ دور کرین پھر دوسری مرتبہ سرکہ تازہ ڈالین اور رو بھی نکالڈالین اور پانی خالص سے دہووین تین بار اور سایہ مین خشک کرین پھر کوٹین اور بعضے نرم کرین یا اور جو کچھہ تربد یعنی نسوت مین بیان کیا گیا ہی اسجگہہ بھی عمل مین لائین پھر روغن بادام مین چرب کرین یا روغن بنفشہ مین اور ساتھہ اور دواون کے ملائین مقدار خوراک اوسکی صلاح کی گئی سے ایک ماشہ تین چاول ہے

پونے دو ماشہ تک اور اہل تنعم کو دینا چاہیے اور بجز قوی آدمی اور کام با مشقت کرنیوالے کے دیوین اور فصل
بہار اور فصل خزان مین استعمال اوسکا لازم ہے اور بعض گروہ نے کہا ہے کہ دو تولہ دس ماشہ برگ ما زریون
ڈیڑھ پاؤ کم تین سیر پانی مین پکائین کہ آدھ پاؤ کم سیر رہ جاوے ہاتھ سے ملین اور دو تولہ دس ماشہ روغن بادام
اوس پانی مین شامل کرین اور آگ نرم پر جوش دین کہ پانی جلجاے اور روغن باقی رہے یہ تدبیر اوسکے
اصلاح کی ہے اور بد مضرت ہے اور جب دوا کو اوسکے ساتھ استعمال کرنا چاہین اس روغن مین چرب کرین اور
بعض طبیب لکھتے ہین کہ پونے دو تولہ اصلاح کیے گئے برگ ما زریون سے لیکر پچاس تولہ پانی مین پکائین کہ نصف
باقی رہے صاف کرین اور پانی اوسکا پلا دین کہ دونون کو پاک کر دیگا اور لوزن سات ماشہ زہرہے جگر کی
رطوبت کو خشک کرتا ہے ماہو دانہ ایک گھاس ہے شیر دار اوسکو اہل مشرق حب الملوک کہتے ہین عیسی
حب السلاطین ہے جو موسوم بہ دند ہے یعنی جمالگوٹہ سے یہ غیر ہے برگ اوسکا ماہی خورد سے مشابہ ہے اور ماہو دانہ
اسم فارسی ہے یعنی قائم بالذات یعنی دستونکو جاری کرنے مین تنہا بدون مدد دواے دیگر کے کافی ہے اور برگ
اوسکا درازی مین ایک انگشت ہوتا ہے اور پھول اوسکا زرد اور پھل اوسکا غلافی مجوف شبیہ بجمالگوٹہ کے ہوتا ہے
اور اوسکی جوف مین تین دانہ متفرق نکلتے ہین اور ہر ایک دانہ غلاف علیحدہ مین ہوتا ہے گرم اور خشک ہے
تیسرے درجہ مین جالینوس لکھتا ہے کہ ایک گروہ کا مقولہ ہے کہ حب الملوک منجملہ یتوعات کے ہے اسوجہ سے کہ اوسمین
شیر ہے اور اسہال اوسکا مانند جمالگوٹہ کے دستون کے ہین دیسقوریدوس کہتا ہے کہ اگر سات دانہ یا آٹھ دانہ
اوسمین سے چبائین اور آدھے آدھے چبا کر نگلجائین اور اوپر سے ٹھنڈا پانی پئین تو بلغم کو دفع کرینگے اور آب زرد
بدن سے خارج کرینگے اور یہ بھی لکھتا ہے کہ شیر اوسکا بھی دست لاتا ہے مانند دستون شیر یتوعات کی اور اگر برگ
ماہو دانہ کو مرغ خانگی کے ساتھ شوربا پکائین اور وہ شوربا کھلائین تو دست نرمی جاری ہونگے اور اگر اوسکے
ساگ پختہ یا ساگ پالک کے ساتھ مرغ خانگی مین ملا کر پکائین اور شوربا اوسکا کھلائین تو بھی فائدہ دیگا
مقدار خوراک کامل اوسکی پندرہ دانہ سے بیس دانہ تک ہے استفراغ اوسکا جوڑون کے دردون اور
نقرس اور عرق النسا اور استسقا کو سودمند ہے اور قے لاتا ہے مگر معدہ کے لیے بہتر نہین ہے لیکن اگر مقدار
ایک خوراک اوس سے ساتھ ہموزن اوسکے دانے پھول سرخ اور مصطگی کے کوٹین اور ساتھ ہموزن تینون
دواؤن کے شکر اوسمین کو ملائین اور تناول کرین تو البتہ مضرت اوسکی معدہ سے علیحدہ ہوگی اور مجھ کو تجربہ ہوا ہے کہ جسکا
کسی کا معدہ ضعیف ہو اوسکو منفرد دانہ اوسکا دست نگلانا چاہیے اور چبانا نچاہیے ماہی زہرہ پوست ایک
گھاس شیر دار کا ہے شبرم کی شکل اور پھول اوسکا زرد ہوتا ہے جسوقت اوسکو کوٹکر اوس پانی مین
جسمین مچھلیان ہون ڈالین مچھلیان بیہوش ہوکر پانی کے اوپر آوینگی اور مر جائینگی طبیعت اوسکی

تیسری درجہ مین گرم اور خشک ہی مسہل قوی ہے واسطے اقسام بلغم کے اور ریاح کو تحلیل کرتی ہی اور نقرس اور
عرق النسا اور جوڑون کے سب طرح کے دردون کو نافع ہی اسوجہ سے کہ بلغم غلیظ خلط اونکو بدن سے نکالتی ہے اور واسطے
اس مزاج اور مرطوب اور بلغمی کے نافع ہی آنتون کو مضر ہی مصلح اوسکا کتیرا اور نشاستہ اور انیسون اور بادیان
بادام مین چرب کرنا مقدار خوراک جرم اوسکی سے ساتھ شکر کی ساڑھے چار ماشہ تک اور جوشاندہ مین ساڑھے دس ماشہ تک واسطے استسقا اور
تحلیل ورمون بلغمی اور ریحی کے **حرف النون** **نمک** گرم اور خشک ہی تیسرے درجہ مین اور نمک
کہ بہت تلخ ہوتا ہی مزاج اوسکا گرم زیادہ ہوتا ہے یونس لکھتا ہی کہ نمک مین خشکی اور قبض بھی ہے اسوجہ
سے تری غریب کو نیست و نابود کرتا ہی اور بلغم کو بقوت قبض نگاہ رکھتا ہی اور گوشت نمک سے اسیوجہ سے
پوسیدہ نہین ہوتا ہی دیسقوریدوس لکھتا ہی کہ اگر نمک کو ساتھ شہد اور روغن زیتون کی ضماد کرین تو ٹلونکو
پکا دیتا ہی اور تحلیل کرتا ہی اور ساتھ پودینہ پہاڑی اور شراب کے اگر ضماد کرین ورمون بلغمی کو پکا دیگا خاصکر اوس
ورم کو کہ کان کی جڑ مین ہو اور بعضی کتابون مین عوض شراب کی روغن لگا ہوا لکھا ہی اور بعض مین شہد [illegible]
اور جو نمک کو ساتھ سکنجبین کے کھائین مضرت افیون اور سمارغ کی باز رکھیگا اور اگر نمک کو ساتھ السی کے بچھو کے
زخم پر ضماد کرین اور ساتھ پودینہ پہاڑی اور زوفا اور شہد کے گزیدگی افعی پر طلا کرین اور ساتھ زفت اور قطران
اور شہد کو اوس سانپ کے کاٹے ہوئے پر جسکو حیۃ المقرنہ کہتے ہین لگائین اور ساتھ سرکہ اور شہد کی اوس جانور کے
کاٹے پر کہ جسکو چیل و چہارپا کہتے ہین ضماد کرین تو نہایت نافع ہوگا اور روغن زیتون مین طلا کرنا ماندگی کو دور
کرتا ہی اور سرکہ اور روغن زیتون مین آگ کے سامنے طلا کرین خارش کو دفع کرتا ہی خاصکر خارش بلغمی کو جو بلغم
سے پیدا ہوئی ہو اور ساتھ سرکہ اور شہد اور روغن زیتون کے تالو اور حوالی زبان پر طلا کرین خناق کو دفع کریگا
اور ساتھ شہد کی زبان کی جڑ کے ورم اور بلاذہ یعنی کوے کے ورم پر ملنا نافع ہی اور اگر نمک کو پانی مین خوب جوش
دیوین اور پانی اوسکا بجای آب دریا استعمال کرین تو اعضا کو بہت قوت دیگا اور سب انواع نمک خاصکر
اندرانی دانتون کی جڑون کو سخت کرتے ہین اور جو اوسکو ساتھ روغن زیتون کی ضماد کرین اوس نیلگونی کو
جو حلقہ چشم پر کسی زخم وغیرہ سے عارض ہو دفع کرتا ہی اور بمقدار معتدل چہرہ کی رنگ کو بنا کرتا ہے اور ہضم
کرنے پر مدد دیتا ہی خاصکر نمک نفطی اور درد معدہ سرد کو نہایت نافع ہی اور ثقل طعام کو بخوبی دفع کرتا ہے
اور نمک نفطی بلغم عفن اور سودا کو دستون کی ذریعہ سے بدن سے خارج کرتا ہی اور نمک تلخ بھی سودا کی دست
لاتا ہے اور اندرانی نمک بلغم خام اور سودا کو دفع کرتا ہی اور سب طرح کی نمک مسہل دواؤن کے مددگار ہین دفع
کرنے مین رطوبتون لزج اور سودا کے اور دواؤن کو معدہ سے اوتار لاتے ہین اور جلد دفع کرتے ہین نمک
محرق رومی سوختہ ہی اور وہ تانبہ جلا ہوا ہے اور اوسمین قبض اور تیزی ہے زخمون بد کو پھیلنے نہین دیتا

اور زائد گوشت کو کہاتا ہی اور روی سوختہ مغسول یعنی تانبہ جلا ہوا اور دہویا ہوا زخمون کو جماتا ہی اور آنکہہ کی
دواؤن مین بہت مستعمل ہے بینائی کو قوت دیتا ہی اور مسہلہ دواؤن کے اسہال آپ کرتا ہے اور تالو پر اگر
ملین قے لا میگا اور پونے سات ماشہ پانی کو پاک کرتا ہے **ورسنج** حرف الواو **ورد** گلاب کی پہول تازہ
بقدر تین تولہ دس دست لاتی ہین اور گلاب کی پہول خشک دست نہین لاتے ہین لیکن معدہ کو قوت
دیتی ہین اور مسہلہ دواؤن کی مضرت کو معدہ اور جگر سے باز رکہتی ہین حرف الہاء **ہلیلہ** زرد ہے
اور سیاہ ہی اور کابلی لیکن زرد غورہ ہی اور کابلی پختہ ہی اور سیاہ تمام رسیدہ ہی اور وہ ہلیلۂ زرد جو چین سے
لاتے ہین باریک اور سبک ہوتی ہی بہتر قسم اوسکی یہ ہی کہ بہت فربہ ہو اور زرد اور کچہہ سبزی مائل اور سخت ہو
اور کابلی وہ بہتر ہے جو بہت سنگین ہوتی ہے اور تہ مین پانی کے بیٹہتی ہے اور اوسکے میلان سرخی کیطرف
رکہتی ہی اور ہلیلۂ زرد چینی وہ بہتر ہوتی ہے کہ جو مانند منقار مرغ کے خم رکہتی ہو وہی اور ہلیلجات سب سرد ہین پہلے
درجہ مین اور خشک ہین دوسری درجہ مین بعضی کہتی ہین کہ ہلیلۂ زرد گرم زیادہ سیاہ سے ہے اور ہلیلہ کو ہندی ہین ہر
کہتی ہین پس معلوم کرین کہ سب ہڑین صفرا کو توڑتی ہین اور جذام کو نافع ہین لیکن زرد ہڑ صفراوی دست لاتی ہی
ساتہہ قدری بلغم رقیق کے اور معدہ کو قوت دیتی ہے اور آنکہہ کی دواؤن مین کام آتی ہے اور استرخای چشم کو
نافع ہی اور کابلی ہڑ خفقان کو مفید ہی اور سوداوی دست لاتی ہے اور استفراغ سودا کا بدن سی بخوبی کرتی ہی
اور صاحب طحال اور صاحب بواسیر کو نافع ہی اور کابلی ہڑ سودا اور بلغم دونون کا تنقیہ کرتی ہی مگر کچہہ مثلی
پیدا کرتی ہی اور معدہ کی تری کو جذب کرتی ہے اس سبب سے استسقا کو بہت مفید ہی اور خواص اور افعال
ہلیلۂ چینی کے سب باتونمین ضعیف ہین اور بعض طبیبون نے لکہا ہی کہ کابلی ہڑ برائی تپونکو دور کرتی ہی اور حافظے
اور عقل اور حواسونکو نہایت نفع دیتی ہے اور صاحب دردسر اور قولنجی کو مفید ہی اور قدر خوراک کابلی ہڑ
جو شاندہ مین ساڑہی سترہ ماشہ سے ساڑہی تین تولہ تک ہی اور کوفتہ سات ماشہ ہی حرف الیاء **یتوع**
اسم جنس گہاس شیر دار کا ہی کہ شیر جسکا گرم اور تیز مسہل اور محرق یعنی جلانیوالا ہوتا ہے اور وہ گہاس تین تین ہو
سات ہین عشر شبرم لاعیہ طنیشا ماہودانہ ماذریون ملنانا فلن کر اوسکو پنج برگ بہی کہتے ہین اور یہ سات ہون
بد ہین اور تناول کرنا اونکا موجب خطر ہے بلکہ یہ سب زہر قاتل ہین اور سوا ہی ان ساتون گہاسون کے
اور بہی ہین کہ اونمین بہی شیر تیز ہے اور اونکو بہی یتوع سے تصور کرتے ہین ایک اونمین سے اذان الفار ہی دوسرا
لبلاب بزرگ تیسری خرفہ بیابانی چوتہی ایک گہاس ہی کہ اوسکو مشمس کہتے ہین مانند خرفہ کے ہوتی ہی اور برگ اوسکا

اور بہ نسبت جملہ تنوعات کے شبرم بہت مشہور ہی اور حرف شین مین ہمنے مفصل بیان کردیا ہی اور لاغیہ بھی
ہی گرم اور خشک ہی چوتھی درجہ مین اور دیگر تنوعات گرم اور خشک ہین دوسری درجہ مین تیسری درجہ تک اور شیر
لاغیہ زخم ڈالنیوالا اور قتل کرنیوالا ہی اور شیر لاغیہ مسون کو دور کرتا ہے اور بالونکو دفع کرتا ہی خاصکر اگر سوئیج کی
بیخ ملا کرین اور جو اوسمین دہن زیتون شامل کرین تو اوس کام کے لیے بہتر ہوگا اور جلد کو زخمی کریگا اور ہمراہ موم
روغن کے طلا اوسکا پیشاب عفن کو پاک کرتا ہی دیسقوریدوس لکھتا ہی کہ شیر اوسکا تین قطرہ انجیر پر ٹپکا کر اور سکھا کر
تناول کرین دست بخوبی آئیگا یا بجاے اوسکو خالص بدون ہمراہی کسی شی کے کھانا چاہی کہ دہان اور حلق مین زخم
ڈالدیتا ہی شہد پر ٹپکا ئین اور ساتھ موم خالص کے گوندہین اور کھا دین یا ساتھ موم روغن کے تناول کرین
قدر خوراک شیر لاغیہ کی تین قطرہ ہی چار قطرہ تک اور اگر شاخین تنوع کی کسی کوری برتن مین بریان کرین اور
پیسین اور ساتھ سپست جو کو پانی مین ملا کر کہائین دست بخوبی جاری ہونگے اور سوکھی شاخین اوسکی تنقیہ کنندہ بلغم
ہوتی ہین **باب انتھارہوان تیسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کی سبب شناخت مائجبن اور اوسکی خاصیت اور فضیلت کے بیان مین** جسسے معلوم کرین کہ مائجبن دوائی لطیف ہی اور اچھی اچھی مصلحتین اوسمین ہین اور جو کہ بیان
اوسکے احوال کا بہت وسیع ہی اسلیے جداگانہ باب مین ذکر مفصل اوسکا بہتر متصور ہوا تا کہ ڈھونڈھنے والے کو
تلاش اوسکی آسان ہو اور جو کہ مائجبن شیر سے حاصل کیا جاتا ہے اسلیے منظور ہوا کہ اول احوال شیر کا بیان
کیا جاوے اور الحصہ اول مین اس کتاب کے کہ کتاب تیسری ہے کچھہ احوال شیر کا بیان کیا گیا ہی لیکن تمام
اسجگہہ مذکور ہوتا ہی بقراط کہتا ہی کہ کمی حرارت شیر مین حرارت خون سے اوسقدر ہی کہ جسقدر کمی حرارت گوشت
غددی کی حرارت جگر سے اسلیے کہ گوشت غددی ایک گوشت ہی سپید اور سرد اور خون اور جگر ایک گوشت
ہی گرم اور معدن تولد خون کا ہے جالینوس لکھتا ہی کہ شیر مین حرارت نرم ہے اور حرارت اوسکی حرارت
خون سے کمتر ہے اسلیے کہ خون گرمی اور سردی مین معتدل ہی اور صفرا گرم ہی اور کیفیت حرارت مین اعتدال
سے گذر گیا ہی جس طرح سے بلغم کیفیت سردی مین اعتدال سے باہر ہو گیا ہی اور حرارت شیر کی ایک حرارت ہی
درمیان حرارت خون اور سردی بلغم کے لیکن خون سے قریب تر ہی اور بلغم سے دور تر ہے اور سب اطبا کو
اتفاق کیا ہی کہ پیدا ہونا شیر کا کیموس سے ہے جو کیموس کہ پختہ اور گوارندہ اور کمال کو پہنچا ہی اور خون نکلا
اور رگونمین گذر کر اوس عضو مین کہ جسمین شیر پیدا ہوتا ہی داخل ہوا ہی اور جو کہ گوشت اوس عضو کا سپید
طرف سردی کے میلان رکھتا ہی اور قوت طبعی اس عضو کی بہ کہ جو کچھہ اوسمین پہونچتا ہی حال سپیدی
تمامی سے اوسکی طرف خامی اور ساتھ طبیعت اور رنگ اپنے کے پھیرلاتی ہے یہانتک کہ خون اوسمین شیر

ہوجاتا ہی اور حال منی کا بھی ایسی طور پر ہی اور اگرچہ شیر اور منی دونون احوال خامی کیوانات از کسی ہوجاتی
ہین اور مزاج اوس عضو کا قبول کرتی ہین اور کیفیت خونی کی علاحدہ ہوجاتی ہین لیکن جسوقت کہ اوس عضو کسی
عضو کی طرف جاتے ہین کہ جسمین کچھ حرارت معتدل ہو تو وہ حرارت اوسکو دوسری مرتبہ جلدی ورباسانی
طرف احوال پختگی تمامی اور طرف رنگ خون کے پھیر لاتی ہے روشن ہوتا ہی کہ مرطوب آدمی کو اسوجہ سے شیر
ضرور ہوتا ہی کہ حرارت اوسکی اوسکو طرف احوال پختگی کے پہونچا نہین سکتی ہے جیسا کہ کہا ہی اور معلوم کرین
کہ شیر اور منی دونون اپنے اپنے عضو مین مانند فضلہ کے ہین اسلیے کہ جسوقت کہ قوت مغیرہ کیموس کو احوال
اوسکے سے پھیرتی ہے اور اوسکو بغایت مانندگی اوسکے پھیر لاتی ہے تو وہ کیموس غذا اوس عضو کی
ہوجاتا ہی اور پیوند اوس عضو کا ہوتا ہی اور جو کچھ ہنوز ساتھ نہایت مانندگی کے نہ پہونچا ہو وہ کیموس فضول کے
نزدیک اوسکی طبیعت کے جیسے خون حیض مین اور رطوبت کہ ناک سے بہتی ہین اور رطوبت لیزج مثل اسل
مین اور رطوبت آنسو کی زبان مین اور شیر پستان مین اور منی اپنے مقام مین یہ ہر ایک بتقدیر حکیم باری کے
واسطے ایک مصلحت اور منفعت کے ہے چنانچہ پہلی کتاب مین منفعت ہر ایک کی اپنے اپنے مقام پر بیان ہوچکی ہے
لیکن سبب شناخت ما بعین کا یہ ہی کہ پہلے طبیبون نے جسوقت تامل کیا حالات مین دواؤن کے اور حالات
مین جسم انسان اور حالات مین خلطون غلیظ اور لزج اور سوختہ کے کہ قعر بدن مین اون خلطون نے جگہ پائی
اور بیشتر کشادہ مین سخت ہوگئی ہین اور بعضی اطراف بدن مین پہونچی ہین کہ اونسے ورم سخت ظاہر ہوتی ہین مانند
نقرس اور داء الفیل کے اور بعضی طرف ظاہر جسم کے پہونچی ہین اور درمیان پوست اور گوشت کے قرار
پاگئی ہین کہ اونسے پھنسیان اور خارش پیدا ہوتی ہے تو معلوم کیا کہ پہونچنا قوت دواؤن معتدل کا طرف اون
موضع کے اور اوکھاڑنا اوسکا اوس مواد کو اوس جگہ سے نہایت دشوار ہی اور وہ دوائین کہ جنکی قوت طرف اقصائے
جسم پاتا ہر بدن پر پہونچے یا بمقدار بسیار ہوتی چاہتی ہین یا کوئی دوا ایسی ہو کہ جو نہایت قوی اور تیز ہو اور استعمال
دوا کا بمقدار بسیار اور کام مین لانا دوائے تیز کا اور قوی کا باعث طرح طرح کے خطرونکا تھا لہذا اونھون احتیاط کی
اور واسطے علتون سخت اور بیماریون نہایت دشوار کے ایسی دوا کی تلاش اور جستجو کی کہ جسمین پانچ خصلتین
پائی جاوین ایک خصلت یہ کہ فعل اوسکا برخلاف مسہل دواؤن کے ہو اسلیے کہ فعل دوائے مسہل کا یہ ہے
کہ معدہ مین ٹھہرتی ہے اور قوت اوسکی گذرتی ہے اور مقام پر مادہ بیماری کے پہونچتی ہے اور خلط کو بقوت
تیزی کے اوکھاڑتی ہے اور وہ جستجو مین ایسی دوا کے تھے کہ جو سخت قوی ہو اور ایسی دوا ہو کہ اندر کے جسم
اوسکا سے رگ [illegible]

گذر کرے اور تیسری یہ کہ اوسمین چکنائی بھی ہوتا کہ قوت اوسکی چربی کی غلیظ خلطونکو نرم کرے اور چوتھی یہ کہ اوسمین
کچھہ تیزی بھی ہو کہ فضلہ خلط کو کاٹے اور اوکھاڑے پانچوین یہ کہ اوسمین قوت دست لانیوالی بھی ہو کہ خلطونکو
دستون کے ذریعہ سے باہر نکالے پس جسوقت مفرد دوائین نگاہ کی تو بعضی نباتی یعنی گھاس کی چیزین پائین
کہ اونمین خشکی غالب تھی مانند افسنتین اور افتیمون یعنی اکاس بیل اور شبیطرج یعنی چیتہ اور تربد یعنی نسوت اور
حنظل یعنی اندراین کا پھل اور غاریقون یعنی اکٹلی اور بعضی معدنی تھین یعنی کان کی چیزین کہ تیزی اونپر غالب
تھی مانند بورہ یعنی جواکھار اور نوسادر اور شب یعنی پھٹکری اور نمک کے اور بعضی چیزین ایسی پائین کہ وہ شیر نباتات
یعنی گھاسون اور درختون کے دودہ تھے اور اگرچہ اونمین نرمی اور چربی بھی تھی مگر حرارت اونمین بافراط تھی مانند
سقمونیا اور سکبینج اور بارزد یعنی گندہ بیروزہ اور اشق اور بعضی کف زمین کی تھین اور حرارت اونمین زیادہ
اور فروغ اونکا نہایت قوی اور جلد روشن ہونیوالا تھین مانند نفط اور گندہک اور مومیائی کے
اور بعضی گوند درختون کے تھے کہ اونمین سے دستونکا آنا بمقدار معتدل ممکن نتھا مانند مصطگی اور کتیرا اور
علک الانباط کی جبکہ حال مفرد دواؤن کا اس طور پر پایا تو مرکب دواؤن کا احوال مین نگاہ کی اونمین بھی کوئی
چیز ایسی نپائی کہ یہ خصلتین موجود ہون مگر تریاق فاروق البتہ اس کام کے لیے سزاوار معلوم ہوا سو اوسمین بھی یہ بات
پائی کہ جسقدر اوسکے کھانے کی اجازت ہے اور جسقدر وہ نوش کیا جاتا ہے دست نہین لاتا اور جسقدر کہ دست لا سکتا
کھانا اوسقدر کا ممنوع ہے ایکبار اوسقدر نکھانا چاہیے اور نہ پیوستہ کام مین لا سکتے ہین بالجملہ اون طبیبون نے ہر چند
کوشش کی اور بہت جستجو فرمائی وہ خصلتین نہ کسی مفرد دوا مین پائین اور نہ کسی مرکب دوا مین پھر حیوانی دواؤن پر
جو نگاہ کی تو جو مراد اونکی تھی بہت کوشش سے بر آئی یعنی جو کچھہ وہ طلب کرتے تھے اور جن خصلتون کو وہ چاہتے تھے
شیر مین پائی گئین اسلیے کہ اجزا شیر کے پانی اور روغن اور پنیر ہین اور جسوقت کہ کاریگری سے پنیر اوس سے جدا
کیا جاتا ہے تو پانی اور روغن دو چیزو باقی رہجاتے ہین قوت روغن کی نرم کرنیوالی اور چکانیوالی ہے اور قوت
پانی کی لطیف کرنیوالی اور دست لانیوالی ہے پس جو غرض اونکی تھی ان دو چیزون مین حاصل ہوئی اسواسطے
اوسکو اختیار کیا اور باوجود اون خصلتون کے کہ جو وہ چاہتے تھے ایک خصلت اور شریف اوسمین پائی اور وہ
خصلت یہ ہے کہ جو کچھہ فضلہ کہ اوس سے بدن کے اندر رہجاتا ہے اوس سے کچھہ رنج اور تکلیف انسانونکو نہین پہونچتی
اور وہ فضلہ آنتونکو نہین چھیلتا ہے اور نہ کچھہ سوزش پیدا کرتا ہے اور افراط بھی وہ نہین کرتا ہے جیسے اور دوائین افراط
کرتی ہین لیکن جو کچھہ فضلہ بدنمین رہجاتا ہے غذا ہوتا ہے اور معلوم کرنا چاہیے کہ پانی گدہی کے دودہ اور اونٹنی کے
دودہ مین بیشتر ہے اس سبب سے لطیف زیادہ اور جلا دینے والا اور صاف کرنیوالا زیادہ بہ نسبت اور چارپایون کے
ماء الجبن کیلیے اور گائے کے دودہ مین روغن بہت ہے اس سبب سے گرم زیادہ اور گوسفند کے دودہ مین

پنیر زیادہ ہی اسلیے وہ سمین زیادہ اور بہت گاڑھا ہوتا ہے اور شیر بز ان معالجات مین نہایت بہتر اور
معتدل ہی اسلیے کہ روغن اوسکے شیر مین بنسبت شیر گوسفند کے کمتر ہے اور پانی اوسکے شیر مین بنسبت
گدہی اور اونٹنی کے دودہ کے کمتر ہے اور بہتر شیر واسطے ماء الجبن کے دودہ سرخ اور جوان اور تندرست بکری کا
کہ جسکا گوشت فربہ ہو اور چالیس دن زائیدگی اوسکی سے گذر گئے ہون اسوجہ سے کہ جو جانور کہ جنتا ہے چالیس دن تک
دودہ اوسکا نہایت گاڑھا رہتا ہے اور چاہیے کہ دو بار یا ایک بار پہلے زائیدہ ہو چکی ہو اور دودہ لاغر بکری کا ناکارہ ہے
اور اگر سرخ بکری میسر نہو سکے اور کسی رنگ کی تلاش کرین روا ہے لیکن اور سب شرطین ملحوظ رکھنی چاہئین اور اس
بکری کو باندہنا چاہیے اور علف یعنی چارہ لائق مزاج بیمار کے دینا چاہیے مثلاً اگر خارش اور پہوڑہ پہنسیونکے لیے
ماء الجبن منظور ہو تو شاہترہ اوس بکری کو بہت کہلاوین اور اگر واسطے افراط حرارت کے ہے کاہو اور ہرا دہنیہ
اور ساگ خرفہ کا اور ساگ پالک کا بہت دیوین اور اگر ماء الجبن سدہ کیواسطے لینا منظور ہے تو کاسنی اور
اجمودہ اور ہری سونف اور لبلاب یعنی عشقہ بہت کہلائین اور جو بیمار کا معدہ نہایت ضعیف ہو پودینہ
اور اجمودہ اور برگ سودہ اور برگ بہی اور برگ مرود اور شاخ انگور بہت دیوین اور اگر مزاج سوداوی ہو دبسپایہ
اور فرنجمشک بہت کہلائین اور قدری سنا مکی جو مین ملاکر دیوین اور خوید کہلائین تمامی انواع مین اور جو
اوسقدر کہلائین کہ تنقیہ اوسکو ہضم ہو سکین اور نشان ہضم ہونیکا یہ ہے کہ خوشی سے کہاوے اور مینگنیان اوسکی
معتدل ہووین اور جو بکری کہ علت کم پانی ہو اوسکی مینگنی سوکھی ہوگی اور دودہ گاڑھا اور خشک ہوگا لیکن
ترکیب ماء الجبن تیار کرنے کی اس طرح ہے کہ اول شیر تازہ لیوین دو رطل یعنی آدہ یا کم سیر عالمگیری کہ دو سیر اسی
تولہ کا ہوتا ہے اور پاتیلہ مسکین مین جوش دین اور بید کی لکڑی سے ہلاوین کہ جوش کہا جاوے پہر تولہ سکنجبین سادہ
اور تین تولہ پانی انگور خام کا اور سیر دالین اور آگ سے اوتار کر پہر رکہین کہ بہت جلد اوسکا پنیر اور دہ جدا ہو جاوے
دو پانی کہ پنیر سے جدا ہوا ہو اوسمین سے ٹپکاوین کسی دوہری کپڑے مین ڈالکر واسطے تسکین حرارت سادہ کو شیلے
مناسب ہے اور اگر شیرہ تخم خرفہ اس ماء الجبن مین ملا لین اور پینے دو ماشہ بنفشہ اور چار رتی ڈیڑہ چاول صندل
پسا ہوا اور دو جو کے برابر کافور اوسکے ہمراہ دیوین پیاس کو دفع کریگا اور جو باوجود فرطی حرارت کی کوئی مادہ ہو
تو ماء الجبن بے آب غورہ یعنی بدون انگور خام اور بے بنفشہ اور صندل اور بدون کافور کے دیوین اور اگر حاجت
قوی ہو تو زرد ہڑ پیسی ہوئی سات ماشہ کو روغن بادام ساڑہے دس ماشہ مین چرب کرین اور ساتھ شکر کے
ملاتین اور ماء الجبن اس سفوف کی ہمراہ پلائین نہایت بہتر ہوگا اور اگر درمیان مین اون ایام کے کہ ماء الجبن
دیتے ہین ایک روز یہ سفوف کہ مذکور ہوتا ہے دیوین بہت مناسب ہوگا **صفت آن** زرد ہڑ سات ماشہ
ایلوا یعنی صبر کہ اسقوطری ہو ساڑہے تین ماشہ گلاب کے پہول کیترا ایک چہہ رتی سوا دو چاول سقمونیا ایک

یعنی دو جو سونف رومی دو رتی ایک چاول اور اگر اس سفوف کی گولیان بنائین واسطے اوس آدمی کے
جو سفوف نہین پھانک سکتا ہی تو کچھ مضایقہ نہین ہی اور صاحب گر اور خارش کو یہ سفوف جو آئیندہ مذکور ہوتا ہے
دیوین صفت آن زرد ہڑ کابلی ہڑ کالی ہڑ ہر ایک ساڑھے تین ماشہ افتیمون سوا پانچ ماشہ افسنتین ساڑھے
تین ماشہ ایلوا غاریقون ہر ایک پونے دو ماشہ نمک نفطی چھ رتی سوا دو چاول اس تمام مین سے ایک نیم یا دو
دیوین اور بعضے طبیبون سے حکایت کیگئی ہے کہ یہ سفوف زیادہ بنایا تھا اور تین تولہ دیا گیا اور دوسری مرتبہ جو
حاجت ہوئی ساڑھے چار تولہ دیا بہت نافع ہوا اور صاحب درد جگر اور صاحب سدہ کے لیے ساتھ پانی
کاسنی اور پانی شاہترہ کے ماء الجبن دیوین یا ساتھ پانی لبلاب کے اور واسطے مالیخولیا اور جھائین اور صاحب گی
اور صاحب داء الثعلب کی ماء الجبن اس طریق سے دیوین کہ شیر تازہ حاصل کرین اور مقدار ایک دانگ یعنی چار
رتی ڈیڑہ چاول پنیر مایہ کہ عربی مین اوسکو انفحہ کہتے ہین اوس شیر مین داخل کرین اور ڈھانک دیوین کہ شیر بستہ
ہو جائے پھر بقدر دو دانگ یعنی آٹھ رتی تین چاول نمک سپید اوسمین ڈالین اور اوسکو چھری یا چاقو سے کاٹین
اور خرقہ دو تو یعنی کسی دوہرے کپڑے مین ڈالکر ٹپکاوین اور کسی قدر شکر کے ساتھ دیوین اور درمیان ایام مین
یہ سفوف دینا چاہیے صفت آن زرد ہڑ کابلی ہڑ کالی ہڑ ہر ایک ساڑھے تین ماشہ افتیمون اسطوخودوس
بسفایج گاؤزبان ہر ایک پونے دو ماشہ نمک چھ رتی سوا دو چاول اور اگر کوئی بیماری صعب اور سخت ہو تو ماء الجبن
اوسکے لیے اسطور سے بنائین کہ پہلے سکنجبین بزوری تیار کرین اسطور پر کہ افتیمون تین تولہ لیکر کپڑے کی پوٹلی مین باندہین
جس طرح و سنتو ہی اور ساڑھے سترہ ماشہ بر گ بادرنجبویہ اور ساڑھے دس ماشہ تخم بادرنجبویہ اور ساڑھے دس ماشہ تخم فرنجمشک اور ساڑھے سترہ ماشہ
گاؤزبان اور ساڑھے سترہ ماشہ بسفایج مکوفتہ سبکو ایک رات آدھ پاؤ کم سیر پانی اور آدھ پاؤ کم سیر سرکہ مین
تر کرین صبح کو پوٹلی افتیمون کی اوسمین سے نکال لیوین اور سبکو پکاوین کہ مقدار پانی کی جلجائے آخر مین
پوٹلی افتیمون کی اوسکے اندر ڈالین کہ ایک جوش کہائے آگ پر سے اوتار کر اور چھانکر اوس سرکہ سے سکنجبین
بنائین پس ہر روز شیر تازہ کو جوش دیا کرین اور اس سکنجبین سے پونے نو تولہ شامل کیا کرین کہ پھٹ جایا کریگا
پانی اوسکا بدستور ٹپکایا کرین اور ہر روز ماء الجبن ہمراہ ساڑھے تین ماشہ ایارج لوغاذیا کے دیوین یا ساتھ
ساڑھے تین ماشہ ایارج ارغانیس کے اور واسطے صاحب بلغم اور استسقا کے اسطور پر تیار کرین صفت آن
شیر تازہ حاصل کرین اور ایک دانگ یعنی چار رتی ڈیڑہ چاول پنیر مایہ اور تین تولہ مغز تخم کاکیان یعنی کسوم کے
بیجون کی گری کو ٹکر چھانکر اوسمین داخل کرین اور رکھدیوین کہ دودہ جمجائے پھر چھری سے کاٹین اور پونے
دو ماشہ نمک نفطی پیسکر اوسمین شامل فرمائین اور ٹپکائین اور اگر بہت صاف پانی نہ نکلے تو جوش دین اور پونے
نو تولہ سکنجبین شہد کی داخل کرین اور دوسری بار ٹپکائین اور ہمراہ اس سفوف کے دیوین صفت آن

کابلی ہڑ سات ماشہ افتیمون ساڑہی تین ماشہ مصطگی سونف رومی اجمودہ سونف دیسی ہر ایک پونی دو ماشہ نمک نفطی چہہ رتی سواد و چاول اور ماء الجبن اول مرتبہ بہت ندینا چاہیے تیس درم یعنی نو تولہ سی شروع کرنا چاہیے اور بتدریج بڑہانا چاہیے ستر درم تک یعنی بیس تولہ تک اوسقدر کہ ہضم ہو وی سو درم تک یعنی تیس تولہ تک بڑہاوین اور جب نوبت وزن ماء الجبن کی انتہا کو پہونچی تو بیس تولہ یا تیس تولہ ایک دنمین ایک مرتبہ پلاوین دو تین مرتبہ مین دیوین اور پینی والا اوسکا جب ماء الجبن نوش کر چکے تو اوسکو لازم ہے کہ چند قدم ٹہلے اور حرکت کری اور پھر دوسری اور تیسرے مرتبہ اسی طرح حرکت کرکے پی جالینوس لکھتا ہی کہ جو ماء الجبن سفر تخم فرفخم تیار کرنے مین دست بخوبی لاتا ہی اور جو نمک بھی ملاتی ہین تو اسہال قوی کرتا ہی اور نیز وہ لکھتا ہی کہ جس شخص گرمی کے موسم مین اور نہایت شدت گرمی مین احتیاج مسہل کی ہووی اور وہ دوای مسہل سی خوف کرتا ہو وے تو اوسکو ماء الجبن سی نہ ڈرنا چاہیے مجہز کریا لکھتا ہی کہ سفوفات اور دوائین مسہلہ ساتھہ ماء الجبن کے باحتیاط دینی چاہئین اور مقدار اونکی باندازہ کرنی چاہیے کیونکہ اگر افراط اسہال مین ہوگی یعنی دست کثرت سی آوینگے تو انجام اوسکا برا ہوگا واللہ اعلم واحکم بالصواب جزو چوتھا پہلی گفتار اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کی فصد اور حجامت کی تدبیر مین ہی اور پاک کرنے مین بدن کی ہے فضلات سی خوب سے اور اس جزو کے پینتیس ۳۵ باب مین باب پہلا چوتھی جزو اور پہلی گفتار اور دوسرے حصہ سی تیسری کتاب کی فصد کی فضیلت کی بیان مین ہے معلوم کرین کہ فضیلت فصد کی یہ ہی کہ جسوقت کہ سب خلطین ایکبار جمع ہو جاتی ہین تو بذریعہ فصد کے ہر ایک خلط مین سی کچہہ کم ہو جاتی ہی اسلیے کہ مرکب جمیع اخلاط کا خون ہی اسوجہ سی جسوقت کہ فصد کھولی جاتی ہے تو سب خلطین بدن کی کمتر ہوتی ہین اسیواسطے کہا ہی کہ فصد استفراغ کلی ہے کیونکہ جس ہنگام مین کہ خلطین ایکبار جسم مین زیادہ ہو جاتی ہین تو کوئی استفراغ اوس ہنگام مین بہتر فصد سی نہین ہی اور بہتر فصد کی سب فضیلتون سی یہ ہی کہ جب رگ کھولی جاتی ہی تو رنگ خون کو اور قوت کو باہر نکلنے کی اور قوام کو اوسکی دیکھ سکتے ہین اور احوال اوسکا پہچان سکتے ہین کہ استفراغ اسقدر کرنا چاہیے اور اسقدر نکرنا چاہیے اور کام اوسکا مانند کام دوا کھانے کی نہین ہی کیونکہ جسوقت دوا کام اپنا کرتی ہی اوسیوقت عمل اوسکا نہین پھیر سکتے ہین یا اگر جتنا کہ چاہیے وہ دوا استفراغ نکری اوسیدن مدد کرنا اوسکا باعث خطر ہی اسوجہ سی کسی استفراغ کی فضیلت فصد کو نہین پہونچتی ہی

باب دوسرا چوتھی جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کی خون کی فضیلت کی بیان مین ہے اور حاجتمندی مین اوسکے نکلنے کی جسم سے جاننا چاہیے کہ خون بیچ اندر جسم انسان کے چہہ فضیلتین ہین بزرگ اسلیے کہ اوس سی بدن میں چہہ منفعتین ہین کہ کسی اور خلط سی نہین ہین

ایک یہ کہ غذای راستینی خون ہی اور مدد پرورش بدن کی اور حاصل ہوتا بدل اوس چیز کا جو ساتھ تحلیل کے
ہمیشہ خرچ ہوتی ہی خون سی ہے چنانچہ دوسری باب مین تیسری گفتار سی کتاب اول کے بیان کیا گیا ہے
دوسری یہ کہ تمام جسم انسان خون سی حرارت طبعی کو پاتا ہے سوای حرارت غریزی کے کہ دلسی پاتا ہی تیسرے یہ کہ
اگرچہ قوام دل کا اور مدد فزونی حرارت غریزی کی اندر دل کے خون سی نہین ہے لیکن مرکب حرارت غریزی
اور قوت حیوانی کا خون ہی اور مدد اوسکی پہونچنی کی تمام بدنمین خون سی ہے اور اسی سبب سی ہے کہ جسوقت کہ
خون کچھ زیادہ بدن سی خارج کیا جاتا ہے تو نبض متغیر ہوتی ہے اور ضعیف ہو جاتی ہے اور قوت ساقط
اور غشی عارض ہوتی ہے چوتھی یہ کہ دل معدن حرارت غریزی ہے اور حرکت اوسکی پیوستہ ہی اور بسبب ہمیشگی
حرکت کی تحلیل اوس سے بہت ہوتا ہی اور بسبب بسیاری تحلیل کے حاجت حاصل کرنے بدل کی جو کچھ ساتھ
تحلیل کے اوس سے خرچ ہوتا ہی زیادہ حاجتمندی اعضای دیگر سے ہی اور اس سبب سے ایک بڑی رگ جگر سے ساتھ اوسکے
ملی ہوتی ہے او حصہ کامل غذا کا بوسیلہ اوس رگ کی جگر سے اوسکو پہونچتا ہی اور تجویف اوسکی اوس سے بھر
رہتی ہے اور وہ خون مرکب قوت حیوانی کا ہے اور دل سے شریانو نمین روان ہوتا ہے اور قوت حیوانی بوسیلہ
اوسکے تمام بدنمین بخوبی پہونچتی ہے اور افعال قوت حیوانی کے بسبب اوسکے تمام اور کامل ہوتے ہین اور اسی سبب سے
ہی کہ جسوقت کہ خون شریانون مین سی نکلجاتا ہی تو قوت حیوانی باطل ہو جاتی ہے اور حیوان ہلاکت کو پہونچتا ہی
پانچوین یہ کہ خون باوصفیکہ قوت حیوانی کو سب اعضا کیطرف پہونچاتا ہی اور گرم رکھتا ہی اسیطرح تمامی اعضا کو تری پہونچاتا
اور نرم رکھتا ہی تاکہ سب حرکتین بآسانی حاصل ہون چھٹی یہ کہ پوست کو آدمی کی رنگین اچھا تازہ اور بارونق کرتا ہی پس معلوم ہوا کہ
خون ایک سبب بڑی ہی قوام جسم کے لیے اور بہترین اخلاط سی ہے بدنمین اور منفعت اوسکی زیادہ اور خلطون کی منفعت سے
ہی اور اسی سبب سے ہی کہ اگلے حکیمون مین سی ایک گروہ خون کے باہر نکالنی کو کسی حال مین روا نہین رکھتا ہے
مگر رای اوس گروہ کی اس معاملہ مین غلطی اور خطا ہی اسلیے کہ اگرچہ منفعت خون کی جسم مین بزرگ ہے لیکن منفعت
اوسکی دو شرطون کے ساتھ ہی ایک یہ کہ مقدار اوسکی اوسقدر رہو کہ جتنی چاہی اور دوسرے یہ کہ کیفیت اوسکی
اوتنی ہو کہ جتنی چاہیی اور جسوقت کہ مقدار اوسکی زیادہ ہو جائے یا کیفیت اوسکی پھر جائے تو یہ دونون حال
ناطبعی ہون گے اور وہ باعث بیماری اور طرح طرح کی آفتون کے ہونگے اور زائل کرنا حال ناطبعی کا
واجب ہی اور ایک گروہ لکھتا ہی کہ ان دونون حالات ناطبعی کو طرف احوال طبعی کے پھیر لا سکتے ہین بغیر
خارج کرنے خون کے بدنسی اور وہ گروہ کہتا ہی کہ سبب فزونی خون کا بسیاری غذا ہی اور جسوقت کہ غذا کم کیجاوے
تو قوت غاذیہ فزونی کو خرچ کریگی اور مقدار اوسکی اعتدال کیطرف پھر آویگی اور خون کے باہر نکالنی کی کچھ حاجت
نہوگی اور اگر خوف کرین کہ بسبب کم کرنے غذا کے خون گرم ہوگا تو اوس صورت مین خنک اور اندک غذا کرین

اختیار کرین تاکہ وہ مقدار مین بھی اور کیفیت مین بھی طرف اعتدال کے پھر آویگا یہ تدبیر بہت مناسب ہے
لیکن تمام نہین ہے اسلیے کہ یہ تدبیر مہلت دینے سے زمانہ دراز مین تمامی کو پہونچتی ہے اور ممکن ہے کہ پہلے اسکے تدبیر
کے تمام ہونے سے کوئی آفت عظیم پیدا ہووے پس بضرورت ایسے حال مین کہ پیشدستی آفت سے بخوف رہ سکین تین
تدبیرین کام مین لانا چاہیے یعنی باہر کرنا خون کا اور کم کرنا غذا کا اور تبدیل کرنا مزاج کا اسلیے کہ جسوقت خون
مقدار مین زیادہ ہو جاوے اور کیفیت اوسکی بد ہو جاوے تو اگر اوسکو کمتر کیا جاوے تو باقی کو جلد طرف اعتدال کے
پھیر لا سکتے ہین اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ خون کی مقدار بدن مین بڑھ جاتی ہے اور کیفیت اوسکی بد نہین ہوتی اس صورت مین
مہلت دینی روا نہین ہے کیونکہ اگر دیر کرینگے اور اوسی وقت قدرے خون باہر نہ نکالینگے تو آدمی ہلاک ہو جائیگا پس
معلوم ہوا کہ تدبیر درست اور کامل یہ ہے کہ جسوقت کہ خون بدن مین بمقدار معتدل ہووے اور کیفیت مین بھی باعتدال ہو
تو اوسکو نگاہ رکھین اور کسی طرح پر اوسکو خارج نکرین اور اگر مقدار اوسکی بڑھ گئی ہو یا کیفیت اوسکی بدل گئی ہو تو اس صورت مین
اگر بخوف ہووین مہلت سے تو ساتھ تدبیر کم کرنے غذا اور بدل کرنے مزاج کے اوسکو طرف اعتدال کے پھیر لاوین
اور اگر بخوف نہون تو بجز خارج کرنے فزونی اور اصلاح پر لانے باقی کے کوئی تدبیر پسندیدہ نہین ہے اور معلوم کرنا چاہیے
کہ سوا ان سببون کے جو اوپر بیان ہو چکے ایک تیسرا سبب اور ہے کہ وہ بھی خون کے باہر نکالنے کو واجب کرتا ہے
اور وہ میلان کرنا اور متوجہ ہونا خون کا ہے طرف کسی عضو کی بسبب کسی زخم وغیرہ کے مانند رعاف یعنی نکسیر کے
کہ خون ناک سے کشادہ ہووے اور اسطرف کو میلان کرے یا خون حیض کا ہمیشہ جاری ہو پس ان صورتون مین
واسطے تین شی کے خون باہر کرین ایک یہ کہ مقدار خون کی کم ہو جاوے دوسرے یہ کہ قدرے خون کم کرنے سے
باقی کو طرف اعتدال کے پھیر لانا آسان ہو تیسرے یہ کہ جس طرف سے کہ اوسنے میلان کیا ہے پھیر لاوین اور بغیر جاننے
اون تینون سببون کے خون بدن سے کسی طرح خارج نکرنا چاہیے اور با وجود ان تینون سببون کے اون اصول کو
جو فصد مین کار آمد ہین اور شناخت اونکی ضروری ہے نگاہ رکھنا چاہیے چنانچہ بعد اسکے بیان کیے جاتے ہین
اور معلوم کرین کہ خونی بیماریون مین مانند عرق النسا اور نقرس اور اوجاع مفاصل یعنی جوڑون کے درد
اور خناق خونی اور سوا اوسکے مانند درد چشم اور ورم التہابی شکم کے اور وہ آدمی کہ بواسیر سے خون آنے کی
جسکو عادت ہووے اور وہ خون ٹھہر جاوے اور وہ عورت کہ وقت سے پہلے حیض بند ہو جاوے اون سب کے
واسطے پھیر دینے خون کے رگ اوس عضو کی کہ جس طرف اوسنے میلان کیا ہے کھولنی چاہیے اگر چہ خون کے
خارج کرنے کی احتیاج ضروری نہووے اور صاحب بواسیر کا خون کہ ٹھہر جاوے اور حیض کہ بستہ ہو گیا ہو رنگ
چہرہ کا نہین دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ خون اونکے بدن سے نکالنا واجب ہے اسلیے کہ رنگ اوس گروہ کا اکثر
ہوتا ہے زرد یا سبز یا تیرہ اور جس آدمی کا کہ احشا ضعیف ہو اور مزاج گرم ان تینون گروہ کے لیے صواب اور مناسب

یہ ہی کہ فصل بہار مین خون باہر کرین اور سوداوی بیماریون مین اگر پہلے فصد کھولین اور پھر مسہل دیوین تو خیال اسکے
لیکن خیال رکھنا چاہیے کہ وہ سوداوی بیماری والے اپنے بدنمین کچھ تمدد پاتے ہین اور رنگ چہرہ کا بھی معلوم کرنا
ضرور ہی اور طبیبون نے لکھا ہی کہ درست نشان جسم مین صاحب مرض سوداوی کے یہ ہی کہ وہ تمام اعضا مین تمدد
پاتا ہی باب تیسرا چوتھی جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کے اون بیماریون کی
شناخت مین ہی جو تاخیر فصد واجب کرتے ہین معلوم کرین کہ اگر آدمی خون افراط سی عرق لیتا
اور نقرس اور درد اعضا اور درد چشم اور درد سر وغیرہ کے بسبیل احتیاط قبل حرکت نوبت سی فصد کری روا ہی
اور جسوقت نوبت اوسکی حرارت کی ظاہر ہو تو اول حرکت مین فصد نکرنی چاہیے اسلیے کہ فصد اوس ہنگام مین خلط
بد اور خام کو بدنمین ہلا دیگی اور ساتھ خون کے شامل کریگی اور رگونمین جاری کریگی اور مضرت اوسکی بزرگ ہوگی
اور جسوقت زمانہ اوسکی ابتدا کا گذر جاے اور اثر پختگی کا ظاہر ہو تو اوسوقت ملاحظ کرین اگر فصد کی احتیاج
سمجھین اور کوئی امر مانع نہو فصد کرین اور جو نشانیان امتلا کی بدنمین ظاہر دیکھین تو فصد کی شتابی نکرنی چاہیے
جبتک معلوم ہو کہ امتلا خونی ہی یا نہین اسلیے کہ ہر ایک امتلا فصد کو واجب نہین کرتا ہی لیکن اکثر ایسا ہوتا ہی کہ امتلا
کسی اور خلط سی ہوتا ہی اور ہنوز مواد اوسکا کہ خام ہے اوس حالت مین فصد کھولنا قوت کو ساقط کرتا ہی اور مواد بحال
خود رہتا ہی اور خطر اس بات کا ہی کہ بیماری طول کھینچے اور قوت بیمار کی آخر علت تک وفا نکری اور بیمار ہلاک ہو جاے
اور جو بیماری کہ اوسمین بحران ظاہر ہون گے اور مدت بیماری کی کچھ طول کھینچے گی تو لازم ہی کہ اوس بیماری مین
خون بہت خارج نکرنا چاہیے لیکن اگر ممکن ہو سکے تو ساتھ شربت وغیرہ کے تسکین کرین اور جو ممکن نہو قدرے
خون بھی نکالین اور باقی خون کو نگاہ رکھین تاکہ قوت ضعیف نہووے اور اگر کوئی آدمی سردی کے موسم مین
بسبب فصد نکرنے کے تکسر یعنی ہاتھ پاؤن کا ٹوٹنا اور جسم مین ماندگی پاوے تو بلا تامل اوسکی فصد کھولین
لیکن تھوڑا خون لیوین اور باقی خون کو واسطے قوت کی نگاہ رکھین اور حاملہ عورت اور حیض والی کو فصد سی بچانا چاہیے
مگر واسطے کسی ضرورت بزرگ کی کہ واجب کری خون کو ایک طرف سی پھیر دینا بس اوس حال مین قوت کی جانب
نگاہ کرنا چاہیے اگر قوت قوی ہو اور بدن ممتلی ہو اور امتلا بحقیقت خون سی ہو اور میل کسی نازک اور خطرناک
کیجانب رکھتا ہو چنانچہ اگر مثلاً نکسیر بافراط جاری ہے یا خون تھوک مین یا قے مین گلے سے نکلتا ہی تو اوس جانب سی
ساتھ فصد کے پھیر دینا چاہیے اور معلوم کرین کہ جس کسی آدمی کے بدن مین کہ خون نیک کمتر ہو اور خلطین بد کثرت
سی ہون تو اوس آدمی کی اگر فصد کیجائیگی تو نیک خون خرچ ہوگا اور جس کسی آدمی کے بدنمین کہ خون تھوڑا ہو
اور بد ہو اور وہ میل طرف عضو شریف کی رکھتا ہو اوسکی فصد مین تھوڑا خون لینا چاہیے اور ساتھ غذاؤن نیک کی
قوت اوسکی نگاہ رکھنی چاہیے اور بعوض اوس خون بد کے کہ فصد مین خرچ ہو گیا ہی خون نیک کو پھیر لانا چاہیے

اور اگر بدن مین اس آدمی کے خلطین صفراوی ہون تو لازم ہے کہ اول قی اور مسہل لطیف سے صفرا کو کمتر کرنا چاہیے یا تسکین اوسکی کرنی چاہیے پھر فصد کھولنی چاہیے اور اگر خلطین غلیظ ہو وین تو لطیف کرنیوالی تدبیرون کیطرف مشغول رہنا چاہیے مانند حمام اور ریاضت کی اور وہ سکنجبین کہ جسمین زوفا اور حاشا پکایا ہو دینی لازم ہے

باب چوتھا چوتھی جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کا اون قاعدون کے بیان مین

ہی جو وقت فصد کی لحاظ کرنا اونکا ضروری ہے معلوم کرین کہ جسوقت فصد واجب ہو وے تو اول حالات پر جسم کے نگاہ کرنی چاہیے کہ اوس آدمی کی فصد کھولنی ضروری ہے یا نہین یا اگر فصد کرین تو وہ تحمل کرسکتا ہے یا نہین اور وہ حالات سالہای عمر مین اور مزاج فصل سال کا اور حال ہوای شہر کا اور احوال سحنہ کا یعنی فربہی اور لاغری بدن کی اور قوت فم معدہ اور ضعیفی اوسکی پس جسوقت کہ ان حالات مذکورہ سے کوئی حال مانع فصد نہو وے اور فصد کھولنی واجب ہے تو اوسوقت طبیب کو جاننا چاہیے کہ کون رگ کھولنی ضرور ہے اور کب اوسکو کھولنی چاہیے اور کسقدر خون اوسمین سے لینا چاہیے اور کے مرتبہ خون نکالنا چاہیے اسلیے کہ فصد صواب حفظ صحت کو بھی نافع ہے اور معالجہ مرض مین بھی علاج قوی ہے اور معلوم کرنا چاہیے کہ فصد باوجود سودمندی کے کچھ شورش بھی کرتی ہے اور نا تسکین چندے بے آرام بھی رکھتی ہے اور جسوقت کہ فصد درہ کرے جراحت اوسکی دیر مین باندھنی چاہیے اور اکثر اوقات بسبب فصد کے طبع خشک ہوجاتی ہے کیونکہ فصد مواد و نکو رگونکی طرف کھینچتی ہے اور اقسام قولنج مین حاجت فصد کی کمتر ہوتی ہے مگر اوس قولنج مین کہ جسکا سبب انتونکا ورم ہو اور جسوقت فصد کرین تو خون کے رنگ کو بخوبی دیکھ لیوین اگر مائل بسپیدی ہے اوسوقت فصد کو کرین اور خون بند کرین اور ہمیشہ ایسی بات کی کوشش کرین کہ فصد سبب حرارت صفرا اور بسبب غلبہ اور خامی مواد کا نہو

باب پانچوان چوتھی جزو اور گفتار اول سے دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے کثرت خون کی نشانیون کے بیان مین

ہے نشانیان کثرت خون کی بدن انسان مین اس طرح پر ہین پہلی سرخی رنگ کی ہے دوسری پھولا ہونا اور بھرا ہونا رگونکا تیسری عظیم ہونا نبض کا چوتھی معلوم ہونا گرانی اور ماندگی کا تمام جسم مین پانچوین محسوس ہونا حرارت کا تمامی بدن مین چھٹی سستی اور دشواری حرکت کی ساتوین بھوک کھانے کی کم ہونا جسوقت ان نشانیون سے بعضی نشانی ایک عضو مین ظاہر ہووے اور وہ نشان جو مخصوص اوس عضو سے ہے ساتھ اوسکے ظاہر ہووے تو معلوم کرین کہ میلان خون کا اوس عضو کیطرف ہے چنانچہ اگر میلان خون کا سر کی جانب ہو تو حرکت سر کی شریانون کی قوی ہوگی اور ضربان سر مین معلوم ہوگا اور جو خون جگر کیطرف میلان رکھتا ہو تو جگر مین سوزش محسوس ہوگی اور جو میلان خون کا معدہ کی جانب ہے متلی اور بدخیر ونکی آرزو ظاہر ہوگی اور بھوک کھانے کی جاتی رہیگی اور اگر

خون کا میلان سر یعنی تلی کیطرف ہو تو گرانی اور سوزش محسوس ہوگی اور بعضی آدمی کثرت خون کی وجہ سے
ہنستے ہین یعنی خندہ اونپر غالب ہوتا ہی اور مزہ مونہہ کا میٹھا اونکو معلوم ہوتا ہے اور بعضونکا سر گران ہوجاتا ہی
اور سر اور بدن مین کھجلی ظاہر ہوتی ہے باب چھٹا پہلے جزو اور گفتار اول سے دوسرے
حصہ سے تیسری کتاب کے تباہی خون کی نشانیون مین سے اندر جسم کے نشانیان
خون کے تباہ ہونے کی تین چیز یعنی ڈھونڈہین ایک چہرہ کے رنگ سے دوسرے عظیمی نبض سے تیسری حس الم سے اسلیے کہ جس کسی کے
بدن مین جسوقت خون تباہ ہوجاتا ہی تو اپنے بدن مین الم پاتا ہی مانند زخمون کے الم کے لیکن رنگ چہرہ کا اکثر حالات مین
مائل بسرخی ہوتا ہی پس اگر تباہی خون کی بلغم سے ہو رنگ چہرہ کا سپیدی کیجانب میلان کریگا اور اگر بسبب صفرا کی ہو تو رنگ
مائل بزردی کیگا اور جو تباہی خون کی سودا کی جہت سے ہو رنگ اوسکا سیاہی کی جانب کیجانب میلان کریگا اور اگر تیزی الم درحقیقت صدا سے جسم بیکس
الم پاویگا اور جسجگہہ ہاتھہ رکھیگا الم پائیگا اور اگر تباہی خون کو ایک مدت گذر جائے اور اتفاق خون خارج کرنیکا
اور استفراغ کا اوسکا نہوا ہو تو بالضرور تپ لازم عارض ہوگی اور ایسا اوقات پھوڑہ پھنسیان نکلینگی اور ورم
اور طاعون ظاہر ہوگا اور قوت جاتی رہیگی اور اگر اسپر بھی کچھہ توجہ اوسکے تدارک کی نکیجائیگی تو انجر تباہی اور
خون کی عفونت کی دل تک پہونچیگی اور ہلاک کریگی باب ساتوان چوتھے جزو اور پہلی گفتار اور
دوسری حصہ سے تیسری کتاب کا احوال خون کی شناخت مین کہ بعد باہر نکلنے کے جسم سے
حالات خون کے بعد باہر نکلنے کی جسم سے چند چیز یعنی ڈھونڈہین ایک رنگ اوسکا دوسرے قوام تیسرے
بو اوسکی ہے چوتھی اس طرح سے کہ ایک ساعت تک ٹہرا کر دیکھیں کہ وہ مقام جسمین خون خارج کیا ہوا ہو وہ دیکھیں
دیکھین کہ احوال اوسکا کس نہج پر ہوا ایک گروہ نے خون کا مزہ دریافت کرنیکو بھی لکھا ہی لیکن حالات
اوسکے رنگ اور بو اور قوام سے بخوبی معلوم ہوجاتے ہین دریافت کرنا اوسکے مزہ کا امر فضول ہے
پس معلوم کرین کہ خون معتدل اور درست رنگ اور قوام مین معتدل ہوتا ہی اور بو اوسکی بہتر ہوتی
اور خون صفراوی بہ نسبت خون معتدل کے پتلا ہوتا ہے اور سرخی اوسکی زردی کی طرف میلان
رکھتی ہے اور جھاگ اوسمین بہت ہوتے ہین اور بو اوسکی بھی تیز ہوتی ہے اور وہ خون نہایت گرم ہوتا
اور بدیر جمتا ہی اور مزہ مین کڑوا ہوتا ہی اور خون بلغمی اول رگ سے نکلتے ہی پتلا ہوتا ہے اور بہت گرم نہین
ہوتا اور پھر جلد گاڑھا ہوجاتا ہی اور جلد جمجاتا ہے اور بو اوسکی ضعیف ہوتی ہے لیکن اگر عفونت بلغم کی ہو
تو بو ناخوش دیگا اور اوس خون مین بعد ایک گھنٹہ رکھنے کے پانی رقیق ظاہر ہوگا اس طرح سے کہ گویا نشاستہ
یا پانی کسکوم کے بھون کا اوسپر ڈالا ہے اور خون سوداوی سیاہ اور گاڑھا اور بدبودار ہوگا اور بو تیز ہوگا
اور جلد جمجائیگا اور اگر اوس خون مین قدرے پانی ڈالین اور ہلاوین ریشہ ریشہ ہوجائیگا اور لیسدار ہوگا

نیلا نیلا پانی جدا ہوگا اور جسوقت یہ نوع خون کی سوختہ ہوجائیگی تو قوام اوسکا غلیظ اور بو اوسکی نہایت
ناخوش ہوگی باب آٹھوان چوتھی جزو اور گفتار اول اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب
کی اون سببون کی شناخت مین ہی جو خون کو تباہ کرتے ہین خون کے تباہ
کرنے کی اسباب تین نوع کے ہین ایک تدبیرین بد غذا مین اور چیزین گرم اور تیز بہت کھانا مانند رائی کے
تیز اور ابزار و بگ اور شراب کہن اور ماننداوسکے دوسری گرمی مزاج دل اور جگر کی خاصۃ سالہای جوانی اور
فصل تابستان مین تیسری تباہ ہونا خونکا بسبب تغیر نظام فصول سال کے اور بسبب بسیاری باران و
ہوا اور ابخرون کے باب نوان چوتھی جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری
کتاب کے رنگ خون کی شناخت مین سے ہر ایک مزاج
اور ہر ایک سال مین سالہای عمر سے مزاج صفراوی آدمی کا گرم اور خشک ہی اور خون
اوسکا پتلا اور کالا ہوتا ہی اور مزاج مردم خون افزا کا گرم اور تر ہی اور خون اوسکا گاڑہا اور بہت سرخ
ہوتا ہی اور مزاج سوداوی آدمی کا سرد اور خشک ہی اور خون اوسکا کالا اور تیز ہوتا ہے اور مزاج مرطوب
آدمی کا سرد اور تر ہے اور سرخی اوسکی خون مین کمتر ہے بہ نسبت سرخی خونی مزاج کے مگر قوام اوسکا
گاڑہا ہوتا ہی اسلیے کہ رطوبت خون غلیظ کردیتی ہے اور شناخت رنگ خون کی سالہای عمر مین اسطرح ہے
کہ خون کودک کا پتلا اور ضعیف رنگ ہوتا ہی اور خون جوان کا گاڑہا اور سرخ ہوتا ہے اور خون کہل
یعنی ادہیڑ آدمی کا گاڑہا ہوتا ہی مائل بسیاہی اور خون مردم پیر یعنی بوڑہے آدمی کا رقیق یعنی پتلا اور ضعیف
رنگ ہوتا ہی باب دسوان چوتھی جزو سے اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری
کتاب کی اس مضمون مین ہی کہ اجازت فصد کی کسکو دینی چاہیے اور کسکو
نہ دینی چاہیے جس آدمی کی رگین بدن کی ظاہر اور فراخ ہون اور جسکے بدن پر بال بہت ہون اور
رنگ جسکے جسم کا سرخی یا سیاہی کیطرف مائل ہو اور جو بسیار گوشت ہو اور گوشت جسکا سخت ہو اور چربی
نرکھتا ہو اوس آدمی کو اجازت فصد کی دی سکتی ہین خاصۃً سالہای جوانی اور ادہیڑ عمر مین خصوصاً اوس آدمی
کو جو ہمیشہ گوشت اور شیرینی اور شراب زیادہ کہاتا ہو اور اوس آدمی کو کہ جسکے بدن پر پہوڑے پہنسیان کثرت
نکلتی ہون اوسکو رخصت فصد کی دینی چاہیے لیکن لڑکون کو کہ جنکی عمر چودہ برس کو نہ پہونچی ہو ہرگز فصد کی اجازت
نہ دینی چاہیے اس سبب سے کہ اعضا لڑکون کے گرم اور تر ہوتے ہین اور دونون اوسکے بدن سے تحلیل
ہوتے رہتے ہین اور چودہ برس کی عمر والے کے جسم پر خیال کرلینا چاہیے اگر لاغر اور صفراوی ہو یا
ہو فصد اوسکی نکلوانی چاہیے اور ایک گروہ اٹھارہ برس والے کو [illegible] فصد کی دیتے ہین لیکن

حجامت باتفاق بعد چھ برس کے تجویز کیگئی ہی اور ایک گروہ نے اوس عمر سے پہلے بھی اجازت لکھی ہی اور لوہو کی فصد کھولنی چاہیے اور بعضون نے اگلے حکیمون سے بعد ستر برس کے بھی فصد تجویز فرمائی ہی اور اعتماد اونکی قوت پر کیا ہی نہ اونکی عمر پر اسلیے کہ بہت آدمی ایسے ہوتے ہین کہ باوجود ستر برس کی عمر کے خون اونکے بدن مین بہت ہوتا ہی اور اعضا اور قوتین اونکی قوی ہوتی ہین اور جس کسی شخص کا کہ معدہ اور جگر ضعیف ہو اور کھانا بدشواری ہضم ہوتا ہو اور قوت ضعیف ہو اور جس آدمی کو کہ خوف اس بات کا ہو کہ بعد فصد کے غشی عارض ہوگی اوسکی فصد ہرگز نہ کھولین واللہ اعلم

باب ۱۱ گیارہوان چوتھی جزو سے پہلی گفتار اور دوسرے حصے تیسری کتاب کی اون سببون کی شناخت مین ہی جو باعث احتیاج فصد اور بہت خون نکالنے کا ہوتے ہین یہانتک کہ غشی کی نوبت پہونچے

خونی بیماریون بخوف ترین مہلت دینے سے فصد کی اور خون باندازہ نکالنے سے مانند خناق اور جاری ہونے تک کے خاصکر کہ خون ناک سے بقوت آتا ہو اور تپون محرقہ مین اور سخت اور شدید دردون مین کہ بسبب اونکی غلبہ کے ہون واجب ہوتی ہی فصد اور بہت خون لینا یہانتک کہ غشی عارض ہو اور اس بات مین اعتماد قوت پر کرنا چاہیے کیونکہ اگر قوت ضعیف ہوگی تو بدل غشی کے مرگ ہوگا

باب ۱۲ بارہوان چوتھی جزو سے گفتار اول اور دوسرے حصے سے تیسری کتاب کی اس امر کی شناخت مین ہی کہ وقت فصد کی قوت کو کیونکر نگاہ رکھنا چاہیے اور خون کسقدر نکالنا چاہیے

احوال اونکا کیفیت نبض سے پہچان سکتے ہین اور اوس طریق سے نگاہ رکھنا قوت کا حالت فصد مین یہ ہی کہ طبیب ہاتھ نبض کے اوپر رکھے جسوقت کچھ اثر ضعیف کا دیکھے اوسیوقت فصد کو روکدیوے اور خون کی رنگ اور قوام پر بھی نگاہ کرین کہ رنگ اور قوام اوسکا کب بدلیگا اور باہر نکلنے خون کی قوت پر نگاہ کرین کہ کب کم ہوگی اور جسوقت سبب فصد کا تباہی خون کی ہو تو لازم ہے کہ جب تک کہ رنگ اور قوام اوسکا نہ بدلے فصد نہ روکین مگر جسوقت نبض مین اثر ضعف کا ظاہر ہو تو اوسی وقت بند کرنا چاہیے اگر بقدر حاجت خون باہر نہ کیا ہو وے کیونکہ باقی کو بعد پھر آنے قوت کے نکال سکتے ہین اور اگر سبب فصد کا کثرت خون کی ہو جسم افسانہ تو جب تک قوت اوسکی نکلنے کی کمتر نہوو ے نہ روکنا چاہیے لیکن اگر نبض مین اثر ضعف کا ظاہر ہو تو اوسیوقت بند کرنا چاہیے جالینوس لکھتا ہی کہ جسوقت سبب فصد کا کوئی ورم گرم ہو کسی عضو مین اور جو رگ کہ کھولنی منظور ہی وہ اوسی عضو کے لیے مخصوص ہے تو جب تک رنگ اور قوام خون کا متغیر نہووے بند نکرین اسلیے کہ جو خون کہ سبب کسی ورم کا کسی عضو مین ہوگا خون طبعی نہوگا پس اقراد اسی سبب سے لکھتا ہی کہ بیماری شوصہ مین فصد باسلیق کھولین اور جب تک رنگ خون کا نہ بدلے ہرگز نہ روکین مگر دو سبب سے ایک سبب

پیدا ہوئی ضعف کے دوسرے ورم قوی سے کیونکہ جسوقت ورم قوی ہوا ور رنگ خون کا دیر مین بدلے اور جو عارض ہوئی ضعف کا ہو تو فصد کو فوراً بند کرین اسلیے کہ جو ورم کہ نہایت گرم ہوگا خون اوس سے بدشواری خارج ہوگا اور جالینوس لکھتا ہی کہ مقدار باہر نکالنے خون کی کسی بیماری مین تجویز نہین کر سکتے ہین اور کچھ حد معین نہین کر سکتے ہین طبیب کو چاہیے کہ بمشاہدہ مقدار اوسکی تجویز کرے جیسا کہ مناسب ہو اور وہ کہتا ہی کہ مینے بہت آدمیون کی فصد سے بقدر چھ رطل خون نکلوایا ہی اور کسی کو ناطاقتی مطلق نہین ہوئی اور تپ فوراً زائل ہو گئی اور اکثر آدمیونکی فصد سے ڈیڑھ رطل خون جو مینے نکلوایا اونکو ضعف عارض ہوا باب ۱۳ تیرہوان چوتھی جز وسے اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کا اس قاعدہ مین ہے کہ قوت ضعیف آدمی کی کیونکر نگاہ رکھنی چاہیے کہ غشی نہونے پاوے معلوم کرین کہ چار گروہ کو غشی بہت پیدا ہوتی ہی ایک گرم مزاج اور لاغر آدمی کو جسکے معدہ مین صفرا پیدا ہوتا ہو دوسرے اوس آدمی کو کہ جسکا گوشت لطیف ہوا اور مسام کشادہ تیسرے اوس آدمی کو جسکا فم معدہ قوی ہو چوتھی اوس آدمی کو کہ جسکا فم معدہ ضعیف ہوا اور معلوم کرین کہ وقت خون نکلنے کے غشی کم عارض ہوتی ہے مگر اوسوقت بہت خون باہر نکلے اور اکثر بعد اوسکے بھی غشی عارض ہوتی ہے کہ جسوقت رگ باندھتے ہین اور قی کرنی فصد سے پہلے غشی کو روکتی ہے اور حالت غشی مین بھی قی نافع ہی غشی کو دور کرتی ہی اور قوت کو پھیر لاتی ہی اس سبب سے حالت فصد مین نافہ مشک اور دوار المسک اور پر مرغ اور وہ چیز کہ جس سے قی لاسکین حاضر کرنی چاہیے تاکہ اگر غشی عارض ہو پر مرغ حلق مین ڈالین اور قی کرین اور نافہ مشک سونگھین اور دوار المسک حل کرین گلاب مین یا انار کے پانی مین اور قدری قدری موتھہ مین رکھین اور حلق مین ٹپکائین اور جسکو چاہین کہ غشی سے نگاہ رکھین تو لازم ہی کہ فصد سے پہلے شربت انار ترش اور شیرین دیوین یا دانہ انار ترش اور شیرین گلاب مین پیسکر نوش کرین یا لقمہ چند روٹی کے رب سیب ترش یا ربّ بہی ترش مین آلودہ کر کے کھاوین اور جو نہایت گرم مزاج آدمی ہو تو شربت پودینہ یا سیبہ کہ دونون کو مشک سے قوی کیا ہو ساتھہ جلاب کے کہ جسمین افادیہ پکائے ہون دیوین اور مریض کو اوندھا سُلانا چاہیے بعد اوسکے فصد کھولنی چاہیے اور اوسی شکل پر خون لیوین اور افراط نکرین اور ایک گھنٹہ پیچھے فصد سے ماء اللحم یا مرغ کے آدھی بھونی ہوئی انڈے کی زردی دیوین اور اگر کباب ہضم ہو سکین کھائین لیکن کم کم اسلیے کہ معدہ بسبیل فصد کے ضعیف ہو جاتا ہی اور اگر کسی کو عادت ہو کہ ہر مرتبہ فصد لینے سے غشی ہوتی ہی سبب اوسکا ضعف دل تصور کرین اور اوس صورت مین ترک کرنا فصد کا واجب ہی باب ۱۴ چودہوان چوتھی جز و اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے اون اسباب کے بیان مین ہی جو فصد سے باز رکھتی ہین

معلوم کرین کہ وہ اسباب جو فصد سے باز رکھتے ہین اکیس ہین ایک تپ ہے دوسرے پیشاب پتلا اور ناری تیسرے
لرزہ کہ جسکو جھرجھری بین نافض کہتے ہین چوتھے مزاج سرد پانچوین شہر سرد چھٹے درد شدید ساتوین حمام آٹھوین جماع نوین
کودکی اور نارسیدگی دسوین پیری گیارہوین لاغری بافراط بارہوین فربہی بافراط تیرہوین نازکی گوشت اور
کشادگی مسام چودہوین سپیدی رنگ اور نرمی گوشت پندرہوین زردی روی اور کم خونی سولہوین بیماریان
درازی سترہوین بھوک اور خلو معدہ اٹھارہوین بدہضمی اور بری معدہ طعام سے انیسوین تیزی حس فم معدہ
بیسوین ضعیفی فم معدہ اکیسوین پیدا ہونا صفرا کا اندر معدہ کے پس معلوم کرین کہ صفراوی تپوئین کہ سخت سوزان
ہون نہ اول نوبت مین اور نہ درمیان نوبت اور نہ روز نوبت کسی حال مین فصد نہ کھولنی چاہئے بسبب
تین امرون کے ایک یہ کہ بروز نوبت تپ کی حالت مین خلطین حرکت کرتی ہین پس حرکت خون سے حرکت
اونکی زیادہ ہوگی اور مضرت اوسکی بزرگ ہوگی اور دوسری یہ کہ وہ رطوبت جو بدن مین کار آمد ہے اور ساتھ
صفرا کے مقابلہ کرتی ہے فصد کھولنی سے اندک کم ہوجائیگی اور صفرا قوی ہوگا تیسری یہ کہ خون جو مایہ قوت کا ہے
جب فصد سے خرچ ہوجائیگا تو بالضرور قوت ساقط ہوگی اور اون تپوئین بھی کہ جنکے ساتھ تشنج ہو اگرچہ فصد
کی حاجت ہو فصد نکھولین اسلیے کہ تشنج بیخوابی لاتا ہے اور پسینہ جاری کرتا ہے اور قوت اوسکی وجہ سے ضعیف
ہوتی ہے اور اون تپوئین کہ جو عفونت سے ہون اگر فصد کھولین خون اندک باہر کرین اور باقی کو نگاہ رکھین
اور احوال پر قارورہ کی بھی خیال کرین اگر پیشاب پتلا اور ناری ہو اور اثر بیماری اور گداختگی کا ظاہر ہو تو کسی
وجہ سے فصد نکھولین پس اگر قارورہ کا قوام کچھ معلوم ہو اور رنگ بھی سرخی مائل ہو اور نبض عظیم اور چہرہ بیمار کا
بحال خود اور اثر گدازش کا کچھ نہ ظاہر ہو فصد روا ہوگی لیکن سبب باز رکھنے فصد کا لرزہ ہے یا شدید سے
دو وجہ سے ایک یہ کہ اگر سبب اس سرما کا کوئی خلط خام اور بلغم ہو قوت خون کی بدنمین کام آویگی یعنے
اوس لرزہ کی قوت کے ساتھ مقابلہ کریگی اور اوسکو بچاویگی پس اگر خون فصد سے خارج کیا جائیگا تو مضرت
اوس خلط کی زیادہ ہوگی دوسری یہ کہ اگر سبب اوسکا صفرا ہو تو فصد باعث زیادتی صفرا اور سبب ضعیفی
قوت کا ہوگی اور مزاج سرد جو فصد سے باز رکھتا ہے وجہ اوسکی یہ ہے کہ خون سرد مزاج کے بدنمین بہت کم پیدا
ہوتا ہے اور اوسکے بدن کو خون کی نہایت احتیاج ہے پس باوجود حاجتمندی کے فصد کرنا اوس آدمی کا
باعث خطر کا ہوگی اور سرد شہر مین فصد اسلیے نکھولین کہ سرد شہر وشبین خون کی موجودگی سے بدن گرم
رہتا ہے اور رطوبتین بسبب اوسکے پختہ ہوتی ہین پس اس صورت مین فصد سے [illegible] ہوگی اور شدید
درد مین فصد اسواسطے ممنوع ہے کہ درد خلطونکو اپنی طرف کھینچتا ہے اور فصد خلطونکو باہر کیطرف کھینچتی ہے
پس درد کی حالت مین فصد سبب منازعت اور مخالفت کا ہوگی اور بدن اوسکی وجہ سے اضطراب مین

رہیگا اور مادہ ناطبعی کا اخراج مطلق نہو سکیگا اور ضعف پیدا ہوگا اور تنقیہ اوسکا ساتھ فصد کے بے سود ہوگا
اس سبب سے بہتر یہ ہی کہ پہلے درد کو ساکن کرین پھر فصد کھولین اور حمام مین فصد اسواسطے ناروا ہی کہ حمام خلطونکو
پگھلاتا ہی اور مسامونکو کھولتا ہی اور بسبب کشادہ ہونے مسام کے تحلیل بہت ہوتا ہی اور پسینہ بہت آتا ہی
اوس صورتمین فصد کھولنی باعث خطر کا ہے البتہ اگر کسی کو فصد کی بہت احتیاج ہووے اور موسم گرمی
جاڑیکا ہو تو حمام مین جاکر پہلے پسینہ آنے اور مسام کھلنے کو اگر فصد کرین تو کچھ مضایقہ نہین ہی اور سبب
بازرکھنے فصد کا جماع سے ظاہر ہے اور سبب بازرکھنے کودکی اور نارسیدگی کا فصد سے اس نوع کے نوین باب
مین بیان ہو چکا ہی اور سبب بازرکھنے پیری کا فصد سے یہ ہی کہ خون بوڑہون کے بدنمین بہت کم پیدا ہوتا ہی اور
اور رطوبت غریب اکثر پیدا ہوتی ہے اس سبب سے فصد نقصان پہونچاتی ہی پس اگر کوئی ایسا بوڑہا ہو کہ جسکے
بدن کی رگین فراخ اور پرخون ہون اور رنگ اوسکے چہرہ کا سرخ ہوا ور عضلے بھی اوسکے آگندہ ہون تو اگر بوقت حاجت
فصد اوسکی کھولین روا ہی اور سبب بازرکھنے لاغری بافراط کا فصد سے یہ ہے کہ مزاج لاغر آدمی کا اکثر حالات مین
گرم اور صفراوی ہوتا ہی اور فربہی بافراط مانع فصد ہی اسوجہ سے کہ مزاج نہایت فربہ آدمی کا مائل بسردی ہوتا ہے
اور اوسکی بدنمین رطوبت بہت ہوتی ہے اور نازکی گوشت اور کشادگی مسام مین بھی فصد ناجائز ہی اور سبب
اوسکا وہی ہی کہ جو حمام مین فصد نکرنے کے اسباب مین بیان ہو چکا ہی اور سپیدی اور نرمی گوشت کی مانع فصد ہے
سبب اوسکا بھی وہی ہے کہ جو فربہی مین فصد نکرنے کے اسباب مین بیان ہو چکا ہی اور سبب بازرکھنے
زردی رو اور کم خونی کا بھی وہی ہے کہ جو سبب بازرکھنے مین لاغری بافراط کے بیان کیا گیا ہی اور درازبیماریون
مین فصد اسلیے ممنوع ہی کہ درازبیماریونمین اکثر اتفاق پرہیز کرنے اور استفراغ کا بہت ہوتا ہی اور اسوجہ سے
خون کم پیدا ہوتا ہی اگر فصد کھولین تو قوت جاتی رہیگی اور بدہضمی اور بری معدہ مین اسوجہ سے فصد ناروا ہے
کہ بسبب بدہضمی کے قوتین ضعیف ہوتی ہین پس بسبب فصد کے قوتین نہایت ضعیف ہونگی اور قوت ہاضمہ
فضول ناگواریدہ کو جیسا کہ چاہیئے ہضم کرسکے گی اور فصد کرنے سے خون نیک نکل جائیگا اور اوس خلطین جو بدنمین
ہونگی حرکت کرینگی اور بدن مضطرب ہوگا اور مضرت اوسکی انتہا کو پہونچیگی اور سبب بازرکھنے قوت حس
فم معدہ اور ضعیفی اوسکی کا اور پیدا ہونا صفرا کا معدہ مین یہ ہی کہ فصد ان حالات مین سبب غشی کا ہوتی ہے
جیسا کہ باب گذشتہ مین بیان کیا گیا ہی اور لیکن نشانیان قوت حس معدہ کی یہ ہین کہ صاحب اوسکا تیز
چیزین کھانے سے نہایت رنجور ہوتا ہے اور نشانی ضعیفی معدہ کی یہ ہی کہ آرزو طعام کی کم ہو جاتی ہی اور درد سے
خالی نہین ہوتا اور علامت تولد صفرا کی معدہ مین تلخی دہن کی ہے اور ہمیشہ جی متلاتا واللہ اعلم و حکیم
بالصواب باب پندرہوان چوتھی جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ تیسری کتاب کے

خون دو دفعہ یا تین دفعہ باہر نکالنے کی منفعت مین سے معلوم کرین کہ مقصود فصد کے
لینے سے دو کام ہین ایک یہ ہی کہ قدری خون تمام بدن سے یا کسی ایک عضو سے کم کرین دوسری یہ کہ خون تنہا یا
ساتھ کسی دوسری مادہ کے کہ کسی عضو کی طرف متوجہ ہوا ہوا اور چاہین کہ اوسکو مخالف جانب کیطرف پھیر
لاوین اور ان دونون غرضو مین منفعت باہر کرنے خون کی بتفاریق بیشتر حاصل ہوتی ہے اور منفعت
اوسکی دو نوع ہی ایک یہ کہ کام طبیعت کا یہ ہی کہ ہمیشہ کوشش کرتی ہی کہ خون یا خلط بد کو جس طریق سے کہ چاہی
دفع کر سکے اور جسوقت کہ خون ساتھ کسی دوسری خلط کے تمامی جسم کی رگو مین یا کسی ایک عضو مین قرار پائی ہووی
اور طبیعت پر گران ہو تو طبیب کو چاہیے کہ طبیعت کو مدد دیوی اور ساتھ صناعت کے کسی راست اور نزدیک
طریق سے ظاہر لاوی اور اوس رگ کو کھولے کہ جو ساتھ اوس عضو کے پیوستہ ہی اور مواد جس رگ سے جلد اور آسانی
سے نکل سکتا ہو تا کہ طبیعت اوس خلط کو بآسانی دفع کرے پس جسوقت خون کہ مرکب سب خلطونکا ہے
اندکے باہر آوے تو اوسوقت طبیب کو چاہیے کہ اوس رگ کو روک دیوی اور بند کرے اور ایک ساعت
صبر کرے تا کہ طبیعت کوشش اپنی باقی خلط مین بجا لاوی اور اوسکو اوسکے مقام سے اوکھاڑی اور مقام فصد کے
پاس جمع کرے اسلیے کہ دوسری مرتبہ جسوقت فصد کھولی جائے تو باقی خلط بکثرت اور جلد دفع ہووی اور منفعت
فصد کی زیادہ حاصل ہو اور جذب بجانب مخالف یعنی پھیر لانا خون کا دوسری جانب بخوبی عمل مین آئی
اسواسطے کہ دفع اور جذب دونون مددگار ایک دوسرے کے ہوں اس طرح کہ مثلاً کوئی فراش اگر کسی مکان کو
دہووے تو اول پانی اوسپر چھڑکا اور خشتہای خانہ کو ملا اور میل و کدورت کا ملا ہوا پانی کسی نشیب مین لیجاوی پھر راہ اوس
پانی کی بند کرے اور قدری پانی اور چھڑکے اور نشیب فرش مکان کا سر چاہ تک ہووی وہ پانی چھڑکا ہوا سر چاہ
تک آوی فراش اوس پانی کو پھر لیجاوی اور خشتونکو خوب ملے تا کہ باقی تیرگی خشتونکی ساتھ پانی کے سر چاہ تک
اگر جمع ہووی پھر راہ پانی کی طرف چاہ کی کھولدیوی تا کہ باقی تیرگی چاہ مین اوتر جائے اور خشتہای فرش خانہ
صاف اور بارونق اور پاکیزہ رہجائین اور جسقدر اور جتنی مرتبہ اوس فرش کو دہوویگا خشتہای فرش ہر وقت
پاک اور صاف ہوتی جائینگی پس اس مثال سے یقین کر لینا چاہیے کہ خارج ہونا خون کا بھی بذریعہ فصد کے دو دفعہ
یا تین دفعہ یا زیادہ اوس سے بدنکو پاک کر دیتا ہی اور جالینوس نے اسی معاملہ مین فرمایا ہی کہ اگر مقصود فصد کے
پھیر دینا کسی خلط کا ہو ایک جانب سے طرف دوسری جانب کے تو ہر چند بتفاریق اور بمراتب بسیار خارج کرین
مقصود بخوبی حاصل ہوگا اور منفعت دوسری یہ ہی کہ قوت قائم رہی اور ضعف عارض نہووی جالینوس لکھتا ہی
کہ اولی اور انسب یہ ہی کہ جسقدر خون جسکی فصد سے لینا منظور ہی چاہیے کہ اول دفع مین بہت لیوین اور دفعہ
دوسری مین کمتر نکالین اسلیے کہ اکثر ایسا اتفاق پڑتا ہی کہ دوسری دفعہ مین غشی عارض ہوتی ہی اور بہتر یہ ہی کہ

درمیان مین دونون دفعہ کے کوئی شربت مقوی دیوین اور وہ اختیار کرین کہ جیسا کچہ بارھوین باب مین اس نوع کے بیان کیا گیا ہی اور اگر قوت فصد کھلوانیوالی کی قوی ہو تو درمیان دفعہ اول اور دوم کے فاصلہ تھوڑا بھی کافی ہے مگر فاصلہ کی حد کامل ایک ساعت ہی اور جو وہ آدمی نا طاقت ہی تو بیچین دونون دفعہ کی بہت فاصلہ دینا چاہیے اور اگر مقصود فصد سے پھیر دینا مواد کا ہی ایک جانب سے طرف دوسری جانب کے تو فاصلہ درمیان مین ایک دن کا چاہیے اور جالینوس کہتا ہے کہ جسوقت کہ مقصود دوسری دفعہ کی فصد کھولنے سے پھیرنا مواد کا ہو ایک جانب سے طرف دوسری جانب کی تو دونون دفعہ کے درمیان دو دن کا فاصلہ دیوین اور طبیبون نے کہا ہے کہ پہلی اور دوسری دفعہ کے درمیان مین کوئی خوشبو اور عطر کی شے [illegible] اور اگر کوئی چاہی کہ دفعہ اول مین سر رگ کھولے تو لازم ہی کہ رگ بوریب کھولے اور اگر دوسرے دن کھولیگا تو رگ بدرازی کھولے اور اگر رگ کسی کی فصد کھولتے وقت بستہ ہو جاوے تو ایک ٹکڑا کپڑا یکبار روغن زیتون اور اندر کے نمک مین آلودہ کرنا چاہیے اور سر رگ پر رکھنا چاہیے اور اگر نشتر کو روغن زیتون مین ڈبووین اور اوس رگ کھولین بہتر ہوگا کہ درد بھی کم ہوگا اور رگ کا موہنہ بھی دیر مین بند ہوگا اور سونا اول اور دوسری مرتبہ کے درمیان اچھا نہین ہی اسلیے کہ حالت خواب مین مواد اندر کیطرف پھر جاتا ہی اور منفعت دوسری دفعہ کی باطل ہوتی ہے اور موہنہ رگ کا جلد بند ہو جاتا ہی اور جسوقت خون بتفاریق باہر کرنا منظور ہو تو اوسکو فراخ کھولین مگر شرط یہ ہی کہ رگ اوس آدمی کی موٹی ہو کیونکہ رگ باریک کو بوریب اور چوڑا دہن فراخ نکھولنی چاہیے اور اگر دوسری دفعہ مین خون بدشواری باہر آوے تو رگ کو دبوچنا بہتر نہین ہی اور اگر رگ کے موہنہ پر اندر کے خون جگیا ہو تو اوسکو نشتر سے ہٹا دیوین اور اگر اوس مقام کو چھوڑکر اوس سے نیچے یا اوپر نشتر مارین روا ہی اور اگر موہنہ رگ کا ورم کر گیا ہو تو یہی عمل کرین اور اگر رگ باسلیق مین ریح بھر جاوے تو اوسکو دوسری دفعہ نکھولنی چاہیے اور رفادہ یعنی گدی گلاب اور قدری سرکہ مین تر کرکے سر رگ پر رکھین اور پٹی سے باندہین اور دوسری رگ دوسرے مقام سے کھولین

باب سولھوان چوتھے جزو اور پہلی گفتار اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے

اس مضمون مین ہی کہ خون کو جو کسی طرف سیلان کرے اوس جانب سے اوسکو کیونکر پھیرنا چاہیے

جسوقت چاہین کہ خون کو جس طرف سے کہ اوسنے میل کیا ہی کسی طرف کو پھیرین تو طریق اوسکے پھیرنے کے دو ہین ایک یہ کہ اوسطرف کو کھینچین کہ وہ طرف برابر اوس جانب کی ہو کہ جسکی جانب میل کیا ہی یا طرف اوس عضو کی جو برابر اوسکے ہو لیکن کھینچنا اوسکا کسی جانب سے اوسکی برابر کیطرف کو بطریق یہ ہی کہ اگر مثلاً سر کے پیچھے کی جانب میل کرے تو لازم ہے کہ رگ پیشانی کی کھولین اور اگر سر کے سامنے کیطرف میل کرے تو سر کے پیچھے اور گدی پر حجامت کرین اور اگر کسی عضو سے دوسرے برابر کے عضو کیطرف کھینچنا منظور

تو طریق اوسکا یہ ہی کہ اگر داہنی ہاتھہ کی طرف میل کری بائین ہاتھہ کی جانب سی رگ کھولین اور اگر بائین
ہاتھہ کی طرف میل کری داہنی ہاتھہ کی رگ کھولین اور طریق دوسرا یہ ہی کہ سر یا پہلو کے اوپر یا نیچے
محجمہ رکھین اور واسطے افراط حیض کی محجمہ نیچے پستان کے لگاوین اور محجمہ شیشہ حجام کو کہتے ہین اور اگر خون ناک کے
داہنی طرف سی آتا ہو تو محجمہ جانب راست پر رکھین اور اگر ناک کی بائین جانب سی آتا ہو تو محجمہ بائین جانب پہ
رکھین اور واسطے درد چشم اور خناق اور ورم گرم کے کہ حلق کے اندر ہو یہی عمل کرین یعنی اگر داہنی آنکھہ درد
کری یا خناق جانب راست مین ہو تو محجمہ سر پہلو کے نیچے جسکو عربی مین تحت الشراسیف کہتے ہین داہنی طرف
لگاوین اور اگر فصد لینی منظور ہی داہنی ہاتھہ کی رگ کو کھولین اور اگر بائین طرف ہو محجمہ بائین جانب پر رکھین
اور اگر فصد کھولین بائین ہاتھہ کی رگ کو کھولین اور اگر امتلا داہنی گردہ مین ظاہر ہو تو داہنی ہاتھہ کی فصد
کھولین اور اگر بائین گردہ مین ظاہر ہو بائین ہاتھہ کی فصد کھولین اور معلوم کرنا چاہیی کہ پھیرنا خون کا
ابتدا مین میل کرنا اوسکا ہی جسوقت دیکھین کہ خون نے بخوبی میلان کیا ہے اور ٹھہر گیا ہے تو اوس ہنگام مین
اوس رگ کو کھولنا چاہیی کہ جو رگ اوس عضو سی نزدیک ہی اور اوس سی زیادہ منسوب ہی اور خون اوسمین سی بہت
آویگا چنانچہ واسطے جگر کے باسلیق راست اور واسطے طحال کے اسلیم چپ اور واسطے گردہ اور مثانہ کی اون
رگونکو کھولین کہ جو پاؤنمین ہین مانند مابض اور صافن کے اور جو طبیب کہتے ہین کہ مواد کو ایک جانب سی طرف
دوسری جانب مخالف کی پھیر دینا چاہیی اگر کوئی یہ سمجھکر عمل کرے کہ جو مواد کہ دست راست کی طرف میل
کری اوسکو بائین پاؤن کی جانب کو کھینچی عمل اوسکا غلطی پر ہوگا اسلیی کہ جذب مواد کا راستا عضو پر نہوگا اور
کھینچنا مواد کا ایک عضو سی طرف دوسری عضو کی کہ راستا ہی پر اوسکی نہو دشوار ہوگا لیکن مطلب اونکے
بیان سی یہ ہی کہ اگر مواد دست راست مین ہو بائین ہاتھہ کی رگ کھولین یا اگر مواد داہنی گردہ مین ہو باسلیق
دست راست یا اوس رگ کو کھولین کہ جو اوس سے منسوب ہووی پای راست سی اور جو مواد راست سر مین
میل کری اوسکو بائین جانب سر کی نہ پھیرنا چاہیی بلکہ پاؤن کیطرف جانب راست کھینچنا چاہیی اور اگر بسبب
میلان مواد کی کسی عضو مین کسی طرح کا کوئی درد شدید پیدا ہو گیا ہو تو لازم ہے کہ اول درد کو ساکن
کرین پھر مواد کے پھیر دینی کیطرف مشغول ہوون تا کہ مزاحمت نہونی پاے جیسا کہ تیرہوین باب مین اس چیز
کے بیان کیا گیا ہے اور پھیر دینی مین مواد کی ایک عضو سی طرف دوسری عضو کی خیال رکھنا چاہیی کہ گذر اوسکا کسی عضو
شریف کی جانب نہووی اور اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بعد پھیر دینی مواد کی بیماری زائل ہو جاتی ہی اور استفراغ
کی احتیاج نہین ہوتی اور باندہنا اور ملنا اور محجمہ اور دوائین گرم اور تیز رکھنا اور کوئی الم پہونچانا اوس
عضو پر کہ راستا ہی عضو معلول پر جو مواد کو طرف اپنی کھینچتا ہے اور عضو معلول سی پھیرتا ہے

باب اٹھارہوان چوتھی جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کا اوس آدمی کی تدبیر مین ہے جسکی فصد کھولتے ہین

گرم مزاج آدمی کی فصد گرمی کے موسم مین جلد کھولنی چاہیے جبکہ ہوا اچھی ہو اور ساعت اول روز مین رگ کھولین یا دوسری ساعت مین اور اوسکو آرام دوین اور فصد کھولنے سے پہلا اور بعد کوئی رنج اوسکو نہ پہونچنا چاہیے اور جس دن کہ فصد کھولین اور دوسرے دن بھی اوسکے طعام کمتر کھلانا چاہیے اور سبک کھانا دینا چاہیے اور وہ شے کھلاوین کہ صفرا کو جلد تسکین دیوے مانند زیربا اور غورہ با اور مانند اوسکے لیکن اگر سینہ اور حلق مین کچھ درشتی ہو تو شوربا مرغ اور بیضہ مرغ آدھے بھونے ہوئے دیوین اور بعد قے اور دستون کے اور بعد جماع اور بعد بیخوابی اور رنج کے اور بعد نہ ہضم ہونے طعام کے اور بعد ہیضہ اور بعد کسی کام کے کہ جو بدن کو گرم کرے یا بسبب اوسکے تحلیل بسیار ہو فصد نہ کھولنی چاہیے اور جو کسی کو فصد کی نہایت ضرورت ہو تو درمیان ان حالات اور درمیان فصد کے تین دن یا دو دن کا فاصلہ کم سے کم چاہیے خواہ فصد سے پہلے خواہ بعد فصد کے اور اسی سبب سے ہے کہ بعد فصد کے ریاضت اور حمام کو بجا لاوے چاہیے اور اگر بعد فصد کے ایک ساعت اونگھ ہو کر لیٹین بہتر ہوگا لیکن سونا مناسب نہین ہے اسلیے کہ بسا اوقات بعد فصد کے سونے سے کسل پیدا ہوتا ہے اور ہاتھ یا دن ٹوٹتے ہین اور اعضا مین ماندگی عارض ہوتی ہے اور اکثر اوقات احتلام بھی ہوتا ہے اور ضعف پیدا ہوتا ہے اور اگر فصد کھلوانے والا شراب پیے تو احتیاط چاہیے کہ جراحت رگ کو دو گدیان رکھکر پٹی سے مضبوط باندہین اور جسوقت اوسکو نیند آجاے تو کوئی شخص اوسکے پاس کان لگانے بیٹھا رہے اسلیے کہ اکثر اوقات مست آدمی کی فصد سے خون جاری ہوتا ہے اور وہ ضعف تک اور خوف ہلاکت تک ہے اور جسوقت کسی کو بعد فصد کھلوانے کے کوئی ایسا کام درپیش ہو کہ بسبب وقوع اوس کام کے ضعف اور غشی لاحق حال اوسکے ہو تو لازم ہے کہ اوسیوقت ساتھ ناراللحم اور شراب قوی ریحانی صافی کے تدارک کرین اور خوشبوئین سونگھین اور اگر ناراللحم ساتھ شراب مبیہ مشکبو کے دیوین مناسب ہے اور مرغ بھونا ہوا اوسکے مونھہ کے سامنے اوٹھہرین اور چیرین تاکہ اوسکی بو اوس تک پہونچے اور کسی مرغ کو پاک کرین اور اوسکو ساتھ بہت لونا اور انار کے گوشت بزغالہ کے کوٹین اور اوسکو ساتھ پانی سیب اور پانی بہی ترش کے پکاوین جب پکجاوے تو قدرے شراب ریحانی داخل کرین اور دارچینی اور زیرہ اور پودینہ اور دہنیہ خشک سے خوشبودار کرین اور شوربا اوسکا اور روٹی کے ٹکڑے اوسمین ڈبوکر اور خوب بھگوکر دیوین اور گرد اگرد اوس آدمی کے نازبو اور صندل اور گلاب اور میوہ جات اور خوشبو کی اور چیزین رکھین اور اگر وہ آدمی بوڑہا ہو تو کسی کنیز نارسیدہ کو کہ نزدیک حد بلوغ کے ہو حکم کرین کہ پشت اوس بوڑھے آدمی کی اپنی کنار مین لیکر کہ ذرست اوسکو ملے تاکہ حرارت غریزی بھڑکے اور قوت اوسکے بدن مین پھر آوے اور ایک گروہ نے لکھا ہے کہ بوی بنفشہ حالت ضعف اور غشی مین

ضرر پہونچاتی ہی اور رگ کو جلد نہ کھولنا چاہیے کہ اکثر ورم ہو جاتا ہی اور رگ کی موضع پر سخت گدی اور موٹی اور چوڑی
نہ رکھنی چاہیے اور کسی طرح کا عطر اور لخلخہ کہ بعضے آدمیوں کی عادت ہوتی ہی نہ ملنا چاہیے اور اگر موضع رگ گرم ہووے تو
نہ چھوڑنا چاہیے کہ گدی اوپر سوکھ جاوے بلکہ ہر ساعت پٹی کھولنی چاہیے اور گدی کو گلاب میں تر کر کے رکھنا چاہیے
اور باندھنا چاہیے اور جب تک جراحت سخت نہو جاوے حمام میں نجاویں اور شراب نہ پئیں اور کوئی کام سخت
پانچ تک نہیں ولیکن مرطوب آدمی کو فصد سے ایک گھنٹہ یا دو گھنٹہ پہلے قلیل ریاضت کرنی چاہیے تاکہ حرارت بھڑکے
اور خلطیں اور رطوبتیں کشادہ ہو جاویں باب ۱۸ اٹھارہواں چوتھے جزو سے پہلی گفتار دوسرے
حصے سے تیسری کتاب کے اس امر کی شناخت میں ہی کہ فصد بیماروں میں کب کھولنی
چاہیے جالینوس لکھتا ہی کہ بیمار کی فصد کھولنی میں حد ایام مرض پر اعتنا نکرنا چاہیے جیسے ایک گروہ نے کہا ہے
کہ دور ترین حد ایام بیماری سے تیسرا دن ہے اور کہا ہی کہ اول حال بیماری اور سلامت اور خطر کا اوسمیں معلوم
کرنا چاہیے اور جیسے ایک گروہ نے کہا ہی کہ دور ترین حد ایام بیماری سے روز چہارم ہے لیکن اندرون حد دن سے
پہلے جس وقت کہ روز تپ کا گذر جاوے فصد کا کھولنا روا اچھا ہے اور وہ لکھتا ہی کہ جس وقت علت کو قوی پایا
اور قوت قائم دیکھی اور فصل سال اور مزاج بیمار اور سن اوسکے سے کوئی مانع نہوا فصد کھلوائی ہی اگرچہ بیس دن
گذر گئے ہیں اور بعد اوسکے اتفاق فصد ہوا ہی اور لازم ہے کہ تو بھی جو احتیاج فصد ہو تو بعد دور ہو جانے تپ کے
رگ کھولنی چاہیے یا بعد ٹوٹنے اوسکی قوت کی کہ آخر نوبت ہوتی ہے اور ہنگام تخفیف اور شدت نوبت تپ میں اور
وقت پری معدہ کی طعام سے اور بعد بدہضمی کے فصد نکھولیں لیکن اگر طبیب کو معلوم ہو کہ تاخیر کرنے میں خطر
ہی مانند ضیق النفس اور خفقان اور خناق صعب کے کہ چہرہ کا رنگ اور ناخنوں کا سرخ ہو گئے ہوں اور رگیں گردن کی بھری ہوئی اور
ہو گئی ہوں اور اوس سکتے میں کہ رنگ چہرہ کا سرخ یا سیاہ ہو یا ناک سے یا کسی اور جگہ سے خون بکثرت جاری
ہو اور وہ بند نہو سکتا ہو ایسے حالات میں جس وقت کہ مناسب ہو رات کو یا دن کو فوراً فصد کھولنی چاہیے
اور اگر مہلت مل سکے تو بہتر ہے کہ صبح کے وقت بعد دوسری یا تیسری ساعت کے رگ کھولیں اور نیز لازم ہی کہ بعد
کھانا ہضم ہونے کے فصد کھولیں اور بعد خالی ہونے آنتوں کے ثقل طعام سے اور جس وقت کہ خون کسی عضو کی طرف
میلان کرے اور ہنوز اوس عضو میں جمع نہوا ہو تو جلدی کرنی چاہیے اور پہلے فصد کھولنی ضرور ہی تاکہ خون اوس
راہ سے پھر جاوے اسلیے کہ جب جمع ہو گیا تو پھر پھیرنا اوسکا دشوار ہوگا اور معلوم کریں کہ فصد کھولنی کے لیے بہترین فصل
فصول سال سے فصل بہار ہی خاصۃً اوس آدمی کے واسطے کہ جسکو ہمیشہ اور اکثر خونی بیماریاں عارض ہوا
کرتی ہیں اور اول بہار اور درمیان فصل خزان میں فصد کھولنی واجب ہے واسطے نگاہ رکھنے تندرستی کی لیکن
مرطوب کی فصد آخر بہار میں بہتر ہے اور معتدل مزاج کی فصد میانہ بہار میں اور گرم مزاج آدمی کی فصد اول

بہار مین اور صاحب عرق النسا کی پاؤن کی فصد اوسوقت چاہیے کہ آفتاب سرطان مین ہو باب اکیسوان
چوتھی جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ تیسری کتاب کی اون مضرتون کے
بیان مین ہے جو فصد کھولنے اور بہت خون نکالنے سے پیدا ہوتی ہین جسم سے بافراط خون
نکالنے سے سوء مزاج سرد پیدا ہوتا ہے اور استسقا عارض ہوتا ہے اور بھونک کھانے کی جاتی رہتی ہے اور اثر
پیری کا جلد ظاہر ہوتا ہے اور قوت شکستہ ہوتی ہے اور معدہ اور جگر اور دل ناطاقت ہوجاتا ہے اور سب
جسم کی قوتین ضعیف ہوتی ہین اول قوت حیوانی ضعیف ہوتی ہے پھر قوت طبعی اور جسوقت قوت ضعیف
ہوتی ہے تو خلطین بد اور رطوبتین خام جسم مین پیدا ہوتی ہین اور جمع ہوجاتی ہین اور خوف عارض ہونے فالج
اور رعشہ اور سکتہ کا ہے پس لازم ہے کہ قوتون کی تقویت کا تدارک بالکلیہ کرین کہ شراب اور دوا المسک
اور عطر ہای مشکین سے تیار کیا ہوا اور جسوقت کہ خون سوداوی ہو تو حاجت کئی بار فصد لینی کی اکثر ہوتی ہے کہ طبیعت
کو بن آسائش دیوین لیکن عالم پیری مین ضعف اور دشوار بیماریونکا خطرہ ہے مانند فالج اور سکتہ کے پس مصلحت
یہہ ہے کہ او تدبیر لینے خون کی خلط سوداوی سے صاف کرین اور جس کسی شخص کے بدن مین خلطین بہت جمع ہون اوسکی
جب فصد کھولی جاوے تو خلطین اوسکے جسم مین حرکت کرینگی اور رگون مین روان ہونگی اور مضرت ظاہر ہوگی اور
اوس حال مین متواتر فصد لینی کی اوسکو حاجت ہوگی پس اولی یہہ ہے کہ طبیب ملاحظہ کرے کہ اوسکے بدن مین کون سی خلط
افزون ہے جبکہ بخوبی معلوم ہوجاوے تو دوا اوسکے مسہل دواؤن سے اوس خلط افزون کو پاک کرے

باب بائیسوان چوتھی جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ تیسری کتاب کے بیان مین
اون مضرتون کے جو فصد نہ کھولنے سے باوجود حاجتمندی کے پیدا ہوتی ہین
فصد نکھولنے سے باوجود حاجتمندی کے دمل اور پھنسیان بزرگ پیدا ہوتے ہین اور ورم خونی اور لازم ہین
اور سرسام اور آبلہ اور طاعون اور سکتہ اور خناق خونی اور جذام عارض ہوتا ہے اور گلو سے خون آتا ہے اور
مرض خفقان عارض ہوتی ہے باب تیئیسوان چوتھی جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ
تیسری کتاب کا اون رگون کی پہچان مین جنکی فصد کھولتے ہین اور اون شریانو
کی شناخت مین ہے کہ جنکو کاٹتے ہین اور داغ دیتے ہین اور بیان اونکی منفعت کا
معلوم کرین کہ فصد رگون اور شریانون کی جو کھولی جاتی ہین انتالیس ہین منجملہ اونکے بارہ رگین ہین کہ دونون
ہاتھون مین ہین اور اصل ان بارہ رگون کی دو رگین ہین ایک قیفال اور دوسری باسلیق اور دس رگین
باقی مرکب ہین انہین دونون اصل کی شاخون سے اور اون بارہ مین سے چار باسلیق ہین ہر ایک ہاتھ مین دو
ایک کو باسلیق بازوی کہتی ہین اور دوسری کو باسلیق ابطی اور وہ دو رگین بزرگ کہ جگر سے آتی ہین ایک اصل

باسلیق کی ہی اور دوسری اصل قیفال کی لیکن قیفال اوپرکو ہی اور دل سے دور ہی اور باسلیق بیچ مین ہی اور دلسی
بہت قریب ہی اور جگر سے چنبر گردن تک آتی ہے اوراوسجگہہ دو حصہ اوسکی ہوگئے ہین ایک حصہ داہنی ہاتھہ کی
طرف آیا ہی اور دوسرا حصہ بائین ہاتھہ کی جانب آیا ہی اور ہرایک حصہ پہلے آنے سے طرف ہاتھہ کی اور دو حصونکی
ساتھہ منقسم ہوگیا ہی ایک بہت چھوٹا ہی اور دوسرا بہت بڑا ہی اور حصہ جو بہت چھوٹا ہی سر کے اندر آیا ہی اور دماغ
مین اوترگیا ہی اور مانند فرش کے ہی اور پھر دماغ سے نکلکر سینہ اور شانہ کی اندر آیا ہی اور پھیلگیا ہی اور حصہ جو
بڑا ہی اور ہاتھہ کی اندر آیا ہی بغل دست مین دو حصہ ہوگیا ہی ایک باسلیق باذیان ہی اور دوسرا حصہ باسلیق ابطی
اور ایک شاخ سینہ اور پھیپڑہ اور دل اور حوالی دل کے اندر آئی ہے اور فم معدہ اور ثرب اور حجاب مین بھی اوتری
ہی اور نزدیک شرج اور ران اور قدم تک پہونچی ہے پس اسی سببسے فصد باسلیق بیماریون جگر اور تلی اور پھیپڑہ کو
اور حجاب کی بیماریون کو مانند ذات الجنب اور شوصہ اور تمامی درد ہای سرین اور زانو اور ران اور قدم کو نافع ہی
اور باسلیق سلیح کہتی ہین کہ اصل اوسکی کہ جگر سی آتی ہی وہ رگ بہت بڑی ہے اور اعضای شریف سی پیوستہ ہی
مانند دل اور دماغ اور پھیپڑہ اور حجاب کی اور لغت یونان مین باسلیق بادشاہ بزرگ کو کہتی ہین اور بسبب پہونچنی
اس رگ کی ساتھہ اعضای شریفہ کی نام اوسکا باسلیق رکھا گیا کیونکہ بدنمین اوسکو بجای بادشاہ بزرگ تصور
کرتے ہین اور باسلیق ابطی کو اسوجہ سی اس نام سی موسوم کیا کہ نزدیک بغل کے ظاہر ہوتی ہی اور ابط عربی مین
بغل کو کہتی ہین اور اون بارہ رگون سی دو رگین قیفال ہین ہرایک ہاتھہ مین ایک اور یہ قیفال رگ دوسری
کہ جگر سی اوپر کیطرف آتی ہی چنبر گردن تک اوراوسجگہہ دو حصہ ہوگئی ہے اور پھر ہرایک حصہ اوسکا ساتھہ دو حصون
کی منقسم ہوا ہی ایک بہت چھوٹا اور دوسرا بہت بڑا اور جو حصہ کہ بہت بڑا ہی گردن کے اندر آیا ہے اور حجابہای
دماغ مین پھیلگیا ہی اور غذا اوسکو پہونچاتا ہی اور پھر وہ حصہ اوس مقام سے جسطرح سی کہ حصہ باسلیق کا اوترا ہی
یہ بھی اوترا ہی اور بعضی آدمیونمین نیچے اوترنا اوسکا پوشیدہ تر ہی اسلیے کہ نیچے عضلہ کے ہی اور بعضی آدمیون مین ظاہر تر
اسلیے کہ اوپر عضلہ کی ہوتا ہی اور بعضی اصحاب تشریح نے لکہا ہی کہ وداجان دونون شاخ باسلیق کی ہین کہ سر کے
اوپر آتی ہین اور قیفال جو سر سی اوتری ہے پوشیدہ اوتری ہے اور اسی سببسے کہا ہی کہ وداج غلیظ باسلیق
اور وداج دقیق قیفال ہے اسلیے کہ وہ بوجہ پوشیدہ اوترنے کی باریک معلوم ہوتی ہی اور دونون رگین یعنے
قیفال اور باسلیق گردن کی دونون جانب سی اوترکر دونون ہاتھون کیطرف آتی ہین اور لغت یونانین
کنارہ شی کو قیفال کہتی ہین اور جوکہ یہ رگ کنارہ ذراع پر واقع ہی اسواسطے اوسکو قیفال کہتی ہین اور فصد
قیفال واسطے خارج کرنے خون سر اور گردن کی مخصوص ہے اسواسطے کہ فارسی مین اوسکو سررگ کہتی ہین اور وہ
فصد آنکھہ اور ناک اور تالوا اور دہن اور دانت اور لب اور سر کی بیماریونکو مفید ہی اور دو رگین اور ہین اونکو

اکحل کہتی ہین ہر ایک ہاتھہ مین ایک اور اکحل ایک رگ ہی مرکب قیفال اور باسلیق سی جسجگہہ دونون اوترکر
سرسے نزدیک چنبر گردن کے پہونچی ہین دونون سی دو شاخ اوٹھی ہین ہر ایک سی ایک اور پھر وہ شاخین باہم پیوستہ
ہوگئی ہین اور ایک رگ معلوم ہوتی ہے وہ اکحل ہے اور وہان سی ہاتھہ کیطرف اوتری ہے اور درمیان قیفال
اور باسلیق کے گذر کر پشت دست تک پہونچی ہے اور لغت یونان مین شی مرکب کو کحلاوش کہتی ہین اور
اوسکو اکحل اسیواسطے کہتی ہین کہ قیفال اور باسلیق سی مرکب ہی اور ایک گروہ نی لکھا ہی کہ اوسکو اکحل اسلئی مشہور
کرتے ہین کہ بسبب کثرت خون کے جو اوسکی اندر ہی رنگ اوسکا کحلی ہے اسلیے کہ وہ رگ بہت بڑی ہے اور
دو رگون سی خون حاصل کرتی ہی اور فصد اوسکی تنقیہ خون کا تمام بدن سے کرتی ہی بدون تخصیص بعض عضو کے
اور اوسکو نہر البدن اور فارسی مین ہفت اندام اور رگ بدن بھی کہتی ہین اور تمام جسم کی بیماریون کو نفع
دیتی ہے اور سر سے پاؤن تک کا امتلا کم کرتی ہے اور دو رگین اسیلم مین رای جالینوس کی یہ ہی کہ اسیلم
دنبال مین باسلیق ماذیان کے ہی اور ایک گروہ لکھتا ہی کہ وہ دنبال مین باسلیق ابطی کے ہی اور بعضون نے اگلے
حکیمون سی لکھا ہے کہ باسلیق کی ایک شاخ اکحل کی شاخ سی ملگئی ہے اور مرکب ہو کر ایک رگ معلوم ہوتی ہی
وہ اسیلم ہے اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ یہ دونون شاخین مرکب نہین ہوتی ہین بلکہ دونون ایک مقام پر
اوتری ہین موضع اسیلم تک بالجملہ ایک شاخ اسیلم کی طحال سی پیوستہ ہی اور طبیب لکھتی ہین کہ اس رگ کو اسیلم
بتصغیر اسواسطے لکھتی ہین کہ وہ دنبال باسلیق ابطی کے ہی اور باسلیق ابطی کو عرق اسیلم کہتی ہین یعنی رگ باسلامت
اور باسلیق ابطی کو باسلامت اسوجہ سی کہتی ہین کہ اوسکے نیچے شریان نہین ہی اور نیچے باسلیق ماذیان کے شریان ہے
اور ایک گروہ کہتا ہی کہ باسلیق ہاتھہ کے اندر ساتھہ تین شاخ کے منقسم ہوتی ہی ایک شاخ کف دست کے اندر ظاہر
ہوتی ہی اور دوسری شاخ پشت دست کے اندر درمیان بیچ کی اونگلی اور اوس اونگلی کے جو چھوٹی اونگلی کے
پاس ہی ظاہر ہوتی ہی پشت دست مین اور کہتی ہین کہ وہی شاخ رگ اسیلم ہے اور فصد اسیلم داہنی ہاتھہ کی درد
جگر کو نافع ہی اور فصد اسیلم بائین ہاتھہ کی درد طحال کو مفید ہی اور کر اور خارش کو نفع کامل بخشتی ہی اور متقدمین
نے لکھا ہی کہ علت ذات الجنب مین اس رگ کی فصد سی منفعت کامل ہمنے دیکھی ہے اور ذات الریہ اور درد
مقعد اور بواسیر کو بھی مفید ہی اور دو رگین اور ہین اونکو حبل الذراع کہتی ہین ہر ایک ہاتھہ مین ایک رگ ہی
اور یہ رگ اکثر آدمیون کے بدن مین باسلیق ہے اور بعضون کے بدن مین باسلیق ساتھہ اکحل کے مرکب ہوتی
اور یہ رگ زند اعلی پر گذر کر خردہ دست کے پاس تک پہونچی ہے یہ سب بارہ رگین ہین جو مذکور ہوئین اور یہ
سب اون رگون مین سی ہین جو جگر سے اوگی ہین اور سوای ان بارہ کے دو رگین ہاتھہ کے اندر اور ہین کہ وہ
دلسی اوگی ہین اور اونکو شریان کہتی ہین سب رگون کے منجملہ شراین کے ذکر اونکا بھی کیا جاویگا لیکن پاؤن کی

چھہ رگین ہین مشہور ہر ایک پاؤنمین تین تین رگ پس اون چھہ رگونمین سی دو رگ صافن کی ہین ایک داہنے پاؤنمین اور ایک بائین پاؤنمین اور ظہور اوس رگ کا اور فصد اوسکی شتالنگ کے پاس ہی اندر کیطرف سے اور اوپر سے او تری ہے اور صافن اوس شی کو کہتے ہین جو باسلامت اور بی آفت ہو اور جسکی اصل استوار ہو اور اس سبب سے کہ اس رگ کی نیچے اور نزد اسکے پہلو مین کوئی شریان ہے اور فصد اسکی باسلامت اور سہل ہے اوسکو صافن کہتے ہین اور اصل اسکی باسلیق یا ذبان ہے اور منفعت فصد صافن کی یہ ہے کہ خون کو نیمہ بالا سے نیچے کھینچتی ہے اسی سبب سے واسطے بستگی حیض کے یہ رگ کھولی جاتی ہے اور فصد اوسکی ریشہاے ران اور خارش قضیب اور خصیہ کو نافع ہے اور پاؤن کی رگونمین سے دو رگین اور ہین اونکو عرق النسا کہتے ہین ایک داہنی پنڈلی مین اور ایک بائین پنڈلی مین اور اصل اوسکی باسلیق ابطی ہے اور وہ ایک رگ ہے مانند رشتہ کشیدہ بر گرہ کے اور قیاس واجب کرتا ہے کہ منفعت فصد صافن اور منفعت فصد عرق النسا کی ایک دوسرے سے نزدیک ہے لیکن از روے تجربہ ظاہر ہوا ہے کہ منفعت فصد عرق النسا کی واسطے دور کرنے درد عرق النسا کے بیشتر ہے اسلیے کہ راستائی موضع درد پر ہے اور منفعت صافن کی اور بیماریون مین جو بیان ہو چکین زیادہ ہے اور دو رگین اور ہین اونکو مابض کہتے ہین ایک داہنی طرف اور ایک بائین جانب اور یہ رگ نیچے زانو کے ہے اور اصل اوسکی نزدیک بقراط کے باسلیق ہے اور راے جالینوس وغیرہ کی یہ ہے کہ شاخین فیمال رگون سے فراہم ہو کر آئی ہین اور اوسجگہہ ایک رگ ہو گئین ہین اس جہت سے فصد اوسکی درد احشا اور درد پشت کو زائل کرتی ہے اور جو کہ اون دونون بیٹھون کو کہ نیچے زانو کے ہین مابض کہتے ہین اسلیے اس رگ کو باسم مابض مشہور کیا بسبب نزدیکی اوس رگ کی ساتھ اوس بیٹھے کے اور اکثر منفعت اس رگ کی فصد کا کھولنے مین حیض اور دور کرنے مین درد مقعد اور بواسیر اور درد رحم اور درد گردہ اور ورم کہنہ کہ گردہ اور مثانہ مین ہو زیادہ منفعت صافن سے ہے اور ایک شاخ صافن ہی سے پاشنہ پر ظاہر ہوتی ہے بعض طبیب اوسکی بھی فصد کھولتے ہین اور اثر اوسکی منفعت کا فصد صافن سے نزدیک ہے اسلیے کہ یہ شاخ بھی اوسی کی شاخونمین سے ہے یہ سب چھہ رگین ہین جو مذکور ہوئین اور معلوم کرنا چاہیے کہ فصد پاؤن کی رگون کی اون بیماریون کو نہایت نافع ہے کہ مواد جسم کا اوپر کی جانب میل رکھتا ہو وے اور سوداوی علتون کو بھی بہت مفید ہے لیکن اثر ان رگون کی فصد کا ضعیف کرنے مین قوت کو ہاتھہ کی رگون کی اثر سے زیادہ ہے لیکن رگین سر اور گردن کی اٹھارہ ہین ایک رگ ایک شاخ ہے باسلیق کی شاخونسے کہ سر سے طرف پیشانی کے اوترتی ہے اور بعضے آدمیون کے بدنمین جسوقت وہ رگ پیشانی پر آئی ہے تو بیچون بیچ پیشانی کے ظاہر ہوتی ہے اور بعضے آدمیونمین پیشانی کی ایک طرف میلان رکھتی ہے اور بعضون کے جسم مین دو شاخ ہو گئی ہے ایک داہنی طرف میل کرتی ہے اور ایک بائین طرف اور بعضون کے بدنمین تین شاخ ہو گئی ہے ایک بیچون ماتھے کے ظاہر ہوتی ہے اور ایک داہنی

طرف اور ایک بائین طرف نمودار ہوتی ہی اونکی منفعت اونکی فصد کی یہہ ہی کہ گرانی سر خاصۃً گرانی پس سر اور گرانی
چشم اور درد سر کہن کو زائل کرتی ہے اون اٹھارہ مین سے دو رگین سر کے درمیان ہین ہین اونکو عرق الیافوخ
کہتی ہین اور متصل اون رگون کے دو شریان ہین اور فصد عرق الیافوخ کیواسطے شقیقہ اور زخمون سر کی کھولتی
ہین اور وہ رگین قیفال کی شاخین ہین اور دو رگین اور ہین نیچے سر کے نزدیک نقرۃ قفا کے اور فقرہ پس سر
اور گردن سے کے گڑہے کو کہتی ہین فصد اوسکی علت سدر اور پرانے درد سر کو دور کرتی ہے اور سدر ایک علت ہے
کہ جسوقت آدمی کھڑا ہوتا ہے آنکھون کے سامنے تاریکی ظاہر ہوتی ہے اور ضعف بشدت ہوتا ہے اور دوران سر
بھی عارض ہوتا ہی اور دو رگین اون اٹھارہ رگون سی کانکے پیچھے ہین ایک داہنی طرف سے اور ایک بائین
طرف سی اور وہ بھی قیفال کی شاخون مین سی ہین اور ایک گردہ کے نزدیک ہر طرف سی دو شاخ ہین اونکو ناشلان
کہتی ہین اسلیے کہ اکثر آدمیون کے جسم مین دونون رگون سی ایک گرہ ظاہر ہوتی ہی مانند ستنوطہ کی اور ستنوطہ
ہندی مین اوس گرہ کو کہتی ہین کہ جلدی اور باسانی کہلجاے اور سوا اس گرہ کے ایک حلقہ ہوتا ہی مانند دوسری
گرہ کے کہ آدمی شلوار بند پر لگاتے ہین اور یہہ رگین موٹی ہی اور ویسلے آدمی کے سر مین خوب اوبھری ہوئی ہین
اور ظاہر ہوتی ہین اور بعضی آدمیون کے سر مین ہر طرف سی تین شاخین ہین اور تینون شاخون سی ایک
نہایت ظاہر ہی اور مقام اوسکی فصد کا اوس جگہہ ہے جہان سر گوش پوست سر سے ملتا ہی اور بعضی آدمیون کی
وہ رگ بمقدار ایک سر انگشت اوپر ہوتی اور بعضون کی اس سے اوپر ہے اور منفعت اوسکی فصد کی پھیر دینا
پانی کا ہے جو آنکھ سی اوترتا ہی اور پھیر دینا ابخرون کا سر سی اور دور کرنا قفا اور پس سر کے جھونکا ہی اور دو رگین
اور ہین کہا ی صدغ اونکو کہتی ہین ہر طرف سی ایک اور صدغ کو ہندی مین کنپٹی کہتی ہین اور دونون رگین اوسکی
قیفال کی شاخون سی ہین اور یہہ رگ پیچھے شریان صدغ اور سامنے کان کے ظاہر ہوتی ہے اور اوس جگہہ سے تالو
کے اوپر اوترتی ہے اور زبان کے اوپر آتی ہے اور اس رگ کو کنپٹی کے مقام پر واسطے پھیر دینے مواد کے
آنکھ سی اور واسطے آدہا سیسی کے درد اور پرانے درد سر کے کھولتی ہین اور ایک رگ سر بینی کی ہے اور وہ بھی
قیفال کی ایک شاخ ہی اور مقام اوسکی فصد کا اوس جگہہ ہی کہ سر بینی پر اونگلی رکھنے سے جہان کچھہ شگاف
پایا جاتا ہے اور بعضی آدمیون کے یہ شگاف دکھلائی دیتا ہی بغیر اونگلی رکھنے کے اور اوس رگ کے اندر سے
تھوڑا تھوڑا خون فصد کے وقت نکلتا ہی اور فصد اوسکی واسطے جھائی اور تیرگی رنگ کے کھولتی ہین اور واسطے
بواسیر اور ناک کی پھنسیون اور خارش کے بھی کھولتی ہین ولیکن اکثر ایسا ہوتا ہی کہ اوسکی فصد سی سرخی اور
پھنسیان مونھہ اور ناک پر ظاہر ہوتی ہین اور بدستور قائم رہتی ہین اس سبب سی کہ خون اس رگ کی
فصد سی اسی طرف کو سیلان کرتا ہی اور باہر نہین نکلتا اور مضرت اوسکی منفعت اوسکی سی بیشتر ہوتی ہی اور دو

ج ۳

رگین اورہین ناک کی اندر وہ بھی قیفال کی شاخون سی ہین فصد اونکی ناک کی ورم اور پرانے درد سر او
پرانے آنکھہ کے درد کو نفع بخشتی ہی اور دو رگین زبان کے نیچے ہین دونون ظاہر اور اوبھری ہوئی اور موٹی فصد
اونکی گرانی زبان کو کہ خون کے غلبہ سی ہوا ور اون زخمونکو جو دہن کے اندر ہون اور درد گلو اور کھانسی کو اور
خنازیر کو کہ سر اور گردن مین ہوا ور غرب یعنی ناصور کو کہ گوشہ چشم مین ہو نفع دیتی ہے اور ابوالحسن الترنجی کہتا ہے
کہ ایک رگ ہی عنفقہ پر واقع اور عنفقہ اون بالونکو کہتی ہین جو نیچے کے ہونٹ کی تلے ہین اونکو بچہ ریش بھی
کہتی ہین اور منفعت اوسکی فصد کی مرض بخر یعنی موںنہہ سی بد بو آنے کو مفید ہی اور دو رگین اور ہین اونکو ودجین
کہتی ہین ایک داہنی جانب گردن کے اور دوسری بائین طرف اوسکی اور یہ دونون باسلیق کی شاخ سی
ہین کہ اوپر سر کے آتی ہین اور حلق کے نزدیک موضوع ہین پیچھے شریان کے اور فصد دونون رگون کی خناق
او ضیق النفس سخت اور گرفتگی آواز او علت ذات الریہ اور بیماری طحال اور ابتداے جذام کو نافع ہی اور
اور ابوالحسن الترنجی لکھتا ہی کہ میٹھو کر کان مین ایک آدمی کی ابتداے جذام مین کہ آواز اوسکی بستہ ہوگئی تھی اور ناک
اوسکی بیٹھہ گئی تھی اور پست ہوگئی تھی فصد ان دونون رگو کی کھلوائی نیلا نیلا آسمانی رنگ خون اوسمین سے
نکلا اور خون کے ساتھہ مانند ریگ کے کوئی شئے درشت برآمد ہوئی یہ دیکھکر مینے حکم دیا کہ بہت خون اس رگ سے
نکالنا چاہیے بہت خون نکلنے سے اوسکو غشی عارض ہوئی اور بہتر ساعت تک اوسی غشی مین مبتلا رہا کبھی
ہوش مین آتا تھا اور کبھی غشی ہوجاتا تھا انجام کو جسوقت ہوش مین آیا تو اوسکی ناک سی چند قطرہ خون زرد
فاسد کے متغیر اور ناخوشبو ٹپکے اور غشی بالکلیہ دور ہوگئی اور بہت عرصہ تک غائب مجھسے رہا پھر جو حاضر ہوا تو بغور مینے
ملاحظہ کیا کہ وہ تندرست ہوگیا تھا اور ناک اوسکی اونچی اور سیدہی ہوگئی تھی اور پہلوی وداج مین دو رگین اور
ہین ایک داہنی طرف ہی اور ایک بائین طرف ہی اور سواے وداج کے کھولنا چاہیے کیونکہ کچھہ فرق نہین ہے
درمیان اس امر کے کہ فصد اس رگ کی کھولین اور درمیان اس امر کی کہ رگ حلق کی کاٹین اور دو
رگین اور ہین آنکھہ کی اندر اور یہ دونون بھی قیفال کی شاخون سے ہین فصد اوسکی ناخنہ کو بڑہنے نہین دیتی اور
بالون کو آنکھہ مین نہین پیدا ہونے دیتی اور ناصور کے مواد کو گوشہ چشم سے دور کرتی ہی اور جرب پلک اور
شبکوری اور درد سر کو دور کرتی ہے اور سواے ان رگون کے کہ ہاتھہ اور پاؤن اور سر اور گردن مین ہین
اور بیان اونکا ہوچکا ہے دو رگین اور ہین کہ دونون پہلوون شکم پر موضوع ہین ایک رگ داہنی طرف
جگر کے اوپر ہے فصد اوسکی علت استسقا کو نفع دیتی ہے اور دوسری رگ بائین جانب طحال کے اوپر موضوع
فصد اوسکی طحال کی علتون کو نہایت مفید ہے اور معلوم کرین کہ فصد کھولنے سے ان سب رگون کے جو بیان
ہوچکین جسوقت ہنگام احتیاج کھولین تو بڑی نفع بخشی اور راحت معلوم ہوگی اور خون جگر سی کھینچیگا اسوقت

کہ سب رگین شاخین ہین اون دو اصل رگون کی کہ جگر سے اوگی ہین لیکن شفا اوس عضو کی کہ بیماری جسمین
ہوتی ہو ساتھہ اوس جلدی سے کہ توقع رکھتی ہین نہین ہوتی ہو اسلیے کہ ایک مدت چاہیی تا کہ طبیعت خون کو بدن
مین تقسیم کری اور اوس عضو سی خون ساتھہ اوس رگ کی پھیر لاوی جسکی فصد کھولی ہی اس سبب سے شفا اوس
عضو کی جتنی کہ توقع رکھتی ہین ظاہر نہین ہوتی اور جسوقت کہ واسطے اوس عضو کے کسی رگ کو کھولین کہ وہ رگ
اوس عضو سی پیوستہ ہو اور برابر اوسکے ہو یا راستا ئی مین اوسکے ہے تو وقت خالی ہونی اوس عضو کی خون
فزونی سے جلد شفا حاصل ہوگی یہ ہی ایک منفعت بزرگ رگون کی منفعتون سی اب بیان کیا جاتا ہے ۔
شریانین کہ جنکی فصد کھولتی ہین اور کاٹتی ہین اور سل اور داغ دیتی ہین وہ سب بارہ شریان ہین اون بارہ
مین سی دو شریان صدغ مین ایک داہنی طرف ہو اور ایک بائین طرف ہو اونکی کبھی فصد کرتی ہین اور کبھی
اونکو تبر کرتے ہین یعنی کاٹتی ہین اور کبھی سل اور کبھی داغ دیتی ہین مقصود ان سب سے پھیر دینا گرم مواد کا ہی آنکھہ پر
اوترنے سی اور معلوم کرین کہ فصد سہلتر ہے داغ سی اور داغ سہلتر ہے تبر سے یعنی رگ کی کاٹنے سی اور تبر سل زیادہ
سل سی اور ہر ایک ان اعمال اربعہ سی مرض انتشار کو بھی نافع ہوتا ہی اور دو شریان کان کے پیچھی ہین ایک داہنی طرف
اور ایک بائین طرف فصد اونکی واسطے پھیر دینے آنکھہ کے پانی اور تاریکی چشم اور مرض شبکوری کے کھولتی ہین اور واسطے
درد سر اور مرض دوران سر کے کہ گرم ابخرون سی پیدا ہوا ہو مفید ہی اور اوس درد کو نافع ہی جو دونون شانون کے
بیچ مین ہوتا ہی اور فصد ان شریانون کی خالی خطر سی نہین ہے کیونکہ زخم اونکا دیر مین اچھا ہوتا ہی بلکہ کاٹنا اور داغ دینا اونکا
بہتر ہی اور متقدمین نے لکھا ہی کہ یہ دونون شرائین اوعیہ منی سی پیوستہ ہین اور حرارت بیچ کی طرف اوسکی پہونچاتی ہین پس جب
اونکو کاٹین تو بالضرور نقصان مردی کا مرد کے بدن مین ظاہر ہوگا اور بقراط بھی کہتا ہی کہ شرائین جو کان کی پیچھے
ہین قطع کرنا اونکا قاطع نسل ہی مگر جالینوس منکر اس بات کا ہی اور دو شریان یافوخ کی ہین ان شریانون کا کاٹنا بہت
اور بریدن شریان یعنی شریان کے کاٹنے کو تبر کہتے ہین اور داغ بھی اونکو دیوین اور کاٹنا اونکا بسبب سختی ہڈی
سر کے دشوار ہوتا ہی اور نفع اونکی کاٹنے کا یہ ہی کہ پانی اوترنے کو آنکھہ سی پھیرتا ہی اور مرض سبل اور جرب کو مفید ہے
اور ورد آدبا سیسی پرانے کو دور کرتا ہی اور آنکھہ کے نور کو صاف کرتا ہی اور عصبیہ مجوفہ کو کہ جسمین نور رہتا ہی پاک کرتا ہی
اور آنکھہ کو نگاہ رکھتا ہی اور دو شریان زبان کے نیچے ہین پہلو مین اون دو رگون کے جو سابق مذکور ہو چکین ہین
کاٹنا اور داغ دینا اونکا زبان کی جڑ کے درد کو نفع بخشتا ہی اور مرض ضفدع کو دور کرتا ہے اور چار شریان ہاتھہ
کی ہین ہر ایک ہاتھہ مین دو شریان ایک اوپر پشت دست کی ہے درمیان انگوٹھی اور سبابہ اونگلی کے موضوع
ہی کاٹنا اوسکا پرانے درد کو جو جابجا رہ گیا ہو دور کرتا ہے چنانچہ جالینوس کے جگر مین بہت عرصہ سے درد
رہتا تھا ہر چند طرح طرح کی علاج ہوتے تھے کچھ فائدہ مترتب نہوتا تھا آخر کار اوسنی خواب مین دیکھا کہ کسی بزرگ نے

فرمایا کہ اس شریان کو جلد قطع کر جالینوس نے داہنی ہاتھ کی شریان خواب دیکھتے ہی فوراً کاٹی اور بحکم
جناب باری اوسی دم اوسکو شفا حاصل ہوئی ابوالحسن القرشی لکھتا ہی کہ ایک شریان اور ہی کفدست مین فی ما بین
انگوٹھے اور اونگلی سبابہ کی موضوع اوس مقام پر کہ جہان انگوٹھے کی ہڈی ظاہر ہوتی ہے اس موضع کو عربی مین
بیت الکف کہتے ہین منفعت اوسکی مانند منفعت شریان دیگر کے ہے اور کہا ہی کہ کاٹنا اوس رگ کا درد پہلو اور درد
سر کو نفع دیتا ہی اور ابوالحسن القرشی لکھتا ہی کہ کاٹنا اس شریان کا اوس درد کو جو بیت الکف مین ظاہر ہو فائدہ
بخشتا ہی پس یہ سب رگین اور شرائین جو مذکور ہوئین اڑتالیس شمار ہین ابوالحسن القرشی کہتا ہی کہ اگر
کوئی سوال کرے کہ کسواسطے بسبب درد سر دائمی کے آنکھ مین پانی اوترنے اور علت انتشار سے خوف کرتے
ہین اور شریان صدغ واسطے باز رکھنے اس علت کے کسواسطے کاٹتے ہین تو اوسکا جواب یہ دینا چاہی کہ جو فضلہ
کہ شریان مین اکثر جمع ہوتا ہی اکثر غذای دل کے فضول سے ہوتا ہی اور بعض فضلا اور دہ کے فضول سے ہوتا ہے
اسلیے کہ شاخین اوردہ کی شرائین کی شاخون سے پیوستہ ہین اور اس سبب سے کہ یہ شاخین باریک ہین اور گذرگاہین
اونکی نہایت تنگ ہین فضول جو اوردہ سے شریان مین آتے ہین بہت کم ہوتے ہین اور جو مواد کہ شریانون مین
پہونچکر جمع ہو جاتا ہی تحلیل کرنا اوسکا نکلنے دشوار ہوتا ہے پس اوسی کے اندر رہتا ہی اور بسبب قوت حرارت دل کے
ابھرتے اون فضول کے دماغ پر چڑہتے ہین اور وہ شرائین جو آنکھ سے پیوستہ ہین شریان صدغ کی شاخین ہین پس
ابھرتے اور رطوبتین کہ شریان صدغ مین آتی ہین اونجگہہ پہنچتی ہین اور شرائین چشم اون رطوبتون سے آغشتہ
ہوتی ہین اور نرم ہوتی ہین اور مواد و نکو جلد اور اکثر قبول کرتی ہین اور جب آغشتہ ہوتی ہین تو نہایت فراخ
ہو جاتی ہین پس بسبب فراخی کے فضلۂ غلیظ اونمین اوترتا ہے اور آنکھ مین ٹھہر جاتا ہے اور بینائی سے
گذرگاہین چشم کی جسوقت کشادہ ہوتی ہین تو علت انتشار کی ظاہر ہوتی ہے یا پانی آنکھ مین اوترتا ہے
طبیبون نے جو یہ حال دیکھا اور خیال کیا کہ اون فضول کا پاک ہونا شریانون کے اندر سے نکلنے دشوار ہی اسواسطے
مناسب متصور ہوا کہ شرائین صدغ کو کاٹین اور داغ دیوین تا کہ اون فضول کا کوئی گذر نرہے کہ آنکھ کے اندر
آنے پاوین اور اگر فصد شریان کی ممکن ہوتی فصد کرتی لیکن جو کہ فصد ممکن نہو سکی اسلیے کاٹنا اور داغ دینا
بہتر سمجھا اور اس امر مین کہ شرائین ساتھ اوردہ کے پیوستہ ہین اور اپس مین کھلی ہوئی ہین کچھ خلاف
نہین ہی چنانچہ ذکر اوسکا فصل پانچوین باب بیستم و پنجم اور چوتھی گفتار سے کتاب اول کے مندرج ہو چکا ہی
اگر سبب شرائین اوردہ سے پیوستہ ہوتین تو البتہ بسبب حرکت شریانون کے ہوا و تازہ خون کو کہ اندر اوردہ کے
ہی نہ پہونچتی تو خون اوردہ کا متعفن ہو جاتا حنین بن اسحق لکھتا ہی کہ جالینوس نے کچھ شک نہین کیا ہے
اس بات مین کہ شرائین اوردہ سے پیوستہ ہین البتہ اس امر مین خلاف اوس گروہ کا ہے جو بعد جالینوس کے

ہوتے ہین اور طریق خارج کرنے فضول کا شرائین دیگر سی سوای اسکے نہین ہی کہ جس طریق سی فضول اونمین داخل
ہوتے ہین اوسی طریق سی باہر نکالین اور اون فضول کے لیے بجز اسکے کہ اول شرائین سی دل کیطرف پہر آوین
اور دل سی ساتھ اوس رگ کے کہ جگر سے گردہ کیطرف اوترتی ہے اور دل کے نزدیک اوپر چڑہتی ہے اور اوس
پیوستہ ہوتی ہے اور غذا پہونچاتی ہے اور آوین اور طرف جگر کے اگر مقام جگر سے ساتھ فصد اور رگون کے
خرچ ہووین کوئی طریق دوسرا ممکن نہین ہی

باب ۲۲ بائیسوان جزو چہارم سی گفتار پہلی سے دوسری حصہ تیسری کتاب کی اون رگون کے حالات کی شناخت مین ہے

کہ فصاد کو شناخت اونکی سے چارہ نہین ہے فصاد کو چاہیے کہ پہلے اونگلی رگ پر رکہے اور تامل
کرے تاکہ گوہر رگ کا اور نہاد اوسکی پہچانے اسلیے کہ اکثر گوہر رگ کا عصبانی ہوتا ہے یا غشائی یا صفاقی اور اگر جگہہ
کوئی شریان ساتھ اوس کے نیچے رگ کے ہوتا ہے ہم پہلو ہوتی ہے یا بجای رگ کے شریان ظاہر ہوتی ہے
طبیب اوسکو آفت فی الوضع کہتے ہین لیکن نشان اس امر کا کہ گوہر رگ کا عصبانی ہی یہ ہی کہ جسوقت اونگلی رکہین
تو نیچے اونگلی کے مانند پوست کے دباشت کرے اور نشان غشائی کا یہ ہی کہ نرم ہووے اور اونگلی اوسمین بیٹھ سکتی ہو
اور صفاقی مانند دوہری پوست کے ہے کہ دو طبقہ ایک دوسرے پر ہوتے ہین اور منفعت شناخت کرنے گوہر رگ کی
یہ ہی کہ اگر عصبانی ہوئی اوسکو فصاد نرم کرے ساتھ بخور یا پانی گرم کے اور کلکانی سے گرم پانی کے اوس رگ پر
تاکہ نرم ہو جاوے پہر فصد کہولے اور اگر غشائی ہو تو لازم ہے کہ اول بازو باندہے اور رگ کو انگوٹھی سے
پکڑلیوے تاکہ بسبب نرمی کے وہ رگ اوس نہاد پر پہنچ جاوے پہر اوسکے فصد کہولے اور اگر صفاقی ہو رگ کو
بہت ملے اور اونگلی سے اور بیچ کی اونگلی مارے تاکہ وہ رگ گرم اور نرم ہو جاتے پہر فصد کہولے اور اوسکی فصد
مین کچہ تامل کرے بلکہ اولی یہ ہی کہ اور کوئی رگ ڈہونڈہے اور منفعت نہاد رگ کی شناخت مین یہ ہی
کہ اگر خوف کرین کہ اوس جگہہ کوئی شریان ہو ساتھ کسی پہلو کی تو اوس مقام پر خوب غور کرین چنانچہ اکثر اوسکو
کو بدنہین ہفت اندام اور سرو کی رگ کے نیچے کوئی شریان نہین ہوتی ہے اور بعض آدمیون کے شریان
بہی ہوتی ہے شاذ و نادر اور ابو الحسن البتریجی کہتا ہے کہ بیچ بغداد کے مین دیکہا کہ فصاد نے ایک آدمی کی رگ
ہفت اندام کہولی رگ کہلتے ہی خون روان ہوا اور ہر چند تدبیر کی خون اوسکا بند نہ ہوسکا آخر کار وہ آدمی
مر گیا اور کیفیت یہ تہی کہ جس رگ کو فصاد نے اکحل یعنی ہفت اندام تصور کیا تہا فہم اوسکا غلطی پر تہا بلکہ وہ
شریان تہی اور بجای اکحل معلوم ہوتی تہی اور اکحل یعنی ہفت اندام پوشیدہ ہوگئی تہی اس حال کی خبر
حاکم تک پہونچی وہان کے حاکم نے اوس فصاد کی گردن مارنے کا حکم دیا قاضی نے حاکم سے کہا کہ اوس فصاد سے خطا
ممکن ہے سکتا ہی اور قتل اوس بیگناہ کا خارج انصاف سے ہے کیونکہ اگلے حکیمون کی کسی کتاب مین نہین لکہا ہے

کہ بجای اکحل کے شریان بھی ہوتی ہی بلکہ یہ ایک آفت ہی تنہا در رگ مین اور بارہا اس فصاد کا بطور قصاص حاکم
بہ نشتر حاکم نے تجویز کیا کہ عوض اس قصور کے جرمانہ حاصل کرین

باب ۲۳ تئیسوان چوتھی جزو سی اور پہلی گفتار سے دوسری حصہ سے تیسری کتاب کا اس امر کی شناخت مین ہے کہ نشتر فصاد کا کس طرح کا ہونا چاہئیے اور کیونکر رگ پر اوسکو رکھنا چاہیے

حنین فصاد کہتا ہی کہ نیش ایک درحمی کا ہونا چاہیے اور نیش کو نشتر اور عربی مین مبضع کہتے ہین اور درحمی تین طسوج کم ایک درم کا وزن ہی اور فولاد نرم سے تیار کرنا اوسکا ضروری ہے اور آب نشتر کو اوس پانی سے دینی چاہیے جو استخوان خرما سے ٹپکایا ہوا ہو اور جسوقت آب دینی چاہین تو ایک تختہ لوہے کا طلب کرین اور روے اوسکا نہایت نرم اور گرم کرین جب گرم ہو جائے تو گرد و غبار سے خوب صاف کرین اور نشتر کو اس لوہے کے تختہ پر رکھکر دونون رخ اوسکے اس تختہ آہن سے گرم کرین بعد اوسکے ایک ٹکڑا نمد پاکیزہ اور نیچے کا لیکر اوس پانی مین کہ مذکور ہوا ڈبو دین اور نشتر کو درمیان اوس نمد کے رکھین یہانتک کہ پانی جذب کر لیوے جسوقت معلوم کرین کہ پانی سب اوسنے پی لیا دوسری مرتبہ اوسکو اوسی آہن گرم پر رکھین اور بہت جلد اوٹھا لیوین اور اوسقدر گرم نکرین کہ جسقدر پہلے گرم کیا ہووے پھر اوسکو روغن زیتون مین ڈبو دین ایک بار یا دو بار پھر اوس نشتر کو سنگ نرم پر ملین اور پھر اول قدرے خاکستر پر گھس اوس پتھر پر ڈالین اور نشتر اوسپر رگڑین تاکہ بہت نرم اور تیز ہو جاوے اور دستہ نشتر کا سبک ہونا چاہیے کیونکہ اگر بھاری ہوگا تو نشتر اوس حد سے زیادہ رگ مین داخل ہوگا کہ جس حد کا فصاد نے ارادہ کیا ہے اور لازم ہے فصاد کو اپنی نشتر دن کو حفاظت سے رکھے اور بعد کھولنے ہر فصد کے پانی سے بچا وے اور اچھی طرح سکھا کر رکھے کہ زنگ لگنے نپاوے اور سردی کے موسم مین روغن زیتون مین چرب کرکے رکھے اور اوس موسم مین نمد مرغزی مین پوشیدہ رکھے تاکہ ہواے سرد اوسمین اثر نکرے اور درشت نہو جاوے اور جسوقت کہ نشتر کو کام مین لانا چاہیے تو اوسکو نفس سے اول گرم کرے کہ نرم ہو جاوے اور خوف ٹوٹنے کا نہووے اور شکل ہر ایک رگ کی نشتر کی جداگانہ ہونی چاہیے چنانچہ شکل نشتر باسلیق کی مرغزی چاہیے پشت اوسکی بلند اور سر اوسکا خم اور زبانہ اوسکا یعنی سر نشتر کا بہت دراز نہووے کیونکہ اگر سر اوسکا دراز ہوگا تو رگ کے اندر زیادہ داخل ہوگا اور پھر دوسری روی رگ سے باہر نہو سکیگا اور سر اوسکا اوپر کو نکل آئیگا اسلیے کہ نشتر خمیدہ سیدھا نہین جاتا ہی اگر اوسکو زیادہ داخل کرین گے تو سر اوپر کو نکالیگا اور سر کسی نشتر کا دراز نہونا چاہیے اسلیے کہ اوسمین چار عیب ہوتے ہین ایک سوخہ رگ کا بڑھ جاتا ہی دوسری یہ کہ اگر چاہین کہ رگ کو بہت فراخ کھولین تو نشتر کو بہت دور لیجانا پڑیگا اور اوسمین خوف ہی کہ دوسری کسی رگ پر گذرے اور کسی شریان یا کسی پٹھے یا کسی غشا پر پہونچ جاوے اور تیسرا عیب عظیم پیدا کرے تیسرے یہ کہ اگر فصاد چاہے کہ کسی رگ کو معلق اور بے بودہ کھولے نہین کھول

کھولا جائیگا چوتھی یہ خوف اس بات کا ہی کہ [illegible] اور شکل نشتر کا [illegible]

شکل بغدادی اور بصری کے ہونی چاہیے اور سر اوسکا تیز چاہیے اور شکل نشتر قیفال اور سر رگ بغدادی چوڑا
اور زبانہ یعنی سرا اوسکا راست ہونا چاہیے اور نشتر رگ پیشانی کا تبری شکل کے سوای ہونا چاہیے چنانچہ حکایت ہی کہ
اندروماجس بادشاہ یونان کی بیٹی کی رگ پیشانی کھولی اوس نشتر سے کہ شکل فاس تھا آخر کار اوس نشتر
خطائی اور سبب اوسکی تیز اوس عضلہ کا کہ ایک چشم کو تر کرتا ہی کٹ گیا اور آنکھ اوسکی منطبق رہی بادشاہ نے یہ حال دیکھکر
حکم دیا کہ بعوض اس خطا کے دونوں ہاتھ اوسکے کاٹے جائیں جلاد نے فورا آیا تھا اوسکو قلم کیے باب ۲۴ چوبیسوان

چوتھی جزو کی اور پہلی گفتار سے دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے اس معاملہ میں ہے
کہ ہر ایک رگ کی فصد کیونکر کھولنی چاہیے اور شریانوں کو کس طرح کاٹنا و رداغ
کرنا چاہیے

قیفال اور اکحل اور باسلیق ان رگوں میں ہے جنکی فصد کھولنا چاہیں تو چار انگل اوپر بازو
اور جو کہ باسلیق کے نیچے شریان ہی اسلیے چاہیے کہ اوس رگ کو کھولنے کے وقت اوسکو موضع سے علیحدہ کریں اور
بدریعہ یعنی ترچھا نشتر ماریں اور یا پہنائی سے اور نشتر زارنہ لگانا چاہیے اور بعض آدمیوں کے دونوں طرف
باسلیق کے شریان ہوتی ہے اگر فصاد نے ایک طرف کی شریان کو بچایا اور بے خوف ہو کر نشتر مارا تو بالضرور
وہ نشتر دوسری طرف کی شریان پر پہنچیگا اس سبب سے واجب ہی کہ فصاد رگ کی دونوں طرف کا خیال کریں اگر
دونوں طرف باسلیق کے شریان پاوے اوسکی فصد سے دست بردار ہووے اور پھر اور کسی رگ کو ڈھونڈھے اور اکثر
اوقات باسلیق کے باندھنے سے رگ پھول جاتی ہے اور اوسمین ہوا بھر جاتی ہے اور یہ انتفاخ رگ کا کبھی
باسلیق سے ہوتا ہی اور کبھی شریان ہی غرض کہ جس طرح ہی کہ بہ تسمہ فصد کا کھولڈالیں اور اوس نفخ کو باآہستگی
ملیں اور پھر باندھیں اور اگر دوبارہ تسمہ باندھنے سے پھر سیج بھر جاوے تو پھر کھولیں اور ملیں اور
اگر پھر عود کرے یہی عمل کریں اور اگر اعادہ سے باز رہے اوسکی کھولیں اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بسبب
نفخ یا بواسطہ ربط اور انتفاخ کے شریان کو دفع اور ابھرنے سے باز رہتی ہے اور فصاد اوسکو ورید سمجھکر نشتر
اوسپر مارتا ہی اس صورتمین واجب ہی کہ باندھنے سے پہلے جستجو شریان کی اچھی کرلیوے کہ خطا سے محفوظ رہے اور تمام نشتر
فصد کی وقت ظہور نفخ کے مخصوص واسطے باسلیق کے نہیں ہے بلکہ سب رگ مین کہ ہوا اور معلوم کریں کہ تسمہ
باندھنے کے بعد ہر ایک رگ مین مانند نخود اور مسور کے کوئی شی ناہموار ظاہر ہوتی ہی اوس صورتمین جب تک
تسمہ کھولکر اور ساتھ ہاتھ سے ملنے کے اوس ناہمواری کو تحلیل نکریوین کسی رگ کی فصد نکھولیں اور نا موقوف
ہونی ناہمواری کے کسی رگ پر نشتر ماریں اور نیز معلوم کریں کہ نیچے باسلیق کے عصبہ اور عضلہ بھی واقع ہی چنانچہ
اوسکی تحتی فصد مین ماہری کیجیے اور باسلیق مین بعد تامل بسیار اگر کوئی آفت نہ دیکھیں اولی یہ ہے کہ

اوسکو پشت نشتر سے کھولین مانند نیش حجامت کی کہ حجام مارتا ہی اور جسوقت باسلیق الطی کی فصد کھولنا
چاہین تو پہلے اونگلی مقام رگ پر بہت ملین اور پانی گرم اوسپر بکثرت ڈالین بعد اوسکے تسمہ باندہین اور گرہ
مضبوط لگاوین اور بازو کو راست رکھین جسوقت رگ بخوبی ظاہر ہووی اوسکو انگوٹھے سے پکڑ لیوین پھر نشتر
مارین مگر فصد اوس رگ کی اوپر سے کھولنی چاہیے یعنی نشتر کو اوپر سے رگ مین ڈبونا چاہیے تاکہ خون باسانی نکلے
اور فصد رگ اکحل کی بھی باحتیاط کھولنی چاہیے اور نشتر کو زور دہ مارنا چاہیے نہ غائر یعنی گہرا نہ لگانا چاہیے اسلیے کہ
نیچے اوسکے عصب ہی اور کبھی دونون طرف اوس رگ کی پٹھا ہوتا ہی اس سبب سے اوسکو دراز کھولنا چاہیے اور
کبھی روی رگ پر ایک عصب یعنی پٹھا باریک موضوع ہوتا ہے اسلیے فصاد کو خیال اوسپر کرنا چاہیے اور احتیاط
رکھنی چاہیے کہ نشتر اوسپر نہ پہونچے اور ہاتھ سُن نہو جاوے اور معلوم کرین کہ جس آدمی کی یہ رگ قوی ہوتی ہے
یہ پٹھا بھی خوب ظاہر ہوتا ہے پس جسجگہ کہ یہ پٹھا نمایان ہووے اور زخم اوسپر پہونچے ضرر اوسکا زیادہ ہوگا لیکن
جسوقت کہ بسبیل خطا جراحت عصب مذکور پر پہونچے تدبیر اوسکی یہ ہی کہ زخم کو بہرنے نہ دیوین اور چیزین کہ مانع التحام
ہین استعمال فرمائین اور طرف معالجہ جراحت عصب کے رجوع کرین اور کوئی شے خشک مانند صندل اور گلاب
وغیرہ کے اوسپر نہ پہونچائین لیکن نیم دست کو اور گرد اگرد جراحت کو روغن گرم سے چرب رکھین اور مخصوص
اوسکے لیے روغن یاسمین اور سوسن اور مانند اوسکے تجویز کرین اور نشتر رگ قیفال یعنی سر رو کی رگ پر اوریب
مارنا چاہیے اور یا پہنائی سے اور احتیاط رکھین کہ نشتر رگ کی دوسری طرف سے باہر نہو جاوے اور کنارہ عضلہ
اور غشا اور وتر اور عصب پر نہ پہونچے کہ وہ باعث پیدا ہونے کزاز کا ہوگا اور جسوقت کہ نشتر فصاد کا خطا کرے
اور کزاز کو پیدا کرے تو لازم ہے کہ میانگاہ عضلہ کو پہنائی سے دو نیم کرین اور فصد اسلیم مین ساعد یعنی کلائی کو باندہنا
چاہیے اور اوسپر اوریب نشتر مارنا چاہیے یا درازی سے اور ہاتھ گرم پانی کے اندر رکھنا چاہیے تاکہ خون جسقدر مطلوب
ہو نکلے اور ہاتھ گرم پانی مین اتنی دیر تک رکھین کہ خون خود بخود بند ہو جاوے اسلیے کہ یہ رگ باریک ہے اور جون
اوسکا گاڑہا ہی احتیاج پٹی باندہنے کی نہین ہوتی ہے بلکہ قدری معتدبہ نکلکر بنفسہ بند ہو جاتا ہی اور مرطوب آدمی
کی فصد مین بہتر ہی کہ رگ بند کو جلد اوٹھاوین اسلیے کہ جراحت اوسکی بدیر بستہ ہوتی ہے اور خشک مزاج
آدمی کی جراحت جلد تر بستہ ہوتی ہی لیکن صواب یہ ہی کہ بہت جلد تسمہ کو نہ کھولین اور رگ پیشانی کی فصد
مین ابراز نرم فصد کھلوانے والے کی گردن مین ڈالنا چاہیے اور اوسکو تاب دینا چاہیے پھر اوس رگ کو ساتھ
فاشق کے اوریب یا پہنائی سے کھولنا چاہیے اور نشتر اوسپر درازی سے نہ مارنا چاہیے اور فصد گردن کی رگونکی
کہ وداج کہتے ہین اوسی طریق سے کھولین کہ اول ابراز نرم فصد کھلوانے والے کی گردن مین ڈالین اور تاب
دیوین باہستگی اور اوس ہی کہین کہ معلق دونون پاؤن پر بیٹھی اور اعتماد سینہ اور پاؤن پر کرے کہ گردن کے

دونون طرف چار رگین ظاہر ہوتی ہین ہر طرف سے دو رگ ایک رگ بہت موٹی اور وہ وداج ہے اور دوسری
بہت باریک اور وہ شبات ہے سوا ہے وداج کے نہ کھولنا چاہیے اور بعضی طبیبون نے بہتر اس امر کو سمجھا ہے کہ اول
وداج چپ کی رگ پر نشتر مارین اور سات دن صبر کرین پھر وداج راست کی رگ کو کھولین کہ قوت قائم
رہے اور جو لوگ کہ قوت پر اعتماد رکھتے ہین دونون رگون کو ایک ہی وقت مین کھولتے ہین اور جسوقت کہ خون
بقدر حاجت نکل چکے تو فوراً انپر کچھ لٹادین اسی وقت خون ٹھہر جاتے گا پھر فصد کھلوانے والے کو حکم
کرین کہ چند قدم ٹہلے اور اگر خون نہ تھمے تو اوسیوقت گدی رکھکر پٹی مضبوط باندہین اور غشی کا عارض ہونا
اس فصد مین باعث خوف نہین ہے پس جسوقت غشی عارض ہو تو فوراً بوی خوش سونگھین اور گلاب کی
چھینٹے اوسکے موتھ اور سر پر مارین اور حوالی وداج کو صندل اور گلاب سے خنک کھین مگر گلا فورسے بچاوین اور
رگ گوشہ چشم کو چاہیے کہ فصاد گوشہ چشم کو جو ناک کیطرف ہے غور کرے کیونکہ یہ رگ اکثر ظاہر نہین ہوتی ہے اور
فصد کھلوانے والے سے کہے کہ وہ گلا اپنا دبوچے یہانتک کہ چہرہ اوسکا سرخ ہوجائے اور موتھہ کھلجائے اور فصاد
کو خیال رکھنا چاہیے کہ سر نشتر کا گوشت اور اوس عضلہ پر جو اندر گوشہ چشم کے ہے نہ پہونچنے پائے اسلیے واجب ہے کہ
اس رگ پر نشتر گہرانہ مارے کہ خوف ناصور ہوجانے کا ہے اور جسوقت فصاد اس رگ سے خون روکنا چاہے تو
اوس سے کہدیوے کہ ہاتھہ اپنے گلے سے اوٹھالیوے اوسیدم خون رک جائیگا اور اگر ہنوز ٹپکنا اوسکا باقی ہو تو قدرے
زیرہ اور نمک چبا کر جراحت پر رکھدیوے اور رگ سر بینی کی فصد مین بھی حکم کرین کہ مفصود گلا اپنا ہاتھہ سے گھونٹے
اور فصاد کو چاہیے کہ جسجگہ کہ سر بینی مین بعضے آدمیون کے شگاف ظاہر ہوتا ہے اور وہ دو غضروف ہین نشتر
درمیان دونون غضروف کے بلند موضع پر اس شگاف کو داخل کرے جتنی کہ درازی سر نشتر کی ہے اور رگ
سوراخ بینی کی فصد مین بھی مفصود گلا اپنا گھونٹے اور آفتاب کے سامنے کھڑا ہووے اور دونون سوراخ ناک کو
مقابل آفتاب کے رکھے اور سانس کو خوب ضبط کرے یہانتک کہ چہرہ سرخ ہوجائے اور رگ معلوم ہونے لگے پھر
فصاد مانند نیش مارنے حجام کے حالت حجامت مین اس رگ کو پشت نشتر سے کھولے اور کانون کی رگین
شریانون کے پیچھے ہین فصد اونکی مانند کاٹنے شریانون کے ہے اور نشتر اونپر بھی پہنائی سے لگاوین اور ان
رگون کی فصد مین کچھہ خطرہ نہین ہے اگرچہ پہنائی نشتر مارین سیحی لکھتا ہے کہ اس رگ کو فاس سے کھولنا چاہیے
اور پہنائی سے لگانا چاہیے اور صدغ کی رگون کی فصد مین بھی حکم کرین کہ مفصود گلا اپنا گھونٹے یہانتک کہ
رگین ابہر آوین پھر فصاد رگ کو انگوٹھے سے پکڑلیوے اور نشتر مارے اور جسوقت خون روکنا چاہے تو
مفصود سے کہے کہ گلا اپنا چھوڑدیوے اور جو اسپر بھی خون نہ بند ہووے تو اوس رگ کو کاٹنا بہتر ہے یا داغ دینا
اور زبان کے نیچے کی رگ کی فصد کو دو طرح پر کھولین ایک یہ کہ مریض سے کہین کہ زبان کو کھینچ لیوے اور دانتون

پاس نگاہ رکھو اور گلا بھی اپنا دبوچے پھر فصاد اوس رگ کو بخوبی دیکھو اور درازی سے نشتر مارے کیونکہ اگر عرض مین ہوگا
تو خون بدشواری رکیگا اور طریق دوسرا یہ ہے کہ فصاد نوک اوسکی زبان کی کسی نرم کپڑے سے اوپر کو اوٹھاوے اور سیدھی
رگ کو بخوبی دیکھکر نشتر مارے اور جسوقت چاہین کہ خون تھم جائے مریض سے کہین کہ گلا اپنا چھوڑ دیوے خون فوراً
رک جائیگا اور اگر خون نہ رک سکے تو سرکہ اور پوست انار اور مازو سے کلیان کراوین اور مریض سے کہین کہ یخ منہ
مین رکھو اور بازو اور پنڈلیان اوسکی باندہین اور طریق فصد صافن کا یہ ہے کہ اول پنڈلی کو بالائے شتالنگ
باندہین اور مریض سے کہین کہ چند قدم ٹہلے اور گرم پانی اوسکے پاؤن کے تلے رکھین اور اوس سے کہین کہ پاؤن کو
خوب اوسپر دباوے مقصود ان حیلون سے ظہور رگ ہے اور جس کسی کی یہ رگ بخوبی نمودار ہو اوسکے لیے فقط شتالنگ
ہی باندہنا کافی ہوگا اور معلوم کرین کہ یہ رگ بعض آدمیون کے پاؤن مین سیدہی اوتری ہے بدون شاخون کے اور بعضے
آدمیون کے پاؤن مین بعد اوسکے پہونچنے کے قریب کعب کے دو شاخین دونون جانب سے نکلی ہین پس اوس صورت مین بہنگام
فصد اصل رگ پر نشتر مارنا چاہیے خواہ اوپر سے خواہ نیچے سے اور عرق النسا کی بہت شاخین ہین ایک شاخ اوسکی خنصر
سے ملی ہوئی ہے اور طریق اوسکی فصد کا یہ ہے کہ کوئی لمبی پگڑی یا کپڑا لیکر ایک سرا اوسکا محل مقصود پر کہ نیچے پنڈلی کے ہے متصل
شتالنگ کے باندہین اور باقی کو تمام ران اور پنڈلی پر لپیٹین خوب مضبوط اور بیمار سے کہین کہ کئی دفعہ بیٹھے اور اوٹھے اور پاؤن
اوسکا اینٹ پر رکھین اور جانب وحشی کعب پر اوس رگ کو ڈھونڈھکر نشتر لگاوین خواہ اوپر سے خواہ نیچے سے اور لازم ہے
کہ اس رگ کو طول مین کھولین اسلیے کہ دونون طرف اوسکے عصب پہنچتا ہے اور جو وہ رگ شتالنگ کے پاس
نہ ملے تو اوس رگ کی شعبہ پر جو درمیان خنصر اور بنصر کے ہے نشتر مارین کیونکہ فصد اس مقام کی خالی خطا سے ہے
اور نشان عرق النسا کا یہ ہے کہ جب وہ ظاہر ہوتی ہے تو اوسپر چند گرہ معلوم ہوتی ہین اور طول مین اس رگ کو
کھولنا اس غرض سے ہے کہ اگر نشتر نیچے پر پہونچیگا تو اوسیوقت پاؤن اوسکا سست ہوجائیگا اور طریق مابض کی
فصد کا یہ ہے کہ پنڈلی کو باندہین اور ران کو بھی خوب مضبوط باندہین اور چند قدم بیمار کو ٹہلاوین اور کئی بار بٹھاوین
اور کئی بار اوٹھاوین یہانتک کہ فصاد کو رگ بخوبی معلوم ہووے پھر بہوشیاری نشتر لگاوے اور طریق سل شریان کا
کا یہ ہے کہ اول پوست کو چیرین اور رگ کو ظاہر کرین اور ایک آلہ ہے اوسکو سلاّلہ کہتے ہین اور وہ آلہ لوہے کا ہوتا ہے
سر اوسکا گول اور درمیان مین اوسکے چند خط اوٹھے ہوئے ہوتے ہین پس اوس سلاّلہ کو رگ کے اندر داخل کرین اور
رگ کو درمیان اون دونون خطون کے اوٹھا کر لپیٹین اور آخر لپیٹنے کا جانب روئے سے جانب گوشت کرین
اور اوسی طرح لپیٹین تا کہ رگ ٹوٹ نہ جاوے بالجملہ عمل سل کا خالی آفت سے نہین ہے اور اگر چاہین دونون
سرون رگ کے داغ دیوین اور اگر چاہین مبلغ چھوڑ دیوین تا کہ دونون سرے رگ کے بیٹھ جاتین اور اس شریان
یہ عمل نہین کرتے ہین اور طریق اہل بغداد کا یہ ہے کہ اول شریان کے پوست کو چیرتے ہین اور رگ کو منارہ

اوٹھاتی ہین اور صنارہ ایک آلہ ہوتا ہی اوسکو فرسہ کہتی ہین لوہی کا ہوتا ہی اوسکے پہنائی رکھتا ہی اور ایک آلہ لوہی کا
اور ہے سر اوسکا بھی چوڑا اور تیز ہے اس دوسرے آلہ کو رگ پر رکھتی ہین اور اوس آلہ دیگر پر اعتماد کرتے ہین یہانتک کہ
رگ منقطع ہوجاتی ہی اور ایک آلہ لوہی کا اور ہی سر اوسکا خمیدہ مانند کلید کی ہوتا ہی اوسکو مکوہ کہتی ہین پس اوس مکوہ سی
دونون سرون پر رگ کی داغ دیتی ہین کہ خون رگ کا بند ہوجاتا ہی اور اس زمانہ مین یہ طریق بھی متروک ہی اور طریق
اہل بصرہ کا یہ ہی کہ اول رگ کو ڈہونڈہتی ہین اور ساتھہ پوست کو صنارہ سی اوٹھاتی ہین اور سوزن کو معہ رشتہ
پس رگ مین داخل کرتے ہین اور دوسری جانب رگ سی باہر نکالتے ہین اور رگ کو اوس رشتہ سی باندہتی ہین
اور ایک آلہ ہوتا ہی سر اوسکا مثل سہمار ہین اوسکو مکوہ کہتی ہین اوس سرآلہ سے موضع رشتہ پر داغ دیتی ہین
اس طور سی کہ مکوہ کو رشتہ پر رکھتی ہین کہ جلجاتا ہے اور پوست رگ پر داغ ہوجاتا ہے اکثر لوگ اس طرق کو بہت
عمل مین کہتی ہین مگر اس عمل مین ایک خطرہ ہی اسلیے کہ اگر آسیب داغ کا غشا یعنی جھلی پر پہونچیگا تو گردن آدمی کی
کوز ہوجائیگی اور درمیان طریق اہل بغداد اور اہل بصرہ کے ایک اور طریق ہی سہل اور بہت آسان اور بیخطرہ
اور وہ یہ ہی کہ اول پوست شریان کو شگافت کرین اور رگ کو ظاہر لاوین اور فراسہ نیچی رگ کے ڈالین اور اوٹھائین
اور نابریدہ داغ دیوین کہ خود منقطع ہوجائیگی ایسے ہی جس شریانکو کاٹنا چاہین اور یا داغ دینا منظور ہو طریق کاٹنے اور
داغ دینی شریان کا یہی ہے اور جسجگہہ کہ نہ کاٹ سکین اور نہ داغ دی سکین تو چاہی کہ پوست شریان کو چیرلین اور
شریان کو ظاہر لاوین اور سوزن با ابریشم نیچی اوس رگ کے ڈالین اور دوسری طرف سی نکالین اور شریان
اوس ابریشم سی باندہین اور گرہ لگادین اور ابریشم کو باہر چھوڑین پانچ دن کے بعد اوس ابریشم کو پکڑ کر آہستگی
کھینچین اگر ابریشم نکل آوے تو سمجھین کہ شریان کٹ گئی اور اگر ابریشم کے نکلنے سی پہلے یا بعد اوسکے خون نکلے تو بانفرو [illegible] داغ
داغ دینی کی ہوگی

باب ۲۵ پچیسوان جزو چوتھی گفتار اول سے دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے تدارک مین خطا کے ہی جو فصد مین واقع ہوتی ہے

جسوقت سر نشتر کا غشای عصب پر پہونچی
کہ پہلوی رگ مین یا نیچی اوسکے ہوتی ہے تو اوس حالت مین مرض کزاز عارض ہوتا ہے اور ہاتھہ ورم کو
قبول کرتا ہے اسلیے کہ ہر ایک عصب پر غشای پوشیدہ ہی اور چونکہ مبدء عصب اور غشا کا دماغ ہی اس سبب سے
نشتر کے پہونچنے سے او پر غشا کے کزاز پیدا ہوتا ہی جسوقت یہ خطا سرزد ہووی تو علاج اوسکا یہ ہی کہ تمام بدن اوس
بند کا ہونکو روغن بنفشہ سی چرب کرین اور ورم کے او پر اسپغول کا دہینہ کر پانی مین لیپ کرین اور اگر صندل
اور صندل سفید اور شیاف مامیثا اوسمین شامل کرین روا ہے اور نشان اوسکی بہتری کا یہ ہی کہ ورم نیچے
بیٹھ جائیگا اور نشان اوسکی ابتری کا یہ ہی کہ ورم نہایت سرخ اور سخت ہوگا پس جسوقت نشان بہتری کی ظاہر
ہووی اگر اعتماد قوت پر ہو اور عقل درست اور قائم اور بیمار ہذیان یعنی بیہودہ باتین مانند صاحب سرسام کے

نکرے تو لازم ہی کہ ایسی حال مین فصد رگ صافن کی کھولین اور یا دوسری ہاتھہ کی فصد کرین اور اگر زخم مین پیپ
پڑجائے اور گند زننگ ہو وہی تو اوس جراحت کو فراخ کرنا چاہیے اور گدی رکھنا چاہیے کہ ریم کو دفع کرے اور اگر فصاد نے
رگ تنگ کھولی ہو اور خون نیچے پوست کی جمگیا ہو اور مقام رگ کا نیلا ہو گیا ہو تو جب تک اثر اوسکا زائل نہووے
اوس ہاتھہ سے کچھہ زور نکرین اور جسوقت کہ نیلگونی اوسکی گھٹ جائی اور مائل بزردی ہو وہ نشان سلامتی کا ہے
اور جو دوسرے دن نیلگونی ترقی پر ہو یہانتک کہ وہ مقام مطلق سیاہ ہو جائے تو واجب ہے کہ فوراً رگ صافن کھولین اور
یا دوسری ہاتھہ کی فصد لیوین اور اوس مقام پر شیاف مامیثا اور اسپغول اور ہری دہنیہ کے پانی کا ضماد کرین
اور اگر جراحت شریان تک پہونچے تو اوسوقت سر رگ کو پکڑین اور بازو دوسری ہاتھہ کا باندہین اور وہ دوا کہ اس
باب مین بیان کیجائیگی اوس جراحت پر رکھین اور محکم باندہین اور ہاتھہ کو بالش بلند پر رکھین تاکہ خون اوسطرف
میل نکرے اور پاؤن کو جو برابر اس ہاتھہ کے ہے محکم باندہین اور اگر پاؤن باندہنے سے آدمی تکلیف مین ہو پاؤن کو
کھولین کہ آسایش پاوے پہر دوسری مرتبہ پاؤن باندہین اور جو دوا کہ موضع رگ پر رکھین جدا نکرین جبتک کہ
خشک نہو لیوے اور اگر باوجود ان تدبیرون کے خون اوسی زور اور قوت سے باہر نکلتا ہو اور بند نہو سکتا ہو تو لازم
ہے کہ دوسری ہاتھہ کی رگ باسلیق یا رگ ہفت اندام کھولین اور اگر پہر بھی ساکن ہو اور کسی تدبیر سے بند نہووے
تو تدبیر اوسکی سوای اسکے نہین ہے کہ شریان کو کاٹین اور داغ دیوین لیکن نشان اس بات کا کہ زخم شریان
مین ہو گیا ہے یہ ہے کہ حرکت خون کے کودنے کی بانتظام ہوگی مانند حرکت نبض کے اور اوسیوقت نبض نرم اور ضعیف
ہونی شروع ہوگی اور خون شریان کا پتلا اور بہورا ہوتا ہے اور جسوقت کان جراحت کی نزدیک رکھین آواز
اُف اُف کی مسموع ہوگی لیکن وہ دوا جو زخم رگ پر رکھی جاتی ہے یہ ہے دم الاخوین انزروت شب یمانی یعنی
پھٹکری قلقطار اقاقیا گلنار صبر یعنی ایلوا اجزاء کندر ہر ایک ایک جزو صمغ عربی یعنی ببول کا گوند دو جزو کوٹین اور
چہانین اور نگاہ رکھین اور حاجت کیوقت مرغ کے انڈے کی سفیدی مین گوندہین اور اوسکو ساتھہ دبر خرگوش
اور پاقر نرم اور یا خانہ عنکبوت نرم پاکیزہ کے جراحت پر رکھین اور محکم باندہین اور اس دوا کو لاذق کہتے ہین اور
جالینوس لکھتا ہے کہ اس معاملے کیلیے کوئی دوا دوای کندر سے بہتر نہین ہے اور وہ یہ ہے **صفت آن** کندر
صاف لیکر کوٹین اور اوسکو مثل غبار باریک کرین اور مرغ کے انڈے کی سفیدی مین گوندہین اور دبر خرگوش کے
ساتھہ زخم پر رکھین اور بہت لگاوین اور حوالی جراحت کو اس دوا سے گھیرین اور دوائین جو زخم کو جلاتی ہین
اور داغ دیتی ہین اگرچہ وہ اوسیوقت نفع بخشتی ہین لیکن انجام اونکا بہتر نہین ہے اسلیے کہ وہ دوائین سر جراحت پہ
پوست خشک پیدا کرتی ہین اور اوس سے خوف نرہنا چاہیے کیونکہ جسوقت وہ پوست گر جائیگا تو سر جراحت کا
فراخ ہو جائیگا اور پہر دوبارہ خون جاری ہوگا اور وہ دوائین جو اس طرح کی ہوتی ہین ریشہای عفن اور

خورہ کو زیادہ موافق ہوتی ہین اور دوائین سوزانندہ مانند چونہ اور ہڑتال اور زنگار اور سجی اور گندہک کی ہین اور جگہ
کہ ان دواؤن کو کام مین لائین اونکی ساتھہ قابض چیزین مانند مازو اور اقاقیا وغیرہ کہ شامل کرین یا اون دواؤنکو
اختیار کرین کہ جنمین قوت قبض ساتھہ قوت سوزندگی کے ہو مانند پھٹکری اور قلقطار کے اور متقدمین نی لکھا ہی
کہ جسوقت زخم شریان پر دوا رکھین اوسوقت لازم ہے کہ کوئی شے مانند پوست پستہ یا مانند پوست اخروٹ کے
سیسہ یا رانگ سی بنائین اور اوس پر رکھین اور رفادہ یعنی گدی زخم پر جما کر پٹی سے مضبوط باندہین اور دس
دن تک نہ کھولین بعد دس دن کے باہستگی کھولین اگر خون ٹھہر گیا ہو پھر باندہین اور ہر روز کھولین اور پھر
باندہین جبتک سمجھین کہ زخم درست ہوگیا اور اس درمیان مین طبع مریض کو نگاہ رکھین کہ نرم ہوئی بنا ہے
اور باعتدال رہی لیکن قطع شریان معلوم کرین کہ شریان کے کاٹنے کی اوسوقت حاجت قوی ہوتی ہے کہ جراحت
شریان بزرگ پر واقع ہوئی ہو اور کاٹنا اوسکا اسطور پر ہی کہ پوست جراحت کا بہت چیرین اور شریان کو ننگا
اوٹھاوین اور گوشت سی جدا کرین اور دونون طرفین جراحت کی ابریشم سے باندہین خاصۃً اس جانب کو کہ
دل اور جگر سے پیوستہ ہی اور اکثر اوقات باندہنا اس جانب کا کفایت کرتا ہے مگر احتیاط یہ ہی کہ دونون جا
سی باندہین اور رگ کو درمیان مین دونون کے باندہین اوسوقت خون تھم جائیگا پھر دوائی لازق یا دوائی جالینوس
رکھین اور باندہین کچہہ خطرہ نہین ہی اور معلوم کرین کہ اکثر اوقات داغ دینی یا اور کسی تدبیر سی خون شریان کا رک
جاتا ہی سبب اوس خون کی رکنی کا یہ ہوتا ہی کہ سر رگ پر گوشت اوگتا ہی اور جراحت شریان کی درست ہو جاتی ہے
پھر اوس گوشت سی سر جراحت پر بثرہ یعنی پھنسی ظاہر ہوتی ہی نرم اور نازک اور اگر اوسپر کان لگاوین تو حس و
حرکت خون کی اوس پھنسی مین پا سکتے ہین اوس پھنسی کو سب طبیب بیت الدم کہتے ہین اسلیے کہ خون سے
بھری ہوتی ہے پس جسوقت کہ اوس پھنسی پر کچہہ زخم پہونچے دوسری مرتبہ خون آنا شروع ہوگا اور باعث خطرہ کا
ہوگا اوسصورت مین لازم ہی کہ اوس پھنسی پر ہمیشہ دوائین قابض لگاتے رہین جالینوس کہتا ہی کہ مینی ایک دن سنا کہ
کسی شخص کی شریان کی یہ کیفیت ہوئی اور بیت الدم پھنسی اوسپر ظاہر ہوئی کسی نے اوس آدمی سے کہا کہ
اسپر برف رکھنا چاہیے وہ اوسپر ہمیشہ برف رکھتا تھا بعد ایک مدت کے بیت الدم سخت ہوگئی اور آواز خون کے
حرکت کی جو اوس سی سنتے تھے نہ سنی اور بخوبی درست ہوگئی اور نیز جالینوس کہتا ہی کہ اکثر طبیب گمان کرتے ہین
کہ زخم شریان کا درست نہین ہوتا ہی بسبب سختی اوسکی جرم کے اور مینی اکثر شریانون کو دیکھا ہی کہ جراحت اونکی
درست ہوگئین خاصۃً اندام نرم مین اور جسم مین سخت اندام والون کے بھی مینے دیکھا ہے کہ جسوقت شریان پر
زخم پہونچا ہی اچھا ہو گیا ہے چنانچہ ایک دن مینی دیکھا کہ کسی فصاد نے کسی آدمی کی فصد کھولی شبہ مین
شریان کھلگئی کیونکہ اوسنی نہین سمجھا تھا کہ شریان ہے مین اوسدم موجود تھا مینی دیکھا کہ خون اوسکا بتحقیق خون

شریان ہی فصاد کو فورًا مینے ہٹا دیا اور خود سر جراحت کو مینے پکڑا اور دوای کندر اوسیوقت لگا دی اور خوب مضبوط پٹی
باندہ دی اور مفصود سی کہا کہ اس رگ پر سی پٹی نہ ہٹا ئیو اور چار دن تک کوئی کام اس ہاتہہ سی نکرنا اور بغیر میرے
پٹی نہ کھولنا اور ان چار دنین گدّی گلاب مین تر کرکے اور خنک کرکے رکھنا کہ جراحت گرم ہونے نپاوے اوس آدمی نے
اوسی طرح عمل کیا اور چوتھی دن میری پاس حاضر ہوا پٹی اوسکی مینے اپنے ہاتہہ سی کھولی دیکھا کہ سب زخم درست ہوگیا
تہا دوسری مرتبہ پھر دوا اوپر اوسکے لگائی اور پٹی باندہ دی اور چند روز تک نہ کھولی جراحت درست ہوگئی اور
بیت الدم بہی ظاہر نہوئی اور نیز جالینوس کہتا ہی کہ جس کسی کی رگ مین کہ بیت الدم نمودار ہوتی ہے زخم سے
اوس شریان کے ظاہر ہوتی ہی جو کچھ با سلیق کی ہے اور اگر جراحت شریان ذہن پر عارض ہووے تو چاہیے کہ شب یمانی
اور زاک سبح اور پوست آنار اور مازو ہر ایک ایک جزو کوٹکر چہانکر زخم پر چھڑکین اور قدری اوس دواسے سونے مین بہی
رکھین اور ایک ساعت تک نرم دیوین کہ خون ٹھہر جائے اور اگر خون نہ رکے تو داغ دیوین اور جاننا چاہیے کہ فصد شریان
صدغ مین محل خوف نہین ہی اور شریانہای سر مین بہی علی ہذالقیاس اسیوجہ سی کہ یہ شراین شاخین شریان کی باریک
اور باریک ہین اور دل سے دور ہین اسلیے انکی فصد مین کچہ خطر نہین ہے باب ۲۶ چہبیسوان چوتھی جزو سے
پہلی گفتار اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کی فصد کی تعلیم مین ہے اول فصد کہولنا
برگ کرنب پر سیکھین اس طریق سے کہ برگ کو ایک شب کچہ چھوڑین کہ مرجھا جائے دوسری دن نشتر پکڑکر
رگوں مین اوس برگ کی جو نکلین رومی برگ کی طرف سے اور پھر اوس طرح جس طرح فصاد فصد کہولتا ہی اور مقدار
داخل کرنے نشتر کی اور مقدار چھید نے رگ کی دریافت کرین پھر رگون پہ پر جا لو یہانتک ہاتہہ صاف کرین اور
رگ اونکی ران اور پیر اور بازو کے تلے ظاہر ہوتی ہے پردن کو رگ پر سی دور کرین اور فصد اونکی کہولین
کہ ہاتہہ مشاق ہوجائے اور مقدار چھیدنے رگ اور داخل کرنے نشتر اور جگونکی اندر لیجانے نشتر اور باہر اٹھانے
اور حقیقت کھولنے رگ کی بخوبی سیکھین پھر ہاتہہ کو رگ تر و تازہ پر صاف کرین رگین اونکے کان کے اندر
ظاہر ہوتی ہین جسوقت ہاتہہ خوب مشاق ہوجائے اور دلیری کرنے لگے تو انجام کو سات عدد برگ گل
لیوین اور اونکو برابر رکھین اور نشتر سے ایک برگ یا دو برگ یا زیادہ اوٹھاوین یہانتک کہ ہاتہہ کمتر اور بیشتر
داخل کرنے نشتر پر خوب صاف ہوجائے اور مہارت کمال کو پہونچے پھر آدمی کی رگ چھیدین اور پہلے ایک مدت تک
اوستاد کامل کے ساتھہ رہکر علم فصد کا بخوبی حاصل کرے یہانتک کہ اس بات کو سمجھین کہ نشتر رگ پر ہر ایک
آدمی کے لایق سطبری اور باریکی پوست کی کس طرح داخل کرنا چاہیے کیونکہ اگر آدمی فربہ ہو سر نشتر کا تمام
داخل کرین اور اگر آدمی میانہ ہو دو حصہ سر نشتر ڈبوویں اور اگر لاغر آدمی ہو آدہا سر نشتر کا داخل کرین واللہ اعلم
باب ۲۷ ستائیسوان چوتھی جزو سی پہلی گفتار سی دوسری حصہ سی تیسری کتاب سے

فضیلت مین حجامت کی ہے اگلی حکیمون نے جسوقت خیال کیا کہ بعضی آدمیون کو ہر ایک فصل
مین فصول سال سے اور ہر ایک سال مین سالہای عمر سے اور ہر ایک شہر مین شہرونسے احتیاج باہر نکالنے فضلہ خون
کی ہوتی ہی بدن کے اندر سے اور یہہ بھی سمجھا کہ تمامی فصول سال مین اور تمامی سالہای عمر مین اور سب شہرون مین
فصد نہین کھول سکتے ہین اسلیے حجامت کو تجویز کیا کہ فصد کی عوض مین اوسی کام مین لاتے ہین لہذا بزرگی نفع کی
حجامت مین بھی بہت ہی اور سوای اوسکی پانچ فضیلتین اور ہین اور ایک یہہ ہی کہ خون حجامت کا چھوٹی چھوٹی
رگون اور باریک باریک شاخون سے آتا ہی وہ شاخین جو گوشت اور پوست کے اندر پراگندہ ہین اس سبب سے حجامت
قوت کو ضعیف نہین کرتی ہی اور بدن کو سبک کرتی ہی اور امتلا کم کرتی ہی دوسری یہہ کہ جس کسی کے بدن مین حجامت
کھچائے اور اوپر کے آدھی جسم پر کھچائے تو وہ آدمی بخوف ہوگا سوا اوسکے اوترنے سے نیچے کے جسم پر تیسرے یہہ کہ جس عضو
کی حجامت کرین اوس عضو کو بخوبی پاک کردیگی چوتھی یہہ کہ حجامت کے خون کے ساتھ جوہر روح سے کچھ خرچ نہین
ہوتا ہی اور فصد کے خون کے ہمراہ جوہر روح کا بہت خرچ ہوتا ہی پانچوین یہہ کہ اگر اوس مقام پر حجامت کرین کہ جو
مقام حوالی اعضاء رئیسہ کے ہے تو باوجود نزدیکی کے کچھ استفراغ اعضاء رئیسہ سے نہین کرتی ہے واللہ اعلم باب ۲۸

اٹھائیسوان چوتھی جزو سے اور دوسرے حصے سے تیسری کتاب کے بیان مین ہی منفعت اور
نقصان حجامت کی فصد سے معلوم کرین کہ حجامت نواحی پوست کو خوب پاک اور صاف کرتی ہی اور
خون کو قعر بدن سے نکالتی ہے اور اوس آدمی کی حجامت کرنی چاہیے کہ جسکے بدن مین خون کثرت سے ہو مانند اطفال کے
اور خون حجامت کا اکثر اوقات گرہ بند ہونے کے قابل ہوتا ہی اور شامل گوشت ہوتا ہے بسبب تکلف کھینچنے اور دفع
اور جوش سے گوشت سے جدا ہوتا ہی اس سبب سے حجامت سے خون صافی اور رقیق یعنی پتلا نکلتا ہی برخلاف فصد کے
کہ موضع حجامت بسبب حجامت کے ضعیف ہو جاتا ہے باب ۲۹ انتیسوان چوتھی جزو اور پہلی گفتار
اور دوسرے حصے سے تیسری کتاب کے اس امر کی شناخت مین ہی کہ حجامت کب
کرنی چاہیے جاننا چاہیے کہ جب تک بدن مین نشانیان زیادتی خون کی ظاہر نہوین حجامت نکرنی چاہیے
اور ہر مہینے حجامت کرنیکی عادت رکھنا خوب نہین ہی اور اول ماہ مین کہ خلطون نے حرکت نکی ہو اور آخر ماہ مین
کہ خلطین ساکن ہون حجامت نکرنی چاہیے لیکن درمیان ماہ مین کرنی چاہیے کہ وقت نور ماہ کے غلبہ کا ہوتا ہے
اور ہنگام بڑہنے اور حرکت کرنے خلطونکا ہی جس طرح دریا مین اثر جزر و مد کا پیدا ہوتا ہے ابن ماسویہ کہتا ہی کہ
جالینوس سے حکایت کرتے ہین کہ اوسنے منع لکھا ہی حجامت کرنے سے زمانہ غلبہ نور ماہ مین اور فرمایا ہی کہ توقف
کرنا چاہیے جبتک نور ماہ آغاز نقصان کرے اور شروع نقصان سولھوین اور سترھوین تاریخ سے ہوتا ہی
ہر مہینے کے اسلیے کہ غلبہ نور ماہ مین خون اور خلطین بدن مین حرکت کرتی ہین اور طرف پوست کے میلان

رکھتی ہین اور باریک رگین اور شاخین رگون کی پھیل جاتی ہین اور اوسوقت ہین باوجود اس حال کی خون نیک اور صافی بیشتر آتا ہے اور خلط بد کمتر اور جسوقت کہ زیادہ نقصان کرے خون صافی ساکن ہونے اور لوٹنے کیطرف متوجہ ہوگا اور ہنوز ساکن نہوا ہوگا اور خلطین کہ ہمراہ خون کے متحرک ہونگی بسبب غلظت کی پیچھے رہجائینگی اور جسقدر جلد کہ خون صافی لوٹیگا اوسقدر جلد وہ نہ لوٹ سکین گی اسوجہ سے حجامت کرنے سے زمانہ شروع نقصان ماہ مین خلط بد بہت بدنسبت باہر نکلیگی اور اسی طرح جالینوس نے منع کیا ہے حجامت سے اوس آدمی کہ جسکی جسم پر ورم ظاہر ہوا اور وہ سمجھی کہ پک جائیگا اور موخضہ پیدا کریگا اسلیے کہ خون لطیف کہ جس سے ورم پکتا ہے اور موخضہ پیدا کرتا ہے حجامت کرنے سے نکلجاتا ہے اور مواد خام رہجاتا ہے اور پھر پکنا اوسکا دشوار ہوتا ہے اور طبیعت خنازیر کی حاصل کرتا ہے البتہ اگر ورم سرخ ہووے اور طبیب معلوم کرے کہ اوسکو نہ پکانا چاہیے اور تحلیل کرنا چاہیے اوسجگہ حجامت روا ہے اور بہترین اوقات واسطے حجامت کے ساعت دوسری اور تیسری ہے دن کی ساعتون سے اور حمام کے بعد بھی حجامت نچاہیے مگر اوس آدمی کی کہ جسکا خون گاڑھا ہو وہ بعد حمام سے نکلنے کے ایک ساعت اول آرام لیوے اور پھر حجامت کرے باب تیسوان چوتھی جز سے پہلی گفتار سے دوسری حصہ سے تیسری کتاب کا اس امر مین کہ حجامت کس شخص کے لیے جائز ہے اور کس کے لیے ناجائز ہے جاننا چاہیے کہ جبتک بچہ کا دودھ نہ چھوٹ جاے اور غذا کھلانا شروع نکرین تبتک حجامت اونکی جائز نہین ہے اور وہ تخمیناً مدت دو برس کی ہے بعد دو برس کے جائز ہے لیکن اگر دو برس سے پہلے علت خونی ظاہر ہووے یا دودھ کی ساتھ غذا بھی کھاتا ہو تو قبل از دو سال بھی بچون کی حجامت کو جائز لکھا ہے مگر بسبب ضعف کے دو برس سے اور بعد دو برس کے کسی طرح حجامت نکرنی چاہیے اسوجہ سے کہ بچہ ناطاقت ہوجاتا ہے اور ہمیشہ ادمی ضعیف رہتا ہے اور ساٹھ برس کے بعد بھی حجامت کو منع کیا ہے اسلیے کہ اوس عمر مین خشکی پوست اور گوشت پر غالب کرتی ہے واللہ اعلم باب اکتیسوان چوتھی جز سے پہلی گفتار سے دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے ہر عضو کی حجامت کی منفعت اور مضرت مین کہ حجامت مقدم سر مین دو ابرو کے درمیان سے سیان سر تک ہے اسکے حجامت کرین اور منفعت اوسکی یہ ہے کہ آنکھ کی بیماریون مانند ثقیل اور جرب کی نفع بخشتی ہے اور علت دوار اور گرانی سر اور گرانی بدن اور سدہ اور جذام اور درد گردہ اور ورم خصیہ کو باز رکھتی ہے اور مضرت اوسکی یہ ہے کہ فہم اور حفظ کو ضرر دیتی ہے اور ابلہی اور فراموشی لاتی ہے اور جس کسی کو خوف اوترنے آنکھ مین پانی کا ہوا اوسکو بھی نقصان پہونچاتی ہے اسلیے کہ بسبب استفراغ خون کے سردی اور تری دماغ پر غالب ہوتی ہے اور معلوم کرین کہ نزدیک اس مقام کے ایک شریان بزرگ ہے احتیاط اوسکی واجب ہے تاکہ نیش شریان پر نہ پہونچے کہ خون شریان بزرگ کا دیر مین اور

کرانی ہاتھ کو جاتا ہے سو بچانی ہے اور حجامت پنڈلی کی اور پشتا لنگ کی چار انگل نیچے زانو کے بطرف وحشی و انسی
بطاہر پنڈلی کے شیشہ رکھیں اور جس شخص کی حجامت اس مقام پر کریں پہلے اوس سے کہیں کہ حمام میں جاوے
اور نہایت گرم پانی پنڈلیوں پر گراوے اور پھر حمام سے نکلکر تھوڑی دیر ٹہلے اور پھر کرسی پر بیٹھے اور حجام تین بار شیشہ اوپر
رکھے اور اوٹھاوے اور وقت خون نکلنے کے مریض پاؤں اپنے زمین پر جماوے اس جگہہ کی حجامت مرگی اور مالیخولیا اور
جرب اور داء اور خارش اور تاریکی چشم اور درد وار اور عرق النسا کو نفع بخشتی ہے اور حیض بستہ کو کھولتی ہے افلاطون کہتا ہے
کہ اس جگہہ کی حجامت بجای فصد کے ہے اور یوحنا بن ماسویہ کہتا ہے کہ بجای فصد باسلیق اور صافن کے ہے لیکن
ضعف پیدا کرتی ہے اور حجامت سفت چپ کی درد طحال اور تپ چوتھیا اور سوداوی بیماریوں کو مفید ہوتی ہے

باب چھبیسواں چوتھی جز وہی پہلی گفتار سے اور دوسرے حصہ تیسری کتاب کے اس
امر کی شناخت میں ہے کہ ہر ایک شخص کے کیونکر پچھنے لگانی چاہییں معلوم کریں کہ
دو قسم کے آدمیوں کو ایک ہی مرتبہ پچھنے لگانی چاہییں اور نہیں پوست سے طرف گوشت کے سونچنا چاہیے تاکہ خون
ضعف ہو یا انکا بیکل آدمی ایک اوس آدمی کو کہ نشانیاں زیادتی خون کی جسم پر غالب ہوں دوسرے اوس آدمی کو کہ
بہیں خون کم ہو وے اور دو قسم کے آدمیوں کے دو مرتبہ پچھنے لگانے چاہییں ایک اوس آدمی کو کہ جسکا خون پتلا ہو
دوسرے اوس آدمی کے کہ مواد جسکا نہایت گاڑھا ہو اسلیے کہ اول مواد پتلا کھینچیگا اور بعد اوسکے مواد گاڑھا آویگا
اس وجہ سے کہ پہلی مرتبہ پچھنے لگانے سے مواد پتلا نکلیگا اور دوسری مرتبہ پچھنے لگانے سے مواد گاڑھا کھینچیگا اور جس کسی
شخص کے بدن میں کہ مواد سوداوی اور نہایت گاڑھا ہو اوسکو تین مرتبہ پچھنے لگانی چاہییں اور حجام کو لحاظ رکھنا
چاہیے اگر رگوں کو بھرا ہوا خون سے پاوے اور گوشت آدمی کا نرم اور لطیف دیکھے تو شیشہ رکھنے سے پہلے روغن
استعمال نکرے جسطرح کہ عادت ہے کہ مقام حجامت پر اول روغن ملتے ہیں اس وجہ سے کہ اگر روغن ملا جاویگا تو پوست
اور بھی نرم ہو جاویگا اور جراحتیں چھوٹی سے بہت فراخ ہو جاوینگی اور خون بافراط نکلیگا اور اگر وہ دیکھے کہ گوشت سخت ہے
اور پوست غلیظ ہے تو اول مالش روغن کی کرے اور پہلی دفعہ جو شیشہ رکھے بہت نہ چوسنا چاہیے اور شیشہ بمقام
حجامت پر بہت نہ رکھنا چاہیے تاکہ مواد لطیف اکیبارگی کھینچ نجاوے اسلیے کہ مواد لطیف جلد حرکت میں آتا ہے
لیکن جلد اوٹھا لینا چاہیے اور ہر بار کہ شیشہ رکھیں بتدریج چوسیں اور بار بار رکھیں تاکہ گاڑھی خلطیں بھی بتدریج حرکت
کریں اور اسقدر کھینچیں کہ خوب دیکھکر معلوم کریں کہ جای حجامت سرخ ہو گئی اور مواد بہت جمع ہو گیا اور خون باندازہ
قوت اور بقدر حاجت باہر نکالیں اور افراط نکریں اسلیے کہ افراط کے سبب معدہ ضعیف ہو جاتا ہے اور جگر سرد
اور استسقا پیدا کرتا ہے اور دل بھی ناطاقت ہوتا ہے اور خفقان پیدا کرتا ہے اور رنگ چہرہ کا زرد ہو جاتا ہے اور قوت
مردمی کو بھی مضرت پہونچتی ہے اور بیماری برص اور بہق اور تاریکی چشم بھی پیدا ہوتی ہے باب ۲۷ ستائیسواں

چوتھی جزو سے پہلی گفتار سے اور دوسرے حصے سے تیسری کتاب کے اوس آدمی کی تدبیرین ہے جسکی حجامت کرتے ہین حجامت کے بعد اول آسایش کرین ایک ساعت اور صبر کرین تاکہ ابخرے
اور دخان کہ حجامت گاہ مین رکے ہوے ہین تحلیل ہو جائین اسلیے کہ اگر صبر نکرین گے اور جلد دہو دین گے تو منفذ مسام
حجامت کا بسبب ہنے اون بخارات کے زخمی ہو جائیگا اور صفراوی آدمی کو لازم ہے کہ بعد فراغت کرنے کے
حجامت سے پانی انار ترش یا کاسنی کا اور سرکہ نوش کرے اور مرطوب آدمی تریاق مثرودیطوس یا دواء المسک
کہاوے اور جو خون گاڑہا اور سوداوی ہو تریاق حجامت سے ایک ساعت پہلے کہانا چاہیے تاکہ خون پتلا ہو جاوے
اور بآسانی نکلے اور جو خون معتدل ہووے تریاق درمیان حجامت یا بعد حجامت کے کہاوے تاکہ دل کو قوت ہو
اور اور سب تدبیرین اوسی طور سے عمل مین لاتے کہ جو باب فصد مین بیان کی گئین ہین واللہ اعلم باب ۳۴

چونتیسواں چوتھی جزو سے پہلی گفتار سے اور دوسرے حصے سے تیسری کتاب کے شیشہ رکھنے کی وجہ مین ہے بغیر پچھنے لگانے کے

معلوم کرین کہ شیشہ کو بغیر پچھنے لگانے کے دو طرح پر کام مین لاتے ہین ایک با آتش اور دوسری بے آتش جو بے آتش رکھین منفعتین اوسکی چھ ہین ایک یہ کہ اوس
مواد کو جو رخ کسی عضو کیطرف رکھتا ہو اوس جانب سے پھیرین جیسا کہ افراط حیض مین نیچے عورت کی چھاتیون کے
شیشہ رکھین اور جذب کرین اور جو کسی شخص کی ناک سے خون بہت جاری ہو تو عضلہ شکم پر اور سر نہاوے کے شیشہ
رکھین کہ مواد پلٹ جاتی اور نیچے کیطرف میلان کرے اگر خون ناک کے داہنے طرف سے آوے داہنی طرف شیشہ رکھین
اور جو خون بائین جانب سے آوے بائین جانب پر رکھین دوسری منفعت یہ کہ عضو کو جو اپنے مقام سے علیحدہ ہو گیا ہو
پھیر لاتا ہے مثلاً کسی آدمی کا کہ پہلو شکستہ ہو کر نیچے بیٹھ گیا ہو اوس مقام پر شیشہ رکھین کہ راست ہو جاوے اور
جس شخص کو مرض فتق عارض ہوا ہو اور آنت کیسہ خصیہ مین اوتر آئی ہو اور اپنی جگہ پر چڑہ نہ سکتی ہو تو لازم ہے کہ
اوس جانب سے کہ اوتر آئی ہو شکم پر شیشہ رکھین کہ اپنی جگہ پر چڑہ جاوے اور تیسری منفعت یہ ہے کہ علت اندرونی کو
باہر لاتا ہے جیسے بواسیر کو کہ اندر کیطرف ہو باہر لاتا ہے چوتھی منفعت یہ کہ کوئی عضو کہ حرارت اوسمین سے جاتی رہی ہو
اور وہ حرکت نہین کرتا ہے اور حس اوسکی قائم ہے تو شیشہ رکھنے سے حرارت اوس عضو کی طرف پہنچے گی مثلاً کسی
آدمی کا ہاتھ حرکت نہین کرتا ہو تو اول شیشہ سفت پر رکھین پھر عضلہ بازو پر رکھین اور دو دن صبر کرین پھر
کلائی پر رکھین اور اوٹھاوین اور پھر کلائی پر نزدیک حرزہ دست کے رکھین اور پاؤن پر بھی شیشہ رکھنے مین اسطرح
عمل کرین کہ ران سے پنڈلی تک اور پنڈلی سے قدم تک بتدریج رکھین پانچوین منفعت یہ ہے کہ مواد کو عضو سے
باہر نکالتا ہے مثلاً کسی آدمی کے کسی عضو مین کہ ناصور ہووے اور قدرے قدرے اوسمین سے مواد آتا ہو تو چاہیے کہ
اوس پر شیشہ رکھین تاکہ ایکبارگی باہر آجاوے پھر مرہم باسلیقون روغن گل مین نرم کرین اور فتیلہ بنا...

ناصور مین نہ رکھین مگر ان تمامی حالات مین پہلے بدن کو پاک کر لینا چاہیے پھر شیشہ رکھین کیونکہ اگر بدن مین کوئی خلط بد ہوگی
تو شیشہ رکھنے سے اوس عضو کی طرف کھنچ آوے گی اور مضرت اوسکی بہت ہوگی اور تحقیق منفعت یہ ہے کہ مواد کو جو قعر
عضو مین ہو باہر لاتا ہے اور بیاہر عضو کیطرف کھینچتا ہے مانند اوس رطوبت کے جو فرج زن مین ہوتی ہے اور وقت جماع
کے باہر نکلتی ہے اوس رطوبت کو ساتھہ شیشہ کے پاک کرین بعد تنقیہ کے تریہاے فرزجی سے اور جو شیشہ کہ با آتش رکھتے
ہین منفعتین اوسکی دو ہین ایک اوس مقام پر کہ جہان چاہین کہ درد کو تسکین دیوین جیسے قولنج مین کام مین لاتے ہین
شیشہ رکھنے سے درد موقوف ہوجاتا ہے اور درد عرق النسا مین بھی اسیطرح دوسرے یہ کہ کسی عضو کو گرم کرین کہ بسبب
شیشہ رکھنے کے ریح دفع ہوگی جیسے معدہ سرد پر شیشہ رکھنے سے ریح دفع ہوتی ہے مگر اول روغن بکاین یا روغن نارجین
یا روغن مصطگی ملین پھر شیشہ رکھین اور دو ساعت ہنے دین اور رکھنا شیشہ کا با آتش اس طریق پر ہے کہ ایک قدح
حاصل کرین باندازہ اوس عضو کے کہ جسپر شیشہ رکھنا چاہین اور اندرون قدح کا پانی سے تر کرین اور ایک ٹکڑا روئی کا
بیا قدح کے اندر رکھین اور روشن کرکے اوس عضو پر رکھین باب پینتیسوان چوتھے جزو سے پہلے گفتا
سے اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کی تعلیق علق مین ہے یعنی جونک لگانے کی
تدبیر مین اور کسی شخص پر معلوم کرین کہ جونک کو عربی مین علق کہتے ہین اور اہل فارس ان دلو ہیشہ کرتے
ہین اور استعمال اوسکا اہل ہند مین بہت مروج ہے مگر اطبای یونان نے بوجہ اسکے کہ اکثر قسمین اوسکی زہردار ہین
زیادہ توجہ نہین کی ہے ہندیون نے لکھا ہے کہ جونک بعضی زہردار اور زیان کار ہوتی ہے کہ کاٹنے اوسکے سے ورم
اور زخم اور غشی اور تپ اور سستی اندام اور خون آتا ہے اور مانند اوسکے اور مرضین پیدا ہوتی ہین پس اچھا
یہ ہے کہ جونک کو اول پانی مین ڈالدین تا شکل اور رنگ اوسکا ظاہر ہو اور اوس نوع کو اختیار کرین جو ضرر نداو
اور بہتر جونک ایسی ہوتی ہے کہ اوسکو پاکیزہ ندی سے نکالتے ہین اور اگر اوس پانی مین ہو کہ اوسمین مینڈک
اور جس پانی کے اوپر کائی نہ چھائی ہو وہ جونک بھی استعمال کیا گیا ہے اور شکل اوسکی مانند دنبال موش
ہوتی ہے باریک اور سر چھوٹا اور شکم سرخ اور پشت سبز اور وہ جونک کہ آبہائے ندی کی ہین رنگ اوسکا نکلی ہوتا ہے
یا سیاہ اور پشت کے اوپر اوسکی خطوط لاجوردی یا طاؤسی ہوتی ہین وہ جونک بہت بڑی ہوتی ہے اور واجب ہے
کہ ایک روز پہلے استعمال سے جونک کو پکڑ کر اولٹا لٹکا دین تاکہ جو کچھ اوسکے جوف مین ہے ساتھہ قے کے دفع ہو جاے
بعد اوسکے اندر جو خون ہے یا خون بڑہ ہو پاس اوسکو ڈالدین کہ اوس خون کو کھا دے پھر اوٹھا کر پاک کرین اور پھر
لازم ہے کہ جس مقام پر کہ جونک لگانا چاہین اوس عضو کو پہلے خوب ملین کہ سرخ ہو جاے پھر جونک چسپان
اور جو دیر مین چسپے تو اوس عضو پر خون لگادین یا اوس مقام کو اوس مٹی سے آلودہ کرین کہ جسمین سبز ہوتی
ہے اور اگر چاہین کہ جونک اوسجگہ سے چھوٹ جاے تو تھوڑی نمک یا اوپلا کستر کتان سوختہ یا پشم سوختہ

اور خاصیت اور منفعت اور مضرت ان سب چیزون کی ابواب نوع دوم مین تیسری گفتار سے اور پہلے حصے
اس کتاب کے کہ کتاب تیسری ہے بیان کیگئی ہے اور اسی طرح افسنتین اور سنبل الطیب اور راوند طویل اور زوفاے
خشک ستر ہوین باب مین تیسری جزو سے پہلی گفتار سے اس بخش کے کہ حصہ دوسرا ہے مذکور ہو چکی ہے اور مزاج
اور خواص جن جن دواؤن کا کہ یہان بیان کیا جاتا ہے یہہ ہین دو قوا اذخر و ج پودینہ پہاڑی فطر اسالیون سسالیوس
انیسون یعنی سونف رومی فرودمانا فسنطا سلیخہ اسارون شکاع اشیع اور مانند اوسکے لیکن اذخر دو طرح کی ہے
اعرابی اور مرغزاری اعرابی سرخ اور بو دار ہوتی ہے اور مزاج اوسکا گرم اور خشک ہے نزدیک دوسرے درجہ کے
اور مرغزاری اذخر مائل بسردی ہے اور دونون مین قوت قبض کی بھی ہے اور جڑ اوسکی نہایت
قابض ہے اور اوسکے شگوفہ کو فقاح اذخر کہتے ہین بالجملہ اذخر درد کو اندرون شکم کے ساکن کر دیتی ہے اور درد
رحم کو دور کرتی ہے اور ریاح کو توڑتی ہے اور پیشاب جاری کرتی ہے اور گردہ کی پتھری کو پاک کرتی ہے
انیسون گرم ہے دوسرے درجہ مین اور خشک ہے تیسرے درجہ مین اوسکو سونف رومی کہتے ہین سدہ
کھولتی ہے ریاح کو توڑتی ہے اور درد کو کہ سردی سے ہو زائل کرتی ہے اور حیض کھولتی ہے اور ادرار
بول کرتی ہے اور گزندگان ضعیف کے زہر کی مضرت کو باز رکھتی ہے اسارون گرم اور خشک ہے
تیسرے درجہ مین خشکی اوسکی زیادہ گرمی سے ہے درد اندرون شکم کو ساکن کرتی ہے کھولنے والی سدونکی
اور لطیف کرنیوالی اور تحلیل کرنیوالی مواد ونکی ہے اور احشاے سرد کو گرم کرتی ہے اور سدہ جگر کا کھولتی
ہے اور یرقان اور استسقا اور تلی کو نہایت نافع ہے اور ادرار کرتی ہے اور گردہ کو قوت دیتی ہے افتیون
حصہ اول مین اس کتاب کے بیان ہو چکی ہے ابہل اوسکو ہوہ بیر ہندی مین کہتے ہین گرم اور خشک ہے دوسرے
درجہ مین تحلیل کرنیوالا ہے اور ریشہاے بد کو پاک کرتا ہے اور حیض بستہ کو کھولتا ہے اور کھانا اور حمول کرنا اور دہونی
پہونچانا اوسکا بچہ مردہ کو رحم سے باہر نکالتا ہے پیشاب کو جاری کرتا ہے اور فالج اور پٹھون کی سستی کو
نفع دیتا ہے خنطیانا ایک جڑ ہے ہندمین پکہان بید کہتے ہین گرم ہے دوسرے درجہ مین اور خشک ہے تیسرے
درجہ مین ورم جگر اور ورم طحال کو گھلا دیتی ہے اور بچھو کے زخم کے واسطے سریع الاثر ہے اور حیض کو جاری کرتی
اور پیشاب کو بخوبی بہاتی ہے اور بچہ مردہ کو رحم سے نکالتی ہے اور باؤلے کتے اور بچھو کے کاٹے ہوئے کو
بہت نفع بخشتی ہے حب بلسان تخم درخت بلسان ہے گرم اور خشک ہے دوسرے درجہ مین خلطونکو
لطیف کرتا ہے اور معدہ اور دماغ کو پاک کرتا ہے اور جگر کو قوت دیتا ہے اور حیض بستہ کو کھولتا ہے اور
ادرار بول کرتا ہے اور ضیق النفس اور درد پہلو کو بہت نفع دیتا ہے دوقو تخم گاجر جنگلی کا ہے گرم ہے
تیسرے درجہ مین اور خشک ہے پہلے درجہ مین ورم جگر اور ورم طحال کو گھلاتا ہے اور حیض کو کھولتا ہے

اور بچہ مردہ کو رحم سے باہر نکالتا ہے اور باؤلے کتے اور بچھو کے کاٹے ہوئے زخم کو بہت فائدہ بخشتا ہے اور سدہ
کھولتا ہے اور پیشاب کو جاری کرتا ہے **وار شیشعان** کا پھل ہے اور وہ مرکب ہے ایک گوہر ہزار اور
ایک گوہر قابض سے جوشاندہ اوسکا ریشہای پلید دہن کو نفع دیتا ہے اگر اوس سے مضمضہ یعنی کلی کریں اور
کھانا اور حمول کرنا اوسکا حیض کو جاری کرتا ہے اور بچہ مردہ کو رحم سے نکالتا ہے اور کھانا اوسکا ادرار بول بھی
کرتا ہے اور دشواری پیشاب کو نافع ہے اور ریاح کو توڑتا ہے **سیسالیوس** انجدان رومی ہے گرم اور خشک ہے
دوسرے درجہ میں اور وہ ایک گھاس کی اقسام سے ہے جمی ہوئی رطوبتوں کو پگھلاتی ہے اور مرگی اور ربو
اور تنگی نفس کو مفید ہے اور ریاح کو توڑتی ہے اور درد رحم کو دور کرتی ہے اور پیشاب کو جاری اور دشواری
بول کو دفع کرتی ہے اور درد گردہ سرد کے لیے ضماد مفید ہے **سیلیخہ** ایک چھال ہے تج کی قسم سے گرم اور خشک ہے
دوسرے درجہ میں معدہ اور جگر کو قوت دیتی ہے اور حیض اور پیشاب کو جاری اور خلطون غلیظ کو لطیف اور
بینائی کو تیز کرتی ہے **سنبل** یعنی بالچھڑ دو طرح کی ہے ایک کو سنبل عصافیر کہتے ہیں مانند خوشہ کے نازک ہوتی ہے
اور خوشبو رکھتی ہے اور دوسری قسم کو ناردین کہتے ہیں وہ سنبل رومی ہے گرم اور خشک ہے دوسرے درجہ میں
دماغ کو قوت دیتی ہے اور سینہ کو پاک کرتی ہے اور نزلہ کو باز رکھتی ہے اور خفقان کو فائدہ بخشتی ہے اور سدہ
جگر کا کھولتی ہے اور معدہ کے لیے نہایت نافع ہے ورموں رحم کو تحلیل اور پیشاب کو جاری کرتی ہے اور بالخاصیت
خون بہنے کو رحم سے باز رکھتی ہے اور ریاح کو دور کرتی ہے **شیح** گرم اور خشک ہے تیسرے درجہ میں غلیظ خلطون کو
لطیف کرتی ہے اور تلی کی سختی کو گھلاتی ہے اور پیشاب کو بخوبی جاری اور ریاح کو دفع کرتی ہے **مشکطرامشیع**
ایک قسم پودینہ کی ہے گرم اور خشک ہے تیسرے درجہ میں اور لطیف ہے کھانا اور حمول کرنا اوسکا بچہ کو رحم سے
گراتا ہے اور حیض بستہ کو کھولتا ہے اور پیشاب کو جاری کرتا ہے **فوہ** ہندی اوسکی مجیٹھ ہے اگر اوسکو سرکہ
میں پیسیں اور چھیپ سفید پر لگاویں نافع ہوگی اور ہمراہ دارچینی کے شراب میں دیویں اوس آدمی کو کہ
کسی جگہہ سے گر پڑے مفید ہوگی اور حیض بستہ کو کھولتی ہے اور ادرار بول کرتی ہے بقوت **فراسیون**
گندنا پہاڑی ہے مگر اسکی ماہیت میں اختلاف ہے دیسقوریدوس لکھتا ہے کہ ایک گھاس ہے اوسکو ہند میں
اڑوسہ کہتے ہیں طبیعت اوسکی گرم ہے دوسرے درجہ میں اور خشک ہے تیسرے درجہ میں سدہ جگر اور تلی کا کھولتی
ہے اور سینہ اور پھیپھڑہ کو پاک کرتی ہے اور حیض بستہ کو کھولتی ہے اور پیشاب کو جاری کرتی ہے **فودنا**
کردیا ہے پہاڑی ہے گرم اور خشک ہے تیسرے درجہ میں ریاح کو توڑتا ہے اور سدونکو کھولتا ہے اور غلیظ
خلطونکو لطیف کرتا ہے اور پیشاب کو جاری کرتا ہے **قسط** ہندی اوسکی کوٹ ہے ایک جڑ ہے مشابہ لفاح
کے گرم اور خشک ہے تیسرے درجہ میں لطیف کرنیوالی ہے اور روغن اوسکا فالج اور پٹھونکو نفع بخشتا ہے اور سر ایک

بیماری کو کہ چاہین کہ مواد اوسکا ظاہر جسم کیطرف کھینچین روغن اوسکا نفع دیتا ہی اور قسط حیض اور پیشاب کو جاری
کرتی ہی اور کید وداؤن کو مارتی ہی **فطراسالیون** کرفس کوہی ہے گردہ اور مثانہ اور رحم کو پاک کرتی ہی
اور حیض بستہ کو کھولتی ہے اور پیشاب جاری کرتی ہی **کبابہ** ہندی مین کباب چینی کہتے ہین سدہ
احشا کا کھولتی ہے اور گردہ کو پاک اور پیشاب کو جاری کرتی ہے **کمافیطوس** ہندی مین اوسکو
کرونده کہتے ہین گرم ہے دوسری درجہ مین اور خشک ہی تیسری درجہ مین سدہ احشا کا کھولتا ہی اور یرقانکو
نفع بخشتا ہی اور حیض اور پیشاب کو جاری کرتا ہے **کماذریوس** ایک گھاس ہی گرم اور خشک ہی
تیسرے درجہ مین اور گرمی اوسکی زیادہ خشکی سے ہے سدہ کو کھولتی ہے اور غلیظ خلطونکو تحلیل کرتی ہی
اور یرقان سوداوی اور ورم طحال اور ابتدای استسقا کو زائل کرتی ہے اور پیشاب کو بقوت جاری کرتی ہی
اور حیض بستہ کو کھولتی ہے **باب دوسرا پانچوین جزو سی پہلی گفتار سی اور دوسری حصہ سے**
تیسری کتاب کے اور ازہر عرق یعنی پسینہ جاری کرنے کی تدبیر مین ہے معلوم کرین کہ
پسینہ فضلہ ہی تیسری ہضم کا اور طریق اوسکے دفع کا گذرگاہین تنگ ہین کہ اونکو مسام کہتے ہین اور جاننا چاہیے
کہ ہضم تیسرا رگون اور اندامون مین ہوتا ہی اور حصہ ہر ایک عضو کا غذا سے بذریعہ اونکے پہونچتا ہی اور قوت مغیرہ
اوسکو ہضم کرکے پیوستہ اور مشابہ اندامون کے کرتی ہے اور اوس غذا سے جو اندامون مین پہونچتی ہی
فضلہ باقی رہتا ہی کہ قوت مغیرہ اوسکو تمام ہضم نہین کر سکتی ہی پس بعضی اوس فضلہ سے بخار بنتا ہے اور
بتحلیل خرچ ہوتا ہی کہ اوسکو دیکھ نہین سکتے ہین اور بعضی اوس فضلہ سے چرک یعنی میل بنتا ہی اور بعضی اوس فضلہ سے
پسینہ ہو جاتا ہی اور راہ مسام سے باہر نکلتا ہی اسی سبب سے تدبیر حفظ صحت مین اور علاج مین بعض بیماریونکی
تدبیر پسینہ لانے کی کرتے ہین پس جسوقت آدمی کو پسینہ آتا ہی سبکی اور راحت پاتا ہی اور ہوای گرم مانند
ہوای حمام باعث کثرت عرق ہی اور چلنا ہوای گرم مین مانند ہوای تابستانی کے پسینہ بہت لاتا ہے
اسلیے کہ حرکت اندرون جسم کو گرم کرتی ہی اور فضلہ کو پگہلاتی ہے پس ہوای گرم اوس فضلہ کو باہر کہینچتی ہے
اور دوائین گرم اور لطیف کنندہ بھی بدن کو گرم کرتی ہین اور پسینہ لاتی ہین لیکن تدبیر حفظ صحت مین
واسطے پسینہ لانے کے دواؤن کا استعمال نکرنا چاہیے صرف حرکت اور ریاضت اوسمین کفایت کرتی ہی
کیونکہ گرم دواؤن اور لطیف کنندہ چیزون کا استعمال تدبیر حفظ صحت مین تیزی پیدا کرتا ہی اور پسینہ کو
بکثرت جاری کرتا ہی اور بدن اوسکی وجہ سے خشک کو دلاغر اور پوست سخت ہوتا ہی اور رطوبتین اصلی
پگہلاتی ہین اور تحلیل ہوتی ہین اور جسوقت کہ بدن کو فضلہ ہو اور وہ میل پوست کیطرف رکھتا ہو
مانند خشری یعنی پتی کے اور چاہین کہ واسطے اوسکے پسینہ لاوین تو ہوای حمام سے پسینہ لانا چاہیے یا ہوا سے

اوس مکان کہ جو آگ سے گرم کیا ہووے اور گرمی آفتاب سے پسینہ لانا اچھا ہے اسلیے کہ بخوف رہنا چاہیے اس بات سے
کہ حرارت آفتاب کی رطوبت مین عفونت پیدا کرتی ہے مگر حرارت آتش کی عفونت نہین پیدا کرتی ہے
اور اگر فضلہ بہت غلیظ ہو تو ہینگ یا کالی مرچ یا عاقرقرحا یا جاکمارکو تین اور ساتھ روغن بابونہ کے حمام کے
اندر طلا کرین پسینہ بکثرت آویگا اور وہ پسینہ استسقا کو مفید ہوگا اور گرانی اور کسلانی کو بدن سے دور کریگا
اور حمام خشک بھی مرطوب کے لیے نہایت مفید ہے اور حمام خشک ایسا حمام ہوتا ہے کہ خوب گرم ہوتا ہے اور
اوسمین پانی نہین ہوتا ہے پس اوس حمام مین اتنی دیر تک ٹھہرنا چاہیے کہ پسینہ تمام باہر آجاوے اور بدن مین
آدمی کے سبکی ظاہر ہووے اور پھر پسینہ سوکھ جانے کے بعد اوسکو بتدریج ہوای خوشگوار کیطرف توجہ کرین اور ریگ گرم
بھی نافع ہے جیسا کہ چوتھی باب مین چھٹی گفتار سے اس کتاب کے پہلے حصے مین بیان کیا گیا ہے اور گرم تو مین
گرم پانی کے ابخرون سے پسینہ لاوین اس طور سے کہ پانی خالص کو گرم کرین اور نیچے دامن بیمار کے کہین
پشت کیطرف سے اور چادر اوسپر لپیٹین تا کہ ابخرے اوپر نہ چڑھین اور مسام کھلجاتین اور پسینہ آنا شروع ہو
اور معلوم کرین کہ پسینہ پشت کیطرف سے بہت آتا ہے اور سینہ سے بہ نسبت تمام بدن کے بہت آتا ہے
اور گرم پانی سے بہ نسبت ہوای گرم کے پسینہ زیادہ آتا ہے اور پسینہ کو جسقدر پونچھیں اور صاف کرین زیادہ
آتا ہے اور اگر پاک نکرین ٹھہر جاتا ہے اور پاؤن کے گرم رکھنے سے بھی پسینہ آتا ہے اور گرم پانی پسینا
پسینہ لاتا ہے اور سرکہ اگرچہ سرد ہے پسینہ لاتا ہے اسلیے کہ نہایت لطافت کرتا ہے اور تیلون روغن زیتون
مین طلا کرنا پسینہ جاری کرتا ہے اور روغن سوسن اور روغن بابونہ پسینہ لاتا ہے اور اگر انگور کی لکڑی
راکھ پانی مین گھولین اور اوس پانی کو روغن زیتون مین ملاکر جسم پر طلا کرین پسینہ بخوبی آویگا اور وہ دوائین
جو اس معاملہ مین کام آتی ہین یہ ہین زریرہ انیسون تخم سطراشیخ شونیز یعنی کلونجی تخم فسطلینو کے تخم سنبل
سیسالیوس زراوند طویل مقل الیہود تخم کرفس ہینگ کالی مرچ انجاسہ اور خاصیت اور طبیعت ان
چیزونکی سابق مذکور ہو چکی ہے اور بعض دواؤن کی خاصیت اور طبیعت جو یہان بیان کیجاتی ہے وہ
دوائین یہ ہین نطرون عاقرقرحا بذرالانجرہ یعنی تخم انجرہ لیکن نطرون ایک گروہ کہتا ہے
کہ وہ بورہ ارمنی ہے اور ایک گروہ کہتا ہے کہ وہ ایک پتھر ہے کہ بعد ایک مدت کی پانی سے پیدا ہوتا ہے
اوسکو دواؤن مین کہ باہر سے استعمال کیجاتی ہے مانند اون دواؤن کے کہ اطلون کو بہت باہر پہنچا
کام مین لانا چاہیے اور کھانا اچھا ہے اور طلا کرنا اوسکا آگ کے سامنے درد کو ساکن کرتا ہے اور ریاح کو دور کرتا ہے اور
عاقرقرحا گرم اور خشک ہے تیسری درجہ مین چبانا اوسکا رطوبتون کو دانتون کی جڑون سے باہر کھینچتا ہے اور
اگر اوسکو کوٹین اور روغن زیتون مین جوش دین اور طلا کرین پسینہ لاویگا اور تپ لرزہ کو فائدہ بخشیگا اور

سُن ہوجانے کو بھی نافع ہوگا بزرالانجرہ یعنی تخم اونگن گرم ہی پہلے درجہ مین تیسری درجہ کا اور خشک ہی دوسری
درجہ مین باب تیسرا پانچوین جزو سے اور پہلی گفتار سے اور دوسرے حصہ سے تیسری
کتاب کی پسینہ روکنے کی تدبیر مین ہے تدبیر پسینہ روکنے کی یہ ہی کہ دونون پانون کو خنک رکھین
اور سبک لباس پہنین اور آسایش ڈھونڈہین اور اوس مکان مین قیام کرین کہ جسکی ہوا معتدل ہووے
اور یہ دوا نوش کرین دھنیہ خشک سماق برنج سفید دہوئی ہوئے ہر ایک تین تولہ تین چھٹانک کم ڈیڑہ سیر
پانی مین پکاوین یہانتک کہ دو حصہ پانی جلجاوے اور ایک حصہ باقی رہے صاف کرین اور پونے نو تولہ اوس مین سے
صبح کیوقت پیئین اور یہ طلا استعمال کرین بہی یا سیب پاک کیا ہوا آدہ پاؤ کم سیر یا دونون ہر ایک چھٹانک کم
آدہ سیر گلاب کی پھول تین چھٹانک سبکو سوا دو سیر پانی مین پکاوین کہ آدہ پاؤ کم سیر باقی رہی صاف کرین اور
روغن گل بقدر تین چھٹانک اوسمین داخل کرین اور ملاکر نرم آگ پر جوش دین کہ پانی جلجاوے اور روغن
رہجاوے یہ روغن پشت پا اور تمام جسم پر طلا کرین باب چوتھا پانچوین جزو سی اور پہلی گفتار سے
دوسرے حصے سے تیسری کتاب کے مخاط لانے کی تدبیر مین ہے معلوم کرین کہ
رطوبت غلیظ جو سر سے ناک کی راہ نیچے اوترتی ہے اوسکو مخاط کہتے ہین اور ہندی مین اوسکو رینٹ مشہور
کرتے ہین پس نکلنے سے اوسکی دماغ پاک اور صاف ہوجاتا ہی اور دماغی بیماریان مثل مرگی اور سکتہ اور بانند
اوسکی دفع ہوتی رہتی ہین اسلیوا سطے حفظ صحت انسان مرطوب مزاج کے اور واسطے اون لوگون کے جنکی دماغ
مین کثرت رطوبتون کی ہو تدبیر اوتارنے رینٹ کی دماغ سی کرین ساتھ چھینک لانے کا اور انچیزون پر جوشاندہ
بابونہ اور پودینہ پہاڑی وغیرہ کے سر نہوراین اور کندش اور خربق سفید اور کالی مرچ اور عطیشا سب کو
پیسین اور سونگھین چھینک اور رینٹ بہت آویگی باب پانچوان پانچوین جزو سی اور دوسری
حصہ سی تیسری کتاب کے تدبیر مین لعاب نکالنے کی ہے تالو اور زبان کی جڑ اور
دانتون کی جڑون مین سے نکلنا لعاب کا دہن سی دماغ اور کان اور حلق اور فم معدہ اور
آنکھونکو سودمند ہی واسطے حفظ صحت کی تدبیر اوسکی لانے کی بھی ضروریات سی ہے کہ ہر وقت قدری قدری
لعاب نکلتا رہی خاصتہً جاڑے کے موسم مین اور خصوصًا مرطوب آدمی کے دہن سے کیونکہ جاڑے کے موسم
مین رطوبتین دماغ مین زیادہ جمع ہوجاتی ہین اور عاقرقرحا اور مویزج اور مثل اوسکی چیزین تیز چبانا لعاب
بہت نکالتی ہین اور غرغرہ گرم مکان مین کرنا چاہیے یا اندر حمام کے اسوجہ سی کہ حمام مین خلطین پگھلتی ہین
اور لعاب بہت آتا ہی اور اگر اوسوقت غرغرہ کرین کہ جسوقت حمام سے نکلنا چاہین یا اوسوقت کہ جب
حمام سے باہر آجاوین تو نہایت سودمند ہوگا باب چھٹا پانچوین جزو سی اور دوسرے

حصہ تیسری کتاب کی اون شیافات کی تدبیرین ہی جو آنتون کو پاک کرتی ہین
معلوم کرین کہ فعل شیاف کا پاک کرنیمین بدن کے خلطون فزونی سے نہایت ضعیف ہی اسلیے کہ شیاف
خلطون اور گندگاہون پر غذا کے گذرنیمین کرتا ہی تاکہ اونکو ساتھہ اپنے اوتار لاوی بلکہ سوای اوس مواد کے
کہ جو اوس سی نزدیک ہی نہین لاسکتا ہی اور اگرچہ شیاف دواون قوی سے تیار کرین قوت اوسکی اس
حد کو نہین پہنچتی ہے کہ قعر بدن یا دماغ سی فضلا اوتار لاوی لیکن منفعت اوسکی درد پشت اور کمرگاہ اور
درد سرین وغیرہ کے لیے خیلے موثر ہوتی ہی اور نیز لازم ہی کہ واسطے ہر ایک شخص کے کہ خردی اور بزرگی شیاف کی
لائق اوسکے کرنی چاہیے اور اسی طرح واسطے ہر ایک مقصود کی لائق اوسکے بنانا چاہیے لیکن وہ دوائین جو شیاف
مین کام آتی ہین پانچ طرح کی ہین ایک دوائین خشک ہین اور کوٹنے کے قابل مانند بورہ اور نمک اور برگ
سداب خشک اور برگ پودینہ خشک بہاڑی اور گل بنفشہ اور تخم حنظل اور سقمونیا اور جو ہر کی مینگنیان
اور عصارۂ قثاء الحمار کے دوسری گوند کی چیزین ہین کہ اونکو حل کرنا چاہیے جیسے گوگل اور سکبینج اور جاوشیر
اور اشق اور ہینگ تیسری رطوبتین ہین کہ دوائین خشک اونمین تر کرین پھر گوندہین اور گوندون کو بھی
بھی اونمین حل کرین جیسے آبکامہ اور آب گندنا اور جوشاندہ میتھی کا اور پانی مولی کا اور پتہ گای کا اور لعاب
السی کا اور دودہ انجیر کا اور دودہ شہتوت کا چوتھی وہ چیزین ہین کہ سب دوائین اونمین گوندہنی چاہئین
جیسے شہد قوام کیا ہوا اور قند مقوم اور ترنجبین پانچوین اس طرح کی دوائین ہین کہ اونکو بغیر کوٹے ہوئے
اور بدون حل کیے ہوئے موافق شکل اور اندازہ شیاف کے تراشتے ہین جیسے صابون اور مولی اور معلوم
کرین کہ صبر یعنی ایلوا کسی طرح اور کسی وقت نہ شیاف مین اور نہ حقنہ مین استعمال نکرنا چاہیے اور جسوقت شیاف
بنانا منظور ہو تو احوال پر بیمار کے بخوبی نگاہ کرین پس لائق اوسکے حال کے دوائین جمع کرین اور جو قابل
کوٹنے کے ہین کوٹین اور اگر حاجت ہو کہ اونکو کسی رطوبت مین ان رطوبتونمین سی جو بیان کیگئین تر کرین تو پہلے
اونمین تر کر لینا چاہیے اس طرح کہ خوب آلودہ ہوجائے پھر شہد یا قند مقوم مین گوندہین اور جو احتیاج نہو بدون
ان رطوبتون کی گوندہین اور اگر حاجت ہووے کہ گوند کی چیزونمین سے کوئی شی کوٹی ہوئی دواؤنمین ملائیں
تو گوند کو اول کسی رطوبت مین اون رطوبتونمین سے جو یاد کیگئین حل کرین اور دواون کو پہلے اونمین
گوندہین پھر شہد مین یا مثل اوسکے اور کسی شے مین گوندہین اور اگر چاہین کہ صابون کو تراشین تو لازم ہی کہ
اوسکو چھیلکر تراشہ اوسکا خشک دواؤنمین شامل کرین پھر گوندہین اور شیاف کرین بہتر ہے اور بعض
طبیب مولی کو تنہا یا باندازہ شیاف اور ہمشکل اوسکی تراشتے ہین اور استعمال کرتے ہین قدری رطوبت
آنتون سے نیچے اوترتی ہی باب ساتوان پانچوین جزو سے اور پہلی گفتار سے دوسری مقصد

تیسری کتاب کی حقنہ کی تدبیر مین ہے حقنہ کی دوائین بھی شیاف کی دواؤن کی انواع سے
ہین لیکن قوت حقنہ کی شیاف سے قوی ہوتی ہی اسوجہ سے کہ حقنہ مقدار مین بیشتر ہوتا ہی اور رقیق اور گرم
ہوتا ہی کہ جلد تر مقام مقصود تک پہونچتا ہی اور اخلاط کو جسم کے اوپر سے کھینچتا ہی اور جس آدمی کی کہ طبیعت
خشک ہو اور کوئی امر مانع ہو کہ اوسکو ساتھ اوس سبب کے دوائے مسہل نہ دیسکین یا مانند ضعیفی معدہ اور ظاہر ہونے
متلی اور ضعف کی بوجہ تناول کرنے دوا کے خاصۃً کہ آنتین اوسکی ثقل کو دفع نکرسکین جیسا کہ چاہیے اور جس
اوسکی دوائے مسہل سے بخوبی حاصل نہو وی تو اوس آدمی کے لیے حاجت واسطے پاک کرنے بدن کے کوئی علاج بہتر حقنہ
سے نہین ہی اور جب کسی آدمی کے سر پر کوئی زخم پھوڑا یا دماغ مین کسی نوع کا ورم ہو تو اوسکی واسطے حقنہ جلد
سود مند ہی اسلیے کہ وہ مواد کو اوپر سے نیچے کھینچتا ہی اور ابخرون کو دماغ تک نہین چڑہنے دیتا ہی اور کبھی ایسا
ہوتا ہی کہ دوا حقنہ کی معدہ کے اوپر چڑھ جاتی ہے یا اکثر اوقات باریک آنتون پر چڑہتی ہے اس سبب سے
کسی حال مین بیمار پر حقنہ نکرنا چاہیے اور حقنہ سے پہلے کوئی شربت کہ معدہ کو قوت دیوے دینا چاہیے تا کہ دوا کو معدہ
سے باز رکھے اور کیفیت حقنہ لحاظ رکھنا چاہیے اگر درد مقام گردہ مین ہو تو بیمار کو قفا پر لٹانا چاہیے اور سر اوسکا بلند تکیہ پر
رکھنا چاہیے اور سرین بھی اوسکی تکیہ پر رکھنی چاہیے اور میان پشت اوسکی زمین پر رکھنی چاہیے اور اگر الاف مین درد
پیدا ہو دے بیمار کو زانو پر لٹا کر سر و سینہ اوسکا تکیہ پر رکھنا چاہیے اور اکثر طبیب ایسے مریض کو پہلوی چپ پر لٹاتی ہین اور سر
اور سینہ اوسکا تکیہ پر رکھتی ہین اور تکیہ نیچے سرین کے بھی رکھتی ہین اور دایان پاؤن اوسکا سینہ کیطرف نکالتے ہین اور لازم ہے
کہ حقنہ کرنیوالا اپنے انگوٹھے اور ناترہ محقنہ کو بخوبی پکڑنا کرے چنانچہ صفت محقنہ کی عنقریب مذکور ہوتی ہے انشاء اللہ تعالی اور جاننا چاہیے
کہ ناترہ محقنہ کو تمام کام مین نہ لانا چاہیے اسلیے کہ اگر تمام کام مین لاوینگی تو دوا اوسکی بالکلیہ خرچ ہو جائیگی اور اگر
ناترہ محقنہ کا کام مین لاوینگے تو دوا باہر کیطرف گر جائیگی پس بہتر یہی ہے کہ دو حصہ ناترہ محقنہ کا کام مین لانا چاہیے
اور ایک حصہ باہر رکھنا چاہیے اور لازم ہے کہ محقنہ کو جس جگہہ کہ دوا ہے دونون ہاتھون سے پکڑین اور دبادین
باہستگی لیکن ایکبار تا کہ دوا ایک ہی دفعہ مین باہستگی خرچ ہو دی اسلیے کہ اگر دوا دو بار مین یا تین بار مین
خرچ کرین اور ہر دفعہ ہاتھ اوٹھاوین اور پھر محقنہ دونون ہاتھون سے پکڑین اور دبائین تو ہوا آنتون کے
اندر داخل ہوگی اور ضرر پہونچائیگی اور بیمار کو چاہیے کہ اوس حال مین اپنے کو نگاہ رکھے تا کہ چھینک عارض
ہونے پاوے اور کھانسی نہ اوٹھے یا ہچکی نہ آوے کہ دوا اوس مقام سے کہ جہان پہونچنا چاہیے اوپر کو نہ چڑھ جاوے
یا نیچے کو نہ اوتر جاوے اور اگر دوا حقنہ کی جلد باہر نکل آوے تو اوسیوقت معاودت کرنی چاہیے اور معلوم کرین
کہ حقنہ کی دوا اگر تھوڑی ہوتی ہے تو موضع تک نہین پہونچ سکتی ہے اور اگر بہت ہوتی ہے سستی اور نفخ
اور بیقراری پیدا کرتی ہے اور اکثر اوقات تشنج بھی کرتی ہے اور اگر نہایت گرم ہو تو غشی لاتی ہے اور خون کے

دست جاری کرتی ہی اور اگر نہایت سرد ہو سدّے پیدا کرتی ہے اور اچھی طرح اجابت نہین کرتی ہے اور اگر نہایت گاڑہی ہو آنتون کو آلودہ کرتی ہے اور مثانہ کو زحمت پہونچاتی ہے اور تکلیف دیتی ہے اور اگر بہت پتلی ہو کچھہ منفعت نہین کرتی ہی پس ان سب معاملات مین اعتدال ملحوظ رکھین اور قلت اور کثرت مین بھی مقدار اوسکی معتدل رکھنی چاہیے چنانچہ مقدار معتدل حقنہ کی پچاس مثقال ہی یعنے پونے انیس تولہ اور معلوم کرین کہ تھوسی گیہون کی اور نطرون آنتون کو ثفل سے پاک کرتی ہے اور جوشاندہ چقندر ہمراہ روغن تیون کے یہی فعل کرتا ہی اور دو تولہ جوا کھار ساتھہ تین تولہ شکر اور تین تولہ روغن تازہ کی قولنج سخت کو فوراً کھولتی ہی اور حقنہ مین صاحب وردمعدہ اور درد اعضا اور وجع مفاصل اور صاحب طحال اور صاحب سدہ اور قولنج سخت بلغمی کے قنطوریون سے چارہ نہین ہی اسلیے کہ قنطوریون خلطون کو لطیف کرتی ہی اور شہد اور روغن سے بھی چارہ نہین ہی اور تخمون سے تخم سویا اور حرمل اور تخم سداب اور زیرہ نہایت نافع ہی اور بعضی حقنون مین انگاہ سے بھی چارہ نہین ہی اور کبھی واسطے درد سر اور درد شقیقہ اور مالیخولیا اور سرسام بلغمی کے بیٹ کبوتر کی یا فرفیون یا جند بیدستر کام مین لاتی ہین اور واسطے بیماری آنکھہ اور کان کے شحم حنظل سے چارہ نہین ہے اور حقنہ واسطے صاحب تپ کے نہ بورہ سے کرنا چاہیے اور نہ نمک سے اور نہ کسی چیز تیز سے لیکن واسطے اوسکے حقنہ لعاب اسپغول اور کشکاب سے کرنا چاہیے اور واسطے تپون محرقہ کے روغن گل نیم گرم پانی مین ملائین اور حقنہ لعاب اور شیر اور کشکاب سے تیار کرین اور آنتون کی جلن اور آنتون کے زخم کے لیے جوشاندہ خشخاش اور روغن گل سے کرین اور کسی حقنہ مین افیون اور ہمراہ ہینہ نہ ڈالین اسلیے کہ اوس سے سستی اور ضرر پیدا ہوتا ہے اور اکثر اوقات اوسکی وجہ سے بیمار ہلاکت کو پہونچتا ہی اور کتاب معالجات مین نسخہ طرح طرح کی حقنون کے بیان کیے جاینگے انشاء اللہ تعالے **باب آٹھوان پانچوین جزو سے پہلی گفتار سے اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کی صفت محقنہ مین ہی** معلوم کرین کہ محقنہ آلہ حقنہ کرنے کا ہی اور حقنہ اوس دوا کو کہتے ہین کہ گوندہین اور ملاتے ہین اور اوس آلہ کے اندر بھرین اور مقعد مین بیمار کے داخل کرین اور یہ آلہ متاخرین نے فلزی اختیار کیا ہی اور فلز بکسر تین اور بضمتین اور تشدید زا معجمہ جوہر کانی کو کہتے ہی ہندی مین اوسکو دہات کہتے ہین مانند سونا اور چاندی اور تانبہ اور لوہا اور جست وغیرہ کے اور آلہ فلزی وہ یہ ہی کہ ایک کٹوری بنائی جائے اور بیچ مین اوسکے سوراخ کرکے نیچے پیندی کیطرف ایک چیز لمبی گاودم مثل نی کے سوراخدار مقابل سوراخ اوس کٹوری کے لگائی جائے اور ایسا جوڑین کہ کہین درز نرہے اور پتلی جانب اوس نے کی ٹیڑہی کیجاوے موافق تین چار اونگل کے تاکہ مقعد مین درآوے اور جو چیز رقیق اوس کٹوری مین ڈالین اوس نے کی راہ سے مقعد مین پہونچ جاوے اوسکی شکل یہ ہی D اور اگر اس نے مین پیچ کی

طرف ایک اور نے پتلی سے بقدر پانچ چار اونگل کے چسپان کرین اس طرح کہ دونون کی گنجایش مقعد
مین ہوا اور سوراخ کو باہر سے بند کرین تو بہتر ہے فائدہ اوسکا اس صورت مین یہ ہے کہ جو دوا کہ کٹوری مین
ڈالین وہ مقعد مین پہونچے اور جو ریاح مقعد سے بسبب مزاحمت دوا کے دفع ہون وہ اوس دوسری
نلی کی راہ سے باہر نکلجاتی ہین اس آلہ فلزی کو قیف کہتے ہین صورت اوسکی یہ ہے

باب نوان پانچوین جزو سے پہلی گفتار سے اور دوسرے حصے تیسری کتاب سے تدبیر استفراغ مین ہے استعمال طلاسے

محمد زکریا لکھتا ہے کہ جو جو طلا کہ شکم پر ملتے ہین اور وہ طبع کو نرم کرتے ہین موم روغن بناتے ہین روغن ارنڈی اور موم زرد سے اور اوسمین روغن زیتون اور سورنجان نکس انگبین بھی ڈالتے ہین او رعصارہ قثاء الحمار یا شیر تہشیرم یا سقمونیا یا شحم حنظل یا تخم گاو کا یہ سب مفرد یا دو یا زیادہ بحسب مشاہدہ اوس روغن مین گوندہین اور طلا کرین استفراغ بخوبی حاصل ہوگا اور کناش اسکندریہ مین لکھا ہوا ہے کہ جسوقت طبع صاحب تپ کی خشک ہو یا اندرون شکم کے کسی نوع کا ورم ہووے اور اوسوجہ سے اجابت نہوتی ہو تو روغن تازہ آب نیمگرم مین ملائین اور بکثرت اوسکو باہستگی ناف اور شکم اور پہلوؤن پر شکم کے ملین قبض کھلجائیگا

باب دسوان پانچوین جزو سے پہلی گفتار سے اور دوسرے حصے تیسری کتاب کے جماع کی تدبیر مین ہے

جاننا چاہیے تدبیر جماع کی اور احوال اوسکا کتاب معالجات مین مذکور ہوگا لیکن اسوجہ سے کہ جماع بھی استفراغات جزوی سے ہے منفعت اور مضرت اوسکی اس جگہہ بھی بیان کرنی بہتر او رمناسب ہے اسلیے کہ وہ منجملہ اون اسباب کے ہے کہ اگر جس طرح پر اور جسوقت اور جسقدر کہ ہونا چاہیے ہووے سبب تندرستی کا ہوگا اور جو برخلاف اوسکے ہووے سبب بیماری کا ہوگا اسلیے کہ جسوقت کہ اوعیہ منی کا بھر جاتا ہے اور طبیعت واسطے اوسکے دفع کے محتاج ہوتی ہے تو اگر آدمی اوسکو بطریق مجامعت دفع کرے استفراغ طبعی ہوگا اور اگر اتفاق مجامعت کا نہووے تو طبیعت اوسکو خواب مین دفع کریگی اور آدمی بسبب اوسکے جسم مین سبکی اور نشاط اور قوت پاتا ہے اور اندیشہای بد اور وسواس اور مالیخولیا اوس سے زائل ہوتا ہے اور اگر اتفاق اس استفراغ کا نہووے اور طبیعت دفع کرنے اوسکے سے باز رہے تو تمام بدن مین گرانی ظاہر ہوگی اور اکثر اوقات منی اپنی جگہہ گرم ہوجاتی ہے اور بسبب اوسکی گرمی اور اعضا مین پہونچتی ہے اور ہر ایک اندام اوس گرمی کو دوسرے اندام کو دیتا ہے یہانتک کہ دل تک گذر اوسکا ہوتا ہے اور اوس سبب سے بیتین عارض ہوتی ہین اور اکثر اوقات ابخرے اوسکے دماغ پر چڑہتے ہین اور مالیخولیا اور وسواس اور خیرگی چشم اور خفقان اور دوار پیدا کرتی ہین اور بھوک بھی کھانے کی جاتی رہتی ہے اور جالینوس کتاب حفظ الصحت مین لکھتا ہے کہ مزاج منی کا گرم اور

نرہی کیونکہ اوسمین اجزای ناری اور ہوائی بیشتر ہین اور تولد اوسکا خون صافی اور نہایت پختہ سی ہے اور وہ
ایسا خون ہی کہ غذا اعضای اصلی کی ہوتا ہی اور اسیوجہ سی ہے کہ جب آدمی اپنے حال پر الحاح کرتا ہے
اور جماع بہت زیادہ اعتدال سی کرتا ہی تو بدن سرد ہو جاتا ہے اور قوت اوسکی ضعیف ہوتی ہی اور
خشکی غلبہ کرتی ہی اور بسا اوقات کثرت جماع سی غشی بھی عارض ہوتی ہی اور دلیل اس بات کی کہ منی
اوس خون سی پیدا ہوتی ہی کہ جو اصلی اعضا کی غذا ہوتا ہی یہ ہے کہ اگر آدمی جماع مین زیادتی کرے اور سب منی
اوس سی جدا ہو چالیس درم کی مقدار تک نہ پہونچے اور اگر فصد کہولین دو سو درم خون ایک ہی دفعہ مین باہر
کرین تو اسقدر خون کے نکلنے سے اتنا ضعف نہوگا جسقدر جماع سی ہوگا اور یہ ایک دلیل قوی ہی اس بات
کی کہ مادہ اوسکا بہتر اور نہایت خالص خون ہی اندر جسم کے اور سبب ضعف کا بسبب کثرت جماع کی یہ ہے
کہ ظرف منی کا دو دفعہ یا تین دفعہ مین جماع کرنے سی خالی ہو جاتا ہی اور اگر بعد اوسکے الحاح کرین تو طبیعت مادہ
پختہ اور نہایت خالص کو اعضای اصلی سے حاصل کرتی ہے اور دلیل اوسکی یہ ہی کہ اگر الحاح بہت کرین
تو خون بجای منی برامد ہوگا اور وہ ایسا خون ہی کہ غذا اعضا کی ہو سکتا ہی اور بدن محتاج اوسکا ہی پس
جسوقت کہ وہ غذا بدن سی نکل گئی تو ایک مدت دراز چاہیے کہ اول طعام خون بنے اور اوسجگہ تک پہونچے
اور غذا ہو جاوے اسوجہ سی قوت ساقط ہوتی ہے اور بیماریان طرح طرح کی ناخوش پیدا ہوتی ہین اور خالی
معدہ پر اور بھونکہ پر اور بعد ریاضت اور بعد حمام اور بعد اسہال جماع کرنا خشکی پیدا کرتا ہے اور حرارت غریزی
کم ہو جاتی ہی اور آنکھون مین تاریکی اور تشنج خشک عارض ہوتا ہی اور بھونک کھاذی جاتی رہتی ہے اور
بسا اوقات غشی لاحق ہوتی ہی بالجملہ جماع بعد ہر ایک سبب کی کہ جو تحلیل بہت کری مانند شادی یا فراط اور
بیخوابی اور رنج اوسکے نہایت ضرر دیتا ہی اور بعد پری معدہ کی طعام اور شراب سی اگر جماع کرین تو گانٹھون مین
درد عارض ہوگا اور پیٹھ مین سستی اور احشا مین سدہ لاحق ہوگا اور تنگی سانس اور لرزنا سر اور ہاتھ
پاؤن کا پیدا ہوگا اور استسقا بھی لاحق ہوگا اور اکثر اوقات حالت مجامعت مین لرزہ پشت پر عارض ہوتا ہے
اور باوجود لذت کی تکلیف بھی معلوم ہوتی ہے بابوی ناخوش بدن سی جماع کرنیوالے کی ظاہر ہوتی ہی وہ نشان
اس امر کا ہی کہ بدن مین اوسکے خلطین بہت بد ہین کہ بسبب حرکت جماعی کے وہ خلطین حرکت کرتی ہین پس
لازم ہی کہ اس آدمی کو اول ایک ہفتہ جماع سی دور رکھنا چاہیے اور اچھی اچھی غذائین کھلانا چاہیے اور بدن کو
اون خلطون سی پاک کرنا چاہیے اور بعد تنقیہ جسم کے سب تدبیرین موافق کرنی چاہیین تا کہ بدن مین اوسکے خلط بد کو
نہ پیدا ہونے دیوین اور معلوم کرنا چاہیے کہ صاحب مزاج گرم و تر کا جماع مین بہت قوی ہوتا ہی اور مضرت اوسکی
اوسپر بہت کم اور بدیر پہونچتی ہے اور صاحب مزاج گرم اور خشک بھی قوی ہوتا ہی لیکن اثر خشکی کا جلد اوسمین

ظاہر ہوتا ہے اور آنکھین اوسکی اندر گڑجاتی ہین اور بدن اوسکا نہایت لاغر ہوجاتا ہے اور صاحب مزاج سرد اور
تر اس کام مین نہایت ضعیف ہوتا ہے اور حرارت اصلی اوسکی اس سبب سے پژمردہ ہوجاتی ہے اور پٹھے سست
ہوتے ہین اور اندامون مین درد ظاہر ہوتا ہے اور صاحب مزاج سرد اور خشک بھی ضعیف اس معاملہ مین ہوتا ہے
اور مضرت اوسکی بہت جلد اوسمین اثر کرتی ہے اور قوت اوسکی ساقط ہوجاتی ہے اور احوال مزاجون کا اور
نشانیان اوسکی پہلی کتاب مین مذکور ہین واللہ اعلم گفتار دوسری دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے
مزاجون بد کی تدبیر مین ہے کہ اوسکو سوء مزاج کہتے ہین اور اس گفتار کے چار باب ہین
باب پہلا دوسری گفتار سے اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے اس امر کے بیان مین
ہے کہ سوء مزاج کیا ہے اور کہان سے ظاہر ہوتا ہے معلوم کرین کہ تندرستی کے بیچ
پہنائی عظیم ہے اور اوسکی دو طرفین ہین طرف بہتر ستودہ اور نہایت تندرستی کی ہے کہ قوتین اندامون
کی اور فعل اونکے سب لائق ایک دوسرے کے تمام اور کامل ہوتے ہین جیسا کہ چاہیے اور طرف کہتر
تندرستی ہے ناستودہ اور درمیان ہین ان دونون طرفون کے تندرستی ہے بالتفاوت بسیار لیکن
وہ تندرستی جو کمال کیجانب نہایت نزدیک ہے کمتر اوسکو پاسکتے ہین اور جو تندرستی کہ نہایت کامل ہے وہم
انسانی ہے کسی شخص مین موجود نہین ہے اور اگر اتفاقیہ کوئی شخص سالہا عمر مین کمال کیطرف ہووے
تو ممکن نہین ہے کہ وہ اوس کمال پر قائم رہے اسلیے کہ عمر گذرنے والی ہے اور احوال متغیر ہونیوالا اور بدن
بھی تغیر پانے والی ہین اور شک نہین ہے کہ درمیان ان دو طرفون کے جو مذکور ہوئین کوئی وسط بھی
ہے پس جو کچھ وسط ہے بطرف کمال میل رکھتی ہے منجملہ تندرستی ستودہ کے ہے اور جو کچھ بطرف کہتر میل رکھتی ہے
منجملہ اوس تندرستی کے ہے کہ نگاہ رکھنے کی تدبیرون کیطرف نہایت محتاج ہے اور اگرچہ اس قسم کی تندرستیان
بہت ہین اور نہایت ستودہ نہین ہین لیکن سبکو منجملہ تندرستی کے شمار کرتے ہین اس سبب سے کہ قوتون
اور فعلون مین اندامون کے کوئی ضرر اور فساد قوی پیدا نہین ہوتا ہے کہ حد تندرستی سے خارج ہوجائین اور
جاننا چاہیے کہ اکثر مزاج بھی اسی نوع کے ہین پس اگر کوئی مزاج ایسا ہو کہ وسط سے بجانب کہتر نہایت نزدیک
ہو وے اوسکو حد اول بیماری مین تصور کرتے ہین اور میل کرنا مزاج کا خالی نہین ہے اس بات سے کہ
مزاج کسی شخص کا تمام عمر مین ایک جانب کو میل رکھے یا بعضے سالہا عمر مین کسی جانب کو میل رکھے
پس جو مزاج کہ تمام عمر مین ایک جانب کو میل رکھے وہ بھی خالی نہین ہے اس بات سے کہ یا گرمی کیطرف
میل رکھے یا سردی کیطرف یا تری کیطرف یا خشکی کیطرف اور اسکو سوء مزاج ثابت کہتے ہین یا مزاج اندامونکا
برخلاف ایک دوسرے کے ہو مثلاً بعض مزاج کہ بہت گرم ہونا چاہیے بہت سرد ہووے اور بعض کہ نہایت

سرد ہونا چاہیے بہت گرم ہووے اور بعض مزاج کہ تر زیادہ ہونا چاہیے خشک نہایت ہووے اور بعض جو خشک زیادہ
ہونا چاہیے تر زیادہ ہووے یا جو مزاج کہ تر ہونا چاہیے وہ تر زیادہ اوس سے ہووے کہ جیسا چاہیے یا جو مزاج کہ خشک
ہونا چاہیے وہ خشک زیادہ اوس سے ہووے جیسا کہ چاہیے یا جو مزاج کہ گرم ہونا چاہیے وہ زیادہ اوس سے گرم ہووے
جیسا کہ چاہیے یا جو مزاج کہ سرد ہونا چاہیے وہ سرد زیادہ اوس سے ہووے کہ جیسا چاہیے اور اسکو سوء مزاج مختلف
کہتے ہیں **باب دوسرا دوسری گفتار سے اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے اس
امر کے بیان میں ہے کہ بدترین سوء مزاج کا کون ہے** جاننا چاہیے کہ ثابت سوء مزاجون سے
کوئی بدتر سوء مزاج سرد اور خشک مزاج سے نہیں ہے اسلیے کہ وہ بوڑھاپے کی مانند ہے کہ آدمی کو پیری کی طرف
جلد پہونچاتا ہے اور مختلف سوء مزاجون سے جو شخص کہ مزاج اوسکے اعضاے رئیسہ کا میل کسی مخالف طرف رکھے
جیسا کہ مثلاً مزاج جگر کا گرم ہونا چاہیے سرد ہووے اور مزاج دماغ کا کہ تر چاہیے خشک ہووے تو وہ شخص بدحال زیادہ
تمامی اشخاص سے ہوگا اسلیے کہ وہ شخص جلد بیماریون میں مبتلا ہو جاویگا اور جو سوء مزاج کہ اعضاے رئیسہ میں [illegible]
سہل ہوگا **باب تیسرا دوسری گفتار سے اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے اس
بیان میں ہے کہ ہر ایک سوء مزاج کیا پیدا کرتا ہے** جسوقت کہ سوء مزاج گرم ہو تو تیزی
گرمی بدن کی تری کو پگھلاویگی اور کم کریگی یہانتک کہ سوء مزاج خشک ظاہر ہوگا اور جسوقت کہ سوء مزاج سرد
ہو تو رطوبتیں جمع ہونگی اور نوبت یہانتک پہونچیگی کہ بدن میں تری بہت جمع ہوگی اور جسوقت کہ سوء مزاج
خشک ہو تو مضرت اوسکی بچپن کی عمر میں ظاہر ہوگی لیکن جوانی اور بڑھاپے میں خشکی غلبہ کریگی اور اس سبب سے کہ
بوڑھاپے میں سردی مزاج پر غالب ہوگی اسلیے کہ مدد حرارت کی رطوبت معتدل سے ہے اور بسبب غالب
ہونے سوء مزاج سرد کے فضول جسم میں جمع ہونگے اور جسوقت کہ سوء مزاج تر ہو تو بچپن میں بدحال ہوگا
اور انتہاے جوانی اور ادھیڑ عمر اور بوڑھاپے کے سن میں تندرست رہیگا اور جسوقت کہ سوء مزاج [illegible]
گرمی اور سردی میں معتدل ہو تو صاحب اوسکا تمامی سالہا عمر میں نیک حال اور تندرست رہیگا خاص
سالہاے جوانی میں اور جسوقت کہ سوء مزاج گرم ہو اور تری اور خشکی میں معتدل ہو تو یہ شخص انتہاے تندرستی
درجہ میں ہوگا اور دانت اور بال اوسکے جلد نکل آویں گے اور وہ طفل جلد باتیں کرنے لگیگا اور جلد بالغ ہونے
لگیگا اور جب انتہاے جوانی کو پہونچیگا تو گرمی اور خشکی اوسپر غالب ہوگی **باب چوتھا دوسری گفتار سے
اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے اس مضمون میں ہے کہ ہر ایک مزاج میں** تندرستی
کو کیونکر نگاہ رکھنا چاہیے جسوقت کہ بسبب سوء مزاج گرم کے جوان آدمی پر گرمی اور خشکی غلبہ کرے
اور اوسکی وجہ سے صفرا اور صفراوی بیماریان جسم میں اوسکے جلد ظاہر ہوویں تو تدبیر نگہداشت اوسکی تندرستی کی

اسطور پر کرین کہ اول ملاحظہ کر لیوین کہ خلط صفراوی کس طرف میلان رکھتی ہے اگر نیچے کے بدن کیطرف متوجہ ہو
تو طبع کو نرم کرنا چاہیے اور کبھی کبھی صبح کیوقت کوئی ٹھنڈائی مانند میوون کے پانی یا شربت آلو بخارا و مثل اوسکے
اور چیزین جو مناسب ہین نوش کرنی چاہیین تا کہ صفرا دفع ہو سوا ہے ان تدبیرون کے کسی شربت اور کسی علاج دیگر کی
احتیاج نہوگی اور اگر دیکھین کہ صفرا معدہ کیطرف میلان رکھتا ہے تو چند روز نیمگرم پانی سے قے کرین اور ریاضت
آہستہ عمل مین لائین اور اوسکو روغن بنفشہ سے حمام کے اندر ملین اور خوب مالش کرین اور کھانا اور پینا اور سب
تدبیرین اوس آدمی کی تری بڑہانیوالیان ہونی چاہیین اور ہر ایک چیز سے جو حرارت بڑہانیوالی ہو مانند ریاضت
اور غصہ اور بیٹھنے اور چلنے پھرنے سے دہوپ مین اوسکے جسم کو بچاوین اور اگر ممکن نہو سکے تو ہر روز دو مرتبہ حمام
معتدل مین اوسکو جانا چاہیے ایک دفعہ صبح کو کہ جس وقت سو کر اوٹھے دوسری بعد کھانا کھانے کے لیکن خیال
رکھین کہ بعد کھانا کھانے کی جو حمام مین جاوین اوسکے سبب سے جگر مین کچھ درد اور گرانی معلوم ہوتی ہے
یا نہین اگر معلوم ہوتی ہے تو لازم ہے کہ صبح کو جسوقت سو کر اوٹھین اور کھانا ہضم ہو گیا ہو پہلے حمام مین جانے سے
اون شربتون سے جو سدونکو کھولتے ہین کوئی شربت دینا چاہیے مانند سکنجبین یا بزوری یا شربت افسنتین یا سیب
اور غذاؤن غلیظ سے پرہیز کرین اور اگر یہ شخص ایسا شخص ہے کہ اپنے تعہد پر پہونچ سکتا ہے تو تدبیر اوسکی اس طور سے
چاہیے کہ اوسکے مزاج کو پلٹ دیوے اور پھیر دیوے اور اگر نہین پہونچ سکتا ہے تو اوسکی تندرستی کو ساتھ تدبیرون موافق مزاج
اور عادت کی نگاہ رکھین اور گرم اور تر مزاج والیکو ریاضت بہت کرنی چاہیے کھانے سے پہلے اور پیچھے اور حمام کرنا بھی
لازم اور پیشاب جاری کرنیوالی چیزین نوش کرین اور غرغرہ جو لعاب سے اور انار لادی استعمال فرمائین اور اون تدبیرون
سے جو گرمی اور تری کو بڑہاوین پرہیز کرین اور مزاج سرد اور خشک سب مزاجون مین بدتر ہے اسلیے کہ جو کچھ بوڑہاپے
مین انسان پر ظاہر ہوتا ہے اس مزاج مین شروع کودکی اور جوانی مین موجود ہوگا اور جو تدبیرین کہ گرمی اور تری کو
بڑہاتی ہین وہ اس مزاج کو موافق ہوتی ہین اور شراب قوی اس مزاج مین خیلی سودمند ہے اور صاحب اس
مزاج کا اکثر حالات مین لاغر اور خشک اندام رہتا ہے اور بسبب اس مزاج کے قوت غاذیہ اوسکی اور وہ قوت
کہ غذا کو اندامون مین پہونچاتی ہے دونون ضعیف ہو جاتی ہین تدبیر اوسکی یہ ہے کہ اوسکے بدن کی خوب مالش کرین
یہانتک کہ اندام اوسکے سرخ ہو جائین پھر حمام مین لیجائین اور جلد باہر نکالین اور تمام جسم پر روغن ملین پھر کھانا
کھلائین مگر کھانا اوسکا گرم اور تر اور لطیف ہونا چاہیے اور صاحب مزاج سرد اور تر اکثر حالات مین فربہ ہوتا ہے
اور جسم پر بہت چربی رکھتا ہے اوسکو ریاضت بہت کرنی چاہیے اور جسم کو ریاضت سے گرم کرنا چاہیے اور لازم ہے
کہ ریاضت سے پہلے اوسکو خوب ملین جس طرح باب ریاضت مین بیان کیا گیا ہے اور شربتہا ے لطیف کام مین
لائین اور وہ غذائین جو رطوبت کو نہ پیدا کرین مانند قلیہ خشک یا ابزار مانند زیرہ اور کرویا اور اجواین اور

صفرا اور دارچینی نوش فرمائین اور خواب اور آسایش کمتر ڈھونڈہین اور اگر کوئی شخص بسبب کسی خطا کے کہ تدبیرات مین واقع ہوئی ہو جلد بیمار ہو جائے تو اوسکی بیماری کو نیک تدبیرون سے باز رکھنا چاہیے اور جو کوئی شخص کہ شاذ و نادر بیمار ہووے اوسکو عادت اوسکی سے نہ پھیرنا چاہیے اور معلوم کرین کہ جو شخص کہ مرض مین اکثر مبتلا رہتا ہے سبب اوسکا یا امتلا ہوتا ہے یا پیدا ہونا کسی خلط کا اوسکے بدن مین اگر سبب اوسکا امتلا ہو تو جس وقت کہ بدن مین امتلا دیکھین جلد طرف استفراغ کے مشغول ہون اور بعد تنقیہ کے طعام اور شراب باندازہ کھانا چاہیے کہ جس سے امتلا ہونے نپائے اور گوہر طعام اور شراب کا نیک اور نفیس ہونا چاہیے تا کہ خلط بد کو پیدا نکرے اسلیے کہ اگر آدمی طعام اور شراب کو باندازہ کھاویگا لیکن جس وقت کہ گوہر اوسکا بد ہوگا خلطین بد پیدا کریگا اور اسیطرح اگرچہ گوہر طعام اور شراب کا نیک ہووے لیکن جب اندازہ سے زیادہ کھایا جائیگا بلا شبہ امتلا پیدا کریگا اور خام خلطین بھی تولد کریگا اور اس طرح کے آدمی کو حمام اور ریاضت اور مالش بدن قبل از حمام سود مند ہے پس اگر باوجودیکہ مقدار طعام اور شراب کی باندازہ ہووے اور گوہر بھی اوسکا نیک ہو لیکن اسپر بھی آدمی کو امتلا تکلیف ہووے تو لازم ہے کہ طعام اور شراب کمتر اوس سے باز رکھے اور ایسا کھانا ہونا چاہیے کہ غذا کم دیوے اور اگر سبب بیماری کا پیدا ہونا کسی بد خلط کا ہو تو نگاہ کرین کہ وہ بد خلط کون خلط ہے کہ جو بیماری پیدا کرتی ہے پس سب تدبیرین برخلاف اوس خلط کے کرنی چاہئین اور جس چیز سے کہ وہ خلط پیدا ہوتی ہے پرہیز کرین اور عادتین بھی اس شخص کی معلوم رکھنا چاہیے اور صلاح اور فساد مین اوسکے خیال رکھنا چاہیے اور اگر مصلحت اس امر کی ہو کہ اوسکی عادت کو پھیر دیوین پھیر دینا چاہیے اور طبع کو نرم رکھنا ایک علاج عام ہے خصوصًا اوس آدمی کے لیے کہ جسکے بدن مین خلطین بد اکثر پیدا ہوتی ہین اور خاصةً اوس آدمی کیواسطے کہ طبع جسکی ہمیشہ خشک رہتی ہو اور اجابت بدشواری ہوتی ہو اور نیز لازم ہے کہ اس شخص کو طعام اور شراب اور چیزین نرم کرنیوالیاں شکم کی اول کھلائین اور قابض چیزونسے بچائین مگر وہ آدمی کہ ساتھ خشکی طبع کے فم معدہ جسکا ضعیف ہو اوسکو اون چیزون سے کہ جسمین قبض ہووے چارہ نہوگا لیکن اوسمین بھی احتیاط ہے کہ وہ آدمی قابض چیزین بعد طعام کے نرم کنندہ کے کھاوے اور اگر کوئی شخص ایسا آدمی ہے کہ صفرا اوسکے معدہ پر گرتا ہے اور بخرے دماغ پر چڑہتے ہین تو اوسکو چاہیے کہ ہر صبح کو قدرے روٹی ساتھہ شربت انار یا ریباس یا سیب ترش یا رب بہی ترش یا ساتھہ شربت زرشک کے تناول کرے اور ریاضت کمتر اور آہستہ کرے پھر حمام مین جاوے اور حال جگر پر نگاہ کرے کہ اوسمین کچھہ درد اور گرانی معلوم ہوتی ہے یا نہین اگر معلوم ہوتی ہے تو جلد سدہ جگر کے کھولنے مین مشغول ہووے اور پینے کی چیزین سدہ کشا نوش فرماوے چنانچہ اکثر مذکور ہو چکی ہین اور اگر اسپر بھی گرانی اور امتلا معلوم کرے تو پہلے طعام سے اور بعد طعام کے تھوڑی دیر ٹہلے لیکن ٹہلنا طعام

پہلے بہت سا اور جلدی جلدی چاہیے اور بعد طعام کے کمتر اور بہت آہستہ آہستہ اور عنبر وغیرہ حمام کے اندر
کریں اور کبھی کبھی ایارج فیقرا رات کو سوتے وقت کھالیا کرے اور اگر کوئی ایسا آدمی ہے کہ اوسکے بدن میں غلیظ
خلطیں بہت پیدا ہوتی ہیں تو سب تدبیریں اوسکی لطیف کنندہ چاہئیں اور سکنجبین سادہ اور سکنجبین بزوری
اور سکنجبین عنصلی اور معجون فلافلی استعمال کریں اور جسوقت کہ طعام کسی آدمی کے معدہ میں تباہ ہو جاوے
اور جلد نیچے اوتر جائے تو اگر وہ طعام باجابت دفع ہوگا تو انسان مضرت اوسکی سے رہائی پائیگا اور اگر
معدہ اور جگر اور انتڑیوں میں رہجائیگا تو تدبیر اوسکے دفع کی کرنی چاہیے ساتھ اون چیزوں کے جو طبع کو نرم کرتی
ہیں بے بیج مانند گولی کہ بورہ اوسمیں ہموزن اور اجزا کے ہو اور اگر انجیر خشک اور کسوم کے بیجوں کی گری
اور قدرے افتیمون تینوں ایکجا کوٹیں اور کھاویں طبع کو بخوبی اجابت کرینگی اور اگر اس شخص کو قے کرنا
آسان ہو تو طعام سے پہلے کوئی قے لانے والی شئے گرم پینا چاہیے اور قے کرنا چاہیے اور اون غذاؤں سے جو
اوسکے معدہ میں تباہ ہو جاتی ہیں دست بردار ہو اور اگر کسی آدمی کا دماغ ضعیف ہووے اور اوسکے سر میں فضول بد
پیدا ہوتے ہوں کہ مضرت اونکی ساری جسم میں پہونچتی ہو تو اوس آدمی کو ہمیشہ دماغ کی اصلاح کی طرف مشغول
رہنا چاہیے اور حمام خوش آب وغیرہ اندر حمام کے اور تدبیر ینیٹ اور لعاب دہن لانے کی سود مند ہوگی اور
پیشتر بہتیرین سابق مذکور ہو چکیں ہیں اور تنقیہ دماغ کا اوسکے ایارج فیقرا اور حب قوقایا سے کریں اور اگر کوئی
شخص درد سر کی وجہ سے تکلیف میں ہو اور سبب اوسکا گرمی شریانوں کی ہو کہ جو اوسکے سر میں ہیں تو لازم ہے کہ
اون شریانوں میں سے ایک شریان کو کاٹیں اور جو سبب درد سر کا قوت حس پٹھوں کی ہو کہ دماغ سے
ساتھ معدہ کے پیوستہ ہیں تو کوشش اسبابت کی کرنی چاہیے کہ صفرا کے اوترنے کو معدہ سے باز رکھے اور
ہر صبح کو اندکے تان شربت انار یا رُب سیب ترش یا رُب بہی ترش میں بھگو کر تناول کریں اور ہر وقت
ایارج فیقرا کام میں لائیں اور معدہ کو گرمی کے موسم میں روغن بہی سے چرب کریں اور جاڑے کے موسم
میں روغن ناردین سے اور بہار اور خزان میں روغن مصطگی سے چکنا کریں اور اگر کسی شخص کا معدہ
گرم ہووے اور اوسکے سر سے کوئی خلط رقیق معدہ پر اوترتی ہو تو طعام اور شراب اوسکو سرد کنندہ
دیویں اور جاڑے کے موسم میں معتدل اور جو کوئی ایسا آدمی ہو کہ مزاج اوسکے معدہ اور دماغ کا سرد
ہووے تو طعام اور شراب اوسکو گرم کنندہ دیویں لیکن گرمی کے موسم میں معتدل زیادہ چاہیے اور
اور جاڑے کے موسم میں نہایت گرم اور جو کوئی ایسا شخص ہے کہ مزاج اوسکے معدہ کا گرم ہے اور
سر سے اوسکے سرد خلطیں اوترتی ہیں یا مزاج اوسکے معدہ کا سرد ہے اور سر سے اوسکے خلطیں گرم اوترتی
ہیں تو تدبیر اوسکی دشوار ہوگی اور دونوں امروں میں تدبیر معدہ گرم اور خلط سرد کی اور بھی زیادہ دشوار

ہوگی

ج ۳

ہوگی اور اگر باوجود اس مزاج مخالف حال کے مزاج اس شخص کا ایسا ہی کہ استفراغ نہین کر سکتا ہی نہ بذریعہ قے اور نہ باسہال تو اوسکی تدبیر بسبب امرِ مذکور زیادہ دشوار اور سخت مشکل ہوگی اور جاننا چاہیے کہ تدبیر معدہ سرد مین جوارش زیرہ اور فلافلی سود مند ہوتی ہے اور اگر طبع خشک ہو تو جوارش زیرہ مین بورہ برابر فلفل کے داخل کرین اور اگر نرم ہو نصف وزن فلفل کے ڈالین اور تدبیر معدہ سرد مین واسطے اوتارنے خلط بلغمی کے سر سے ایارج فیقرا اور فلافلی اور فودنجی موافق ہوتی ہی اور ادویہ اور تدبیرین جو لائق اوسکی ہین عمل مین لائین اور تدبیر معدہ گرم اور داغ سرد مین سکنجبین نافع ہی اور تدبیرین اوس شخص کے کہ فم معدہ جسکا ضعیف ہو اور جسکو جلد جلد متلی عارض ہوتی ہو اور طبع بھی خشک ہو غذائین گرم کنندہ دینی چاہیین اور بعد غذا کے وہ چیزین جو معدہ کو تقویت بخشین اور قابض اور ترش ہووین کھلائین مثل بہی اور امرود کے کہ اونمین کچھ قبض بھی ہے اور ترش بھی ہین اور تدبیر بین اوس آدمی کے کہ جسکی گردہ مین پتھری اور ریگ پیدا ہوتا ہو اگر وہ آدمی مزاج معتدل رکھتا ہو اور خشک اندام اور لاغر ہے تو غذائین معتدل نہایت موافق ہونگی اور پینے کے لیے اوسکو کشکاب اور شیر خرا اور آب باقلا دین اور غذا مچھلی تازہ مناسب ہی اور گوشت جنگلی جانوروں کا مانند لوہ اور تیتر اور چکور اور بٹیر اور چڑیا اور گوشت مرغ خانگی اور گوشت بزغالہ کا کھلائین اور اگر وہ آدمی بہت فربہ اور گوشت ناک ہی تو سب تدبیرین اوسکی نرم اور لطیف کنندہ چاہیین اور تدبیر بین اوس شخص کی کہ آنکھ اور کان جسکی بسبب مواد اوترنے کے دماغ سے ضعیف ہووین اور بسبب ضعیفی کے مواد کو زیادہ قبول کرتے ہون چھینک لانا دواؤن سے مثل کندش اور فلفل اور عرطنیثا وغیرہ اور رینٹ اوتارنا بھی اسی طریق سے اور لعاب دہن لانا ساتھ غرغرہ کے نہایت نافع ہی لیکن آنکھ مین وہ سرمہ جو آنکھ کو خیلی مفید ہو اور قوت دیوے استعمال کرین تا کہ آنکھ مواد کو قبول نکرے لیکن سرمہ کو ایک مرتبہ آنکھ مین لگانا چاہیے اور واسطے کان کے شیاف ماميثا پیسین آب غورہ مین اور سودہ اوسکا نیم گرم کرکے کان مین ٹپکائین یا وہ شیاف کہ پاچھڑا اور زعفران اور ماميثا اور گلاب کی پھول سے بنایا ہو اسی طریق پر استعمال کرین اور روغن ناردین اور وہ روغن کہ اوسکو افادیہ سے بہتر کیا ہو کام مین لائین اور اگر کوئی ایسا آدمی ہے کہ ایک عضو مین اعضا اوسکے سے بیماری لاحق ہوتی ہے اور سبب اوسکا یا امتلا تمام جسم کا ہے کسی مادہ سے کہ بسبب ضعیفی عضو کی مواد بیشتر قوت اوسپر کرتا ہی یہانتک کہ وہ عضو جلد اوسکا متلی ہو جاوے یا کسی عضو مین اعضاء رئیسہ سے مواد جمع ہوگیا ہو اور اوسی جگہہ قائم رہے یا اوس سے کسی دوسری عضو کی طرف جو اوس سے نہایت ضعیف ہو یا نچو اوسکے ہو دفع ہووی تدبیر نگاہ رکھنی تندرستی اور باز رکھنی بیماری کی اوس عضو سے یہ ہے کہ اول سبب اوس بیماری کا ڈھونڈہین اور مادہ فضولی کو جسم سے باہر کرین اور اوس عضو کو قوت دیوین ساتھ دواؤن اور غذاؤن اور طلاؤن کے جو موافق حال

اوسکی ہون اور تدبیرین اوس آدمی کی کہ منی جسکی بدن مین بہت پیدا ہوتی ہی اور اوسکی سبب سی وہ آدمی اکثر محتاج مباشرت رہتا ہی اور بوجہ مباشرت کی فم معدہ اوسکا ضعیف ہوگیا ہی غذا ئین خشک کہ جنسی منی کم پیدا ہووی ہوافق ہونگی اور اوس آدمی کی غذاؤن کے اندر سداب اور طرخون ڈالنا چاہیی اور اون سے جو گرم اور تر ہون اور منی جنسی بہت پیدا ہوتی ہو دست بردار رہین اور کمر اور حوالی کمر پر اوسکے کوئی موم روغن کہ موم صافی اور روغن گل یا روغن بھی یا روغن نیلوفر سی بنایا ہو طلا کرین اور جو اس موم روغن مین پانی مکوہ کا یا پانی خرفہ کا یا پانی کاہو کا یا لعاب اسپغول کا شامل کرین اثر اوسکا نہایت قوی ہوگا اور اگر کوئی ٹکڑا سرب یعنی سیسہ کا اوس آدمی کی پشت پر باندہین روا ہی اور جسوقت کہ مباشرت کرنی اوسکو منظور ہو تو وہ آدمی اوس روز ماء اللحم نوش کرے اور جو قدری نان شراب مین بھگووین اور کھلاوین نہایت موافق ہوگی اور اگر حاجت ہووے تو ماء اللحم کے اندر مرغ کے انڈے کی زردی بھی ڈالین اور گوشت بزغالہ اور شوربا مرغ اوسکے واسطے سود مند ہی اور تدبیر خواب اور آسایش کی بھی کرین اور اوسکو کسی درشت کپڑے سے ملین یہانتک کہ اعضا اوسکی سرخ ہوجائین اور مالش روغن چنبیلی کی بھی نافع ہوگی یہ سب تدبیرین اوسدن چاہیین کہ جس روز مباشرت کی ہووے اور باقی اور ایام مین تدبیر منع تولید منی کی کرین واللہ اعلم بالصواب گفتار تیسری دوسرے حصہ سی تیسری کتاب کی اعراض نفسانی کی تدبیرین مین ہے اور اس گفتار کے چھہ باب ہین باب پہلا تیسری گفتار سے اور دوسرے حصہ سی تیسری کتاب کی اس مضمون مین ہی کہ اعراض نفسانی کیا ہین اور کہانسی ظاہر ہوتے ہین جاننا چاہیی کہ قوت جسم انسان کی دل سے ہی اور قوت حیوانی سے کہ اوسکو اندر ہے اور یہ ایک قوت ہی اثر قبول کرنیوالی اور اون کامون سی جو بدن انسان سے خارج ہین اونہین سی جو کوئی کام وہ قوت حیوانی کے پیش آوی اور پیش آنا اوسکا اوسکو موافق آوے تو وہ اثر نیک کو قبول کریگی اور جو موافق نہ آوی تو اثر بد کو قبول کریگی اور نشان اثر قبول کرنے کا اوسکے یہ ہی کہ اوس حالت سی جو اس سی پہلے تھی پھر جاوے اور طرف دوسری حالت کی بدل جاوی اعراض نفسانی اثر قبول کرنے اس قوت کو اور اوسکی احوال کے متغیر ہونے کو کہتی ہین جیسی شادی اور غم اور خشم اور لذت اور خوف اور خجلت اور شرمندگی اور اندیشہ اور امید اور جو کچھہ مانند اوسکی ہے اور معلوم کرین کہ بسبب اعراض نفسانی کے مزاج اعضا کی انسان اور مزاج اخلاط اور مزاج روح کے پھر جاتے ہین اور فعل اور قوتین اعضا کی بھی سب متغیر ہوجاتی ہین تغیر باندازہ اور موافق پیش آنے اور نہ آنے کامون کے واللہ اعلم باب دوسرا تیسری گفتار اور دوسرے حصہ سی تیسری کتاب کی بیان مین قوت اثر اعراض نفسانی کی ہی جسم انسان مین معلوم کرین کہ اثر اعراض نفسانی کا بدن انسان مین زیادہ طعام اور شراب

اثر سے ہے جو کچھ کہ کھاجاوے اور پیا جاوے اور زیادہ خواب اور بیداری اور حرکت و سکون اور دیگر افعال اور
احوال انسان کے اثر سے ہے اسلیے طعام اور شراب اور دواؤن مین سے جو آدمی کھاتا ہے کوئی قوی زیادہ
اور اثر کرنیوالی زیادہ زہر سے نہین ہے اور اکثر اوقات آدمی جو زہر کھاتا ہے یا کوئی اوسکو بقصد دیتا ہے تو وہ زہر
جب تک بدن مین قرار نہین پاتا ہے اور حرارت اور قوت معدہ اور جگر کی اوسکی اوس زہر مین اثر نہین کرتی
ہے تب تک مضرت اوسکی ظاہر نہین ہوتی ہے اور اعراض نفسانی اوسی دم اور اوسیوقت بلا تامل اور
بدون مہلت کے اثر کرتے ہین چنانچہ کوئی اندیشہ کہ دلپر گذرے اور اکثر چیزین اور سخن خوش اور ناخوش
اوسیوقت اثر کرتے ہین بدون کسی مہلت کے اور اثر ان اعراض نفسانی کا بدن انسان مین باتفاوت
ہوتے ہین اور ہر ایک سے اثر باندازہ دیگر اور لائق قوت اوس کام کے ہوتا ہے اور یہ کام بھی باتفاوت ہوتا ہے
اسلیے کہ اگر قوت حیوانی اوس شخص کی کہ جسکو کوئی کام پیش آوے قوی ہو یا آدمی کار آزمودہ اور گرم اور سرد
زمانہ چشیدہ ہو تو اثر اوسکا اوسمین کمتر ظاہر ہوگا اور اگر قوت حیوانی ضعیف ہو یا آدمی کار آزمودہ نہووے تو اثر اوسکا
اوسمین زیادہ ہوگا اوسیمین اسکا کہ جو آدمی شادی یا اندوہ عظیم یا ترس عظیم سے کہ یکایک اتفاق پڑے
مرجاتے ہین ہرگز کوئی شادی یا [illegible] ہوتا ہے اور ناگاہ واقع ہوتا ہے اور نیز قوت حیوانی
ضعیف ہوتی ہے اور وہ آدمی کار آزمودہ نہین ہوتا ہے یا سبب تغیر اثر [illegible] گھٹتا ہے اور دوسرے
حصہ مین تغیری گھٹتا ہے اعراض نفسانی کی منفعت اور مضرت کے بیان مین سے
جاننا چاہیے کہ طبیب پر واجب ہے کہ منفعت اور مضرت اعراض نفسانی کی ساتھ حقیقت کے پہچانے اسلیے کہ
پہچاننا اوسکا اور تدبیر حاصل کرنا [illegible] ایک اصل بزرگ ہے نگاہ رکھنے مین تندرستی کے
اور [illegible] رکھنے مین بیماری کے اسلیے کہ بسا اوقات حاجت ہوتی ہے کہ تدبیر حاصل کرے بعض اعراض
نفسانی کی کرین اور منفعت اوسکی ڈھونڈین یا شادی معتدل کے تاکہ قوتین جسم کی اوسکی [illegible]
نہایت قوی ہوجاوین اور بیماریون کو دفع کرین اور اسی سبب سے ہے کہ طبیب کو بیماری آدمی سے [illegible]
اور شیرین کلام کرنا چاہیے اور [illegible] کام اوسکے کرنے چاہیین اور خوشی اوسکی ڈھونڈنی چاہیے
اور بچون اور لڑکون کو بیماری کی حالت مین اچھی اچھی چیزون کی امید دینی چاہیے اور بہت سا علم اور [illegible]
مکتب سے موقوف کر دینا چاہیے تاکہ ان حیلون سے وہ خوش ہووین اور قوتین اونکی جسم کی بیماریونکو دفع
کر سکین اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دفع مضرت اعراض نفسانی کی تدبیر کی جاتی ہے کہ بسبب دفع مضرت کے
وہ قوتین جو ضعیف ہوگئی تھین قوی ہوجاتی ہین اور مزاج کا اوسکی سبب سے تباہ ہوگیا ہے اصلاح کیطرف
پھر آتا ہے اور بیماری زائل ہوجاتی ہے بالجملہ اعراض نفسانی مین عجب عجب اثر ہین [illegible]

تیسری گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے اعراض نفسانی کی منفعت اور مضرت کی بیانمین ہے بطریق تفصیل معلوم کرین کہ اثر اعراض نفسانی کا جسم انسانمین دو طرح پر ہوتا ہی ایک یہ کہ اثر بعضی اعراض نفسانی کا ایسا ہی کہ اعضا اور خلطین اور روحین سب گرم ہو جاتی ہین اور حرکت مین آتی ہین دوسرے یہ کہ اثر بعض اعراض کا ایسا ہی کہ اعضا اور خلطین اور روحین سب سرد ہو جاتی ہین اور حرکت سے عاجز آتی ہین لیکن وہ اعراض نفسانی جو گرم کرتی ہین اور حرکت مین آتی ہین خشم ہی یعنے غصہ اور شادی یعنے خوشی اور لذت اور امید اور اندیشہ کامون مہم کا ہے اور وہ اعراض نفسانی جو سرد کرتے ہین اندوہ ہی یعنے رنج اور ترس ہی یعنی خوف اور ڈر اور مثل اونکی اور گرم کرنا خشم کا قوی زیادہ شادی اور دیگر اعراض کے گرم کرنے سے ہے اور سرد کرنا خوف کا قوی زیادہ اندوہ کے سرد کرنے سے ہے اور جو خشم یعنی غصہ کہ باعتدال ہو وہ اکثر مزاجون مین سود مند ہوتا ہی خاصہ اوسکو کہ مزاج جسکا سرد ہوا اور ریاضت کم کرتا ہو وے اور رنج اور خوف حالت تندرستی مین اسکو نقصان پہونچاتا ہی لیکن بطریق علاج بعضی مزاجون کہ نہایت گرمی کیطرف میلان رکھتی ہون اور خلطین اونکے سبب سے جسم مین رقیق یعنی پتلی ہو گئین ہون اور حرکت مین آئی ہون فائدہ بخشتا ہی اور طرف اعتدال کے پھیر لاتا ہے اور خشم عظیم بھی اوس سے ساکن ہوتا ہی اور رعونت اور سبکساری یعنی غرور کہ بہت خوشی اور افراط سرور سے ظاہر ہوتا ہی وہ بھی اوسکے سبب سے جاتا رہتا ہی اور منفعت غصہ معتدل کی یہ ہی کہ خون کو بدن مین پھیلاتا ہی اور روح کی قوت اور حرارت کو ظاہر جسم پر پہونچاتا ہے اور خشم با فراط یعنی بہت غصہ خارج حد اعتدال سے صفرا کو جلاتا ہے اور بدن مین پھیلاتا ہے اور رنگ چہرہ کا زرد کرتا ہے اس سبب سے صفراوی اور گرم مزاج والہ کو نہایت ضرر دیتا ہے اور مرطوب اور سرد مزاج والے کو اور اوس آدمی کو کہ حرارت غریزی جسکی ضعیف ہو گئی ہو اور بدن پژمردہ اور رنگ اور قوتین ساقط ہو گئین ہون خشم با فراط نافع ہوتا ہی اور شادی اور لذت کہ باعتدال ہو حرارت غریزی کو بھڑکاتی ہے اور تمام بدن مین پھیلاتی ہے اور شادکام آدمی پر اثر بوڑہاپے کا نہین ظاہر ہوتا ہے اور شادی باعتدال مزاج کو گرم اور تر کرتی ہی اور بدن کو فربہ اور قوتون کو قوی کرتی ہی اس سبب سے کھانا بخوبی ہضم ہوتا ہی اور بدن طعام سے حصہ غذا کا بہت پاتا ہی اور رنگ چہرہ کا تازہ اور بارونق ہوتا ہی اور فضول اور بیماریان بدن سے دفع ہوتی ہین اور ڈر اور رنج خون اور حرارت غریزی کو قعر بدن مین پہونچاتا ہی اور مزاج کو سرد اور خشک کرتا ہی اور آدمی کو بوڑہاپے کی حالت مین پہونچاتا ہی اور اس سبب سے رنگ چہرہ کا زرد ہو جاتا ہی اور رونق اور تازگی جاتی رہتی ہی اور سب قوتین ضعیف ہو جاتی ہین اور بسبب ضعیفی قوتون کے بیماریان غالب ہوتی ہین اور خجالت یعنی شرمندگی حرارت اور خون کو پھیلاتی ہی اور طرف ظاہر جسم کے پہونچاتی ہے اور اندکے رطوبتونکو

بھی پگھلاتی ہے اور تحلیل کرتی ہے اور اسی وجہ سے اول چہرہ کو سرخ کرتی ہے اور خون کو روان کرتی ہے اور اس
سبب سے کہ حرارت قوی ہے تحلیل فضول کرتی ہے اور رطوبت اندر کو پگھلاتی ہے آخر مین چہرہ زرد ہو جاتا ہے اور
باندازہ تحلیل حرارت کے مزاج سرد ہوتا ہے اور بسبب گھلنے رطوبت کے کچھ ضعف بھی عارض ہوتا ہے اور منفعت
پہونچنی کی طرف امید کے اور بیخوف ہو جانے کی کسی کام سے مانند شادی معتدل کے ہے اور مضرت پہونچنے
کی طرف امید کے مانند مضرت رنج اور اندوہ کے ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بیماری پرانی اور دشوار جسم انسان
مین قائم ہو جاتی ہے اور کسی طرح زوال اوسکا ممکن نہین ہوتا ہے پھر جب وہ بیمار کسی اپنی بڑی امید اور
تمنا پر فائز ہوتا ہے تو اوسکی خوشی کی وجہ سے وہ بیماری سبک ہو جاتی ہے اور جلد جلد علت اوسکی گھٹتی ہے
یہانتک کہ چند عرصہ مین بحکم ایزدی بالکلیہ جسم سے مفارقت کرتی ہے اور وہ آدمی سب تکلیفون سے اوسکی
خلاصی پاتا ہے اور اکثر اوقات کسی کام سے کہ ترسان ہوتا ہے اور وہ کام ناگاہ اوسپر پہونچے تو بیماری اوسکی
اور بھی زیادہ دشوار ہو جائیگی اور خالی رہنا اندیشہ کارہای مہم سے کندی خاطر پیدا کرتا ہے اور حرارت
اور سب قوتون کو ضعیف کرتا ہے اور رنگ چہرہ کا پھیر دیتا ہے اور دردون اور بیماریون کو بڑھاتا ہے
جس طرح اندیشہ مہم کامون کا اور ہمت اون کامون پر اور دلیری کرنا دردون اور بیماریون سے
غافل کرتا ہے اور بسا اوقات بیماری بھی زائل کرتا ہے چنانچہ سفر کرنا اور شہر شہر پھرنا اور نہایت تحفہ اور
عجیب عجیب چیزین دیکھنا پرانی بیماریون اور سخت اور دشوار علتون کے لیے خیلے سودمند ہے اور عشق بھی
منجملہ اعراض نفسانی کے ہے جس کسی پر کہ وہ غالب ہوتا ہے مضرت اوسکی بہت ہوتی ہے اور دفع کرنے
اوسکی مین کوئی تدبیر مفید زیادہ غصہ سے نہین ہے اور اندیشہ کامون مہم کا کہ اوسمین خشم اور خوف اور خطر
بھی اندکے ہوتا ہے اور کوئی چیز زیانکار زیادہ بیکاری اور بے اندوہی اور بیخوفی سے نہین ہے اور سفر کرنا
اور شہر شہر پھرنا اور کارہای غریب اور چیزین عجیب دیکھنا اور مشغول رہنا طرف کارہای مہم کے عشق کو
باطل کرتا ہے

باب پانچوان تیسری گفتار سے اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کی تدبیر مین حاصل کرنے منفعت کے سے جو کچھ نافع ہے اعراض نفسانی کے سے اور تدبیر مین دفع مضرت کے جو کچھ مضر ہے اور طبیب اسکو طب روحانی کہتے ہین

معلوم کرنا چاہیے کہ عقلمندون اور بزرگون نے واسطے حاصل کرنے منفعت کے جو کچھ نافع ہے اور دفع کرنے
مضرت کے جو کچھ مضر ہے اعراض نفسانی سے تکلفات اور تدبیرات کی ہین کہ سبب اونکے طریق حاصل
کرنے کا جو کچھ کہ نافع ہے اور طریق دفع کرنے کا جو کچھ کہ مضر ہے قابو مین لاتے ہین اور بخوبی سمجھا اور
پہچانا ہے لیکن اعراض نفسانی سے جو کچھ کہ نافع ہے شادی اور لذت ہے اسلیے کہ وہ دونون سبب

وجود کے ہین اور طبیعت روح کی رکھتی ہین اور مزاج بدن کو گرم اور تر کرتی ہین اور اعراض نفسانی سے
جو کچھ کہ زیانکار ہے اندوہ یعنی رنج اور ترس یعنی ڈر ہے اور طریق حاصل کرنی اوسکی منفعت اور دفع کرنے
اوسکی مضرت کی دو ہین ایک طریق یہ ہی کہ ملاحظہ کرین تا کہ ہر ایک اعراض نفسانی سی جسم انسان مین کیا
اثر کرتا ہی علاج اوسکا برخلاف کرین جیسی کہ غصہ کہ حرارت کو بھڑکاتا ہے علاج اوسکا اول سنانے سی عذرات
اور باتین اچھی اچھی پسندیدہ اور حکایتین خندہ ناک اور بازیہای عجیب اور ظاہر کرنے سی دوستون کے
اور اون لوگون کے کہ جنکی ساتھ انس ہو عمل مین لائین اور باوجود ان تدبیرون کے شربتہای
خنک دیوین اور ڈر اور رنج کہ حرارت کو بٹھاتا ہی اور مزاج کو سرد اور خشک کرتا ہی دفع مضرت اوسکی
ساتھ امیدون قوی اور سننے آوازون بلند اور مجلسون دلکشا اور شراب اور مفرحات گرم کے کرین
اور اپنے دلکو طرف پڑھنے اور سننے قصون اور مجلسون اور داستانون کے مشغول رکھین اور واسطے لڑکون
اور عورتون اور اون لوگون کے جو ناقص العقل ہین طرح طرح کے شعبدے اور عجیب عجیب کھیل اور
راگ نازک آوازین پیش کرین تا کہ وہ اوس سی لذت اور طرب حاصل کرین اور ہر ایک آدمی کی عادتون کو
پہچان رکھنا چاہیے کہ غصہ کی حالت مین وہ آدمی کس چیز کیطرف راغب ہوتا ہی اور اوسکی دل کے
نزدیک کون چیز بہتر اور پسندیدہ ہی پس واسطے نگاہ رکھنے تندرستی اور حاصل کرنے خوشدلی کے کوشش
کرنی چاہیے تا کہ اون چیزون کو حاصل کرے اور حصہ لذت اور شادی کا اوسکو خوبی سے پہونچے چنانچہ بعضے آدمی حالت
مناظرہ مین لذت سخن آرائی کی بخوبی حاصل کرتے ہین اور صوفی لوگ اپنے کو راگ سننے مین ایسا مشغول کرتی
ہین کہ اونپر ایک حالت ظاہر ہوتی ہے اور عبارت اوس حال سی یہ ہے کہ کہین فلان خوش گشت اور یہ تہا
بیان اسوجہ سی ہے کہ انسان کو لذت اور خوشدلی سے چارہ نہین ہی اور طریق دوسرا یہ ہی کہ آدمی قدر اپنی
بڑا رکھے اور ہمت بلند اور حوصلہ عالی پر قائم رہے اور بتکلف جو چیز کہ اوسکو پیش آئے شادی اور لذت
اور رنج اور خوف سی ہر ایک امر مین خودداری کا لحاظ رکھے اور اون حوادث مین کسی کی آنکھ مین حقیر ہو وے
اور قدر اوس حادثہ کی جاننا چاہیے کہ بسبب اوسکی کوئی تغیر اوسپر پیدا نہو وے اور اگر کوئی تغیر پیدا بھی ہووے
تو اوسکو ظاہر نکرے اور دوست اور دشمن سی مخفی رکھے تا کہ اس طرق سی زمانہ کے نیک اور بد پر قابو رکھے
یہانتک کہ حوادث نفسانی اوسمین اثر کرنے نپاوے واللہ اعلم باب چھٹا تیسری گفتار اور دوسر
گفتار اور دوسری حصہ تیسری کتاب کا اس بات کی شناخت مین ہے
کہ کس طرح اعراض نفسانی جسم انسان مین اثر کرتے ہین اور مزاج اور حالات کو
بدن کے متغیر کر دیتی ہین مزاج بدن کا حالات نفس کو بھی متغیر کرتا ہے معلوم کرین

جس طرح اعراض نفسانی حالات بدن کو پھیر دیتے ہین مزاج بدن کا نفس کو بھی پھیر دیتا ہی لیکن تغیر حالات جسم کا بسبب تغیر حالات نفس کی قوی تر ہے اور تغیر حالات نفس کا بسبب تغیر حالات جسم کے ضعیف تر ہی لیس اسوجہ سے گرم و تر ہونا مزاج بدن کا بسبب شادی نفس کے زیادہ شاد ہونی نفس کے ہی بسبب گرمی اور تری مزاج جسم کے اور اسی طرح سرد اور خشک ہونا مزاج بدن کا بسبب اندوہمندی نفس کے زیادہ اندوہمند ہونی نفس سے ہی بسبب سردی اور خشکی مزاج جسم کے

گفتار چوتھی دوسری حصہ سی تیسری کتاب کی اون حالات کی شناخت مین ہی جو بدن انسان پر ظاہر ہوتے ہین اور ظاہر ہونا اونکا نشان اوس بیماری کا ہی جو آیندہ ہونیوالی ہے اور اس گفتار کے چار باب ہین

باب پہلا چوتھی گفتار اور دوسرے حصہ سی تیسری کتاب کی اون حالات مین ہے جو سر اور روے مین ظاہر ہوتے ہین جسوقت کہ جسم انسان مین وہ حالات ظاہر ہووین کہ حالت تندرستی مین عادت اونکی نتھی تو معلوم کرنا چاہی کہ ظاہر ہونا اون حالات کا نشان اوس بیماری کا ہی جو آیندہ ہونیوالی ہی پس اوسکو نگاہ رکھنی تندرستی کے جلد اون عوارض کی دفع کی تدبیر مین مشغول ہونا چاہیے قبل استحکام علت اور عارض ہونی مرض کی لیکن وہ حالتین جو سر اور روے مین ظاہر ہوتی ہین تو ہین ایک اختلاج یعنی پھرکنا عضو کا ہی کہ جسوقت آنکھ اور چہرہ مین اختلاج بہت واقع ہو تو وہ نشان اس بات کا ہی کہ اوس عضو مین بالضرور مرض تشنج غالب ہوگا دوسری سونا ہاتھ اور پاؤن کا ہی جسوقت یہ مرض پیوستہ ہو یا بہت غلبہ اوسکا ہو خوف عارض ہونی فالج کا ہے تیسری سرخ ہونا آنکھ اور چہرہ کا اور بہت آنا پانی آنکھ سے اور نفرت کرنا آنکھ کا روشنائی آفتاب سے خوف علت سرسام کا ہی چوتھی کا بوس ہے اور سر گھومنا ہمیشہ پس جسوقت کہ یہ علتین ہمیشہ رہین تو خوف عارض ہونے مرگی کا ہوگا پانچوین اندوہمندی اور ناخوشی دل کی ہے جسوقت آدمی بدون کسی سبب ظاہر کے ہمیشہ اندوہمند اور ناخوشدل رہے اور سب کا سے نا امید تو خوف علت مالیخولیا کا ہی چھٹی جسوقت کہ سامنے آنکھ کے کوئی شے مانند پشہ یا کسی اور جانور کے معلوم ہووے خوف اوترنے پانی کا ہے آنکھ مین ساتوین اگر درد آدہا سیسی کا بشدت یا کسی قسم کا درد سر ہمیشہ رہتا ہو خوف علت انتشار کا ہی کہ آنکھ مین عارض ہووے یہانتک کہ انجام کو خوف اوترنے پانی کا ہے آنکھ مین آٹھوین تیرگی حواسون کی اور کسلانی حرکتون کی ہے اور سستی کرنا تمامی اعضا کا باوجود نشانیان امتلا کی پس جسوقت کہ یہ علتین ہمیشہ رہین خوف عارض ہونے سکتے کا ہی نوین شدت اور کثرت زکام اور نزلہ کی ہی جسوقت کہ بکثرت عارض ہو خوف عارض ہونے علت سل اور ذات الریہ کا ہے

باب دوسرا چوتھی گفتار اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کی اون حالات کی بیان مین ہے جو تمام جسم مین ظاہر ہوتے ہین معلوم کرین کہ وہ حالات

جو تمام بدنین عارض ہوتے ہین چودہ حال ہین ایک یہ کہ ہمیشہ تمام جسم سے پسینہ جاری رہتا ہووے وہ دو حال پر
دلالت کریگا ایک امتلا پر اور اوسمین خوف عارض ہونے بیماریون امتلائی کا ہے دوسرے رقیق ہونے خلطونکے
دلالت کرتا ہے کہ اوس سے خوف ساقط ہونے قوت کا ہے اور اگر یہ پسینہ گندہ ہووے تو جلد اوسکا اثر کسی طرح کی
تپ عفنی ہونے سے پیدا ہوگی دوسرا حال امتلاے مفرط ہے اور اوسکی وجہ سے دو طرح کی بیماریان سخت پیدا
ہوتی ہین ایک سکتہ دوسرا نکلنا خون کا قے کی راہ یا ساتھہ تھوک کے مولف فرماتے ہین کہ مینے خوارزم مین
ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ہمسایہ میرے رہتا تھا جمعہ کے دن صبح کے وقت میرے پاس آیا اور کہا کہ ارادہ میرا باغ
جانیکا ہے اور چالاکی وہ موسم فصل بہار کا تھا نبض اوسکی مین نے دیکھکر کہا کہ ابھی فصد کھلوانا چاہیے اور استفراغ
جس طریق سے کہ ممکن ہو بہتر ہے اوسنے عرض کی کہ آج جمعہ کا دن ہے بعد نماز کے فصد کھلواؤنگا پس جسوقت
وہ آدمی جامع مسجد سے لوٹ کر آیا جی متلانے لگا اور خون کی قے آنی شروع ہوئی اور بہت خون جسم سے نکلا
آخر تھوڑی دیر کے بعد مرگیا تیسرا حال یہ ہے کہ جسوقت کہ طبع اجابت کرے اور بدبو زیادہ عادت سے ہو تو نشان
بدہضمی اور تخمہ کا ہے چوتھے جسوقت کہ پیشاب نہایت بدبو رکھتا ہو نشان سڑجانے خلطونکا اور خوف پیدا ہونے
عفنی تپونکا ہے پانچوین گم ہونا بھونک کا اور ٹوٹنا ہاتھہ پاؤن کا اور سستی اور ماندگی جسم کی بدون کسی سبب
ظاہر کے نشان امتلا اور مقدمہ مرض کا ہے تدبیر فصد اور مسہل کی کرنی چاہیے یا غذا کو کم کردینا چاہیے چھٹے
بھونک کا گم ہونا ساتھہ متلی اور پیدا ہونے ریاح کے ہوا اندر شکم کے یہ احوال مقدمہ قولنج کا ہے یعنی انجام کو
قولنج عارض ہوگا ساتوین زیادتی بھونک کی نشانی سرد ہونے فم معدہ کی ہے یا نشان کسی رطوبت ترش کا
کہ فم معدہ مین جمع ہوگئی ہو پس تدبیر یہ ہے کہ تدارک سردی فم معدہ کا تریاق پروردہ اور زنجبیل پروردہ اور شراب
صرف سے کرین اور رطوبت ترش کو قے کی راہ پاک کرنا چاہیے یا ایارج فیقرا سے آٹھوین جاتا رہنا بھونک کا
بدون پیدا ہونے ریاح کے نشان گرمی فم معدہ کا ہے واسطے اوسکے شربت غورہ اور شربت انار اور خیار ہاے ہندی پیوین
اور صندل اور گلاب کی پھول اور کافور اور گلاب کا ضماد معدہ پر کرنا نہایت نافع ہوگا نوین خواہش چیزون
ترش کی نشان پیدا ہونے صفرا کا ہے معدہ مین سکنجبین اور شربت غورہ سے تسکین کرین دسوین سرخی آنکھ
اور سبزی رنگ چہرہ اور تنگی سانس اور گرفتگی آواز کی ہے جسوقت یہ حالتین ظاہر ہوویں خوف عارض
ہونے جذام کا ہوگا گیارھوین بہت غدود نکلنا جسم مین مقدمہ وبا طاعون کا ہے بارھوین چھیپ سفید مقدمہ
برص کا ہے تیرھوین جسوقت کہ خفقان تندرست آدمی کو ہمیشہ رہتا ہو تو یہین خوف اسکا ہے کہ وہ
آدمی ناگہاں موت مین مبتلا ہوگا تدبیر نگاہ رکھنی قوت اور مدارا ساتھ دل کی کرنی چاہیے چودھوین کثرت خواب
کی مقدمہ مزاج بزرگ کا ہے بات تیسرا چوتھی گنتا اور دوسرے حصہ سے تیسری گنتا ہے

اون حالات کی شناخت مین ہی جو جگر کے اندر ہوتے ہین جاننا چاہیے کہ وہ حالات جو جگر کے اندر ہوتے ہین تین حال ہین ایک گرانی ہی کہ پہلوے راست مین ظاہر ہووی جسجگہہ کہ پہلو یا پشت ہین اور یہ گرانی اگر غلیظہ یعنی چھوٹنی والی اور تمدد کرنے والی یعنی کھینچنے والی عضو کی ہو تو وہ نشان اس امر کا کہ جانب محدب کبد یعنی پشت جگر کی طرف کچہہ علت اور کوئی فساد ہے دوسری سفیدی ثفل اور کمی اوسکی علامت سدہ کی ہی اور مقدمہ یرقان کا تیسرے ورم قبول کرنا پشت چشم اور زیر چشم اور ہاتھ اور پانوکا نشان ضعیفی جگر کا ہی اور مقدمہ استسقا کا **باب چوتھا چوتھی گفتار اور دوسری حصہ کی تیسری کتاب کی اون حالات کی شناخت مین ہی جو بچے کے جسم مین ظاہر ہوتے ہین** جو حالات کہ بچے کے جسم مین ظاہر ہوتے ہین چار ہین ایک گرانی اور کھینچنا تہیگاہ اور کرگاہ کا باوجود تغیر حال پیشاب کے نشان عارضہ ہونے کسی علت کا ہی اندر گردہ کے دوسری وہ اجابت طبع جو شدید کو سوزش دیکر نشان کسی خلط تیز کا ہی اور خوف اس بات کا ہی کہ آنتو نمین خراش پیدا ہوگا تیسری جلن پیشاب کی نشان حرکت کرنے کسی تیز خلط کی ہی اور اسمین ڈر اس بات کا ہی کہ مثانہ کے اندر زخم اور خراش پیدا ہوگا چوتھے کھلجانا مقعد کا کہ بسبب گرم خوروکی ہو نشان ظاہر ہونے بواسیر کا ہی اور تدبیر بازرکھنے ان بیماریون کی ایسے حالات اور نشانیان اس گفتار مین بیان کیگئین کتاب معالجات مین ہر ایک باب علاج مین اون بیماریون کے مذکور ہونگی انشاء اللہ تعالے **گفتار پانچوین دوسری حصہ کی تیسری کتاب کو بچون کی پرورش کی تدبیر مین ہی** اور اس گفتار کے آٹھہ باب ہین **باب پہلا پانچوین گفتار او دوسرے حصہ کی تیسری کتاب کی بچہ کی ناف کاٹنے اور نہلانے اور مالش کرنے اور سلانے کی تدبیر مین ہے** معلوم کرین کہ جسوقت بچہ شکم مادر سے جدا ہووی اوسیدم بمقدار چار انگشت ناف اوسکی سے کاٹین اور بعد ناف کو ریشم نرم بافتہ کی ڈوری سے آہستہ باندہین کہ درد نہ پیدا کرے اور کچھہ درشتی اور سختی رشتہ مین نہونی چاہیے اور یاد ہووا وسکے روغن مین بھی چکنا کرنا چاہیے اور بعد کاٹنے رودہ ناف کو کوئی کپڑا روغن زیتون مین آلودہ کرکے رکھین اور بعضون نے کہا ہے کہ ہلدی اور دم الاخوین اور انزروت اور زیرہ اور اشنہ یعنی چھڑیلا اور مر یعنی بول ہر ایک کو برابر وزن کوٹکر چھانکر ناف پر چھڑکین اور جو کہ بدن طفل کا ناف [illegible] رکھنے [illegible] ہوتا ہے اور ہوا کا کھی [illegible] سبب [illegible] اور دوسری [illegible] [illegible] کرنی چاہیے [illegible] اور [illegible]
[illegible]

دیوین مگر نہلانی مین احتیاط رکھین کہ پانی آنکھہ اور ناک اور حلق اور کان مین نہ پہونچنے پاوے اور جو اوس نمک کے
پانی مین شاونج عدسی اور سماق اور کوٹھہ اور میتھی پکائی ہو بہتر ہے اور چاہیے کہ اول نمک کی پانی سے دہووین
بعدہ نیمگرم شیرین پانی سے اور اگر جسم بچہ کا بہت آلودہ اور خراب ہووے اور ایک دفعہ نہلانی سے پاک نہوا ہو تو
دوسری مرتبہ بدستور نمک کی پانی سے غسل دیوین اور ہوای سرد سے محفوظ رکھین اور ہر روز ناک اوسکی باہستگی
پاک کرتے رہین اور ہاتھہ اور پاون اور بند کشادونکو اوسکے ہلاوین اور کھینچین باہستگی اور بند کشادون
اور گرداگرد گردن اور رانون کی جڑون پر برگ مورد اور گلاب کی پھول پیسی ہوئی چھڑکین اور اپنی اونگلی سے
اوسکی مقعد کو دغدغہ دیوین کہ کھلجائی اور جو کچھہ اوسمین ثفل ہو دفع ہو جاوے اور جسوقت کہ اوسکو لپیٹنا چاہین
تو اول آنکھین اوسکی حریر سے پاک کرین اور مثانہ پر اوسکی اونگلی رکھین کہ جو کچھہ اوسمین پیشاب ہو نکلجاوے او
اور اوسکو ایسی مکان مین سُلائین کہ جو بہت روشنی نرکھتا ہو اور ہر صبحکو جسوقت سمجھین کہ رات کا دودہ ہضم
ہو گیا خالص اور نیمگرم پانی سے نہلاوین پھر روغن سے چرب کرین فرزند نرینہ کو چار مہینہ تک روغن تازہ سے
چرب کرین اور طفل مادینہ کو دو مہینہ تک روغن بنفشہ سے اور جسوقت کہ بچہ کو سلائین گہوارہ اوسکا باہستگی
ہلائین اور لحن خوش اور آواز باریک سے ترنم کرین کہ بچہ باسایش تمام آرام کرے مگر روز ولادت سے بعد
تین دن کے گہوارہ مین اوسکو لٹانا چاہیے اور آہستہ آہستہ جھلانا چاہیے باب دوسرا پانچوین گفتار

اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کی بچہ کو دودہ پلانے کی تدبیر مین ہے

اگر دودہ مادر طفل کا تباہ ہوا ہووے تو اور کسی عورت کا دودہ اوسکے حق مین سودمندتر شیر مادر سے نہین ہے
لیکن ایک ہفتہ تک جب تک کہ ماں اوسکی رنج ولادت اور سوء مزاج سے کہ اوس صدمہ اور رنج سے
عارض ہوتی ہون آسایش پاوے اگر کوئی غیر عورت دودہ پلاوے تو کچھہ مضایقہ نہین ہے بلکہ قرین صواب ہے
اور دودہ پلانیوالی کو چاہیے کہ ہر روز دودہ اپنا نچوڑے اور گرا دے بعد اوسکی بچہ کو دیوے اور ایک دن مین
دو بار یا تین بار دودہ دیوین اور پہلے تھوڑا تھوڑا دیوین کہ بتدریج بچہ دودہ پینے لگے اور چاہیے کہ دودہ پلانے
سے پہلے ایک قطرہ شہد کا ہمراہ جلاب کے دہن طفل مین ٹپکائین خاصۃً صبح اول مین اور ہر مرتبہ کہ دودہ
دیوین دو تین دفعہ سر پستان ملین اور دودہ باہر نکالین پھر سر پستان دہن طفل مین دیوین خاصۃً
صبح کیوقت خصوصاً اگر دودہ بہتر نہووے اور اور کوئی دودہ پلانے والی میسر نہو سکی اور لازم ہے کہ پستان
کو اندک دبائین اور دہن طفل مین دیوین تاکہ قوت چوسنے سے حلق اور تالو اوسکا دردمند نہووے
اور چاہیے کہ شیر طفل کو ابتدا مین تھوڑا دیوین اور بتدریج زیادہ کرین ہر مرتبہ جب دیوین کہ آپ سے مانگے
اور روے کیونکہ رونا بچہ کا دودہ پینے سے پہلے خیلے سودمند ہے اور جسوقت دودہ بخوبی اوسکو ہضم ہو گیا

اور خواب سے بھی اچھی طرح اوسنے آرام پایا ہو اوسوقت گہوارہ اوسکا ہلاوین پھر گہوارہ سے اوٹھا کر نہلاوین
اور روغن ملین اور پھر گہوارہ مین لٹاوین اور دودہ دیوین اور پھر گہوارہ کو ہلاتین لیکن اول مرتبہ
زور سے ہلانا چاہیے اور دوسری مرتبہ باہستگی اسلیے کہ ہلانا گہوارہ کا مرتبہ اول بجاے ریاضت ہوگا اور فضول کو بدن
طفل سے دفع کریگا اور دودہ پلانے والیکو چاہیے کہ دودہ بچہ کو دو برس سے زیادہ نہ پلاوے اور دودہ پلانے
مین یہ اہتمام لازم رکھے کہ کبھی داہنی کروٹ بدلاکر اور کبھی بائین کروٹ لیکر دودہ پلاوے **باب تیسرا**
پانچوین گفتار اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کی اختیار دایہ مین ہے عمر دودہ
پلانے والی کی پچیس ۲۵ اور پینتیس ۳۵ برس کے درمیان مین ہونی چاہیے اور نیک خو اور خوبصورت اور فراخ سینہ
اور عقلمند ہووے اور فربہی اور لاغری مین میانہ ہونی چاہیے اور موٹا پا اوسکا گوشت سے ہووے نہ چربی سے اور
چھاتیان اوسکی بزرگی اور خردی اور نرمی اور سختی مین معتدل ہووین اور جنے اوسکے سے دودہ پلانیکی وقت
چالیس دن یا دو مہینے یا زیادہ اوس سے گذر گئے ہون اور فرزند اوسکا نرینہ ہووے اور اسقاط حمل کا دودہ نہووے
اور دودہ خوشبودار اور خوش مزہ اور سفید ہونا چاہیے اور قوام معتدل ہووے کہ اگر ایک قطرہ اوسکا ناخن پر
ڈالین نہ بہت گاڑھا معلوم ہوا اور نہ بہت پتلا اور لازم ہے کہ جبتک دودہ پلاوے اوس درمیان مین
جماع سے بچی رہے اس سبب سے کہ بوجہ حرکت جماع اور لذت اور شوق کے ہوا اور دودہ کا رحم کیطرف توجہ
کرتا ہے اور تباہ اور شوریدہ ہو جاتا ہے اور اگر دودہ پلانیوالی حاملہ ہو جاوے تو مناسب ہے کہ اور کسی دائی کو مقرر کرلیوین
اور دودہ حاملہ کا ہرگز نہ دیوین **باب چوتھا پانچوین گفتار اور دوسرے حصہ سے تیسری**
کتاب کی نیکی اور بدی اور کمی اور زیادتی شیر اور دایہ کی تدبیر مین ہے دودہ پلانیوالی کو
چاہیے کہ ہر روز صبح کو گرم پانی سے غسل کرے اور جو حمام مین نہاوے تو اور بھی بہتر ہے پھر جب حمام سے
وہ باہر آوے تو چاہیے کہ ہاتھ اور پاؤن اور پشت اور سینہ اوسکا ملین مالیدنی معتدل اور غذا اوسکی
ایسی ہونی چاہیے کہ جس سے خون نیک پیدا ہووے اور اگر دودہ اوسکا گاڑھا ہو گیا ہو تو واسطے اوسکے
سکنجبین بزوری دیوین اور پودینا اور سعتر بھی کبھی کبھی پلاوین اور چند روز تھوڑی ماہی شور کھلاوین اور
اگر قے کر سکے تو سوا دودہ کے پانی اور سکنجبین سے قے کراوین اور اگر مزاج دائی کا نہایت گرم ہو تو سکنجبین سادہ
نافع ہوگی اور شراب رقیق بھی نہایت مفید ہوگی اور اگر سکنجبین اور شراب باہم ملاکر دیوین بہتر اور مناسب
ہے اور اگر دودہ پتلا ہو گیا ہوگا تو ہی غذا دینی چاہیے مانند ہریسہ گاے کے گوشت مین پکا ہوا اور چاول یا
گیہون دودہ مین پکائے ہوئے اور اگر دودہ کی کمی ہو اور مزاج گرم غذائین سرد اور تر دیوین اور جو دودہ
تھوڑا ہو اور مزاج سرد تو غذا اوسکی نخود آب مقرر کرنی چاہیے اور قلیہ اور آب کامہ اور ایک عمدہ یہ ہے کہ دودہ

پڑا آتا ہے ص کشک جو کشک گندم نصفا نصف ہمراہ ساڑہے تین ماشہ تخم بادیان اور ساڑہے دس ماشہ
تخم خشخاش سفید شیر تازہ مین پکائین اور اگر آش کچہ شراب مین ڈالکر صاف کرین اور اوس شراب کو
پیئین دودہ کو بڑہا دیگا اور اگر بقدر دو تولہ دس ماشہ گائی کا گھی شراب مین ملائین اور نوش کرین یہی
فعل کریگا اور گاجر کے بیج اور سونف اور سوودہ کے بیج بہ سبب اس معاملہ کے بہت بہتر اور مناسب ہین اور
اگر دودہ بدبو رکھتا ہووی شراب ریحانی دینا چاہیے اور جو شی کہ پسینہ کی لیا اور بو ہی دہن کو درست کرتی ہے
وہ بدبوی شیر کو بھی رفع کرتی ہو اور معجون انوش دار وہی اس مقدمہ مین بہت نافع ہے کہ ذکر اوسکا معجونات کے
باب مین کتاب قرابادین مین لکہا جائیگا اور اگر کسی عورت کی چہاتیون سے دودہ بکثرت آتا ہو اور
وہ چاہے کہ دودہ کم ہو جاوے تو آٹا گیہون کا اور آٹا باقلا کا پانی اور روغن گل مین گوندہین اور پستان پر
لیپ کرین اور مردار سنگ کو روغن گل مین پیسین اور طلا کرین اور جو حرارت ہو لعاب اسپغول مین ملا
کرین اور پانچ بڑہ ہمراہ مسور اور قدری زیرہ کے پکائین اور تناول فرمائین دودہ کم ہو جائیگا اور جو
ان طلاؤنکا استعمال کرین تو لازم ہے کہ اول چہاتیونکو دودہ سے خالی کر لیوین کہ البتہ پودینہ پلنے اور
تخم پودینہ اور زیرہ اور شبت بھی تقلیل دودہ کو بہت دیتی ہے واللہ اعلم بالصواب پانچوان باب

گفتار دوم کے حصہ تیسری کتاب کے بیچ فطام یعنی دودہ چہڑانے کی

تدبیر مین سے معلوم کرین کہ مدت طبعی دودہ پلانے بچہ کی دو برس ہین تیسرے برس کے شروع مین دودہ
چہڑائین مگر گرمی کے موسم مین دودہ چہڑانا مناسب نہین ہے مگر بسبب ضرورت اگر چہڑایا جائے ہر ساعت
پانی ککڑی کا اور پانی کدو کا اور پانی خرفہ کے بیجون کا اور جو چیزین کہ پیاس کو بجہاتی ہین وہی چاہیئین
اور بہتر زمانہ دودہ چہڑانے کے لیے فصل بہار ہے پہر خزان اور پہر موسم جاڑے کا اور بتدریج دودہ سے
باز رکہین اور جسقدر زمانہ دودہ چہڑانے کا نزدیک ہو دودہ کم کم دیوین اور غذا بڑہاتے جاوین اور راتون کو
بچہ کو جگا جگا کر بتکلیف دودہ دیوین تا کہ باعث تنفر کا ہووے اور ہر روز دونکو طعام وافر کہلائین کہ حاجت
دودہ کی کم باقی رہے اور بعد دودہ چہڑانے کے حریرہ اور گوشت خفیف دیوین اور سب سے بہتر واسطے
بچہ دودہ چہڑائے ہوئے کے شیر برنج ہے اور ہریسہ گوشت نرم اور روٹی میدہ کی کہلائین اور واسطے
مشغلہ بچہ کے میدہ اور شکر کی مٹہیان بنائین کبھی کبھی ایک مٹہیہ اوسکے ہاتہہ مین دیوین اور اسی طرح وہ مشاغل
جو پستان اور شیر کو فراموش کر دیوین پیش نہاد طفل کرین اور جو بچہ دودہ کی یاد مین بہت مضطرب
ہووے اور کسی شغل سے نہ بہلے تو چاہیے کہ پستان پر کوئی شے تلخ طلا کرین اور بچہ کے موہنہ مین بھی تلخ شے
دیوین کہ تلخی اوسکی سے متنفر ہووے اور اور حیلہ اس معاملہ مین بہت ہین کہ اکثر مشہور اور معروف ہین

باب چھٹا پانچوین گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے دانت نکلنے کی تدبیر اور علاج مین اوسکے سے جسوقت دانت نکلنے شروع ہووین تو بچہ کو ایسی چیزین جو بہت چبائی جاتی ہین نہ کھلائین تاکہ مواد دانتون کا تحلیل نہ ہو وے اور دانتون کی جڑون کے گوشت کو مرغ کی چربی اور مغز خرگوش سے ملین کہ نرم ہو جاوے اور دانت بآسانی نکل آئین اور روغن بنفشہ نیم گرم پانی مین حل کرکے سر اور گردن پر اوسکے ملین اور ایک قطرہ روغن بنفشہ سے نیم گرم کان مین اوسکے ٹپکائین کبھی کبھی اور جاننا چاہیے کہ دانت نکلنے کے زمانہ مین دست آتے ہین اور آنکھ کا درد اور بہلانا کان کا اور ورم دانتون کے جڑونکے گوشت پر عارض ہوتا ہے اور ورم گلو بھی ظاہر ہوتا ہے پس علاج ہر ایک کا اپنے اپنے مقام پر مذکور ہوگا اور جسوقت دانت نکل آوین اور طفل چبائے اور کاٹنے پر چیزون کے قدرت حاصل کرے تو لازم ہے کہ ماہی تازہ کو کہ بہت خشک نہ ہوئی ہو ہاتھ مین بچہ کے دیوین کہ اوس سے دو نفع ہین ایک یہ کہ انگلیانکو نہ چباوے دوسری یہ کہ اصلاح احوال دہن کی بھی ہوتی رہے اور زخم اور سوزش ہون کہ درد سے بچہ ہو ضرر ہے اور نیز کبھی کبھی چاہیے کہ نمک اور شہد دہن طفل مین ملین کہ باعث امن کا ہے قلاع سے اور عرق اصل السوس یعنی ملٹھی جو میسر ہو سکے تو سوکھی ملٹھی لیکر پانی مین ترکرکے دیوین اور جسوقت کہ بچہ باتین کرنے لگے تو اوسکی زبان کی جڑ کو انگلی سے ملتے رہین کہ فصاحت پر معین ہوگی باب ساتوان پانچوین گفتار اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے اون بیمارون کے علاج مین ہے جو دودہ پیتے بچون کو عارض ہوتی ہین معلوم کرین کہ جسوقت کہ کوئی بیماری بچہ کو ظاہر ہووے پہلے حال پر دودہ اور احوال پر دودہ پلانیوالی کے نگاہ کرین اگر سبب اوسکا دودہ کی برائی یا دودہ پلانے والی کی برائی ہو پہلے تدبیر اوسکی کرین پھر علاج مین بچہ کے مشغول ہون بقراط کتاب فصول مین لکھتا ہے کہ واسطے ورم گوشت بن دندان کے انگلی یا آہستگی اوپر رکھین اور روغن بنفشہ یا روغن زیتون یا روغن بابونہ یا روغن سوسن یا شہد طلا کرین الاسہال یعنی دستون کا آنا دست بچونکو اگر دانت نکلنے کے زمانہ مین آوین علاج اونکا نکرنا چاہیے پھر اگر حد سے گذرین زیرہ اور سونف رومی اور اجمود گرم کرین اور کسی کپڑے مین باندھکر شکم پر بچہ کے رکھین یا کاورس پوست کندہ پکائین اور اوسکی پیٹ پر لگائین یا زیرہ اور گلاب کے پھول کوٹین اور سرکہ مین گوندہ کر طلا کرین اور اگر حاجت ہووے بقدر دو رتی ڈیڑھ چاول سے چار رتی تین چاول تک پنیر مایہ خرگوش کا ٹھنڈے پانی مین حل کرین اور بچہ کو پلائین اور اوس دن دودہ نہ دیوین اسلیے کہ ممکن ہے کہ دودہ اوسکے معدہ مین بسبب قوت پنیر مایہ کے بستہ ہو جاوے بعوض دودہ کے مرغ کے انڈے کی آدہی جھونی ہوئے دیوین اور اگر ستو یا روٹی کہ گودہ سے حریرہ تیار کرین بہتر ہو فصل

جسوقت بچہ کو قبض معلوم ہووے گا ہی کا پتہ اوسکی ناف پر طلا کرین اور پیٹ اوسکا گھی اور گرم پانی ملاکر ملین
باہستگی اور شاف شکر اور نمک کا رکھین اور چوہے کی مینگنیان لیکر اور شیاف اوسکا بنا کر مقعد طفل مین
پہونچانا خیلے سودمند ہے تشنج یعنی کھچنا اور اینٹھنا اعضا کا یہ عارضہ بچونکو اگر مع قبض شکم ہو خصوصاً
دانت نکلنے کے زمانہ مین تو اعضا اور جوڑ بندون کو اوسکے روغن سوسن یا روغن سووہ یا روغن بنفشہ
نیمگرم سے چرب کرین اور تدبیر نرم کرنے شکم کی کرین اگر گمان اس بات کا ہو کہ تشنج خشکی کے سبب سے
ہے اور روغن بنفشہ نیمگرم سر پر اوسکے رکھین اور اندام اوسکے اوس سے چرب کرین نزلہ اور زکام
دودھ پیتے بچونکو نزلہ اور زکام بھی اکثر عارض ہوتا ہے تدبیر اوسکی یہ ہے کہ پانی گرم بہت اوسکے سر پر ڈالین
اور کتیرا اور تخم مہدانہ اور مغز بادام کوٹین اور جلاب مین گوندہین اور تھوڑا تھوڑا دیوین اور اگر مرطوب مزاج ہو
تو انگلی باہستگی اوسکی زبان کی جڑ پر رکھین کہ قے کردیوے خرخرہ آواز ہنگام ظہور اس عارضہ کے السی کو
خوب کوٹین یا آس کرین اور شہد مین گوندہین اور قدری قدری بچہ کو دیوین اور شہد کا پانی نیمگرم قطرہ قطرہ
دہن طفل مین ٹپکائین اور کان کی جڑ اوسکی روغن زیتون گرم سے چرب کرین اور قے لانے کی بھی کوشش
فرمائین عطسہ یعنی چھینک بچون کو اگر چھینک آتی ہو تو بادرنجبویہ خشک پیسین اور ناک مین اوسکی پھونکین
مونہہ آنا کہ جسکو فارسی مین دمیدگی دہان کہتے ہین اوسکی تین قسمین ہین سرخ اور سفید اور سیاہ اگر
سرخ ہو بنفشہ اور گلاب کے پھول پیسکر لگانا کافی ہے اور اگر سماق اور گلاب کے پھول اور دھنیہ خشک ہر ایک
ایک جزو زعفران نیم جزو کوٹکر چھانکر موم روغن مین کہ روغن گل اور موم صافی سے تیار کیا ہو گوندہین اور طلا
کرین خیلے سودمند ہوگا اور شربت غورہ نہایت موثر ہے اور آٹا مسور کا اور نشاستہ اور دھنیہ خشک بہونا
ہوا اور اندکی کافور مونہہ کے اندر بچہ کے ڈالین اور دودھ نہ دیوین اور بعوض دودھ کے حریرہ دیوین کشکاب اور
روغن بادام سے بنا کر اور اگر سفید ہووے آبکامہ سے دہووین اور شہد کا پانی بھی خیلے سودمند ہوگا اور گلنار
اور پوست انار اور سماق اور پلپہی ہر ایک پونے دو تولہ مازو چودہ ماشہ شب یمانی سات ماشہ سبکو پیسین اور
دہن طفل مین ڈالین اور بچہ کو ہاتھ پر لیکر سر اوسکا جھکا دین کہ لعاب اوسکے مونہہ سے ٹپکنے لگے اور دوا
حلق مین نجاوے اور اگر مازو اور گلاب کے پھول ہر ایک ایک جزو زعفران نیم جزو موم روغن مین گوندہین
اور طلا کرین نہایت نافع ہوگا اور جو عوض موم روغن کے شہد ڈالین تو بہتر اور مناسب ہے اور جو دہن
دہن سیاہ ہووے اوس سے بچہ کمتر خلاصی پاتا ہے اور اکثر مرجاتا ہے مگر تدبیر اوسکی یہ ہے کہ کوہ کا پانی اور دہنیہ کا
پانی ہاون مین ڈالکر موم روغن کے ساتھ خوب رگڑین کہ مثل مرہم ہوجاوے طلا کرین اور اگر پھنسیان
زبان اور دانتون کی جڑ مین ہوا ہو جاوے تو ماہی شور جلائین اور راکھ اوسکی لگائین کان بہنا

کی تدبیر قدری شب یمانی کہ ایک قسم پھٹکری کی ہے یا زعفران یا نطرون کہ ایک قسم جوا کھار کی سے
شراب انگوری اور شہد مین گوندھین اور فلیتہ پشم اوسمین آلودہ کرکے نیمگرم کان مین رکھین اور اگر
شب یمانی تنہا کسی شربت مین پیسین اور فلیتہ اوسمین تر کرکے کان مین رکھین اور اگر شراب ساتھ
شہد کے جوش دین اور کان مین ٹپکائین نافع ہوگی اور اگر رطوبت کے ساتھ کان کا درد بھی ہو تو شیاف
ابیض شیر زنان مین پیسین اور کان مین ٹپکائین اور یہ نسخہ شیاف کا کتاب معالجات مین علاج درد چشم
مین بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالی اور روغن گل نیمگرم بھی اگر کان مین ڈالین مفید ہے اور جو درد کا نہایت
شدت ہو تو سوت اور صعتر اور مرمکی یعنی بول اور ایلوا یعنی ہوہ بیر اور نمک طبرزد روغن مین جوش دین اور
کان مین ٹپکائین برخاستن چشم خانہ سوت کو دودہ مین پیسین اور پشت چشم پر طلا کرین اور بابونہ
پانی مین پکائین اور سر اور آنکھہ اوس سے دہوئین سطبری پلک چشم یعنی موٹا ہونا پلک کا اور پیدا
علت ہے کہ کنارے پلک چشم کے سوجی ہو جاتی ہین ککروندہ کا پانی لگائین نافع ہوگا **بچہ کی شکم و ناف**
گرم پانی مین روغن زیتون ملائین اور اندکی نمک اضافہ کرکے حل کرین اور گائے کے مثانہ مین بھرکر شکم
طفل پر رکھین اور بچہ کی ناف کے لیے اجواین پیسین اور مرغ کے انڈے کی سفیدی مین گوندھکر طلا کرین سود
ہوگی **کرم شکم** اگر بڑے کیڑے ہون تو شکم بچہ پر افسنتین رومی اور بابی برنگ اور پتہ گائے کا اور تخم
حنظل پیسکر رکھین اور اگر اندکی کشمش یا خرما اور ناریل دیوین روا ہے اور جو کیڑے چھوٹے چھوٹے ہون تو تنفسال
کہ سے ہین خوخ اور ہندی مین آڑو کہتے ہین لیکر اوسکی گٹھلی کا مغز نکالکر کوٹین اور شیاف کرین اور روغن مین
چرب کرکے مقعد طفل کے اندر رکھین **باہر آنا مقعد کا** مازو اور پوست انار اور سورو اور گلنار اور شب یمانی
پانی مین پکائین اور بچہ کو اوسمین بٹھائین **باد کو دکان** صعتر اور جند بیدستر اور زیرہ کوٹین اور بقدر
تین حبہ یعنی بوزن تین جو کے دیوین **ضعیفی معدہ** شراب سیبہ دیوین یا پانی بہی کا ساتھ قدر
لونگ اور اندکے مشک کی ہچکی جسکو عربی مین فواق کہتے ہین جند بیدستر بقدر دو جو پانی مین حل کرین
اور دیوین **سحج** یعنی زحیر زیرہ کوٹین اور بیر ایک گھی مین گائے کے گوندھین اور آب سرد مین حلکرین اور
بچہ کو پلائین اور ایک دانہ لہسن کا درست شیاف کرین یعنی مقعد طفل مین رکھین **قے آنا** اگر بچہ کو قے
آوے دوسری دبیرہ چاول لونگ پیسکر سیب کے پانی کے ساتھ دیوین نافع ہوگی اور شربت پودینہ اور شربت
انار بھی سود مند ہے اور اگر حاجت ہو تو مشک اور صندل اور گلاب کے پھول اور عود پیسکے اگر خام اور اقاقیا
کا ضماد تیار کرکے معدہ پر اوسکو رکھین اور اگر قے بلغمی ہو تو قدرے پودینہ جنگلی شربت نعنع کے ساتھ دیوین پچوانی
قدرے پوست خشخاش سفید اور تخم خشخاش کا ہو ساتھ شکر کے کوٹین اور دیوین اور روغن کدو یا روغن بنفشہ

سر پر بچہ کی ملین اور روغن کاہو بھی بچوا لی کے لیے خیلے مفید ہی اور دائی کو بھی ان چیزون مین سے دیوین اور کاہو کا
قلیہ کھلائین سوتے مین وڑنا بچہ کا دودہ پلانیوالی کو غذائین لطیف کھلائین اور اوسکو لازم ہے کہ
جب بچہ کو دودہ پلا چکے تو ایک گھنٹہ تک اوسکو جگائے رکھے یہانتک کہ دودہ ہضم معدہ اوسکی سے اوتر جائے پھر
بآرام سلائے اور صبح کیوقت ایک اونگلی شہد دہن طفل مین لگانے ساتھہ قدر سے زیرہ اور صعتر کے اور دائی کے
کھانے مین صعتر اور زیرہ اور مرزنجوش شامل کرین ریش اور پھنسی مورد اور گلاب کے پھول اور شاخ جھاؤ
یا پتے اوسکے اور اذخر پانی مین پکائین اور اوسکو اوس پانی سے دہو وین اور واسطے ریش کے مردار سنگ اور
سفیدہ کاشغری روغن گل مین پیسین اور طلا کرین شری یعنی پتی اوچھلنا بنفشہ اور نیلوفر اور کشنیز جو اور کدو پانی
مین پکائین اور بچہ کو اوس پانی مین بٹھائین اور اوس سے دہو وین مگر روغن اوس سے دور رکھین اور دائی کو
جو شاندہ ہلیلہ دیوین اور بچہ کو انار کا پانی اور کشکاب دینا مناسب ہی سوء مزاج گرم تدبیر مزاج دودہ
پلانے والی کی کرین اور بچہ کو انار کا پانی اور ککڑی کا پانی اور خرفہ کی بیجونکا پانی ساتھہ شیلوفر کے دیوین اور اگر حاجت ہو
قدرے کافور اوسمین شامل کرین اور پانی بید کے پتون کا اور پانی خرفہ کے پتون کا اور پانی انگور کے پتون کا اور روغن گل
سینہ اور معدہ پر اوسکے ملین اور اگر پسینہ لانے کی حاجت ہووے تو نرم کپڑے تر کر کے ٹین اور نچوڑین اور پانی اوسکا حاصل
کرین پھر دیہان سر اور دونون پاؤن بچہ کے اوس سے تر کرین اور اوس طفل کو کسی کپڑے سے ڈہکین کہ پسینہ نکل آوے

آدہا باب آٹھوان پانچوین گفتار اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کی بچہ کی پرورش

کی تدبیر مین ہی بعد گذرنے زمانہ شیر خوارگی کے جسوقت بچہ باتین کرنے لگے تو اوسکے روبرو اچھی
باتین کہنا چاہیے اور اچھی اچھی باتین سکہلانا چاہیے اور فحش کے کلام سامنے اوسکے نکہین اور بچہ کلمات نیک کو
نہ سکھائین کیونکہ اگر اس زمانہ مین اوسکو عادت بری کلمات اور فحش بکنے کی ہو جائیگی تو چھوٹنا اوسکا مشکل ہوگا
ہوگا اور جسوقت بچہ بیٹھنے اور حرکت کرنے پر قادر ہووے تو اوسکو فرش صاف پر بٹھائین کہ خشونت زمین سے
ایذا نپاوے اور احتیاط رکھین کہ بلندی سے نہ گرے اور جو شی تیز اور نوکدار ہو اوس سے بچاتے رکھین اور ہمیشہ بچہ کے
اخلاق مین کوشش کرتے رہین اور مہربانی اور لطف اوسپر ہمیشہ مبذول رکھین اور رضاجوئی اوسکی ہموارہ ملحوظ
خاطر رکھین اور ہروقت خوش اور خورم رہے اور تدبیر سب باتون سے غم اور غصہ سے خصوصاً بچپن کے لیے اور اس
زمانہ مین غذا بچہ کی زیرہ اور صعتر شامل کر کے پکائی جاتی ہو اور جو کچھ مناسب ہو اور غلیظ غذائین اوس سے
دور رکھین اور خوب او ر عادت پر طفل کے خیال رکھین یعنی جو چیز کہ اوسکو بہتر اور مرغوب معلوم ہووے اور ممکن ہو
کہ وہ شے میسر ہو سکتی ہے اور پاس اوسکے پہونچا سکتے ہین حتی الوسع روبرو اوسکے لاوین اور کسی طرح دل کی
بچہ کی ہنوز دیوین اور جو چیز کہ اوسکو اچھی نہ معلوم ہووے سامنے سے اوسکی دور رکھین اور ہمیشہ غم اور غصہ سے بچائین

اوسکے سبب سے بدخو اور ترش رو ہو جاتا ہی اور بسبب خوی بد کے مزاج بھی متغیر ہو جاتا ہی اور اوسکے ساتھ اپنی موافقت
اور خلق ملحوظ رکھین کہ وہ بھی خوش خلقی اور خوی نیک سیکھے اور بہت کھانا کھانے کی عادت نڈالین اور ساتھ
اوسکی بہت کھانا نرکھین اور تھوڑا تھوڑا کھلائین کہ آنکھ اوسکی پر اور بدل وسکا سیر ہو جاوے اور گدلا پانی اور
طعام غلیظ اوس سے دور رکھین کہ گردہ مین اوسکی ریگ اور پتھری پیدا ہووے اور چند روز خربوزے کی بیجون کی گری
اور ککڑی کے بیجون کی گری اور انکے سونف ساتھ شکر کے کوٹین اور اوسکو کھلائین اور صبح کو وقت جب کہ
اوٹھے اوسکو چھوڑ دین کہ کھیل کود مین مصروف ہووے پھر اوسکو تھوڑا سا کھانا کھلائین اور پھر کھیل مین مشغول کرین
اور کسی بچہ کو کسی وقت مین کسی قسم کی شراب ندیوین اور پھر خالص اور نیم گرم پانی کے نہلاوین اور سرد پانی سے
ہمیشہ بچاوین اسلیے کہ ٹھنڈا پانی بچہ کے جسم کو بڑھنے نہین دیتا اور جسوقت بچہ دوڑنے پر قدرت حاصل کرے تو اوسکو
زمین نرم پر دوڑنے کی اجازت دیوین اور وہ کھیل جنسے صدمہ اور تکلیف ہو اور ایذا پہونچے کھیلنے دین کیونکہ
کھیلنا کودنا خاص بچون کے لیے ریاضت بدن اور ریاضت نفس ہی اور جسوقت قابل تعلیم کے عمر اوسکی
پہونچے اور وہ اکثر بعد پانچ چھ برس کے مناسب ہی سپرد مکتب کرین مگر اوس زمانہ مین خاطر داری اوسکی
ملحوظ رکھین کہ باعث ملال کا نہو اور چونکہ مزاج بچون کا نہایت نازک ہوتا ہی سو انکے مین اونکی احتیاط کا
واجب سمجھین

گفتار چھٹی دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے بوڑہون کی تدبیر مین

اور اس گفتار کے پانچ باب مین باب پہلا چھٹی گفتار اور دوسرے حصہ سے تیسری
کتاب کے بوڑہون کے مزاج کی پہچان اور تدبیر مین اوسکے ہی معلوم کرنا کہ مزاج
بڑھاپے کا سرد اور خشک ہی اور بعضے آدمیون کو مزاج پیری کا جلد تر ظاہر ہوتا ہی بسبب مزاجون اصلی
اور بسبب تدبیرون ناموافق اور ناموافق اور بسبب اعراض نفسانی اور بسبب حادث ہوئی بیماریون کے
اور بسبب [illegible] کہ جو آدمی کرتے ہین پس جبکہ مزاج اصلی قوی یا بشدت گرم ہووے اور تدبیرین اوسکی موافق ہوئین
اور اعراض نفسانی لائق مزاج کو پیش آوین اور بیماریان کمتر حادث ہوئین تو مزاج پیری کا دیر مین ظاہر ہوگا اور جو
یہ سب امور برخلاف ہووین مزاج پیری کا جلد ظاہر ہوگا اسلیے آدمی کو چاہیے کہ جب بڑا اوسکی عمر کو پہونچے اور مزاج پیری کا
ظاہر ہووے تدبیرین اوسکی [illegible] اور اعراض نفسانی [illegible] کہ مزاج پیری کا [illegible]
[illegible] کہ مزاج پیری کے برخلاف مین [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تو نین رطوبت غریب بہت جمع ہو جاتی ہی تدبیر اوسکی دفع کی کرنی چاہیی بطریق ادرار بول یا بطریق تلیین
طبیعت اور ریاضت صبح کے وقت گھوڑی پر سوار ہونا اور چلنا پھرنا نہایت نافع ہی لیکن اسقدر نچاہیی کہ
تھک جاوی بلکہ ماندگی سی پہلے ریاضت سی علحدگی لازم ہے اور ہوای بد اور بخارات اور دہوان اور بوئین
ناخوش بوڑہاپے مین زیادہ اثر کرتی ہین اونسی پرہیز رکھنا چاہییے

باب ۲ دوسرا چھٹی گفتار اور دوسرے حصہ سی تیسری کتاب کے بوڑہون کی غذا کی تدبیر مین ہی اور رفع قبض شکم مین

بوڑہون کو کھانا ایک دفعہ نکھلانا چاہیی بلکہ بتفاریق دینا چاہیی اور ہر مرتبہ تھوڑا
کھلانا چاہیی اور جبکہ کسی بوڑہے کی طبیعت متحمل ہو سکتی ہو کہ ایکبار کھالیوی اوسکو ایک ہی مرتبہ سیر ہو کر
کھانا روا ہے اور کھانا تمام اور کمال اوسکو اوسوقت کھانا چاہیی کہ جب حمام سے باہر نکلے اور کھانا کھا کر
حمام مین نجانا چاہیی خاصتہ اوس آدمی کو کہ جو آزمودہ ہوا ور شدہ سی جو بیماریان پیدا ہوتی ہین آزمائی
ہوئے ہوا ور غذائین غلیظ اور لزج کہ سودا اور بلغم بڑہاوین ندینی چاہیین اور غذائین تیز مانند آلکا مخیر
نکھلانی چاہیین مگر اوسوقت کہ بدنمین اوسکی رطوبتین فرونی جمع ہو گئین ہون بر سبیل علاج سودمند
ہونگی اور اس عمر مین شیر خیلی مفید ہی خاصتہ اگر پیچ نہ پیدا کرے اور ترش ہو جاوی اس سبب سے چاول
دودہ مین خاصتہ شہد یا شکر سے شیرین کیے ہون کھلانا بہت نافع ہی اور بہونک بوڑہون کو ضرر دیتی ہے
اور قلیہ گندنا اور آبکامہ اور روغن زیتون پہلے کھانا کھانے سی دینا خیلے موافق ہے اور طبع کو نرم کرتا ہی
اور لبلاب کو نمک کی پانی مین پکائین اور ساتھ روغن زیتون اور آبکامہ کے بوڑہون کو کھلائین طبع کو
نرم کریگا اور بقدر ساڑہی ستر ماشہ بسفائج ساتھ ایک دستہ برگ کرنب کی پکائین اور صاف کرین اور
بقدر ایک مشت یا دو مشت کسوم کی بیجون کی گری کو ٹکڑا اوسمین جوش دین اور کھلائین قبض شکم
بخوبی رفع ہوگا اور بقدر ساڑہی تین ماشہ یا سات ماشہ علک البطم بوڑہون کی طبع کو نرم کرتا ہی اور
احشا کو پاک کرتا ہی زیتون نمک مین ملا ہوا طعام سی پہلا اس معاملہ مین نہایت مفید ہی اور اگر چودہ
ماشہ افتیمون کو ہمراہ چند دانہ انجیر خشک اور قدری کسوم کی بیجون کے کوٹین اور بوڑہون کو دیوین
قبض کو دور کردیگی اور انجیر خشک شہد کی پانی مین آلودہ کرکے کھانا کھانی سی پہلے چاٹنا اس معاملہ کے
واسطے نہایت سودمند ہی اور معلوم کرین کہ ان چیزون مین سی جو مذکور ہوئین ہر وقت مین ایک چیز لینی
رہین ایک شی پر عادت نکرین اور غذا مین چقندر اور کرفس کام مین لائین اور نابستانی میووجات
مین سی انجیر موافق ہین اور زنجبیل پروردہ بھی موافق ہی لیکن اوسقدر کہ بدن کو بوڑہے کی گرم کرے
اور خشک نکرے اور جہانتک ممکن ہو سکی فصد اس عمر مین نہ کھلوائین مگر بسبب ضرورت شدید سوا ہی

باب تیسرا چھٹی گفتار اور دوسرے حصے تیسری کتاب کے تدبیر شراب میں ہے واسطے بوڑہوں کے معلوم کریں کہ شراب واسطے بوڑہوں کے کہنہ اور نگین چاہیے کہ بدن کو گرم بھی کرے اور ادرار یعنی پیشاب بھی جاری کرے اور شراب سفید اور پتلی نہ پلائیں مگر جسوقت کہ پیاس تکلیف دیوے اور شراب شیرین باد پیدا کرتی ہے اور سخت زیانکار ہے اور کثرت شراب نوشی کی بوڑہوں کے دماغ اور پٹھونکو ممتلی کرتی ہے اور معدہ کے اندر اکثر ترش ہو جاتی ہے اور نہایت ضرر پہونچاتی ہے اور اور قلت شراب نوشی کی فرحت بخشتی ہے اور کھانا ہضم کرتی ہے اور فضول کو بدن سے دفع کرتی ہے

باب چوتھا چھٹی گفتار اور دوسرے حصے تیسری کتاب کے سدہ کی تدبیر میں ہے جو اکثر بوڑہوں کے جسم میں پڑتا ہے جسوقت معلوم ہو جاوے کہ سدہ جگر میں پڑا ہے تو معجون خلافلی یا فودنجی یا اثاناسیا یا امروسیا جو کچھ میسر ہو سکے قدری اوس میں سے دیوین اور سب چیزون سے بہتر بوڑہے آدمی کے لیے تریاق بزرگ ہے اور جسوقت ان معجونوں میں سے کسی معجون کا استعمال فرمائیں تو حمام اور مالش روغن اور غذاؤن گرم اور تر کی ہمیشگی کہیں مانند ماء اللحم کے اور اور اگر سدہ پھیپھڑے میں ہو یا اعضائے تنفس میں تو اوسکے واسطے زوفا اور سہراج اور شربت زوفا میں استعمال کریں اور شربت زوفا بہلے نافع ہے اور موبیز منقی اس معاملہ میں نہایت مفید ہے

باب پانچوان چھٹی گفتار اور دوسرے حصے تیسری کتاب کے بوڑہوں کے نہانے اور خوشبو ملنے کی تدبیر میں ہے جسوقت حمام میں غسل کر چکیں تو برگ مورد کو نگار اور شراب ریحانی اور شہد میں گوندہ کر بدن پر ملیں اور نہاوین اور اگر کوٹھا اور ایہل یعنی ہوہ بیر اور مرزنجوش یعنی دونا مروا اور بنج یا بت اسی طرح سے استعمال کریں نہایت موافق ہوگا اور اگر آردیا نکلا اور بنفشہ کوفتہ اور خربوزہ کا گودہ جسم پر ملا کر نہاوین تو بہتر ہے

گفتار ساتوین دوسرے حصے تیسری کتاب کے مسافرون کی تدبیر میں ہے اور اس گفتار کے سات باب ہیں باب پہلا ساتوین گفتار اور دوسرے حصے تیسری کتاب کے تدبیر سفر میں ہے لازم ہے کہ معلوم کریں کہ مرد مسافر کو سفر میں بے آبی اور پیاس اور بھوک اور گرمی اور سردی اور غذا ..... برخلاف عادت اور پیادہ چلنے اور سواری پر بیٹھنے اور رنج اور تکلیف اوٹھانے سے چارہ نہیں ہے اس سبب سے پہلے عزم سفر سے چاہیے کہ جو کچھ اوسکو گمان کرے کہ راستے میں پیش آویگا اوس پر عادت پیدا کرے اور بدن کو اوس سے خوگیر کرے مثلاً اگر زمانہ گرمی کا ہو تو مکان کے اندر دن کو وقت مقام گرم میں بیٹھے اور عادت متنعم اور گرمی سے بچنے کی اور جو کچھ کہ عیش و عشرت کی اقسام سے ہے اون سب سے دست بردار

ہووے اور اگر زیادہ سردی کا ہو تو جائے کشادہ مین بیٹھے تا کہ عادی ہوائے صحرا کا ہو جاوے اور
ریاضت اور حرکت زیادہ عادت سے کرے اور جو چیزین کہ سفر مین کھاوے گا شہر مین اون چیزون
کی عادت کرے اور ایسی چیز کھاوے کہ جسکا گوہر نیک اور بہتر ہووے اور بہت نکھاوے اور جبتک
بدن کو فصد یا مسہل دواؤن سے پاک نکر لیوے سفر نکرے اور جسوقت ارادہ سفر کا ہو اور
معدہ ممتلی سواری مین نہ بیٹھے اور سوار ہوتے وقت کھانا تھوڑا کھاوے اور اگر کوئی شخص سفر
مین پیاسا ہو تو ساڑہے دس ماشہ تخم خرفہ کوٹین اور سرکہ مین ملا کر پلائین فوراً پیاس کو
بجھا دیگا اور جو تخم خرفہ موجود نہو پانی اور سرکہ ملا کر دیوین اور راستہ مین باتین بھی کم کرنی چاہیئے
کہ دہن خشک نہو جائے اور پشت ستور پر دہی اور دودہ نپیئے کہ چلنے مین معدہ ہلیگا اور قے
پیدا کرے گا باب ۲ دوسرا ساتوین گفتار اور دوسرے حصے
تیسری کتاب کی اوس مسافر کی تدبیرین ہے جو گرمی کے موسم
مین سفر کرے گرمی کے موسم مین سر آفتاب سے پوشیدہ رکھین اور اگر گرمی بشدت ہو
لعاب اسپغول اور برگ خرفہ کے پانی سے سینہ کو تر کرین اور جسوقت ارادہ سواری کا ہووے تو پہلے
ستو جو کے اور شربت میوہ جات تناول کرین اور تھوڑی دیر ٹھہر کر سوار ہووین کہ معدہ مین بخوبی قرار
پاوے اور منزل مین بنفشہ اور روغن گل استعمال کرین اور اگر باد سموم غالب ہو تو مونھہ اور ناک کو رومال
سے باندہے رکھین اور اس تکلیف پر صبر کرین اور پہلے سفر سے حالت باد سموم مین تھوڑی پیاز کا ٹکڑا
کو دو سیر کھٹے دہی مین ملا کر کھا لیوین اور اوس دہی کو پی لیوین اور روغن گل اور روغن مغز
کدو اور روغن بادام ناک مین ڈالین اور اگر کسی کو باد سموم نے مارا ہو تو چاہیئے کہ فوراً ٹھنڈا پانی
اوسکے ہاتھہ پاؤن پر ڈالین اور خنک پانی سے مونھہ بھی دہلائین اور روغن گل اور روغن بید
اور پانی بید کا اور گلاب سر پر اوسکے ڈالین پھر حکم کرین کہ وہ اپنے بدن کو سرد پانی مین
ڈالے اور ایک ساعت صبر کرے اور بدن کو بدیر وہ ہو تا رہے اور غذا اوسکی خنک ترکاریون
تجویز کرنی چاہیے اور جسوقت کہ شدت اوسکی جاتی رہے اور تسکین بخوبی معلوم ہووے تو
مچھلی اور شراب رقیق ممزوج نافع ہو گی اور اگر پیاس غلبہ کرے ٹھنڈے پانی سے کلی کرنی
چاہیے اور اگر اسپر بھی پیاس نہ بجھے تو گھونٹ گھونٹ آب سرد نوش کرے اور اگر تپ ہووے
شیر نوش کرنا بہتر ہے اور اگر تپ یک روزہ ہووے کھٹا دہی کھانا از حد مفید ہے باب ۳ تیسرا
ساتوین گفتار اور دوسرے حصے تیسری کتاب کے اوس

مسافر کی تدبیر مین ہے جو سردی کے موسم مین سفر کرے

جو کوئی راہ مین سردی کے موسم سے نہایت تکلیف اوٹھاوے تو اوسکو منزل پر پہونچتے ہی آگ کے سامنے نہ بیٹھنا چاہیے لیکن بتدریج اور جسم کو گرم کپڑے سے پوشیدہ کرنا چاہیے اور اور اگر سردی نے بدن پر بہت اثر کیا ہو تو چارہ ہوگا اس بات سے کہ جلد اپنے بدن کو گرم کپڑے سے چھپائین اور آگ سے تاپین مگر آگ کے پاس جانے مین شتابی نکرین اور ہاتھ پاؤنکو روغن زیتون گرم کیے ہوئے یا روغن فرفیون یا روغن قسط گرم کیے ہوتے سے چرب کرین اور غذا مین لہسن اور گاے کا گھی بہت ڈالین اور سر پاؤن سر و مین خصوصاً جسدن کہ ہوا ٹھنڈی چلتی ہو معدہ خالی نرکھنا چاہیے اور شراب قوی صرف دو تین قدح نوش کرنا خیلے سودمند ہے اور وہ غذا جسمین لہسن بہت ڈالا ہو کھلائین اور پانی کے بدلے شراب پئین اور صبر کرین کہ معدہ مین قرار پائے اور سر بازوو کو قدرے ہینگ شراب مین حل کرکے دیوین مقدار ہینگ کی ساڑھے تین ماشہ اور وزن شراب کا چھٹانک کم آدھ سیر چاہیے اور موزہ ایسا پہننا چاہیے کہ پاؤن جسمین ہلاسکین اور اگر پہلے پاؤن کو روغن فرفیون گرم سے ملین یا لہسن یا قطران سے اور تھوڑے سے پر اور بال پاؤن کے اوپر رکھکر اوپر سے کاغذ لپیٹین پھر پاتتابہ اوپر اوسکے لپیٹین اور پاؤن موزہ کے اندر ڈالین سردی سے بخوبی سالم رہینگے اور قطران اس مقدمہ مین لہسن سے بہتر ہے اور اگر پاؤن کو کسی کے سردی نے مارا ہو تو چاہیے شلجم کو پانی مین جوش کرین یا سووہ یا کرنب یا انجیر یا بابونہ اور پاؤن اوس پانی مین رکھین مفید ہوگا اور بہتر سب سے علاج اوسکا یہ ہے کہ پاؤن کو برف مین رکھین تاکہ اثر سرما کا اوس سے دفع ہوگا اور آگ کی سامنے نہ جانا چاہیے قطعاً اور پاؤن کی مالش بھی ضرور ہے اور یہ پانی جو اوپر مذکور ہو چکے ہین پاؤن پر گرانا چاہیے اور اگر پاؤن کا رنگ بدلا ہو تو پاؤن مین پچھنے لگائین اور گرم پانی مین رکھوین کہ خون خراب نکل کر تمام جائے اور گل ارمنی سرکہ اور پانی مین حل کرکے طلا کرین اور اگر رنگ پاؤن کا مائل بسیاہی یا سبزی ہو نشان بوسیدگی کا ہے تدبیر اوسکی جدا کرنے کو سوا اور کوئی سودمند ہوگی

باب چھٹا ساتوین گفتار سے دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کی رنگ روے کی نگہداشت مین ہے

معلوم کرین کہ ہر شئے لزج چہرہ پر لگائین مانند لعاب اسپغول یا مرغ کے انڈے کی سفیدی یا کتیرا یا گوند ببول کہ پانی مین حل کیا ہوا تاکہ اثر سورج اور ہوا کا پوست روے پر نہ پہونچے

باب پانچوان ساتوین گفتار سے اور دوسرے حصے تیسری کتاب کا آبہاے غریب کی مضرت دفع کرنے کی تدبیر مین ہے مضرت پانیون غریب کی پیاز سرکہ مین ڈالین اور اوس سرکہ مین شامل کرین دفع ہوجاتیگی اور کاہو بھی اس معاملہ مین جنیلے سودمند ہے اور بہتر یہ ہے کہ مسافر اپنے شہر سے پانی لیجاوے اور جسجگہہ کہ پہونچنا منظور ہے وہان کے پانی مین ملاوے اور جو کوئی شخص خاک اپنے شہر کی لیجاوے اور اوسکو آب غریب مین چھوڑ دے اور خوب گھولکر رکھدے اور صبر کرے کہ وہ خاک تہ مین بیٹھہ جائے پھر اوس پانی کو چھانکر پیئے بہتر اور نہایت مناسب ہوگا اور ٹپکانا پانی کا اور مصعد کرنا یا کورے برتن مین رکھکر نتھارنا دافع مضرت ہے اور شراب مین پانی ملانے سے مضرت آب غریب کی دور ہوجاتی ہے اور رب ترش میوون کا اس معاملہ مین سودمند ہے اور شور پانی سرکہ مین ملاکر پینا چاہیے یا سکنجبین مین اور اگر تخم مورد اور زعرور اور خرنوب پانی مین ڈالکر رکھدین کہ قوت اوسکی حاصل کرے بہتر ہوگا اور مضرت زاجات کے کان کے پانیون کی شراب یا اون چیزون سے جو طبع کو نرم کرتی ہین زائل ہوسکتی ہے اور مضرت تلخ پانیون کی چرب اور شیرین چیزین دفع کرتی ہین اور غذا نخود آب موافق ہے اور مضرت کھڑے ہوئے پانی کی میوہ جات خشک باز رکھتے ہین اور مضرت غلیظ اور تیرہ پانیون کی لہسن دفع کرتا ہے باب چھٹا ساتوین گفتار اور دوسرے حصے تیسری کتاب کا مسافرون کے پیادہ چلنے اور تھک جانے کی تدبیر مین ہے جو آدمی کہ ہمیشہ پیادہ چلنے کی عادت رکھتے ہین اور قوت بھی راہ روی کی بخوبی اونمین ہوتی ہے اونکے لیے تدبیر کی کچھہ حاجت نہین ہے البتہ وہ لوگ کہ قوت نہین رکھتے ہین اور پیادہ چلنے کی عادت بھی اونکو نہین ہے اور اتفاقیہ سفر اونکو درپیش ہووے اور بضرورت کوہ بلند پربھی جانا ہے اور سواری میسر نہین اور ناچار پیادہ چلنا ضروری ہے تو اونکو لازم ہے کہ عصاے سبک ہاتھہ مین لیکر جاوین اور اوسپر اعتماد کرتے ہوئے آہستہ آہستہ چلین اور جسوقت تھکن معلوم ہو کسی سایہ کے تلے بیٹھکر آرام لیوین اور پھر چلین اور عصا پر اعتماد رکھین اور آہستہ آہستہ بدستور چلین اور جہان تھک جاتین پھر آرام لین اور پھر چلین اسی طرح رفتہ رفتہ پہونچ جاتین گے اور اگر بہت تھک جاتین کہ حرکت دشوار ہووے تو پاؤن کے عضلون کو روغن سوسن اور روغن بابونہ سے ملین اور ترشیون اور غلیظ غذاؤن سے پرہیز کرین باب ساتوان ساتوین گفتار

اور دوسرا حصہ تیسری کتاب کے مسافران دریا کی تدبیر مین ہے

معلوم کرین کہ تدبیر مسافران دریا کی غذا مین اور سردی اور گرمی اور اور حالات مین مانند تدبیر مسافران دیگر کے ہے لیکن وہ تدبیرین جو مسافران دریا سے خصوصیت رکھتی ہین یہ ہین کہ اکثر آدمیون کو جو کشتی پر سوار ہوتے ہین متلی اور قے عارض ہوتی ہے پس جسوقت دیکھین کہ قے آتی ہے اوسکو ہرگز بند کرنا چاہیے جب تک کہ بالکلیہ نکل نجاوے اور اگر قے افراط کرے اور ضعف لاوے تدبیر روکنے کی کرین اون چیزونسے کہ معدہ کو قوت بخشین اور قے کو باز رکھین اور اگر کشتی مین بیٹھنے سے پہلے معدہ کو قوی کرلیوین بہتر ہوگا اور بہی اور انار اور مسور غورہ مین یا سرکہ مین پکاکر دینا تخم معدہ کو قوی کرتا ہے اور ابخرون کو دماغ سے باز رکھتا ہے خصوصًا اگر ساتہہ پودینہ کے کہاوین اور اگر شربت پودینہ اور شربت انار اور ہمیشہ اپنے ساتہہ رکہین اولی اور مناسب ہے اور اسی طرح شربت سماق کا نہایت نافع ہے واللہ اعلم تمام ہوا حصہ دوسرا تیسری کتاب کا ذخیرہ کی کتابون سے والحمد للہ علی اتمامہ

تمت
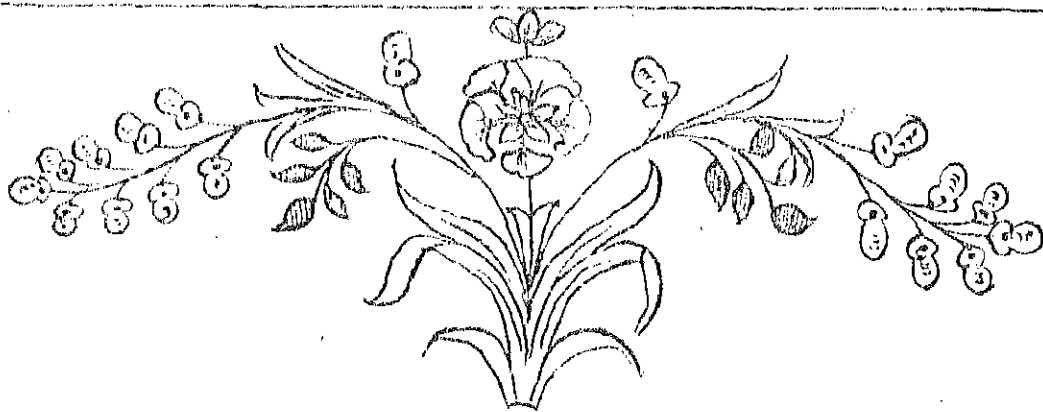
کتاب چوتھی استخراج مرض مین ہے یعنی پہچان مین ہر ایک بیماری کے کہ کون سی
بیماری ہے اور شناخت مین نضج اور بحران اور پہچان مین ہے حال بیمار کے کہ آئندہ کس طرح پر
ہوگا اسکو طبیب تقدمۃ المعرفت کہتے ہین اور اس کتاب کو چار گفتار ہین گفتار پہلی التشخیص
مرض مین ہے کہ ہر ایک بیماری کون بیماری ہے اور اس گفتار کے تین باب ہین باب
پہلا اس امر کے بیان مین ہے کہ طبیب پر واجب ہی کہ پہچانے کہ ہر بیماری کون بیماری ہے
اور طریق اوسکے یاد کرنے کا معلوم کرین کہ غرض طب سے دو کام ہین ایک نگاہ رکھنا تندرستونکی تندرستی کا اور
دور کرنا بیماری کا بیمارونسے اور ان دونون کامونمین طبیب کو حاجت ہی کہ تندرستی اور بیماری دونون کو
پہچانے اور اگرچہ تندرستی کے نگاہ رکھنے مین بیماری کے پہچاننے کی کچھ حاجت نہین ہی لیکن دور کرنے مین
بیماری کے اوسکی احتیاج ہی اسلیے کہ طبیب تک نہ پہچانے کہ ہر بیماری کون بیماری ہے تدبیر اوسکے زوال
کی نہین کرسکتا ہی اور طریق شناخت بیماری کا یہ ہی کہ جنس اور نوع اور فصل اور خاصہ اور عرض کو پہچانے
اور جنس کو قسمت کرے اور انواع کو جو نیچے اوسکے ہین ایک ایک ڈھونڈھے اور علم اوسکا حاصل کرے بعد اوسکے
فصل ہر ایک نوع کی دریافت کرے یعنی نوع کے نیچے جو کچھ ایک دوسرے سے جدا ہوں پہچانے تاکہ جستجو وقت
جانے کہ پہچانے کہ ہر بیماری کون بیماری ہے جنس اور نوع اور فصل اور خاصہ اور عرض اوس بیماری کا

جلد پہچان سکیگا اور حقیقت پر اوس بیماری کے واقف ہو سکیگا اور تدبیر دفع اوس بیماری کی کر سکیگا اور خطا اور
غلطی سے محفوظ رہیگا باب ۲ دوسرا پہچان میں جنس اور نوع اور فصل اور خاصہ
اور عرض کے معلوم کریں کہ جنس کس طرح پر ہے ایک جنس الاجناس ہے کہ ماتحت اوسکی بہت جنسین ہیں
مانند جسم کے کہ نیچے اوسکے جماد اور نباتات اور حیوان ہے اور اوسکو جنس الاعلی کہتے ہیں اور اعلی اوسکو کہتے ہیں کہ وہ
عام تر ہے کیونکہ نام جسم کا جماد پر اور نیز نباتات اور حیوان پر اطلاق کیا جاتا ہے اس سبب سے جسم جنس اعلی اور
جنس الاجناس ہے اور جماد اور نباتات اور حیوان انواع ہیں نیچے اوسکے دوسری جنس خاص ہے اسلیے کہ
جماد اور حیوان اور نباتات کہ انواع جنس اعلی کی ہیں ہر ایک بقیاس انواع دیگر کے کہ نیچے ہر ایک کے ہیں جنس ہیں
مانند جنس حیوان کے کہ نیچے اوسکے آدمی اور گھوڑا اور اور انواع جانوران ہیں پس حیوان جنس خاص ہے
اور آدمی اور گھوڑا اور جانور ہر ایک نوع ہے نیچے جنس حیوان کے اور نوع خاص تر ہے جنس سے اور
ایک نام ہے کلی اور ذاتی کہ بہت اشخاص پر جاری ہے مانند نام انسان کہ زید اور عمر اور بکر پر اطلاق
پاتا ہے یعنی نام ان لوگوں کے نوع میں ایک ہیں اور بدن اور عدد میں ایک دوسرے سے جدا ہیں اور
فصل خاص تر نوع سے ہے اور ایک نام ہے کلی اور ذاتی کہ اوپر ہر نوع کے اطلاق کیا جاتا ہے اور
ہر ایک نوع بسبب اوس نام کے ایک دوسرے سے جدا ہوتی ہے مانند ناطق کے کہ آدمی اوسکے سبب سے
اور جانوروں سے جدا ہوتا ہے اور خاصہ خاص تر ہے فصل سے اور ایک نام ہے کلی نہ ذاتی بلکہ عرضی ہے
جیسے ہنسی اور لکھنا کہ مخصوص واسطے انسان کے ہے اور عرض عام مشترک ہے نہ ذاتی اور بہت چیزوں کی نوع
میں مخالف ایک دوسرے کے ہیں موجود ہے جیسے سفیدی کہ برف میں بھی ہے اور سفیدہ میں بھی اور اور
اکثر چیزوں میں اور جیسے سیاہی کہ کوے میں بھی ہے اور زنگی میں بھی اور اور چیزوں میں بالتفسیر اس امر
میں یہ ہے کہ طبیب جنس اور نوع اور فصل اور خاصہ اور عرض مرض کو اچھی طرح تلاش
کرے اور حقیقت پر بیماری کے کیونکر واقف ہووے طریق دریافت کرنے جنس اور
نوع اور فصل اور خاصہ اور عرض بیماری کا یہ ہے کہ طبیب جنس اعلی کو پہچانے اور وہ بیماری ہے کہ سب
اجناس اور انواع بیماریوں کی ماتحت اوسکے ہیں اور کچھ علاج بیماری کا برخلاف اور بالتضاد اوسکے کرنا چاہیے
پھر انواع کو کہ نیچے جنس اعلی کے ہیں ڈھونڈھے اور ہر ایک کو ساتھ فصل ذاتی کے دوسری سے جدا کرے
اس سبب سے جنس خاص تر کو دریافت کرے اور علاج خاص تر کا کرے اور کسی بیماری گرم بیماری کا علاج
سرد تدبیر سے نہ چاہیے یا بیماری سرد کا علاج اوسکا گرم تدبیر سے چاہیے پھر نوع بیماری کو پہچانے اور ساتھ
فصل ذاتی کے اوسکو انواع دیگر سے جدا کرے اور اگر وہ بیماری عفونت سے کسی خلط کے ہے مثلا اور علاج

کرے اور کبھی کہ مادہ عفونت کو بدن سے باہر کرنا چاہیے پھر نوع خاص ترکو ڈھونڈے اور ساتھ فصل ذاتی کے اوسکو
جدا کرے اور کہو کہ یہ بیماری عفونت سے فلان خلط کے ہے اور کوئی علاج خاص تر ڈھونڈے اور کہے فلان خلط بد کو
باہر کرنا چاہیے مثال اوسکی یہ ہے کہ ایک آدمی کو تپ غب خالص غالب ہے اوسکو جنس اعلی بیماری ہے اور جنس
خاص تر اوسکی یہ ہے کہ یہ بیماری گرم بیماری ہے علاج ساتھ سردی کے کرنا چاہیے اور نوع اوسکی یہ ہے کہ
یہ بیماری ایک تپ ہے کہ بسبب سڑجانے مواد کے عارض ہوئی ہے علاج اوسکا حسب مادہ کرنا چاہیے اور
نوع خاص تر یہ ہے کہ کہے کہ یہ بیماری گرم ہے اور سبب اوسکا عفونت صفراوی ہے اور علاج اوسکا پاک کرنا بدن
سے خلط صفراوی سے اور تسکین حرارت کی اور فصل اوسکی یہ ہے کہ یہ بیماری نہایت گرم ہے اور سبب اوسکا عفونت صفراوی ہے
اور علاج بجز استفراغ صفرا اور تسکین حرارت کے اور کوئی نہین ہے مثال دوسری جنس اعلی بیماری ہے
اور جنس خاص تر اوسکی یہ ہے کہ یہ بیماری گرم ہے کہ ماتحت اوسکی بیماریان گرم اور اورام گرم اور درد
گرم وغیرہ ہین اور نیچے اوس ہر ایک نوع کے انواع بہت ہین چنانچہ ماتحت تپ گرم کے غب خالصہ
اور غیر خالصہ اور شطر الغب تپ یکروزہ اور تپ دق ہے اور نیچے ہر ایک کے انواع دیگر ہین جیسے نیچے تپ
غب کے خالصہ اور غیر خالصہ ہے اور نیچے بیماری دق کے دق راسخی اور دق مشائخی ہے اور ہر ایک نوع کو ساتھ
فصل ذاتی کے جدا کرے چنانچہ فصل ذاتی غیر خالصہ کی یہ ہے کہ دوسرے دن اثر تپ کا نہین ہوتا ہے اور
فصل ذاتی شطر الغب کی یہ ہے کہ ایک دن تپ نہایت قوی ہوتی ہے اور دوسرے دن بھی کچھ
اثر تپ کا موجود ہوتا ہے لیکن ضعیف ہوتا ہے اور خاصہ ایک حالت ہے کہ ایک نوع کے لیے ہوتی ہے اور
روا ہے کہ کبھی ہو اور کبھی نہو لیکن جسوقت کہ موجود ہووے سوای اوس نوع کے اور کسی مین نہو جیسے صفراوی
تپ مین اور عرض ایک حالت ہے کہ طبع بیمار پر ظاہر ہوتی ہے مانند درد سر او بیخوابی کہ تپ سے پیدا ہوتی ہے
پس جسوقت کہ طبیب جنس اور نوع اور فصل اور خاصہ اور عرض کو بیماری کے اس ترتیب سے ڈھونڈے
جلد بیماری سے واقف ہوجاوے گفتار دوسری نضج کی پہچان مین ہے اور اوسکے پانچ باب
ہین باب پہلا اس امر مین ہے کہ نضج کیا چیز ہے معلوم کرین کہ نضج پختہ ہونا مواد بیماری کا
ہے لیکن نضج دو طرح پر ہے ایک نضج راستی ہے اور وہ نضج ہے ستودہ اور امیدوار دوسری نضج ہے بد اور ناستودہ
و لیکن اسوجہ سے کہ دونون مین مواد بیماری کا احوال اپنے سے پھر جاتا ہے دونون کو نضج کہتے ہین پس نضج
راستی یہ ہے کہ قوت مغیرہ مواد پر بیماری کے غالب ہوتی ہے اور اوسکو تیار اس بات پر کردیتی ہے کہ
طبیعت باسانی دفع اوسکو کرسکے اور نضج ناستودہ غلبہ علت کا ہے اوپر قوت مغیرہ کے اور عاجز ہونا طبیعت کا
نکالنے اور اصلاح پر لانے سے مواد بیماری کے اس سبب سے عفونت مواد مین مرض کی ظاہر ہوتی ہے

مثال جسوقت کہ ذات الجنب مین کہانسی کے ساتھہ ایسا تھوک آوے کہ قوام مین معتدل اور رنگ سپید ہوا اور راند کے مائل بزردی اور بآسانی نکلا اور جو اوسکو آگ پر ڈالین بو اوسکی ناخوش نہ معلوم ہو تو وہ نشان نضج راستی کا ہی اور اگر قوام مین گاڑہا یا پتلا ہوا اور رنگ نیلا یا سیاہ یا مائل سبزی اور آگ پر ڈالنے سے بو ناخوش دیوے تو وہ نشان بوسیدگی مواد کا ہی اور جسوقت کہ کچہہ تھوک نہو اثر نضج کا بالکلیہ ظاہر نہوگا

باب ۲ دوسرا منفعت نضج مین سے ہر ایک خوف اور ہر ایک خطر کہ بیماری مین پہلے ظاہر ہونے نضج راستی کے ہوتا ہی اس سبب سے ہے کہ غایت یعنی انتہا قوت بیماری کی وقت ظاہر ہونے نضج تک رہتی ہے پس جسوقت اثر نضج کا ظاہر ہوگیا بیماری نے انحطاط پایا یعنی نقصان اور گھٹنا اختیار کیا اور بیمار بیماری سے باہر ہوا اسلیے کہ بعد نضج کے کسی بیمار کو اوس بیماری سے کہ جو اوسپر غالب ہے کچھ خطر نہین ہوتا ہی اگر کوئی خطا ظہور مین نہ آوے اور حال صاحب تپ کا تپ مین مانند حال اوس عضو کی ہی کہ جسمین ورم ہو کہ وہ پختہ ہوگا اور پیپ ڈالیگا اور جسوقت کہ مواد تپ کا رگون مین پکنا شروع ہووے اوسدن تپ کا زمانہ تزاید مین ہوگا یعنی شدت اوسکی بڑہیگی اور جب پک جائے اور اثر پختگی کا ظاہر آوے شدت تپ کی کم ہوجائیگی اسی سبب سے کہا گیا ہی کہ انتہا قوت بیماری کی وقت نضج کے ظاہر ہونے تک ہی اور جو کہ حال تپ کا اور حال اوس مواد کا جو رگون کے اندر ہو مانند ورم کے ہی کہ پختہ ہوگا کہ جبتک ورم مین پیپ سپید اور ہموار نہ پڑیگی پختہ نہوگا اسی طرح تپ مین بھی جبتک قارورہ کی گاد سفید اور ہموار ظاہر نہوگی مواد تپ کا رگون مین پختہ نہوگا اور معلوم کرین کہ بعد نضج کے امن خطر سے موافق اندازہ اثر نضج کے ہوتا ہی جسوقت کہ اثر نضج کا بالکلیہ ظاہر ہووے بیمار خطر بیماری سے بتمامی باہر آویگا اگر کوئی خطا نکیجائے اور درازی اور کوتاہی بیماری کی بلحاظ زودی اور دوری نضج کے ہوتی ہے ہرچند اثر نضج کا جلدتر ظاہر آوے بیماری جلدتر زائل ہوگی اور ہرچند اثر نضج کا دیر مین ظاہر ہووے بیماری بدیر دفع ہوگی اور نضج راستی دلیل سلامتی کی ہے پس جسقدر اثر نضج راستی کا ظاہر ہوگا اوسیقدر بیماری مین تخفیف اور امیدواری ظاہر ہوگی اور اگر بیماری سخت اور دشوار ہو اور اوسمین نشانیان بد معلوم ہودین تو جسوقت کہ ایک نشان نضج کی نشانیون سے ظاہر ہوگا اوسیقدر بیماری مین نقصان ظہور مین آئیگا اور ہرگز نشان نضج راستی کا ساتھہ نشانیون نیک کی یکجا نہین ہوتا لیکن بعضی بیمار یون مین ہوسکتا ہی کہ نشان نضج راستی کا ساتھہ نشانیون خطرناکی کے یکجا ہووے اور جسقدر کہ نشان نضج کا ظاہر ہوگا خطر بیماری کا اوسی قدر کمتر ہوگا اور اگرچہ نضج نشان سلامتی کا ہے ہونا نضج کا نشان ہلاکت ہو نیکا نہین ہی اسلیے کہ اکثر بیماریان ایسی ہوتی ہین کہ زمانہ اونکا طول کھینچتا ہی اور باوجود درازی مدت کی کچہہ اثر نضج کا ظاہر نہین ہوتا ہی اور بتدریج بیمار اوس مرض کا بسلامتی بیماری سے علحدہ ہوجاتا ہی لیکن اتفاق

قوت پر ہوا ہی اگر قوت بدستور قوی ہووی امیدوار رہنا چاہیے اور اگر ضعیف ہووی بدہی امید منقطع کرنا چاہیے

باب تیسرا اس معاملہ مین ہی کہ طبیب کو ہمیشہ اثر نضج کا ڈہونڈہنا چاہیے اور جسجگہ اثر نضج کا نہ ہووی اعتماد قوت پر کرنا چاہیے اور جو کہ منفعتین نضج کی بہت ہین طبیب پر واجب ہی کہ اثر نضج کا ڈہونڈہی واسطے دو کام کی ایک یہ کہ جسوقت اثر اوسکا ظاہر ہووی سمجھے کہ قوت مغیرہ مواد بیماری پر غالب ہی اور طبیعت کو قوت حاصل ہوتی ہی کہ مواد کو دفع کر سکیگی اگر طبیعت کو مدد دینا ضرور ہے اس معاملہ مین مدد دیوی اور اگر اثر نہ ہووے اور قوت بدستور قوی ہے تو طبیعت کو اور قوت مغیرہ کو مواد کی نکالنے مین مدد دیوی اور اگر قوت ضعیف ہو اور کچہ اثر نضج کا ظاہر ہو تو کوئی علاج قوی اور کچہ استفراغ کسی طرح کا نکرے اور بجز اس امر کے اور کسی تدبیر مین مشغول ہو کر قوت ضعیف کو نگاہ رکہے اور بیمار کو اثر اوسکے سے خبر دیوے کہ علاج نکرنا چاہیے تا کہ طرف علل کے عود نہ ہووی

باب چوتہا اس بات کی شناخت مین ہے کہ اثر نضج کا کہ کیونکر اور کہان سے ڈہونڈہنا چاہیے معلوم رہے کہ نضج مواد مین بیماری کے ہوتا ہے اسلیے طبیب کو چاہیے کہ نگاہ کرے کہ مواد کون سے عضو مین ہے اثر نضج کا اوس عضو سے ڈہونڈہے جیسے اعضاے نفس کی بیماریوں مین احوال پر تہوک کی نگاہ کرے اور اثر نضج کا تہوک مین ڈہونڈہے اور آنتون کی بیماریوں مین احوال ثفل نگاہ کرے اور جگر کی بیماریون مین پیشاب مین ملاحظہ کرے اور بیماریوں اور دردون دماغ مین مانند زکام اور سرسام وغیرہ کے احوال مین اون رطوبتون کے جو کانون اور ناک سے اوترتی ہین نگاہ کرے اور آنکہہ کی بیماریوں مین احوال مرض پر لحاظ کرے اور تپون مین پیشاب کی گاد مین نگاہ کرے اسلیے کہ مواد عفنی تپونکا اکثر رگون مین ہوتا ہی اگر کچہ گاد نہ دیکہے اور رنگ اور قوام پیشاب کا پہلا دیکہے سمجہے کہ ہنوز کچہ اثر نضج کا ظاہر نہین ہے اور اگر رنگ قوام اوس ہیئت سے کہ جیسا اول مرض سے رہا ہی متغیر ہو جائے اور بدلجانے مثلاً سپید ہووی یا سرخ یا زرد اور قوام معتدل اور تہ مین قارورہ کے گاد پیدا ہو تو یقین کرے کہ اثر نضج کا ہے اور اگر باوجود متغیر ہونے قوام بول کے قوام اور رنگ اور گاد ستودہ اور بہتر ہووی دریافت کرے کہ اثر عفونت کا ہے اور نشان نضج کا اور احوال پیشاب کا تفصیل تیسری کتاب مین بیان کیا گیا ہے اور اگر تپ کی ساتھ کسی عضو مین ورم ہو تو اثر نضج کا بول مین اور نیز مقام ورم مین ڈہونڈہنا چاہیے اور اگر ورم ہو بجز پیشاب کی اور جگہہ سے نہ دریافت کرنا چاہیے اور معلوم کرین کہ جسوقت کہ سینہ کی بیماریون مین نفث پختہ یعنی تہوک پکا ہوا ایک بار سے حلق سے نکلے تو حال نیک پر نشان دیگا ایک پختگی مواد پر دوسرے قوی ہونے قوت پر اسلیے کہ اگر ایسا ہوتا ہے اگرچہ مواد پختہ ہو لیکن بسبب ضعیفی قوت کی تہوک بہت نہین آتا ہی اور جو بیماریان کہ خشک مزاجون مین عارض ہوتی ہین نضج مواد کا اونمین بدشواری ہوتا ہے اور نیز نفث بہی اوسکا مشکل ہوتا ہے اور نشان

خشکی کا مثلاً ذات الجنب مین یہہ کہ قوت اپنے مقام پر ہوگی اور وقت نضج کے کچھ تعب نہوگا اور بیماریون جگر اور تلی او رمعدہ اور آنتون مین خشکی طبع ہوگی اور تپون مین خشکی دہن اور سیاہی زبان اور درشتی پوست ہوگی اور آنکھ کے درد مین ظاہر نہونا چرک کا اور خشکی چشم ہوگی اور زکام اور سرسام مین خشکی مجری بینی اور نہ ظاہر ہونا رطوبتونکا ہوگا اور دردون اور زخمون مین سختی موضع کی ہوگی اور نہ جاری ہونا پیپ کا

باب ۵ پانچوان نضج ناقص اور نضج تام فرق مین ہی

جسوقت کہ سر کی بیماریون مثل سرسام اور زکام کے تری رقیق اور تیز بہنی شروع ہووے معلوم کرین کہ آغاز نضج ہوا اور اگر اوسیطور پر ٹھہر جاے تو نضج ناقص ہی اور اگر قوام اوسکا معتدل پاوین نضج راستی یعنی نضج کامل اور تمام تصور کرین اور آنکھ کے درد مین آنسو گرم اور پتلے اور بہت نشان خامی اور شروع نضج کا ہی اور جسوقت کم ہوجاوے اور قوام معتدل ہو نشان نضج ناقص کا ہی اور جو آنسو کثرت سے آوین اور گاڑہے گاڑہے اور چرک بہی لاوین اور آنکھ برابر ہونے لگے نشان نضج راستی کا ہی اور سینہ کی بیماریون مین جسوقت تھوک پتلا آنا شروع ہو آغاز نضج ہوگا اور اگر اوسی طور پر ٹھہرے نضج ناقص ہوگا اور اگر قوام اوسکا معتدل ہوجاوے اور باسانی نکلے نضج راستی ہوگا اور جسوقت کہ زخم زرداب رقیق بہت جاری کرے نشان خامی اور آغاز نضج کا ہی اور جسوقت کہ زرداب کمتر جاری کرے اور قوام اوسکا معتدل ہو نضج ناقص ہوگا اور ریم سفید اور ہموار اور معتدل کا آنا نشان تمامی نضج کا ہی اور نشانیان خامی اور نضج ناقص اور نضج تام کی پیشاب مین تین وجہہ سے ڈہونڈنی چاہیین لیکن نشان خامی کا یہہ ہی کہ جب پیشاب سفید بہت اور پتلا بہت ہوگا نضج سے دور تر ہوگا اور جسوقت کہ بعد سفید ہونے کے زردی کیطرف میلان کرے یا بعد رقیق یعنی پتلا ہونے کے تیرہ ہوجاوے اور اوسی ہیئت پر رہے اور گاڑہا کرے یا قوام اوسکا پتلا ہو اور رنگ ناری یہہ تینون احوال نشان آغاز نضج کے ہین وجہہ دوسری تہ نشینی ہین اور پیدا ہونا درمیان بول کے مانند ابر سپید اور ہموار کے کچہہ کا معلوم ہووے یہہ نشان نضج ناقص کا ہی وجہہ تیسری یہہ کہ گاڑہا اور سفید اور پیوستہ تہ نشینی کی تہہ مین نظر آئے یہہ نشان نضج تام کا اور جسوقت کہ نضج ناقص ہوگا بحران بہی ناقص ہوگا اور جسوقت نضج تمام ہوگا بحران بہی تمام ہوگا اور بعد نضج ناقص کے توقع بحران تام کی نرکہنی چاہیے اور معلوم کرین کہ ہواے سرد نضج کو بڑہنے نہین دیتی اور طرف کمال کے پہونچنے نہین دیتی اور غذائون سرد اور ٹہنڈہی اور خشک شربتون کا بہی یہی خواص ہے پس اسی وجہہ سے آگ اور حمام اور شربتہاے معتدل مددگار نضج ہین اور گرمی کی فصل اور عمر جوانی اور گرم شہرون مین نضج بہت کامل اور نہایت جلد اور تمامتر ہوتا ہی اور جسوقت کہ مواد کسی عضو مین ہو اور مزاج حالت اعتدال پر ہو تو قوت عضو کی اوس مواد کو جلد پکا دیگی اور جسوقت کہ مزاج عضو کا تباہ ہوجاوے اور ساتہہ مزاج مادہ بد برابری کرے تو اوس صورت مین علت متمکن یعنی بیماری قرار پکڑے گی اور قوت عضو کی پکانے سے اوسکے

مواد کے عاجز آویگی اور جسوقت کہ تپ غب خالصہ مین دوسرے دن پیشاب کے اندر اثر نضج تمام کا ظاہر ہو
تو معلوم کر لینا چاہیے کہ تپ تین نوبت سے زیادہ نہ بڑہیگی اور اگر نضج ناقص ہو نوبت بڑہتی جائیگی واللہ اعلم
بالصواب

گفتار تیسری بحران کی شناخت مین ہے اور اس گفتار کے دس باب ہین

باب پہلا اس مضمون مین ہے کہ بحران کیا چیز ہے اور انواع اوسکی کتنی ہین

بحران زبان اہل یونان مین ایک لفظ ہے مراد سرکش ہونی ایک دشمن سے کہ ساتھہ کسی دشمن کے واسطے
انصاف کے روبرو قاضی کے جاوے اور ایک دشمن دوسرے پر غالب ہونا چاہے اور جس طرح ایک مدت تک مجلس
حکم مین دونون دشمن بسر کرین اور ہر ایک واسطے ثبوت دعوی اپنی کی کوشش کرے یہانتک کہ بعد گذرنے ایک عرصہ کے
درستی دعوی ایک دشمن کی نزدیک قاضی کے ثابت ہو جائے اور بعد ثبوت کے قاضی اوسیوقت انصاف کرے
اسی طرح مواد بیماری کا اور طبیعت جسم بیمار مین بھی اوسی نہج پر ایک مدت تک ساتھہ ایک دوسرے کے کوشش کرتی
ہین پس اگر اوس مدت مین مواد پختہ ہو جاتا ہے اور طبیعت غالب ہوتی ہے تو اوسیوقت نشان غلبہ طبیعت کا
ظاہر ہوتا ہے اور یا طبیعت عاجز آتی ہے اور مواد اوسپر غالب ہوتا ہے تو اوسیوقت نشان ضعف طبیعت کا ظاہر
ہو جاتا ہے پس بحران متغیر ہونا حال بیمار کا ہے ایک حال سے طرف دوسرے حال بہتر یا بدتر کے اور متغیر ہونا
یعنی پہرنا حال بیمار کا چہہ طرح ہے ایک یہ کہ طبیعت ایکبارگی قوت پاوے اور بیماری کے مواد کو دفع کرے دوسرے
یہ کہ ایکبارگی طبیعت عاجز ہو جاوے اور مواد اوسپر غلبہ حاصل کرے اور حال بیماری کا ایکبارگی پہر جاوے اور
بیمار ہلاک ہو جائے اسکو بحران بد کہتے ہین اور یہ دونون طرح کے بحران امراض حادہ یعنی تیز بیماریون مین ہوتے ہین
تیسرے یہ کہ طبیعت بتدریج تہوڑی تہوڑی قوت پاوے اور بیماری کے مواد کو پکاوے اور دفع کرے اور ایک مدت مین
قوت کامل حاصل کرے اور بیماری کے مواد تمامی دفع کرے اسکو تحلیل کہتے ہین چوتھے یہ کہ مواد بیماری کا پختہ ہو کے
اور طبیعت عاجز ہو اور بتدریج ضعیف ہوتی جائے اور مواد کا غلبہ بڑہتا جائے یہانتک کہ بعد ایک مدت کے
بالکلیہ بجز طبیعت کا ظاہر ہو جائے اور بیمار ہلاک ہووے اسکو ذبول کہتے ہین اور کاہش بھی کہتے ہین اسلیے کہ
اس صورت مین کہ اعضا گہلتے ہین اور رطوبتین تحلیل خرچ ہوتی ہین اور حرارت غریزی تہوڑی تہوڑی کم ہوتی
جاتی ہے یہانتک کہ بالکلیہ فنا ہو جاتی ہے اور یہ دونون طرح کے بحران دراز بیماریون مین ہوتے ہین جسکو
طبیب بیماری مزمن کہتے ہین پانچوین یہ کہ حال بیمار کا متغیر ہو جائے یعنی اپنی حال سے پہر جائے گردیدنی میل
یعنی بحران ہووے نیک ولیکن ناقص اور باقی ایک مدت مین تمامی کو پہونچے پس بسلامتی انجام یہ بھی
بحرانہا ہی نیک مین سے ہوگا چہٹے یہ کہ پہلے بحران ہووے بد اور ناتمام اور بعد اوسکے قوت قدرے قدرے تہوڑی
تہوڑی ضعیف ہوتی جائے یہانتک کہ تمام قوت جاتی رہے اور نوبت ہلاکت کو پہونچے یہ منجر انتہا کی

بدرکے ہی اور یہ دونون طرح کے بحران نہ بیماریون حادّہ یعنی تیز مین ہوتے ہین اور نہ مزمن بیماریونمین اور بحران
قوی اور تمام ایک بار ہوتا ہی اور جب بحران تمام ہونیوالا ہو تو قبل اوسکی ایک اضطراب جسم بیمار مین نہایت
عظیم ہوگا اور احوال ہولناک ظاہر ہونگے اور جب بحران ناقص ہونیوالا ہو تو اضطراب کمتر ہوگا اور سبب اضطراب کا
کوشش کرنا طبیعت کا ہی ساتھ مواد بیماری کے اور مثال کوشش کرنی طبیعت کی ساتھ مواد بیماری کے
اور وہ اضطراب کہ اوس سے ظاہر ہوتا ہے مانند کوشش کرنے دو لشکر مخالف کے ہے ساتھ ایک دوسرے کے
اسلیے کہ بیماری جسم مین مانند دشمن بیگانہ کے ہے اور طبیعت مانند بادشاہ کے ہے اور جسم مثل ولایت کے پس
جسوقت کہ دونون لشکرون مخالف مین لڑائی سخت واقع ہو تو نشانیان سختی جنگ کی ولایت مین ظاہر
ہونگی مانند نعرہ مبارزان اور بہنا خون کا اور اوٹھنا غبار کا اور مثل اوسکے پس جسوقت یہ نشانیان
ظاہر آوین تو فتحیابی ایک گروہ کی اور شکست دوسرے گروہ کی اوسیوقت ظہور مین آئیگی اور یہ دو حال سے
باہر نہین ہی یا بادشاہ ولایت کا ایکبارگی فتح پائیگا اور دشمن کو اپنے ملک سے دفع کریگا یا دشمن ایکبارگی
بادشاہ پر ظفریاب ہوگا اور والی کو ولایت سے دفع کریگا یا ایسا حال ہوگا کہ بادشاہ ولایت کا ایکبار غلبہ
پائیگا اور دشمن کو کچھہ ہٹائیگا پھر وہ دشمن دوسری اور تیسری مرتبہ حملہ کریگا اور آخر مین شکست فاش
اوٹھائیگا اور یا ایسا ہوگا کہ دشمن بادشاہ ولایت پر ایکبار غلبہ پائیگا اور کچھہ ملک ولایت مین سے تحت تصرف
مین لائیگا پھر بادشاہ دوسری اور تیسری مرتبہ بھی بہت کوشش کریگا آخر کو شکست فاش اوٹھائیگا اور
اور ولایت تمام دشمن مین چھوڑ دیگا پس اس مثال سے معلوم کر لینا چاہیے کہ طبیعت بیماری کی بھی ساتھ مواد
بیماری کے اسیطرح کوشش کرتی ہی اور کوشش کرنا اوسکا بھی دو حال سے باہر نہین ہی یا طبیعت قوی ہوگی اور
بیماری کو ایکبار اعضاء رئیسہ اور تمام بدن سے دفع کریگی اسکو بحران تام کہتے ہین یا طبیعت قوی نہووے اور بیماری
کو اعضاء رئیسہ سے دور کر دیگی لیکن اعضاء دیگر اور اطراف سے بھی دفع نکرسکیگی اسکو بحران انتقال کہتے ہین اور مثال
اسکی مانند اوس بادشاہ کی ہی کہ شہر کو نگاہ رکھے اور اطراف شہر اور ملک کو قبضہ دشمن مین چھوڑ دیوے اور بحران
انتقال کئی طرح پر ہوتا ہے اکثر ساتھ یرقان اور ورم اور خراج اور بثورات کے ہوتا ہی اور اکثر بحران انتقال ساتھ
دبیلہ اور طاعون اور نملہ اور نار فارسی اور آبلہ اور خورہ اور خناق اور تپ ربع اور جرب اور جذام اور سرطان اور
دوالی اور داء الفیل اور نقرس اور تشنج اور درد پشت اور درد سرین اور درد زانو کے ہوتا ہی اور بیماری سبب
اوسکے دور ہوجاتی ہے بیکبارگی اور اکثر اوقات ایک نشان ظہور مین آتا ہے کہ جس سے یہ بات دریافت
ہوتی ہے کہ مواد کسی عضو کیطرف میل کریگا اور اوس عضو مین حرارت بزرگ ہوتی ہی پس جسوقت یہ نشان
ظاہر دیکھین تو نگاہ رکھین اوس عضو کی قوت کو مشغول ہووین اور اوس مواد کو کسی اور طرف پھیر دیوین

اور دارو پھر وہی مواد کا ایک عضو سے طرف دوسری کسی عضو کے باب دوم مین گفتار اول سے دوسری حصے
تیسری کتاب کے بیان کیا گیا ہے اور توقع بحران تام کی قوت قوی اور خلط اگرم اور رقیق سے رکھنی چاہیے
اور اگر قوت قوی ہو اور خلط غلیظ ہو بحران انتقال کی امید رکھنی چاہیے اور جسوقت کہ مواد رقیق ہو بحران
بعرق یعنی پسینہ کے ساتھ ہوگا اور اگر مواد اوس درجہ رقیق نہو لیکن گرم ہووے تو بحران برعاف یعنی ساتھ
نکسیر کے ہوگا یا ساتھ ادرار بول یا ساتھ دستون کے یا ساتھ قے کے اور بحران سر کی بیماریونکا ہوتا ہے
ساتھ چرک کے اور ساتھ اوس پانی کے جو ناک سے اوترتا ہے اور ساتھ زرداب کے جو کان سے بہتا ہے اور
بحران سینہ کی بیماریون کا نفث یعنی تھوک کی ساتھ ہوتا ہے اور جاری ہونا خون کا بواسیر سے اکثر بیماریون
مین بحران نیک ہے خاصة اوس آدمی کو جسکو عادت ہو اور سب سے بہتر اور کامل اور تمامتر بحران رعاف
یعنی نکسیر ہے پھر دست پھر قے پھر ادرار بول پھر پسینہ **باب ۲ دوسرا وقت بحران کی شناخت
مین ہے اور نیکی اور بدی مین اوسکی** نوین باب مین پہلی گفتار سے دوسری کتاب کے
ہین کہ سب بیماریونمین چار وقت ہوتی ہین اول وقت شروع بیماری کا ہے اوسکو ابتدا کہتے ہین دوسرا
وقت بڑھنے مرض کا ہے اوسکو وقت تزاید کہتے ہین تیسرا وقت انتہا کو پہونچنے مرض کا ہے اوسکو وقت انتہا کہتے ہین
چوتھا زمانہ گھٹنے مرض کا ہے اوسکو وقت انحطاط کہتے ہین پس معلوم کرین کہ بحران تمام وقت انتہا کے سوا
نہین ہوتا ہے اور جو بحران کہ زمانہ انتہا سے پہلے ہو یا ناقص ہوگا یا بد ہوگا چنانچہ آیندہ مذکور ہوگا اور جو بحران کہ
ابتداے مرض مین ہوتا ہے جلد ہلاک کرتا ہے اور جو وقت تزاید مین ہوتا ہے اگر بحران نیک ہووے ناقص ہوگا
اور اگر بد ہووے تو بیمار اوس بحران سے نہایت بدحال اور بے آرام ہوگا اور جو بحران کہ زمانہ انتہا مین ہوتا ہے
تمام ہوتا ہے اور وہ دو حال سے خالی نہین ہوتا یا مواد بیماری کا ساتھ نہایت پختگی کے پہونچتا ہے اور
طبیعت اوسپر قابض اور غالب ہوتی ہے اور حرکت مین آتی ہے اور ایکبارگی دفع کرتی ہے اور یا مواد بیماری کا
نہایت پختگی کو پہونچتا ہے اور طبیعت پر ایکبارگی قہر کرتا ہے اور بیمار ہلاک ہو جاتا ہے اور جاننا چاہیے کہ جسوقت
کہ حرکت بحران کی اون دنون مین ہو کہ عادت جن روزون کی ہے کہ طبیعت اون روزونمین حرکت
مین آتی ہے تو وہ بحران امیدوار ہوگا اور جو پہلے اوس سے حرکت مین آوے حرکت ضروری ہوگی اور نشان
اس امر کا دیکھی کہ مواد بیماری کا نہایت بدی یا کثرت ہے اور طبیعت کو گرانبار کیا ہے یا اوسکو اضطراب مین ڈالا ہے
پس اسی سبب سے ہے کہ جسوقت کہ نشانیان بحرانی نشان دیوین اس بات کا کہ بحران مثلاً چودھوین
ہوگا تو حرکت اوسکی جلد تر ظاہر ہوگی اور اگر وہ روز کہ حرکت ظہور مین آئے روز ہاے بحران سے ہو مانند
گیارہوین دن کی تو نشان اس بات کا دیگا کہ بحران اگرچہ نیک ہوگا ناقص ہوگا اسلیے کہ مواد بیماری کی

طبیعت کو اضطراب مین ڈالا ہوگا اسی سبب سے باسلامت بیمار یونہین بحران بد بر ہوتا ہے اور وقت پر ایسے
ہوتا ہی اسلیے کہ طبیعت آسانی سے پیدا ہوتی ہے اور مواد بیماری کا اوسکو اضطراب مین نہین ڈالتا ہی لاجرم ضعف
کر سکتی ہے یہانتک کہ مواد بیماری پختہ ہو جاتا ہے اور بیمار یونہین جلد تر حرکت بحران کی ہوتی ہے اسلیے حرکت بحران کی
وقت انتہا سے پہلے یا بسبب قوت بیماری ہوتی ہے یا بسبب امر بیرونی کے کہ طبیعت کو بے وقت حرکت دیوے جیسے کھانا کسی
طعام یا شراب کا نہ بوقت اور نہ باندازہ حاجت اور نہ لائق مزاج بیمار کے یا بسبب کسی عارض کے اعراض
نفسانی سے بحران کو حرکت ہوتی ہے کہ وہ عارض اوسوقت اوسکی حرکت کو پھیر دیتا ہے جیسے کوئی بیمار کسی کام
ورزش تو بحران اوسکا دستون کے ساتھ پھر جائیگا یا قے یا ادرار بول کے ساتھ اور اگر بیمار خوش ہوگا ساتھ
پسینہ کے بحران اوسکا پھر جائیگا اور معلوم کرین کہ نہ وقت اوس تپ کے بحران ہوتا ہی اور نہ وقت تو نہیں قوت تپ کی
گھٹتا اور وقت اوسے تپ کے نادر تر ہیں بحران کیا نہیں نے دیکھا ہے اوسکو اپنے تجربہ مین دو مرتبہ اور جالینوس نے
ایک مرتبہ اور جیسے روز بحران نیک کمتر ہوتا ہی اور جسوقت کسی نے کہا ہے کہ اوس دن بحران نیک کی توقع ہو اتفاقا
اوسکو کوئی ظاہر ہو وے وہ سخت بد ہو اور علامت مرگ کی تصور کی جاتی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بیماری ابتدا
مین نہایت صعب ہو وے پھر ساکن ہو جاتی ہے اور اکثر ابتدا مین ساکن ہو وے پھر شدید ہو جاتی ہے یا سبب سے

روزہاے بحران کی پہچان مین — بیماری کے دنونمین سے بعضے دن بحران کے
ہین کہ اونکو ایام باحوریہ کہتے ہین اور بعضے ایسے دن ہین کہ خبر دیتے ہین کہ بحران ہوگا اور کون سے دن ہوگا
اونکو ایام الانذار کہتے ہین اور بعضے وہ روز ہین کہ درمیان مین روزہای باحوری اور ایام الانذار کے ہوتے
ہین اونکو واقع فی الوسط کہتے ہین لیکن روزہای بحران سے بعضے ایسے دن ہین کہ اونمین نیک بحران ہوتا
ہی اور بعضے ایسے روز ہین کہ اونمین بحران بد ہوتا ہی اور ایام الانذار بھی بعضے خبر بحران نیک کی دیتے ہیں اور بعضے خبر بحران
بد کی دیتے ہین پس سب دن بحران کے خواہ نیک ہون یا ناقص چھبیس روز ہین تیسرا اور چوتھا اور
پانچوان اور چھٹا اور ساتوان اور اٹھوان اور نوان اور دسوان اور گیارہوان اور بارہوان اور
تیرہوان اور چودہوان اور پندرہوان اور سولہوان اور سترہوان اور اٹھارہوان اور بیسوان اور
اکیسوان اور چوبیسوان اور ستائیسوان اور اکتیسوان اور چونتیسوان اور سینتیسوان اور چالیسوان
اور بعض گروہ اطبا نے پہلا اور دوسرا دن بھی ایام بحران سے شمار کیا ہے اسلیے کہ تمامی ایام کو جنمین
تغیر احوال مرض کا ہوتا ہے بحران کہتے ہین پس اسی وجہ سے حال تپ یکروزہ کا کہ عرق مین ختم ہو ہم سے
پہلے دن یا دوسرے دن پھر جاتا ہی اور بیماری جاتی رہتی ہے اوسکے گذرنے کو بھی روزہای بحران سے
شمار کیا ہے اور بعضے طبیبون نے لکھا ہی کہ بعد چالیس دن کے بیماری مین بحران نہین ہوتا ہے انقراض

که ساٹھ اور ستر اور ایکسو بیس دن کے اندر بحران ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ کودکان کی بیماریوں کا بحران چالیس
دن کے بعد ہوتا ہے اسلیے کہ چالیسوان دن مزمن بیماریوں میں روز اول ہے اور حادہ یعنی تیز بیماریوں میں روز آخرین
بحران کا ہے اور جو بیماری کہ چالیس دن کے بعد بحران نکرے سات مہینہ کو بعد امید رکھنی چاہیے اور اگر نہایت مزمن
یعنی پرانی بیماری بہت ہو تو بعد چودہ برس کے بحران کرے گی اسلیے کہ چودہ برس کی مدت میں احوال انسان کا
پلٹتا ہے اور متغیر ہوتا ہے از روی کمال تغیر خاصۃً احوال عورتوں کا کہ وہ اگر بعد اس مدت کے حیض دیکھیں تو بسبب
جاری ہونے حیض کے اونکے جسم سے فاسد خلطین نکلجاتین گی اور بدن خوب صاف اور پاک ہو جائیگا اور جو کوئی
اتنی مدت میں بھی بحران نکرے اوسکو بیماری سے خلاصی کمتر ہوگی اور جاننا چاہیے کہ بحران کے سب دنوں
بہتر ساتوان دن ہے اسلیے کہ اکثر جو اس دن بحران واقع ہوتا ہے تمام اور کامل اور بےخطر ہوتا ہے اور ساتھ
استفراغ کے ہوتا ہے اور چوتھا دن ساتوین دن سے خبر دیتا ہے ظاہر ہونے سے کچھ تغیر کے جسم بیمار میں
یا اجابت طبع یا ساتھ اوس حال کے جو فہم اور حس میں ظاہر ہوتا ہے اور اگر یہ حالات کہ چوتھے دن ظاہر ہون
نیک ہووین تو بحران بھی ساتوین دن کا نیک ہوگا اور کم اتفاق ہوا ہے کہ بیمار ساتوین دن مر گیا ہے اور
ایک گروہ کہتا ہے کہ اگرچہ حالات چوتھے دن کے بد ہون بحران ساتوین دن اوسکا بد ہوگا اور یہ خاصیت
افضل اور بہتر ساتوین دن کی ہے تمامی ایام بحران میں اور اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ اگر حالات چوتھے
دن کے بد ہوئے ہین بیمار ساتوین دن کے بعد کبھی اور دن مر گیا ہے ایام بحران سے اور شاذ و نادر ساتوین
دن ہلاک ہوا ہے اور بہت اتفاق اس بات کا ہوا ہے کہ جبکہ چوتھے دن احوال بد ظاہر ہوتی ہین چھٹے دن
بیمار مر گیا ہے اور جو استفراغ کہ ساتوین دن ہوتا ہے بیمار اوس سے راحت پاتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ
چوتھے دن حالات خوب ظاہر ہووین اور بحران جلد حرکت کرے اور چھٹے دن آوے کیونکہ اگرچہ حالات چوتھے
دن کے نیک ہین لیکن بحران چھٹے دن کا پرخطر ہے اور اضطراب عظیم اوسمین ہوتا ہے اگر استفراغ کسی طرح کا کیا جاے
تو غشی اور سقوط قوت اور سکون نبض کا ظہور ہوگا اور اگر بیمار اوسکا خواب کرے خواب اوسکی سکتہ سے مشابہ
ہوگی اور حس باطل ہو جائیگی بالجملہ چھٹا دن ضد ساتوین دن کا ہے پس جو بحران کہ چھٹے روز ہوگا ناقص ہوگا
اور نکس کریگا اسی سبب سے جالینوس نے ساتوین دن کو بادشاہ عادل اور رحیم سے مشابہ کیا ہے اور معلوم
کرین کہ اکثر بیماریوں صعب میں بیمار دوسرے دن شکستہ پہلے دن کا ہوتا ہے اور تو تین تپ کی روز ہفت قوی
ہوتی ہین اور اس طرح کی بیماریاں امراض مزمنہ سے ہوتی ہین لیکن بسبب سختی بیماری اور بدی ہوا کے
مشابہ امراض حادہ یعنی مانند تیز بیماریوں کے تصور کیجاتی ہین کیونکہ جنکی اونکی جلد تر ہوتی ہین اور اکثر دوسرے
یا چوتھے دن بیمار مر جاتا ہے لیکن چھٹے دن بہت مرتے ہین اسلیے کہ دوسرے دن ہنوز قوت قائم رہتی ہے اور چوتھے

دن بھی کچھ رہتی ہی مگر چھٹے دن بالکل ضعیف ہو جاتی ہی کہ بیماری سے نہین کوشش کر سکتی ہے اور سبب سے بھی
نوبت کو ٹھہر نہین سکتی اور دن ساتوان اور دن دسوان چھٹے دن سے نزدیک ہی کہ ان دونون دنون مین بحران
شاذ و نادر ہوتا ہی اور اگر ہوتا بھی ہے تو سخت ظاہر نہین ہوتا و لیکن بد ہوتا ہی یا ناقص اور دوسرا اعتماد نہین
کر سکتی ہین اور کوئی دن ایسا نہین ہی کہ جو ان دونون کے بحران سے خبر دیوے جیسا کہ چوتھا دن ساتوین
دن کے بحران سے خبر دیتا ہی اور بارھوان اور سترھوان اور انیسوان ان دونون سے نزدیک ہے اور دن
چودھوان فضیلت اور قوت مین ساتوین دن کے نزدیک ہوا اور درجہ مین اوس کے پیچھے روز نوان دن
پھر گیارھوان پھر بیسوان اور اوس کے بعد تیسرا دن [illegible] ہی چوبیسوان ہوا پھر سترھوان دن ہی اور پانچوان روز اور
دن [illegible] اور چودھوان روز [illegible] اور اوس سے اوس کے درجہ مین [illegible] اور اٹھارھوین دن کا ہے اور
اکیسوین دن بحران بہت ہوتے ہین اور اٹھارھوان دن اوس سے خبر دیتا ہی لیکن قوت مین بحران اوس
دن کا کمتر قوت بحران بیسوین دن سے ہی اور اسی طرح قوت بحران اٹھائیسوین دن کی بہت کمتر ستائیسوین
روز سے ہی اور چونتیسوان دن قوی ہے روز سابع بحران سے لیکن بحران چالیسوین دن کا اوس سے بہت
قوی ہے اور وہ ایام جو درجہ مین بہت کمتر ان روزون سے ہین جو بیان ہو چکے چوبیسوان اور اکتیسوان
دن ہے اور اوس کے درجہ مین ان دونون سے سینتیسوان دن ہے اور یہ دن نزدیک ہی اون روزون کے
کہ جن مین بحران نہین ہوتا ہے اور وہ تیرہ دن ہین کہ جن روزون مین بحران قوی نہین ہوتا ہے وہ بائیسوان
اور تیئسوان اور پچیسوان اور چھبیسوان اور اٹھائیسوان اور انتیسوان اور تیسوان اور
بتیسوان اور تینتیسوان اور پینتیسوان اور چھتیسوان اور اڑتیسوان اور انتالیسوان دن ہی اور معلوم کرین
کہ بحران ان کا بعد کتنے دن سخت اور قوی چودھوین دن تک رہتے ہین اور بعد چودھوین دن کے بیسوین دن تک
بھی بدستور لیکن وہ ایام جو بعد بیسوین دن کے ہین قوت ہر روز کی بتدریج کم ہوتی جاتی ہے چالیسوین دن کی
تمامی تک محصول اس کلام سے اور غرض اس بیان سے یہ ہی کہ بحران ہای سخت بیسوین دن تک ہوتے ہین
اور جو بحران کہ بعد بیسوین دن کے ہوتے ہین خفیف اور آسان اور ساکن ہوتے ہین اور بقراط نے اون کو
سے جو بعد چالیس دن کے ہوتے ہین کسی دن کو روز بحران سے نہین شمار کیا ہے بجز ساٹھ اور اسی اور ایکسو بیس
کہ اسلئے کہ قوت بحران ہای بسبب گرانی کی ایکسو بیس دن تک رہتی ہے لیکن کمتر اتفاق پڑتا ہے اور بحران اون مین
شاذ و نادر ہوتا ہی اور حرکت اونکی قوی نہین ہوتی ہے — اور یہ شجرہ ایام بحران وغیرہ کا لکھا جاتا ہے کہ
تاکہ پڑھنے والے پر اس کتاب کے قوت ایام بحران کی بخوبی ظاہر ہو وے معلوم کرین کہ پہلا دن اور دوسرا
دن اور تیسرا دن اکثر تپین بلغمی اور بیماریان کہ نہایت گرم ہوتی ہین ان دنون مین بحران کرتی ہین اور چوتھا

دن روز بحران ہی اور خبر دینے والا ہی چھٹے اور ساتوین دن کی بحران سے پس اگر وہ نشانیان جو چوتھے دن ظاہر ہون
بد ہون تمامی اوسکی چھٹے دن ہوگی اور اگر نشانیان خوب ہون تمامی اوسکی ساتوین دن ہوگی اور روز پانچوان
ایسا ہی کہ اس دن مین نیک بحران بہت ہوتا ہی اور چھٹا دن ایسا ہوتا ہی کہ اس دن مین نیک بحران شاذ و نادر ہوتا ہی اور
اگر اس دن مین اتفاق بحران نیک کا ہو تو بارنج اور باخطر ہوگا اور نکس اوسمین پڑیگا اور ساتوان دن ضد چھٹے دن کا ہی اسلیے کہ اوس روز مین بحران نیک
اور تمام اور بی رنج ہوتے ہین اور آٹھوان دن بحران کا نہین ہے اور اگر بنادر بحران ہووے نیک نہوگا اور
نوان دن روز بحران کا ہے اور حکم اوسکا مانند حکم تیسرے اور پانچوین دن کے ہی اور نیز نوان دن خبر دینے والا
گیارہوین دن ہی جس طرح چوتھا دن خبر دینے والا ہے چھٹے اور ساتوین دن سے اور دسوان دن مانند آٹھوین
دن کے ہی اور گیارہوان دن مانند تیسری اور پانچوین اور نوین دن کے ہی اور خبر دینے والا ہے چودھوین دن کا
اور بارہوان دن مثل آٹھوین دن کے ہی اور تیرہوان دن درجہ اوسکا میانہ ہی اور منجملہ اون ایام بحران کے
ہی کہ طبیب توقع بحران کی کرے اور نہ منجملہ اون ایام کے ہی کہ جنمین بحران نہین ہوتی ہین اور چودہوان دن
روز بحران کا ہی اور بعد ساتوین روز کے کوئی دن قوی زیادہ اس دن نہین ہے اور پندرہوان دن ایسا ہی
کہ اس دن مین بحران کم ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے بحران نیک ہوتا ہے اور سولہوان روز مانند دسوین دن کے ہے
اور سترہوان دن روز بحران کا ہے اور حکم اوسکا مانند حکم نوین دن کے ہی اور اکیسوین دن سی خبر دینے والا ہی
اور اٹھارہوان دن ایسا ہی کہ اس دن مین بحران کمتر اوس سے ہوتا ہی جیسا کہ سترہوین دن ہوتا ہی اور اگر ہوتا
بھی ہی تو نیک نہین ہوتا اور انیسوان دن اس دن مین بحران کمتر ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے بد ہوتا ہے اور
بیسوان دن روز بحران کا ہے اور چودہوین روز سے آگے بڑھکر کوئی دن قوی زیادہ اوس دن سے نہین
اور اکیسوان روز بحران کا ہے لیکن کمتر بیسوین دن سے ہے اور بائیسوان روز بحران کا دن نہین ہے اور
تیئیسوان روز بحران کا دن نہین ہے اور چوبیسوان روز بحران کا دن ہے اور بیسوین دن سے گذر کر کوئی
دن قوت مین اس دن کے برابر نہین ہے اور پچیسوان روز بحران کا دن نہین ہے اور چھبیسوان روز
بحران کا دن نہین ہی اور ستائیسوان روز بحران کا دن ہے اور چوبیسوین روز سے گذر کر کوئی دن مانند
قوت اس روز کی نہین ہی اور اٹھائیسوان دن روز بحران کا نہین ہی اور انتیسوان دن روز بحران کا
نہین ہی اور تیسوان دن روز بحران کا نہین ہی اور اکتیسوان دن روز بحرانکا ہے اور بتیسوان دن
روز بحران کا نہین ہی اور تینتیسوان دن روز بحران کا نہین ہے اور چونتیسوان دن روز بحرانکا ہی
اور پینتیسوان دن روز بحران کا نہین ہی اور چھتیسوان دن روز بحران کا نہین ہی اور سینتیسوان دن
روز بحرانکا ہے اور اڑتیسوان دن روز بحران کا نہین ہے اور انتالیسوان دن روز بحران کا نہین ہے

ج ۴

اور چالیسوان دن روز بحران کا ہے اور جو بحران کہ بعد اس روز کے ہوتا ہے ضعیف ہوتا ہے اور جاننا چاہیے

کہ بحران بعضی چہارگانی ہین اور بعضی ہفت گانی اور بعضی بست گانی یعنی بعضی بحران چہار روزی ہین اور بعضے

ہر ہفت روزی ہین اور بعضی ہر بست روزی اور قوت بحرانہا ہے بستگانی کی رہتی ہے ایک سو بیس دن تک

اور بعد ایکسو بیس دن کے سات مہینہ کے بعد بحران ہوتا ہے یا بعد سات برس کے یا بعد چودہ برس کے یا بعد

اکیس برس کے اور بحران تمامی امراض حادہ یعنی سب تیز بیماریونکا طاق دنونمین ہوتا ہے اسی سبب سے

بحران تپ غب کا گیارہوین دن بہ نسبت چودھوین دن کے بیشتر واقع ہوتا ہے اور بیماریون مزمنہ مین مہینے

اور برسون کے مانند دنون ایام امراض حادہ یعنی تیز بیماریون کے ہوتے ہین مثلاً سات مہینے یعنی تپ جو مہینا

مین سات مہینے مانند سات نوبت غب کے ہین اور ایام خبر دہندہ ایام بحران بیماریون حادہ ہی بیان کیا

اور بحرانہین بیماریون مزمنہ کی بھی تقدیم اور تاخیر مثل بیماریون حادہ کے بحرانونکے بہت واقع ہوتی ہے

چنانچہ چھٹے باب مین اس گفتار کے بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالے باب چوتھا روزہای

خبر دہندہ مین ہے بحران سے روزہای خبر دہندہ ایام بحران سے وہ دن ہین کہ اون

روز دنمین کوئی اثر آثار قبضہ پانے طبیعت کا اوپر مواد بیماری کے یا کوئی اثر آثار عاجزی طبیعت کا ظاہر ہوتا

ہے جیسا دوسری گفتار مین اس کتاب کے چوتھی کتاب مین بیان کیا گیا ہے اور وہ دن کہ جسمین آثار ظاہر

ہوتے ایام الانذار کہتے ہین اور پہلے باب مین اس گفتار کے مذکور ہوچکا ہے کہ بحران کوشش کرنا طبیعت کا

ہے ساتھ مواد بیماری کے اور قبضہ پانا طبیعت کا اوپر یا عاجز ہونا طبیعت کا واسطے مواد بیماری کے جیسا

ایام الانذار وہ دن ہین کہ اونمین اثر شروع اور قبضہ طبیعت کا واسطے کوشش کرنے کے ساتھ مواد بیماری کے

ظاہر ہوتا ہے اور ایام بحران وہ دن ہین کہ اثر قبضہ پانے طبیعت اور قوت کا اوسکی یا اثر غلبہ طبیعت کا

قوت بیماری کا اون دنونمین ظاہر ہوتا ہے اور جس طرح سے کہ دو لشکر باہم جنگ کرین اور شروع لڑائی

اور شمار لڑائی کا ملتبس ہووے اور خون مقتولین کا جاری ہو اور خوب باہم نوبت پہنچے اور جسکی ہو

اور آخر کو فتح اور شکست ظاہر ہوا اسی طرح بیماریونمین بھی ایام الانذار مین بسبب کوشش کرنے طبیعت کے

ساتھ مواد بیماری کے اثر حرکت طبیعت اور اثر حرکت مادہ کا ظاہر ہوتا ہے یا کسی استفراغ ناقص کو آغاز

کرے یا پسینہ اندک یا خیال سامنے آنکھ کے ظاہر آوے یا درد سر یا تنگی سانس کی یا گھبراہٹ اور

بیقراری پیدا ہووے تمامی اوسکی روز بحران ہے مثلاً جسوقت کہ تیز بیماریونمین پہلے دن اثر تنضیج کا ظاہر ہووے

تمامی اوسکی چوتھے روز ہوگی اور اگر بیمار نہایت گرم مزاج اور جلد حرکت کرنیوالا ہو بحران تیسرے دن ہوگا اور

اگر مریض آہستہ تر یعنی سریع الحرکت نہو بحران نوین دن ہوگا اور اگر روز انذار چوتھے دن ہو اور نشانیان ظاہر

اوین بحران چھٹے دن ہوگا اور اگر روز انذار ساتوین دن ہو بحران گیارہوین دن یا چودہوین دن ہوگا
اور جلدی اور دیری موافق گرمی اور آہستگی مواد کے ہوتی ہی اور اگر گیارہوین دن تین حال جمع ہون ایک
یہ کہ تپ جلدتر آغاز کرے دوسری یہ کہ تپ عظیم ہو تیسری یہ کہ کوئی اثر آثار نضج سے ظاہر ہووے بحران چودہوین روز ہوگا
اور اگر نشان پکنے مواد کا چودہوین روز ظاہر ہووے بحران سترہوین دن ہوگا یا اٹھارہوین یا بیسوین یا اکیسوین
روز اور اکثر بیسوین دن ہوگا اور جس طرح چوتھا دن انذار ساتوین روز کا کرتا ہی گیارہوان دن انذار چودہوین
دن کا کرتا ہے اور سترہوان دن انذار بیسوین دن یا اکیسوین دن کا کرتا ہے اور اٹھارہوان روز انذار اکیسوین
دن کا کرتا ہی اور بہت ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ اثر پکنے مواد کا سترہوین دن کو ظاہر ہوتا ہے ضعیف ہوتا ہی تو بحران
اوسکا بیس دن سے تجاوز کرتا ہے اور چالیس تک پہونچتا ہی اور بیسوین دن سے چالیسوین دن تک پہونچکر بحران کرتا ہے
اور جسوقت نشانیان تیسرے دن ظاہر ہوین ممکن ہے کہ بحران چھٹے دن پڑے اور پانچوان دن انذار نوین
دن کا کرتا ہی اور اگر نشانیان پانچوین دن کی بدہون بحران آٹھوین دن کریگا

باب پانچوان دورہ ہاے بحران کی پہچان مین

دورہ ہاے بحران اصلی اون دنون مین ہوتے
ہین کہ ہر چند عدد اونکے پیوستہ ہووین آخر اون دنون کا روز ہاے بحران سے باہر نہوگا اور دور ہاے اصلی
تین ہین ایک دور چہارگانی ہی دوسرے دور ہفت گانی تیسرے دور بست گانی لیکن حساب پیوستہ ہونے
دورونکا ساتھ ایک دوسرے کے دو طرح پر ہے ایک پیوستن اتصالی دوسرے پیوستن انفصالی پیوستن اتصالی
وہ ہی کہ درمیان مین دو دورون کے ایک دن مشترک ہوتا ہی یعنی ایک نصف اوس روز کا حساب
دور اول سے اور دوسرا نصف حساب دور دوم سے مشترک ہوتا ہی پس دور ہاے چہارگانی مین روز
مشترک چوتھا دن ہی کہ وہ دن دور اول کا آخر ہے اور دور دوم کا آغاز ہے اور جو کہ چوتھا دن آغاز دوسرے
دور کا ہی آخر اوس دور کا ساتوان دن ہی اسلیے کہ جسوقت روز آغاز کو ساتھ روز ہاے دور دوم کے شمار کرین
چوتھا دن کہ دن تمامی دور کا ہی ساتوان روز ہوگا اور تیسرا دور دوسرے دور سے منفصل ہوتا ہی اور پیوستگی
اس دور کی بسبیل اشتراک نہین ہی یعنی ساتوان دن درمیان دوسرے اور تیسرے دور کے مشترک نہین ہی اسی سبب
بحران تیسرا گیارہوین دن ہوتا ہی اسوجہ سے کہ شروع دور تیسری کا آٹھوان دن ہی اور روز چوتھا اوس سے
گیارہوان دن ہی اور پیوستگی چوتھی دور کی تیسری دور سے متصل ہوتی ہی یعنے گیارہوان روز درمیان دونون
دورون کے مشترک ہی اس سبب سے بحران چوتھا چودہوین دن ہوتا ہی بدین وجہ کہ چودہوان دن روز چہارم
گیارہوین دن سے ہی اور اگر پیوستگی پانچوین دور کی چوتھی دور سے اتصالی ہووے بحران سترہوین روز ہوگا اسلیے کہ سترہوان
چوتھا ہے چودہوین دن سے اور اگر پیوستگی انفصالی ہو بحران اٹھارہوین دن ہوگا اور اگر پیوستگی چھٹے دور کی

ہو وہی آثار بد ظاہر ہونگے اور جو کہ امراض حادہ یعنی تیز بیماریان بھی کا مونین سے ہین کہ جلد متغیر ہوتی ہین اسلیے
جسوقت کہ چاند اوس موضع سے کہ شروع بیماری مین ہوتا ہے بدرجات تربیع یا بدرجات مقابلہ دور
ہوتا ہے تو باندازہ اوسکے تغیر بیماری مین ظاہر ہوتا ہے اور اس معاملہ مین ایک اور بھی کلام ہے اور وہ یہ ہے
کہ گردش چاند کی برجونمین آسمان کے اونتیس[29] دن اور سوم حصہ مین ایک دن کی ہوتی ہے تمام اور
کمال یعنے اس مدت مین اوس نقطہ تک پہونچتا ہے کہ جسجگہہ سے حرکت کرتا ہے اور جو ایام اجتماع اس سے
ساقط کرین ساڑہے چھبیس[26] باقی رہتے ہین اور ایام اجتماع اڑہائی دن اور سوم حصہ کو ایکدن کی کہتے ہین
کہ ان ایام مین چاند نور آفتاب مین ناپیدا ہوتا ہے اگر مدت ساڑہے چھبیس[26] روز کو کہ چاند اوسمین ظاہر
ہوتا ہے اور اونتیس[29] دن اور ایکدن کے سوم حصہ کو کہ مدت گردش چاند کی ہے برجونمین آسمان کے
دونونکو جدا جدا ہفتہ ہفتہ قسمت کرین تو ہفتہ ہاے مدت گردش ماہ ہفتہ ہاے روزگار ظہور ماہ سے دراز تر
ہونگے اور جو روزگار ظہور چاند کو چار ہفتہ پر قسمت کرین تو ہر ہفتہ اوسکا ساڑہے چھہ دن اور آٹھوان حصہ
دنکا ہوگا اور تین ہفتہ اوسکے بیس[20] دن کے ہونگے کچھہ کم یعنے اونیس[19] دن اور نصف روز اور تین آٹھوین
حصہ دن کے اس جہت سے بحران بیسوین دنکا بنسبت اکیسوین دنکے بہتر اور اولی ہوگا اور ان بیماریونمین
کہ جنکو امراض مزمنہ کہتے ہین بحران اونکے ساتھہ گردش آفتاب کے ہوتے ہین اور جو بیماریان کہ اوس سے زیادہ
نہایت مزمن ہوتی ہین اونکا بحران گردش زحل کے ساتھہ ہوتا ہے لیکن وہ بیماریان کہ بحران جنکا گردش
آفتاب سے منسوب ہے مدت چھہ مہینہ کی اونمین مانند چودہ روز کے ہوتی ہے اور وہ بیماریان کہ جنکا بحران گردش
زحل سے متعلق ہے مدت چودہ برس کی اونمین مانند چودہ روز کے ہوتی ہے اسوجہہ سے کہ آفتاب ایکسو اسی[180]
درجہ کہ نیمہ فلک ہے چھہ مہینہ مین پہونچتا ہے اور زحل چودہ برس مین اتنی دور جاتا ہے اور چاند چودہ روز
مین اس مسافت بعیدہ پر جاتا ہے اور بحرانہاے چہارگانہ کو کہ بیان ہو چکے ہین ساتھہ گردش آفتاب
کے بھی اسی مثال پر قیاس کر لینا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ روزہاے بحران مین چودہ دن تک درمیان
طبیبون کے کچھہ اختلاف نہین ہے مگر بعد چودہ روز کے البتہ خلاف کیا ہے بقراط کہتا ہے کہ سترہوان
دن روز بحران کا ہے اور بیسوین بحران کی خبر دینے والا ہے اور ارکاغانیس اور اور طبیب کہتے ہین کہ
اٹھارہوان دن بحران کا ہے اور خبر دینے والا ہے اکیسوین دن کے بحران کی اسلیے کہ اونہی اور اور
لوگون نے روزہاے بحران ہفتگانی کے کہ سات سات تمامہ شمار کیا ہے اور اسی طرح اٹھائیسوین کو
ستائیسوین پر ترجیح دی ہے اور بائیسوین کو اکیسوین پر اور چوبیسوین کو چہ تیئیسوین پر اور سینتالیسوین کو چالیسوین پر
ترجیح دی ہے اور بعض گروہ چھپنویں اور اڑتالیسوین دن کو بھی ایام بحران سے شمار کیا ہے اور بقراط نے

جو کچھ کہ اپنی تجربہ سے دریافت کیا ہے پہلے مقالہ مین کتاب ابذیمیا کے اندر بیان کر دیا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے
کہ ایک عرصہ مین جو وبا بسبب تغیر ہوا کے پڑی تھی بیمارونکو بحران سترہوین دن عارض ہوا اور بعضونکو
چھٹے دن بحران پڑا اور چھہ دن تپ علیحدہ رہی پھر نکس پڑا یعنی پھر تپ نے عود کیا اور پانچ دن اور تپ آئی
اور سترہوین دن بحران تمام کیا اور بعضی لوگون کو پہلا بحران ساتوین دن ہوا اور ساتوین دن تپ اوتری
پھر نکس پڑا اور تین دن اور تپ آئی اور سترہوین دن پھر بحران پڑا اور بعضون کو پہلا بحران پانچوین دن ہوا
اور ساتوین دن تپ کو رہا کیا اور پھر نکس پڑا اور تین دن اور تپ آئی اور پھر ایک روز رہا کیا اور دوسرے
دن پھر تپ آئی اور بحران ہوا سب سترہ دن گذرے اور بعضون کو بحران پہلا چھٹے دن ہوا تھا اور چھہ دن
تپ علیحدہ رہی اور پھر نکس پڑا اور تین دن اور تپ آئی پھر ایک دن رہا کیا اور دوسرے دن کہ سترہوان دن
تھا تپ ظاہر ہوئی اور بحران کیا اور یہ تینین مجرفہ عارض ہوئی تھین پس تجربہ سے معلوم ہوا کہ دن بحران کا یہی
یعنی روز بحران نام کا سترہوان روز ہے اور بیسوین دن کے بحران مین کہتا ہے کہ بعضی بیمارونکو ساتوین دن
بحران ہوا اور نو دن تپ علیحدہ رہی پھر نکس ہوا اور چوتھے دن کہ بیسوان دن تھا بحران ہوا اور بعضی کو اسی طرح
ساتوین دن بحران ہوا اور چھہ دن تپ جدا رہی پھر نکس پڑا اور ساتوین دن کہ بیسوان روز تھا پھر بحران
عارض ہوا اور بعضی کو گیارہوین دن بحران پڑا اور چودہوین روز نکس ہوا اور بیسوان دن بحران پھر ہوا اور کہتا ہے کہ
جس کسی بیمار کو کہ بیسوین دن تپ عارض ہوئی چالیسوین دن بحران اوسکا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ اگر اٹھارہوان
دن سترہوین دن سے بہتر ہوتا تو واجب کرتا کہ وہ ایام جو اٹھارہوین طبقہ سے ہین قوی تر ہوتے ہین اور وہ ایام
جو سترہوین طبقہ سے ہین ضعیف تر ہوتی اور بقراط نے سترہوین دنکو ساتھ اٹھارہوین دن کے قیاس کیا ہے
اور بیسوین دنکو ساتھ اکیسوین دن کے اور چوبیسوین دن کو ساتھ پچیسوین دن کے اور ستائیسوین
دنکو ساتھ اٹھائیسوین دن کے اور اکتیسوین دنکو ساتھ بتیسوین کے اور چونتیسوین کو ساتھ پینتیسوین کے
اور چالیسوین کو ساتھ بیالیسوین کے ان سبکو ساتھ ایک دوسرے کے قیاس کیا ہے اور جس جس کو کہ
تجربہ سے دریافت کیا ہے حکایت بیان کی ہے کہ جو اس باب مین مذکور ہو چکی پس جو کچھ تجربہ ہوا اوسکے واضح
ہو گیا کہ سترہوان دن اولی اور بہایت بہتر ہے اور بحران اوس روز کا درست ہے بہ نسبت بحران اٹھارہوین
روز کے اور نیز وہ حکایت کرتا ہے کہ زوجہ الفراطیس کو چوتھے روز تپ عارض ہوئی اور اسی دن مین بحران
کیا اور تپ ٹوٹ گئی پس چالیسوان اور اسی اٹھارہوین طبقہ سے ہے اور پھر کہتا ہے کہ ایک بیمار تھا کہ
مرض اوسکا بڑھ گیا تھا بحران ایک سو بیس دن مین لگاتار دو دو دن سے ہوا اور ایک بیمار اور تھا کہ بحران
اوسکا چوبیسوین اور ستائیسوین اور چونتیسوین دن پڑا اور کہتا ہے کہ اگر دور باہم ہفتہ کا فی سات سات

تمام ہوتے تو واجب کرتے کہ دن بحران کا بیالیسوین روز اور چوراسی روز ہوتا نہ چالیسوین اور اسی
ومین پس واضح ہوا کہ وہ دورہ جو ستر ہوین طبقہ سی ہین قوی زیادہ ہوتے ہین اور باوجودیکہ ستر ہوین
دنکو اور اون روزونکو جو اوسکے طبقہ سے ہین تجربہ سی دریافت کیا اور حکایت بیان کی اٹھارہوین دنکو
اور اون روزونکو جو اوسکے طبقہ سے ہین تجربہ سی پایا اور حکایت کی اسوجہ سی کہ اون دنونمین جو اٹھارہوین
طبقہ سی ہین کسی بحران کو کہ قابل حکایت بیان کرنیکے ہو نہین دیکھا اور کسی مریض کو نہ دیکھا کہ کسی
اون روزونسی جو اٹھارہوین طبقہ سی ہین بیماری سے خلاصی پائی ہو اور بہت بیمار دنکو دیکھا کہ اون
روزونمین جو ستر ہوین طبقہ سے ہین بیماری سے خلاصی پائی اور جاننا چاہیے کہ نکس ایام بحرانی مین
پڑتا ہے اور جتنین اوس بیماری کی کہ جسکا نکس ہوتا ہے بحران کے دنونمین ہوتی ہین اور بحران کے ہی
دن زائل ہوجاتی ہین اور پھر ایک دور تیز بیماری کے دورون سے جو ہوتا ہے نیا ہوتا ہے لیکن
بسبب پیوستگی دورون کے ساتھ ایک دوسرے کی مشابہ مرض مزمن کے معلوم ہوتا ہے اور
تجربہ کار غلطی مین پڑتے ہین اور سمجھتے ہین کہ مرض مزمن ہے مثال اوسکی کوئی بیماری کہ گیارہوین دن
بحران ناقص کرے اور چودہوین دن نکس پڑے اور بیسوین دن اور بحران ہووے وہ بھی ناقص اور
پھر نکس پڑے اور چالیسوین دنمین بحران ہووے بیماری حادہ یعنی تیز بیماری ہوگی باب چھٹا

اون اسباب کی شناخت مین ہی جو اوقات کو روزہای بحران کی پلٹ

دیتے ہین وہ اسباب جو بحران کو روزہای بحرانی سے پھیر دیتے ہین آگے یا پیچھے وہ چار نوع پر
ہین ایک حال گرمی اور تیزی بیماری کا ہے اور آہستگی اوسکی دوسرا حال بدن بیمار کا ہے اور قوت
او ضعف بدن کا تیسرے اسباب عارضی اور بیرونی ہین مانند طعام اور شراب بیوقت اور ناموافق
چوتھی اعراض نفسانی ہین اگر قوت جسم کی قائم ہوا اور اسباب سخت قوی ہووین بحران اپنے وقت پر
ہوگا اور آگے اور پیچھے نہ پڑیگا اور وہ ایام کہ بحران بیوقت جن روزونمین ہوتا ہی اونکو ایام واقع فی الوسط
کہتی ہین اور وہ تیسرا دن ہے اور پانچوان اور چھٹا اور نوان اور تیرہوان لیکن بحران چوتھی دنکا جسوقت اپنی
وقت سی پلٹ جاتے یا تیسری دن پر آویگا یا پانچوین دن پر اور اگر بحران نوین روزکا روز اپنی سے پھر جاتے
ساتوین دن آویگا یا گیارہوین دن اور ایام واقع فی الوسط مین سی نوان دن بہت قوی ہے پھر پانچوان
پھر تیسرا اور تیرہوان دن ضعیف ہی اور چھٹا دن بھی بحران کا ہے لیکن روز بد بحران کا ہے چنانچہ
باب گذشتہ مین ہم لکھ چکے ہین اور جسوقت کہ بیماری سلیم اور بے خطر ہوا اور کوئی عارض پیش آوے کہ بحران کو
وقت اوسکے سے پیچھے ڈالدیوے تو وہ بیماری دراز ہوجائیگی اور بہت ایسا اتفاق پڑتا ہے کہ کوئی بیماری بخطر

ہوتی ہے لیکن اوس بیماری مین حالات ہولناک ظاہر ہوتے ہین اگر اوسمین کوئی عارض قوی پیش آئے
کہ بحران کو وقت اوسکی سرپلٹ دیتا ہی تو انجام اوسکا بد ہوتا ہے اور بیمار ہلاکت کو پہونچتا ہی اور اکثر ایسا
ہوتا ہی کہ باسلامت بیماریونمین قوی عارضی ایسی لاحق ہوتے ہین کہ وہ بیماری خطرناک ہو جاتی ہی اور بیمار کو
قتل کردیتی ہے اسلیے کہ عارض قوی جبکہ تندرست کو بیمار کر دیتا ہے تو کیا عجب ہی جو بیمار کو ہلاک کرے

باب ساتوان اس مضمون مین ہی کہ بحران ہر ایک بیماری کا کیونکر ہوتا ہے

مدت گرم بیماریون کی سات دن ہے کہ ساتوین روز بحران اونکا ہوتا ہے اور اگر بہت گرم ہون مدت
اونکی چودہ روز ہی اور چودہوین دن کے بحران سے زائل ہوتی ہین اور جو گرم نہین ہین مدت اونکی بیس دن
ہی چالیس دن تک اور جسوقت کہ تو بتین تپ محرقہ کی روز ہای جفت مین کمتر ہو وین بہ ہونگی اور اکثر آٹھوین
بیمار ہلاکت کو پہونچیگا اور چوتھا دن اوس سے خبر دیتا ہے اور حال بد ظاہر ہوتے ہین مانند سرد پسینہ وغیرہ کے
اور بحران سرسام گرم اور مانند اوسکے کا اکثر گیارہوین دن ہوتا ہے اسلیے کہ چوتھے اور تیسرے دن کے
ایسی بیماری زور کرتی ہے اور ساتوین بحران اوسکا ہوتا ہے اور حد بحران بیمار یہا ی تابستانی مزمن کی
یہ ہی کہ زمستان یعنی سردی کے موسم مین جاتی رہتی ہے اور زمستانی مزمن تابستان یعنی گرمی کے موسم مین
دفع ہو جاتی ہے اسی طرح ہر گرم بیماریون کی یہ ہی کہ چودہ دنمین زائل ہوتی ہے اور معلوم کرین کہ بحران
محرقہ پہونچتا یا ساتھ پسینہ کے ہوتا ہے یا ساتھ قے یا ساتھ دستون کے اور بحران محرقہ خالص کا ساتھ رعاف
یعنی نکسیر کے ہوتا ہے اور بحران سرسام کا اکثر ساتھ پسینہ کے ہوتا ہی یا ساتھ نکسیر کے اور ورم جگر اگر جانب مقعر
ہو یعنی اگر شکم کی جانب ہو بحران ساتھ پسینہ کے کریگا اور اگر ورم جانب محدب ہو یعنی اگر پشت جگر کی طرف ہو
تو بحران اوسکا یا ساتھ پسینہ کے ہوگا یا ساتھ ادرار بول کے اور بحران سر کی بیماریون کے ساتھ مخاط یعنے
رینٹ کے ہوتی ہین یا ساتھ آنسوؤن کے یا ساتھ چرک آنکھ کے اور بحران سینہ کی بیماریون کے ساتھ نفث یعنے
تھوک کے ہوتے ہین

باب آٹھوان اون بحرانونکی شناخت مین ہے جن بحرانونکو ایام کی پہچان مشکل اور دشوار ہے

بہت ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ نشانیان بحران کی تین یا چار روز تک یعنی بحران تین و چار دن تمام ہوتا ہے اور بعضی طبیبون ذکہا ہے کہ نگاہ کرنا چاہی کہ نشانیان بحرانکی کو
روز قوی تر مین اوسدن روز بحران سمجھنا چاہیے اور بعضی کہتے ہین کہ روز میانین کو روز بحران شمار کرنا چاہیے
بشرطیکہ نشانیان بحران کی روز میانین قوی تر ہو وین اور نیز خیال کرین کہ منجملہ ان تین دن کے کونسا دن
روز بحران کا ہے اوس دن کو روز بحران شمار کرنا چاہی مثال اوسکی ساتوین شب پسینہ آنا شروع ہوا اور
ساتوین اور آٹھوین دن پسینہ رہا تو دن بحران کا ساتوان دن شمار کرنا چاہی اگرچہ تپ آٹھوین اوترجا

اور اگر پسینہ تیرہوین دن شروع ہوا اور وہ دوسرا دن کہ چودہوان ہے پسینہ نہین ہوا اور تپ چودہوین دن
اوتر جائے تو بحران کا دن چودہوان روز شمار کرنا چاہیے بسبب دو امر کے ایک یہ کہ چودہوان دن قوی زیادہ
تیرہوین دن سے ہے اور دوسرا یہ کہ اوسمین دو چیزین حاصل ہین ایک پسینہ اور دوسرا اوترنا تپ کا
اور جاننا چاہیے کہ روزہای خبر دہندہ سے کہ ایام انذار کہتے ہین روز بحران پہچاننا چاہیے اور طریق اوسکا یہ ہے
کہ ملاحظہ کرین کہ اگر چوتھا دن خبر دینے والا ہووے تو حکم کرین کہ بحران ساتوین دن ہوگا اور اگر گیارہوان دن
انذار کرے یعنی خبر دیوے تو حکم کرنا چاہیے کہ بحران چودہوین دن ہوگا اور جاننا چاہیے کہ جس زمانہ مین کہ قوت
قوی ہوا اور طبیعت نے اوپر علت کے غلبہ پایا ہو تو بحران بانتظام اور وقت پر اپنے ہوینگے اور اگر قوت ضعیف ہو
یا کوئی سبب اون اسباب سے کہ چھٹے باب مین بیان کیے گئے ہین پیش آوے تو طبیعت حرکت نظامی سے پھر جائیگی
اور بحران بھی وقت اپنے سے پلٹ جائیگا اور جو طبیب کو تجربہ سے واضح ہوا ہو کہ دن بحران درست کا ساتوان روز
ہے اور ایام اوسکے خبر دینے والے ہین اور چودہوان مناسب اوسکے ہے اور گیارہوان خبر دہندہ اوسکا ہے
تو سمجھے کہ جو کچھ چوتھے دن ظاہر ہوا ہے ساتوین دن ظاہر ہوگا کہ وہ خبر دہندہ ہے اور ہفتہ دوم بھی اسی مثال پر ہے
اور گیارہوان چودہوین سے خبر دیتا ہے اس طریق سے نزدیک طبیبوں کے درست ہوگا کہ دور ہفتگانی دور کامل ہے
اور معلوم ہو جائیگا کہ جو احوال کہ آدھے ہفتہ مین ظاہر ہوتا ہے گواہی دیتا ہے اوس احوال پر جو آخر ہفتہ مین ہوگا
اسلیے کہ دوری میانہ اول اور آخر ہفتہ کے یکسان ہوتی ہے اور معلوم کرین کہ گرم بیماریان پہلے دن بحران
کرتی ہین اور چوتھے دن بحران کرتی ہین اور جو چوتھے دن بحران نہین کرتی ہین ساتوین دن بحران کرتی
ہین اور جو ساتوین دن بحران نہین کرتی ہین گیارہوین دن نہین بحران کرتی ہین اور جو بیماری کہ چوتھے
دن بحران نکرے لیکن اسباب بحران کے ظاہر ہووین بحران ساتوین دن کریگی اور اسی ترتیب سے بحران
پڑیگا مثال اوسکی جسوقت کہ تپون تیز مین پہلے دن نشان پکنے مواد کے قارورہ مین ظاہر ہووین اور
نشانیون سے کچھ ظاہر ہوون بحران چوتھے دن سے تجاوز کریگا اور اگر پہلے دن نشانیان خطرناک پیدا ہوون بیمار
چوتھے دن مر جائیگا اور اگر چوتھے دن نیک یا بد نشانیون سے کوئی نشانی ظاہر نہووے تو ممکن نہوگا کہ چوتھے
دن بحران کرے لیکن اگر نشانیان درازی بیماری کی ظاہر ہووین ساتوین دن بحران کریگی اور اور دنکو
بھی اسی پر قیاس کرین اور ممکن نہین ہے کہ اول بیماری مین پہچان سکین کہ درازی مرض کی کس حد تک
ہوگی لیکن آخر کو پہچان سکتے ہین اور فائدہ شناخت مرض کا یہ ہے کہ معلوم ہو جاوے کہ تدبیر بیماری کی
کس طرح کرنی چاہیے یعنے کھانا اور پانی کس اندازہ پر دینا چاہیے اور علاج اوسکا کس کس شے سے کرنا چاہیے
اور جسوقت کہ طبیب کو حقیقت بیماری کی معلوم ہو جاوے سوا اس بات کی جانے کہ بحران اوسکا کب

ہوگا تو شناخت کرنی چاہیے کہ دیکھین کون ساعت بحران ہوگا اور طریق اوسکی پہچان کا یہ ہے کہ ملاحظہ کرین کہ
کون ساعت ونکی ساعتون سے بیماری گرم اور تیز زیادہ ہوتی ہے اور بیمار ضعیف زیادہ ہوتا ہے اوسکو
دیکھکر حکم کرے کہ بحران اوس ساعت مین ہوگا مثلاً اگر بیمار کو شروع نوبت تپ مین سرما شدید ظاہر ہووے
اور بدشواری گرم ہووے رنگ متغیر ہو اور دیر مین حالت اصلی پر آوے اور نبض اوسکی صغیر ہو اور بلید نہ آوے
تو ان نشانیون سے ظاہر ہوگا کہ موت بیمار کی شروع نوبت تپ مین ہوگی اور اگر نشانیان بد مانند بیہوشی اور
ہذیان اور گبھراہٹ اور بیقراری اور ضعف اور آنکھ کی تاریکی اور حرارت بافراط درمیان مین تپ کے کہ وقت
انتہا اور نہایت کو پہونچے گرمی تپ کا ظاہر ہووے تو معلوم کرے کہ موت اوسکی وقت انتہا تپ مین ہوگی
اور اگر نشانیان بد مانند پسینہ سرد ناہموار کی اوپر سر اور گردن اور سینہ کے اور ضعیفی نبض آخر نوبت تپ مین
ظاہر ہووین تو معلوم کرین کہ موت اوسکی اوسوقت مین ہوگی بالجملہ جاننا چاہیے کہ موت بیمار کی اوس ساعت
مین ہوتی ہے کہ جب بیماری اور نوبت تپ کی شدید اور سخت تر ہوتی ہے **باب نوان بحرانکی
نشانیون کی شناخت مین ہے بطریق کلی** نشانیان بحران کی بعضی ایسی ہین کہ
اون نشانیونسے پہچان سکتے ہین کہ بحران جلد ہوگا اور بعضی ایسے ہین کہ اون نشانیون سے جان سکتے
ہین کہ بیمار بحران مین ہے لیکن نشانہا ے اول پانچ طرح پر ہین ایک گرمی اور آشفتگی بیماری کی ہے دوسرے
نشان پختگی مواد کی ہین کہ پیشاب اور گوہ اور تھوک مین ظاہر ہوتے ہین تیسرے عظیم اور سریع ہونا نبض کا
ہے چوتھے جلد حرکت نوبتون کا پانچوین ساکن ہونا تپ کا کہ لازم ہو یہ سب نشانیان دلالت کرتی ہین
اس بات پر کہ بحران جلد تر ہوگا اور اگر یہ نشانیان میانہ ہون تو دلالت کرینگی اس امر پر کہ بحران بہت
جلد نہوگا اور بہت دیر مین بھی نہوگا ولیکن وہ نشانیان کہ اونسے جان سکتے ہین کہ بیمار بحران مین ہے
ایک بے آرامی بیمار کی ہے دوسرے درد سر سخت ہونا اور گرمی سر کی تیسرے سبات ہے چوتھے بیہوشی اور
ہذیان یعنی بیہودہ بکنا پانچوین کندی حواس اور غفلت چھٹے خیالات سامنے آنکھ کے ظاہر ہونا ساتوین
سر گھومنا کہ عربی مین اوسکو دوار کہتے ہین آٹھوین آواز کان مین معلوم ہونا کہ عربی مین طنین کہتے ہین اور
دوی بھی کہتے ہین نوین آنسو آنکھ سے بہنا بغیر رونے کے دسوین سرخی آنکھ کی بدون درد چشم کے گیارہوین ہلنا
نیچے کے جبڑے کا اور منہ سرخ ہونا اور درد ہونا گردن اور شانے وقت اور عضلو نکا شکم کے کھنچنا طرف سینہ
اور نیچے کے ہونٹ کا پھڑکنا اور جلن معدہ کی اور لپٹنا ناف کا اور بولنا ریاح کا شکم مین اور لرزہ سخت کہ
عربی مین اوسکو نافض کہتے ہین اور بدشواری آنا پیشاب کا اور تنش شکم اور پیاس بہت اور متغیر ہونا نبض کا
احوال اپنے سے اور ظاہر ہونا درد کا اعضا مین اسطور سے کہ جیسے کوئی تھکا ہوا ہو دیکھے اور مرتا استفراغات کا جنکی

عادت رہی ہو مانند خون بواسیر اور خون حیض کے اسلیے کہ وہ نشان اس بات کا دیگا کہ مواد فی میلان اور
کسی طرف کیا ہے اور یہ سب علامات کہ مذکور ہوئین اگر رات کیوقت ظاہر ہووین بہ نسبت دن کے شدید
اور نہایت سخت اور دشوار ہونگی اسوجہ سے کہ طبیعت رات کیوقت سب اپنے کام سے فراغت پاتی ہے
اور بآرام پکانے مین مواد علت کی مشغول ہوتی ہے پس کار سخت اور دشوار طبیعت کو آرام اور کام اوسکے
سے باز رکھتا ہے اور جاننا چاہیے کہ جسوقت مواد بیماری کا خون ہووے اور میل اوپر کیطرف کرے تو بحران بیماریکا
ساتھ رعاف کے ہوگا اور رعاف نکلنا خون کا ہے ناک سے اور جسوقت مواد بیماری کا صفرا ہووے تو بحران اوسکا
ساتھ قی کے بیشتر ہوگا لیکن اگر کوئی بیمار آنکھ کے سامنے خیالات سرخ دیکھے بحران ساتھ رعاف کے ہوگا اور
رعاف عظیم یعنی کثرت نکسیر کی کہ آدمی جس سے خوف کرے بد بیماریون کے مواد کو جڑ سے اوکھاڑتی ہے اور
جلد صحت دیتی ہے اور اگر وقت بحران بیہوشی اور درد سر سخت اور سرخی آنکھ کی اور تڑپنا دل کا اور تنگی
سانس کی ظاہر ہووے تو معلوم کر لینا چاہیے کہ مواد نے طرف دل یا دماغ کے میل کیا ہے اور جبکہ مواد
طرف ظاہر بدن کے میلان کرتا ہے تو اکثر بحران ساتھ پسینے کے ہوتے ہین اور ساتھ اون چیزون کے
جو باب اول مین اس گفتار سے بیان کیے ہین مانند گرا اور خارش و آبلا اور یرقان اور جہیپ اور ذرہ اور
مثل اوسکے اور بسا اوقات جبکہ مواد اوپر کیطرف میلان کرتا ہے تو بحران اوسکا ساتھ نکسیر یا قی کے ہوتا ہے
لیکن چارہ نہین ہے اس بات سے کہ مواد اعضای شریف پر جبکہ گذرے مانند اعضای تنفس اور دماغ کے اور
اوس سبب سے تنگی سانس اور بے آرامی اور بیہوشی پیدا کرے بحران بسلامت ہووے اور نیز ایسا بھی اتفاق
پڑتا ہے کہ اگرچہ مواد عضو شریف کی طرف میلان کرتا ہے اور کوئی نشان بد ظاہر نہین ہوتا ہے اسی سبب سے کہ
مواد اوسکی طرف آتا ہے یا طرف زہرہ یعنی پتہ کے پہونچتا ہے یا طرف مثانہ کی کیونکہ ہر ایک عضو کیلیے ایک طرف
ہے کہ فضلہ اوس راہ سے دفع ہوتا ہے جیسے طریق دفع فضلہ دماغ کا ساتھ نکسیر کے ہے یا ساتھ آنسوؤنکی اور ہر ایک
بحران کیواسطے ایک نشانی ہے کہ طبیعت اون نشانیون سے پہچانتی ہے کہ بحران کس نوع کا ہوگا اور بہت
ایسا ہوتا ہے کہ ایک نشان دو چیز پر نشان دیتا ہے چنانچہ دل کا تڑپنا کبھی نشان دیتا ہے کہ مواد
طرف فم معدہ کے آتا ہے اور کبھی نشان دیتا ہے کہ مواد دل کیطرف میلان رکھتا ہے اور اسی طرح
اکثر ایسا اتفاق پڑتا ہے کہ ایک نشان ظاہر ہوتا ہے اور وہ نشان دیتا ہے کہ مواد میل کسی طرف
رکھتا ہے لیکن کوئی نشان دوسرا مددگار اوسکا ہوتا ہے اور اس بات سے وہ نشان دیتا ہے کہ
دفع مادہ کون سے طریق اور کس طرح سے ہوگا جیسے کہ درد سر سخت اور ہذیان اور تنگی سانس اور
کھینچنا شکم کے عضلونکا اوپر کیطرف یہ سب نشان دیتے ہین کہ مواد اوپر کیطرف میلان رکھتا ہے نشان

دوسرا ہمراہ اوسکی ہوتا ہی تا کہ پہچان سکین کہ مواد کس طریق سی دفع ہو گا جیسے کھجلانا ناک کا اور خطوط سرخ دیکھنا سامنے
آنکھ کے رعاف یعنی نکسیر کے لیے مخصوص ہی اور پھڑکنا نیچے کے ہونٹ کا قی کے نشان مخصوص ہے اور خشکی طبع وقت
بحران کے دو چیزون پر نشان دیتی ہے ایک یہ کہ مواد قی اوپر کیطرف میلان کیا ہی اور بحران ساتھ قی کے
ہو گا یا ساتھ نکسیر کے یا ساتھ آنسوون کے یا مثل اونکے اور دوسرے یہ کہ مواد نے نیچے کیطرف میل کیا ہے
بحران اوسکا یا ساتھ پسینہ کے ہو گا یا ساتھ ادرار کے یا کسی اور طریق کے انواع استفراغ سے اور نوع مرض سے
بھی پہچان سکتے ہین کہ بحران کس طریق پر ہو گا جیسے کہ ورم جگر کا جانب محدب ہووے یعنی پشت جگر کیطرف تو
بحران اوسکا یا ساتھ پسینہ یا ساتھ ادرار بول یعنی جاری ہونے پیشاب کے ہو گا اور اگر ورم شکم جگر کی طرف ہو بحران
اوسکا یا ساتھ دستون کے ہو گا یا ساتھ قی کے اور بحران محرقہ تپون کا اکثر ساتھ نکسیر کے ہوتا ہے یا ساتھ پسینہ
کا اور اکثر پسینہ سی لرزہ پیدا کرتا ہی کہ اوسکو عربی مین نافض کہتے ہین اور ساتھ قے اور دستون کے بھی ہوتا ہے اور
بحران غب کی تپونکا اکثر قے یا دستون کے طریق سے ہوتا ہے اور بحران سرسام گرم کا نکسیر کی راہ ہوتا ہی یا پسینہ
کی طریق سی اور بحران سرد تپون کا کہ جنکا مواد بلغمی ہووے اور بحران سرسام سرد کا اوسکو لیثرغس کہتے ہین ہرگز
بطریق رعاف نہین ہوتا ہی اور ایسا اوقات ایک بیماری کئی طرح پر بحران کرتی ہے جیسے تپ محرقہ کا اول بحران
نکسیر کے طریق سی آغاز کرے پھر پسینہ بہت کرے اور بحران ساتھ پسینہ کی تمام ہووے اور ایسا اوقات حاملہ عورتونکا
بحران اسقاط حمل سے تمام ہوتا ہی اور اوسکے سبب سی خلاصی پاتی ہین اور معلوم کرنا چاہیے کہ کچھ ضرور اور پہرا
نہین ہی کہ جسوقت کہ کوئی نشان بحران کی نشانیون سی ظاہر ہووے اثر اوسکے بحران ہووے لیکن اکثر ایسا ہوتا
کہ بحران بدیر کرتا ہی کیا نہین دیکھتے ہین کہ جسوقت کہ بیمار پسینہ لاوے یا قی کرے یا درد سر شدت کرے اور ہوش
باتین بکے یا سانس تنگ ہووے اوسکا اثر پر بحران کرے اور نشانیان بحران کی بعضی نشانیان آنے بحران کی
ہین اور بعضی نشان اس بات کا دیتی ہین کہ بحران کس طریق پر ہو گا وہ نشان مقدمہ بحران ہین لیکن
نشانیان آنے بحران کی تنگی سانس ہی اور ہذیان اور درد سر اور تاریکی آنکھ کی اور نشان مقدمہ
بحران کا شروع ہونا پسینہ کا ہی اور شروع ہونا [illegible] کا اور شروع ہونا اجابت طبع کا اور نشانیان بحران
برخلاف کی نشانیان نضج کی ہین اسلیے کہ نشانیان بحران کی ہمیشہ نشان دیتی ہین کہ بحران ہو گا نیک
یا بد اور نشانیان نضج کی ہمیشہ نشان دیتی ہین کہ بحران کب ہو گا اسلیے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مواد پک جاتا ہی
اور بیماری بتحلیل زائل ہوتی ہے اور بحران نہین کرتی ہے اور اگر بحران کی نشانیون سی نضج سے پہلے کوئی نشان
ظاہر ہووے تو وہ دلیل اس امر کی ہے کہ بیماری نہایت دشوار اور سخت اور نہایت با خطر
ہو گی اور جسوقت کہ بحران کے نشان ظاہر آوین اور اوسکے اثر پر بحران نہووے تو وہ خالی دو حال سے نہو گا

یا نشان مرگ کا ہوگا یا نشان اس بات کا کہ بحران اپنے وقت سے پھر گیا ہے اور بقراط لکھتا ہے کہ جسوقت نشانیاں
بحران کی اپنے وقت پر ظاہر ہووین اور اونکے اثر پر بحران نہووے یا نشان مرگ کا یا نشان اس بات کا کہ بحران
بدشواری ہوگا اور کلام اوسکا عربی زبان مین اسطور سے نقل کیا گیا ہے ان الاعراض اللتی یکون فی وقت البحران
اذا ظهرت ثم لم یکن بحران ربما دلت علی الموت و ربما دلت علی ان البحران یعسر اور نیز بقراط کہتا ہے
کہ جو نشانیاں نیک کہ نہ بطریق واجب ظاہر آوین اونسے خوف نکرنا چاہیے بلکہ کوئی نشان درست تر اور ڈھونڈھنا
چاہیے تا کہ ساتھ اوس نشان کے فرق کر سکین درمیان اوسکے کہ بطریق واجب ہوا اور درمیان اوسکے جو برخلاف
اوسکے ہو پس جو کہ بطریق واجب ہوا تھا وا دیر کرنا چاہیے اور یہ جملہ اوس عبارت کا ہے جسکو پھر بقراط کہتا ہے کہ
نشانیاں نضج کی نشان دیتی ہین اس بات کا کہ بحران جلد اور درست ہوگا اور جسوقت کہ نضج نہ ظاہر ہووے
چار حال سے باہر نہوگا یا نشان اس بات کا دیگا کہ بحران نہوگا یا نشان درد دیگا اور یا نشان درازی مرض کا
ہوگا یا نشان موت کا ہوگا یا نشان اس بات کا کہ اگرچہ بیمار بہتر ہونکس پڑینے بیماری پھر لوٹ کر آوے
پس جس کسی سے کہ یہ نکتہ چھپا ہوا ہو وہ فرق نکر سکیگا درمیان نشانیون بحران اور نشانیون موت کا اور عبارت
اسکی بقراط سے زبان عربی مین اس طرح نقل کیگئی ہے لاینبغی ان یثق بدلالات جیدة لیست علی
الطریق الواجب فلا بد ان یطلب علامة صحیحة تفرق بها بین ما یعرض علی خلافه وتلک العلامة
انما هی ما قال بقراط ان النضج یدل علی سرعة البحران وصحته فاما الاشیاء اللتی لم تنضج
فیدل اما علی انه لا یکون بحران وما علی الاوجاع واما علی طول المرض واما علی الموت
واما علی عوده من المرض ومن لم یحس هذا الفن لا یحس ان تمیز بعد تغیر النفس والبدن
اذ دل علی التلف وبینهما اذ دلا علی ان البحران قد حصر اور اکثر مقامات پر دیکھا گیا ہے کہ نشانیاں
خوفناک ظاہر ہوتی ہین مثلاً نبض باطل ہوتی ہے یا پسینہ شروع ہوکر رک گیا ہے اور اوس سے پہلے
بحران نیک اور تمام کیا ہے پس یہ اوس ہنگام مین ہوتا ہے جبکہ طبیعت ایکبار سب کامون سے ہاتھ
اوٹھا لیوے اور فقط بیماری کے دفع کرنے مین کوشش کرے اور اوسی مین مشغول رہے اور جسوقت کہ
سب کامونسے دست بردار ہووے اور دفع بیماری کیطرف مشغول ہووے ممکن ہے کہ غالب ہوگی اور مواد کو
دفع کریگی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اگر بیماری سخت عظیم ہو عاجز آوے اور جب تک بیماری سخت عظیم نہوگی طبیعت
ایکبار سب کامونسے دست بردار نہوگی اور جو بیماری سخت عظیم ہووے اگر طبیعت عاجز ہو عجب نہین ہے اور
جسوقت کہ نشانیاں بحران کی پیوستہ ہون جیسے مثلاً تیسرے یا چوتھے دن تو وہ دلالت اس بات پر کرینگی کہ بیماری
جلد گذر جائیگی اور بحران جلد ہوگا اور دیر کی بحران کی اور نشانیونسے بھی پہچان سکتے ہین کہ ساتھ

ج ۴۳

اوسکو ظاہر ہون خاصةً اگر نوبت تپ کی جلد تر آوے اور خاصةً اگر نبض ایکبار متغیر ہووے اگر عظیم ہووے نشان
سلامتی کا ہے اور اگر ضعیف یا صغیر ہووے نشان بدی کا ہے اور معلوم کرنا چاہیے کہ خشکی اندامون کی اور کھلنا
بدن کا بیماری میں نشان اس بات کا ہے کہ بحران نہوگا اسلیے کہ خشک بیماریان کشندہ ہوتی ہین مانند
دق کے یا نشان اس بات کا ہے کہ بحران دیر مین ہوگا مانند سوداوی بیماریون کے اور نبض بلند دلیل ہے شنقر کی
ہے انواع بحرانہای استفراغی مین ولیکن نبض عظیم دلالت کرتی ہے کہ مواد نے ظاہر بدن کیطرف سیلان کیا اور
اور بحران ساتھہ رعاف کے ہوگا یا پسینہ کے ساتھہ اور نبض سریع اگر عظیم نہووے دلالت کرتی ہے اس بات پر
مواد نے اندر کیطرف جسم کے سیلان کیا ہے اور بحران اوسکا ساتھہ قی یا دستون کے ہوگا بہرحال اگر طبیعت
قوی ہوگی اور بحران کریگی نبض بلندی سے خالی نہوگی اور پہلے قوت پائی ہے طبیعت کی نبض پست اور فسردہ
ہوگی یہ سب جو مذکور ہوئین نشانیان کلی ہین باب دسوان بحران کی نشانیونکی پہچان
ہے بطریق جزوی لیکن نشانیان سیلان مواد کے اوپر کیطرف کو سات ہین ایک ظاہر ہونا درد سر کا ہے
اسلیے کہ جب تک مواد اوپر نہ چڑھے گا درد سر پیدا نکریگا اور بسا اوقات بحران کے ساتھہ قی کے ہوتا ہے پہلے درد سر
عارض ہوتا ہے اسوجہ سے کہ معدہ کو دماغ کے ساتھہ مشارکت ہے جیسا کہ کتاب دوم مین بیان کیا گیا ہے دوسرے
سر گھومتا ہے اور گرانی دو نو کنپٹیون کی تیسری کان مین آوازین آنا چوتھے یہ کہ کان ایکبار گی بہری ہوجائین
کہ کچھہ نہ سُن سکیگا پانچوین یہ کہ ان نشانیون سے پہلے جو مذکور ہوئین تنگی سانس اور گرانی چشم ہوگی یا ان
نشانیون کے ساتھہ بہم ہوگی چھٹے یہ کہ سر عضلہای شکم کے پہلوون کے اوپر کو کھینچینگے بدون درد کے
ساتوین یہ کہ سر گرم ہوگا اور جاننا چاہیے کہ ان سب نشانیونکی تفصیل یہ ہے کہ جسوقت کہ ساتھہ ان نشانیونکے
آنکھہ خیرہ ہووے اور ہونٹ نیچے کا پھڑکے اور موتھہ سے پانی بہی اور جی متلاوے یا فم معدہ درد کرے اور دل
تڑپے اور نبض پست اور فسردہ ہووے خاصةً اگر لرزہ کہ جسکو نافض کہتے ہین ظاہر آوے تو وہ نشان اس بات کا
دینگی کہ بحران ساتھہ قی کے ہوگا خاصةً اگر تپ صفراوی ہو اور اوس حالتمین روی بیمار زرد ہوگا اسلیے کہ
اکثر اوقات مین جب قی آتی ہے تو رنگ چہرہ کا اول زرد ہوتا ہے اور اگر اوس حالت مین معدہ مین کچھہ
الم اور سر مین گرانی معلوم ہووے تو یقین کرلینا چاہیے کہ بیشک قی آویگی اور یہ نشانیان کو کان مین اکثر ہوتی ہین
کیونکہ اسباب یعنی پٹھے اونکے ضعیف ہوتی ہین اور ہونا ان نشانیونکا اون عورتون کے جسم مین کہ جنکو عادت
نشان درد رحم کا ہے اور بعضے ہوئین نشان پراگندہ ہونے مواد کا ہے اندر جسم کے اور اسباب کو کان کی بیماری کو
اگر کانون ہوتی ہین اسلیے کہ قوت انکی ضعیف ہوتی ہے اور معلوم کرین کہ جسوقت کہ بیمار سامنے آنکھہ کے خطوط سرخ
دیکھے اور سر درد ہوے اور آنکھہ اور ناک سرخ ہووے اور اتفاقیہ آنسو آنکھہ سے جاری ہوون اور نبض بلند اور سریع اور موجی ہو

اور ناک کھجلاوے اور کنپٹی سر کی ضربان کریں تو یہ سب نشانیاں دلالت کرینگی کہ نکسیر ہوگی خاصۃً اگر مواد بیمار کا
خون ہووے اور عمر کم تیس برس سے ہو اور مواد صفراوی بھی اکثر بحران ساتھ نکسیر کے کرتا ہے اور نشان اوسکا
یہ ہے کہ خطوط اور خیالات زرد اور سبز رنگ آگے آنکھوں کے روبرو دکھائی دیویں اور یہ نشان بیشتر تپوں محرقہ صفراوی
میں ظاہر ہوتی ہیں اور سردی کو پاؤں بیمار کا بحران کے دن اور خشکی پوست کی دونوں منجملہ نشانہائے رعاف کے
ہیں بشرطیکہ اور نشانیاں دلیل سلامتی کی ہوں تو وہ دونوں نشان مرگ کے ہوں گے لیکن وہ نشانیاں
جو نکسیر کے لیے مخصوص ہیں گرمی سر کی ہے اور پانی آنکھ سے بہنا اور سرخ ہونا کانوں کا اور جو نشان کہ ساتھ قے
کے مخصوص ہیں تنگی سانس کی ہے اور کھنچنا پہلوؤں کے سروں کا اور درد معدہ اور وہ نشان جو خاص قے
کے لیے ہیں اور ضد نشان نکسیر کے ہیں خیرگی اور تاریکی چشم ہے اور رنگ چہرہ کا زرد ہونا اور وہ نشان جو خاص
نشان رعاف یعنی نکسیر کے ہیں اور ضد نشان قے کے شعاعیں اور خیالات اور خطوط سرخ آنکھ کے سامنے معلوم ہونا
اور منہ سرخ ہونا ہے لیکن پھڑکنا نیچے کے ہونٹ کا نشان قے کا ہے خاصۃً اور کھجلانا ناک کا نشان جاری ہونے
نکسیر کا ہے خاصۃً اور جسوقت کہ بحران برعاف ہووے اور نشانیاں تمام سلامت ہوویں تو رعاف ضعیف ہوگا
اور حاجت ہوگی کہ طبیعت کو یاری دیویں تاکہ بحران تمام ہووے بقراط فرماتا ہے کہ پانی گرم بہت سر پر ڈالنا
چاہیے اور سر کو گرم رکھنا چاہیئے اور اگر رعاف یعنی نکسیر بافراط ہووے تو پانی سرد سر پر گرانا چاہیے اور مجھمہ پہلو پر
رکھنا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ بہترین رعاف وہ ہے کہ اوس جانب سے ہو کہ مواد بیماری کا جسطرف ہیں ہووے
اور نشانیاں میل کرنے مواد کی جسم کے نیچے کیطرف برخلاف ہیں نشانیوں میلان مادہ کی اوپر کیطرف اور
دوسری یہ کہ بیمار نیچے کی جانب کچھ الم اور حرارت پاویگا اور رانوں کی جڑیں اور دونوں سُرین ممتلی ہوں گے
اور نشانیاں میلان مواد کی بطریق پسینہ ایک کم آنا پیشاب کا ہے دوسرے خشکی طبع تیسری سرخ ہونا ظاہر
پوست کا چوتھی گرم ہونا بدنکا پانچویں ابخرے گرم اور تر جسم سے اوٹھیں گے چھٹی نبض نرم اور موجی ہوگی ساتویں
یہ کہ پیشاب جسقدر کہ ہوگا رنگین اور گاڑھا ہوگا خاصۃً اگر چوتھی دن رنگین ہوا اور ساتویں دن گاڑھا ہوا آٹھویں
جسجگہ کہ ہاتھ جسم بیمار پر رکھیں جبتک ہاتھ رکھی رہیں پوست جو نیچے ہاتھ کے ہوگا گرم زیادہ ہوگا نویں یہ کہ
جسوقت کہ بیمار کو لرزہ سخت آوے اور تپ گرم نہایت ہووے اور اور نشانیاں سب سلامت ہوں تو
وہ دلیل اس امر کی ہے کہ بحران ساتھ پسینہ کے ہوگا خاصۃً اگر طبع خشک ہو اور پیشاب گدلا اور کم آوے
دسویں بیمار حمام اور آبزن اور تدبیر غسل کو خواب میں دیکھیگا اور جاننا چاہیے کہ رنگین ہونا پیشاب کا نشان
میل مادہ کا ہے طرف رگوں کے پس جسوقت ہوا اور رگوں کی طرف میلان کرے تو استفراغ اوسکا ساتھ
پسینہ کے ہوگا یا ساتھ جاری ہونے پیشاب کے اور تفصیل اوسکی بیان ہو چکی ہے اور بحرانیں پسینہ کے بارہ نہیں ہے

اس بات سے کہ تپ سخت گرم ہو اور قوت قوی اور اسباب کثرت پسینہ کے پانچ ہین ایک بہت ہونا مواد کا دوسرے
پتلا ہونا مواد کا تیسرے قوی ہونا قوت دافعہ کا چوتھے ضعیفی قوت دافعہ اور ماسکہ اور اندامون کی پانچوین کھلنا مسامون کا
اور پسینہ کو جسقدر پاک کرین زیادہ جاری ہوگا اور اوس عضو سے بہت آویگا کہ مواد جسمین زیادہ ہوگا اور جس
عضو کا کہ مسام بستہ ہو یا جس عضو مین کہ مواد کچھ نہووے اوس سے کچھ پسینہ نہ جاری ہوگا اور اسی سبب سے کہ
بیمار جس پہلو کیطرف سوتا ہے پسینہ اوس طرف سے نہین نکلتا ہے اسلیے کہ مسام اوس جانب کے بند ہوتے ہین اور
بہ نسبت سینہ اور شکم کے پشت کی طرف سے پسینہ بہت آتا ہے اور بہ نسبت نیچے کیطرف کے اوپر کی طرف سے
بہت آتا ہے اور پسینہ سوتے وقت بہت آتا ہے اور جاگتے وقت کم آتا ہے اسلیے کہ سوتے وقت حرارت
غریزی خلطون مین بہت تصرف کرتی ہے اور سانس بہت کھینچتا ہے بسبب نفس عظیم کے مواد باہر کی جانب
بہت اخراج پاتا ہے اور نشانیان مواد کی بطریق پیشاب سات ہین ایک جلن سر قضیب کی یا گرانی مثانہ کی
اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مثانہ مین گرانی ہوتی ہے اور جلن سر قضیب مین نہین ہوتی ہے پس سوزش
سر قضیب اور گرانی مثانہ دو نشان ہین تیسرے غلبہ کرنا پیشاب کا ہے اور بیمار کے زیادہ عادت اوسکی سے
چوتھے گاڑھا ہونا پیشاب کا ہے پانچوین ظاہر ہونا رسوب کا یعنی گادکا ہے چھٹے خشکی طبع ہے ساتوین کم آنا پسینہ کا
اور معلوم کرنا چاہیے کہ بحران بطریق بول جاڑے کے موسم مین بہ نسبت اور فصلونکے زیادہ ہوتا ہے اور نشانیان
سیلان مواد کی دستون کی راہ آٹھ ہین ایک سبزی پیشاب کی ہے دوسرے یہ کہ باوجود سبزی پیشاب کے
گرانی اور پیچیدگی تمام بدن مین محسوس ہوتی ہے خاصکر زیر ناف کے اندر تیسرے بولنا ہوا کا شکم مین چوتھے اوبھرا
ہونا شکم اور حوالی ناف کا بدون نفخ کے پانچوین نبض صغیر اور قوی اور صلب ہونا چھٹے یہ کہ اکثر اوقات مین
عادت بیمار کی ایسی ہو کہ طبع اوسکی نرم رہتی ہو اور استفراغ کو کم کرے ساتوین یہ کہ بیمار صفراوی ہو نہین بلغمی
ٹھنڈا بہت ہے اور پیشاب سفید اور پتلا ہووے اور اور نشانیان باسلامت ہون دلیل اس امر کی ہوگی کہ
اسہال کریگا یعنی دست آوینگے اور بسبب دستون کے نجح پیدا ہوگی اسلیے کہ جسوقت کہ مواد صفراوی بطریق
پیشاب یا بطریق پسینہ میل کرے تو وہ دلیل اس بات کی ہوگی کہ مواد دستون کی راہ نکلیگا اور نشانیان سیلان
مواد کی بطریق حیض دو ہین ایک یہ کہ بیمار پر اور نشانیون سے بحران کی ظاہر نہووین دوسرے یہ کہ کمرگاہ اور رحم مین
گرانی اور درد ظاہر ہووے دلالت اس بات پر کریگا کہ مواد نے اوس طرف کو سیلان کیا ہے اور بحران بطریق حیض
ہوگا خاصکر اگر وقت اوسکی عادت کا نزدیک پہونچا ہو اور نشانیان سیلان مواد کی بطریق مقعد اور کھلنے اوسکی
رگون کے پانچ ہین ایک عادت بیمار کی ایسی ہو کہ رگین اوسکی مقعد کی کھلاتی ہون اور خون نکلتا ہووے دوسرے
یہ کہ بیمار ابتدا مین مقعد کے اندر درد اور گرانی کو پاوے تیسرے پشت اور کمرگاہ بھی درد کرے چوتھے نبض عظیم اور قوی

کیطرف میلان رکھی پانچوین اور بحرانون کی نشانیون سی کچھہ نظاہر ہون اور **نشانیان بحران انتقالی**
سات ہین ایک قوت تپ کی ہی دوسرے نہونا کسی نوع کا انواع استفراغات سی تیسرے ظاہر نہ آنا اثر نضج یعنی مواد کی
پکنے کا چوتھے یہ کہ باوصفیکہ اثر نضج کا ظاہر نہووی سب اندامون مین یا ایک اندام مین درد معلوم ہووی پانچوین یہ کہ
نشانیون بد اور خطرناک سی کچھہ نہووی بحر نہونے نضج کے چھٹے یہ کہ قوت قوی ہووی ساتوین یہ کہ نبض با نظام نہ ہو
اور بد قوت نہوا ور نشانیان اس بات کی کہ انتقال کس طرف کو ہوگا چار ہین ایک یہ ہی کہ جس عضو مین کہ مواد انتقال
کریگا درد ظاہر ہوگا دوسرے یہ کہ رگین اوس عضو کی اور رگین حوالی کی اوسکے ممتلی ہونگی تیسرے یہ کہ وہ عضو گرم
ہوگا چوتھے اندامہای بیمار نہایت ضعیف ہونگی یا کوئی رنج کھینچے ہوئے ہونگے یا عادت بیمار کی ہوگی کہ اوس اندام
مین کسی طرح کا درد ہوا کرتا ہو تو وہ اندام اولی ہوگا اس بات مین کہ مواد اوسکی طرف کو انتقال کرے اور اندامونسی
اور جاننا چاہیی کہ درد اوٹھنے سے سر پہلوون کے اور کھینچے سے اونکے بھی معلوم کرلینا چاہیی کہ مواد انتقال کونسی
عضو اور کس جانب کو کریگا اسلیے کہ یہ ایک نشان ہی مشترک میلان مواد کے جمیع انواع کو اور ورم اور خراج
انتقالی اکثر اون بیماریون مین پڑتا ہے جو سرد ہوتی ہین اور جاڑے کی موسم مین اور سالہای کہولیت مین بھی
ہوتا ہی لیکن سرد بیماریون اور فصل زمستان مین اس سبب سی بیشتر ہوتا ہی کہ مزاج سرد مواد کو تحلیل اور نضج یعنی پکنے سے
باز رکھتا ہی اور جبکہ وہ مواد تحلیل نہین قبول کرتا ہے اور نہ پختہ ہوتا ہے تو طبیعت چاہتی ہے کہ اوسکو دفع کرے
اور کسی اور عضو کی طرف کو بھیجی اور کسی طرح کا ورم یا کوئی زخم پیدا کری اور عمر کہولت مین اسلیے بیشتر ہوتا ہی کہ قوت مردم
کہل یعنی طاقت اوبہڑ آدمی کی دفع کلی سے عاجز ہوتی ہے اسوجہ سی چارہ نہین ہوتا اس باتسی کہ مواد ایک عضو سے
دوسری عضو کی طرف نقل کری اور سبب انتقال کے دو ہین ایک گاڑھا ہونا مواد کا یا بہت ہونا دوسری یہ کہ
قوت سخت قوی نہوا ور نہایت ضعیف بھی نہوا ور ایسی عاجز نہو کہ علت کو اعضای رئیس سی دفع کرے اور اسی طرح کی
قوی بھی نہو کہ ایکبار بدنسی باہر کرے اور یہ دونون سبب مناسب سن کہولت کی ہین اسلیے کہ حال قوت کا
ایام کہولت مین ایسا ہی ہوتا ہی جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ نشانیان بحران انتقال کی
ظاہر ہوتی ہین اور اونکے اثر پر استفراغ قوی کا اتفاق پڑتا ہے خاصتہً جاری ہونا سفید پیشاب کا اور بہت
مواد انتقال نہین کرتا اور نشان اس باتکا کہ بیماری جو موجود ہو رخ طرف دوسری بیماری کے کری یہ ہی کہ مثلاً
جسوقت کہ ملاحظہ کرین کہ مرض حادہ یعنی تیز بیماری وقت انحطاط یعنی گھٹنے مرض کے زمانہ مین نہایت قوی ہووے
تو معلوم کرنا چاہیی کہ وہ دلیل ہے اس بات کی کہ بیماری دوسری بیماری کیطرف رخ رکھتی ہے **نشان بحران**
خراجی نشانیان اوس بحران کی کہ بطریق خراج ہوگا چار ہین ایک یہ کہ مدت دراز تک پیشاب بیمار کا پتلا
اور پانی سا آوی دوسرے قوت قوی ہو تیسرے یہ کہ اور بحرانون کی نشانیان سب باسلامت ہووین چوتھی

یہ کہ کوئی بحران دوسرا ظاہر ہووے اور جاننا چاہیے کہ جس عضو سے کہ بیماری میں پسینہ بہت آوے اوس عضو کی طرف کو انتقال کا خیال بہت رکھنا چاہیے اور سردی کی فصل اور ادہیڑ عمر دونوں دلیل اس بات کی ہیں کہ بحران انتقالی ہوگا اور جو خراج کہ پیدا ہوگا بد پختہ ہوگا خاصّۃً اگر سر ہو اور جسوقت کہ شدت تپ میں پیشاب بہت آوے معلوم کریں کہ نیچے کے جسم میں درد پیدا ہوگا اور وہ بیماریاں کہ کچھ بحران نکریں اور آٹھ روز گذر جائیں اور اتفاقیہ کسی عضو میں درد اور الم کسی طرح کا محسوس ہوتا ہو تو انتظار رکھنا چاہیے کہ بالضرور کسی دن بحران کے دنوں سے اوس عضو میں کسی نوع کا خراج ظاہر ہوگا اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ نشانیاں خراج کی ظاہر ہوتی ہیں اور طبیب خیال نہیں رکھتا پھر اتفاق کثرت جاری ہونے پیشاب کا ہوتا ہے اور پیشاب گاڑہا اور سفید بہت آتا ہے اور خراج اوس سے دور ہو جاتا ہے اور جسوقت کہ تپ میں ماندگی کسی طرح کی جسکو اعیا کہتے ہیں ظاہر ہووے اور چوتھے روز بحران بطریق بول ظاہر نہووے اور پیشاب گاڑہا نہووے خیال رکھنا چاہیے کہ بحران اوسکا ساتھ رعاف کے ہوگا پھر اگر روزگار دراز ہووے خیال کرنا چاہیے کہ مفاصل میں کچھ رنج پہونچا ہوگا اور کسی نوع کا خراج پیدا ہوگا یا اندر گوشت کے یا اوس رگ میں کہ زنخدان کے جڑ کے اندر ہوتی ہے خراج ہوگا اسلیے کہ جو کوئی رنج کہ مفاصل میں پہونچتا ہے مواد اوس جگہہ کھینچتا ہے اور حرارت تپ کی مواد کو اوپر کیطرف چڑہاتی ہے اور گوشت سست کہ زنخدان کی جڑ میں ہوتا ہے بسبب سستی اور زبونی کے مواد کو قبول کرتا ہے اور خراج وہان پیدا ہوتا ہے اور خراج بیماریوں مزمن میں اکثر نیچے کی اندام میں پڑتا ہے اور بسا اوقات بحران ذات الریہ کا ساتھہ اوس خراج کے ہوتا ہے جو مفاصل میں ظاہر ہوتا ہے اور جو کوئی خراج کہ ظاہر ہووے اور بغیر پکے ہوئے پھر جاوے تین حال سے باہر نہوگا یا عظیم زیادہ اوس سے ہو کہ پھر آوے یعنے جسقدر کہ پہلے تھا اوس مقدار سے بہت بڑا پھر پیدا ہووے یا بیماری نکس کرے یا مواد مفاصل میں اوتر آوے یا مواد اوس عضو پر گرے جو بہت ضعیف ہو یا جس عضو کو کوئی رنج یا درد کھینچا ہو اور بہترین خراج وہ ہے کہ بعد نضج کے پیدا ہووے اور بدن سے اوٹھا ہوا ہو اور اعضاے رئیسہ سے دور ہو اور سخت نہووے اسلیے کہ ورم صلب یعنے سخت ناپختہ ہوتا ہے اور الم اوس سے بہت محسوس ہوتا ہے اور اگر ساتھہ خراج بحرانی کے تپ آوے خراج مدت ساٹھہ روز میں پختہ ہوگا یا اوس سے کم مدت میں اور اگر موضع خراج فراخ ہو اور مواد اوسمیں گنج پاوے تو وہ بہتر اوس سے ہوگا کہ مقام جس خراج کا تنگ ہو اسلیے کہ مواد جبکہ گنج نپاویگا تو طرف موضع اول کے لوٹ جاویگا اور اسی طرح طبیب جاہل اگر مواد بد کو کہ عضو شریف سے طرف کسی عضو خسیس کے آیا ہو ساتھہ علاج کے پھیر دیوے تو حرکت اوسکی اور پھیرنا اوس مواد کا بدتر ہوگا اور مضرت اوسکی بڑی ہوگی اور بدترین خراجوں کا وہ خراج ہے کہ جڑ جسکی جسم کے اندر ہووے اور نشانیاں بحران کی جو بطریق تشنج ہو دو طرح پر ہیں ایک یہ کہ جسوقت کودک طفل کی طبع خشک ہو اور خواب میں بہت ڈرے اور بہت بکے اور رنگ اوسکا سرخ یا سبز یا تیرہ ہو تو یہ نشانیاں دلالت

کرینگی کہ تشنج ہوگا اور جسقدر عمر بچہ کی کم ہوگی تشنج اوسی قدر جلد عارض ہوگا اسلیے کہ بچہ ضعیف زیادہ اوسکے
ہونگے اور یہ نو برس کی عمر تک ہوتا ہی دوسرے یہ کہ جسوقت کہ جوان آدمی کو بیماری مین مرض احول کا لاحق
ہو اور گردن اور چہرہ کج ہو وے اور دانت سوتے وقت چباوے نشان تشنج کا ہی اور رسبا او قات درد گردن
اور گرانی سر باتپ یا بی تپ اور ورم گرم و دحال سی باہر نہین ہوتا ہی یا تشنج پیدا کرتا ہی یا قے زنگاری لاتا ہے
اور نشانیان لرزہ کی کہ جسکو نافض کہتی ہین یہ ہین کہ تپ تیز ہین جبکہ سب نشان باسلامت ہون اور
پیشاب تھوڑا تھوڑا آتا ہو دلیل اس بات کی ہی کہ لرزہ عارض ہوگا اور بحران اوس سی گذر جائیگا پس اگر
سبب کمی پیشاب کا پیرانی دست ہووین لرزہ کا انتظار نہ کہنا چاہیی اور لرزہ کو پسینہ بھی لازم ہی پس جسقدر لرزہ
قوی ہوگا اوسی قدر پسینہ بھی کثرت سی آویگا کیونکہ تیز بیماریونمین لرزہ مقدمہ عرق ہے اور **نشانیان**
بحران نیک کی آٹھ ہین ایک نضج تمام ہے دوسری یہ کہ اوسدن مین بحران ہووے جو روز ہای نیک سی ہے
بحران کے تیسری یہ کہ روز انذار نے جو مناسب اوس روز کے ہو انذار کیا ہووے یعنی بحران کے دینی خبر دیوے
چوتھی یہ کہ بحران باستفراغ ہو نہ باانتقال پانچوین یہ کہ استفراغ اوس طریق سی ہووے جیسا مواد بیماری کا ہے
چھٹی یہ کہ استفراغ اوس طریق سی ہووے کہ جو لائق اوس بیماری کے ہو جیسی تپ محرقہ مین بحران نکسیر طریق سی
ہوتا ہی اور غب مین قے یا پسینہ کی راہ سی ہوتا ہی ساتوین یہ کہ استفراغ اوسقدر ہووے کہ بیمار جسقدر طاقت
رکھہ سکتا ہو آٹھوین یہ کہ بیمار بعد اوسکے راحت پاوے نوین یہ کہ قوت بدستور قائم ہو اور نبض نیک ہووے
جیسی کہ چاہیی اور معلوم کرین کہ جسوقت کہ نبض اور قوت ظاہر آنے سختی بحران کی قوی ہو خاصۃً اوسوقت
مین قوی زیادہ اوس سے ہو کہ پہلی تھی تو اعتماد کرنا چاہیی کہ بحران نیک ہوگا اور تمام اوسوقت ہوگا کہ
بعد بحران کے راحت اور سبکی بیمار مین ظاہر ہووے اور جسوقت کہ خلطین بیمار کی نیک ہووین اور اثر نضج کا
جلد ظاہر ہووے خطر سے بیخوف رہنا چاہیی اور جسقدر نشانیان قوت بحران کی ظاہر زیادہ ہوتی جائین
بیخوف زیادہ ہونا چاہیی کیونکہ وہ دلیل اسبات کی ہے کہ بحران بہتر اور تمامتر ہوگا اور اکثر ایسا اتفاق پڑتا ہی
کہ علامات خوفناک قوت بحران کی ظاہر ہوتی ہین اور نبض بہت قوی اور با نظام ہوتی ہے اور جالینوس
نیک بحرانون مین ایک مثال لایا ہے وہ کہتا ہی کہ جبکہ گرم صفراوی بیماریونمین نوبت ہر ایک تپ کی دو
ساعت کچھہ وقت سی پڑی اور اور نشانیان روز اول سی گیا رہوین شب تک نسق راستی پر ہون اور گیارہوین
دن پیشاب مین غمامہ ظاہر ہووے یعنی ابر سا چھایا ہووے کہ پہلے اوس سے نہوا ہو تو امید قوی رکھنی چاہیی
کہ چودہوین روز بحران ہوگا اور اگر چودہوین شب کو لرزہ آوے اور چودہوین روز کے انداز سے پسینہ شروع
کرے اور نبض اور سانس بقیاس ساتھہ اوس احوال کے برابر ہو اور بیماری مین سبکی معلوم ہو اور تمام روز

پسینہ مین رہے کہ وہ پسینہ بہت گرم اور ہموار اور سائل ہووے اور سائل اوس پسینہ کو کہتے ہین کہ جو تمام بدن سے آتا ہے سر سے پاؤن تک اور رات کو وقت تپ مفارقت کرے اور بیمار ایکبارگی تپ سے باہر آوے تو وہ کہتا ہے کہ اس طرح کا بحران بحران درست ہے اور نکس یعنی لوٹنے مرض سے بخوف رہنا چاہیے اسلیے کہ چودہوان روز ایام سقوط سے ہے اور فضیلت اوس بحران کی کہ نیک ذکر نہین ہوا ایام بحران سے وہ مانند اون روزون کے کہ جو بیان ہوچکے اوس صورت مین ہے کہ اگر مثلاً وہ نشانیان جو بیان کیگئین اوسی ترتیب اور اوسی حال پر ہووین ولیکن اگر بحران وقت غیر مین ہووے اور پندرہوین دن پڑے تو وہ اوس تمامی کو نہ پہونچیگا کہ جیسا بحران چودہوین دنکا ہوگا بلکہ اوس سے دور ہوگا اور اگر بیمار کچھ خطا کرے نکس پڑیگا اور تمامی اور درستی مین کمتر اور اوس سے بھی ہٹکر غیر وقت مین ظہور کریگا بالجملہ بحران چودہوین دنکا بہتر اور تمامتر بحران مین ہوتا ہے دن کے سو سے اور نشانیان بحران بد کی برخلاف بحران نیک کی ہوتی ہین اسوجہ سے کہ بحران بد نضج سے پہلے اور مرض کے انتہا کو پہونچنے سے پہلے ظاہر ہوتا ہے اور کسی دن ایام بحران سے حرکت نہین کرتا ہے اور نبض ضعیف اور متغیر ہوتی ہے اور معلوم کرین کہ جو بحران کہ نضج سے پہلے اور وقت انتہای مرض سے پہلے حرکت کرے اور استفراغ کرے اوسپر غرہ نکرنا چاہیے کیونکہ استفراغ اوسکا کثرت مواد اور ناخیری قوت سے ہوگا اور اسی طرح جو کوئی بیمار کہ ابھی نہین سنبھلی پاوے بدون استفراغ کے اوسپر بھی غرہ نکرنا چاہیے کیونکہ راحت بیمار کو بسبب سکون اور غلظ مواد کے پہونچتی ہے نہ بوجہ نیکی احوال جسم کے اور اکثر اتفاق ہوتا ہے کہ مواد پکجاتا اور نضج کے ساتھ مواد کے قوت ضعیف ہوجاتی ہے اور دفع کرنے سے اوسکے عاجز آتی ہے اور نشانیان بد جو انتہا سے پہلی ظاہر ہوتی ہین خطرناک ہوتی ہین لیکن جبتک قوت بحال رہے حکم نکرنا چاہیے اور دل بیمار کا نہ اوٹھانا چاہیے کیونکہ ہمیشہ اعتماد قوت پر رہتا ہے اور وہ نشانیان جو نہایت بد ہین دلیل موت کی ہوتی ہین لیکن اگر قوت قوی ہو بیماری دراز ہوگی پھر موت آویگی اور اگر قوت ضعیف ہو موت جلد آویگی اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ نشانیان بد ایام بد مین ظاہر ہوتی ہین پھر ناگاہ قوت قبضہ پاتی ہے اور بحران نیک یا بحران انتقال کرتی ہے اور بیمار خلاصی پاتا ہے اور طبیب پر واجب ہے کہ اوس وقت کہ بدن اور ہیئت جسم اور چہرہ بیمار اور رنگ کو اوسکے بد دیکھے تو اول احوال پر اوس بیمار کے نگاہ کرنی چاہیے کہ اوسکا کون سبب ہے اسباب بادیہ سے جیسے بے خوابی اور رنج اور ریاضت اور اسہال یعنی دست اور تفکر وغیرہ یا اگر رنگ زبان کا بیمار کے دگرگون ہو تو جاننا چاہیے کہ یا کوئی چیز کہائی ہے کہ یہ فعل اوسکا ہے یا سبب ان حالات کا بیماری کوئی ہے اگر سبب اوسکا اسباب بادیہ سے ہووے جلد اصلاح اوسکی کرنی لازم ہے اور اگر بسبب گرمی بیماری اور ضعف قوت کے ہووے نہایت بد ہے

گفتار چوتھی تقدمۃ المعرفت مین ہے یعنی شناخت مین اس امر کے کہ انجام بیمار کے حال کا

کیا ہوگا اور اس گفتار سات باب ہین باب ا پہلا نشانیون مین ہی سلامتی اور خلاصی بیمار کے
بیماری سے جاننا چاہی کہ نشان سلامت اور خلاصی پانے بیمار کا بیماری سے نو وجہ سی دریافت کرین پہلی
قوت طبیعت سی دوسرے قوت دماغ سے تیسری سحنہ یعنی ہیئت اور رنگ چہرہ سی چوتھے نبض سی اور احوال وسکی
سی پانچوین احوال بحران سے چھٹوا ادرار بول یعنی پیشاب کی جاری ہونے سے ساتوین اجابت طبع سی آٹھوین نفث
یعنی تھوک سی نوین احوال اعضای اندرونی شکم سے لیکن ڈھونڈھنا دلیل سلامتی کی قوت طبیعت سی پانچ وجہ سے
ہی ایک یہ کہ بیمار پہلو پر خواب کر سکیگا اور خود اٹھہ سکیگا اور خود ایک پہلو سی طرف دوسری پہلو کے پلٹ سکیگا
اور جسوقت پہلو پر سوویگا اوسی شکل پر رہیگا اور جلد اوندھا نہوگا اور اکثر اوس شکل پہ سوویگا جس طرح حالت
تندرستی مین عادت رکھتا ہو دوسری یہ کہ بیمار جو رات کو سوویگا اور صبح کو جاگے گا اپنے جسم مین ہلکی اور
بہتری پاویگا تیسرے یہ کہ جسوقت عقل بیمار کی شوریدہ ہو جائے اور باتین بہکی کرنے لگے اور ہر ایک چیز کو
جیسا کہ چاہی جانے اور اگر سو رہے اور پھر سو کر جاگے ہوش مین آوے نشان سلامتی کا ہوگا اور دلیل اس امر کی
کہ طبیعت نے مواد پر قہر کیا ہی اور دبایا ہے لیکن ہوش بحال رہا ہو اور پیچش سرسام اور تپ تیز بیماری مین نشان سلامتی کا
نہین ہو اسلیے کہ سل اور دق مین آخری سانس تک ہوش بحال رہتا ہی چوتھے نفس طبعی اور نبض قوی دونون
دلیل بزرگ ہین اوپر قوت طبیعت کی پانچوین یہ کہ بیمار شرط پرہیز اور علاج کی بجا نہ لاوے اور پرہیز نکرے اور
بیماری ایک حال پر قائم ہو اور زیادہ نہ بڑہے دلیل اس بات کی ہوگی کہ بیماری سلیم ہے اور قوت قائم اور
بحال ہے اور علاج جلد اثر پذیر ہوگا اور جسوقت کہ ساتھہ نشانیون امیدواری کے قوت قوی ہو دوہی امید
قوی ہوگی اور دلیل اس امر کی کہ بیمار جلد حالت تندرستی کیطرف رجوع کرے گا اور نشان سلامت قوت
دماغ سی دو چیز سے دریافت کرسکتے ہین ایک یہ کہ اگر بیمار ہوش مین ہو اور سب حواس درست اور نظر اوسکی
مانند نظر تندرستون کے ہو اور رات کو نیند آوے دلیل سلامتی دماغ کی ہوگی دوسری عطسہ یعنی چھینک کا
آنا بعد انتہا سرسام اور تپون تیز کے دلیل قوت دماغ کی ہے کہ فضلہ کو دفع کرتی ہے اور دریافت
کرنا نشان سلامتی کا سحنہ اور ہیئت اور رنگ چہرہ سے اسطور پر ہے کہ نگاہ کرین اگر جسم اور ہیئت
اور رنگ چہرہ کا طبعی ہو وے اور احوال اپنی سے پھرا ہوا نہو دلیل سلامتی کی ہوگی اور اگر احوال اپنی سے
پھرا ہوا ہو کہ گوشت رخسارہ کا جلد گھلجاے اور سر بینی اور چہرہ باریک ہو جاوے اور رنگ چہرہ متغیر
ہو وے اور بایطرف رنگ بد کے مائل ہو پس اگر سبب گھٹنے گوشت رخسارہ کا اور بدرنگی اور بیخوابی نپایا
غذا کا ہو یا کوئی استفراغ انواع استفراغات سی موجب اوسکا ہو تو کچھ محل خوف نہین ہے کہ جلد
بفضلہ تعالی اپنی حالت اصلی پر پھر آویگا اور اگر کسی شخص کا سحنہ مضمحل اور بدرنگی طبعی ہو نشان بحالی کا

نہین ہی اور اگر کسی آدمی کا چہرہ اور رگین گردن کی اور آنکھین بسبب فرونی طعام اور شراب اور بسبب
ہستی کی بھری ہوئین اور پھولی ہوئین ہو وین وہ حال بھی بد نہین ہی اور اگر بسبب گھلنے گوشت رخسارہ
اور ناک کا بیماری ہو وہ بد ہی اسلیے کہ سبب باریکی سرینی اور چہرہ کا دو حال مین سے ایک ہوگا یا زیادتی
حرارت کی ہوگی کہ گوشت رخسارہ اور گوشت بینی کو گھلادیگی یا ضعیفی حرارت غریزی کی ہوگی کہ اوسکے سبب
جب کہ روح گذر نکر سکے گی اور اطراف مین نہ پہونچ سکیگی چہرہ اپنے حال سے پھر جائیگا اور بوجہ اسکے کہ
ہڈی کا سخت ہی اسلیے ہڈی چہرہ کی بحال خود قائم رہیگی اور گوشت بسبب حرارت کے گھل جائیگا یا بسبب
ضعیفی حرارت غریزی کے اندر کو بیٹھ جائیگا اور چہرہ باریک رہ جائیگا اور سرینی بھی باریک ہو جائیگی
دریافت کرنا نشان سلامتی کی تپ مین کہ اگر حرارت تپ کی جسم مین ہموار ہو اور کوئی
عضو کمتر کسی عضو سے نہو نشان سلامتی کا ہی اسلیے کہ وہ دلیل اس بات کی ہے کہ اعضاے اندرونی شکم
سب باسلامت ہین اور کسی طرح کا ورم اور کوئی کسی نوع کا الم نہین ہی اور جسوقت کہ صاحب تپ
مطبقہ کو کسی دن مین ایام بحران سے لرزہ آوے نشان سلامت اور زائل ہونے تپ کا ہی اسلیے کہ مطبقہ مین
اکثر خلط عفن ہی ہوتی ہین جو رگون کے اندر سڑ جاتی ہین اور لرزہ نشان باہر آنے خلط عفن کا ہی رگون سے
اندر سے اور جسم کے پاک ہونیکا اوس سے اسی سبب دلیل سلامتی اور دور ہونے تپ کی ہے اور جسوقت
کہ صاحب تپ غب کی ناک اور ہونٹ پر پھنسیان نکل آئین دلیل بہتری اور زائل ہونے تپ کی ہی
اور تشنج بلغمی اور استلا تپ سے دور ہوتا ہی اسلیے کہ خلطین بسبب حرارت تپ کے گھلتی ہین اور تپ چوتھیا
کو عربی مین ربع کہتے ہین صاحب تشنج اور صاحب مرگی کو مفید ہی اور اگر صاحب سدہ اور بلغم اور تلی اور
استسقا سے درد کو تپ آوے سوء مزاج سرد زائل ہوگا اور وہ عضو سالم رہیگا دریافت کرنا نشان
سلامتی کی بحران سے تیسری گفتار مین جو حال بحران کا مفصل لکھا گیا ہے اوسکی نشانیون پر
بخوبی تامل کرین لیکن جسوقت کہ صاحب درد سر خونی کے سر سے ناک کی راہ کسی دن بحران کے
دنون سے کچھ رطوبت تمام جاری ہونی شروع ہو وے یا خون ناک سے آوے نشان سلامتی کا ہی درد
اوسکے سبب سے جاتا رہیگا اور جسوقت کہ گرم تپ مین ساتوین روز یا کسی اور دن بحران کے دنون سے
اجابت طبع مین یا قے کے ساتھ کرم بزرگ نکلے دلیل اس بات کی ہوگی کہ طبیعت مواد کو دفع کرتی ہے
اور ادرار بول یعنی بہنا پیشاب کا کسی دن بحران کے دنون سے دلیل سلامت اور دلیل دفع مواد
کی ہے اور جو صاحب ذات الریہ کے پاؤن پر کسی نوع کا خراج ظاہر ہو وے اور کھنکھار پکا ہوا ہو دلیل
اس بات کی ہی کہ مواد نے انتقال کیا ہے اور طبیعت نے اوسکو اطراف کی جانب دفع کیا ہی اور اسی طرح

اگر صاحب ذات الریہ کے کان کی جڑ مین یا اندر حوالی سینہ اور سر پہلو و نکی ریش ظاہر ہووے دلیل انتقال بحران کی ہے اور نشان سلامتی کا اور اگر صاحب مالیخولیا اور صاحب سرسام کو بواسیر عارض ہووے دلیل بحران انتقال کی ہے اسلیے کہ مواد دماغ سے نیچے کیطرف میل کرتا ہے اور مالیخولیا اور سرسام بسبب اسکے دفع ہو جاتا ہے مولف لکھتے ہین کہ مینے شہر ویلور مین اپنے آنکھہ سے دیکھا ہے کہ صاحب مالیخولیا کے پاؤن پر عرق مدنی یعنی مرض رشتہ یکایک نکل آیا اور مالیخولیا اوسکا جاتا رہا اور اگر ظاہر حلق اور زبان پر کسی طرح کا ورم پیدا ہووے دلیل خلاصی کی ہے اور جو رسولی والے کے خایہ پر کسی نوع کا ورم ظاہر ہووے رسولی دفع ہو جائیگی اور اسی طرح اگر صاحب درد گردہ اور درد اعضا اور صاحب نقرس کو دوالی ظاہر ہووے نشان انتقال مواد کا ہے اور علت جاتی رہتی ہے اور اگر کسی شخص کا بدن خلطون بد سے پاک نہوتا ہووے اور جسم پر اوسکے پھوڑا پھنسیان اور خارش نمودار ہو تو وہ نشان اس بات کا ہے کہ طبیعت نے بد خلطون کو ظاہر کیطرف دفع کیا ہے اور اگر صاحب فواق امتلائی کو کہ جسکو ہندی مین ہچکی کہتے ہین چھینک آوے ہچکی جاتی رہے گی اسلیے کہ اوسمین حرکت قوی چاہیے تاکہ اوس مواد غلیظ کو کہ جو پیدا کرنیوالا ہچکی کا ہے گرم کرے اور تحلیل کرے اور عطسہ یعنی چھینک ایک حرکت ہے کہ یہ مطلب اوس سے بسلامتی حاصل ہوتا ہے اور نشان سلامت احوال اندرونی شکم سے اسطور سے ڈھونڈتے ہین کہ جسوقت کہ کسی بیمار کا بیماری مین گوشت شکم کا اور فربہی کہ جو تندرستی مین تھی بحال رہی ہو اور کوئی درد اور کسی طرح کا ورم نہووے تو دلیل اس بات کی ہے کہ آلتہائے غذا قوی اور باسلامت ہین اور جسوقت کہ بیمار کو جو غذا کہ کھاوے ہضم ہوتی رہے وہ دلیل سلامتی معدہ اور جگر اور جمیع آلتہائے غذا کی ہے اور نیز دلیل سلامتی قوت مدبرہ کی **دریافت کرنا نشانیان سلامتی کی** اجابت طبع سے جسوقت کہ کان کسی بیمار کے بسبب تپ گرم کے بہرے ہو گئے ہون اگر صفراوی دستونکا اتفاق پڑے تو کان اچھے ہو جائینگے اور مرض کری گوش بالکلیہ جاتا رہیگا اسلیے کہ کری یعنی بہرا ہونا کان کا بسبب اوتر نے خلط صفراوی کے ہوتا ہے پس جسوقت کہ وہ خلط دستون کی راہ نکل جائیگی کری بھی دور ہو جائیگی اور اسی طرح اگر صاحب درد چشم کو صفراوی دست آنے شروع ہون تو نیز بسبب مذکور درد چشم اوسکا جاتا رہیگا اور ممکن ہے کہ صفراوی دستون مین کان بہرے ہو جائین اور دست تھم جائین اسوجہ سے کہ مواد صفراوی نے اوپر کیطرف کا رخ کیا ہوگا اور اگر قوام ثفل کا معتدل ہو اور رنگ اوسکا نہایت زرد نہو دلیل اس امر کی ہے کہ قوت ہاضمہ قوی ہے اور معدہ اور احشا سلامت ہے اور اگر استسقا والے کو دست آنے لگین اور کچھہ رطوبت آبناک اوسمین نکلنی شروع ہو تو معلوم کرین کہ وہ مواد استسقا کا ہے کہ دفع ہوتا ہے اس صورت مین وہ آدمی جلد مرض سے خلاصی پاویگا

دریافت کرنا نشانیان سلامتی کی اور اربول مین جسوقت کہ پیشاب کسی بیمار کا نارنجی ہو

اور اوسمین قارورہ کی مانند ابر سپید کے گرا اوسکو غمامہ اور سحابہ بھی کہتے ہین معلوم ہووے اور دلیل اوسکا نیچے
کیطرف ہو دلیل سلامتی کی ہی اسلیے کہ وہ نشان اسبات کا ہی کہ مواد نے مرض کے دماغ سے سفر کیا ہی اور
اور نیچے اوترنے والا ہے اور اوس سے بہتر وہ ثفل ہے جو تہ مین شیشی کی بیٹھا ہوا ہو اور سفید ہو کیونکہ وہ دلالت
کرتا ہے کہ طبیعت نے مواد کو پکایا ہے اور جاننا چاہیے کہ بول تبنی اور سحابہ معلق یا طافی دل اور دماغ کی بیماریون
مین دلیل سلامت نہین ہے لیکن تپ مین اور جگر اور تلی کے اور احشا کے دردون مین دلیل سلامتی کی ہے

دریافت کرنا نشانیان سلامتی کی نفث مین جو رطوبت کہ کھانسی کی حرکت سے حلق سے

نکلی ہے اور آدمی اوسکو تھوکتا ہے اوسکو نفث کہتے ہین پس اگر صاحب ذات الجنب اور ذات الریہ
رطوبت سفید اور پتلی حلق سے گرا دے اور ہر روز گاڑھی نکلتی آوے اور بآسانی باہر آوے اور جسقدر گاڑھی یا قوم
ہوتی جاوے رنگ اوسکا سبز اور سیاہ اور سخت زرد نہو اور بو بھی ناخوش نہو دلیل نضج اور علامت سلامتی
کی ہی اور اگر صاحب ذات الریہ اور ذات الجنب کا زخم کھلجاے یعنی وہ زخم کہ بیچ سینہ اور پسلی مین پیدا ہوا
ہو پھٹ جاوے اور پیپ سفید اور ہموار بے آلودگی جاری ہو اور تپ مفارقت کرے اور بھوک کا لگنا
کی ظاہر ہووے نشان سلامتی کا ہی اور جو صاحب ذات الریہ کے پاوٗن پر کسی نوع کا اخراج پیدا ہووے
اور نفث یعنی کھنکھار تھوک کا پکا ہوا ہو دلیل سلامتی کی ہے اسلیے کہ طبیعت نے مواد کو اطراف کی جانب
پھینکا ہی اور اسیطرح اگر صاحب ذات الریہ کے کان کی جڑ یا حوالی سینہ یا سینہ مین یا مراق شکم یعنی پہلوون
مین زخم ظاہر ہووے دلیل سلامتی کی ہے لیکن وہ زخم بسبب بدی مواد کے ناسور ہو جائیگا

باب دوسرا پر خطر نشانیون کی شناخت مین

سے نشانیان بد بہت ہین واضح
ہو کہ ہر ایک علامت جو ہر ایک اندام مین ظاہر ہوتی ہے ایک ایک بتشریح و بسط بیان کیجاے اور جاننا چاہیے
کہ بد نشانیون مین بعضی قوی زیادہ ہین اور بعضی ضعیف زیادہ اور بعضی میانہ ہین اور بقراط نے درجہ ہر ایک
علامت کا بیان کیا ہی اور سب نشانیون مین جو علامت کہ نہایت قوی ہے اور دلیل اس بات کی ہی
کہ بیمار کسی حالت مین خلاصی نپاویگا اوسکو تین عبارت سے مذکور کیا ہی یا کہین کہ ہلاک کرنیوالی ہی یا کہین کہ
موت سے نزدیک ہی یا کہین کشندہ ہی اور اگر وہ علامت قوی ہو دلیل اس بات کی ہے کہ اگر اوسکے
ساتھ کوئی علامت نیک نشانیون سے شامل ہو امیدوار ہوگی کہ مریض خلاصی پاوے یا کہین ہی اور جو
کوئی علامت میانہ دلالت کرے کہ اگر کوئی نشانی نیک ساتھ اوسکے ہو بیمار ہلاک ہو جائیگا اوسکو کہین
نہایت بد اور نکوہیدہ ہی اور جسوقت کہ بد علامتون سے دو تین علامتین ظاہر ہووین اور کوئی نشانی

ایک ساتھہ اوسکی مشہور دلیل ہلاکت کی ہوگی اور علامت نیک جمیع حالات مین وہ ہی کہ قوت بدستور قوی
اور قائم ہووے اور یہ علامات چوالیس وجہ سی ظاہر ہوتی ہین ایک سحنہ اور چہرہ اور رنگ رو کی دوسری
دوسرت تغیر چشم [illegible] اور اون خیالات سی جو اوسکو معلوم ہوتے ہون چوتھے آنکھ کی حال سی پانچوین
ناک کی حال سے چھٹوین کان کے حال سی ساتوین دانتون کے حال سے آٹھوین دھن اور زبان کے
حال سے نوین حال نفس سے دسوین حال حلق اور مری طعام سے گیارھوین فم معدہ یا بارھوین
سونے کی ہیئت سی تیرھوین پوستہ کی ہیئت سی چودھوین شکم کی ہیئت سی پندرھوین مقعد کی ہیئت
سی سولھوین قضیب اور انثیین سے سترھوین رحم سے اٹھارھوین اطراف سی اونیسوین خواب اور بیداری
بیسوین درد ونمی اکیسوین پیاس اور بھوک سی کھانے کی بائیسوین وہم اور اندیشون سی تیئیسوین [illegible]
سی چوبیسوین انگڑائی اور جمہائی سے پچیسوین [illegible] ورمون اور چھبیسوین [illegible] یرقان سی ستائیسوین [illegible]
سی [illegible] اٹھائیسوین [illegible] استفراغ سی اونتیسوین پسینہ سی تیسوین رعاف یعنی نکسیر کے بہنے سی
اکتیسوین [illegible] [illegible] اسہال طبع سی [illegible] کی اور زیادتی [illegible] پیشاب کی [illegible]
بول سی [illegible] رنگ سے اور [illegible] ہوتے سی پیشاب کی [illegible] سیاہی پیشاب سی [illegible] پیشاب
[illegible] گاد سی پیشاب کی [illegible] حالات گوناگون سے جو پیشاب مین پیدا ہوتے ہین چالیسوین بو
پیشاب سی اکتالیسوین قی سے بیالیسوین نفث یعنی تھوک سی تینتالیسوین انواع بیماریون سی جوالیسوین [illegible]
گوناگون سی جو بیماریون سے ظاہر ہوتے ہین **دریافت کرنا نشانیون کا سحنہ چہرہ اور**
رنگ رو سے جسوقت کہ چہرہ اور رنگ روی بیمار کا برنگ تندرستی نرہے بد ہوگا خاصۃ اگر
آنکھین بیٹھ جائین اور ناک باریک ہوجاوے اور کان سرد ہوجائین اور بناگوش نیچی بیٹھ جاوے اور نرمۂ گوش
پھر جاوے اور کھال ماتھی کی کھنچ جاوے اور رنگ چہرہ کا تیرہ اور بے رونق مانند گرد زدہ کے ہوجاوے یا سبز
ہووے یا سیاہ علامت مرگ کی ہے اور جاننا چاہیے کہ سبب متغیر ہونے چہرہ اور رنگ رو کے دو چیزین
ہین ایک قوت بیماری کی اور حرارت فزونی دوسرے ضعیفی حرارت غریزی لیکن اگر سبب متغیر ہونے چہرہ
اور رنگ روی کا قوت بیماری کی اور حرارت ہو چہرہ بیمار کا جلد متغیر ہوگا اور رنگ چہرہ کا ایکبار جلد بے رونق
ہوجائیگا اور گوشت رخسارہ اور ناک کا گھل جائیگا اسوجہ سی کہ تپ جبکہ نہایت گرم ہوتی ہے اور معدہ خلط مین
رقیق اور قوت اسکی ضعیف ہوتی ہے تو ہمیشہ رطوبت غریزی پگھلتی ہے اور انجرے بخاری [illegible] اور طرف [illegible]
کی کھلتی ہے اور روح بھی بصحبت اوسکی تحلیل قبول کرتی ہے یہانتک کہ رطوبت نیست ہوجاتی ہی
اور اگرچہ کہ عضو نرم اور تر زیادہ نیست اور [illegible] اندامون کے ہی بسبب حرارت تپ کی بیشتر گھلتی ہے اور

تحلیل زیادہ قبول کرتی ہی اور اندر کیطرف کھنچ جاتی ہی اور غضا بناگوش کے بھی بسبب تری اور نرمی کے
جلد تر گھل جاتے ہین اور بناگوش نیچے بیٹھ جاتے ہین اور گوشت پیشانی کا بہت قلیل ہوتا ہی اور بسبب حرارت
تپ کے جلد گھلتا ہی اور باقی خشک رہجاتا ہی اور کھال اوسکی ہڈی کی اوپر چپٹی رہتی ہے اور اس سبب
سے روح اور خون میں تحلیل بہت قبول کرتی ہین رونق چہرہ کی جاتی رہتی ہے اور گرد آلود کے مشابہ
چہرہ ہوجاتا ہی اور چونکہ ہڈی سخت ہی اور گھل نہین سکتی ہے اسلیے ہڈی چہرہ کی بہت ظاہر معلوم ہوتی
اور اگر فصل سال اور مزاج بیمار اور سال عمر اور قوت ضعیف ہوکر معاونت ان سببون کے ساتھ شامل ہووے بیمار زرد
ہوگا یہ سب نشان ضعیفی حرارت غریزی اور دلیل کی روح اور خون کی اور دلیل تہ پہونچنے دونون کیجانب
اطراف تصور کرین اور چونکہ دونون کان غضاریف یعنی چپنی ہڈی سے بنے ہوئے ہین اور کوہرچینی ہڈی کا
غلیظ اور سخت زیادہ گوشت سے ہی اور روح اور خون اوسمین کم ہے اور معدن روح اور خون سے بہت
دور ہی اسلیے جلد تر سرد ہوجاتے ہین اور نرمہ گوش بوجہ زیادتی نرمی کے جلد سکڑ جاتا ہی اور مڑ جاتا ہی
اور آنکھ اور جو اسلیے کہ اوسمین روح بہت ہی اور کرہ ہی اوسکا گرم اور نرم زیادہ ہی بسبب ضعف حرارت اور
نہ پہونچنے قدر حاجت کے روح کی طرف اوسکی پژمردہ اور فسردہ ہوتی ہے اور اندر کو بیٹھی ہے اور رو
پیشانی کا جو کہ معدن روح اور خون سے دور ہی اور گوشت نیچے اوسکے کم ہے اسلیے کہ گوشت اوسکا جلد گھل جاتا ہی
اور پوست اور ہڈی اوسکی کھنچ جاتی ہے اور یہ نشانیان اکثر امراض مزمنہ یعنی پرانی بیماریون سے
آخر مین ظاہر ہوتی ہین بسبب لاغر ہونے جسم کے مدت بیماری مین اور بسبب ضعیف ہونے قوتون کے اور
کمی روح اور خون کے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ یہ نشانیان بسبب بیخوابی اور درد اور رنج اور اندیشہ اور
غم اور غذا نہ پانے کی ظاہر ہوتی ہین مگر اوسقدر خطرناک نہین ہوتی ہین جسقدر کہ بسبب بیماری کے ظاہر
ہوتی ہین اور جو لاغری اور گھلنا کہ ایک شب مین بسبب بیخوابی اور درد اور رنج وغیرہ کے ظاہر ہوتا ہے
وہ اوسی ایک شب مین حالت اصلی پر آجاتا ہی **دریافت کرنا نشانیون کا اور دوسرے اگر**
ساتھ درد سر شدید اور دائمی کے نہایت گرم تپ ہووین کوئی اور علامت نشانیون بد سے ظاہر ہووے بالضرور
ہلاک کریگی اور اگر کوئی علامت بد ساتھ اوسکے نہووے ساتوین دن نکسیر کی توقع رکھنی چاہیے اور جو ساتوان
دن گذر جاوے اور نکسیر نہ جاری ہو انتظار کرنا چاہیے کہ کان یا ناک سے پیپ نکلیگی اور اگر بیس دن گذرین
اور پیپ بھی نہ نکلے ممکن ہے کہ بیسوین دن نکسیر ہووے اور اگر کیفیت ہو کہ کان یا ناک سے پیپ بہا چاہے گی
گردن پر کیسی نوع کا خراج پیدا ہو اور جو درد سر کے ساتھ کنپٹیان اور ماتھا گرانی کرے امید نکسیر جاری ہونیکی
کی قوی ہوگی خاصۃً اگر عمر بیمار کی کم پینتیس برس سے ہو اور اگر چالیس برس کی حد مین ہو پیپ آویگی اور اکثر اوقات

جس کسی کو کہ تپ اور بیماری ہوئین چوتھی اور پانچوین روز درد سر شدید ہووے ساتوین دن ساکن ہوگا اور بسا
اوقات کہ تیسرے دن درد سر شروع ہووے اور پانچوین دن شدت کرے نوین یا گیارہوین دن ساکن ہوگا
اور یہ کیفیت تپ غب مین اکثر ہوا کرتی ہے **دریافت کرنا نشانیون کا حس اور خیال سے**
جسوقت کہ بیمار سننے آوازون اور دیکھنے رنگتون قوی سے کراہیت کرے اور روشنی نہ دیکھ سکے دلیل ضعیفی
روح نفسانی اور نشان باطل ہونی قوت حساسہ کا ہے اور بقراط اسکو ہلاک کنندہ لکھتا ہے اور جو اندہیرے کو
کوئی مریض دوست رکھے اوسکو بقراط کشندہ کہتا ہے خاصةً اگر تاریکی کو بسبب کسی درد چشم اور کسی درد سر
اور تمدد کسی غشاے دماغ کے اختیار کرے پس اگر ساتھ ان سببون کے اختیار کرے ایسی خطرناک ہوگی اور
جسوقت کہ صاحب درد سر اور سرسام اور ذات الریہ دونون ہاتھ اپنے آنکھون کے سامنے ہلاوے مانند اوس
آدمی کے کہ مچھر یا مکھی پکڑتا ہے یا ہاتھ اپنے کپڑون پر ملے جس طرح کوئی زیرہ یا سنہ کھینچتا ہے ان سبکو بقراط کشندہ کہتا ہے
اسوجہ سے کہ اسطور سے ہلانا ہاتھون کا بسبب اون خیالات کے ہے جو آنکھون کے سامنے معلوم ہوتے ہین اور
وہ خیالات غلطین بد دکھلاتے ہین کہ جو دماغ کے اندر ہوتی ہین اور جسوقت کہ بیمار کی آنکھ کے سامنے خیال کسی
شخص سیاہ رنگ اور بدشکل کا معلوم ہووے کہ وہ شخص گویا قصد ایذا پہونچانے اور مارنے پیٹنے اور قتل کرڈالنے کا
اوس بیمار کے رکھتا ہے بقراط اسکو ہلاک کنندہ لکھتا ہے اسلیئے کہ وہ دلیل اس بات کی ہے کہ دماغ مین کوئی
خلط سوداوی ہے سوختہ اور گوہر دماغ کا بھی سوختہ ہے اور جسوقت کہ بیمار نوبت تپ کے وقت ایسا خیال کرے
کہ گویا برف اوسپر برس رہا ہے وہ بھی بد ہے کیونکہ وہ دلیل غالب ہونی خلط سرد کے ہے بد ہین اوسکی **دریافت
کرنا نشانیون کا ہیئت چشم سے** جسوقت کہ بیمار کی آنکھ چھپکے اسی طرح کہ سفیدی اوسکی آنکھ کی
ظاہر ہو اور عادت اوسکی اس طرح کی نرہی ہو تو وہ دلیل ضعیفی قوت عضلہ کی ہے کہ حرکت آنکھ کی جس سے ہے
اور پیچیدگی پلک چشم یا دلیل تشنج کی ہے یا دلیل ضعیفی قوت عضلونکی کہ آنکھ کی پلک کو چھپکاتے ہین اگر کوئی علامت
اور نشانیون بد سے اوسکے ساتھ ہو بقراط اسکو کشندہ لکھتا ہے اور جسوقت کہ ایک آنکھ دوسری آنکھ سے چھوٹی
اور کمتر ہوجاوے دلیل مرنے آنکھ کے قوت کی ہے اور سرخی آنکھ کی دلیل کثرت خلط کی ہے اور اندر دماغ کے
اور بسا اوقات بسبب گرم ورمون دماغی کے آنکھ سرخ ہوتی ہے ان سب علامتون کو نہایت بد لکھتا ہے
اور تیرگی چشم اور آسمانگونی اور وہ سرخی کہ بنفشہ کے رنگ کیطرف میلان رکھے نہایت بد ہے اور مرگ سے نزدیک ہے
اسلیئے کہ وہ دلیل باطل ہونے حرارت چشم کی ہے اور اضطراب چشم اور حرکت کرنا دیدہ کا بسبیل دوام دلیل
دیوانگی کی ہے کہ خشکی سے پیدا ہوتی ہے اور اکثر دلیل رعشہ عضلہ چشم ہے اول کا کہ علاج نہین ہے
اسوجہ سے کہ اوسکو ہلاک کنندہ کہتے ہین اور باہر نکلنا آنکھ کا امراض حادہ مین بغیر بیماری ہوئین بغیر اسکے کہ بیمار فو

کی ہو یا بدون اسکے کہ رمد یعنی طبقہ ملتحمہ پر ورم عارض ہوا ہو دلیل اوترنے مواد کی ہی بکثرت اوپر آنکہ کے یا نشان
ورم نواحی دماغ کا ہی اور جاری ہونا آنسو ونکا بدون قصد ونکے اور بدون خواہش بیمار اور بے علامت بحران
اور نہ وقت بحران مین خاصۃً اگر ایک آنکہ سے آنسو نکلین اور کوئی نشانی نیک ساتھہ اوسکے نہو بد ہے اور دلیل
ضعیف قوت ماسکہ اور دماغ کی ہے اور جمع ہونا رمص یعنی آنکہ کے چیپڑ ونکا تیز بیماریونمین اگر سبب رمد کا نہو
بد ہی اور دلیل عاجزی قوت مدبرہ کی او جسوقت کہ اوپر دیدہ بیمار کے اگرچہ آنکہ کھولے رکھی کوئی چیز مانند خانہ
عنکبوت کی ظاہر آوے اور کنارہ پر پلک کی جمع ہووی اور چیپڑ اور میل بہنا شروع ہو تو وہ دلیل نزدیک پہونچنی
موت کی ہے اور آنکہ کھولے رہنا بیمار کا یہانتک کہ اگر اونگلی نزدیک اوسکی آنکہ کے لیجاتین پلک نہ مارے اور
آنکہ نہ جھپکائے کشندہ ہی اسی طرح آنکہ فراخ کھولنا اور باتین پریشان کہنا کشندہ ہی اور اسی طرح احول ہونا آنکہ کا
تیز بیماریونمین بد ہی اور دلیل تشنج عضلہ کی ہے اور اگر تشنج عضلہ سے آنکہ پر آفت ہو تنہا اور دماغ مین کوئی آفت
نہ پڑی ہو سہل تر ہے اور نشان ذ آفتی دماغ کا یہ ہے کہ ہوش قائم ہونگے اور طبیبون نے کہا ہے کہ جو آنکہ بیمار کے
جسوقت نہو چند عدسی ظاہر ہون اور بیمار اوسکا مٹھائی کھانے کی آرزو کرے تو وہ آدمی جلد مر جاویگا —

دریافت کرنا نشانیون کا ناک کے احوال سے کج ہونا ناک کا اور چپٹی چوڑی ہونا اوسکا بد ہے
اور دلیل موت کی ہی اسلیئے کہ سبب اوسکا کھینچنا عضلو نکا ہی اور جسوقت کہ بیمار سانس تمامی اپنا ناک کی راہ
سے نکالے بد ہی اور جسوقت کہ بیمار ناک کی اندر بوے خشک پاوے یا بوے روغن کا دیا بوجھنے کی پاوے وہ بھی بد ہے
اور ٹپکنا آب زرد کا ناک سے جمیات حادہ یعنی تیز تپونمین دلیل نزدیکی موت کی ہے اور چھینکین نہ آنا چھینک
لانیوالی چیز ونسے دلیل باطل ہونے حس کی ہی اور نشان مرگ کا اور جسوقت کہ بیمار اونگلیونسے ناک اوکہا ڑے
مانند اوس آدمی کے کہ جو ناک پاک کرتا ہی اور اوسمین بہت کوشش کرتا ہی بدون کسی سبب کے یہ حرکت اوسکی
خوب نہین ہی اور پانی ناک سے آنا بد ہے **دریافت کرنا نشانیون کا کان کے احوال سے**
جسوقت کہ نرمہ گوش خشک ہو جائے اور سوڑ جاوے اور صدف گوش بھی اوپنچا ہو جاوے بد ہی اور کان کا
درد تپون حادہ مین کشندہ ہی کیونکہ وہ دلیل ہی ورم گرم کی اندر عصب شنوائی کے پس اگر وہ ورم ریش ہو جاوے
اور مونھہ اوسکا پھاڑے اور کچہ اوسمین سے نکلے اور درد جاتا رہے مخاطرہ سے بیمار باہر ہوگا یہ کیفیت اونہیں اور بوڑہے
آدمی کو ہوتی ہے ولیکن جوان اس سبب کہ حس اوسکی قوی زیادہ ہوتی ہے وہ پہلے ریش پختہ ہونے اور
مونھہ اوسکا پھاڑنے کے ہلاک ہو جاتا ہی **دریافت کرنا نشانیون کا دانتون کے احوال سے**
باہم دانت مارنا جیسے کوئی کچھ کھاتا ہے اور چبانا ہی سخت بد ہی اور چبانا دانتون کا گرم تپ مین کہ عادت
نہو ئی ہو نشان موت کا ہے کیونکہ سبب اوسکا تشنج عضلون بنا گوش کا ہی اور اگر ایسا اتفاق پڑنا

عضلہای بناگوش کے اصل پیدایش مین کوئی آفت پہونچتی ہے اور اوسکی سبب ہو دانت چبانی کی عادت
رکھتا ہی یہ منجملہ علامات بد کہ ہے اور بسا اوقات دانت چبانا دلیل دیوانگی کی ہے اور اگر پہلی دیوانگی ہووے
اور دانت چبانی کی عادت بعد اوسکی پڑے دلیل موت کی ہی اور طبیبون نے کہا ہی کہ جسوقت کہ تپون گرم
مین رطوبت لزج دانتون پر بیٹھی نیک نہین ہی اسلئے کہ وہ دلیل تیزی حرارت اور بگاڑنی ہونی مواد کی ہے
اور سبز ہونا دانتون کا بد ہی **دریافت کرنا نشانیون کا دہن اور زبان سے** سیاہ ہونا
زبان کا تپ تیز مین بد ہی اور خشک ہونا زبان اور دہان کا خوب نہین ہی اور جسوقت کہ زبان خشک ہو اور
وقت انتہای مرض مین کہر کہری ہو جائے پہر کالی ہو جائے کشندہ ہوگی خاصۃً چوتھی دن کے اندر سیاہ ہووے
اور طبیب کو چاہیے کہ خوب غور اور فکر کرے کہ مریض نے یا ایسی کوئی شی کہاتی ہی کہ زبان نے رنگ اوسکا اختیار
کیا ہی اور یا خلط گرم کی وجہ سے کالی ہو گئی ہے کیونکہ جب تک خلط گرم کی قوت قصد اوپر کیطرف کا نہین رکھتی ہے
زبان رنگ اوسکا نہین حاصل کرتی ہی اور مونہہ کہولا رہنا تیز بیماری مین بد ہی اسلئے کہ وہ دلیل ضعیفی عضلون
کی ہے جو دہن کو فراہم کیا کرتی ہین اور کجی ہونٹہون کی تیز بیماریون مین بد ہی اور دلیل تشنج یعنی کہنچی ہونٹ کے
عضلونکی ہے اور جسوقت کہ دونون ہونٹہون مین سے ایک ہونٹ اوپر دوسری ہونٹ کی چڑہے بد ہی اور اگر اصل
پیدایش سے ایسا ہی ہو بد نہین ہی اور پہٹنا ہونٹہون کا تپ گرم مین دلیل ضعیفی حرارت کی ہے اور کوتاہ ہونا اور سرد
ہونا ہونٹ کا دونون بد ہین اور اگلی حکیمون نے لکھا ہی کہ اگر زبان پر چند بثور یعنی پہنسیان مانند نخود یا مثل تخم
کدو ظاہر آوین تو وہ دلیل اسہالات کی ہوگی کہ اوپر مجری طعام اور معدہ کے ریش بہت ہین اور جسوقت کہ بیمار
کسی چیز کی آرزو کرے موت نزدیک اوسکی ہوگی **دریافت کرنا نشانیون کا تنفس سے** جلدی
جلدی پے در پے سانس لینا بہت برا ہی کہ وہ دلیل زیادتی حرارت تپ کی ہے اور تنفس عظیم اور متفاوت
سخت بد ہی اسلئے کہ وہ علامت اختلاط عقل کی ہے اور ٹہنڈی ٹہنڈی سانس لینا تیز بیماریون مین بد ہے
کیونکہ وہ دلیل مرنے حرارت غریزی کی ہے اور تنگی نفس اور بدشواری دم لینا بسبب ورم نواحی سینہ کے بہی
بد ہی اور جانورونکی طرح سانس مارنا بد ہی کیونکہ وہ دلیل اس بات کی ہی کہ سینہ کی عضلون مین کچہ آفت ہی اور بدبودار
سانس لینا بد ہی اور دلیل ہے اس بات کی کہ اعضای تنفس مین کچہ عفونت ہی اور معلوم کرین کہ جسوقت کہ
تیز بیماریون مین موت قریب پہونچتی ہے تو شکم بلند ہوجاتا ہی اور سانس آدمی نہین لے سکتا ہی **دریافت کرنا
نشانیون کا احوال حنجرہ اور حلق اور مجری طعام سے** جسوقت کہ بیمار کو بحران کے دن یکایک
خناق ظاہر ہووے بد ہوگا اور اگر خناق جہاگ نہ لاوے سہل تر ہوگا اسلئے کہ اکثر اتفاق پڑتا ہی کہ جسوقت صاحب
خناق جہاگ مونہہ سے ڈالتا ہی مرجاتا ہی اور جاننا چاہیے کہ جہان کہین کہ جہاگ ظاہر ہوتے ہین سبب اوسکا

یا حرکت قوی ہی یا حرارت شدید کہ رطوبت کو ساتھہ ہوا کی ملاتی ہی پس اجزا رطوبت کی بسبب قوت حرکت کی
ساتھہ ہوا کی ملتے ہین اور جھاگ بنتی ہین چنانچہ مرگی والی کے موںہہ مین بسبب رطوبت حلق اور تحریک مرگی کے اور موںہہ
مین خوک بیابانی کے غصہ کیوقت اور موںہہ مین گھوڑی کے دوڑانے کی حالت مین بسبب قوت حرکت اور حرارت
کی رطوبت حلق کی موںہہ کیطرف آتی ہی اور جھاگ بنتی ہی اور جو کوئی گمان کری کہ جھاگ معدہ سی آتے ہین غلط ہی کیونکہ معدہ
سی بدون قی اور اُکتائی کے کچہہ نہین نکلتا ہی بلکہ جھاگ انہی تری ہین کہ پھیپھڑہ سی آتی ہین اور اون اسباب سی جو
مذکور ہو چکی جھاگ ہو جاتی ہین پس جسوقت کہ خناق مین جھاگ آوین گی تو بیمار جلد ہلاک ہو جائیگا اسلیئے کہ دل
ہمیشہ حاجتمند ہی اسبات کا کہ ہوای سوختہ اور دودناک کو اپنے سے سانس کے ذریعہ سی باہر کری اور ورم خناق مین
سانس بند ہوتا ہی اور پھیپھڑہ جسقدر کہ طاقت رکھتا ہی کوشش کرتا ہی کہ اوس ہوای دودناک کو دفع کرتا ہی پس مقدار
رطوبت کی جو اوسمین ہوتی ہی ساتھہ اوس ہوا کی شامل ہوتی ہی اور بسبب حرارت دل کی وہ رطوبت قابل کہ ہمیشہ
مین ہوتی ہی جوش کہاتی ہی اور بسبب جہد کرنی قوت پھیپھڑہ کی باہر کرنے مین ہوای دخانی اور کہینچنے مین نسیم تازہ
جھاگ پیدا کرتی ہی اسوجہ سی وہ دلیل مرگ کی ہے اور کجی گردن کی اسطور سی کہ کوئی چیز آب و غذا کی نگلی نہ جا سکی
نہایت بد ہی اور دلیل تشنج خشک کی ہی اور جسوقت کہ حال بیمار کا ایسا ہو کہ جو پانی پی حلق سی نہ اوتر سکی اور اگر جب
کوشش کری پانی ناک کی راہ سی نکل آوی وہ حال بھی نیک نہین ہی اور اگر بسبب اوترنے کسی شے کا مجری طعام مین
ریش ہوتا ہی کہ اندر حنجرہ اور حلق کے ظاہر ہوتا ہی وہ بھی بد ہے اسلیئے کہ نسیم تازہ کو نہین کہینچ سکتا ہی جیسا کہا ہی
اور حلق گھٹ جاتا ہی یہانتک کہ بیمار مر جاتا ہی اور جسوقت کہ صاحب ذبحہ درد شدید سی بیچین ہو وی اور جب تک
سیدہا نہ بیٹھے اور گردن سیدہی نکرے دم نہ مار سکی اور گردن اور سینہ پر کچھ ورم اور سرخی ظاہر نہ آوی تو وہ آدمی
چوتھے روز یا زیادہ مین اوس سی ہلاک ہو جائیگا کیونکہ ذبحہ ورم اندرون حنجرہ کے ہوا کرتا ہی کہ اوسکی وجہ سی سانس کی راہ
بند ہوتی ہی پس اگر ورم اور سرخی گردن اور سینہ پر ظاہر ہوگی تو بیمار سلامت رہیگا مگر ورم ایکبار اندر کیطرف اگر
لوٹ جائیگا تو بیمار فوراً مر جائیگا اور اگر ورم اور سرخی روز بحران مین اندر کیطرف لوٹ جاتے اور ظاہر بدن پر
کسی قسم کا اخراج نکلے اور بیمار قی کرے اور قی کے ساتھہ پیپ بھی آوی دلیل سلامتی کی ہی اور اگر سرخی اور ورم لوٹ جاوی
اور خراج اور قی ظاہر نہ آوی اور درد خناق کا ساکن ہو جاوی دلیل موت کی ہی کیونکہ معلوم کرنا چاہیی کہ وہ مواد پھیپھڑہ
گرا ہے **دریافت کرنا نشانیون کا احوال فم معدہ سی** فواق یعنی ہچکی کا آنا تپ بیماریون مین بعد حادثہ
اگر بعد دستون کے عارض ہووی اسلیئے کہ وہ دلیل تشنج تری اور فم معدہ کی ہے اور سوزش اور حرارت شدید معدہ
مین ساتھہ حرارت تپ کی بد ہی **دریافت کرنا نشانیون کا سونی کی ہیئت سی** جسوقت کہ بیمار ایسی
حرکت کری کہ سوتی مین بستر پر پاؤن سی نیچے کیطرف کسلے وہ دلیل موت کی ہی کیونکہ وہ دلیل ... کی ہی کہ وہ

قوت جو آدمی کو بنا طبعی پر نگاہ رکھتی ہے مردہ ہے اور جسوقت کہ بیمار ایک کروٹ سے کہ سووے چت ہو جاوے اور حالانکہ عادت اور ہیئت اوسکی ہمیشہ سونے کی حالت تندرستی مین اس طرح کی نہ ہو وہ بد ہے اسلیئے کہ سبب چت سونے کے تین چیزین ہین ایک بہت ہونا خلط کا اندر احشا کے دوسرے خشکی اعضا کی تیسرے ضعیفی قوت جسم کے عضلونکی اور درمیان فربہ اور لاغر آدمی کے اس معاملہ مین کچھ فرق نہین ہے کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بدن انسان کا لاغر ہوتا ہے اور احشا رطوبت سے بھری ہوتی ہین اور بہت ایسا ہوتا ہے کہ قوت عضلون کی ضعیف ہو جاتی ہے اور بدن فربہ ہوتا ہے مگر فرق اونمین اور نشانیونسے جو مذکور ہوئین کر سکتے ہین اور عادت کو بھی نگاہ کرنا چاہیے اگر حالت تندرستی مین چت سونے کی عادت رکھتا ہو بد نہین ہے بالجملہ چت سونا بہت برا ہے اسلیئے کہ تندرست آدمی سوائے ماندگی یا بسبب کسی اور رنج کے چت نہین سوتا ہے اور جسوقت کہ بیمار دونون اپنے پاؤن کو برہنہ کرے اور دونون ہاتھونکو ہموار برابر پاؤن کے رکھے اور چت ہو کر سووے بد ہے کیونکہ وہ دلیل ضعیفی قوت اور گرمی احشا اور اضطراب عظیم کی ہے کہ پاؤنکو بسبب حرارت احشا کی برہنہ کرتا ہے اور خنکی ہوا کی ڈھونڈتا ہے اور جو کوئی شخص کہ حالت تندرستی مین اوندھا سونے کی عادت رکھتا ہو وے اور جب بیمار ہو اوندھا سووے بد ہے اور دلیل اس بات کی ہے کہ یا احشا کے اندر کوئی الم ہے یا کوئی عضلہ شوریدہ ہے اور جسوقت کہ بیمار وقت انتہائے مرض مین بستر سے کودے اور بیٹھے اور ہاتھ ہر ایک چیز مین لٹکا دے یہ نشانی موت کی ہے اسلیئے کہ ماندگی بیمار کی وقت انتہا مین ساکن ہو جاتی ہے پس جبکہ حال اوسکا برخلاف اسکے ہو بد ہے خاصۃً علت ذات الریہ مین کہ وہ ورم پھیپھڑہ کا ہے کیونکہ کودنا اور بیٹھنا بیمار کا دلیل شوریدگی عقل اور تنگی سانس کی ہے اسوجہ سے کہ جبکہ اعضائے تنفس مین ورم ہوتا ہے تو کروٹ پر سونے سے سانس رکتا ہے اور سیدھا بیٹھنے سے سانس باسانی چلتا ہے اور تنہائی اور خلوت ڈھونڈھنا اور منھ طرف دیوار کے کرنا خوب نہین ہے **دریافت کرنا نشانیون کا پوست سے** خشک ہونا پوست کا اعضا کے اوپر اسدرجہ کہ اگر اونگلی سے پکڑین اور کھینچین جلد اپنے مقام پر لوٹ نہ سکے بد ہے اور اوٹھنا گرم انجرونکا پوست سے اور ٹھنڈی سانس لینا دلیل موت کی ہے اور دلیل اس بات کی ہے کہ حرارت دل کی مضمحل ہو گئی ہے **دریافت کرنا نشانیونکا احوال شکم اور شراسیف سے** معلوم کرین کہ سر پہلو کو شراسیف کہتے ہین جسوقت کہ تیز بیماریونمین باد شکم کے اندر داخل ہووے اور تحلیل نہووے خاصۃً اگر اس حال کے ساتھ اسہال یعنی دست بھی آوین نشان مرگ کا ہے اور اگر جسم پر بیمار کے پھنسیان پرانی بیر رنگ ظاہر ہو وین علامت موت کی زیادہ درست ہوگی اور جسوقت کہ عضلے شکم کے بدون پیچ اور ہوا کے کھنچا ہین اور شکم مین اثر پیچ کا کچھ نہو تو وہ دلیل اس امر کی ہے کہ شکم کے اندر کسی نوع کا ورم ہے اور اگر سر پہلو اور عضلے شکم کے خاصۃً ناف سے پیڑو تک بہت لاغر ہو گئی ہون تو یہ کیفیت اونکی بری نشانیونمین سے ہے کہ وہ دلیل ضعیفی اور خشکی احشا کی ہے اور ضعیفی اور خشکی احشا سبب ہضم ہونے

غذا کا ہی کیونکہ قرہی شکم کے عضلونکی آلتہاب غذا کو گرم کرتی ہی اور ہضم پر یاری دیتی ہی اور دستونکا آنا بغیر لاغری
گوشت شکم کی باعث خطرہ کا ہی کہ وہ دلیل ضعیفی آنتون کی ہے کیونکہ باوجود ضعیفی آنتون کو دست آنے سے مضرتین
بہت پیدا ہوتی ہین **دریافت کرنا نشانیون کا مقعد سے باہر نکل آنا** مقعد کا بدلالت خویش حمیات
حادہ یعنی تیز تپونمین بد ہی **دریافت کرنا نشانیون قضیب اور خصیون سے** نرم ہونا خصیون کا
اور ورم اونکا تیز بیماریونمین بد ہی اور اوپر کو چڑہنا خصیونکا اور تہنا قضیب کا دلیل مرض قوت غریزی کی ہی
یا دلیل درد شدید کی اور احتلام اول بیماری مین دلیل درازی مرض کی ہی اور آخر بیماری مین نہایت نیک ہے
دریافت کرنا نشانیونکا رحم سے باہر نکلنا فرج کا ساتھہ رحم کے حمیات حادہ یعنی تیز تپونمین بد ہی
دریافت کرنا نشانیون کا اطراف یعنی ہاتھہ پاؤن سے سرد ہونا ہاتھہ پاؤنکا تپ گرم
مین نیک نہین ہی اور بیماران فرمین مین بہتر ہے لیکن تپون تیز مین اتین حال پر نشان دیتا ہی ایک ورم بزرگ کا
ہونا دوسری بجہنا حرارت غریزی کا تیسری یہ کہ غشی عارض ہوگی اور قوت ضعیف ہوگی اور اگر شروع تپ مین ہاتھ
پاؤن ٹھنڈی ہون اور پہر گرم ہو دین دلیل اس بات کی ہوگی کہ بدن کی اندر کسی قسم کا ورم ہی اور خون نے
بسبب ورم کی میل اندر کیطرف انکا کیا ہی اور قریب زمانہ ہلاک ہونی بیمار کا ہی اور اگر رنگ ناخن اور انگلیونکا متغیر
ہو جاوے اور نیلگونی اور سبزی کیطرف میلان کری یا طرف سرخی اور بنفشی کی دلیل نزدیکی موت کی ہوگی اسلیے کہ
نیلگونی اور سبزی دلیل ضعیفی حرارت غریزی کی ہی اور سرخی دلیل تباہی خلط اور غلبہ کی اوسکی ہے اور سیاہی بہی سخت بد ہے
اور اگر ساتھہ سردی ہاتھہ پاؤن اور متغیر ہونی رنگ ناخنون اور انگلیون کی نشانیان اور نیک ہون تعجب نہین
کہ بیمار سلامت رہی اور بیماری بہ خراج کی دور ہو جاوے یا کوئی ہاتھہ پاؤن سر گر پڑی اسلیے کہ وہ رنگ دفع طبیعت سے
ہی اور مواد نے انتقال کیا ہی اور اگر ہاتھہ پاؤن کا ظاہر بہت ٹھنڈا اور گرم معلوم ہو وی اور باطن مین نہایت گرمی
ہو دلیل موت کی ہوگی اور گرانا بیمار کا اپنی جسم مین ہر ایک نشانیون مذکور دلیل ضعیفی قوت اور نزدیکی مرگ کی ہے
اور تشنج یعنی کہنچنا ہاتھہ پاؤن کی دستون کا گشتہ ہی اور کرا اور بدیان تپ گرم مین دلیل موت کی ہی **دریافت**
کرنا نشانیون کا سو جانے سے دن کا سونا اور رات کا جاگنا علامت نیک نہین ہی کیونکہ وہ
برخلاف امر طبعی کے ہی لیکن اگر بیمار کی حالت سستی مین ایسی رہی ہو بد نہین ہی اور خواب یا نارات کیا اور نہ
ذکو بد نہین ہی اور دلیل تباہی دماغ کی یا درد شدید کی ہی اور بہترین خواب بیمار کی خواب اول وقت ہی اور غنودگی بکثرت بد ہی کہ وہ
دلیل ضعیفی قوت کی ہی اور دلیل ترشح کی فاصد اگر عقل بیمار کی صافی ہو اور بسبب درد پیدا ہونا بعد بیماری
بیمار کو علامت مرگ کی ہی اس سے کہ حرارت غریزی بحالت خواب مین قعر بدن کی طرف توجہ کرتی ہی اور سوا
ہضم غذا اور پکانی مواد اور اصلاح کی اوسکی جاننا ممکن ہو سکتا ہی مشغول ہوتی ہی پس جبکہ مواد قوی ہی تو وہ

استسقا تک پہونچے **دریافت کرنا نشانیونکا لرزہ سے** جسوقت کسی آدمی کو مدت دراز تک لرزہ آوے اور تپ گرم بدستور اور قوت ضعیف ہووے کشندہ ہے اور اگر قوت بجای خود ہو لیکن تپ سے مفارقت نکی ہو وہ بھی نیک نہین ہے اور بدتر وہ لرزہ ہے کہ استفراغ کا بھی اتفاق ہوگیا ہو اور اوس سے کچھ فائدہ اور آرام نہ معلوم ہووے اور تپ اوتری ہے اور اگر اتفاق استفراغ کا نہو یہ دلیل اس امر کی ہوگی کہ طبیعت دفع خلط سے عاجز ہے **دریافت کرنا نشانیونکا استفراغ سے** جسوقت اتفاق استفراغ کا سوا اوس خلط کے ہووے کہ سبب بیماری کا ہے تو وہ استفراغ نیک نہوگا اور اگر استفراغ ساتھ اسہال خونی کے ہووے بد ہے اور استفراغ قلیل پسینہ یا نکسیر وغیرہ سے دلیل اس بات کی ہے کہ طبیعت کوشش کرتی ہے کہ حرکت کرے اور حالانکہ قوت اتنی نہین رکھتی ہے کہ اوسکو بخوبی دفع کرسکے اور اگر ساتھ اوسکے نشانیان بد اور ہووین دلیل نزدیکی موت کی ہے اور اگر نیک نشانیان شامل ہون دلیل درازی بیماری کی ہے **دریافت کرنا نشانیونکا پسینہ سے** پسینہ کا آنا جلد جلد اول بیماری مین بد ہے اور دلیل کثرت مواد کی ہے لیکن اگر سبب اوس پسینہ کا تری ہوا ور زیادتی باران یعنی مینہ کی ہو بدی اوسکی کمتر ہوگی اور پسینہ سرد ساتھ تپ گرم کے نہایت بد ہے خاصۃً اگر بجز سر اور گردن کے نہ آوے وہ بہت بد ہے اور اگر پسینہ سرد نہوا اور بجز سر اور گردن کے نہ آوے وہ بھی بد ہے بالجملہ پسینہ سرد بہت برا ہے اسلیے کہ وہ دلیل غشی کی ہے اور اگر ساتھ اس پسینہ کے حرارت تپ کی شدید ہووے دلیل نزدیکی موت کی ہے اور معلوم کرین کہ سبب سردی پسینہ کا یہ ہے کہ حرارت غریزی ضعیف ہوتی ہے کہ رطوبتون کو نگاہ نہین رکھ سکتی ہے اور نہین پکا سکتی ہے لیکن حرارت غریب اوسکو انجری بنا دیتی ہے اور حرارت اسوجہ سے کہ غریب ہے اوس سے جدا ہوتی ہے اور انجری سرد ریخ باہر کیطرف کا کرتے ہین اور اگر پسینہ اول شروع ہووے اور پھر جلد رک جاوے دلیل ضعیفی حرارت غریزی اور خامی مواد کی ہے اور پسینہ بکثرت کہ تپ اوس سے مفارقت نکرے اور بیماری اوس سے ہلکی نہووے بد ہے کیونکہ وہ دلیل زیادتی مواد اور قوت طبیعت کی ہے اور وہ پسینہ کہ بعد بیماری کے زیادہ ہووے سخت بد ہے اگرچہ تمام جسم سے آوے **دریافت کرنا نشانیونکا رعاف یعنی نکسیر سے** نکسیر تھوڑی بد ہے اور نکسیر بہت اور سیاہ بھی بد ہے اسلیے کہ وہ دلیل اس بات کی ہے کہ دماغ مین کسی طرح کا طاعون ہے اور طاعون ایک ورم ہے خونی کہ خون اوسمین تباہ ہوجاتا ہے اگرچہ نکسیر بحران کے دن ہووے حال سے باہر ہوگی یا بیمار جلد مرجائیگا یا بیماری دراز ہوگی اور نکسیر سرخ اور چمکتی ہوئی مین برائی کم ہے اور دلیل اس امر کی ہے کہ صفرای بدنی دماغ کے اندر غلبہ کیا ہے اور گرمی دماغ کو شورش مین ڈالا ہے **دریافت کرنا اون نشانیونکا کہ جو عطسہ یعنی چھینک سے ظاہر ہوتی ہین** چھینک اگر انتہای مرض مین آوے نیک ہے اور جو اول بیماری مین ہو علامت زکام کی ہے **دریافت کرنا نشانیونکا براز سے** براز سیاہ اور سبز اور گندہ اور چرب بیماریون تیز مین نشان مرگ کا ہے اسلیے کہ سیاہ دلیل سوختہ ہونے خلطون کی ہے اور سبز دلیل صفرای زنگاری کی ہے اور گندہ دلیل عفونت کی ہے اور چرب دلیل شدت حرارت

اور پگہلنا چربی اور اندامون کی ہی اور نکلنا صفرا کا براز مین شروع مرض مین بد ہی اور وقت انتہای بیماری مین دلیل
اس بات کی ہی کہ بدن پاک ہوتا ہی اور اگر یہ استفراغ بہت ہووی اور بیمار اوسکی اخراج سی راحت اور آرام پاوی
تو وہ نشانی اس امر کی ہی کہ سب خلطین صفراوی نکلتین ہین اور اجابت رقیق مانند پانی کے سپید یا نہایت زرد
کہ جھاگ بھی ہون نہایت بد ہی اسلیے کہ رقیق دلیل نہ ہضم ہونی طعام کی ہی اور سپید دلیل اس امر کی ہی کہ مواد
صفراوی آنتون پر نہین گرتا ہی اور بدن مین پراگندہ ہوتا ہی اور یرقان پیدا کرتا ہی اور اگر براز نہایت زرد ہو دلیل
اس بات کی ہوگی کہ صفرا آنتون پر بہت اوترتا ہی اور ممکن ہی کہ وہ صفرا جب آنتون پر گری تو آنتون مین خراش
کردیوی اور زخم ڈالدیوی اور سبب جھاگ کا براز مین دو چیزین ہین ایک یہ کہ باد رطوبت مین تخلل کرکے شامل
ہوجاتی ہی اور جھاگ اوٹھاتی ہی جس طرح دریا ہوا کی دن جھاگ پیدا کرتا ہی دوسری قوت حرارت کی ہی جیسے ہانڈی
آگ کی گرمی سی جوش کہاتی ہی اور جھاگ پیدا کرتی ہی اور جو براز سپید اور کم اور ہموار اور لزج ہو یا زرد ہو لزج دلیل
پگہلنے چربی اور اندامون کا ہی اور زردی دلیل اس بات کی ہی کہ وہ حرارت جو چربی کو پگہلاتی ہی نہایت قوی ہی
اور اکثر اوقات سبب زردی کا یہ ہوتا ہی کہ چربی پگہلتی ہی اور ملکر براز پر رہتی ہی اور سڑکر باہر نکلتی ہے اور یہ بد ترہے اور
اگر براز زرد ہین پر گر کر پھیلی کشندہ ہوگا خاصتہ محرقہ تو ہین اور اگر براز مین مانند پوست یا قاقا کوئی شی نکلی سبب
بیماری مین کشندہ ہوگا اور اگر پاخانہ مین پیپ آوی اور بہت دست کثرت سی آوین بھی بیمار راحت نپاوی خاصتہ
اگر اوسکی ساتھ نشانیان بہون اور قوت بھی ضعیف ہوگئی ہو دلیل موت کی ہی اور رنگ طرح طرح کا براز مین
معلوم ہونا دلیل اس امر کا ہی کہ خلطین طرح طرح کی بدن کے اندر بکثرت ہین کہ وہ نشان درازی مرض کا ہی
اور جس کسی شخص کو کہ خون کی دست ہمیشہ سی آتی ہون اور بھوک کھانی کی جاتی رہی ہو وہ علامت بری ہے
اسلیے کہ خون کی دست آنتون کی خراش سی آتے ہین اور سبب قدیم ہونی کا عفونت اور خوردہ ہونا مقام خراش کا
ہی اور سبب باطل ہوتی کھانی بھوک کا آفت ہی کہ معدہ اور فم معدہ پر پہونچتی ہی آنتون ہی اور خون کی دست بعد
جاری ہونا دلیل ورم گردہ یا جگر کی ہی اور اگر وہ ستون مین کسی آہنی سے گر کر آگوشت کا براز ہو علامت موت کی ہی
اور دلیل اس امر کی ہی کہ آنتون میں زخم ہوگیا ہی اور وہ زخم سڑ گیا ہی اور اجابت قلیل قلیل اور پے در پے دلیل بیماری
کی ہی اسلیے کہ ہر ساعت بلوا اوٹھنا بیٹھنا پڑتا ہی اور اوسکی وجہ سی وہ بیمار ناطاقتی بھی ہوتی ہی خاصتہ اگر خلط
سوزان ہو اور بعد اجابت صفرا کی خون کی دست آنا بہت برا ہی اور دلیل ہی اس بات کی کہ آنتین بسبب تیزی
اور جلن خلط صفرا کی چھلگئی ہین اور سیاہ براز کا آنا بدون کسی سبب ظاہر کے خواہ تپ خواہ بے تپ بد ترین
علامتون کا ہی پھر اگر جلد رجاوی اور حالت اصلی پر رنگین ہوجاوی تو نیک نشان ہوگا کیونکہ طبیعت قوی ہی اور
خلط بد کو بدن سی دفع کرچکی اور تھوک اور پیشاب سیاہ بھی اسی طرح برا ہی اسلیے کہ سیاہی دلیل سوختگی اور نہ رہی خلط

کی ہے اور جس بیماری مین کہ قے یا دستون کی راہ سودا نکلتا ہو وہ دلیل موت کی ہے کیونکہ وہ دلیل کثرت خلط سودا
اور ضعیف ہونے قوت ماسکہ کی ہے اور یہ دونون بدہین اسلیے کہ بسبب کثرت خلط سودا کے قوت ضعیف اثر اور فعل
اپنا نہین کرسکتی ہے اور بعد لاغری اور ناطاقتی مریض کے نکلنا سودا کا نشان مرگ کا ہے اور بیماری حادہ اور مزمنہ
مین دو تیسرے دن مرجاتا ہے لیکن سبب اس ستفرغ کا یعنی باعث نکلنے اس خلط سودا کا جسم سے دفع قوت نہین ہے
بلکہ ضعف قوت ماسکہ کا ہے اور اگر صاحب تپ محرقہ کی طبع خشک ہو بد ہے کیونکہ وہ دلیل ہے تیزی حرارت کی ہے
اوپر دماغ کی اور نکلنا ریح کا باآواز جس شخص کی عادت نہو بہت بد ہے کیونکہ اگر قصد و ارادہ فعل کا باختیار ہووے
تو وہ دلیل درد شدید کی ہے اور اگر بے اختیاری سے اوسکے ہے علامت آفت عقل کی ہے دریافت کرنا

نشانیون کا آمد بول سے

اگر تیز تونہین کبھی کبھی پیشاب تھوڑا تھوڑا آوے اور کبھی بہت اور کبھی کہ
رک کر آوے علامت بہت بُری ہے کیونکہ سبب اوسکا دو چیزین ہین ایک یہ کہ طبیعت بہت کوشش مین ہے کبھی غالب
ہوتی ہے اور کبھی مغلوب دوسرے یہ کہ مواد گاڑھا اور دشوار ہے کہ نضج بدشواری قبول کرتا ہے پس اگر بیماری تیز نہو بلکہ
آہستہ ہو دلیل غلیظی اور دشواری خلط کی ہے دریافت کرنا نشانیونکا

پیشاب سے کہ جو مانند پانی کے ہو

پیشاب بہت پتلا پانی سا تیز بیماریونمین دو چیزونکے سبب سے ہوتا ہے ایک عاجز ہونا طبیعت کا
پکانے سے مواد کو دوسرے چڑھنا حرارت کا اوپر دماغ کے پس وہ موجب آفت عقل کا ہے اور دلیل ہلاکت کی اسلیے کہ حرارت
دماغ مین قائم ہو جاتی ہے اور اگر بیماری دراز ہو جاوے اور پیشاب ویسے طور سے بدستور پتلا رہے اور عقل سلیم ہووے اور نشانیان
اور بھی سلامتی کی ظاہر ہون تو وہ دلیل اس بات کی ہوگی کہ گرداگرد سر پہلوون کے یا اسافل یعنی نیچے کیطرف بدن کے
کسی جگہہ خراج پیدا ہوگا کیونکہ دراز بیماری کا سبب خلط گاڑہی اور دشوار ہوتی ہے اور جسوقت طبیعت اوسپر قبضہ پاتی ہے
اوسکو صلاح پر نہین لاسکتی ہے اور نیچے کیطرف پھینکدیتی ہے اور معلوم کرنا چاہیے کہ پیشاب سفید اور پتلا تپون تیز مین
دلیل اس امر کی ہے کہ مواد ورگون اور آنتہا ہے بول کیطرف سے پھیر لیا ہے اور ممکن ہے کہ دماغ کیطرف توجہ کرے اور سرسام پیدا ہووے
اور ممکن ہے کہ احشا کیطرف میل کرے اور کسی نوع کا ورم پیدا کرے اور اگر باوجود اسکے نشانیان نیک ظاہر ہووین ممکن ہے کہ بحران
ساتھ قے کے کرے یا ساتھ دستونکے اور علامت دونونکی معلوم ہے اور اگر بحران ساتھ دستونکے کرے خطر جھلی آنتونکا ہے اور اگر
بول کودک کا سفید اور پتلا آوے بد ہے اسوجہ سے کہ پیشاب کودک کا گاڑھا ہوتا ہے اور اوسمین اس سبب سے کہ قوت ہاضمہ
کودک کی قوی ہوتی ہے کہ مواد کو باسانی دفع کرتی ہے گاد بہت ہوتی ہے پھر اگر بہت دنون تک پتلا آتا ہے دلیل موت کی ہے
کیونکہ وہ ضد احوال طبعی کی ہے اور اگر پتلے پیشاب پر جھاگ معلوم ہووین اور درمیان فارورہ کی مانند ابر زردی
کوئی شے کھڑی ہو خطرناک ہے کیونکہ وہ دلیل بیقراری عظیم اور حرارت شدید کی ہے اور علت ذیابیطس مین پیشاب
پتلا اور سفید ہوتا ہے مانند پانی کے اور جلد نکلتا ہے اور پیاس ہمیشہ رہتی ہے اور اکثر حالات مین سبب سفیدی آوے

پتلی ہوئی پیشاب کا یا کوئی خلط کچی ہوتی ہی یا کوئی سدہ ہوتا ہی کہ مواد کو روکتا ہی **دریافت کرنا نشانیون کا گاڑھی اور گدلے پیشاب سی** گدلا ہونا پیشاب کا یا دلیل گاڑھی ہونے مواد کی ہی یا دلیل عاجزی طبیعت کی پکانے اوسکی سی اور اگر پیشاب گدلا پہلی وقت بحران سی صاف ہو جاوے بہتر ہوگا اسلیے کہ وہ دلیل اس بات کی ہوگی کہ مواد جسم کی اندر ٹھہر گیا ہی اور طبیعت دفع کرنی اوسکی سی عاجز ہی **دریافت کرنا نشانیونکا سیاہ پیشاب سی** جسوقت کہ حمیات حادہ یعنی تپون تیز مین پیشاب سیاہ آوی حکم کرنا چاہیے کہ بیمار جلد مر جائیگا پھر اگر قوت قوی ہو نشان اس امر کا ہوگا کہ قوت خلطون بد کو دفع کرتی ہی اور علامت اوسکی دفع کی یہ ہی کہ بیمار آخر مین اوسکی آسایش پائیگا جس طرح عورتین خون حیض سی بسبب پاک ہونے بدن کے خلطون سی راحت پاتی ہین اور اسوجہ پیشاب سیاہ اونکا باسلامت ہوتا ہی اور بول سیاہ جسقدر کم ہووی بد تر ہوگا کیونکہ وہ دلیل اس امر کی ہی کہ رطوبت خون مین کم باقی رہی ہی یا قوت آلۃ بول کی ضعیف ہی کہ پیشاب کو جذب نہین کرسکتی ہی پیشانیان نزدیکی موت کی ہین اور پیشاب کالا قدری گاڑھا بہت بد ہی کیونکہ وہ علامت کمی رطوبت کی ہی اور نیز دلیل اس بات کی کہ طبیعت پکانی سی مواد اور معتدل کرنی اور دفع کرنے سی اوسکی عاجز ہے اور اگر تپونمین پیشاب کالا اور پتلا آوے اور اوسمین گاد معلق ہووے اور تپ بھی تیز ہو دلیل اس بات کی ہی کہ درد سر عارض ہوگا اور اگر پیشاب کالا بو نہ رکھتا ہو اور بیچ مین قارورہ کی ثفل معلق ہووے اور پہلوونکی سرون پر کسی نوع کا ورم ہو اور پہلو کشیدہ ہوون اور بیمار پسینہ لاوے دلیل نزدیکی موت کی ہے اسلیے کہ کشیدگی پہلو دلیل تشنج کی ہی اور پسینہ دلیل ضعف کی اور پیشاب پتلا کہ مائل بسیاہی ہو دلیل درازی مرض کی ہی اسلیے کہ رقیق یعنی پتلا ہونا اوسکا نشان خامی کا ہی اور سیاہی علامت بدی کی اور اگلے حکیمون نی لکھا ہی کہ جسوقت سیاہ پیشاب والا لطیف طعام کی آرزو کری علامت نزدیکی موت کی ہوگی اور جسوقت کہ پیشاب کالا اور پتلا گاڑھا اور بھورا ہو جاوے اور بیمار کچھ آرام نپاوے دلیل اس بات کی ہوگی کہ جگر مین کوئی علت ہی اور دلیل یرقان کی بھی ہوگی اسوجہ سی کہ جسوقت کہ پیشاب کالا اور پتلا گاڑھا اور بھورا ہوگا تو وہ یا دلیل نقصان حرارت کی ہوگی یا دلیل اس بات کی کہ علت پختہ ہوتی ہی اور علامت اوسکی یہ ہوگی کہ بیمار راحت پائیگا پس اگر نقصان حرارت کا ہو اور بیمار کچھ راحت نپاوی دلیل اس امر کی ہوگی کہ مواد جگر کے اندر رک گیا ہی بسبب سدہ کی کہ وہ جلد ورم گرم پیدا کریگا **دریافت کرنا نشانیونکا پیشاب سرخ سی** جسوقت کہ پیشاب سرخ پتلا ہو اور کوئی اور نشانی نیک ظاہر نہو دلیل اس بات کی ہی کہ بحران جلد ہوگا اور اگر ساتھ اوسکے نشانیان بد ظاہر ہوون دلیل اس امر کی ہے کہ بیمار جلد مر جائیگا اور بہتر حالات مین سرخی پیشاب کی دلیل درد سر اور آفت عقل اور درازی مرض کی ہے بسبب رقیق ہونے اور پختہ نہونے مواد کے بالجملہ پیشاب سرخ اور پتلا دلیل قوت حرارت کی ہے اور اگر پیشاب سرخ

اور پتلا تھوڑا تھوڑا اور بڑی دیر دیر میں آوے اور بدبو اور گھٹنا ہو خطرناک ہے کیونکہ وہ دلیل بیقراری اور شدت حرارت اور عاجزی
طبیعت کی ہے اور اگر پیشاب سرخ بہت آوے اور رنگ اوسکا بہت اوسمیں ہو دلیل سلامتی کی ہے خاصۃً مرکب تپونمین اور پیشاب
خون ناب تپ تیز بیماریونمین کشندہ ہے اسلیے کہ وہ دلیل کثرت خون اور گرمی کی ہے اور خوف اس بات کا ہے کہ خون
جوش مارے اور تجویفین دماغ کی پُر ہو جاتین اور سکتہ عارض ہو یا تجویفین دل کی بھر جاتیں اور خناق کلبی پیدا ہو
اور اگر پیشاب سرخ ہو اور رنگ اوسکا بھی سرخ ہو دلیل خامی خلط اور درازی مرض کی ہے خاصۃً اگر گدلا ہو اور سرخ بہت نہو
اور اگر پیشاب بھورا تپ تیز تونمین سپید یا سیاہ ہو جاتی بد ہوگا اسلیے کہ سفیدی دلیل اس بات کی ہے کہ مواد نے طرف
دماغ کے میل کیا ہے اور سیاہی دلیل اس بات کی ہے کہ مواد جلگیا ہے یا حرارت غریزی مردہ ہو گئی ہے دریافت

کرنا نشانیونکا رسوب بول سے یعنی گاد سے پیشاب کی

ثفل سیاہ کہ شیشی کی جڑ مین ہو اور
یا ثفل سیاہ کہ مانند ابر کے چھایا ہوا ہو اور میلان شیشی کی تہ کیطرف ہو دلیل موت کی ہے اسلیے کہ سبب ثفل
سیاہ کا دو چیز مین ہین یا سوختہ ہونا مواد کا یا مرنا حرارت غریزیکا پس ثفل سیاہ کہ جڑ مین شیشی کے ہو اور جو کہ معلق ہو
اور شیشی کے تہ کیطرف میلان رکھے دلیل اس امر کی ہوگی کہ علت قوی ہے اور قوت اوسکی بیمار پر غلبہ رکھتی ہے اور جو رسوب
کہ قوام اور رنگ اوسکا مختلف ہو بد ہوتی ہے کیونکہ وہ دلیل کثرت طرح طرح کی خلطونکی ہے اور بہتری رسوب اور خوبی
اوسکی سپیدی اوسکی ہموار ہے اور جو بیمار کہ رسوب اوسکی پیشاب کی سرخ اور ہموار اور پیوستہ ہو صحیح و سالم رہیگا اور جس
بیمار کے پیشاب کی گاد سپید اور درشت اور ناہموار ہو وہ آدھی جلد مر جائیگا اسلیے کہ قوام خوب دلالت کرنیوالا ہے
اوپر سلامتی کے رنگ خوب سے کیونکہ خلط ہموار بہ نسبت خلط درشت اور ناہموار کے جلد دفع قبول کرتی ہے اور جو رسوب
سپید کہ جھاگ کی مانند ہو بد ہے اسلیے کہ سبب سفیدی اور کفناکی کا شامل ہونا باد کا ہے ساتھ اوسکے اور یہ کار ناطبعی
اور وہ رسوب کہ جب اوسکو ہلاوین رو ہے اوسکا ہلا اور اوپر کو چڑھے اور سہل اوسکا باریک ہو وہ بہتر اوس رسوب سے ہے
کہ ردی اوسکا مالیدہ اوسمین اور فسردہ ہو وے اور پیشاب رنگین کہ جسمین رسوب نہو دلیل نضج اور دلیل خیر کی نہیں ہے
کہ اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بسبب کسی حرارت یا کسی نوع کے درد یا بسبب کم پانی غذا کے پیشاب رنگین ہوتا ہے
اور رسوب سرخ محرقہ تپونمین دلیل کثرت خون کی ہے اور دلیل اس امر کی کہ مواد بدپریختہ ہوگا اور اگر چالیس دن
بدستور رہے دلیل درازی مرض کی ہے اور امید ہوگی کہ ساٹھویں دن بحران کرے اور اگر امراض مادہ میں بہتر
بیماریونمین رسوب معلق اور سرخ ہو اور میلان اوپر کیطرف رکھتی ہو اور پیشاب پتلا ہو تو وہ دلیل اس بات کی
ہوگی کہ عقل شوریدہ ہو گئی ہے اور اگر بہت دنون تک اوسی حال پر رہے نہایت بد ہوگی اور بیمار پر خطر ہوگا
اگر پیشاب بتدریج قوام کو بدلا اور رسوب نیچے کیطرف شیشی کے مائل ہوا اور سپید ہوتی جاتی دلیل سلامتی کی ہو
اور اگر تپ تیز مین رسوب کو ہلاوین اور ہلانے سے مانند خمیر کے ٹکڑون کی ہو جاتے اور نشان نضج کا ظاہر نہ آیا ہو تو

موت کی ہی اسلیے کہ درد سر اوسکی دلیل ورم غشا کی ہی اور علامت بد ساتھ اوسکی دلیل ضعیفی قوت کی ہی اور اگر رنگ
نشانی بدبو ہو تو دوسرے کئے جاتا رہیگا یا ساتھ خراج کی اور کسی جوان آدمی کے دماغ سے جو بیماری ہوگی اور بیس دن تک
اگر بیس دنسے زیادہ مدت تک بھی خراج پیدا ہوگا خاصتہ اگر بیمار اور شیر یا بوٹا ہو اور علامت سوا ہو اور گرانی
گرانی سر کی دلیل اس بات کی ہی کہ بیمار کو قوزنگاری آویگی اور موت نزدیک ہوگی ایسلیے کہ سبب اس درد سر کا پہونچنا
صفرا کا ہوگا اوپر دماغ کے اور قوزنگاری بسبب زیادتی اور بدی صفرا کے آویگی اور نزدیکی موت کی بسبب دشواری علامت
اور شدت آفت دماغ کی ہوگی پس اگر قوت ضعیف ہو فوراً قے کے آتی ہی بیمار مرجائیگا اور اگر قوت قوی ہو تین دن زندہ رہیگا
پھر مرجائیگا اور اگر کسی شخص کے سر کو کوئی زخم پہونچے اور عقل شوریدہ ہو جاوے دلیل آفت دماغ کی ہی اور اگر بسبب شراب
پینے سے عقل شوریدہ ہو جاوے بد ہی اور دلیل اس بات کی ہی کہ دماغ شراب کے ابخرے سے گرم ہو گیا ہی اور اگر تندرست آدمی کو
ناگہانی سکتہ عارض ہووے پھر تشنج ظاہر ہو تو جلد مرجائیگا پس اگر اوس حالت میں کسی قسم کی گرم تپ عارض ہو تو تشنج
اور سکتہ کھل جائیگا اسوجہ سے کہ سکتہ پیدا ہو جاتا ہے پٹھوں اور دماغ کے بسبب کثرت مواد کے ہوا کرتا ہی اور حرارت تپ کی
بسبب اسکے کہ مواد کو پگھلا دیگی اور لطیف کریگی بیماری جلد جاتی رہیگی البتہ اگر مواد نہایت غلیظ ہو تو حرارت تپ کی اوسکو
لطیف نہیں کر سکیگی اور اگر کسی تندرست آدمی کو یکایک درد سر عارض ہووے پھر سکتہ غلبہ کرے اور سانس بیماری کی ساتھ
خرخرہ کے ہو تو وہ آدمی سات دن میں مرجائیگا اور بقراط کہتا ہی السکتة اذا کانت قویة لا یجاوز الیوم السابع
یعنی سکتہ جسوقت کہ قوی ہووے بیمار اوسکی غیر ممکن ہے اور سات دن سے نہیں بچتا ذکر کیا ہی اور نیز بقراط کہتا ہی واذا کانت
السکتة قویة لم یمکن ان یبرء واذا کانت ضعیفة لم یسهل ان یبرء یعنی اگر سکتہ قوی ہو تو ممکن نہیں ہے کہ بیمار
اوس سے خلاصی پاوے اور اگر ضعیف ہو تو بتدریج نجات پائیگا کیونکہ سکتہ بیشتر بیماریوں کے سبب کہ چار دن اور انتہا
سات دنسے زیادہ نہیں بڑھتا ہی اسلیے کہ مواد عضو شریف میں ہوتا ہے اور عضو شریف سخت بیماریوں میں زیادہ
اس مدت سے صبر نہیں کر سکتا ہے اور جسوقت کہ ذات الجنب ذات الریہ ہو جاوے انجام اوسکا بد ہوگا کیونکہ وہ دلیل
اس بات کی ہوگی کہ مواد بہت ہی اور نضج کو قبول کرتا ہے کہ آخر کو تکلیف پھیپھڑے کو دیتا ہے اور اگر ذات الجنب
کی بیماری میں مقام مواد کا سیاہ ہو جاوے تو موت نزدیک ہوگی اور دلالت کریگا کہ فساد مواد کا ظاہر
جسم کی طرف متوجہ ہوا ہے اور اگر صاحب ذات الجنب اور ذات الریہ کو دست آنی شروع ہو ویں تو بہت برا
خاصتہ ساتوین دنسے اسلیے کہ مواد اون دونوں بیماریوں کا دستوں سے نہیں پاک ہوتا ہی اور بسبب دستوں کے قوت ضعیف
ہوتی ہی اور قوت ضعیف مواد کو بطریق نفث بھی پاک نہیں کر سکتی ہی اور اگر دست ساتوین دنسے پہلے آویں تو دلیل
عاجزی طبیعت کی ہی پکانے سے مواد کے اور سبب دستوں کا ضعیفی قوت ماسکہ کی ہی اور سل کی بیماری میں بھی دستوں کا
آنا بہت برا ہی اسلیے کہ وہ دلیل ضعیفی قوت ماسکہ اور گھلنے اعضاء اصلی کی ہی اور تازہ ہونا زکام کا ذات الجنب اور

ذات الریہ مین بد ہی اسلیے کہ ممکن ہی کہ مواد زکام بسینہ کا اوترا ہو اور ریج زیادہ دیتا ہو اور اگر کسی شخص کے سینہ مین ریہ
ہو وہ پہلو اور رواغ کرے اور پیپ اوسمین سے مانند گاد کے باہر نکلے تو وہ آدمی جلد مرجائیگا کیونکہ وہ دلیل اس بات کی ہے
کہ مواد ہنوز پختہ نہین ہوا ہی اور بند ہونا سبز اور سیاہ بدبودار دستون کا بغیر خارج ہونے مواد تباہ کے بد ہی کیونکہ جب
مواد بدن مین رہیگا تو اعضاے شریف کو تباہ کریگا اور قتل کریگا اور شوریدگی عقل کی سل کی بیماری مین نہایت بد ہی
کیونکہ وہ دلیل گھلنے اور تحلیل رطوبتون کی ہی اور اگر کسی شخص کو بغیر سبب ظاہر کے غشی اکثر عارض ہوتی ہو تو ناگہانی
مین وہ آدمی مرجائیگا اسلیے کہ وہ دلیل اس بات کی ہی کہ مواد بد نواحی دل تک پہونچا ہی اور عارض ہونا غشی کا با
زیادتی ضعف قلب کا ہی پس حرارت غریزی ناگاہ فنا ہو جاتی ہی اور خفقان دائم بھی دلیل مرگ مفاجات کی ہی
بسبب اسی سبب مذکور کے اور عارض ہونا استسقا کا بعد بیماری تیز کے کہ ساتھ تپ کے ہو دلیل نزدیکی موت کی ہی
اسلیے کہ سبب استسقا کا سردی جگر اور ضعیفی قوت کی ہی اور علاج اوسکا گرم چیزون سے کرنا چاہی اور علاج تپ کا
خنک چیزون سے لازم ہی پس اس مقام پر اگر ایسا علاج کیا جائیگا تو خشکی استسقا کی سبب کو بڑہائیگی اور گرمی تپ کے
سبب کو زیادہ کریگی اور عارض ہونا کھانسی کا استسقا مین نہایت بد ہی خاصۃً اگر سبب کھانسی کا غلبہ رطوبت کا
ہو پھیپڑہ مین پھر اگر سبب اوسکا سوا ہی اوسکے ہو علاج اوسکا سہل ہوگا اور صفراوی دستونکا آنا استسقا مین بہت
برا ہی ہچکی اور قے علت قولنج مین ہونا بہت بد ہی اور اگر ساتھ اوسکے تشنج ظاہر ہو نشان موت کا ہی اسلیے کہ سبب
ہچکی اور قے کا قولنج مین سختی اور دشواری قولنج کی ہی کہ راہین آنتونکی بند ہوتی ہین اور طبیعت ثفل کو طرف مجری طبعی کے
دفع نہین کرسکتی ہی بیچارہ وہ ثفل طرف معدہ کے آتا ہی اور براہ قے نکلتا ہی اور معدہ کو ایذا دیتا ہی کہ ایذا اوسکی دماغ تک
پہونچتی ہی اور تشنج اور ہذیان پیدا ہوتا ہی اور جلد مریض اوسکا اس جہان فانی سے رحلت کرتا ہی اور اگر صاحب تقطیر البول کو
وہ قولنج کہ معروف بہ ایلاوس ہی ظاہر ہو وہ بیمار ایک ہفتہ کے اندر مرجائیگا مگر وہ کہ جسکو کسی قسم کی تپ آوے اور ادرار بہت
کرے اور صاحب کتاب کامل الصناعہ لکہتا ہی کہ یہ مضمون چھٹے مقالہ مین فصول بقراط سے مین نے دیکھا ہی اور جالینوس نے بہت
اسکا نہ دریافت کرسکا اور انکار کیا اور کہا کہ یہ کلام بقراط کا نہین ہی اور اگر کسی شخص کو تپ عارض ہو وے اور درد کا
ساتھ درد قطن کبھی ہی اور وہ درد حجاب تک پہونچے نشان موت کا ہی اسلیے کہ یہ درد ساتھ تپ کے دلیل ورم گرم
کی ہی اور جبکہ درد حجاب تک پہونچا تو لامحالہ عقل شوریدہ ہو جائیگی اسوجہ سے کہ حجاب کو ساتھ دماغ کے مشارکت
ہی پس اگر کوئی علامت نیک نشانہ بہتی ظاہر آوے اور طبیعت قوت پاوے اور مواد کو کہ ادسے تو اوس ورم مین
پیپ پڑجائیگی اور جو بیماری کہ لائق طبیعت اور مزاج عمر بیمار اور فصل سال کے نہو خطرناک ہوتی ہی اور شوریدگی
ناف اور شوریدگی عقل ہلاک کرنیوالی ہی اور ناہمواری حرارت تپ اور قے اور طرح طرح کے دستونکا آنا نہایت خطرہ پر
دلالت کرتا ہی کہ بدن مین خلطین طرح طرح کی ہین اور طبیعت اصلاح اونکی نہین کرسکتی ہی اور اگر کسی شخص کے ناخن سپید

آرزو سی زبان کی دلالت قوی نہین ہی اسلیے کہ کبھی موافق خلط کی چیزونکی خواہش کرتی ہی اور کبھی برخلاف او
آرزو کرتی ہی اور دلالت پیشاب کی قوی ہی اسلیے کہ خلطین گونہین موتی ہین اور پانی رگونسی مثانہ مین آتا ہی اسی
دلالت اوسکا رنگ اور قوام کی نہایت قوی دلالت ہی اس بات پر کہ بدنمین کون خلط غالب ہی اور خواب دیکھنے
سی بھی دلالت کرتا ہی اوپر خلطون کی خاصۃ کہ ایک مدت تک ایک ہی طرح کی خواب نظر آئی اور اوسمین کچھہ اندیشہ او
کچھہ کلام نہو جیسی دیکھنا خواب مین باران اور برف کی اور جاڑی کا غلبہ بلغم پر دلالت کرتا ہی اور دیکھنا آگ اور تیزگرمی کا
صفرا کی غلبہ پر دلالت کرتا ہی اور دیکھنا باغات اور شہرون اور غذاؤن نفیس کا خون کی غلبہ پر دلالت کرتا ہی اور دیکھنا
دہوان اور اندہیرا اور خرابہ اور خوفناک چیزونکا غلبہ سودا پر دلالت کرتا ہی **باب ۴ چوتھا دراز بیماریونکی نشانیونمین**
دراز بیماریون کی نشانیان بارہ ہین ایک غلیظ ہونا خلط کا دوسرے ضعیف ہونا
فم معدہ کا تیسرے ظاہر ہونا اثر پکنی مواد کا چوتھی ظاہر ہونا گاد کا پیشاب مین خاصۃ اگر بیماری گرم ہو پانچوین نہین
عظیم اور ردی بیمار گرم اور سر پہلوون کی بادناک ہونا چھٹی ظاہر ہونا بحران کی نشانیونکا مواد کے پکنی سے پہلے
اور ضعیفی قوت بدون نشانیون بد کے ساتوین یہ کہ نشانیان دشواری بحران کی ظاہر آوین اور منفعت اور مضرت
کچھہ نہ معلوم ہو آٹھوین احتلام بہت عارض ہونا خاصۃ اول بیماری مین نوین پسینہ کی کثرت دسوین گاد
سرخ کہ چالیس دن تک سرخ رہی نشان درازی مرض کا ہوگا بالجملہ احوال پر قوت اور عمر اور فصل سال اور مزاج
اور حال پر بیماری کی حرکتون اور اوسکی وقتون پر نگاہ کرنا چاہیے اور موافق اوسکی حکم کرنا چاہیے **باب ۵ پانچوان**
اون نشانیونمین ہی جو تندرست آدمی سی ظاہر ہوتی ہین اور نشان دیتی ہین کہ کوئی بیماری ہونیوالی ہے جسوقت کہ خفقان تندرست آدمی کو ہمیشہ رہے خوف اس بات کا ہوگا کہ
وہ آدمی ناگہانی موت مین کسی دن ہلاک ہوگا تدبیر اوسکی قوی کرنا دل کا اور نگاہ رکھنا قوت طبیعت کا ہے
اور جسوقت کہ دوار اور کابوس کی بیماری ہمیشہ رہی تو خوف اس بات کا ہی کہ انجام کو مرگی یا سکتہ ہو جائیگا تدبیر پاک
کرنے دماغ کی چاہیے رطوبتون غلیظ سی اور جسوقت کہ تمام جسم مین اختلاج ظاہر ہووی خوف تشنج اور خوف سکتہ
ہو جانیکا ہی تدبیر تنقیہ بلغم کی ضرور ہی اور جسوقت کہ ایک جانب چہرہ کی ہمیشہ اختلاج کری یعنی خود بخود پھڑکے تو
انجام کو لقوہ ہوگا دماغ بلغم غلیظ سی پاک کرنا چاہیے اور جسوقت کہ حواس کسی آدمی کی کند ہو جاتین اور حرکتین
گرانی سی بدشواری کری اور اعضا پر بوجھہ معلوم ہوتا ہو تو خوف عارض ہونی فالج کا ہی بدن کو بلغم سی پاک کرنا چاہیے
اور جسوقت کسی شخص کا چہرہ اور آنکھین سرخ رہتی ہون اور پانی آنکھہ سی بہتا ہووی اور روشنی دیکھنی خوش آوی
اور اندہیری کو دوست رکھی خوف عارض ہونی سرسام کا ہی تدبیر فصد اور دستونکی کرنی چاہیے اور جسوقت کہ بغیر کسی
سبب کی کسی آدمی کو کوئی غم اور خوف دلمین قائم ہووی اور توحش غالب رہی تو خوف پیدا ہو جانیکا ہی دماغ کو

سوختہ خلطونسی پاک کرنا چاہئیے اور جسوقت کہ مونھہ سرخ اور ممتلی ہو اور ساتھہ سرخی کے طرف تیرگی کی میلان کرے
خوف حادث ہونے جذام کا ہوگا بدنکو خلطون بد سے پاک کرنا چاہیے اور جسوقت کہ بدن گران ہو اور رگین بھری ہوئی
ہون تو خوف پھٹنے کسی رگ کا یا خوف حدوث سکتہ اور خوف ناگہانی موت کا ہوگا تدبیر فصد اور مسہل کی کرنی چاہئیے
اور اگر کسی آدمی کے چہرہ اور پشت چشم اور اطراف یعنی ہاتھہ پاؤن پر کسی نوع کا تہیج ظاہر ہووے تو خوف عارض ہونے
استسقا کا ہوگا جگر کی اصلاح لازم ہے اور اگر کسی کا پیشاب اور گوہ نہایت گندہ ہو بدتر عادت سے نشان عفونت کا ہوگا
اور خوف اس بات کا رہیگا کہ انجام کو تپ اور کسی طرح کی اور بیماری حادث ہوگی اور معلوم کرنا چاہیے کہ گندہ ہونا
پیشاب کا قوی زیادہ ہے نشان دینے مین عفونت سے بہ نسبت گندہ ہونے براز کے اور جسوقت کوئی آدمی اپنے بدن میں
ماندگی اور اعضا شکنی پاوے اور باوجود اسکے بھوک کھانے کی جاتی رہی ہو تو خوف عارض ہونے تپ کا ہوگا اور حادث
ہونے بیماری کا اور جسوقت کہ عادتین طبعی اور نا طبعی کسی آدمی کی حال معہود سے پھر جاوین تو خوف پیدا ہونے مرض کا ہوگا
اور عادتین طبعی مانند بھوک کھانے کی اور خواہش جماع اور سونا اور جاگنا اور پسینہ اور جاری ہونا پیشاب کا اور اجابت
طبع اور خواب دیکھنا اور سوا اسکے اور باتین ہین پس جسوقت کہ ان عادتون سے ایک پھر جاوے یا دو تو نشان کسی
بیماری کا ہوگا اور جسوقت کہ درد سر یا درد نیم سر پیوستہ رہے تو خوف انتشار اور اترنے پانی کا ہوگا اندر آنکھہ کے اور اگر سامنے
آنکھہ کے خیالات مانند پشہ کے یا مثل نقطہ ابر سیاہ کے سامنے آنکھہ کے ظاہر ہون اور آنکھہ خیرہ ہووے تب بھی خوف اترنے
پانی کا ہے آنکھہ مین اور جس کسی کے داہنے پہلو مین کچھہ گرانی اور خلش کی معلوم ہووے نشان کسی آفت کا ہے اندر جگر کے
اور اگر کوئی آدمی پشت اور تہیگاہ مین گرانی پاوے اور حال پیشاب کا عادت سے پھر جاوے نشان آفت کا ہوگا اندر گردہ کے
اور جسوقت کہ طبع اجابت کرے اور ثفل کچھہ رنگ نہ لاوے یا کم رنگ ہو نشان سدہ کا ہوگا اور خوف عارض ہونے یرقان کا
اور اگر کسی کے پیشاب مین جلن ہمیشہ رہے تو خوف زخم مثانہ کا ہوگا اور جو کسی کی بھوک جاتی رہی ہو اور قراقر ہو اور شکم کے
نفخ تکلیف دیتا ہو اور ساتھہ پاؤن درد کرین تو آخر انجام کو قولنج عارض ہوگا اور کھجلانا مقعد کا اگر بسبب کرم کدو کے
نہ ہو جسوقت کہ ہمیشہ رہے خوف حدوث بواسیر کا ہوگا اور کثرت داغونکی مقدمہ دبیلہ یا عارض ہونے بڑی سنبول کا ہے اور داد
بہت جسم پر ہونا مقدمہ برص سیاہ کا ہے اور جھیپ مقدمہ برص کا ہے **باب چھٹا اسباب مرگ کی شناخت**
مین سنا ہے اسباب مرگ کی تین طرح کی ہین ایک تباہ ہونا مزاج دل کا دوسری تحلیل کو قبول کرنا قوت کا تیسری پژمردہ
ہونا اور بجھنا حرارت غریزی کا لیکن جو کہ مزاج کو تباہ کرے اور قوت کو تحلیل ساقط کرے چار چیزین ہین ایک درد شدید
دوسری مزاج مفرد تیسری کوئی مزاج غریب مانند مزاج زہر کے چوتھی بند ہونا سانس کی راہ کا چنانچہ صاحب مرض سینہ اکثر
بند ہو جاتی ہے سانس کی راہ کی اور مرتے ہین اور اسی سبب سے اس علت مین لازم ہے کہ بیمار کو اونگہنا نہ سونے دیوین اسلیئے کہ اونگہنا
سونا حلق کو تنگ کرتا ہے **باب ساتوان مرگ کے اسباب کی شناخت مین اور تپ کی نوبتوں مین**

جو بیمار کہ ابتدای نوبت تپ مین یا وقت زیادہ ہونے کے مرجائے اکثر وہ تین ہونگی کہ سبب جنکا کسی طرح کا ورم ہوے
اعضای اندرونی مین یا بیماریون شدید مین کہ مواد جنکا نہایت بد ہو اور طبیعت حرکت اونکی سے شکست کہا جاے
اگر قوت ضعیف ہو اور حال طبیعت کا ساتھ مادہ کی مانند تھوڑی آگ کے ہوتا ہے کہ بہت لکڑی کو اندر جلا نہ سکے
یا مانند اوس آدمی کے کہ جسکا گلا گھونٹین اور وقت انتہای تپ مین بھی اکثر بیمار مرتے ہین بسبب ہزیمت طبیعت کی
مواد مرض سے اور بنا در وقت انحطاط یعنی گھٹنے نوبت تپ کی بھی مرتے ہین لیکن وقت انحطاط اکثر نہین مرتے ہین
مگر سبب قوی سے کہ اتفاقیہ عارض ہو جیسے کوئی حرکت قوی یا بہت دستونکا آنا یا خشم عظیم یا کوئی سبب کہ از اسباب
نفسانیہ اور بدنیہ سے کہ بہت قوی ہو پہلی پسینہ کی طرح بیمار پر آویگا پھر مرجائیگا اور آبلہ مین بھی اکثر انحطاط کی وقت بیمار مرتے ہین
کہ اکثر اوسوقت مین پسینہ سرد اور ناہموار آتا ہے یا سر اور سینہ اور گردن تنہا پسینہ جاری ہوتا ہے اور تیز بیماریون مین کہ
سبب ... اور کشندہ ہون اوسیدن مرجاتا ہے اور بیماریون اور محرقہ تپونمین اور جو مشابہ ہین وقت انتہای تپ
مین اکثر مرتے ہین اور نشان موت کا یہ ہے کہ عقل شوریدہ اون بیماریون مین ہوگی اور غنودگی اور ضعف ظاہر ہوگا
پھر درد سر اوٹھیگا اور آنکھ تاریک ہوگی اور دل مین درد اوٹھیگا اور بیمار بیقرار ہوگا اور باقی تپونمین اول نوبت تپ
مین بیمار مرجائیگا اور نشان اوسکی موت کا یہ ہوگا کہ جاڑا بڑہتا جائیگا اور بدن گرم نہوگا اور نبض ضعیف اور متفاوت ہوگی
اور کسلانی اور سبات بیحد ہوگی بالجملہ موت بیمار کی اوسدن اور اوس ساعت ہوگی کہ جسوقت نوبت تپ
مین عوارض مرض شدت کرینگے اور اگر ابتدای نوبت یا وقت تزاید یا وقت انتہای نوبت نشانیان
بد نہ ظاہر ہون تو کمتر ڈرنا چاہیے اور اگر اون اوقات مین بد ظاہر ہون حکم
کرنا چاہیے کہ بیمار مرجائیگا تمام ہوئی کتاب چوتھی ذخیرہ
خوارزمشاہی سے اب شروع ہوتی ہے
کتاب پانچوین ہو المستعان

تمت